رئیسان پنجاب

حصہ اول

تاریخی حالات اور تذکرے کلان خاندانون کے

جو ممالک زیر حکومت

گورنمنٹ پنجاب

مین ہین

مولفہ سر لیپل اچ گریفن صاحب بہادر

حسب الارشاد وعا صاحب بہادر ممدوح کے جنکو پنڈت موتی لعل کانجو نے ترجمہ کیا

سنہ ۱۸۸۲ء

کوہ نور پریس لاہور مین باہتمام جناب سید علی شاہ سپرنٹنڈنٹ مطبع کے چھاپی گئی

رئیسان پنجاب

تاریخی حالات اور تذکرے کلان خاندانون کے

جو ممالک زیر حکومت

گورنمنٹ پنجاب

مین ہین

مولفہ سر لیپل۔ اِچ گریفن صاحب بہادر

جسکو

حسب الارشاد عالے صاحب بہادر ممدوح کے پنڈت موتی لعل کاٹجو

نے ترجمہ کیا

سنہ ۱۸۸۲ء

وکٹوریہ پریس لاہور مین باہتمام رحمت سید علیشاہ سوپرنٹنڈنٹ و پرنٹر کے چھاپی گئی

فہرست

لاہور اور امرتسر

ملتان

راولپنڈی

تمت

دیباچہ مؤلف

پنجاب کے رئیسون کے حالات و تذکرے سر رابرٹ منٹگمری صاحب بہادر نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کے ارشاد سے لکھی گئی ہین +
اس کتاب حصہ اول مین اون کل رئیسون و سردارون کا ذکر ہے جو خاص پنجاب کے میدان کے ملک مین مابین دریائے بیاس اور دریائے سندھ کے ہین +

اس کتاب مین یہہ نیت رکھی گئی ہے کہ پنجاب کے اُمرا کا حال اس طرح لکھا جاوے کہ جیسی آج اونکی حالت ہے اوسکا چرچہ ہو اسلئے بہت سے خاندانون کا ذکر نہین کیا گیا ہے ہندو و مسلمان کا جو ایک زمانہ مین صاحب طاقت و صاحب ثروت تھے مگر جنکو سکھون سے پیشتر زوال آگیا تھا اور بہت سے پرانے سکھہ خاندانون کا ذکر نہین کیا گیا ہے جنکی جاگیرین مہاراجہ رنجیت سنگھ نے چھین لین اور جنکی اولاد اب محض کرسانی کرتے ہین خاص وجہ سے چند خاندانون اور اقوام کا ذکر کیا گیا ہے جو اس زمانہ مین کسی وسعت کے نہین ہین لیکن عام قاعدہ یہہ رکھا گیا ہے کہ اون اشخاص کا حال لکھا گیا ہے جو اس وقت قدر و منزلت اور ثروت اور رسوخ اور زور رکھتے ہین یہہ بات نہین ہوسکی کہ اس کتاب مین ہر ایک امر کیواسطے جو بیان کیا گیا ہے سند دیجاوے اس سبب سے مناسب معلوم ہوا کہ اسقدر ذکر کیا جاوے کہ جو حال لکھا گیا کہانسے دریافت ہوکر لکھا گیا ہے

اوّل تو ہر رئیس نے اپنے خاندان کا حال لکھکر بھیجا کوئی ایسا تھا کہ پورا نہ تھا اور تھوڑا تھا کوئی ایسا کہ پورا پورا درسلسلہ و بہت حالتون مین مبالغہ آمیز اور غلط۔

دوم۔ گورنمنٹ پنجاب کے دفتر ضبطی ملک پنجاب سے تاریخ تالیف کتاب ہذا تک اور خط و کتابت صاحبان ایجنٹ مقیم دہلی و لدھیانہ من ابتدائے ۱۸۰۹ء لغایت ۱۸۲۵ء اور دفتر سرکار سکھان سے بہت کچھ حال لیا گیا +

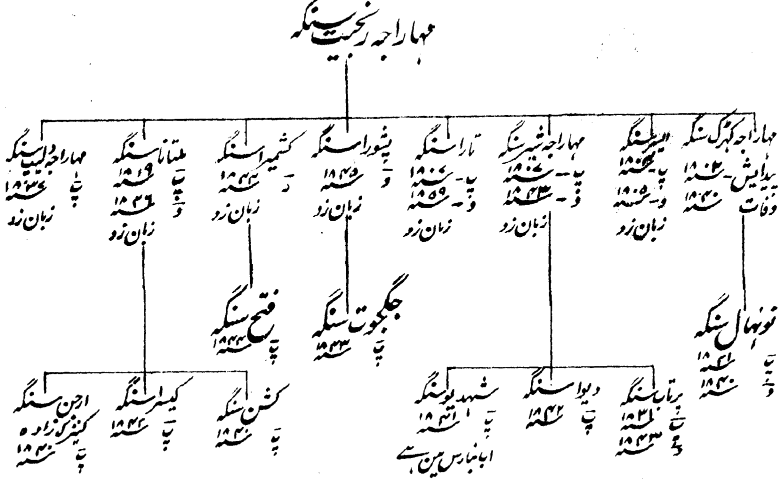
سوم پنجاب کے متعلق جو تواریخ اور سفرنامہ اور تذکرہ انگریزی فارسی اور اردو مین ہین تقریباً کل دیکھی گئی +

چہارم - جن واقعات کا ذکر کیا گیا ہے جو شخص اون مین شریک تہے یا موقع پر موجود تہے اونسے دریافت کیا گیا بہت سے رئیسون اور سردارون سے اور اونکے میراثیون اور پروہتون سے بذات خاص دریافت کیا گیا اور اونکے بیانات بہت سے نئے مراتب دلچسپ دریافت کئے گئے +

اس کتاب کی تالیف مین جن اشخاص سے مدد ملی یہہ تہے - پنڈت من پہول اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مجسٹریٹ سکرٹریٹ جنکی علمیت اور واقفیت معاملات ملکی سے بے بہا ہے

سید ہادی حسین خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات اور مولوی رجب علی خان خان بہادر رئیس لودہیانہ

خاندان مہاراجہ رنجیت سنگہ



پنجاب کے رئیسون کے تذکرہ مین لاہور کے شاہی خاندان کے اصلی یا زبان زد افراد کا اکثر ذکر آویگا اس واسطے ایجگہہ اونکا مختصر حال لکھا جاتا ہے کہ اس خاندان کے بہت سے اشخاص کا حال ایسا ہے کہ بہت سے پر حوادث برسونکے خود پنجاب کی تاریخ ہے اور وہ حال مختلف مصنف بیان کر گئے ہین لیکن کسی کتاب مین جو اتبک مشتہر ہوئی ہے مہاراجہ اعظم کی زوجگان اور اولاد کا کوئی صحیح حال درج نہین ہے +

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی زوجگان کا ذکر

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی اٹہارہ رانیان تہین جنمین سے نو کے ساتہہ پہیرونکے ساتہہ شادی ہوئی تھی اور نو کے ساتہہ فقط چادر ڈالنے کی رسم عمل مین آئی تھی اسطور کی رسم کی شادی کو چادر دولا کہتے ہین یہہ رسم سکہو نمین عموماً رائج ہی نو رانیان جنکے ساتہ پہیرن کے ساتہ شادی ہوئی تھی یہہ تھین

اول مہتاب کور جسکے ساتہ سنہ ۱۷۹۶ مین شادی ہوئی تھی یہہ رانی سردار گوربخش سنگہ کی بیٹی اور سردارجی سنگہ گھنیہ کی پوتی تھی مہتاب کور مہاراجہ شیر سنگہ اور تارا سنگہ کی ماں مشہور تھی لیکن حقیقت مین اوس سے اولاد کوئی نہین ہوئی یہہ رانی سنہ ۱۸۱۳ء مین مرگئی +

دوم - راجکوران جسکے ساتہہ سنہ ۱۷۹۸ء مین شادی ہوئی تھی یہہ رانی سردار رن سنگہ نکئی قوم سندہو کی بیٹی تھی اور مہاراجہ کہرک سنگہ کی ماں تھی اوسنے سنہ ۱۸۳۸ء مین وفات پائی یہہ رانی بنام مائی نکائن معروف تھی مہاراجہ رنجیت سنگہ کی پہوپی یعنے سردار چڑت سنگہ کی بیٹی کا نام بھی راجکوران تہا اور تمیز کرنے کے واسطے مائی نکائن کا نام دتار کور رکہا گیا تہا -

سوم روپ کور جی سنگہ نمبردار کوٹ سید محمود واقع ضلع امرتسر کی بیٹی تھی اُسکے ساتہہ مہاراجہ کی شادی سنہ ۱۸۱۵ مین ہوئی تھی اب زندہ ہے اور ۱۹۰۰ روپیہ سالانہ پنشن پاتی ہے -

چہارم لچھمی کی شادی مہاراجہ کے ساتہہ سنہ ۱۸۲۰ مین ہوئی تھی یہہ رانی دیسا سنگہ وڈگئی کی بیٹی تھی اور دیسا سنگہ جوگ کے خان واقع ضلع گوجرانوالہ کا ایک جٹ قوم سندہو تہا جب مہاراجہ کہاہی کو گئے تھے وہان اُسکے باپنے مہاراجہ کو اوسنے ڈہوآ دیا تہا ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۷ مین ہردوار اور سہارنپور کے مابین مین بیماری ہیضہ سے مرگئے اُسکی کل جایداد کا سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ مالک ہوگیا چنانچہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے خلعت یعنی دستار حسب دستور ہنداوسکی حویلی مین جاکر عطا کیا - اور رادیوی متبنی رانی لچھمی کی شادی سردار مذکور کے ساتہہ ہوئی ایک ثلث جملہ پنشن رانی لچھمی کی

بنام ہزارداتہ شمشیر سنگہ تا حیات منظور ہو گئی یعنے سمت سالانہ

پنجم و ششم مہتاب دیوی اور راج بنسو راجہ سنسار چند کٹوچ کانگڑہ والی کی غیر صحیح النسب بیٹیان تہین
جب انرودہ چند سنسار چند کے فرزند نے راجہ ہیرا سنگہ کے ساتہہ اپنی ایک ہمشیرہ کی شادی کر دینے سے انکار
کیا اور انرودہ چند ستلج کے پار اس غرض سے بہاگ گیا کہ شادی کرنے سے بچ جاوے تو مہاراجہ نے اس نیت
سے کہ جو ہتک انکے عزیز مصاحب کی ہوئی تہی اُسکا بدلہ لین ان دونو بہنوں کے ساتہہ جو لاہور مین نکار رکھی تہین
خود شادی کر لی یہہ شادیان خاص نادون کے علاقہ مین انسے ۱۸۲۹ء مین ہوئی تہین - رانی راج بنسو مہاراجہ کے حیات
مین ۱۸۳۵ء کے قریب مرگئی تہی رانی مہتاب دیوی مہاراجہ کے ساتہہ ۱۸۳۹ء مین ستی ہو گئی تہی

ہفتم - گل بیگم تہہ امرتسر مین فرقہ اہل نشاط مین سے تہی مہاراجہ کے منظور نظر ہوئی اور ۱۸۳۲ء مین اُنہون
نے بہت تو زک کے ساتہہ اُس سے شادی کر لی گل بیگم نے ۱۸۶۳ء مین بمقام لاہور وفات پائی اُسکو
۱۲۳۸۰ روپیہ سالانہ پنشن ملتی تہی -

ہشتم رام دیوی کور سنگہ چہچری والہ واقع ضلع گوجرانوالہ کی بیٹی تہی اُسکی شادی کی تاریخ معلوم نہین
ہے یہہ رانی مہاراجہ کی حیات مین مرگئی تہی

نہم ایک دختر کرم سنگہ چہنہ کی جو ضلع امرتسر کا ایک جٹ قوم گل تہا اُسکی شادی کی تاریخ معلوم نہین ہے
مہاراجہ کی حیات مین مرگئی تہی -

نو رانیون مفصلہ ذیل کے ساتہہ رسم چادر ڈالنی کی عمل مین آئی تہی

اول رانی دیوی دختر وزیر بکلہ جسبوان والہ واقع ضلع ہوشیارپور کی -

دوم و سوم رتن کور اور دیا کور بیوگان ہزار صاحب سنگہ بہنگی گوجرات والہ کی یہہ عورتین ۱۸۱۱ء
مین اونکی شوہر کی وفات کے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد مہاراجہ کے حرم مین داخل کی گئی تہین رانی رتن کور
ملتانا سنگہ کی ماں مشہور ہے ۱۸۶۶ء مین مرگئی ایک ہزار روپیہ سالانہ جو اسکی حیات تک تہا ضبط ہو گیا -
رانی دیا کور کشمیرا سنگہ اور پشورا سنگہ کی ماں مشہور تہی اُسنے ۱۸۴۳ء مین وفات پائی

چہارم چند کور جی سنگہ جٹ چین پور والہ کے جو ضلع امرتسر مین واقع ہے بیٹی تھی اُسکا ازدواج مہاراجہ کے ساتھہ سنہ ۱۸۱۵ء مین ہوا تہا اُسنے سنہ ۱۸۴۳ء مین وفات پائی

پنجم مہتاب کور چودہری سوجان کی بیٹی تھی یہہ شخص ملہ واقع ضلع گورداسپور کا ایک اتہوال جٹ تہا اس رانی کا ازدواج مہاراجہ کے ساتھہ سنہ ۱۸۲۲ء مین ہوا تہا اور ہنوز زندہ ہے اسکو ایکہزار نوسوتیس روپیہ سالانہ پنسن ملتی ہے

ششم سمان کور صوبا سنگہ جٹ مالوہ والہ واقع علاقہ آنروی ستلج کی بیٹی تھی اُسکا ازدواج مہاراجہ کے ساتھہ سنہ ۱۸۳۲ء مین ہوا تہا ہنوز حیات ہے اسکو ایکہزار چارسو چالیس روپیہ سالانہ پنسن ملتی ہے

ہفتم گلاب کور ایک جٹ زمیندار جگدیو واقع ضلع امرتسر کی بیٹی تھی اُسنے قریب سال سنہ ۱۸۳۸ء کے وفات پائی

ہشتم بہوری دختر سنگہ چند راجپوت کی تھی اور وہ منڈی مین رہتی تھی لعہ سالانہ پنسن پاتی ہے اور حیات ہے +

نہم میدنو اوتم سنگہ راجپوت کی بیٹی ہے ساکن بجوڑ پرگنہ شکرگڈہ ضلع گورداسپور سمہ ۱۷۵ سالانہ پنسن پاتی ہے حیات ہے لاہور مین رہتی ہے

مہاراجہ کے زوجگان مین سے فقط ایک مہتاب دیوی اُنکے ہمراہ ستی ہوی لیکن تین عورتین علاوہ کنیزون کے جو رانیون کا رتبہ رکہتی تہین مہاراجہ کی چتہ پر اونکی ہمراہ جلائی گئین تہین - ان عورتون کے یہہ نام ہین ہردیوی جو دہری رام کی بیٹی جو اٹل گڈہ واقع ضلع گورداسپور کا سلہریہ راجپوت تہا - راجدیوی پدما راجپوت کی بیٹی - دیونو دختر سند بہاؤ دیوا و ناکے جو مہرہ چب کی قوم مین سے تہا یہہ مقام اب جمون کے علاقہ مین ہے

اولاد مہاراجہ رنجیت سنگہ

اول کہڑک سنگہ کے سوا اور کوئی بیٹا صحیح النسب یا غیر صحیح النسب کسی زوجہ یا کنیز کے شکم سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو پیدا نہین ہوا کہڑک سنگہ رانی راجکور کا فرزند تہا اور اُسکی پیدائش سنہ ۱۸۰۲ء مین ہوئی تھی اُسکا حال سبکو بخوبی معلوم ہے سنہ ۱۸۳۹ء مین کہڑک سنگہ اپنے باپ کے جگہہ تخت نشین ہوا اور پنجم نومبر سنہ ۱۸۴۰ء کو وفات پائی

دوم و سوم شیر سنگہ اور تارا سنگہ - جب رانی مہتاب کور کی شادی کو مہاراجہ کے ساتھہ دس برس سے زیادہ گذر گئے اور کوئی اولاد اوسکو نہوئی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ ۱۸۰۷ء مین آخری ستلج مہم پر روانہ ہوئے اور اُنکے چلے جانے کے تھوڑے عرصے کے بعد یہہ خبر مشہور کی گئی کہ رانی حاملہ ہے جب مہاراجہ صاحب واپس آئے تو رانی نے شیر سنگہ اور تارا سنگہ یہہ کہکر روبرو کئی کہ یہہ دونون توام لڑکے مجھسے پیدا ہوئے ہین - شیر سنگہ ایک چھینبی مسمی نہالا کا بیٹا تھا یہہ شخص موکیریان ضلع ہوشیارپور کا رہنے والا تہا - موکیریان اُس زمانے مین مائی سداکور والدہ مہتاب کور کی جاگیر کے علاقہ مین تہا تارا سنگہ ایک مسلمان عورت کا بیٹا تہا جو مائی سداکور کی ایک کنیز کی بیٹی تھی - سداکور جوبڑی ہوشیار اور ایسی عورت تھی کہ جو مطلب وہ نکالنا چاہتی تھی اوسکے تحصیل مین کچھہ پس و پیش عیب و صواب کا نہین کرتی تھی - جانتی تھی کہ اگر میری دختر سے مہاراجہ کو اولاد پیدا ہوگی تو لحاظ زیادہ ہوجاویگا اس سبب سے اُسنے یہہ لڑکے اونکے والدین سے خرید لئے اور اونکو مہتاب کور کی اولاد مشہور کردیا - مہاراجہ رنجیت سنگہ نے دہوکا نہین کہایا لیکن اُنہون نے ان لڑکونکو اپنی اولاد ہونا قبول کیا اور اُنکے ساتھہ ہمیشہ مثل فرزندان سلوک کرتی رہے یہہ لڑکے بلقب شہزادہ مشہور تھے

شیر سنگہ ۱۸۴۱ء مین مہاراجہ کہڑک سنگہ کے بعد مسند نشین ہوئے اور ۱۵ ستمبر ۱۸۴۳ء کو سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ کے ہاتہہ سے مقتول ہوئے - تارا سنگہ کم عقل تہا اکثر اپنے بہای شیر سنگہ کے ساتھہ رہتا رہا اور شیر سنگہ اوسکے اور اوسکے زوجگان کی پرورش کرتے رہے - تارا سنگہ نے دہرم کور رندہاوی دختر جودہ سنگہ رندہاوہ جٹ بارا والے کے ساتھہ جو ضلع امرتسر مین واقع ہے - اور چند کور کے جو بنام بٹے وڈہ والی مشہور تھی شادی کی بٹے وڈہ ضلع امرتسر مین ہے اور اس گانو مین چند کور کا باپ چندا سنگہ رہا کرتا تہا - تارا سنگہ ستمبر ۱۸۵۹ء مین دسوہا ضلع ہوشیارپور مین مرگیا

چہارم ایسر سنگہ رانی مہتاب کور نے ۱۸۰۴ء مین یہہ بات ہوشیاری کی کی تھی کہ مہاراجہ سے اپنے شکم سے توام بیٹون کا پیدا ہونیکا اظہار کیا تہا کیونکہ پہلے اُسنے ایک ہی بیٹا پیدا ہونا ظاہر کیا تہا لیکن اُسسے مطلب برآری نہین ہوئی یعنے قریب ۱۸۰۴ء کے اوسنے ایک لڑکا مہاراجہ کے روبرو پیش کیا جسکا نام ایسر سنگہ رکہا مگر پیدایش کے ڈیڈہ سال کے بعد یہہ لڑکا مرگیا تہا - یہہ بات نہین معلوم ہے کہ یہہ لڑکا کس سے لیا گیا تہا - لیکن یہہ بات

تحقیق ہے کہ نہ اُسکی مان مہتاب کور تھی اور نہ اُسکا باپ رنجیت سنگہ تہا +

پنجم و ششم پشورا سنگہ اور کشمیرا سنگہ۔ رانی دیا کور نے جب دیکھا کہ رانی مہتاب کور کا فریب ایسا کامیاب ہوا اوسکی تقلید کرنے پر مستعد ہوے۔ اور مختلف وقتون مین دو لڑکے اُسنے حاصل کرکے اپنی اولاد مشہور کئے یہہ لڑکے پشورا سنگہ اور کشمیرا سنگہ تہے کہتے ہین کہ پشورا سنگہ ایک لاہور کے دوکاندار کا اور دوسرا ایک جموال راجپوت کا بیٹا تہا۔ ان دونون لڑکون کے ساتہہ مہاراجہ صاحب مثل فرزندان سلوک کرتے رہے۔ اور علاقہ سیالکوٹ جمعی پچاس ہزار روپیہ کا اُنکی جاگیر مین رہا۔ جب راجہ ہیرا سنگہ وزیر ہوا کشمیرا سنگہ نے بابا بیر سنگہ سکہون کے ایک مشہور معروف گورو کے پاس پناہ لئے۔ اور جولائی ۱۸۴۳ء مین فوج سکہان کے ہاتہہ سے بہمراہی بابا مسطور اور عطر سنگہ سندہانوالیہ کے قتل ہوا۔ (دیکہو ذکر سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ) پشورا سنگہ کو فتح خان ٹوانہ اور سردار چتر سنگہ اٹاری والہ نے اگست ۱۸۴۴ء مین اٹک مین سردار جواہر سنگہ وزیر کے حکم سے قتل کیا (دیکہو ذکر فتح شیر خان ٹوانہ کا) کشمیرا سنگہ ایک بیٹا فتح سنگہ چہوڑکر مرا یہہ شخص اب پچیس سال کی عمر کا ہے پشورا سنگہ بہی ایک بیٹا جگجوت سنگہ چہوڑ مرا جو اب چہبیس سال کا ہے +

جو پنشن اٹہارہ اٹہارہ سو روپیہ بنام اہلیہ پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ کے تہی وہ بنام فتح سنگہ و جگجوت سنگہ ۱۸۶۵ء مین مقرر ہوگئے۔ اور تعلقہ داری پانچ پانچ ہزار روپیہ کے گونڈہ اور بہرٹ ایچ علاقہ اودہ سے انکے نام ہوگئے۔ بعد وفات کے نصف وسکا ایک پشت تک اولاد نرینہ کو ملیگا بعدہ سالم معاملہ لیا جاویگا اونکی اور شہزادہ شہدیو سنگہ کی تعلقہ داری منقسم نہین ہوئی۔ اور یہہ دونون اب سیالکوٹ مین رہتے ہین۔ جگجوت سنگہ کے دو دختران ہین۔ اور فتح سنگہ کے کچہہ اولاد نہین۔ مفسدہ ۱۸۴۸ء مین انکی جاگیر جسکی جمع دو ہزار کی تہی ضبط سرکار ہوگئی تہی

ہفتم ملتانا سنگہ۔ رانی رتن کور کا بیٹا مشہور تہا جو پہلے مول سنگہ دوبرجی والہ کی زوجہ تہی بعدہ سردار صاحب سنگہ بہنگی گجرات والہ کی اور پہر مہاراجہ رنجیت سنگہ کی زوجہ تہی اس رانی نے ملتانا سنگہ کو ۱۸۱۹ء مین ایک مسلمان کنیز سے لیکر اُسکو اپنا فرزند قرار دیا۔ مہاراجہ نے اُسکو اپنا فرزند مانا۔ اُسکو ایک چہوٹی جاگیر جمعی دو ہزار روپیہ کی پرگنہ اجنالہ ضلع امرتسر مین دے۔ ملتانا سنگہ ۱۸۴۶ء مین مرگیا اوسکے تین بیٹے ہین کشن سنگہ اور کیسرا سنگہ بعمر ۲۹ سال و ۲۲ سال جو چند کور اُسکی زوجہ کے شکم سے پیدا ہوئی تہی۔ اور ارجن سنگہ بعمر ۲۹ سال جو مان کور

ایک کنیزک کے شکم سے پیدا ہوا تھا رانی رتن کور ۱۸۶۹ء مین مرگئے

ہشتم دلیپ سنگہ فروری ۱۸۳۷ء مین پیدا ہوئے انکی مان جندان منّا سنگہ اولک جٹ ساکن چاہڑ چہلا تہ ضلع گوجرانوالہ کی بیٹی تھی یہہ شخص مہاراجہ کی سرکار مین سواران مین نوکر تھا - شیر سنگہ کی وفات پر دلیپ سنگہ ستمبر ۱۸۴۳ء مین مسند نشین ہوئے اور دوسری لڑائی پنجاب کے بعد ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء مین معزول ہوکر فتحگڈہ کو بہیجی گئی وہان سے ۱۸۵۴ء مین مہاراجہ موصوف انگلستان کو بہیجی گئی کہ اب بھی وہین رہتے ہین ۱۸۶۴ء مین انہون نے ایک خاتون متوطن اباسینیہ سے شادی کی مہاراجہ موصوف کی مان رانی جندان نے انگلستان مین بعمر ۴۶ سال ۱۸۶۳ء مین وفات پائی

زوجگان مہاراجہ کہڑک سنگہ

مہاراجہ کہڑک سنگہ نے چار شادیان کی تہین -

اول چند کور دختر سردار جیمل سنگہ کہنیہ فتحگڈہ والہ کے ساتہہ جو موضع متصل گورداسپور واقع ہے یہہ شادی ۱۸۱۲ء مین بڑی دہوم دہام اور تزک وشان سے ہوئی تھی ورسر جنہرل اڈیٹرلونی صاحب لدہانہ سے جاکر شامل ہوے تہے ۱۸۲۱ء مین اس رانی کے بطن سے ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام نونہال سنگہ رکھا گیا اس رانی نے اپنے شوہر اور فرزند کی وفات پر جو پنجم نومبر ۱۸۴۰ء کو واقع ہوئی دعوی سلطنت کیا سرداران سندہانوالیہ اوسکی مدد پر تھی - لیکن ڈوگرون نے اُسکے ساتہہ دغا کی - اور اُسنے مجبوراً اپنا دعوی بحق شیر سنگہ ترک کیا ۱۸۴۲ء مین راجہ دہیان سنگہ اور شیر سنگہ کے حکم سے یہہ رانی قتل ہوئی - شیر سنگہ نے اسکے ساتہہ شادی کرنی چاہی تھی لیکن رانی موصوفہ نے اوسکی درخواست کو نہایت نفرت اور حقارت کے ساتہہ نامنظور کیا -

دوم کہیم کور دختر سردار جودہ سنگہ کلال والہ نواسی سردار صاحب سنگہ گجرات والہ کی شادی ۱۸۱۶ء مین ہوئی تھی - یہہ رانی زندہ ہے اور دو ہزار چار سو روپیہ سالانہ پنشن اسکو ملتی ہے اس رانی کی بارہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر تھی یہہ جاگیر ۱۸۴۸ء مین دربار لاہور نے مفسدون کے ساتہہ سازش کے سبب سے ضبط کرلی تہی

سوم کشن کور دختر چودہری راجا سنگہ جو سمرا واقع ضلع امرتسر کا جٹ تہا اُسکی شادی ۱۸۱۸ء مین ہوئی - اور یہہ رانی اب لاہور مین رہتی ہے اس رانی کو دو ہزار تین سو چوبیس روپیہ سالانہ پنشن ملتی ہے

چہارم ایسر کور سردار منگل سنگہ سندہو سرانوالی والے کی بہن تہی سرانوالی سیالکوٹ کے ضلع مین ہے - یہہ رانی کہڑک سنگہ کے باپ کے حرم مین سے آئی تہی اور اسکے ساتہہ شادی کی رسم ۱۸۱۱ع مین چادر ڈالنے سے عمل مین آئی تھی - یہہ رانی کہڑک سنگہ کی وفات پر اونکی لاش کے ساتہہ ستی ہوگئی تھی - کہتے ہین کہ رانی موصوفہ اپنے شوہر کی لاش کے ساتہہ جلنے مین راضی نہ تہی لیکن راجہ دہیان سنگہ نے جبراً اُسکو ستی کرا دیا

زوجگان کنور نونہال سنگہ

مثل اوسکے باپ کی نونہال سنگہ کی بھی چار زوجگان تہین

اول نانکی دختر سردار شام سنگہ اٹاری والہ اس شادی مین نواب گورنر جنرل بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع مغربی وشمالی اور دیگر حکام اعلے کو تکلیف تشریف آوری دی گئی تہی مگر فقط سر ہنری فین صاحب بہادر شامل ہو سکے یہہ شادی مارچ ۱۸۳۵ع مین ہوئی تھی رانی نانکی نومبر ۱۸۵۶ع مین فوت ہوئی اوسوقت اُسکی پنشن جو بہ تعداد چار ہزار چہہ سو روپیہ سالانہ تھی ضبط سرکار ہوئے

دوم صاحب کور دختر سردار گوردت سنگہ گلوالی والہ کے جو ضلع امرتسر مین ہے یہہ رانی ۱۸۴۲ع مین فوت ہوئی

سوم عطر کور مشہور بہدوڑان سردار جواہر سنگہ جو علاقہ آنروے دریاے ستلج کا تہا یہہ رانی اُسکی دختر تہی اپنے شوہر کی وفات پر ستی ہوگئی

چہارم کٹوچن دختر رای سنگہ پسر غیر صحیح النسب فتحسنگہ مبنہ گرانوالہ جو ایک کٹوچ راجپوت تہا یہہ رانی بہی ستی ہوئی تہی

زوجگان واولاد مہاراجہ شیر سنگہ

مہاراجہ شیر سنگہ کی چار زوجگان تھین

اول دیبان دختر سردار موہر سنگہ نکئی کی اس رانی کی شادی ۱۸۱۹ع مین ہوئی تھی اور دو برس کے بعد یہہ رانی مرگئی اسکو کوئی اولاد نہین ہوئی تہی

دوم پریم کور دختر ہری سنگہ جو قوم سے وڑایچ جٹ اور نمبردار لدہیوالہ واقع ضلع گوجرانوالہ کا تہا پریم کور کی شادی شیر سنگہ سے ۱۸۲۲ع مین ہوئی تھی ۱۸۳۱ع مین اس رانی کو پرتاب سنگہ پیدا ہوا جسکو سردار لہنا سنگہ سندہانوالیہ نے

۱۸۴۳ء مین برچہی سے قتل کیا - رانی پریم کور جسکی عمر چہابیسہ سال کی ہی لاہور مین رہتی ہے اور اسکو سات ہزار دو سو روپیہ سالانہ پنشن ملتی ہے اُس نے ایک لڑکا نرائن سنگہ گود لیا ہے جو عطر سنگہ ساکن بہانو ہڈی واقع ضلع سیالکوٹ کا بیٹا ہے اِس شخص سے رانی نے وہ لڑکا پچاس روپیہ کو خرید لیا ہی *

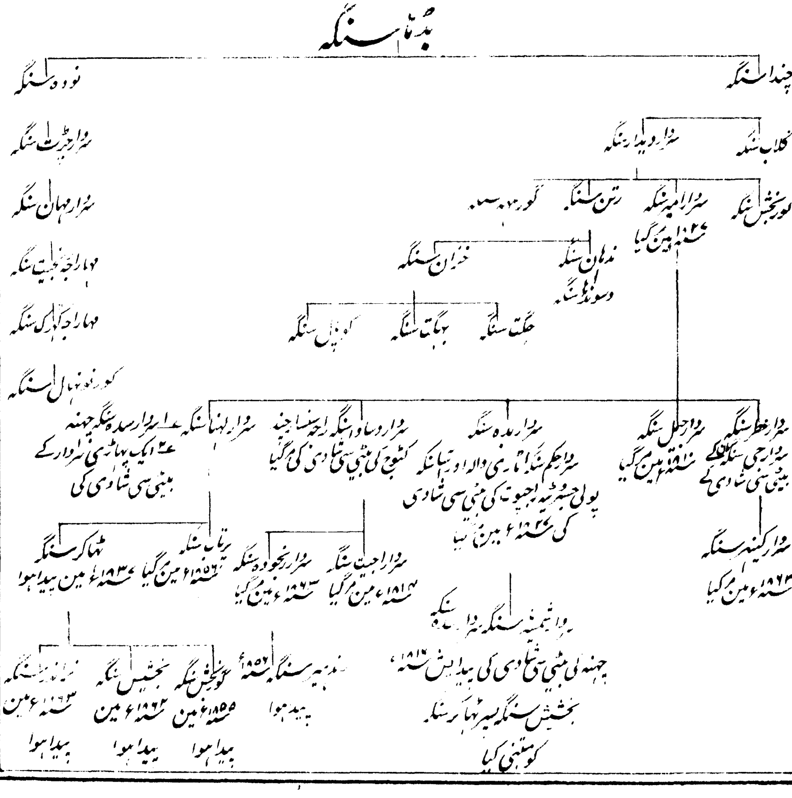
سوم **پرتاب کور** دختر سردار جگت سنگہ کوٹ کپورہ والہ کی شادی شیر سنگہ کے ساتہہ ۱۸۲۵ء مین ہوئی تھی یہہ رانی ۲۲۔ اگست ۱۸۵۰ء کو فوت ہوئی ایک لڑکا متبنی ٹہاکر سنگہ نامی یہہ رانی چہوڑ مری اس لڑکے کی عمر اب ۲۵ برس کی ہے ٹہاکر سنگہ پرتاب کور کے رشتہ دار گجا سنگہ کا بیٹا تہا اس لڑکے کو اِس رانی نے ۱۸۴۲ء مین گود لیا تہا - اور رانی کی وفات پر اِس لڑکے کے واسطے اٹہارہ سو سال کی پنشن مقرر ہوئی ہے جو ابتک اسکو ملتی ہے

چہارم **دکہنو** ایک زمیندار جہجیان کی قوم سے جنک زمیندار تہا بیٹی ہے جہجیان لبہ گران واقع ضلع کانگڑہ کے متصل ہے اس رانی کی شادی شیر سنگہ سے ۱۸۴۲ء مین ہوئی تھی اور کاردار ضلع کانگڑہ نے اوسکو مہاراجہ کے نذر کیا تہا ۱۸۴۳ء مین اس رانی کو شہدیو سنگہ پیدا ہوا نومبر ۱۸۴۹ء مین دونوماں اور بیٹا مہاراجہ دلیپ سنگہ کی ہمراہ فتحگڑہ کو بہیجے گئے تہے اور بنارس مین زیر نظر رہتے ہین - شہدیو سنگہ جسکی اب ۳۲ سال کی عمر ہے بہت لایق اور نیک اطوار ہے - اپریل ۱۸۶۰ء مین اوسکی شادی فتح سنگہ کی دختر کے ساتہہ ہوئی جو ایک چہوٹا سردار اور جاگیردار سوگا ضلع تہانیسر کا ہے - حال مین شہدیو سنگہ کو ایک تعلقہ داری سولہ ہزار کی اودہ مین عطا ہوئی ہے جسکی نصف ہمیشہ کے واسطے معاف ہے اور نصف سے دو پشت تک کے واسطے آدہا معاملہ لیا جاویگا - جولائی ۱۸۶۵ء مین کار انگلشیہ نے اسکی واسطے دس ہزار روپیہ سالانہ پنشن مقرر فرمایا - دو دختر اوسکی موجود ہین *

علاوہ ان زوجگان کے مہاراجہ شیر سنگہ اپنے معروف توام بہائی تارا سنگہ کی زوجگان ہرم کور اور چند کور کے ساتہہ ربط رکہتے تہے ۱۸۴۱ء مین جب شیر سنگہ تخت نشین ہوئے تارا سنگہ وسوہا واقع ضلع ہوشیار پور کو جو اوسکی نئی جاگیر تہی چلا گیا - اور اوسکی دونو زوجگان لاہور مین چلی آئین اور شیر سنگہ کے ساتہہ تا وفات اُنکی رہتی رہین - ۱۸۴۱ء سے پہلے تارا سنگہ اپنے بہائی کے ساتہہ رہا کرتا تہا اور ۱۸۳۸ء مین رانی چند کور کو ایک لڑکا دیوا سنگہ پیدا ہوا تہا جسکا باپ شیر سنگہ تہا - یہہ دونو عورتین مثل دیگر زوجگان مہاراجہ شیر سنگہ کی سرکارین کہلاتی ہین -

اور اُنکی وجگان گنی جاتی تہین - اور اُنکے واسطے علیحدہ گزارہ نقدی و جاگیر کا معین تہا - رانی چند کور سنہ ۱۸۴۳ء مین
مرگئی تہی دیوا سنگہ ہمیشہ مہاراجہ شیر سنگہ کا بیٹا گنا جاتا تہا اور زندہ ہے اور سات ہزار دو سو روپیہ سالانہ پنشن پاتا ہے -
دیوا سنگہ لاہور مین رہتا ہے - رانی دہرم کور کو بہی سات ہزار دو سو روپیہ پنشن ملتی ہے سنہ ۱۸۳۹ء مین اس رانی نے کرم سنگہ
ایک جاٹ زمیندار موکیریان واقع ضلع ہوشیار پور کے بیٹے کو متبنے کر لیا تہا - اُس لڑکے کو شیر سنگہ نے اوسکے
والدین سے خرید اتہا - کرم سنگہ جسکی عمر اب ۳۶ برس کی ہے سنہ ۱۸۵۹ء مین رانی دہرم کور نے بعلت دزدی مال
قیمتی چالیس ہزار روپیہ کی نالش کی تہی اور اُسکو نو مہینے کی قید ہوئی تہی اب یہہ رانی مرگئی ہے

سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ



کیفیت
خاندان سندہانوالیہ

پنجاب خاص مین خاندان اہلووالیہ اور سندہانوالیہ دو ایسے اعلی خاندان ہین کہ اور سب خاندان سے برتر رتبہ اور سب سے زیادہ زور رکہتے ہین - رئیس اہلووالیہ کا ملک تقریبا تمام کمال دوابہ جالندہر مین واقع ہے - اور بیاس اور اٹاکے بیچمین جتنے خاندان سکہون کے ہین ونسے سردار سندہانوالیہ اعلی ہین - بڑا مہاراجہ خود اس خاندان کا قریب رشتہ دار تہا - اور سرداران سندہانوالیہ کو جو اقتدار اور دولت کثیر حاصل ہوئی اوسکا بڑا باعث یہی تہا کہ سرداران سطور مہاراجہ کے رشتہ دار تھے - سندہانوالیہ قوم کے سانسی جٹ ہین اور مثل اکثر جٹون کے دعوی کرتے ہین کہ اونکی ابتدا راجپوتونسے ہے - اور بیان کرتے ہین کہ اونکا مورث اعلی مسمی شل جو قوم کا بہٹی راجپوت تہا اوجین سے پنجاب مین آیا تہا اور پنجاب مین وسنے سیالکوٹ کو آباد کیا تہا مگر معلوم ہوتا ہے کہ قوم بہٹی اتنی دور جنوب کی طرف کہ جتنے فاصلہ پر اوجین واقع ہے نہین بستے تھے - اور جس شل کا سندہانوالیہ ذکر کرتے ہین بلاشبہہ راجہ شل ہے جسکو شالواہن بھی کہتے ہین اور جو راجہ گج جیسلمیر والہ کا بیٹا تہا یہہ راجہ گج شاہ خراسان کے ساتہہ لڑائی مین مارا گیا تہا اور اوسکی وفات کے بعد وسکے بیٹے شل نے پنجاب مین آکر شہر لاہور کو تباہ کیا تہا اور شہر *سیالکوٹ کو پہر تعمیر کرکے اُسکو اپنا دار الحکومت بنایا تہا

* سیالکوٹ پنجاب کے نہایت پرانے شہرونمین سی ایک شہر ہی کہتے ہین کہ اس شہر کو حضرت عیسی کے زمانہ سی تین ہزار چار سو برس پہلے راجہ شل

پہلے
شالواہن نے ایک نیا سموت قایم کیا جسکو شاکہا لکھتے ہین بعض کا یہہ قول ہے کہ یہہ شاکہا ایک فتح کی یادگار رکھنے
کے واسطے قایم ہوا تہا جو شالواہن کو بکرماجیت پر متصل سیالکوٹ حاصل ہوئی تھی لیکن شالواہن بکرماجیت کا معصر
نہین تہا - اور بکرماجیت کبھی پنجاب مین نہین آیا تہا - ساکہا بکرماجیتی سموت کی ایکسو چہالیسوین سال مین قایم ہوا
تہا راجہ شالواہن کے سولہ بیٹے تھے جو سب علیحدہ علیحدہ سے خود ہو گئی اور جنکی اولاد مین بہت سے پہاڑی راجہ
ہین بڑے انمین سے بلند پوران رسالو دہرم گڈہ روپا اور سندر تھے
پٹیالہ نابہہ جیند ملودہ بہدوڑ فریدکوٹ کیتھل اور اٹاری جودہار کے بڑے بیٹے کی اولاد سے
ہین - اور جودہار راجہ شالواہن یا شال کی پانچوین پشت مین تہا - سندہانوالیون کا یہہ قول ہے کہ وہ اور مسلمان
بھی جودہار کے دوسرے بیٹے کی اولاد ہین - اپنے خاندان کے نام سانسی معروف ہونیکی اصل سندہانوالیہ
اسطور پر بیان کرتے ہین کہ انکی مورث سوہاندا کے جو جودہار سے چہٹی پشت مین تہا جو اولاد ہوتی تھی پیدایش سے
چند یوم کے بعد مرجاتی تھی اُسنے برہمنون اور منجمون سے مشورہ کیا اور اُنہون نے سوہاندا کو یہہ بات سمجھائی
کہ جو لڑکا تیرے گہر مین اب پیدا ہو اسکو اُس شخص کو دیدینا چاہیے جو لڑکے کے پیدا ہونے کے بعد سب سے
پہلے تیرے گہر آوے جب وقت معہود پر لڑکا پیدا ہوا تو لڑکے کی پیدا ہونے کی بعد سب سے پہلی ایک سانسی فقیر اُسکے گہر

پانڈون کے ماموں نے آباد کیا تہا اور اس راجہ کی اولاد کئی سو برس تک وہان حکمران رہی بعد اسکے شہر ترک کر دیا گیا تہا تا وقتیکہ مطابق قول مورخان پنجاب کے سنہ ۹۰ع
مین اور مطابق قول مورخان بعض کے سنہ ۱۶ع مین اسکو شالواہن نے آباد کیا اگر فرض کیا جاوے کہ سیالکوٹ وہی ہی جسکا نام ابتدا مین شالواہن تہا اور جو دار الحکومت
شالباہون کا تہا اور غالب ہے کہ یہہ دونو مقام ایک ہی تہی سیالکوٹ کی یہہ بہی نام ہین شالکوٹ سالکنٹ سگل پور اور زسالکوٹ رسالو شالواہن کے
بیٹے کے نام سے راجپوتان سیال جو اب ملک متصل جہنگ مین رہتی ہین سیالکوٹ کے آباد کرنیکا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ شہر کا نام اونکے نام سے
مشہور ہے - یہہ بات تو تحقیق ہی کہ ایک مرتبہ کسی وقت یہہ قوم وہان رہتی تھی اور اُس نے ایک قلعہ بنایا تہا لیکن یہہ شہر اُنکے پنجاب مین آنے سے بہت سال
پہلے آباد ہوا تہا +

پڑآیا چنانچہ منجموںنکے قول پرعمل کرکے سوناندا نے باوجودیکہ لڑکے کی ماعجز وزاری کرتی رہی وہ لڑکا سوناندا نے دیدیا اس بڈھے فقیرکو اگرچہ یاوری ملتی تو زیادہ خوش ہوتا مگر وہ لڑکے کو اپنی ہمراہ لیگیا لیکن دوسرے دن تک فقیر لڑکے سے اوکتا گیا اور اسکو سوناندا کے پاس پھر لے آیا سوناندا نے پہر منجموں سے صلاح کی اور اونکے کہنے پر لڑکے کو واپس لے لیا اس واقعہ کے سبب سے اس لڑکے کا نام سانسی پال یا سہہ پال یعنے سانسی کا پالا ہوا رکہا گیا اور اس زمانے سے اس خاندان کا یہہ نام چلا آیا ہی ؛

ایک اور روایت اسطور پر ہی کہ سوناندا کی زوجہ اپنی گہر سے بہت فاصلہ پر تھی کہ دردزہ اسکو پیدا ہوا اوسوقت یہہ عورت لاچار سانسیوں کے ایک گانو مین چلی گئی کہ وہانکے آدمیوں نے اسکی بہت خاطرداری اور خدمت کی اور تا وقتیکہ بالکل تندرست ہو گئی اوسی گانو مین رہی اس حال مین جو لڑکا پیدا ہوا تہا اوسکا نام سانسی رکہا گیا - لیکن شجرہ انصاب سندہانوالیہ اور ریہٹیون کے تقابل سے یہہ بات غالب معلوم ہوتی ہے کہ سانسی دہو کے ایک بیٹے کا نام تہا جو جودہار سے چوتھی پشت مین تہا - اور سندہانوالیہ اور سانسی اسی شخص سانسی کی اولاد مین - راجہ سانسی کو جو سندہانوالیونکا اب مسکن ہی قریب ۱۴۸۸ء کے راجا اورکرتو نے آباد کیا تہا - اور کہو کہر کرتو کے پڑپوتے نے ترن تارن کے جنگل مین بیٹھکر وہان کئی دیہات آباد کئی - دگاہ نامی کہو کہر کے پوتے کی جو اولاد ہوئی اوسکی ایک شاخ سے سندہانوالیون کا اور دوسری شاخ سے لاڈوہ کا خاندان چلا - دگاہ کے پوتے تخت مل نامی کو شاہنشاہ عالمگیر کے حضور سے بذریعہ فرمان منصب چودہری ملا اور اسکو علاقہ یوسف پور کے مالیہ کے وصول کرنے کا اختیار دیا گیا - یہہ فرمان خاندان سندہانوالیہ مین ابتک موجود ہی مگر اسپر دستخط نہین ہین اور زمانہ حال مین مصنوع کر لیا معلوم ہوتا ہی - تخت مل کا بیٹا بہارا مل سہج دہاری فرقہ کا سکہہ تہا جو سکہون مین ایک جعلی نیتہ ہی اور اگرچہ اس شخص نے پاہل کبہی نہین لی لیکن گورو گوبند کی مسایل کی دیہات مین تلقین کرتا پہرتا تہا - اسکا بیٹا بدہا سنگہ جو سچا سکہہ تہا ایک دلیر اور کامیاب ڈاکو مشہور تہا اسکے زمانہ مین سرقہ مویشی معزز پیشہ تہا - اور بدہا سنگہ اپنے مشہور گہوڑے دیسی نامی پر سوار کر دونواح کے ملک کے واسطے ایک مجسم آفت تہا بودہا سنگہ کو قریب چالیس مرتبہ برچہی بندوق یا تلوار سے زخم

لگے تھے - اور آخر کار اپنے بستر پر مثل نیک وضع آدمیونکے سنہ ۱۷۱۸ء مین اُسنے وفات پائی - اُسکے دو بیٹے چندا سنگھ اور نودہ سنگہ مثل اپنی باپکے جری اور اولوالعزم تھی اور اپنی پیشہ مین کامیاب ہی - قریب سنہ ۱۷۳۰ء کے انہون نے موضع سوکرچاک جسکو کچھہ عرصہ پہلی گل جٹون نے آباد کیا تہا مگر ویران ہوگیا تہا پہر آباد کیا - اور ایک جمعیت سکہون کی اسطرح کے آدمیونکے جمع کرکے جو گہوڑے پر سوار ہوکر گڑے ڈوڑ کرنے مین مشتاق تھے انہون اپنے قریب کے کئی گانو پر قبضہ کرلیا اور بلکہ راوی کے پار ضلع گوجرانوالہ مین دہاڑے مارتے رہے - نودہ سنگہ جو سنہ ۱۷۵۲ء مین مجیٹہ کے مقام مین اپنی شادی گلاب سنگہ گل کے گہر مین کرنے کے واسطے گیا تہا افغانون کے ساتہہ ایک جنگ مین مارا گیا - نودہ سنگہ کا بیٹا چڑت سنگہ جو اپنی باپ کی وفات کے وقت فقط پانچ برس کا تہا ایک بڑا زور آور سردار بن گیا اور سوکرچکیہ مثل کا حاکم ہوگیا - دیدار سنگہ اُسکا رشتہ دار گوجرانوالہ پنڈ دادنخان اور اور جگہہ چڑت سنگہ کی زیر حکم لڑتا رہا - بعد اُسکے جب سردار مہان سنگہ اپنے باپکا جانشین ہوا اور اوسنی رسول نگر گوجرانوالہ پر قبضہ کرلیا - منجملہ فتوحات کے پنڈ صوکا دبوٹ اور سندہانوالہ سردار دیدار سنگہ کے حصہ مین آئے - اور اس خاندان کا نام اس گانو سندہانوالہ سے مشہور ہوا ہی - سردار دیدار سنگہ سنہ ۱۷۸۴ء مین ایک معرکہ مین جو دریای چناب کے کنارہ پر ہوا تہا مارا گیا تھا اوسکے سمادہ اتبک معہ ضمع دولت نگر مین موجود ہی - سردار امیر سنگہ معہ اپنے بہائیون گوربخش سنگہ اور رتن سنگہ اپنے باپکے ترکہ کے مالک ہوئی - اور تہوڑے ہی عرصہ مین انہون نے اپنی جائداد کے بڑہانے کی تدبیر کرلی یہہ سردار اپنے رشتہ دارون سوکرچکیہ مثل کے سردارون کے نیک و بد مین شریک رہا - اور جب کہ مہان سنگہ اور رنجیت سنگہ کو زور حاصل ہوتا گیا سردار امیر سنگہ نے بلاخوف پاداش بال سمندرا اور دیگر دیہات نواح راجہ سانسی پر قبضہ کرلیا - مگر سنہ ۱۸۲۳ء مین امیر سنگہ کے دربار مین بہت بیحرمتی ہوئی روایت اسطرح ہے کہ ایک روز رنجیت سنگہ ثمن برج سے نکلکر گہوڑے پر سوار ہونیکو طیار تھے امیر سنگہ کو اسوقت دیکھا کہ اپنی بندوق کاندہی سے اوتارکر اسکو بہر کر توڑا سلگا رہا تھا حاضرین موقعہ نے اُسکے ذمہ یہہ تہمت لگائی کہ اُسکی نیت مہاراجہ کے قتل کی تہی رنجیت سنگہ کو بہی اس بات کا یقین ہوگیا اور اُسکو دربار سے علیحدہ کردیا - اُسکے بعد امیر سنگہ نے بابا صاحب سنگہ بیدی اُونا والے کے پاس جاکر پناہ لی مگر کچھہ عرصہ پیچھی رنجیت سنگہ بابا صاحب سنگہ کی سفارش سے

امیر سنگہ پر عنایت کرنے لگے اور اُسکو سردار فتحسنگہ کالیانوالہ کی فوج مین مامور کیا اور اُس سردار کی خاص حفاظت مین رکھا
اس روایت مین کچھہ شک ہے اور لوگ کہتے ہین کہ امیر سنگہ دربار مین کسی سرکشی یعنی ہنگامہ کشمیر کے سبب سے بیحرمت ہوا
امیر سنگہ مہاراجہ کے ہمراہ مہم قصور مین جو ۱۸۱۸ء مین ہوئی تھی گیا تہا - اور سنہ ۱۸۱۹ء مین مہاراجہ کی مہم مین جو دریائی
چنیاب اور اٹک کے مابین کے مسلمان قومون پر ہوئی تھی ہمراہ تہا اس مہم مین جیمل سنگہ اوسکا دوسرا بیٹا قلعہ خیرآباد
کے سامنے ایک معرکہ مین مارا گیا تہا ۱۸۰۹ء مین جب راجہ جیت سنگہ جموالہ کی وفات پر رنجیت سنگہ نے اوسملک پر
اپنا قبضہ کر لیا تو مہاراجہ نے علاقجات ہرسا لونارا اور رتا ابدال امیر سنگہ کو عطا فرمائی - دو سال کے بعد امیر سنگہ نے
اپنے فرزند بدہ سنگہ کو مہاراجہ کی سرکار مین نوکر رکھایا - اس شخص نے تہوڑے عرصہ مین دربار مین رشد اور
رسوخ حاصل کر لیا اور مورد الطاف مہاراجہ ہوگیا - نوبت اول ہی بدہ سنگہ بذات خود افسر مامور ہوکر بہاولپور کو زر
باج معہودہ بزور وصول کرنے کے واسطے بہیجا گیا تہا ۱۸۲۱ء مین اپنے باپ اور بہائی عطر سنگہ کی ہمراہی مین بدہ سنگہ
نے قلعہ موج گڈہ اور جام گڈہ پر تصرف کیا ان خدمتونکی جلدو مین امیر سنگہ کو شکرگڈہ اور بدہ سنگہ کو کلڑا ور نرالے
جمعے قریب لاکہہ روپیہ کی جاگیر مین ملی

اس سے پیشتر اس خاندان کی جاگیرات واقع چہچہہ اٹک اونکی درخواست پر مبدل ہوکر علاقجات سہرہ تلون گٹہیال اور کتہونگل
جمعے ایک لاکہہ اسی ہزار روپیہ کی اونکو مل چکی تہی - بعد ازان سردار بدہ سنگہ دو پیادہ اور ایک سوارون کی جمعیت کا افسر
مامور ہوکر جمونکے پہاڑون مین بہیجا گیا تہا - اور بعد ازان اوسنے منا والہ کا علاقہ زیرنگین کیا - ۱۸۲۳ء مین ٹہیری
کی لڑائی مین سردار بدہ سنگہ ایک جزو فوج سکہان کا افسر تہا حقیقت مین ٹہیری مین دو لڑائیان لڑی گئی تہین
دریائے کابل کے کنارہ چپ پر مہاراجہ بذات خود لڑتے تھے اور مجاہدین یوسف زئی کو انہون شکست دی مگر اس جنگ
مین پہولا سنگہ اکالی اور چند اچہے افسر مارے گئے تہے کنارہ راست دریا پر فوج سکہان کی بہاری جمعیت تہی اور اوس
فوج پر ہری سنگہ نلوہ جمعدار خوشحال سنگہ سردار بدہ سنگہ افسر تہے اس کنارہ پر مقابل افغانونکے جمعیت کو محمد
عظیم خان لڑا رہا تہا اُسنے شکست کہائی اور نقصان عظیم اوٹہایا اور سال کے اندر غم سے مرگیا - ۱۸۲۵ء مین مہاراجہ
رام باغ مین بمقام امرتسر سخت بیمار ہوئی اور اونکی زیست کی امید نرہی اور بالکل بے سُرت ہوگئی تھی سردار بدہ سنگہ

نے یہ بات سمجھکر کہ مہاراجہ کے مرنے پر ملک مین پہر علیحدہ علیحدہ ریاستین بنجاوینگی اور یہہ قیاس کرکے کہ مہاراجہ مرنے
کے قریب ہی اپنی واسطے بندوبست کر لینے کا تہیہ کیا رات کو کچہہ فوج لیکر قلعہ گوبندگڈہ گیا اور بہ ظہار حکم مہاراجہ
قلعہ کی اندر جانا چاہا جمعدار دروازہ دیارام نے بلا حکم اسکو قلعہ کے اندر داخل نہ ہونی دیا اس سبب سے بدہ سنگہ
واپس چلا گیا - اور جمعدار کو بہاری رشوت دیکر اُس سی ایک حکم اس مضمون کا لکہوایا کہ قلعہ مین بدہ سنگہ کا
دخل کر دیا جاوی اور اس حکم پر مہر لگا دی گئی بدہ سنگہ پہر قلعہ کو گیا لیکن جمعدار مذکور کا کہا نیوالا نہ تہا اُسنی اس
حکم کو دیکہا بہی نہین اور کہا کہ اسوقت رات بہت گئی ہی اگر خود مہاراجہ ہون تو مین اسوقت اُنکو بہی دروازہ
نہ کہولونگا سردار ناچار ہار کر واپس چلا گیا - اور صبح کو امام الدین قلعدار نی مہاراجہ کو جنکو کسیقدر افاقہ ہو گیا
تہا اس حال کی خبر کر دی نتیجہ یہہ ہوا کہ بدہ سنگہ پشاور مین متعین ہوا اور یوسف زئی کے ملک مین خلیفہ
سید احمد سی لڑائی کے واسطے بہیجا گیا یہہ شخص بڑی جوش وخروش مذہبی مین تہا اور لوگونکو سادون پر جہاد
کرنے کے واسطے برانگیخت کرتا پہرتا تہا مہاراجہ کو امید تہی کہ بدہ سنگہ کی ہڈیان یوسف زئی کے پہاڑون مین
رہ جاوینگی اور سردار جو مہاراجہ کو تکلیف دینی کو پہر پنجاب مین واپس نہ آویگا - بدہ سنگہ نی بڑی جمعیت فوج
کو پیچہے چہوڑکر اور خود آگے بڑہکر دریای کابل کو عبور کیا - اور اکوڑہ مین خیمہ کرکے مورچی باندہ دئی مگر
رات کو غنیم نے اسپر حملہ کیا اور بدہ سنگہ سی فقط یہہ کام ہو سکا کہ اپنی پانسو آدمی مقتول اور مجروح کراکے دشمن
کو ہزیمت دی - اس موقع پر سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ موجود تہا اور اس سردار نے بڑی جوانمردی اور دلاوری
کی - اگلے روز فوج سکہہ نو میل آگے روانہ ہو کر جہانگیرہ مین پہونچی وہان سرداران ڈوگرہ اور سرداران اٹاری
اپنی اپنی فوجین لیکر شامل ہوی سردار بدہ سنگہ کی فوج ملا کر اب سکہون کی کل فوج کے دس ہزار آدمی کی جمعیت
تہی اور بارہ توپین تہین اس فوجکی مورچونکو سید کی فوج کثیر نے جسمین کابلی اور یوسف زئی افغان تہے
گہیر لیا لیکن اگرچہ سید کی فوجکی تعداد کثیر تہی پر انتظام کچہہ نہ تہا چند روز سکہہ اپنے مورچونکی اندر رہی اور غنیم
علی الاتصال حملی کرتا رہا آخرکار جب بدہ سنگہ کا ذخیرہ رسد خالی ہو گیا اور اُسکو صبر بہی نہ رہا تو اُسنے اپنی فوج
کے ساتہہ مورچون سی نکل کر غنیم پر حملہ کیا اور ایک سخت لڑائی کی اور شکست دی اور بہت قتل کیا سید یوسف زئی

کے یہان آن مین پناہ لی اور دو برس تک اوسکو پہر میدان جنگ مین آکر لڑنیکی جرات نہ رہی اس فتح کے بعد سردار بدہ سنگہ لاہور کو واپس آیا اسکا سب طرح اعزاز ہوا لیکن چند ماہ کے بعد یہہ سردار سنہ ۱۸۲۲ء کے اخیر مین ہیضہ کرکے مرگیا - اوسوقت مہاراجہ نی اوسکی خاندان کو ایک خط باظہار اپنی غم کے لکہا اور اوس خط مین اس بات کا بہی اندوہ ظاہر کیا کہ ایسا دلاور سردار اپنی بستر پر مثل عام آدمیون کی مرگیا - سردار بدہ سنگہ ان سکہہ دلاوران مین شمار ہوا تہا جو نہایت شجاع اور ہنرمند جنگ آزما تہی اوسکی وفات کی وقت یہہ افواہ تہی کہ ڈوگرون نی اوسی زہر دیا تہا لیکن اس افواہ کی کچہہ بہی اصل نہین ہی - امیر سنگہ اپنی بیٹی سی پہلی اسی سال مین مرگیا تہا لیکن تمام جاگیرات جنکی مقدار قریب چہہ لاکہہ روپیہ کے تہی سرداران عطر سنگہ لہنا سنگہ وساوا سنگہ اور شمشیر سنگہ کے نام واگذار رہین - عطر سنگہ کو دربار مین اپنی چچا کی کی جگہہ ملی یہہ سردار ایسا زور آزما اور دلاور تہا کہ جب ۱۸۳۲ء مین سردار ہری سنگہ نلوہ مرا تو خالصہ جی کا یہی سردار سب سے دلاور گنا جاتا تہا - اوسی سال عطر سنگہ اپنی سوارونکی ساتہہ پشاور کو اور لہنا سنگہ تبت کو بہیجا گیا وہان انہون نے اچہی خدمت کی اور گرد و نواح کے جو اقوام سرکش سیرت تہین انکے ساتہہ ہمیشہ جنگ مین مصروف رہا عطر سنگہ کو یہہ خطاب طویل اوسی مغز ملا - اوجہلدیدار زرل بدہ سردار باوقار کثیر الاقتدار سرورگروہ نامدار عالی تبار شجاع الدولہ سردار عطر سنگہ شمشیر جنگ بہادر - اور سردار لہنا سنگہ کو یہہ خطاب ملا - اوجہلدیدار زرل بدہ سردار باوقار سردار لہنا سنگہ سندہانوالیہ بہادر - مہاراجہ کہڑک سنگہ کی وفات کی وقت تک اس خاندان کی جاگیرات اور اقتدار پیوستہ افزون ہوتی رہی - اوسوقت اگرچہ نام کے واسطے انکے قبضہ مین سات لاکہہ روپیہ کا ملک تہا مگر حقیقت مین مالیت انکی نو بس لاکہہ کا تہا - اسوقت عطر سنگہ دو نو عمر اور لیاقت کے سبب سے رئیس خاندان مین تہا - لہنا سنگہ جرات اور ہمت کا آدمی تہا لیکن ناخواندہ اور فاسق و فاجر تہا - اجیت سنگہ اوسکا برادرزادہ دلاور ہمت تہا مگر ضدی اور مآل اندیش نہ تہا سرکش اور بی فکر تہا - شمشیر سنگہ امور سلطنت مین دخل دینی سی تنفر کرتا تہا اور اپنی فوج کے ساتہہ پشاور مین تہا - جب شاہزادہ نونہال سنگہ اسی روز کہ جسدن اوسکا باپ مرا تہا حادثہ اتفاقیہ یا کسی تدبیر سی مارا گیا تو خالی تخت کے دو شخص دعویدار ہوئی ایک رانی چند کور مہاراجہ کہڑک سنگہ کی بیوہ دوسرا شہزادہ شیر سنگہ جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا بیٹا مشہور تہا شیر سنگہ سپاہی اور شجاع آدمی تہا فوج پر کسیقدر

قدرت رکھتا تھا چند کور کے دعوی کی مدد پر سندھانوالیہ سردار اور بھائی رام سنگھ سردار تیج سنگھ اور اسکا چچا جمعدار
خوشحال سنگھ تھی شیر سنگھ کا حامی ڈوگرون کا فریق تہا جسکے راجہ دہیان سنگھ اور اسکے بہائی راجہ گلاب سنگھ اور سوچیت سنگھ
سرگروہ تھی اس فریق مین مصر لعل سنگھ جو پیچھی راجہ ہوا تہا اور اور لوگ بہی شامل تھی سندھانوالیون اور ڈوگرون
مین نہایت سخت دشمنی تھی رنجیت سنگھ کی سلطنت کے پچھلے زمانہ مین دونون فریقونکو بہت اقتدار اور زور حاصل
رہا تہا اور یہہ دونو فریق باہمدگر رقابت کے سبب سے ایک دوسرے سے رشک اور حسد رکھتی تھی سندھانوالیہ اگرچہ
بلند نظر تھی لیکن انکو خاندان شاہی کے ساتھہ انس تہا اور ریاست کے ساتھہ ارادت تھی لیکن ڈوگری بھائیون کی
بلند نظری خود غرضی کے ساتھہ تھی جن لوگون کا تواریخ مین ذکر ہی شاید اونمین کوئی متنفس ایسا نہین تھا
جسکی نسبت راجہ دہیان سنگھ اور راجہ گلاب سنگھ سی زیادہ لوگون کے دل مین تنفر ہوا اونکی تظلم شرارت تجبر
اونکی لالچ اونکی دغابازی اور انکی اس زمانہ کی بلند نظری کے مقابلہ مین کہ اپنا مطلب حاصل کرنے کے واسطی اونکو
کسیطرحکا پس و پیش نہ ہوتا تہا اونکی لیاقت اور عقل و فراست بے نظیر اور اونکی شجاعت کسی شمار مین نہین
شاہزادہ نونہال سنگھ کی وفات کے وقت عطر سنگھ ہردوار مین تہا اور لہنا سنگھ اور اجیت سنگھ کلو مین تھے
جب اونکو یہہ خبر پہونچی تو عطر سنگھ اور اجیت سنگھ دونو وہا دو لاہور کیطرف روانہ ہوئے - رانی صاحب کور شہزادہ
نونہال سنگھ کی رانی اپنی شوہر کی وفات کی وقت حاملہ تھی اور راجہ دہیان سنگھ نے قوم سکہ کے مزاج کے رو کو
ملحوظ رکھکر تامل مناسب سمجھا اور اس بات پر اتفاق کیا کہ بالفعل شیر سنگھ اپنی جاگیر کے علاقہ کو چلا جاوی مگر اپنے
فرزند پرتاب سنگھ کو دربار مین چھوڑ جاوے اوسوقت یہہ بات مشہور کی گئی کہ شیر سنگھ آٹھہ مہینے کیواسطی جاتا ہے
تاکہ اوسوقت تک معلوم ہو جاوی گا کہ صاحب کور یا کسی اور رانی کو بیٹا پیدا ہوتا ہی یا نہین مگر حقیقت مین
غرض یہہ تھی کہ اس عرصہ مین راجہ دہیان سنگھ فوج کو شیر سنگھ کی جانب پہیر لی ایک چہرہ بہ وثیقہ نادر کار
جسمین یہہ اقرار ہی اور جسپر راجہ گلاب سنگھ اور راجہ دہیان سنگھ تین سرداران سندھانوالیہ سردار لہنا سنگھ مجیٹھیہ
سردار تیج سنگھ بھائی رام سنگھ بھائی گوبند رام سنگھ بھائی گورمکھہ سنگھ بھائی ندھان سنگھ جمعدار خوشحال سنگھ
اور شیخ غلام محی الدین کے دستخط مین اس جلد کے شروع مین لگایا گیا ہی یہہ وثیقہ ۲۷ نومبر یعنی تین ہفتہ

بعد وفات شہزادہ نونہال سنگہ کے لکہا گیا تہا اور اوسکی شرائط کے بموجب شیر سنگہ بٹالہ کو روانہ ہوگیا اور راجہ دہیان سنگہ جمون کو چلا گیا لیکن اپنی کارندی لاہور مین فوج کے ورغلانے کے واسطے چہوڑ گیا جمون والی بہائیون کی نیت اور ارادون پر مہاراں دیگر کو صحیح اعتبار نہ تہا چنانچہ انہون نے چوتہی دسمبر کو ایک اور عذر پر دستخط کئی جسمین یہہ اظہار تہا کہ ہم ریاست کے نمک حلال اور مطیع ہین اور اسمین پختہ اقرار اور نیت کی کہ باتفاق یا منبگلی یا یکرنگیے اوائل جنوری میز شیر سنگہ نے یہہ خبر سنا کہ فوج کی نیت میری طرف اچہی ہی اور اس امید سی کہ لاہور میرے قبضہ مین بلا امداد دہیان سنگہ کے آجاویگا اپنی فوج لیکر شہر کے سامنے مقام نزادہ بدہو جو پندرہ میل کے فاصلہ پر لاہور سی جانب شرق کے ہے آپڑا اور فوج خالصہ شامل ہوتی گئی دہیان سنگہ سی شیر سنگہ کو نفرت بہی تہی اور اُس سی ڈر بہی تہا لیکن راجہ گلاب سنگہ نے یہہ عزم بالجزم کیا کہ اوسکے بہائی کی مدد بغیر شیر سنگہ کامیاب نہو اور سندہانوالیون کے ساتہہ بلکہ قلعہ کی حفاظت کے طیاری کی محاصرہ قلعہ لاہور کا حال مشہور ہی اوسکے یہان مکرر لکہنے کی ضرورت نہین ہی تین روز تک محصورین لڑتے رہی اور کل فوج سکہہ کا مقابلہ دلیرے سی کرتی رہی جتنے حملی شیر سنگہ کی فوج نے قلعہ پر کئے اونمین اوسکے فوج کے بہت آدمی تلف ہوتی رہی اور تا وقتیکہ راجہ دہیان سنگہ جمون سی واپس نہ آیا تب تک کچہہ معاملہ قرار نہ پایا جب وہ آیا تو طرح مصالحت ڈالی گئی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ شیر سنگہ تخت نشین ہوا اور رانی چند کور اپنی دعوی سی دست بردار ہوئی گلاب سنگہ جو اپنی اور اپنی بہائی کے منصوبون کے کامیاب ہونی سی دل ہی دل مین خوش ہوتا تہا فوج سکہہ کے لعن طعن سنتا ہوا جمون کو کوچ کر گیا بہت سا خزانہ خصوصاً جواہرات جو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے قلعہ مین جمع کئی تہی اپنی ساتہہ لیگیا اور محاصرہ کے وقت راجہ گلاب سنگہ نی علاقہ منا ور جسکی جمع لاکہہ روپیہ سالانہ سی زیادہ تہی دستخطی راجہ دینا ناتہہ بہی رانی چند کور سے بطور جاگیر لکہوا لیا ۱۶ مارچ ۱۸۴۶ء کے عہدنامہ مین وہ علاقہ جمون وکشمیر کے ساتہہ شامل ہوگیا اس لوٹ سے پانچ سال بعد گلاب سنگہ کو کشمیر کے خریدنے کی مدد ملی - بعد اُسکے سردار عطر سنگہ اس غرض سی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے پاس لدہیانہ کو گیا کہ صاحب موصوف سے کہہ سنکر اپنی فریق کے امداد کراوی لیکن اس مطلب مین اوسکو کامیابی نہین ہوی پہر اجیت سنگہ نے صاحب موصوف کو اپنی حتی المقدور بہت ترغیب دی لیکن مثل سردار عطر سنگہ اوسکو بہی کچہہ حاصل نہین ہوا پہر اجیت سنگہ کلکتہ کو گیا لیکن گورنر جنرل کے

حضور مین باریاب نہو سکا ان سردارون کی لاہور سی علیحدگی کی غرض لاہور مین خوب سمجھی گئی اور شیر سنگہ نی اس خاندان کی باشندا جاگیرات سردار شمشیر سنگہ کی جو اپنی رشتہ دارون کی حرکات اور اتفاق نہفتہ مین شامل نہین ہوا تہا کل جاگیرات ضبط کر لی بعد ازان شیر سنگہ نی بدہ سنگہ مہرہ اور حکم سنگہ موی کو لہنا سنگہ اور اسکے برادر زادہ کیہر سنگہ کو کلوسی لی آنے کے واسطے بہیجا جہان لہنا سنگہ نوکری پر مامور تہا اور جب وہ لاہور مین پہونچی تو انکو قید کر دیا باقی اشخاص خاندان سندہانوالیہ سوای شمشیر سنگہ کے اوسوقت ستلج کو عبور کر کے علاقہ انگریزی مین تہانیسر مین پناہ گزین ہوئی لیکن سندہانوالیون کی جلاوطنی سی مہاراجہ کو ایسی ہی تشویش پیدا ہوئی جیسی فکر اونکے موجود رہنی سی تہی یہہ سردار لاہور مین خفیہ افترا پردازی کرتے رہی اور فوج بہی جسکو لیکر یہہ سردار بارہا لڑائیون مین چڑہتی رہی تہی ان سردارون کے ساتہہ سخت سلوک ہونے کے نسبت ناراضی ظاہر کرتی ہی اسواسطے شیر سنگہ بہائی رام سنگہ کی صلاح ناصالح ماننی کو طیار ہو گیا بہائی مسطور نے مہاراجہ کو سمجہایا کہ ان سردارونکو بلالے چنانچہ اکتوبر ۱۸۴۲ء مین سردار اجیت سنگہ اور لہنا سنگہ جو کچہہ عرصہ پہلی قید سے رہا ہو چکے تھے لاہور مین واپس آئی اور اونکی تمام جاگیرات واگذار کی گئی عطر سنگہ اونا ضلع ہوشیارپور مین بیدی بکرما سنگہ کی پناہ مین رہا وہان بسبب اسکی کہ بیدی مذکور سکہونکا گورو تہا اسکو کچہہ خطر نہ تہا عطر سنگہ و لہنا سنگہ و اجیت سنگہ کو مہاراجہ شیر سنگہ یا جمون کے راجگان کا اعتبار نہ تہا بلاشبہہ اونکو اپنی جاگیرات کلان کے واپس ملنی کی خواہش تہی لیکن اُنہون نے سن لیا تہا کہ رانی چند کور جو اُنکے فریق کی سرگروہ تہی شیر سنگہ اور دہیان سنگہ کے حکم سی قتل ہو چکی ہی انہون نے یہہ بہی سن لیا تہا کہ رانی صاحب کور کو مردہ بیٹا پیدا ہوا تہا اور لاہور کے بازارون مین سرگوشیان ہوتی تہین کہ شیر سنگہ اور دہیان سنگہ کے حق مین یہہ بات اچہی نہ تہی کہ لڑکا زندہ پیدا ہوتا - ابتدا مین معاملات بی غل وغش چلتی رہی دہیان سنگہ ہرچند سندہانوالیون کو سمجہاتا رہا کہ میری صلاح سی تم بلائی گئی ہو لیکن سندہانوالیہ اسکے سخن کا اعتبار نہ کرتے تھے اور جانتی تہی کہ دہیان سنگہ کو ہماری ساتہہ قلبی عداوت ہی اور اوسکے مارنی کی نیت انہون نی کر لی سندہانوالیونکا منصوبہ دلیر تہا انکی نیت ادہورا کام کرنے کی نہ تہی اونکا منصوبہ یہہ تہا کہ مہاراجہ شیر سنگہ اور اوسکا وزیر دہیان سنگہ دونو ساتہہ ہی ماری جاوین اور جب ہم اسطرح اپنا بدلہ سیر ہو کر لے لینگے تو دلیپ سنگہ بچی کے سرپرست بنکر درحقیقت اختیارات سلطنت

ہماری قبضہ اقتدار مین رہیگی راجہ دہیان سنگہ کا بھی ایک منصوبہ تہا جسمین سندہانوالیون کے منصوبہ سی کچہہ کم ہمت اور جرات
نہ تھی اوسکی خواہش شیر سنگہ اور سندہانوالیون دونو کے مارڈالنی کی اور اپنی واسطی نیابت سلطنت حاصل کرنی کی تہی اگر
احیاناً دلیپ سنگہ کو کوئی حادثہ پیش آوی تو غالباً میرے بیٹی ہیرا سنگہ کو تخت ملجاویگا سندہانوالیون نے مہاراجہ کو
یہہ سمجہایا کہ دہیان سنگہ نی آپکی قتل کا ارادہ کرلیا ہی اور اس وزیر کے مرنے کے سوا آپکے بچاؤ کی کوئی صورت نہین ہے
انہون نی سمجہایا کہ ہم سندہانوالئی آپکے رشتہ دار اور خیرخواہ ہین ہمارے سوا آپکو کسی در کے اوپر اعتبار نہین کرنا چاہیے
اور ہم اس نامطبوع وزیر کے مارڈالنی کو مستعد ہین شیر سنگہ نی اسبات کو جو آدہی سچ تہی یقین کرلیا اور ایک کاغذ
اپنی دستخط سی اس مضمون کا لکہدیا کہ تمسی دہیان سنگہ کی قتل کی پرخاش نہوگی اور یہہ بات بہی ٹہرالی کہ دہیان سنگہ
کو کسطرح قتل کرنا چاہیی تجویز یہہ ٹہری کہ چند روز بعد اجیت سنگہ و لہنا سنگہ مہاراجہ کے ملاحظہ کے واسطی اپنی فوج پریڈ پر
جماوین اوسوقت راجہ دہیان سنگہ کو اُسکے ملاحظہ کا حکم ہوگا اور اسموقع پر سندہانوالیہ اُسکو قتل کردین اُسی شب کو جب
یہہ انتظام مہاراجہ کے ساتہہ کیا گیا لہنا سنگہ اور اجیت سنگہ راجہ دہیان سنگہ کے پاس گئی اور اوس سی بیان کیا کہ شیر سنگہ نے
پہلے تمہاری اور پہر ہماری مارنے کا انتظام کیا ہی اور اوس سی درخواست کی کہ شیر سنگہ کی قتل مین ہماری مدد کرو
جب دہیان سنگہ نے وہ کاغذ دیکہا جسپر شیر سنگہ نی دستخط کئی تہی تو اوس نے سندہانوالیون کی درخواست کو منظور کیا
اور اونمین تب پس مین یہہ بندوبست قرار پایا کہ ملاحظہ فوج کے دن بجای وزیر کے بادشاہ قتل کیا جاوی اس سی معلوم
ہوتا ہی کہ شیر سنگہ کی قتل کا منصوبہ ابتدا مین سندہانوالیون نے کیا سندہانوالیہ خود کہتی ہین کہ اجیت سنگہ اور لہنا سنگہ
کے پاس دہیان سنگہ آیا اور اون سی یہہ بات کہکر کہ شیر سنگہ نے تمہاری مارڈالنی کا قصد کرلیا ہی یہہ صلاح دی کہ میرے
ساتہہ شیر سنگہ کو قتل کرنے مین شامل ہوجاؤ لیکن یہہ روایت کسیطرح غالب معلوم نہین ہوتی ہی شیر سنگہ سندہانوالیون
سے اتفاق کی خواہش رکہتا تہا اونکی قتل کی خواہش اُسکو نہ تہی مہاراجہ موصوف نے تہوڑا ہی عرصہ پہلے اونکی
جاگیرات واگذار کردی تہین اور مثل سابق انکا اعزاز کردیا تہا اور اونسی ور فقط اُنہین سی یہہ توقع رکہتا تہا
کہ راجگان جموں یعنی دہیان سنگہ اور گلاب سنگہ سی مجہی بچاتے رہینگے ان راجگان سی جسقدر مہاراجہ کو نفرت تہی
اوتنا ہی خوف بہی تہا سندہانوالیہ اسبات کو بخوبی جانتی تہی اور انکو کبہی یقین نہین ہوتا کہ مہاراجہ ہماری

قتل کی تجویزین ہی اور دو روز پہلی قتل شیر سنگہ سی سردار فتح سنگہ مان نے جو خسر سردار اجیت سنگہ کا تہا آگاہ کر دیا مگر انہون نے اوسکی تقریر کو لغو جانکر فراموش کر دیا آخر کار ستمبر سنہ ۱۸۴۳ء وہ دن جو سندہانوالیون کی فوج کے ملاحظہ کے واسطے مقرر ہوا تہا آ پہونچا وہ روز مہاراجہ شاہ بلاول مین جو لاہور اور شالامار کے نصف راہ پر ہی بسر کرنے گئی اور سردار لہنا سنگہ و اجیت سنگہ وہان گئی اور مہاراجہ کی حضور مین سب ہتیارونسے مسلح گئی لیکن یہہ بات کچہہ غیر معمول نہ تہی شیر سنگہ شاہ بلاول والے مکان کے چہوٹی کمری مین تہی اور فقط چند نوکر اوسکے پاس موجود تہی اور دیوان دینا ناتہہ آواز بلند کچہہ کاغذات سرکاری اونکو سنا رہی تہی اجیت سنگہ نے سلام کہا اور روبرو آکر مہاراجہ کے ملاحظہ کیواسطی ایک دونالی بندوق یہہ کہکر پیش کی کہ مینی ابہی خریدی ہی شیر سنگہ کو ہتیارونکا بہت شوق تہا اونہون نے بندوق لیلینے کو ہاتہہ بڑہایا اوسوقت اجیت سنگہ نے جس نے مونہہ بندوق کا بادشاہ کیطرف رکہا ہوا تہا دونو نالیان سر کر دین دونو نالیونمین دوہرا دوہرا بہرا ہوا تہا اور دونو نالیان مہاراجہ کے سینہ مین چہوٹ کر لگین مہاراجہ کو فقط اتنی بات کہنے کا وقت ملا کہ ای کیا دغا ہے اور پیچہی کر پڑے اور مر گئے اور مہاراجہ کی نوکرون نے قاتلونپر حملہ کیا لیکن چونکہ قاتل شمار مین بہت تہی غالب آئی سردار بدہ سنگہ موکیریان والہ اوسجگہہ مارا گیا اونکا ایک عموزاد بہائی سخت زخمی ہوا اور کئی آدمی سندہانوالیون نے قتل کئی شاہ بلاول سی تہوڑی فاصلہ پر سردار تیج سنگہ کے باغ مین جو متصل شاہ بلاول کے ہی یہان شاہزادہ پرتاب سنگہ مہاراجہ کا سب سے بڑا فرزند خوبصورت اور عقیل تہا کچہہ رسمیات مذہب کے ادا کرنے مین مصروف تہا اور برہمنونکو خیرات دی رہا تہا کیونکہ اس روز اسوج کے مہینی کی پہلی تاریخ تہی اور سنکرانت کا دن تہا لہنا سنگہ تہوڑی فوج لیکر دوا دوا اس باغ کو گیا شہزادہ نے اوسی تلوار سوتی ہوئی آتی دیکہا اور پکارا کہ باباجی تمہارا نوکر مین رہونگا لہنا سنگہ نے جواب دیا تمہارا باپ قتل ہو چکا اور اُسکے جسم مین تلوار داخل کر دی عطر سنگہ پروہت جو شاہزادہ کے پاس حاضر تہا اور کئی برہمن مارے گئے - ادہر جوالا سنگہ کے باغ مین یہہ واردات قتل کی ہو رہی تہی اودہر اجیت سنگہ نے مہاراجہ کا سر کاٹ لیا اور گہوڑے پر سوار ہو کر تین سو آدمی کی جمعیت سی لاہور کیطرف دوڑا راہ مین جہان اب بادامی باغ ہی اوس موقع پر راجہ دہیان سنگہ گاڑی پر سوار شاہ بلاول کیطرف آہستہ آہستہ جاتا ہوا اجیت سنگہ کو ملا راجہ موصوف کی ہمراہ فتح خان ٹوانہ اور چند اور ہمراہی تہی اجیت سنگہ نے راجہ موصوف کو کہا کہ سب کام اچہی طرح ہو گیا اور کہا کہ میرے ساتہہ لاہور کو واپس چلو امکان ہی کہ راجہ کو کچہہ شک ہوں

کہ اسوقت شبہات کا ظاہر کرنا بے سود تہا ایسلئے شہر کیطرف اپنی گاڑی کو پہیرا شہر مین دونو روشنائی دروازہ سی داخل ہوئے
اور قلعہ مین داخل ہوکر دروازی بند کروئی چڑہائی چڑہتی ہوئی اجیت سنگہ نے وزیر سی دریافت کیا کہ اب تمہارا کیا انتظام
کرنے کا منشا ہی اوسنی جواب دیا دلیپ سنگہ مہاراجہ ہونگی مین وزیر اور سندہانوالیون کو اقتدار حاصل رہیگا اجیت سنگہ
نے پہر وہی سوال کیا اور وہی جواب پایا ایسی مشکل وقت مین بھی دہیان سنگہ نے سندہانوالیون سی جنکی اوسے
نہایت نفرت تہی وزارت دینی کا وعدہ کرنا نہ چاہا لیکن اوسوقت راجہ موصوف نے اجیت سنگہ کی وضع سی دیکھا کہ میرے
قتل پر مستعد ہی اوس سی کچہہ کہنے کو متوجہ ہوا لیکن اجیت سنگہ بولا تم رانی صاحبہ کے قاتل ہو اور اپنی پستول کو راجہ پر سیدہا
اوسی بندوق سی مرگیا تلوار سی قتل نہین ہوا اجیت سنگہ کے ہمراہیون نے پہر راجہ دہیان سنگہ کو اپنی تلوارونسے کاٹ ڈالا
اور اوسکی لاش کو توپ ڈہالنے کے مقام کے گڈہی مین جو قلعہ مین ہی ڈال دیا احمد خان گہیبہ جو راجہ دہیان سنگہ
کے ہمراہ تہا اوسکے ساتہہ مارا گیا تہوڑی دیر بعد لہنا سنگہ بہی آپہونچا اور ان سردارون نے اوسوقت راجہ سوچیت سنگہ
بہائی اور راجہ ہیرا سنگہ پسر وزیر مقتول کو لکہا کہ قلعہ مین کچہہ شورش کیوجہ سی یہان آجاؤ لیکن یہہ رجگان دہوکا کہانی والے
نہ تہی اور قتل کی خبر جلد مشہور ہوگئی - راجہ ہیرا سنگہ نے جسکی نسبت اپنی باپکے قتل کرنے کے ارادہ کا الزام لگایا گیا ہے
اپنی باپکے قتل کا عوض لینی کا عہد کیا اور فوج سی گفتگو کرکے اور اوسکے ساتہہ نہایت فضول وعدہ کرکے اپنے جانبدار
کر لیا شام تک چالیس ہزار فوج نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا سندہانوالیون نے ارادہ کر لیا تہا کہ اپنی جیتی جی قلعہ کو
خالی نہ ہونے دینگے ان سردارون نے دلیپ سنگہ کی مہاراجہ اور لہنا سنگہ کے وزیر ہونی کی منادی کر دی تہی لیکن
اونکو معلوم ہوگیا کہ ہمارا کام بگڑ گیا اور جب ہیرا سنگہ نے پہلے ہی قلعہ پر حملہ کیا تو اوسکا مقابلہ ضعیف کیا لیکن جب
دیوارونمین رخنہ پڑگئی اور غنیم نے حملہ کیا تو سندہانوالیہ جان برکف لڑی مگر اونکی ہمراہ فقط چند صد آدمی تہی آخرکار
اگرچہ فوج حملہ آور کا نقصان بہت ہوا قلعہ کو اوس نے سر کر لیا اوسوقت اجیت سنگہ نی قلعہ کی دیوار سی رسی کے ذریعہ
سے کود جانے اور بہاگ جانیکا ارادہ کیا لیکن ایک سپاہی نے اوسکو دیکہہ لیا اور باوجودیکہ اجیت سنگہ نے درصورت جان
بچادینے کے اوس سپاہی کو بیرون انداز انعام دینی کا اقرار کیا لیکن سپاہی نے گولی سی اوسکو مار دیا بعد اوسکے
اوسکا سر کاٹ کر ہیرا سنگہ کے پاس لے گیا - اوسنی حکم دیا کہ اوسکی لاش کے چار ٹکڑے کئی جاوین اور شہر مین جابجا

بھرائی جاوی جس سپاہی نی اجیت سنگہ کو مارا تہا وہ صوبہ دار بنایا گیا لہنا سنگہ جسکی لڑائی ایک زنبورہ کے گولہ لگنی سی اول روز ٹوٹ گئی تہی ایک مکان مین تہا دشمنون کی فوج نے اوسکو گہیر لیا اوسنی اپنی تیرون سے دس بارہ جانب دار دشمن کے مار دیئے جب تیر ختم ہوچکے تب بہی اوسکے نزدیک کوئی نہ گیا آخرش ایک سپاہی نی گولی سے مار ڈالا اور سر اوسکا کاٹ کر ہیراسنگہ کے پاس لے گیا جسکے عوض دو ہزار روپیہ انعام عطا ہوا - اوسوقت دلیپ سنگہ کی بادشاہی کی اور ہیراسنگہ کی وزارت کی منادی ہوئی غرض کہ یہہ واقع قتل اسطرح انجام کو پہونچا - ہیراسنگہ نے حکومت پاکر کل جاگیرات خاندان سندہانوالیون کی سوای جاگیر سردار شمشیر سنگہ کے جو پشاور مین تہا اور جو اس فساد مین شامل نہین ہوا تہا ضبط کرلین اور راجہ سانسی کو جو اس خاندان کا مسکن ہی تباہ کردیا اور جس زمین مین سندہانوالیون کے محل تہی اوسمین ہل چلوادئے اور اونکے سب دوستون اور متوسلونکو ڈہونڈ ڈہونڈ کر قتل کیا جو آدمی اس خاندان کے باقی رہی وہ سردار عطر سنگہ کے ساتہہ ستلج کے پار چلے گئے معلوم نہین کہ عطر سنگہ کو اپنے بہائی اور بہتیجے کے ارادون اور تہیہ کا کہ کہانتک نوبت پہونچا وینگے حال دریافت تہا کہ نہین لیکن ہیراسنگہ کو یہہ یقین تہا کہ وہ اس فساد کا رازدار تہا اور اسکی قتل کا تہیہ اوسنی کرلیا تہا اس غرض سی اوسنی کئی جعلی خط بہت سے سردارون اور سرگردگان فوج کیطرف سے اسمضمون کی لکھکر بہیجی کہ واپس پنجاب کو چلے آؤ اور اگر آجاؤگے تو مثل سابق پہر تمکو اقتدار حاصل ہوجاویگا اور وزیر کو قتل کرسکوگے ہیراسنگہ نی جعلی خط بابا بیرسنگہ کے بہی اسی مضمون کے بہیجے کہ سردار عطر سنگہ کو فہمایش کرکے بہیجدو بابا بیرسنگہ سکہون کا گرو تہا اور سکہہ اوسکا بہت ادب کرتے تہی اوسوقت شہزادہ کشمیرا سنگہ اور پشورا سنگہ بہی بابا بیرسنگہ کے ساتہہ تہی اور ہیراسنگہ نے تینون دشمنونکو ایک ہی وقت مین مار ڈالنے کی توقع کی عطر سنگہ اور بابا صاحب دونو نے دہوکا کہایا سردار عطر سنگہ اپنی ہمراہیون کے ساتہہ پہر ستلج کے وار آگیا اور بابا کے لشکر کے ساتہہ آملا فوج سکہہ نے گورو کے ساتہہ لڑنے سے انکار کیا اسواسطی ہیراسنگہ کو اور بہی فریب کرنا پڑا اوسنی فوج کو بہکایا کہ عطر سنگہ انگریزونکے ساتہہ شامل ہوگیا ہی انگریز ستلج کو عبور کرنے پر اور پنجاب پر قبضہ کرلینے کو اسوقت مستعد ہین اور غالب ہے کہ اگر فوج عطر سنگہ کے اوپر جاویگی تو وہ بلامقابلہ علاقہ آزوی ستلج مین واپس چلا جاویگا اسطرح فوج دہوکے مین آکر لاہور سی روانہ ہوئی اور آخرکار جو کچہہ ہیراسنگہ کو امید تہی ویسا ہی واقع ہوا یعنی ایک فریب سے ایک فساد برانگیخت کیا گیا

اور قبل اسکے کہ سکہونکی فوج کو معلوم ہو کہ ہم کیا کر رہی ہین سندہانوالیون کی فوج کے ساتھہ جمع ہوئے لڑائی مین
مصروف ہو گئے بابا کی لشکر پر حملہ ہو گیا اور بابا موصوف اس لڑائی مین ایک توپ کے گولہ سی مارا گیا کشمیرا سنگہ دلیرانہ اور
جوان مردانہ لڑتا ہوا مارا گیا اور عطر سنگہ کو سردار گلاب سنگہ کلکتیہ نی گولی سی مارا اور عطر سنگہ کی گولی سی گلاب سنگہ مارا گیا عطر سنگہ
نے ۱۸۴۴ء مین وفات پائی چند مہنی کے بعد ہیرا سنگہ خود قتل ہوا اور سردار جواہر سنگہ رانی جندان کے بہائی نے جو ہیرا سنگہ
کے جگہہ وزیر ہوا تہا سندہانوالیونکو انکی جلاوطنی سی واپس بلایا اور انکی جاگیرات واگذار کر دینی کا وعدہ
کیا مارچ ۱۸۴۵ء مین انہون نے اپنی پرانی جاگیرات مین سی ایک لاکہہ چہتر ہزار روپیہ کی جاگیرات واپس پائین
سردار شمشیر سنگہ پشاور سی واپس طلب کیا گیا اور ایک برگیڈ فوج آئین کی افسری اسکو ملی ۱۸۴۵ء - ۴۶ کی لڑائی
مین اس برگیڈ پر سردار موصوف کا برابر حکم رہا دسمبر ۱۸۴۶ء مین سردار شمشیر سنگہ اہالیان دربار مین داخل ہوا
فروری ۱۸۴۷ء مین رزیڈنٹ لاہور نے سردار شمشیر سنگہ کو امرتسر کے گرد و نواح کیطرف جسکو مانجہا کہتے مین بہیجدیا
اور عمال ملکی و جنگی اوسکے تحت مین کر دئی اس علاقہ مین قزاقونکا زور تہا کہ اکثر اونمین وہ سپاہی شامل تہی
جو برطرف کر دی گئی تہی سردار موصوف نے بڑی ہمت اور جوانمردی سی کسقدر امن پیدا کیا اس سی پہلی اس نی کچہہ عرصہ
کے واسطی بنون مین لفٹنٹ اڈوارڈس صاحب کے ساتھہ پاٹرئی والہ اور موکل کی سپاہ کی افسری مین کام دیا تہا جب دیوان
مولراج ملتان کے ناظم نے استعفادیا اسوقت نظامت ملتان کا منصب سردار شمشیر سنگہ کو دیا جاتا تہا لیکن وہ اس منصب کے
قبول کرنیمین راضی نہ معلوم ہوئی اور آخرکار یہہ منصب سردار کاہنہ سنگہ مان کو دیا گیا شروع فساد مین شمشیر سنگہ
ایک قسمت فوج کا افسر بناکر ملتان کو بہیجا گیا تہا وہان اوسنی میجر اڈوارڈس صاحب کو فوج کی بدنیتی کی خبر کر دی
اور حتی الوسع اتنی کوشش کی کہ فوج نمک حلال رہی آخرکار فوج ناگاہ باغی ہو گئی اور راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ
انکو ملتان مین لیگیا وہان پہر دربار مین علانیہ سردار موصوف نے مفسدونکے ساتھہ شامل ہونے سے انکار کیا اور
بیان کیا کہ سوای مہاراجہ کے مین کسی اور کا مطیع نہین ہون دوسرے روز صبح کو ۱۵ ستمبر ۱۸۴۸ء کو سردار شمشیر سنگہ شیر سنگہ
کے لشکر سی پیادہ پا بہاگا اپنی خیمہ و ہاتہی سب وہین چہوڑی راہ مین دو مفسدون نے اسکو گہیرا لیکن انہون نے
ایک کو بضرب گولی مار ڈالا اور دوسرا بہاگ گیا ملتان سی واپس آکر اس سردار نی جنرل ویلہ صاحب کے اچہی مدد کی اور رام سنگہ

سے شاہان و زیر نور پور کی حرکات سکنات کے جو مفسد تھا خبر دیتی رہی ـ ضبطی ملک پنجاب کے بعد ذاتی جاگیر سردار شمشیر سنگھ کی جسکی مقدار چالیس ہزار دو سو پچاس روپیہ تھی مین حیات اونکی واگذار ہوئین اور چہارم اوسمین سے اونکی اولاد نرینہ کے واسطی علی الدوام واگذار ہوی جو جاگیر نوکری کی عوض تیس ہزار دو سو پچاس روپیہ تھی وہ ضبط ہوگئی ـ جب رانی لچھمی زوجہ مہاراجہ رنجیت سنگھ جسکی بیٹی متبنی رام دیوی سی شادی سردار صاحب کے ہوئی تھی سنہ ۱۸۴۰ء مین مرگئی ایک ثلث جملہ پنسن رانی متوفیہ سے سردار شمشیر سنگھ کے نام سرکار سی عطا ہوئی

۱۸۵۷ء مین ایام مفسدہ مین سردار شمشیر سنگھ نے ایک رسالہ ۱۲۵ سوارونکا طیار کیا یہہ رسالہ ہوڈسن صاحب کے سوارون مین شامل ہوا اب وہ سوار ۹ اور ۱۰ رسالہ بنگالہ کہلاتی ہین فروری ۱۸۶۲ء مین سردار شمشیر سنگھ اپنی جاگیر کے علاقہ کے اندر مجسٹریٹ مقرر ہوئی اور ایک مہینے کے بعد اُسکو یہہ اختیار مزید دیا گیا کہ مقدمات ڈکیتی کی سماعت کرین اُسوقت کے قریب وہ حصہ اوسکی جاگیر کا جو اونکی اولاد کے نام واگذار ہوا تھا چہارم سی دو ثلث کل جاگیر کا مقرر کیا گیا سردار شمشیر سنگھ کی اپنی اولاد کچھہ نہین ہی لیکن سردار موصوف نے بخشیس سنگھ پسر دوم اپنی چچازاد بھائی ٹھاکر سنگھ کا متبنی کر لیا ہی

سردار عطر سنگھ کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا کیہر سنگھ اپنی خاندان کا رئیس ہوا لیکن یہہ سردار کچھہ ہمت کا یا لیاقت کا آدمی نہ تھا اوسکی عادات اور وضع نہایت فضول تھی اور اُسکے ساتھہ ایسی آدمی رہتی تھی جو اوسکی بیوقوفیو نسے دولتمند بن گئی ملتان مین جہان وہ اپنی عموزاد بھائی سردار شمشیر سنگھ کے ساتھہ نوکری پہ تھا یہہ سردار اسواسطی نمک حلال رہا کہ شمشیر سنگھ نمک حلال رہا تھا کیہر سنگھ بذات خود اپنی عقل کچھہ نہ رکھتا تھا ـ ضبطی ملک پنجاب کیوقت اوسکی ذاتی جاگیر ۲۶ ہزار روپیہ سال کی اُسکی نام حین حیات اور ایک ثلث اوسمین سی اوسکی اولاد نرینہ کے نام علے الدوام واگذار ہوئی تھی یہہ جاگیرات سرکار مین ضبط ہوگئین ہین کیہر سنگھ فروری ۱۸۶۶ء مین مرا تھا اوسکی حیات اوسکی فضول عادات سی بہت گھٹ گئی تھی اوسکی جاگیر کچھہ عرصہ اونکی قرضخواہون کے ہاتھہ مین رہی تھی اور اُسکو خود دوالیون کی عدالت مین دوالیہ بننا پڑا تھا

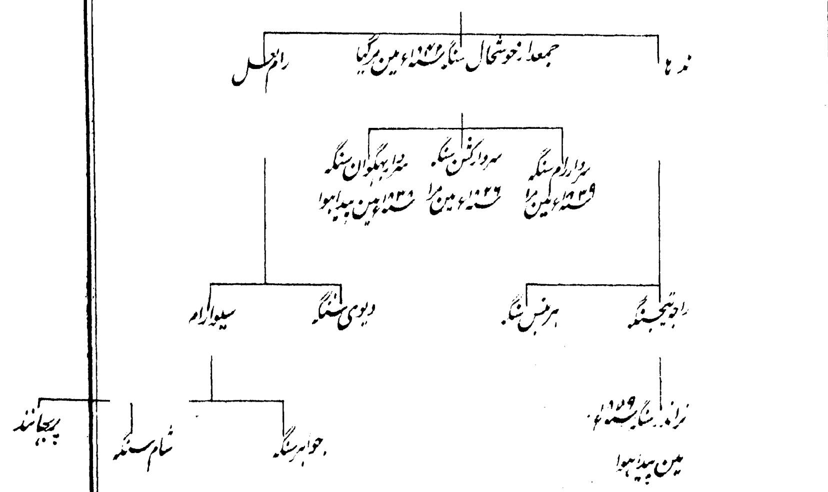
لہنا سنگھ کے دو بیٹون پرتاب سنگھ اور ٹھاکر سنگھ کی اپنی ذاتی جاگیر بھی اونکے حین حیات واگذار ہوئی

ہو مین تہین سنہ ۱۸۰۹ع مین وہ بہت کم عمر تہی اور مفسدہ مین شامل ہونے کے لائق نہ تہی پرتاب سنگہ سنہ ۱۸۵۶ع مین لاولد مر گیا پرتاب سنگہ کے
دو بیوہ تہین ہر ایک کو سات سو روپیہ نقد پنشن اور پانسو کی جاگیر عطا ہوئی چند روز انتقال کی پیشتر اُسنی گوربخش سنگہ پسر ٹہاکر سنگہ
کو متبنی کیا لیکن اسکی اطلاع سرکار مین نہین دی گئی تہی اسواسطی کل جاگیر اوس کی ضبطی مین آگئی تھے -
جاگیر دس ہزار پانسو پچپن روپیہ کی سرکار مین ضبط ہو گئی - ٹہاکر سنگہ کی جاگیر ۵۵۶۵ روپیہ کی ہی جسمین سی چہارم
علی الدوام واگذار ہی - سردار رنجودہ سنگہ سردار وساوا سنگہ کا بیٹا کسی وضع کا آدمی نہ تہا اُسکی جاگیر ۱۵۸۴۰ روپیہ کی تہی
جسمین سی ایک ثلث یعنی ۵۲۸۰ علی الدوام واگذار ہی یہہ سردار جون سنہ ۱۸۶۴ع مین ایک بیٹا چہوڑ مرا - سردار شمشیر سنگہ
راجہ سانسی مین جو امرتسر کے شمال کی طرف قریب پانچ میل کے فاصلہ پر ہی رہتا تہا موضع سندہانوالہ پرگور مکہہ سنگہ
سردار امیر سنگہ کی بہائی کی اولاد قابض ہی سردار شمشیر سنگہ نوامبر سنہ ۱۸۶۱ع مین مر گیا اور بخشیش سنگہ اوسکا فرزند متبنی اوسکی جاگیر پر قابض کیا گیا جو
بسبیل علی الدوام واگذار تہی +

راجہ تیج سنگہ

جمعدار خوشحال سنگہ

ہرگوبند



حال خاندان کا

خوشحال سنگہ کا باپ گوڑ برہمن تہا اور ایکڑی مین جو پرگنہ سرہنہ ضلع میرٹھ مین واقع ہی دوکان کرتا تہا یہہ خاندان غریب تہا سنہ ۱۸۰۷ء مین خوشحال جسکی جوانی کا آغاز تہا اور سترہ برس کی عمر تہی قسمت آزمائی کے واسطے لاہور مین آیا اوس زمانہ مین دہونکل سنگہ والی رجمنٹ نئی بہرتی ہوتی تھی خوشحال اوس رجمنٹ مین پانچ روپیہ ماہواری کا نوکر ہوا مگر تہوڑے عرصہ مین اوسنے جاترسی اور گنگا سنگہ سے جو مہاراجہ کی ڈیوڑہی والی تہی دوستی پیدا کر لی اور رنجیت سنگہ کی اردلی مین مامور ہوا اسی موقع مین اوسکی ہوشیاری اور خوش شکلی اور سپاہیانہ وضع کے سبب سے مہاراجہ کو اوسکی طرف توجہ ہوئی اس خاندان کی کئی شخص یہہ روایت کرتے ہین کہ ایک شب رنجیت سنگہ بہیس بدل کر کہین باہر گئی تھی اور پہر قلعہ کو واپس آئی تو اونکو خوشحال نے جو پہرہ پر کہڑا تہا روکا اور صبح تک مہاراجہ کو پہرہ کے مکان مین بٹھا رکہا اس ہوشیاری سے مہاراجہ اسقدر محظوظ ہوئی کہ اونہون نے خوشحال کو اپنی خاص خدمتگارون مین رکہا اور لوگونکی روایت خوشحال کی ترقی کے باب مین یہہ ہی کہ یہہ شخص جوانی مین مہاراجہ کے خیمہ پر شب کو پہرہ پر کہڑا تہا اور گا رہا تہا اسکا گانا مہاراجہ کو خوش آیا صبح مہاراجہ نے حکم دیا کہ جو شخص رات کو گاتا تہا حاضر ہوا اور یہہ بات دیکھکر کہ جیسا کہ خوشحال خوش آواز تہا ویسا ہی خوش شکل بہی تہا اوسکو خاص خدمتگارون مین رکہہ لیا - اصل حال کچھہ ہی ہو یہہ بات تحقیق ہی کہ خوشحال پر مہاراجہ روز افزون الطاف فرماتے رہی تا وقتیکہ سنہ ۱۸۱۱ء مین اسکو عہدہ ڈیوڑہی والہ معہ خطاب جمعداری کا عطا ہوا یہہ عہدہ بڑی عظمت کا تہا ڈیوڑہی والہ منتظم دربار ہوتا تہا کوئی شخص کیسی اونچی درجہ کا ہو بلا اوسکے ذریعہ کے مہاراجہ کے حضور

خلوت مین حاضر نہو سکتا تہا اگرچہ دربار روزانہ مین سب خاندانی اور کلان عہدہ دارکو باریابی کہلی حاصل تہی لاہور مین جب مہاراجہ باہر جاتی تہی تو یہہ دستور جلوس تہا کہ آگے ایک سو سوار دو دو برابر جاتے تہے بعد اونکے مہاراجہ معہ پیدل اردلیو نکے جو اونکی رکاب کے پاس ہوتی تہی اور ایک چہتری بردار شہزادی مہاراجہ کے برابر پیچہی ہوتے تہی اونکے بعد سردار اور رئیس زادہ سوار ہو کر ہر ایک کے ساتہہ ایک چہتری بردار ہوتا تہا اور اونکے ہاتہی اور کوتل گہوڑے اگر مہاراجہ ہاتہی پر سوار ہوتی تہی تو سردارونکو بہی ہاتہی پر سوار ہونا پڑتا تہا اگر مہاراجہ پالکی مین سوار ہوتے تہی تو سردار گہوڑونپر پیچہے چلتی تہی *

جس سال خوشحال کو ڈیوڑہی ملی اُسنی اکڑہی ضلع میرٹھ سی اپنی برادرزادی تیجرام کو جسکی عمر اوسوقت بارہ برس کی تہی بُلایا ۱۸۱۲ء مین خوشحال نے پاہل لی اور سنگہ بن گیا تیجرام نے ۱۸۱۶ء تک پاہل نہین لی تہی اور اُسی سال مین مہاراجہ کے خاص حکم سی پاہل لیکر اوسنی اپنا نام تیج سنگہ بدل کر رکہا اکثر لوگ اونکو تیجا سنگہ بہی کہتے تہی لیکن تیج سنگہ صحیح نام ہی خوشحال سنگہ کو جلدی ثروت بہی اور اقتدار بہی حاصل ہوگیا مہاراجہ کے خاص گہر کے ملازم اونکی منظوری سی خوشحال سنگہ نوکر رکہا کرتا تہا اور جو لوگ مہاراجہ کی خلوت مین باریاب ہونا چاہتی تہی اکثر ڈیوڑہی والہ کو بہت سا روپیہ اس غرض سی دیا کرتے تہی کہ اُنکو جانے دی فوج کی رپورٹ روزانہ خوشحال سنگہ مہاراجہ کو سنایا کرتا تہا تہوڑے عرصہ کے بعد مہاراجہ اُسکو خدمات پر باہر مامور کرکے بہیجنے لگے جب خوشحال سنگہ دربار سی غیر حاضر ہوتا تہا تو تیج سنگہ اُسکا نائب بن کر دربار مین رہتا تہا

۱۸۱۳ء مین جمعدار مہاراجہ کی ہمراہ کشمیر کی لڑائی پر گیا راجہ اگر خان راجوری والہ بڑا دغا باز دوست نکلا اوسنے رنجیت سنگہ کو تعداد جمعیت غنیم کی بابت دہوکا دیا اور فوج کے تقسیم کردینی کی صلاح دی اسطرح کہ ایک حصہ کشمیر کو بہارام گلی کی راہ جاوی اور باقی بڑی جمعیت فوج کی پونچہ کی راہ اس صلاح پر مہاراجہ نے عمل کیا مگر نتیجہ یہہ ہوا کہ مہم کامیاب نہوئی دونو حصہ فوج کے گہیر لئے گئے رسد نہ پہونچ سکے اور آخر کار فوج دوا دو لاہور کو واپس آئے مراجعت کے وقت فوج نے نہایت تباہی اُٹھائی جمعدار مقدمۃ الجیش کا افسر تہا اور راہ کو غنیم سی صاف رکہتا چلا جاتا تہا اور ہری سنگہ نلوہ نہال سنگہ اٹاریوالہ اور مست سنگہ بدہانیہ دنبال لشکر مین تہی بہت سے آدمی تلف ہوئے

اور سردار مت سنگہ بسیار زخمی ہوا کہ جانبر نہوا تیج سنگہ جسکو خطاب سرداری مل چکا تہا اس لڑائی مین مہاراجہ صاحب کی حضور مین حاضر تہا سنہ ١٨١٦ء مین جمعدار موصوف راگھڑیہ سرداران ہری سنگہ دیوان سنگہ خوشحال سنگہ کے ملک پر تصرف کرنی کو بہیجا گیا تہا اور بعد ازان جانڈا ور راگہڑیون پر جو امرتسر مین اور اوسکے گرد نواح مین تہی قبضہ کرنیکو بہیجا گیا تہا اُسکے بعد جمعدار منڈی اور کلو کو گیا جو ریاستین لاہور کی باجگذار بن گئی تہین اور چار مہینے تک وہان مین رہا +

اوسکے بعد جمعدار اوس خدمت جنگی مین شامل تہا جو تیسری اور اخیر مرتبہ سنہ ١٨١٨ء مین ملتان کا محاصرہ ہوا تہا شاہزادہ کہڑک سنگہ نام کو اس مہم مین افسر فوج تہی لیکن فتح مصر دیوان چند کی لیاقت جنگی کے سبب سے حاصل ہوئی تہی جمعدار مزار شمس تبریز کے مقام پر فوج کا افسر تہا تسخیر ملتان کے بعد جمعدار سرکار مین کچہہ معتوب ہوا اُسکا بہائی رام لعل سنہ ١٨١٦ء مین لاہور مین آیا تہا اور خاص سواران اردلی مہاراجہ مین نوکر ہوا تہا مہاراجہ کی یہہ خواہش تہی کہ رام لعل سکہہ بنجاوی لیکن نہ رام لعل کی نہ جمعدار کی مرضی اوسکے سکہہ ہونے کی تہی اور چونکہ مہاراجہ اس امر مین بہت تاکید کرتی رہی رام لعل نی جمعدار کی اغماض سی پنجاب کو چہوڑ دیا اور ہندوستان کو واپس چلا گیا رنجیت سنگہ بہت ناراض ہوئی اور مصر دیوان چند نے جسکے ساتہہ ملتان کی لوٹ کی بابت جمعدار سی کچہہ تکرار ہوا تہا یہہ صلاح دی کہ ڈیوڑہی جمعدار سی چہین لی جاوی اسبات کو رنجیت سنگہ نے منظور کیا کیونکہ میان دہیان سنگہ ایک جوان راجپوت جو گہوڑ چڑہو مین تہا مورد الطاف ہوتا جاتا تہا اور ڈیوڑہی کی خدمت اوسکو عطا ہوئی جمعدار کو یہہ صدمہ ناگاہ گران معلوم ہوا لیکن اوسنی دانشمندی سی کچہہ عذر نکیا اور جو جاگیرات اوسکی تہین سب اوسکے قبضہ مین رہین اور کونسل مین داخل کیا گیا حقیقت مین نسبت سابق اُسکو زیادہ اقتدار اور اختیار حاصل ہوا چار ہزار کشادہ سپاہ کی افسری اوسکو ملی اور تیج سنگہ فوج آئین مین جنرل مقرر ہوا سنہ ١٨١٩ء اور ٢١ مین سردار تیج سنگہ مصر دیوان چند کی ہمراہ کشمیر کو گیا دو نو سردار تیج سنگہ اور جمعدار مہم منکیرہ اور لیہ اور ڈیرہ اسمعیل خان مین فوج کی قسمتون کی افسر تھی اور نیز مہم پشاور مین جو سنہ ١٨٢٣ء مین ہوئی تہی تہری کی لڑائی مین درحالیکہ جمعیت کشمیر فوج کی زیر حکم سرداران ہری سنگہ نلوہ و بدہ سنگہ سندہانوالیہ سرداران بارکزیون سے کنارہ چپ دریائی لنڈہ پر

جنگ کر رہی تھی ریتج سنگہ اور خوشحال سنگہ وہ تو خود مہاراجہ کے روبرو کنارہ راست دریای ندکور پر یوسف زیئونکی مقابلہ پر لڑے تھی لڑای کے بعد سکہون کی فوج پشاور پر بڑہ گئی راہ مین اوسنی فیروزخان خٹک اکوڑہ والہ سی جہانگیرہ لیکر تصرف کیا پشاور لوٹا گیا اور فوج خیبر کیطرف بہیجی گئی لیکن وہان کچہہ کرنیکو نہ تھا خیبریان وحوش سیرت نے باڑہ دریا کے کنارہ کاٹ دیی مہاراجہ کے لشکر مین سیلاب بہر گیا اور اوسوقت جو پریشانی ہوئی اوسمین خیبریے گہوڑے اور اور مال لوٹ لیگئے رنجیت سنگہ تہوڑا عرصہ ٹہر کر لاہور کو واپس آگئی ۱۸۲۹ء مین جمعدار اور اوسکے برادرزادہ نے بہمراہی سرداران نلوہ و پٹہانیہ و مجیٹہیہ ملک کٹوچ اور قلعجات جو کے ایماگڈہ اور پٹہرا اور ریہ پر تصرف کیا فقط قلعہ آخرالذکر مین غنیم نے سخت مقابلہ کیا لیکن تیج سنگہ سوجان پورسی ہاتہیونپر کچہہ توپین لے آیا اور تین روز کے بعد محافظان قلعہ نے اطاعت قبول کی ۱۸۳۱ء مین جمعدار شاہزادہ شیرسنگہ کی امداد کے واسطی جو کشمیر مین ناظم تہی کشمیر کو بہیجا گیا شہزادہ موصوف کی انتظام مین معاملہ سرکار بہت کم ہوگیا تہا اور لوگ ناراض ہوگئے تھے جمعدار کے وہان جانے سے کچہہ سود نہوا انکو معاملات مال مین کچہہ واقفیت نہ تھی سوا اس امر کے کہ مہاراجہ کو خوش رکہین اور کچہہ فکر نہ تہی ٭

کشمیر مین ۱۸۳۲ء بہت ناقص سال تہا اور ملک مین گرانی تھی لیکن جمعدار کے ظلم سے یہہ گرانی قحط کے ساتہہ مبدل ہوگئی درحالیکہ مالیہ سالانہ کی مقدار دو ثلث نسبت سابق کم ہوگئی اور خلقت روٹی کی تلاش مین ملک کو چہوڑکر نکل گئی اگر جمعدار نے چند لاکہہ روپیہ لوگونکو نچوڑ کر پیدا کئے تھی تو کسی شمار مین نہ تہی رنجیت سنگہ کو کچہہ عرصہ تک بہت ناراضی ہوئی مگر جمعدار کو جلد بہ مثل سابق رشد حاصل ہوگیا +

جنرل میان سنگہ جمعدار کے پیچہے کشمیر کو بہیجا گیا اور مفلسونمین تقسیم کرنے کے واسطے پچاس ہزار من غلہ اوسکے ہمراہ دیا گیا لیکن کشمیر کو وہ پہلے سی خوشحالی بہت برسون تک حاصل نہین ہوئی - رام لعل خوشحال سنگہ کا بہائی پہر پنجاب مین آگیا تہا اور مہم پشاور مین جو ۱۸۳۴ء مین ہوئی تہی زیر حکم سردار ہری سنگہ و شہزادہ نونہال سنگہ جمعدار کی فوج کا افسر تہا ۱۸۳۷ء مین جو فوج جمرود مین گہر گئی تھی اور اوسکی کمک کی واسطے فوج بہیجی گئی تہی اوسکے سرگردہ جمعدار خوشحال سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ تہی اگرچہ جمعدار پشاور مین دہیان سنگہ سی دو روز

پہلے پہونچ گیا تہا لیکن جب تک راجہ دہیان سنگہ نہ پہونچ گیا اوسنی فوج سکہان کی کمک کے واسطے جو نہایت تنگ حال مین تہے کچہہ بہی نہین کیا افغانونکی واپس چلی جانی کے بعد جمعدار پشاور مین رہا اور تیج سنگہ کو حکم ہوا کہ دوابہ ج مین حفظ انتظام کے واسطے چلا جاوے +

اسی زمانہ مین رام سنگہ جمعدار کا سب سے بڑا بیٹا اگرچہ لڑکا ہی تہا فوج مین جنرل مقرر ہوا اگرچہ کم عمر تہا اوسکی خدمات بالغ آدمیون کی سی تہین اور ۱۸۳۷ء مین جب وہ مہاراجہ کے ہمرکاب امرتسر مین واپس گیا تو اوسنی بشن سنگہ کرنیل جیت سنگہ کے سالہ کو جو ایک اچہا جوان تہا اور جس سی رام سنگہ کو اس سبب سے کچھ رنج پہونچا تہا کہ اوسنے لڑکپن سی اوسکے ساتہہ کچہہ ٹہٹہہ کیا تہا اپنی ہاتہہ سی بیرحمی سی مار ڈالا لیکن جمعدار کا اقتدار ایسا تہا کہ رام سنگہ کو سوائی جرمانہ کی کچہہ سزا نہین ہوئی اگرچہ بشن سنگہ بہی دربار مین مورد الطاف تہا +

۱۸۳۸ء مین تیج سنگہ ہزارہ کو بہیجا گیا تہا وہان اوسنے قلعہ نانگ گڈہ متصل دراہند تعمیر کرایا ۱۸۳۹ء مین تیج سنگہ جمعدار اور شہزادہ نونہال سنگہ راجہ گلاب سنگہ اور دیگر سرداران کے ہمراہ فوج سرکار انگریزی کی کمک کے واسطے جو کابل پر یورش کرنے جاتی تہی پشاور کو بہیجا گیا تہا لیکن جیسا کہ علم نشر ہی امداد فوج سکہان سی نقصان زیادہ پہونچا اور کچہہ کام سرکار انگریزی کا نہ نکلا اسواسطے کہ سکہونکو یہہ مہم نامطبوع تہی اور اُنکو بدگمانیان تہین - جنرل رام سنگہ نی اس سال مین وفات پائی اگرچہ جنرل موصوف ظلم شعار تہا لیکن افسر فوج اچہا تہا اور معلوم ہوتا ہی کہ اپنی خاندان مین سب سے زیادہ ہوشیار تہا اور علم انگریزی بہی جانتا تہا - مہاراجہ کہڑک سنگہ کی تخت نشینی کے بعد دونو جمعدار اور تیج سنگہ نئے بادشاہ کی مصاحب سردار جیت سنگہ کی خلاف سازش مین شامل تہی سردار مسطور سی دونو جمعدار اور تیج سنگہ ناخوش تہی اور اُس سردار نی جمعدار کی تحت سی کسیقدر سپاہ علیحدہ کردی تہی اوسی سردار کی قتل کی شب کو شہزادہ نونہال سنگہ معہ تیج سنگہ و خوشحال سنگہ قلعہ کے دروازہ پر اس غرض سے رہی کہ مبادا سردار کی کمک کے واسطے کوئی پہونچی تو اوسکا بندوبست وہین کردین اور اس عرصہ مین اور شرکا مثل راجہ گلاب سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ اور سردار فتحسنگہ مان و عطر سنگہ سندہانوالیہ و میان لابہہ سنگہ قلعہ کے اندر گئے اور مصاحب کو مہاراجہ کے حضور مین قتل کیا - اوس زمانہ مین کہ جب نونہال سنگہ

کے ہاتہہ مین حکومت آئی جمعدار کا خاندان مورد الطاف کثیر رہا اور جب شہزادہ موصوف پنجم نومبر ۱۸۴۰ء کو فوت ہوا دونو خوشحال سنگہ اور تیجسنگہ نے معہ دیگر سرداران کے ایک کاغذ پر دستخط کئی جسمین یہہ بات قرار پائی تہی کہ تا وقتیکہ یہہ بات دریافت نہو کہ زوجگان شہزادہ یا مہاراجہ مین سی کسی کو فرزند نرینہ پیدا ہوتا ہی یا نہین کسیکو وارث تخت بنانی مین کچھہ کارروائی نکی جائے جو واقعات انکے بعد ہوے وہ مشہور ہین ٭

سرداران سندہانوالیہ اور راجہ گلاب سنگہ شہزادہ شیر سنگہ سی قلعہ کے اندر لڑتی رہی تیجسنگہ اور خوشحال سنگہ دانشمندی سی اپنی گہر مین رہی اور انہون نی کسی فریق کے ساتہہ اتفاق نہین کیا بلکہ اس کی منتظر رہے کہ دیکھی کیا نتیجہ ہوتا ہی شیر سنگہ کو اونکے اس طریق سی بہت ناراضگی ہوئی اور جب تخت نشین ہوئی تو ارادہ ان دونو کو قتل کرنیکا ارادہ کیا لیکن آخرکار بہائی گورمکہہ سنگہ کی شفاعت کے سبب سے عفو کیا لیکن شیر سنگہ کو جمعدار سے آزردگی دلمین تہی اور کہتے ہین کہ ایک مرتبہ اونہون نے جمعدار کو اسطرح مار دینا چاہا کہ اتفاقیہ معلوم ہو بہرحال اتنی بات تحقیق ہی کہ چند عرصہ بعد تخت نشینی کے شیر سنگہ کشتی مین دریائی راوی مین معہ جمعدار و امر سنگہ اہلووالیہ سیر کر رہی تھی امر سنگہ راجہ حال کپورتھلہ کا چچا تہا کشتی اولٹ گئی اور مہاراجہ ایک اور کشتی پر جو قریب تہی کود کر چلے گئے امر سنگہ ڈوب گیا اور اوسکی لاش کا کہین پتہ نہ ملا جمعدار بچ گیا مگر اتنا پانی اسکی پیٹ مین گیا کہ کئی سال تک اوتنا نہ پیا ہوگا ٭

لاہور مین عموماً یہہ یقین تہا کہ شیر سنگہ نی عمداً کشتی کو الٹ دیا تہا لیکن اسکا ثبوت کچھہ نہین ہو سکتا ہی ۱۸۴۱ء سی جمعدار تندرست نہین رہتا تہا جولائی ۱۸۴۴ء مین اوسنی وفات پائی - تین سال آخر اپنی زندگی مین اوسنے کاروبار اور معاملات ملک مین کم دخل دیا - جون ۱۸۴۲ء مین راجہ گلاب سنگہ و راجہ سوچیت سنگہ کی ہمراہ شہزادہ پرتاب سنگہ کے ساتہہ جب شہزادہ موصوف لارڈ النبرا صاحب کی ملاقات کے واسطی فیروزپور گئی تھے جمعدار بہی گیا تہا - جمعدار خوشحال سنگہ کسی خاص لیاقت کا آدمی نہ تھا مہاراجہ اوسپر جو مہربانی کرتے تھی کچھہ اس سبب سے نہین کرتی تہی کہ وہ دلاور یا ہوشیار یا علم رکہتا تہا بلکہ اوسکی خوش شکلی اور خوب اندام ہونی کے

سبب سے بہت مہربانی فرماتی تہی - اگرچہ بڑہی عمر مین جو اوسکی تصویر کہینچی گئی تہین اور موجود مین اوس سی معلوم ہوتا ہی کہ جمعدار کے نقش بہت موٹی تہی اور اوسکی صورت اور شکل ریسیانہ نہ تھی مگر اکثر سرداران دربار مہاراجہ سے جمعدار کسیطرح کمتر نہ تہا - اور اگرچہ بہت سے لڑائیون مین جسمین اوسنی خدمت کی کوئی خاص دلاوری یا بہادری اوس سی ظہور مین نہین آئی لیکن کبہی یہہ بات نہین کہی گئی ہی کہ وہ کبہی میدان سی بہاگ گیا تہا - کشمیر مین جو اوسنی سختی اور ظلم کیا اوسکا ذکر ہوچکا ہی اور ہمیشہ مہاراجہ کی مہربانی پر بہروسا کرکے کچہہ نہ کچہہ ظلم خوئی اوس سے نمایان ہوتی رہی - امرتسر مین اپنی مکانات کی واسطی زمین حاصل کرنے کے لئے اوسنے غریبونکے بہت سی مکانات گرا دئی اور کچہہ معاوضہ اونکو نہ دیا لیکن اوسکے اوپر رنجیت سنگہ کوئی نالش یا فریاد نہین سنتی تھی اگر کوئی شخص جمعدار پر فریاد کرنے آتا تہا اوسکو کہتی تھی کہ گوروردا اس سی جاکر انصاف مانگو جمعدار کی وفات کے وقت سردار تیجسنگہ پشاور مین تہا - ۱۸۴۳ء مین اوسجگہہ کی حکومت اوسکو ملی تہی - اور راجہ ہیرا سنگہ نے جو اوسوقت وزیر تہا اور جسکو ڈیوڑہی کی بابت جمعدار سے مدت کا رنج پہونچا ہوا تہا منجملہ جاگیرات جمعی تین لاکہہ چالیس ہزار روپیہ کی جو سب نام جمعدار خوشحال سنگہ کے عطا ہوئی تہی ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیہ کی جاگیر ضبط کرلے یہہ جاگیرات سب جمعدار کے نام پر تہین مگر خانگی تقسیم آپسمین اپنی مرضی سی کرلئی تھی - کشن سنگہ جمعدار کے بیٹے نے جو ایک عیاش جوان تہا اپنی باپکے مرنے کے بعد دس روز مین لاہور کی کسبیون پر ایک لاکہہ روپیہ خرچ کردیا - ہیرا سنگہ نے ضبطی جاگیر مین یہہ بہانہ رکہا کہ تم اتنا روپیہ بیفایدہ دینی کو رکہتے ہو تو تم بیشک سات لاکہہ روپیہ ملک کے بہبود کے واسطے دے سکتے ہو - ہیرا سنگہ کی یہہ خواہش بہی تھی کہ رائی مول سنگہ معتمد خاندان جمعدار سی بہی ایک لاکہہ روپیہ وصول کرے کشن سنگہ نے کہا کہ مین ایک روپیہ بہی نہین دے سکتا ہون اور اسیواسطی جاگیرات ضبط کی گئی +

تیجسنگہ نے پشاور سے اس ضبطی مین عذر کیا اور پنڈت جلا نے کہا کہ جب سردار لاہور واپس آویگا تو اس امر مین غور ہوگا - لیکن تیجسنگہ کی لاہور مین واپس آنے سے پہلے ہیرا سنگہ اور جواہر سنگہ دونو کی وزارت ہوچکی تہی اور مہارانی نے معہ اپنے مصاحب لعل سنگہ کی حکومت ریاست اختیار کرلی تہی - پشاور کی نظامت مین تیجسنگہ

سے وہ جرات اور ہمت ظہور مین آئی جیسے تمام عمر مین اونسے کبھی نہ ظاہر ہوئی تہی - جب اوسکی سپاہ تحت حکم نے سنا کہ راجہ سوچیت سنگہ لاہور مین قتل ہوا اور فوج لاہور کو بہت سا روپیہ انعام مین ملا تو وہ سرکش ہوگئی اور دہمکایا کہ اگر کل روپیہ جو خزانہ مین ہی ہمکو نہ دیدیا جاویگا تو تیجسنگہ کے ساتہہ فوج اوسی طرح پیش آوے گی جیسی جنرل میہان سنگہ کے ساتہہ تین برس پہلے کشمیر مین سلوک ہوا تہا - سردار تیجسنگہ فوج کو انعام دینی کے وعدہ پر ٹالتے رہے - اور اپنی مدد کیواسطی بہت افغان سرداران پشاور کو طلب کیا اور دوسرے روز اوسکے زیر حکم ایسے قوی جمعیت ہوگئی کہ افواج سرکش نے بہی مناسب جانا کہ اپنی دعوون سے ٹل جاوے +

راجہ لعل سنگہ نے اکتوبر ۱۸۴۵ء مین تیجسنگہ کو پشاور سے واپس بُلالیا - اور اوسکی جگہہ سردار شیر سنگہ اٹاریوالہ مامور کیا لاہور مین پہونچ کر تیج سنگہ نے دیکہا کہ ہر جگہہ مین چرچا ہی کہ غالبًا سرکار انگریزی سی لڑائی ہوگی - وزیر لعل سنگہ اور مہارانی اس تجویز کے موافق تہی اسواسطی کہ مہارانی کو اوس فوج سی نفرت اور خوف تہا جسنے تہوڑا عرصہ پہلے اوسکے بہائی جواہر سنگہ کو قتل کیا تہا +

تیجسنگہ متمول تہا اور صاحب اقتدار تہا اور اگرچہ پرانے سکہہ سردار اوسکو اپنی ہمقدر نہین سمجہتے تھی لیکن جو منزلت اوسکو خود اور جمعدار کو دربار رنجیت سنگہ مین حاصل تہی اس سببسے اوسکو دربار مین بہت اقتدار تہا - اور جب آخر کار انگریزونسی لڑائی ٹہرگئی تو تیجسنگہ قوم خالصہ کا سپہ سالار مامور ہوا +

۱۷ - نومبر کو بندوبست مہم کا قرار پایا - اور ۲۳ تاریخ کو فوج علیحدہ علیحدہ فرقون مین فیروزپور کیطرف روانہ ہوے لیکن سپہ سالار اس لڑائی کیواسطی کم شوق رکہتا تہا - اور ۱۵ دسمبر تک جب سطرح کے عذرات پیچھی رہنی کے ختم ہوگئی تب تک وہ فوج کے ساتہہ شامل ہونیکو روانہ نہین ہوا چار روز اُس تاریخ سی پہلی فوج ستلج کو عبور کرگئی تہی راجہ لعل سنگہ نی مُدکی مین شکست کہانیکے بعد سردار تیجسنگہ کو اپنی کمک کے واسطے بُلایا چنانچہ سردار مسطور نی اپنی برگید اور ۱۵ ہزار کشادہ سوار لیکر کوچ کیا اور ۲۲ دسمبر کی صبح کو پہیروشہر مین پہونچا مگر اوسوقت کہ جب لعل سنگہ کو وہان بہی شکست ہوچکی تہی - تیجسنگہ فوج انگریزی کے اوپر بڑہکر چلا اوسوقت فوج انگریزی بالکل تہک چکی تہی اور رماندہ تھی اور سامان جنگ بھی اسکی پاس کچہہ نہ تھا - تیجسنگہ نے فوج سوارے

انگریزی کو ہٹا دیا اور پہیروشہر کے مقام پر جو بائیس جا چکا تھا پہر قبضہ کر لینے کو سعی کی اوسوقت اُسنی سپاہ انگریزی کے بازوی چپ پر حملہ کیا اور یہہ مقبوضہ فوج انگریزی پر ایسی حملہ کی نمایش کی کہ انگریزی جنرل نے مجبور اپنی فوج کا سامہنا بدلکر دہنی طرف جمایا اس حرکت سپاہ کی حالت مین سکہون کی توپین متصل آگ جہاڑتی رہین اور سخت مار کرتی رہین آخر کار[۴۹] جب انگریزی سوارون نے بڑہکر سکہون کی فوج کے دونو بازونپر حملہ کرنیکا تہیہ کیا اور پیادگان نے صف باندہ کر سوارون کی امداد کے واسطے آگے بڑہنی کی طیاری کی تیجسنگہ نی توپ رانی موقوف کردی اور میدان سے ہٹکر ستلج کو عبور کیا اور سبراون مین ڈیرہ کیا جو فیروزپور سے گوشہ شمال ومشرق مین قریب ۲۵ میل کے دریا کے کنارہ راست پر واقع ہی +

یہان اس فوج مین راجہ لعل سنگہ جو پہیروشہر کی شکست کے بعد امرتسر کو بہاگ گیا تہا جلد آملا - اور فوج نے درخواست کی کہ ہمکو انگریزون سے لڑنی کو دریا کے پار ساتہہ لی چلو اس حرکت کے فقط دو سردار مانع ہوئی ایک سردار تیجسنگہ اور دوسرا سردار شام سنگہ اٹاریوالہ - اور یہہ سردار نہایت نارضامندی کے ساتہہ ۲۸ دسمبر کو آکر فوج مین شامل ہوا تہا لیکن اُنکی صلح کے ارادہ پر فوج کی پنچایتون نے ٹہٹہ کیا - اور یہہ بات قرار پائی کہ ستلج کو عبور کیا جاوے دریا پر کشتیو نکا پل باندہا گیا اور ایک مورچہ سا اوسکے سامہنے بنایا گیا اور مورچال ایسی مضبوط جیسی ریتلی زمین مین ہوسکتی تہی باندہی گئی +

سردار تیجسنگہ اس مورچہ پر افسر تہا اور اپنی حفاظت کیواسطے اُسنی ایک برج ایسا بنوایا تہا کہ جو گولا کے آسیب سے محفوظ رہی تاکہ وقت خطرناک مین اوسکے اندر چلا جاوی اسجگہہ فوج سکہان کئی ہفتہ تک ٹہری رہی درحالیکہ فوج انگریزی ہر طرف سے آدمی توپ اور سامان جنگ منگا منگا کر جمع کر رہی تہی دست راست پر سردار عطر سنگہ کالیانوالہ کہلی فوج کا حکمران تہا جانب چپ پر بہادر شام سنگہ اٹاریوالہ اور جنرل میوا سنگہ مجیٹہیہ کے برگیڈ تہی یہہ دونون سردار سبراؤن کی لڑائی مین مارے گئی - قلب مین کاہنہ سنگہ مان کے اور جنرل اویطابیلہ جنرل مہتاب سنگہ مجیٹہہ اور جنرل گلاب سنگہ پوہوونڈیہ کی فوج تہی - سردار تیجسنگہ کا برگیڈ اور برج بہی قلب مین تہا +

دسوین فروری ۱۸۴۶ء کو سبراون کی لڑائی ہوئی تہی لیکن تیجسنگہ کو اس لڑائی مین اتنا تہوڑا کام کرنا پڑا کہ
اوس لڑائی کا ذکر اس جگہہ بموقع ہوگا لڑائی کے شروع مین وہ اپنے برج مین رہا اور اوسمین سے فقط
اوسوقت باہر آیا جب خاص اوسکی ذات پر تشدد کی دہمکی فوج نی دی لیکن اوسوقت بہی بجائی اسکے کہ فوج
کے آگے ہوا اور جسوقت وہ تذبذب مین تھے اوسکو دلیر کر دی وہ اوس پل کے پار ہوگیا جسپر اوسنے
اپنی آدمی مامور کر رکھی تھی اور میدان مین سی بہاگنی والون مین آگے تہا - بعد لڑائی کے جو کچھہ فوج
باقی رہی تہی پٹی مین جمع ہوئی اور وہان سی اوس فوج نے بہڈالے کو کوچ کیا اور تا وقتیکہ ۹ا مارچ ۱۸۴۶ء
کو عہدنامہ ہوا یہہ فوج وہین علکاٹہری رہی ۱۶ مارچ کے بعد بمقام لاہور تقسیم شروع ہوئے
اوسکی فوج کا مواجب دلایا گیا بہت سی سپاہی پہر بہرتی کر لئی گئی تہی اور باقی برخاست کئی گئی تہی - لیکن اس سی پہلے
سردار تیجسنگہ لاہور مین بلایا گیا تہا اور نئے انتظام مین اپنی منصب سپہ سالاری پر مستقل کیا گیا اور راجہ لعل سنگہ
وزارت پر مستقل مامور ہوا +

سردار تیجسنگہ کی طریق کی نسبت دونون پیشتر اور بعد ستلج کی لڑائی کی بہت کچھہ غلط بیانی ہوئی تہی
بہت مصنفون نے لکہا ہی کہ اوس نے ملک کے ساتہہ دغا کی اور غالب ہی کہ اور مصنف آیندہ بہی ایسا الزام ہی
لگائینگے لیکن اس الزام کی تائید کیواسطے کچھہ ثبوت نہین ہی - اول تو سردار لڑائی کے خلاف تہا -
درحالیکہ مہارانی اور راجہ لعل سنگہ اور دیوان دینانا تہہ فوج کو یہہ ترغیب دیتی تہی کہ سرکار انگریزی
کے ملک پر یورش کرین اس امید پر کہ لاہور کے امن مین خلل ڈالنی کو پہر کر نہ آوینگے تیجسنگہ ابتدا
سے علے الاتصال اس لڑائی کے خلاف صلاح دیتا رہا کہ اوسکی جان نہایت مخاطرہ مین پڑگئی تہی اور وسط
نومبر ۱۸۴۵ء مین فوج مین آپسمین یہہ صلاح ہوتی رہتی تہی کہ دونون تیجسنگہ اور راجہ لعل سنگہ کو مار ڈالین
اور جبراً راجہ گلاب سنگہ کو اپنا افسر بنا کر لڑائی پر روانہ ہون - جب تیجسنگہ نہایت خلاف مرضی اپنی سپہ سالار
مقرر ہوا تو اوس نے جہانتک اوس سی ہوسکا فوج کے ساتہہ شامل ہونے مین تاخیر کی اسطریق سی بزدلی
یا نامردی یا عدم خواہش لڑائی کے معلوم ہوسکے لیکن بالتحقیق اپنی سرکار کے ساتہہ دغا کرنیکے لیے بہی اس

طریق مین نہین پای جاتی - لیکن کہتی ہین کہ اوسکا طریق پہیروشہر مین کسی اور خیال سی سوا اسکے کہ وہ بکمرام
تہا موافق نہین ہوسکتا - اور وہ انگریزونکی فتح کی خواہش رکہتا تہا - اور کہتے ہین کہ اگر وہ انگریزی
فوج پر درحالیکہ فوج مذکور راجہ لعل سنگہ کی ساتہہ لڑائی مین تہکی ہوئی تہی اور سامان جنگ بالکل اوسکے
پاس نہ تہا قوی حملہ کرتا تو نہایت غالب ہی کہ فوج انگریزی تلف ہوجاتی - حقیقت مین اگر ایسا ہوتا تو فوج
انگریزی تباہ ہوجاتی - لیکن تیجسنگہ کو فوج انگریزی کی نہایت درجہ کی ناچاری کی واقفیت نہ تہی -
جو کچہہ اوسنی دیکہا یہی دیکہا کہ لعل سنگہ کی فوج ہزیمت خوردہ ستلج کے پایاب مقامات کی طرف بہاگی
جاتی ہی اور اس مشاہدہ سی عقلاً فوج انگریزی کی زور شکستہ ندکہ ناتوانی دریافت ہوسکتی تہی - تاہم تیجسنگہ
نے بلا اسباب مین کوشش کرنیکی کہ تباہی روز پیشین کی اصلاح کرے میدان کو نہ چہوڑا آسرہیو گاف
کی چٹہی سی معلوم ہوا (اگرچہ صحت چٹہیات کی واجب قابل شبہہ ہوسکتی ہی) کہ تیجسنگہ نے مقام پہیروشہر
کے بازگرفت مین کوشش بلیغ کی اور بلاشبہہ توپخانہ سی نہایت سخت اور ضرررسان توپ رانی کرتا
رہا اور فقط اوسحالت مین پیچہی ہٹا جب فوج انگریزی جمعیت باندہ کر اوسکے اوپر پڑی لیکن فرض کیا
کہ جو کچہہ اوسنی حقیقت مین کیا ہی اوس سی کم کام کیا سردار تیجسنگہ پر واجب الزام نہین لگایا جاسکتا ہے
فوج پر اوسکا کچہہ بہی زور نہین تہا جسکے پنچ اسبات کا فیصلہ کرتے تھے کہ کب لڑین اور کب ہٹ جاوین
یہہ بات کہنی لغو ہی کہ پنچون اور فوج کی مرضی کے خلاف تیجسنگہ انگریزون پر عام حملہ کرنیکا انکار کرسکتا تہا
جو کچہہ دارمدار گورنر جنرل سی اوسنی بعد پہیروشہر کے لڑائی کی کرنی چاہی ہونگی اونسے فقط یہی غرض
تہی کہ صلح ہو اور یہہ دارمدار اس قسم کی تہی جنکے کرنیکا سالار فوج کو درصورت مصلحت اختیار ہوتا ہے
سبراؤن مین تیجسنگہ نی پہر صلح کی صلاح دی لیکن فوج نے فقط اوسکے خیمہ پر پتہر مارنے شروع کئی خیمہ
کو گرادیا اور دہمکایا کہ اگر ستلج کے کنارہ جپ کیطرف عبور نہین کریگا تو مار ڈالینگے اسبات سے
کسکو حیرانی ہوسکتی ہی کہ ایسی فوج وحوشش سیرت اور سرکش اور گردن کش چہوڑ کر وہ میدان سے بہاگ گیا
کیونکہ اوسکو یقیناً غنیم سی اتنا خوف نہ تہا جتنا اپنی ہی آدمیون سے ڈرتا تہا -

تیجسنگہ بزدل ڈرپوک متلون آدمی تہا مگر نمک حرام نہین تہا - تیجسنگہ مین نہ اتنی دلیری تہی نہ اتنی لیاقت کہ ایک دیوانی فوج سکہہ پر کچہہ اثر کرسکتا لیکن اوسنے مثل راجہ لعل سنگہ کے یہہ نہین کیا کہ پہلے فوج کو دیوانگی کے درجہ تک برانگیختہ کیا اور بعد اوسکے اونکی غارت کرنیکے واسطے اونکی ساتہہ دغا کی - یہہ روایتیں کہ اوسنے سبراؤن مین ایک کشتی پل کے اس نیت سے غرق کردے کہ فوج سکہان واپس نہ مڑ سکے اور ایک توپخانہ کی توپین اپنی ہی آدمیون پر لگادین ذراسی بہی شہادت سی ثبوت کو نہین پہونچی ہے اگرچہ ان روایتون کی راستی کا ثبوت ہر طرف تلاش کیا گیا ہے اور صریح بعض اوسکے دشمنان کثیر التعداد اوسنے اوسپر بہتان بندی کی ہی بعد صلح ہو جانیکے سردار تیجسنگہ کو سواری فوج کے برطرف کرنے اور نئی فوج کے بہرتی کرنیکا بہت کام رہا اور اوسکا طریق سرکار انگریزی کے اجنٹ نے جو لاہور مین تہا پسند کیا - +

ستمبر ۱۸۴۶ء مین سرداران شیر سنگہ اور منگل سنگہ اور جنرل کاہنہ سنگہ مان اور جنرل لعل سنگہ مراریہ کے ہمراہ شیخ امام الدین کی سرکشی فرو کرنیکی واسطے تیجسنگہ کو کشمیر جانیکا حکم ہوا اس حکم سے اوسکو نہائیت آزردگی ہوئی اور اوسنے بیماریکا عذر کیا لیکن آخر کار فوج کے ساتہہ روانہ ہوا اس مہم سے فقط سردار تیجسنگہ ہی ناراض نہ تہا - تقریبًا جملہ دیگر سرداران بہی مثل تیجسنگہ راجہ لعل سنگہ کے زیر حکم خدمت کرنے پسند نہ کرتے تھے کیونکہ راجہ لعل سنگہ کے لوٹ اور کمینی طریق سے اوسکو نفرت تہی اور اوسکی ایمانداری مین مطلق اعتبار نہ تہا - لیکن جب آخر کار تیجسنگہ اس مہم پر روانہ ہوا اوسنے جرات اور چستی سی کام کیا اوسکے فوج لاہور سے یکم اکتوبر کو روانہ ہوئی اور ۱۶ - کو نوشہرہ پہونچی کہ اس عرصہ مین اوسنی راوی اور چناب کو عبور کیا اور ایکسو پچیس میل کوچ کیا پچہلے ۲۵ میل کی راہ نہایت ناقص مذمت کے قابل پہاڑی راستہ تہا - امام الدین نے آشکارا مقابلہ کرنیکا عزم نہین کیا اور یکم نومبر کو صاحب رزیڈنٹ کے لشکر مین آگیا اور فوج سکہہ نکو جب کچہہ کرنا باقی نرہا تو لاہور کو واپس آگئی - اس مہم کا نتیجہ تجویز مقدمہ معزولی راجہ لعل سنگہ ہوئی اور عارضی طور پر یہہ بندوبست ہوا کہ سردار تیجسنگہ اور شیر سنگہ اٹاریوالہ معہ دیوان

دینا ناتہہ اور فقیر نورالدین کے ایک کونسل مقرر ہوی کہ تا وقتیکہ اور انتظام کیا جاوی سلطنت کا کام جاری رکہین - سولہوین دسمبر کو ایک کونسل کارفرما مقرر ہوی جسمین سردار تیجسنگہ پریسیڈنٹ یعنی میر مجلس مقرر ہوا اور سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ رنجودہ سنگہ مجیٹہیہ شیر سنگہ اٹاریوالہ عطر سنگہ کالیانوالہ دیوان دینا ناتہہ فقیر نورالدین اور بہای ندہان سنگہ اہالیان دربار مامور ہوی

اہالیان دربار کو علیحدہ علیحدہ خدمتین سپرد ہوئین سردار تیجسنگہ کونسل مین رکن اعلے تہا اور فوجکا اعلی حکم اوسکو حاصل تہا دیوان دینا ناتہہ وزیر صیغہ مال تہا اور سردار شیر سنگہ کو خاص شاہی خانہ داری کے امور کا اہتمام سپرد ہوا +

دونون سردار تیجسنگہ اور دیوان دینا ناتہہ کی خدمت ایسی تہی کہ سب آدمیونکو راضی رکہنا محال تہا - حقیقت مین اُنہون نے جہانتک اونسی ہوسکا میجر لارنس صاحب رزیڈنٹ سرکار انگریزی کا ذمہ سب بات کا لگایا اور لوگونسی بہی بیان کرتے تہے کہ ہم اونکے حکم کی تعمیل کرونیوالی ہین لیکن یہہ بات بخوبی معلوم تہی کہ اکثر جو کچہہ حقرسی ہوتی تہی خواہ براہ راست یا وساطتًا صاحب رزیڈنٹ کے حضور سے ہوتی تہی اور اگر صاحب رزیڈنٹ نہوتی تو مواجب کے بقایا نہ دی جاتی اس سببسے دونون ارکان کلان کونسل کو بہ نسبت اوسکے جتنی اونکو توقع تہی زیادہ بدنامی ہوئی +

ساتوین اگست ۱۸۴۷ء کو سردار تیجسنگہ کو راجہ سیالکوٹ بنایا گیا قلعہ اور دیہات گرد نواح جنکی جمع ۲۸ ہزار روپیہ سالانہ تہا اونکی راج مین شامل ہوئی - مہارانی کی جسکو اس سببسے کہ صاحب رزیڈنٹ نے اوسکا زور اور اختیار (معاملات سلطنت مین) توڑ دیا تہا صاحب موصوف کی نسبت سخت عداوت اور نفرت تہی اور تیجسنگہ سی اس سببسے کہ وہ صاحب رزیڈنٹ کی مصلحت اندیشی کی تائید کرتا تہا چنانچہ جسوقت خطاب راجگی کے دئی جانیکا وقت آیا تو مہارانی نے پہلے ہی بندوبست کر رکہا تہا کہ تیجسنگہ کی خفت اور توہین کیجاوی - مہاراجہ خوردسال کو مہارانی نے آموختہ کر رکہا تہا کہ عطائی منصب راجگی کے وقت کیا کرنا چاہیئے چنانچہ جب تیجسنگہ مہاراجہ کے روبرو اسواسطے بڑہکر حاضر ہوا کہ مہاراجہ اُسکی پیشانی پر زعفرانی

ٹیکا لگا دینی شاہ خورد سال پیچھی ہٹ گئی اور ہاتہہ اپنی بغلون مین دبا لی اور ٹیکا لگانی سی انکار کیا - صاحب رزیڈنٹ نی اوسوقت بہائی ندہان سنگہ کو جو مذہب سکہون مین افسر تہی حکم دیا اور بہائی موصوف نے مہاراجہ کیطرف سی ٹیکا لگایا لیکن یہہ توہین تیجسنگہ کی دل مین چبہ گئی اور اس توہین سی مہارانی کی نفرت انتظام سلطنت سی اس درجہ کی دریافت ہوی کہ قلعہ شیخوپورہ کو اونکی روانگی مین تعجیل کی گئی اور تا وقتیکہ آخر کار مہارانی موصوفہ پنجاب سے علیحدہ کی گئین اوس قلعہ مین نظر بند رہین - اوایل سال مین ایک فساد اِس غرض سی اُٹہا تہا کہ صاحب رزیڈنٹ اور راجہ تیجسنگہ قتل کئی جاوین - اگر مہارانی مبدا رفساد مذکور نہ تہین تو اونکو اوسکا علم ضرور تہا اس فساد مین کہ بنام نہاد فساد پریا معروف ہی کوئی سردار شامل نہ تہا اور اوسکے عمل مین لائے جانیکا قصد نہین کیا گیا +

۲۶ نومبر ۱۸۴۷ء کو راجہ تیجسنگہ کو خطاب اوجلدیدار نرل بدہ مبارز الملک صمصام الدولہ راجہ تیجسنگہ سپہ سالار صفدر جنگ راجہ سیالکوٹ ملا - تمام عرصہ مفسدہ ۱۸۴۸ء و ۴۹ مین راجہ تیجسنگہ سرکار کا خیرخواہ رہا - یہہ بات تو تحقیق ہی کہ وہ بہی اور سردار لہنا سنگہ مجیٹہ بہی امید رکہتے تہی کہ فساد ہوگا اور کچہہ عرصہ فساد کے واقع ہونے سے پہلے اوس نے چاہا کہ تہوڑے عرصہ کے واسطی پنجاب سی چلا جاوی لیکن پہر یہہ ارادہ ترک کر دیا - راجہ کو کسیطرح مفسدون سے شرکت نہ تہی راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ یا اوسکے باپ سردار چتر سنگہ کے ساتہہ اوسکا سلوک نہ تہا ان سردارون کی آشکارا یہہ غرض تہی کہ مہارانی کو پہر اختیار کل سلطنت مین حاصل ہو اور مہارانی راجہ تیجسنگہ کی قاتل دشمن تہی - اور اگر مہارانی کو یہہ اختیار حاصل ہو جاتا تو بالتحقیق یا راجہ تیجسنگہ قتل ہوتا یا اوسکی جاگیر ضبط ہو جاتی - علاوہ اسکے تمام پنجاب مین فقط راجہ تیجسنگہ ایک شخص تہا جسکو من الوجوہ قناعت تہی اوسکے پاس دولت بہت تہی خطاب راجگی مل چکا تہا اور اہالیان دربار مین رکن اعلی تہا اور جملہ امراء سکہہ سے رتبہ برتر رکہتا تہا اگر کچہہ انقلاب ہوتا تو فقط اوسیکو مضرت پہونچتی اور کسیکو نقصان کا احتمال نہ تہا - اکثر سکہہ سردار اوس سے ناراض تہی اور اوسکو مغرور اور دغاباز سمجہتے تہے اور جانتی تہی کہ کونسل مین کسیطرح کی جرات نہین رکہتا نرم ہی اور میدان جنگ مین مضحکہ کی قابل تہا

اوپر بارمین اوسکی اس درجہ کی رفعت تہی کہ بیان سے باہر اور سرفراز و نکو بخش تہی - اس سبب سے اگر راجہ تیجسنگہ خیر خواہ رہا تو اوسکو کچہہ استحقاق تعریف نہین ہی کیونکہ اگر دونون جانب مین سی فتح کسیکی ہوتے اگر راجہ تیجسنگہ نمکحرامی کرتا تو وہ تباہی سی نہ بچتا لیکن اوقات مخاطرہ مین نیت پر بہت خیال نہین ہوتا ہے اور راجہ کے افعال سی خیر خواہی ظاہر ہوتی تہی اور سرکار کو اوس سی لایق قدر امداد ملی ضبطی ملک پنجاب پر جاگیر ذات راجہ تیجسنگہ اور سردار بہگوان سنگہ کے جو جمعدار خوشحال سنگہ کا ایک بیٹا زندہ رہگیا تہا (کیونکہ کشن سنگہ لڑائی کے بعد سبراؤن مین دریا مین ڈوب گیا تہا) جنکی جمع ایک لاکہہ باون ہزار سات سو نواسی روپیہ تہی عین حیات واگذار ہوئی +

راجہ تیجسنگہ کے نام ۹۲۷۷۹ روپیہ کی اور بہگوان سنگہ کے نام ساٹہہ ہزار روپیہ کے - راجہ تیجسنگہ کے نام بیس ہزار کی جاگیر علی الدوام اور ساڑہی سات ہزار کی ورثاء بہگوان سنگہ کے نام واگذار ہوئی تہی - ضبطی ملک کے بعد فوج خالصہ کی برطرفی مین اور نئی فوج دیسی کی بہرتی کرنے مین راجہ تیجسنگہ نہایت کارآمد رہی - ۱۸۵۷ء مین رسالجات سوارون کی بہرتی کرنے مین راجہ صاحب نے بہت مدد دی اور اوسوقت جو اون سی وفاداری ظہور مین آی اوسکے جلدو مین خلعت ہزار روپیہ کا اونکو عطا ہوا - ۱۸۶۱ء مین اونکی جاگیرات منتشر یکجا کی گئی اور اونکے عوض علاقہ بٹالہ اونکو دیا گیا اور اونکا خطاب بہی راجہ بٹالہ تبدیل ہوکر مقرر رہا - اوسوقت وہ جاگیردار مجسٹریت مقرر ہوا اور اختیارات صاحب ڈپٹی کمشنر اونکو عطا ہوئی +

۱۸۶۲ء مین گورنمنٹ پنجاب کی سفارش پر گورنمنٹ اعلی نے دو ثلث اونکی جاگیر مین سی علی الدوام واگذار کی اور بہگوان سنگہ کی جاگیر مین سے ششم حصہ علی الدوام واگذار کیا - اور ۱۸۵۹ء مین راجہ تیجسنگہ کو کرم کور اونکی چچازاد بہائی کشن سنگہ کی بیوہ سی جسکے ساتہہ انہون نے ۱۸۵۷ء مین چادر ڈال لی تہی ایک لڑکا پیدا ہوا - لیکن اونہون نے اس سے پہلے اپنی چہوٹے بہائی ہرنبس سنگہ کو جو اونکی دوسری ماں کا بیٹا تہا اور اب قریب ۲۶ سال کی عمر مین ہے متبنی کر لیا تہا —

راجہ تیجسنگھ نے چہاتی کی بیماری سی دوم دسمبر ۱۸۶۲ء کو لاہور مین وفات پائی - ذکر صدر سی واضح ہوگا کہ راجہ تیجسنگھ کس لیاقت اور سیرت کے آدمی تہی اگرچہ راجہ موصوف کسی کمتر درجہ کے آدمی ہوتے تو غالب تہا کہ بہت تعریف کے قابل ہوتے کیونکہ کوئی نمایان برائی اونمین نہ تہی شاید جسقدر نیکی اکثر دنیا مین ہوتی ہی انمین تہی لیکن زمانہ کے انقلاب کے لایق راجہ تیجسنگھ نہ تہی - کیونکہ نہ اونمین کچھہ جرأت تہی نہ لیاقت اور اگرچہ اونکو اسقدر فروغ ہوا کہ بعد مہاراجہ کے اول شخص تہی لیکن اسکا باعث یہہ ہی کہ اونکی لیاقت سے اونکی تقدیر اچھی تہی +

ہربنس سنگھ کورٹ اوف وارڈس کی سرپرستی مین ہی - یہہ شخص ایک جوان آدمی خوش وضع ہی - اور گورنمنٹ کالج واقع لاہور مین طالب علم ہے +

سردار بہگوان سنگھ کی جاگیر راجہ تیجسنگھ کی جاگیرات سی کبہی علیحدہ نہین ہوئی تہی اور اوسکی بابت اونمین دیر مدت سی تنازع تہا - بعد وفات راجہ تیجسنگھ ایک کمیٹی نے جسمین راجہ صاحب حال سردار شمشیر سنگھ سندہانوالیہ دیوان اجودہیا پرشاد اور دیوان شنکرناتہہ گورنمنٹ کیطرف سی مامور ہوئی تہی تقسیم جایداد بطور منصفی کی گئی +

راجہ ہربنس سنگھ لاہور مین رہتی ہین اور سردار بہگوان سنگھ امرتسر مین مشاہدہ نادرات پنجاب مین سردار بہگوان سنگھ نے بہت مصروفیت شوق کے ساتہہ رکہی اور اونکی ہمت اور محنت کے سبب سے زیادہ تر یہہ بات حاصل ہوئی کہ جو اشیا امرتسر سے آئین وہ اعلی درجہ مین شمار ہوئین

راجہ صاحب دیال

شکهیا رام

کول نین

چهجول ۱۸۲۲ء مین فوت ہوا

- راجہ رلیارام ۱۸۶۶ء مین بنارس مین مری
  - اجودهیا پرشاد ۱۸۳۲ء مین مرا
    - جی گوپال ۱۸۲۲ء مین پیدا ہوا
      - دینا ناتهه
      - بشمبر ناتهه
      - سنت رام
  - راجہ صاحب دیال ۱۸۱۶ء مین پیدا ہوی
    - بنسی لعل ۱۸۳۳ء مین پیدا ہوا
    - بلرام ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا
  - گیان چند ۱۸۰۵ء پیدا ہوئے
    - لچهمی سہاے ۱۸۳۳ء کو پیدا ہوا
      - دیوی سہاے
      - جوالا سہاے
    - بهگت رام ۱۸۳۹ء کو پیدا ہوا
  - شنکر ناتهه ۱۸۰۹ء پیدا ہوئے
    - مادهو رام
      - وشیشر دیال
    - ٹهاکر داس
  - سردار هرچنداس ۱۸۱۵ء مین پیدا ہوے
    - محکم چند ۱۸۴۴ء کو پیدا ہوا
    - پشوری چند ۱۸۵۵ء کے پیدا ہوا
- جهنڈا مل
  - امین چند

کیفیت خاندان

راجہ صاحب دیال ایک معزز برہمن خاندان کے شخص ہین اون کے بزرگ شاہنشاہان دہلی کے ملازم تہی -
روایت ہی کہ سگیا رام نے اپنی جان پر کہیل کر محمد شاہ کی جان بچائی تہی ایک روز ایک راجپوت دربار شاہی مین آکر بادشاہ پر حملہ کرنے کو طیار ہوا مگر سگیا رام نے اوسکے اوپر وار کرکے اوسی قتل کیا لیکن خود بہی سخت زخمی ہوا سگہیا رام کا بیٹا کول نین دہلی چہوڑ کر لاہور مین آکر آباد ہوا اُس زمانہ مین لاہور پر نادرشاہ اور احمد شاہ کی یورشین ہوتی تہین اور قوم سکہہ جنکا زور اور جسارت یوماً فیوماً ترقی تہی اس شہر پر روزافزون دہاڑہی مارتی تہی اس سبب سے اوس زمانی مین لاہور ایسی جگہہ نہ تہی کہ جہان آباد ہونی کی خواہش ہوتی - افغانون کی ساتہہ ایک جنگ مین کول نین کے رشتہ دار اس کثرت سی تلف ہوئی کہ ۲۶ ماری گئی اور خود کول نین بڑی مشکل سی جان بر ہوا کول نین نی جوانی مین وفات پائی اور فقط ایک بیٹا چہجول چہوڑا جسکے عمر اوسوقت دس سال کی تہی اور لڑکا ہی تہا ✤
جب چہجول بالغ ہوا تو اوس نے سردار جی سنگہ گہنیہ کی نوکری اختیار کی گہنیون کے مثل اوس زمانہ مین سب سکہہ مثلون سے زیادہ زوردست تہے - اور سردار جی سنگہ اس مثل کا سردار تہا چہجول کو اس سردار کی فوج مین کسیقدر جمعیت کی افسری ملی اور جو یورشین سرداران قرب وجوار پر جی سنگہ کیا کرتا تہا اون مین اکثر چہجول سردار کے ساتہہ جاتا رہا ✤

سنہ ۱۷۸۳ء مین جو لڑائی بمقام اچل جےسنگہ رامگڈہیہ اور سردار میان سنگہ سوکرچکیہ کے ساتہہ ہوئی تہی اور جسمین گوربخش سنگہ سردار جی سنگہ کا بیٹا مارا گیا تہا اوس لڑائی مین بہی چہجو مل موجود تہا - بعد ازان چہجو مل شہر امرتسر مین کنہیون کی گڑہی کا چودہری مقرر ہوا اوس زمانہ مین شہر امرتسر رونق اور ترقی پاتا جاتا تہا سردار جی سنگہ کے مرنے کے بعد چہجو مل کو وہی منصب چودہری اوس سردار کی فرزند کی زوجہ مائی سداکور کی ملازمت مین حاصل رہا - سرداران گردنواح کا یہہ خیال ہوا کہ ریاست سرداران گہنئیہ اس سبب سے کہ اب ایک عورت رئیسہ ہی ایک آسان شکار ہاتہہ آویگا لیکن مائی سداکور چہجو مل کی پشت گرمی شائستہ سے دلیرانہ لڑتی رہی کئی مرتبہ چہجو مل کے کٹڑے پر حملے ہوئی اور دشمنون سی بچاتا رہا اور ایک مرتبہ رامگڈہیون کے دفع کرنے مین چہجو مل نے دو زخم برچہی کے کہائے - چہجو مل نے پرمٹ کا محصول نصف سے زیادہ گہٹا دیا اور اس سبب سے بیوپاریون کو گنہیون کے کٹڑہ مین آباد ہونے کی رغبت ہوئی - اس اثنا مین رنجیت سنگہ کی شادی مائی سداکور کی دختر کے ساتہہ ہو چکی تہی رنجیت سنگہ کم عمر تہا اور اپنی دشمنون سرداران بہنگی کے خوف سی امرتسر مین بہت ہوشیاری اور احتیاط سی جایا کرتا تہا اور جب جاتا تہا تو چہجو مل کے پاس رہا کرتا تہا اور سنہ ۱۸۰۳ء مین رنجیت سنگہ کو امرتسر پر تصرف کرنی مین چہجو مل سی بہت مدد ملی - چہجو مل رامانند کے ساتہہ سنہ ۱۸۱۳ء تک شہر امرتسر مین پرمٹ کے محاصل کے اہتمام مین مامور رہا بعد اسکے چہجو مل کانگڑہ کو بہیجا گیا اور وہان تین سال تک رہا ازان بعد اوسکو ہردوار اور بنارس کو تیرتہہ کرنے کے واسطی جانے کی اجازت ملی جب چہجو مل سنہ ۱۸۲۰ء مین تیرتہہ سے واپس آیا تو اوس نے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی پہر نوکری اس سبب سے نہ کی کہ مہاراجہ نے مائی سداکور کا کل ملک جسکے سبب سے چہجو مل نے پہلے مہاراجہ کی ملازمت اختیار کی تہی ضبط کر لیا تہا - چہجو مل سنہ ۱۸۲۲ء مین فوت ہوا ＊

رلیارام چہجو مل کے فرزند اکبر نے ایسی اچہی تربیت پائی تہی کہ اکثر ایسی اچہی تعلیم نہین ہوتی ہی - علاوہ اسکے کہ رلیارام کو سنسکرت اور فارسی اور ہندی مین اچہی دستگاہ تہی اوسکو علم ریاضی اور طبیعات مین اچہا دخل تہا ＊

۱۸۱۱ء مین رلیارام ضلع امرتسر کی حکومت پر مامور ہوا اور ڈکیٹی اور رہزنی کی فرو کرنے مین اوس نے بہت ہمت اور جرات سے کام کیا رنجیت سنگہ اوسکی سرگرمی سے ایسے محظوظ ہوئی کہ ۱۸۱۲ء مین محکمہ پرمٹ کا رلیارام کو افسر اعلی بنایا اوس زمانی مین ہنوز کشمیر ملتان یا دیرہ جات مین سی کوی ملک فتح نہین ہوا تہا لیکن ان مین سی جو جو ملک حاصل ہوتا جاتا تہا اوسکے پرمٹ کا انتظام رلیارام کو سپرد ہوتا جاتا تہا -

رلیارام کے تقرر سی پہلی محصول پرمٹ کے ایصال کا کوئی قاعدہ معین نہین تہا ہر سردار کا یہہ طریق تہا کہ جو بیوپاری یا سوداگر اوسکے علاقہ مین سی گذرتا تہا اوس سے جتنا کچہہ امکاناً وصول ہو سکتا تہا لے لیتا تہا - رلیارام نے کانہائی نمک پنڈ دادنخان کے محاصل مین بہت افزونی کیے اور ردنہ کا سررشتہ جاری کیا +

۱۸۲۱ء مین جب فوج سکہہ منکیرہ کی لڑای مین مصروف تہی سردار جی سنگہ اٹاری والہ سرکش ہوا اور مصر رلیارام معہ دیگر سرداران کے اوسکی سرزنش کے واسطے مامور ہوا - رلیارام نے ایک بہاری جمعیت سی کلر کہار قلعہ سردار سرکش پر حملہ کیا اور قلعہ کو فتح کیا اور جی سنگہ مجبور ہوکر دوست محمد خان والی کابل کے پاس پناہ لینے کے واسطے بہاگ کر چلا گیا - رلیارام کی جرات اور ہمت اور دیانت داری کے سبب سے اوسکے دربار مین بہت دشمن ہوگئی تہی اور ۱۸۳۰ء مین اپنی دشمنون کی غمازی کے سبب سے خصوصاً کہتی ہین کہ کرپارام چوپڑہ کے رسوخ کے سبب سے مورد عتاب ہوا اور ایک لاکہہ روپیہ جرمانہ دینے کا اوسکو حکم ہوا ۱۸۳۳ء مین رلیارام کو دفتر کی افسری ملی ۱۸۴۲ء مین رلیارام نے مکہڈ ضلع راولپنڈی مین ایک کان گندک کے دریافت کے مہاراجہ شیر سنگہ اسبات سی ایسی خوش ہوئی کہ انہون نے اوسکو گیارہ سو کے جاگیر علاقہ جنڈیالہ مین دئی اور خطاب بہی دیا خیر خواہ دولت عالیہ

صاحبدیال پسر دوم مصر رلیارام کو اول اول عہدہ منشی گری محکمہ پرمٹ مین اپنی باپ کے تحت ملا اور ۱۸۳۲ء مین فوج آئین کے بخشی خانہ کے دفتر مین اوسکی تبدیلی ہوئی - ۱۸۳۹ء مین صاحبدیال پرمٹ جالندہر کا افسر اعلی مقرر ہوا اور تا اختتام جنگ ستلج اس عہدہ پر مامور رہا ۱۸۴۶ء مین جب ضلع کلان جہنگ کا

جو صوبہ ملتان کے قریب ثلث حصہ کی تہا اوس صوبہ سی علیحدہ کیا گیا تو مصر رلیا رام وہان کا کاردار مقرر
ہوا اور دونوا وسکو اور صاحبدیال کو حکم ہوا کہ سررشتہ محصول کی ترمیم کرین اگست ۱۸۴۴ء مین دونون
باپ اور بیٹی کو خطاب ملے۔ اگست ۱۸۴۴ء کو مصر صاحب مہربان دوستان برہم مورت معاملہ فہم رسا کار
خیر خواہ با صفا وبیر الدولہ دیوان مصر رلیا رام - ۲۱ جولائی ۱۸۴۵ء کو بعد عطای سند راجگی راجہ صاحب
شفق مہربان دوستان راجہ رلیا رام بہادر سلامت اور اوسی سال مین ماہ ستمبر مین کل ملک کے
پرمٹ کا اہتمام انکو سپرد ہوا - اونکو حکم تہا کہ پندرہوین روز حساب داخل کیا کرین اور ایک نقل سیدہی
صاحب رزیدنٹ کی خدمت مین اور ایک اہالیان دربار کی خدمت مین بہیجا کرین عمال ماتحت کی بحالی برطرفی
اونکے اختیار مین تہی اس نئی انتظام کا اصل بوجہہ مصر صاحبدیال پر پڑا اسواسطی کہ اوسکا باپ اب معمر ہو گیا
تہا اور صاحبدیال نے جس سرگرمی اور لیاقت سی اس انتظام کا عمل درآمد کیا بہت تعریف کی قابل ہی کیونکہ
اس انتظام کے بہت مراتب ایسی تہی کہ اوسکے اپنی خیالات بندوبستہائ سی ضرور منافق ہونگے +
پورانے انتظام سرکار سکہہ کے بموجب تقریباً ہر جنس پر محصول لیا جاتا تہا - اجناس آسایش اور اجناس لابدی
کی تمیز کرنی مین کچہہ بہی غور نہ تہی اور غریب اور امیر مین محصول واجبی تقسیم کرنے مین کچہہ فکر نہ کیجاتی تہی
ہیمہ سوختنی ترکاری غلہ گہی اور دیگر ضروریات جو نہایت مفلس آدمی کیواسطے بہی لابدی ہین سب پر
محصول لیا جاتا تہا - اور فقط یہی بات نہ تہی کہ محصول کی شرح نامناسب طور پر مقرر تہی بلکہ اوسکے وصول
کرنے مین خلقت کو بہت تکالیف ہوتی تہی - تمام ملک مین جابجا پرمٹ خانہ تہی جہان مسافر یا سوداگر پر
بدعت اور زیادہ ستانی اور توقف عاید ہوتے تھے - ہر قصبہ مین خاص محصول معین تہی - جب
کوئی جنس قصبہ کے اندر لائی جاتی تہی تو اوسپر محصول درآمد لیا جاتا تہا + دوسرا محصول اوسوقت لیا
جاتا تہا جب دوکاندار کے پاس جنس پہونچتی تہی اگر وہ جنس شہر سے باہر جاتی تہی تو پہر محصول برآمد لیا
جاتا تہا - لیکن جتنے لوگونکو تکلیف اور بیوپار کا ہرج ہوتا تہا اوس اندازے پر باوجود سنگینی محصول
سرکار کو فایدہ نہین ہوتا تہا - ۴۸ مدات سے کل آمدنی سولہ لاکہہ ۳۷ ہزار ۱۱۴ روپیہ وصول

ہوتی تھی اور خرچ عملہ وغیرہ کا جو محصول کے وصول کرنے کے واسطے مامور تہا ایک لاکھہ دس ہزار روپیہ
تہا یعنی قریب سات روپیہ سینکڑہ کے دیوان مولراج کے حساب سے جو تا وقتیکہ کانہای نمک کا اہتمام رلیارام کو
سپرد ہوا پنڈ وادنخان کے کانہای نمک کا ناظم تہا معلوم ہوتا ہی کہ منجملہ ۱۸۸۲۰ روپیہ آمدنی کے تیس روپیہ
فیصدی اخراجات انتظام اور نقصانی مین جاتا تہا - لیکن میجر ہنری لارنس صاحب رزیڈنٹ اور اوسکی بھائی
جان لارنس صاحب مستر کے تدبیر سی اور مصر رلیارام اور صاجبدیال کی لایق تائید سی کل انتظام بدلا گیا - پرمٹ خانہ
اور محصول گذرات اور محاصل شہر موقوف کئی گئی تین لینیین سرحدات پہ قائم کئی گئی ایک بیاس ور ستلج
کے کنارے کناری ایک دریای سندہ کے کناری اور تیسری سرحد شمال ومشرق پر تجارت کشمیر کے واسطے
نئے پرمٹ کا محصول فقط ۲۲ اجناس پر لگایا گیا اور آمدنی کا تخمینہ ۱۳ لاکہہ ۴ ہزار ۲۲۸ روپیہ ہوا اور خرچ ایصال
۳۷۰۰۰ روپیہ کا تخمینہ کیا گیا یعنی تین روپیہ فیصدی سے کم +
نئی محاصل کے وصول کے باب مین یہہ تدبیر کہی گئی کہ آبکاری کے لیسنس سی لیا جاوی اور معابر پر ہلکا محصول
لگایا جاوے جسکے آمدنی کا تخمینہ ایک لاکہہ روپیہ کا ہوا اور کانہاے نمک کا انتظام زیادہ کفایت سے کیا جاوے
تجارت کو نہایت آسانی حاصل ہوئی اور نقصان آمدنی کا فقط آٹھوان حصہ ہوا - بعد ضبطی ملک پنجاب کے پرمٹ
کا محصول کل پنجاب مین موقوف کیا گیا مگر چہہ برس کے بعد آبکاری کی آمدنی چہہ لاکہہ روپیہ ہوئے
اور محصول نمک ساڑہے ۱۹ لاکہہ اور تجارت کا ہرج موقوف ہو جانے سے ملک مین ایسی واقعی خوشحالی ہوئے
کہ پہلے کبہی نہین ہوئی تھی
نومبر ۱۸۴۷ء مین مصر صاجبدیال کو خطاب محسن الدولہ بہیر بعطا ہوا - جون ۱۸۴۸ء مین تین مہینے بعد شروع
فساد ملتان کے بہای مہاراج سنگہ مشہور بابا بہیر سنگہ کا چیلہ بہت سی جمعیت ایسی آدمیون کے اکٹہی کرکے جو
سرکار سی ناخوش تھی مانجہہ سی مولراج مفسد کے ساتہہ شامل ہونیکو روانہ ہوا - سکہہ فوج مین سے کوی اوسکے
پکڑنے کا قصد نہ کرتا تہا لیکن مصر صاجبدیال نے جو اس زمانہ مین جہنگ کا کاردار تہا اور جہان آبادی مسلمانون
کی ہی اقرار کیا کہ اگر مہاراج سنگہ جہنگ کیطرف نکال دیا جاوے تو مین ذمہ وار ہون کہ آگے نہ جانے پاوے گا

خوش نصیبی سی یہہ بات حاصل ہوئی چند کشادہ سپاہیون نے معہ ہاڑ رگیون کے بہائی کے جمعیت کا تعاقب کیا لنگر خان ساہیوالیہ ملک صاحب خان ٹوانہ اور اور مسلمان رئیس اوسکے عقب پہرتے رہی اور تا وقتیکہ بہائی جہنگ مین پہونچا اوسکی جمعیت کم ہوکر اسکے ساتہہ بارہ سو آدمی رہ گئی جو بالکل از کار رفتہ تہی اس جمعیت پہ بابا مالی سنگہ تہیسلدار نے مصر صاحبدیال کی سپاہ سے قوی حملہ کیا اور تہوڑی پانی چیناب مین جو چڑہا ہوا تہا اونکو دبا کر ڈال دیا نصف سی زیادہ جمعیت غنیم کی دریا مین غرق ہو گئی اور جو تلوار اور دریا سے بچی لاہور کو اسیر کرکے بہیجی گئی +

کل عرصہ جنگ مین صاحب دیال اور اونکے باپ نے بہت اور عظیم خدمتین کین - اونہون نے دوابہ چیناب اور چج مین امن قایم رکہا اور فوج انگریزی کو کوچ کے وقت رسد اتوا لسی پہونچاتی رہی - جب شیر سنگہ مفسد ملتان سے کوچ کر رہا تہا صاحبدیال تے قاطر اور اوت اور بیل دو ہزار سے شمار مین زیادہ ردا یجہ مطلوب کے گرفتار کر لئے اور اس سبب سے اگر یہہ بات حاصل نہوی کہ شیر سنگہ نے اپنی کوچ کی سمت بدلی تو یہہ امر تو ضرور ہوا کہ اوسکے فوج کے آگے بڑہنے مین حرج ہوا -

نومبر مین صاحب رزیدنٹ نے مصر صاحبدیال کو منتخب کرکے اس خدمت پر مامور کیا کہ دربار کیطرف سے فوج انگریزی کے ہیڈ کوارٹر کے ساتہہ رہی اس خدمت کو مصر موصوف نے نہایت درجہ کی سرگرمی اور عقلمندی سے انصرام کیا - غنیم کی حرکات و سکنات کے باب مین اونہون نے نہایت اچہی خبرین حاصل کین اور فوج کو سامان رسد اتوا لسے مہیا کر دیا - بعد اوسکے مصر موصوف نواب امام الدین خان سکندر خان بندہ خان اور اورون کے ساتہہ کرنیل ٹیلر صاحب کے فوج ساتہہ شامل ہونے کو گیا اور جب سرغنگان مفسدہ نے اطاعت اختیار کی تو صاحبدیال نے رعایا سے ہتیار چہیننے مین بہت اچہی خدمت کی +

ضبطی ملک پنجاب پر گیارہ سو کی جاگیر اور چہہ ہزار نو سو روپیہ نقد مصر لیا رام کی حین حیات واگذار ہوے اس مین سی تین ہزار دو سو روپیہ کے نسبت یہہ حکم ہوا کہ اونکے فرزند شنکر ناتہہ کے نام بعد اونکے وفات کے واگذار رہے +

صاحبدیال کے نام ۱۸۰۱۵ روپیہ کی جاگیر اور ۲۸۰۰ نقد جین حیات واگذار ہوی منجملہ جاگیر کے ۵۸۹۵ روپیہ کے نسبت یہہ حکم ہوا کہ تین پشت تک واگذار رہی اور ۱۲۰۰ روپیہ علی الدوام رہی - دونون صاحبدیال اور رلیارام متمول آدمی تہی ایسا کوئی آدمی نہ تہا کہ جسکو ٹہیکہ کا نہای نمک کا ہوا اور وہ دولتمند نہوا کیونکہ ٹہیکہ دار سرکار مین ایک خاص رقم سالانہ ادا کرتا تہا اور اوسکو اختیار تہا کہ جسوقت اور جسجگہہ چاہی نمک اپنی خوشی سی فروخت کری - رلیارام جیسی لایق آدمی کے اہتمام مین نمک کا ٹہیکہ دولت کی جڑ تہا اگرچہ اوسنی اپنی غرض اور ذاتی فائدہ اٹہانے کے واسطے حق خدمت سرکار کو فراموش نہین کیا - لاہور کی سرکار مین رلیارام اور صاحبدیال جیسی لایق نوکر کم تہی اور اونکے برابر متدین نوکر کوی بہی نہ تہا ایام اواخر پریشان حالی سلطنت مین شاید رلیارام اور صاحبدیال کے سوا اور کوئی شخص نہ تہا جس نے مثل اونکے مردمی اور خیرخواہی سی اپنی خدمت کو انجام دیا اور فقط یہی دو شخص تہی جو صاحب رزیڈنٹ کے انتظام کے مصلحت کو سمجہتے تہی اور اوسکے تائید کرتے تہے حالانکہ وہ انتظام ایسا تہا کہ اوسکے سوا کسی اور مصلحت سی امکاناً ملک پنجاب اُن آفتون سے بچ سکتا تہا جو آخر کار اوسپر عاید ہوئین

۱۸۴۹ء مین دونون رلیارام اور صاحبدیال پنجاب کو چہوڑ کر تیرتہون کو گئے - رلیارام کو جسکو ۱۸۴۲ء مین سرکار سکہہ نے خطاب دیوانی دیا تہا ۱۸۵۱ء مین خطاب راجگی عطا ہوا اور صاحبدیال کو بہی ایسا ہی خطاب ملا - اونکی ایسی عزتین ہونی بجا تہین - اور یہہ شخص ایسی لایق تہی کہ اونکی ایسی توقیر ہوتی اور جسقدر اونکا اعزاز ہوا اونکے استحقاق سے زیادہ نہین ہوا - راجہ رلیارام پہر پنجاب کو واپس نہ آئی اور اپریل ۱۸۶۴ء مین بنارس مین فوت ہوئی +

راجہ صاحبدیال ۱۸۵۱ء مین واپس آئی اور اوسوقت سے کشن کوٹ ضلع امرتسر مین رہتی ہین - کشن کوٹ ایک قصبہ ہی جسکو کہہ سکتی ہین کہ راجہ صاحبدیال نے آباد کیا اور وہان اُنہون نے اپنی طرف سے ایک سرای تین شوالی ایک تالاب اور پانچ چاہ بنوائے ہین +

ایام مفسدہ ۱۸۵۷ء مین راجہ صاحبدیال کی صلاح اور کارگذاری ایسی رہی جس سی اونکے وفاداری

سرکار انگریزی کے نسبت ثابت رہی اور اوسکو ایک ہزار روپیہ کا خلعت عطا ہوا - ۱۸۶۰ء مین اوسکو دو ہزار روپیہ کی جاگیر علی الدوام علاوہ جاگیر سابق کے عطا ہوئی فروری ۱۸۶۴ء مین راجہ صاحب بالیجس لیٹیف کونسل کشور ہند کے ایک ممبر مقرر ہوی اور کلکتہ مین جاکر کونسل مذکور مین شامل ہوی اور مجلس کونسل کے برخاست ہونے کے بعد واپس آی +

رلیارام کے اور بیٹون کا ذکر مختصر کیا جاتا ہی - اجودہیا پرشاد سب سے بڑا بیٹا گوشہ نشین آدمی تہا اور پرستش مین مصروف رہا یہہ شخص تہوڑی عمر مین مرگیا اور اوسکا بیٹا پرمٹ کے محکمہ مین رلیارام کے ماتحت ملازم رہا +

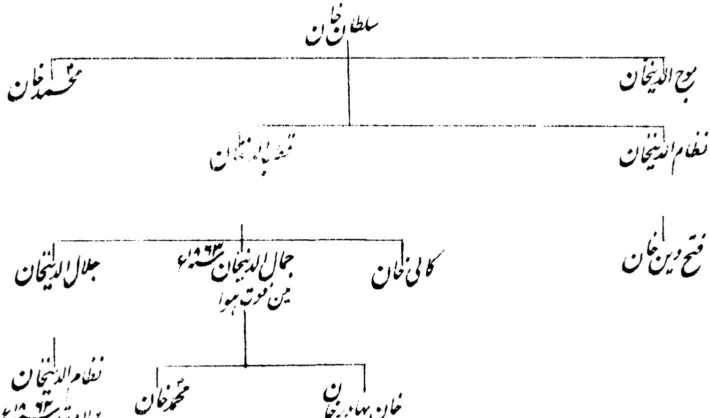
گیان چند مہاراجہ کے وقت مین پنڈدادنخان مین راجہ گلاب سنگہ کے ماتحت نمک کے محال کے دفتر مین افسر تہا - سرکار انگریزی کے وقت مین اوسکو عہدہ تحصیلداری پنڈدادنخان ملا لیکن ۱۸۵۵ء مین اوس نے یہہ نوکری چہوڑ دی اور امرتسر مین جارہا تب سی وہین رہتا ہی ۱۸۶۲ء مین امرتسر مین یہہ شخص اعزیری مجسٹریٹ مقرر ہوا اس منصب کے خدمات کو اوسنی اسطرح انجام دیا ہی کہ وہ خود ہی قابل تعریف ہی اور لوگ بہی اوس سے راضی ہین

شنکرناتہہ کو دارالضرب امرتسر مین نوکری ملی تہی اور بعد اوسکے اضلاع جہیلم اور ہزارہ مین نایب مقرر ہوا ہوا تہا ۱۸۴۸ء - ۴۹ کو مفسدہ مین اسنی بہی مثل اپنی اور بہائیونکے اچہی خدمت کی - اور بٹالہ اور دینانگر اور پٹہانکوٹ مین صورت انتظام قایم رکہی اب شنکرناتہہ بنارس مین رہتا ہی +

سردار ہرچنداس نے اول نوکری محکمہ پرمٹ مین شروع کی لیکن راجہ ہیرا سنگہ کی وزارت کے ایام مین ڈیرہ مولراجیہ مین سات سو سوار کا افسر مقرر ہوا ۱۸۴۹ء مین سردار مسطور کو دربار سے عہدہ عدالتی لاہور ملا اور خطاب رکن الدولہ عطا ہوا - ضبطی پنجاب پر اوسکے پاس دس ہزار روپیہ کی جاگیر تہی یہہ جاگیر اوسکی نام اس شرط پر کہ تاوقتیکہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جو عوض عہدہ عدالتی کے اوسکو ملا تہا قایم رہی واگذار رہی - سردار مسطور نے ۱۸۵۲ء مین اس عہدہ سی استعفا دیا اور اوسکے نام ۳۹۹۸ کی جاگیر واگذار رہی باقی

منبدا ہرکا رہوی - اب سردا رموصوف امرتسرمین رہتاہی لاہوراورامرتسر کی سرک پراوسس نے اپنی صرف سے خوبصورت سرای تعمیر کی ہی - یہہ خاندان ہمشیہ نیکی اور فیاضی کے سبب سے مشہور ہی اوراس امر کی تصدیق بہت سی تعمیرات رفاہ وآسایش عام سی ہوتی ہی جو پنجاب کے بہت سی اطراف مین اس خاندان کی طرف سی تعمیر ہوی ہین - علاوہ ان تعمیرات کے جنکا ذکر پہلے ہوچکا راجہ رلیا رام نے ایک سراے متصل دروازہ رام باغ واقع امرتسر اور ایک سرای اور شوالہ بیاس کے گہاٹ پر نگراوال کے قریب اور ایک پختہ تالاب متصل شہر امرتسر بنوائی تھے فقط

نواب ممدوٹ



حال خاندان

شاہنشاہ اکبر کے عہد مین بادشاہ کی اجازت سی سنہ ۱۵۷۰ء مین قریب تین ہزار پانچ سو پٹھان شہر قصور مین آباد ہوئے تھی یہہ شہر بہت پرانا ہی اور لاہور سی جنوب کیطرف اکتیس میل کے فاصلہ پر واقع ہی - ان پٹھانون مین مورثان رئیسان ممدوٹ بھی شامل تھی وریہہ لوگ قندہار سی آئی تھی ور قوم کے حسن زئی تھی زمانہ زوال سلطنت مغلیہ تک یہہ لوگ قصور مین آباد رہی ورجیسا موقع ہوا حسب استطاعت یا خواہش کبھی سپاہیونکا پیشہ اختیار کرتے رہی کبھی بیوپار مین مصروف رہی - جب سکھونکو زور حاصل ہوا تو اس بستی کے پٹھان اونکا بہت مقابلہ کرتے رہی لیکن آخرکار سردار گلاب سنگہ رئیس مثل بہنگی نے علاقہ قصور کو تاخت و تاراج اور زیر کیا -

نظام الدین خان اور قطب الدین خان دونون بھائیون نے سردار ظفریاب کے نوکری اختیار کی - لیکن یہہ دونون جوان جری اور صاحب ہمت تھی اور سنہ ۱۷۹۴ء مین انہون نے اپنی ہم وطن پٹھانون کی امداد سی سکھون کو قصور سی بالکل نکال دیا اور ایک ریاست اپنی قایم کرلے لیکن سکھون نے انکو ارام ندیا - سردار گلاب سنگہ اپنی علاقہ از دست رفتہ کی بازیافت کے واسطی اکثر اوقات کوشش کرتا رہا - اور بعد ازان رنجیت سنگہ نے جو اوسوقت جوان تھا ان پٹھانون پر کئی مرتبہ حملے کئی لیکن کامیاب نہین ہوا +

سنہ ۱۸۰۰ء مین جب رنجیت سنگہ نے لاہور پر تصرف کیا نظام الدینخان رنجیت سنگہ کے دشمنون کے ساتھہ

مضبوطی سی شامل ہوا اور سال آیندہ قصور پر زیادہ قوی حملہ ہوا مگر نظام الدین خان اگرچہ اوسنی رنجیت سنگہ کو باج دینا منظور کیا با بجا رہا - سنہ ۱۸۰۲ء مین واصل خان حاجی خان اور نجیب خان نے جو نظام الدین خان کے رشتہ کے برادر تہی اور جنکی جاگیرات اوسنی چہین لی تہین نظام الدین خان کو مار ڈالا قطب الدین خان کے نسبت یہہ الزام عموماً مشہور ہی کہ وہ قاتلونکا راز دار تہا لیکن معلوم ہوتا ہی کہ اوسوقت قطب الدینخان قصور مین موجود نہین تہا اور جب وہ واپس آیا تو اوسنی قلعہ اعظم خان پر جسمین قاتل جا بیٹھی تہی حملہ کرکے اوس قلعہ پر تصرف کیا - اور واصل خان اور نجیب خان کو قتل کیا حاجی خان دکہن کیطرف بہاگ گیا +

آخر سال مذکور مین رنجیت سنگہ نے قصور پر حملہ کیا لیکن اوسکا زور نہ چل سکا اور سنہ ۱۸۰۷ء تک قطب الدین اپنا علاقہ سنبہالی رہا اوس سال مین رنجیت سنگہ پہر ایک قوی فوج لیکر قصور پر چڑہا اور ایک مہینے کی لڑائی کے بعد قطب الدین نے ہار مانی اور ستلج کے پار اپنے علاقہ ممدوٹ کو چلے جانے پر اور اوس علاقہ پر بطور جاگیر سو سوارون کے نوکری دینے کے شرط پر متصرف رہنے پر راضی ہوا - قطب الدینخان اور اوسکے بہائی نے ممدوٹ کو رائی کوٹ کی رائی سی سنہ ۱۸۰۰ء مین ڈوگرون کی امداد سی جو اس علاقہ مین ایک قوم مسلمان بھٹی شورہ تہی فتح کیا تہا +

فتح دین خان کو رنجیت سنگہ نے ایک جاگیر ضلع گوگیرہ مین اوتنی ہی سوارون کی نوکری دینی کی شرط پر عطا کی جتنے سوارون کی نوکری ممدوٹ کا رئیس دیتا تہا - لیکن فتح دین خان اس سی خوش نہوا اور مہاراجہ کی خدمت مین عطائی ممدوٹ کے واسطے جس کو وہ اپنا حق سمجہتا تہا عرض کرتا رہتا تہا +

آخرکار سنہ ۱۸۳۱ء مین جب اوسکے چچا کی سپاہ نوکری پر مامور تہی اور ممدوٹ مین موجود نہ تہے فتح دینخان نے مہاراجہ کے اغماض سی دریا کو عبور کرکے قطب الدینخان پر حملہ کیا - ڈوگر جو ہر انقلاب کے واسطے مستعد تہی اوسکے ساتہہ شامل ہو گئی قطب الدینخان کو شکست ہوئی اور سخت مجروح ہوکر ملک مین سے نکالا گیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد امرتسر مین مرگیا - اب رنجیت سنگہ نے دوسری طرف مداخلت کرنی مناسب سمجہی -

اور مہاراجہ نے فتح دین کو واپس طلب کرا لیا اور جمال الدینخان کو اوسکے باپکے ملک پر قابض کر دیا - ایک مرتبہ
اور فتح دین نے بخت آزمائی کرنے چاہی مگر صاحب ایجنٹ سرکار انگریزی نے مزاحمت کی اور مہاراجہ نے
اسکو لاہور مین واپس آنے کا حکم دیا +

رئیسان ممدوٹ کبھی با اختیار رئیس نہ تہی بلکہ وہ فقط جاگیردار تہی اور سرکار لاہور کی تابع تھی لاہور مین اون پر
استغاثہ ہوتی تہی اور بہت مقدمات ایسی دفتر مین درج ہین جنمین سرکار لاہور نے ان رئیسون پر جرمانہ
کیی تھی - ۱۸۴۲ء مین قطب الدین سی بارہ ہزار پانچ سو سرسٹہہ روپیہ اس علت مین جرمانہ لیا گیا تہا کہ اوسکے
اشخاص سی علاقہ لاہور مین سی مویشی لوٹے گئی تہی اور اس لوٹ مین قطب الدینخان شریک ہوا تہا -
اور ۱۸۴۳ء مین جمال الدینخان پر گیارہ ہزار ایکسو روپیہ اس علت مین جرمانہ ہوا تہا کہ اوس نے صوبہ راے
کو جو سرکار لاہور کیطرف سی ممدوٹ مین اخبار نویس تہا اس سببسے قتل کرا دیا تہا کہ اخبار نویس مذکور علاقہ کے
بدنظمی کی خبرین دیتا رہا تہا اور اس باعث سی رئیس ممدوٹ اوس سی ناراض تہا +

۱۸۴۵ء مین ستلج کی لڑائی سی پہلی جمال الدینخان کو کہا گیا تہا کہ اگر سرکار انگریزی کی طرف رہیگا تو
اوسکا ملک اوسکے پاس بحال رکہا جاویگا لیکن مدکی اور پہیرو شہر مین وہ سرکار انگریزی کے فوج کے مقابل
مین لڑتا رہا اور جنگ پہیرو شہر مین اوسکا عموزاد بہائی فتح دین خان مارا گیا فقط ستلج کی لڑائی
کے اواخر مین جب اوسنے سمجھہ لیا کہ فتح کسکی طرف ہوگی جمال الدینخان نے سکہون سی پہر کر سر جان لٹلر
صاحب کو کچہہ جزوی مدد اوسوقت دی کہ جب فوج سکہہ نے فیروزپور کے مقام پر جنرل صاحب موصوف
پر زور ڈالنا چاہا تہا - اس خدمت کے جلدو مین سرکار انگریزی نے اختیارات ریاست جمال الدینخان
کو عطا کئی اور اوسکا ملک اوسکے قبضہ مین بحال رکہا -

۱۸۴۸ء مین اوسکی سپاہ کنٹنجنٹ نے زیر حکم جلال الدینخان اوسکے بہائی کے ملتان مین اچہی
خدمت کی اس خدمت کی جلدو مین جمال الدین خان کو خطاب نوابی عطا ہوا اور سو سوارون
کے نوکری کے عوض مین یہہ حکم ہوا کہ لڑائی کے وقت ستر اور امن کے زمانہ مین ساٹہہ

سوارون کی نوکری دیا کرے

جمال الدینخان جیسے بدکردار اور نفس پرست آدمی کو مطلق العنان کرکے اختیارات دینے سی جو اندیشہ مضرت کا ہوتا ہی جمال الدینخان کے حال سی عیان ہی - سکہونکے عہد مین اوسکی ظلم شعاری مشہور اور معروف تہی لیکن سرکار انگریزی کے عہد مین اوسکے اختیارات زیادہ ہوگئے تہی اور اوسکا ظلم بھی اسی اندازہ پر زیادہ ہوگیا جتنی جرایم اور عیوب ذات انسان کو ذلیل کرتے ہین اونمین سی کوئی ایسا نہین ہی جسکے ارتکاب مین اس بدنصیب شخص کو تامل ہوتا ہو - تحصیل مالیہ کا انتظام اوسکا کیا تہا کہ لوٹ اور زیادہ ستانی اور تشدد تہا - ڈوگرون کی نسبت توخصوصاً اوسکو ضد اور عداوت تہی اسواسطے کہ اوسکا باپ اونکے مدد سی ملک سی بیدخل ہوا تہا لیکن عموماً سب فریق کیا مسلمان کیا ہندو اوسکے ظلم کے پامال تہی - اوسکی حمایت سی چور اور غارت گر نہال تہی حتی کہ اوسکے چورون کے گروہون سے رعایای سرکار انگریزی کا مال بہی محفوظ نہ تہا اور مال غنیمت مین سی جو چورون سی رئیس حصہ لیتا تہا - مگر نواب کی بدی یہان تک ہی نہین تہی اوسکے ظلم اور تشدد سی اوسکی شہوت پرستی اسقدر زیادہ تہی کہ آدمیت سی گذر گئی تہی - وہ اور اوسکے فرزند سمجھتی تہی کہ دنیا مین عورتین فقط اونکے ہی بے لگام خواہشون کے سیر کرنے کے واسطے پیدا ہوئی ہین - علاقہ ممدوٹ مین کوئی عورت اونکی نفس شیطانی کی آرزو سے محفوظ نہ تہی جو آدمی اپنی جورو یا بیٹی کو اونکی استعمال کے واسطے دیدینی پر راضی ہوجاتا تہا اوسکو یہہ امید ہوسکتی تہی کہ نواب اوسکو ایذا نہ دی لیکن اگر اوسکی خواہشونکو روکتا یا مقابلہ کرتا تو قید کیا جاتا تہا اور برسون قید ہی مین گہٹا کرتا تہا - آخر کار جتنی شریف اور متمول آدمی تہے سب ممدوٹ کو چہوڑکر چلے گئے - ایک زمانہ ایسا تہا کہ زمین بہت وافر تہی اور آبادی اس علاقہ مین خوب تہی چاہات اور نہرین آب پاشی کے واسطے اکثر تہین لیکن یہہ سب بیکار ہوگئین قصبے ویران پڑگئے اور جس زمین مین زراعت ہوتی ہے وہ پہر جنگل ہوگئی

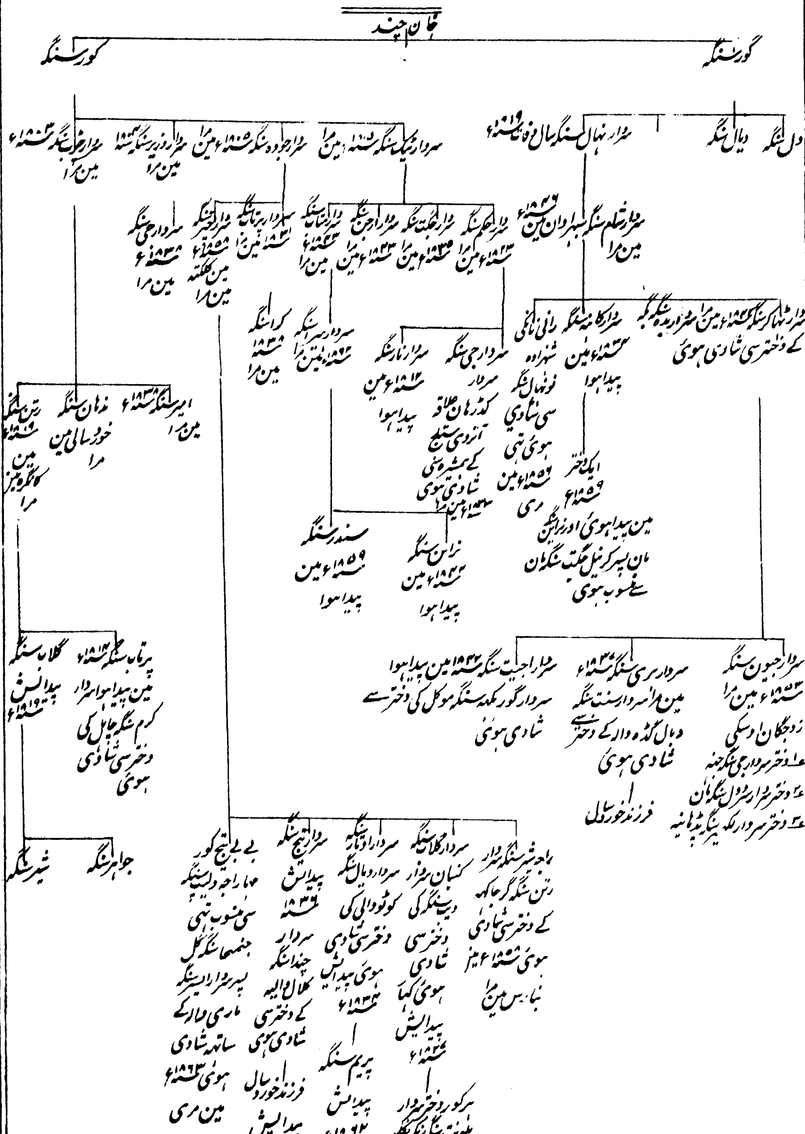
آخر کار وقت یاداشت بہی آپہونچا - سرکار انگریزی کا دستور معروف ہی کہ کسی ریاست دیسی کی انتظام ریاست مین

دخل نہین دیتی ہی اس دستور کے مطابق اس ریاست کے کاروبار مین عرصہ تک دخل نہ دیا لیکن آخر کار نوبت یہان تک پہونچی اور رعایائے ممدوٹ نی اسطرح متفق ہوکر اپنی ظالم رئیس پر استغاثہ کیا کہ ۱۸۵۵ء مین انکی استغاثون پر تحقیقات کی گئی اور علتون کے ثابت ہونے پر نواب کے اختیارات چہین لیے گئے اور علاقہ ممدوٹ ضلع فیروزپور کے ساتہہ شامل کیا گیا - نواب کے واسطے پنشن مقرر ہوی اور ۱۸۶۱ء تک لاہور مین رہتا رہا - بعد اوسکے نواب ماچہی واڑہ ضلع فیروزپور مین جاکر رہا اور مارچ ۱۸۶۳ء مین مرض سکتہ سی فوت ہوا +

جلال الدین اپنی بہای کی بدنظمی مین کسیطرح شریک نہین تہا - یہہ شخص شجاع اور فہیم ہی اور بہت لڑائیون مین اچہی طرح لڑا ہی - ۱۸۴۵ء مین جلال الدین سرکار انگریزی کے مقابلہ پر تہا لیکن ۱۸۴۸ء مین ملتان مین پہلے زیر حکم لفٹنٹ لیک صاحب پہر زیر حکم لفٹنٹ ہڈسن صاحب کے اوسنی اچہی خدمت کی تہی اوسوقت اوسکے خیرخواہی نسبت سرکار انگریزی بخوبی ثابت ہوی ۱۸۵۷ء مین بہی اوسکا چلن بہت اچہا رہا - اور اوسنی فیروزپور سی بہاولپور تک اونٹون کی ڈاک بٹہای اوس زمانہ کے اوسکے طریق کی نسبت حکام نے بہت تعریف کی +

اوسکے بہای کی اخراج پر یہہ تجویز کی گئی تہی کہ جلال الدین کو اسکا جانشین کیا جاوے - لیکن جلال الدین نے اپنی بہای کا جلاوطنی مین شریک ہونا بہتر سمجہا اور بلکہ جو گذارہ علیحدہ اوسکے واسطے مقرر کیا گیا تہا وہ بہی لینا منظور نہین کیا ۱۸۶۵ء مین جلال الدین خان کو گورنمنٹ ہند نے خطاب نواب عطا فرمایا اور اب نواب جلال الدین خان کو ممدوٹ مین رہنے کی اجازت ہے اور انریری مجسٹریٹ ہی آیندہ ریاست ممدوٹ جلال الدین خان کے اولاد کو میگی نواب جمال الدین کے دو فرزند ہین محمد خان ایک فرزند فوت ہوگیا +

سردار کاہن سنگہ اٹاریوالہ



حال خاندان

خاندان اٹاری مثل خاندان سندہانوالیہ اصل مین راجپوت ہی اور ابتدا مین اس خاندانکے بزرگ جیسلمیر کی نواح سی پنجاب مین آئی تھی لیکن اگرچہ یہہ دونون خاندان ایک ہی قوم ہہی راجپوتون مین سی ہین فی زمانا یہہ دونون خاندان درجہ برابری نہین رکھتی ہین - اونکے صفات راجپوتی مدتسے گم ہوگئی ہین اور دونون اب جٹ ہین - سندہانوالیون کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی قرابت کے سببسے اور املاک کلان کے باعث سے سبسے زیادہ زور حاصل تہا اور دربار مین بہ نسبت خاندان اٹاری کے اونکو زیادہ اقتدار تہا لیکن وہ خاندان قوم سے سانسی جٹ ہی اور اٹاری والون کے خاندان سے بہت کمتر ہی - اٹاری والے سدہو جٹ ہونگی جنکی نسل مانجہی مین سبسے اعلی ہی سرگروہ ہین - اس خاندان کو اپنی نسل کے سببسے ایسا غرور تہا کہ سردار شام سنگہ اٹاریوالہ نے نہایت درجہ کے اکراہ سے اور بہت تعویق اور توقف کے ساتہہ کور نونہال سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پوتے کے ساتہہ اپنی دختر نانکی نسبت منظور کی تہی اس نسبت کا ہونا سردار موصوف اپنی خاندان کی ہتک جانتا تہا

دہیرا جگل کا بیٹا اس خاندان کا اول شخص تہا جو جیسلمیر سی ۱۶۳۰ء کے قریب مہراج پہول علاقہ پٹیالہ مین آیا تہا دہیرا کو علم موسیقی مین بہت دخل تہا اور ہندوستان کے ماہران فن موسیقی مین اوسکا نام

اب تک مشہور ہی سنہ ۱۷۲۵ء کے قریب اس خاندان کے آدمی متفرق ہوگئی بعض آدمی اندگدہ علاقہ جبگرانو مین جا بسی اور گورا اور گور دو نو بہای پچیس سوار لیکر بخت آزمای کے واسطے مانجہی مین آئے - تہوڑے عرصہ کے بعد امرتسر مین جاکران دونون بہاییون نے پاہل لیکر لقب سنگہ اختیار کیا اور گوربخش سنگہ روڑانوالہ کے جو بہنگیون کی مثل کا رئیس تہا نوکری کرلی - اِس خاندان کی دونو شاخون یعنی فریقون مین تہوڑے سی عرصہ کے بعد نزاع واقع ہوگیا اور اوس زمانہ سے بہی دونو فریقون کا حال ایسا علیحدہ ہی کہ اوسکا بیان جداگانہ کرنا انسب ہی

فریق بزرگ خاندان اٹاریوالہ کا حال

گورسنگہ بابا مول داس کا جو بہت مرتاض فقیر تہا چیلہ ہوگیا بابا مسطور نے گورسنگہ کو شبہ عرف کہیریوالا مین آباد ہونیکا حکم دیا اس جگہہ گورسنگہ نے اس حکم کی تعمیل مین ایک اٹاری یعنی خس پوش مکان بنایا اور اس اٹاری کے سبب سی اس خاندان کا نام اور گانو کا نام جو اُس موقع پر آباد ہوا مشہور ہی -

گوربخش سنگہ بہنگی کی وفات کے بعد گورسنگہ نے سردار گوجر سنگہ اور سردار لہنا سنگہ کی نوکری اختیار کی - سنہ ۱۷۳۰ء مین اوسنی اٹاری کے متصل چند دیہات جمعی سات ہزار روپیہ سالانہ پر تصرف کرلیا اور دو سال کے بعد سردار گوجر سنگہ نے اوسکو جاگیر جمعی اٹہارہ ہزار دو سو روپیہ کے عطا کی - گورسنگہ سنہ ۱۷۶۳ء مین فوت ہوا اور بعد اوسکے نہال سنگہ اوسکا بیٹا سردار صاحب بہنگی خلف سردار گوجر سنگہ کے ماتحت اس جاگیر پر قابض رہا ٭

صاحب سنگہ گجرات کا رئیس تہا اور نہال سنگہ اپنی سپاہ اور کئی عموزاد بہای گورسنگہ کے بیٹون کو لیکر گجرات مین حاضر ہوا - نہال سنگہ نے اپنی دلاوری اور لیاقت کے سبب سے جلد نام پیدا کرلیا اور سنہ ۱۷۹۸ء مین جو لڑای سکہونکی شاہ زمان کی شہنچی باشی کے ساتہہ ہوی اوس جنگ مین

نہال سنگہ کی قوت بازو سی فتح حاصل ہونے مین بہت مدد ہوئی - جب ۱۷۹۹ء مین رنجیت سنگہ نے لاہور پر تصرف کرلیا - تو سرداران بہنگی اور اونکے رفیق سردار مقام بہین مین اسبات کی واسطے جمع ہوے کہ اب رنجیت سنگہ کے مقابلہ کے واسطے کیا تدبیر کرنی چاہئی - نہال سنگہ بھی اپنی حاکم صاحب سنگہ کے ساتہہ اس مقام پر آیا تہا اور اتفاق سی رنجیت سنگہ کو نظر پڑگیا رنجیت سنگہ اوسکی صورت جری اور شہسواری دیکھکر بہت خوش ہوا - رنجیت سنگہ نے اوسکو اپنی پاس بولایا اور اسبات کی ترغیب دی کہ سرداران بہنگی کو چہوڑکر ہماری ملازمت اختیار کرلو - لیکن سردار نہال سنگہ نے اس امر سے انکار کیا سردار موصوف اپنی پرانی آقا کو چہوڑنا نہین چاہتا تہا اور صاحب سنگہ سی اپنی انکار کا اظہار کیا صاحب سنگہ اس انکار کے سببسے بہت محظوظ ہوا اور نہال سنگہ کی جاگیرات اور مواجب اوسنے زیادہ کردیا + اس ترقی کے سببسے نہال سنگہ کے رشتہ دارون ٹیک سنگہ جودہ سنگہ اور وزیر سنگہ کو جو سب سردار بہنگی کی ملازمت مین تہی بہت حسد ہوا صاحب سنگہ نے جو متلون وکم ہمت آدمی تہا اونکے بہکانے سے نہال سنگہ کے پندرہ ہزار روپیہ کی جاگیر ضبط کرلی - نہال سنگہ کو نفرت ہوگئی اور اوسنی بہنگی سردار کی نوکری چہوڑدی اور اٹاری کو چلاگیا اور وہان اپنی معاش کی یہہ سبیل کی کہ مویشی کو لوٹنا اور غارت گری اختیار کی - ایک روز اوسنی کئی اونٹ رنجیت سنگہ کے لوٹ لئی اور اونکے واپس طلب کرنیکے واسطے رنجیت سنگہ کے آدمیون کے پہونچنے سے پہلے اونہین سی کئی اونٹ بیچ بھی ڈالے تھے - تہوڑے عرصہ کے بعد نہال سنگہ شتران موجودہ کے واپس دینی پر راضی ہوگیا اور رنجیت سنگہ اس امر سی ایسا خوش ہوا کہ اوسنی پہر نہال سنگہ کو کہا کہ ہماری نوکری اختیار کرلو اس مرتبہ نہال سنگہ کچہہ تامل کے بعد راضی ہوگیا اور اوسکو ۴۱۶ سوارون کے افسری ملی اور ایک توپ وار اونٹون کے زنبورے اوسکے ساتہہ دئے گے +

۱۸۰۳ء مین اوسکو جاگیر علاقہ سکہو جمعی ۵۴۵۰۰ روپیہ کی ملی اور تین سال کے بعد علاقہ پپر ور جمعی ایک لاکہہ روپیہ کا عطا ہوا - ۱۸۰۶ء مین نہال سنگہ قصور کی مہم مہاراجہ کے ساتہہ گیا اس مہم کا

نتیجہ یہہ ہوا تہا کہ قطب الدینخان قصوریہ کو شکست ہوئی تہی اور خان مسطور اوس علاقہ سی بیدخل کیا گیا تہا
اوس وقت کل علاقہ قصور کا جسکی جمع ایک لاکہہ سات ہزار روپیہ تہی نہال سنگہ کو عطا ہوا - دریاے ستلج
کے جنوب کیطرف قوم ڈوگر بڑی شورہ پشت اور سرکش آباد تہی اس قوم کو دہنا سنگہ پسر گوربخش سنگہ
حاکم فیروزپور سی عناد تہا اس قوم نے نہال سنگہ کو فیروزپور پر حملہ کرنیکے واسطے بلایا اور خود مدد دینے
کا اقرار کیا - نہال سنگہ خوشی سی راضی ہوگیا اور دریا کو عبور کرکے دہنا سنگہ فیروزپوروالہ کی سپاہ کو
قلعہ ڈولچی مین سی نکال دیا - اس عرصہ مین قوم ڈوگر کے ایک اور فریق نی جو براکی مین آباد تہی
اور وہ بہی اس سردار دہنا سنگہ سی عناد رکہتی تہی اور لڑتی رہتی تہی لاہور مین موران کے پاس جو مشہور
طوائف تہی اور مہاراجہ اوس سی نہایت ملتفت تہی پیغام بہیجا کہ ہماری مدد کرو موران نے مہاراجہ
سی فیروزپور کے عطا کی درخواست کی اور یہہ درخواست اوسکی منظور ہوگئی موران نے سپاہ بہیجکر زبردستی
سی براکی پر قبضہ کرلیا - نہال سنگہ نے اب دہنا سنگہ کو کہا کہ مین تمہاری مدد کرونگا اور اگرچہ دہنا سنگہ
کو بہت شبہہ تہی لیکن کم زوری کے سبب سے اس درخواست کو رد کرسکا دونون سرداران نے تب
موران کی فوج کو براکی مین سی نکال دیا اور نہال سنگہ نی فیروزپور پر حملہ کیا لیکن کامیاب نہوا -
سال آیندہ یعنی ۱۸۰۸ع مین نہال سنگہ نے قلعہ کہائی پر فریب سی تصرف کرلیا اور دہنا سنگہ نے
جب دیکہا کہ اوسکا دغاباز دوست روز بروز قوی ہوتا جاتا تہا اوسنی بہت خوشی سے ۱۸۰۹ع مین
سرکار انگریزی کا سایہ حمایت حاصل کرلیا +

جس ملک پر نہال سنگہ نے حسب متذکرہ صدر ستلج کے جنوب کیطرف تصرف کرلیا تہا ۱۸ ہزار روپیہ سالانہ
کے جمع کا تہا اور تہوڑی عرصہ کے بعد اوسکو اٹاری کے گرد و نواح مین دیہات جمعی تین ہزار روپیہ سالانہ
عطا ہوئی - اوسکے پاس ۳۰۶۸۰۰ روپیہ کے جاگیر تہی جسمین سی ڈیڈہ لاکہہ روپیہ کے جاگیر ذات تہی
اور ایک لاکہہ چہپن ہزار آٹہہ سو کی جاگیر کے بابت نوکری سپاہ کی دیتا تہا +

سوای سندہانوالیون کے کوئی سکہہ سردار مثل نہال سنگہ کے مورد الطاف مہاراجہ نہین تہا -

نہال سنگہ نے مہاراجہ کے بہت خدمتین کین اور خدمتین بہت اچھی کین اور حقیقت مین سنہ ۱۸۰۱ء سے سنہ ۱۸۱۰ء تک کوئی مہم ایسے نہین ہوئی تہی جسمین نہال سنگہ شریک نہین ہوا اور جسمین اوسنی خدمت نمایان نہین کی - کشمیر پر جو مہم اول ہوئی تہی اوسمین نہال سنگہ ساتہہ گیا تہا پنڈ دادنخان گُسک دلور نیلہ ہولا چکوال سید پور نراین گڈہ اور ملتان کی لڑائیون مین موجود تہا ملتان کے مقام مین سنہ ۱۸۱۰ء مین نہال سنگہ ایک سرنگ کے اُوڑ جانے سے جل گیا تہا اور سخت صدمہ اوسکو پہونچا تہا - عطر سنگہ دہاڑی جو اوسکے برابر کہڑا تہا مارا گیا تہا اور بہت سی عہدہ دارون کو سخت ضرب پہونچی تہی - نہال سنگہ کو علاج کے واسطے لاہور بہیجنا پڑا تہا +

سنہ ۱۸۱۶ء مین رنجیت سنگہ مقام ویکی مین بیمار ہوئی اور کہتی ہین کہ نہال سنگہ نے مہاراجہ کے عوض اپنی جان دی ہوا یہ کہ مہاراجہ کے پلنگ کے گرد کچہہ رسمیات ادا کرکے پہرا اور کہتے ہین کہ اس طواف کے سبب سے مہاراجہ کے بیماری نہال سنگہ پر آگئی یہہ وہم ہندوستان مین شاذ نہین ہی اور خواہ اتفاق کے سبب سے خواہ نہال سنگہ کے وہم کے سبب سے کسیقدر یہہ گمان سچ ہی ہوگیا کیونکہ جب نہال سنگہ اٹاری کو گیا وہان بیمار ہوگیا چند ماہ کے بعد مرگیا اپنی وفات سی کچھ عرصہ پہلے نہال سنگہ نے اپنی فرزند شام سنگہ کو مہاراجہ کی نوکری مین داخل کیا تہا اور مرتبہ اول ہی شام سنگہ ملتان کی مہم مین سنہ ۱۸۱۸ء مین جاکر لڑا وہان قلعہ کی جنوب کیطرف اوسکو ایک توپخانہ کے مورچہ کی افسری تھی اسکے ساتہہ توپخانون کی افسری پر سردار دل سنگہ نہرنہ امیر سنگہ سندہانوالیہ اور دیسا سنگہ مجیتہیہ تھی - بڑے بہنگی توپ لاہور سے لائی گئی تھی اور چار مرتبہ سر کی گئی تھی قلعہ کے دیوارون کو توپ سی بہت ضرر پہونچا آخرکار قلعہ ملتان فتح ہوا جو شگاف دیوارون مین ہوا اوسپر شام سنگہ چند اور آدمیون کے ساتہہ سب کے پہلے پہونچا اور اوس موقع مین تلوار کی ضرب سے اوسکے شانہ مین زخم پہونچا +

اسکے بعد شام سنگہ کئی لڑائیون مین لڑتا رہا اور مثل اپنی باپ کے بہادری مین نام پایا سنہ ۱۸۱۹ء مین جو مہم کشمیر پر ہوئی جسمین مہاراجہ فتحیاب ہوے اوسمین شام سنگہ ساتہہ تہا - اور شام سنگہ

گندہ گڈہ تھیری نری ناری دوہیر جہانگیرہ اور یوسف زی کی لڑائیون مین لڑتا رہا - ۱۸۳۴ء مین
دیوان تاراچند کے ہمراہ شام سنگہ بنونکی مہم پر گیا وہان اوسکے نیچے اوسکا گہوڑا گولی کی ضرب سے مارا گیا +
شام سنگہ کی دختر نانکی کی نسبت ۱۸۳۱ء مین کور نونہال سنگہ کے ساتہہ ہوئی تھی شادی امرتسر
مین ساتوین مارچ ۱۸۳۷ء مین ہوئی سر ہنری فین صاحب کمینڈر انچیف افواج انگریزی اس شادے
کے جلسہ مین شامل ہوئے تھے اور یہہ شادی نہایت شان اور شوکت کے ساتہہ ہوئی - عروس کے جہیز
مین گیارہ ہاتھی ایک سو ایک گہوڑہ ایک سو ایک اونٹ اور بہت روپیہ نقد اور کثرت سے زیور مہاراجہ
کے گہر مین آیا کہتے ہین کہ سردار اٹاری کا پندرہ لاکہہ روپیہ اس شادی مین خرچ ہوا تہا - دو مہینے کے بعد
سردار ہری سنگہ نلوہ کی شکست اور وفات کی خبر آئی اور شام سنگہ کو اپنی فوج کے ساتہہ پشاور کو جانیکا
حکم ہوا سردار موصوف دو سال مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وفات تک پشاور مین مقیم رہا مہاراجہ کے وفات کے
بعد اگرچہ شام سنگہ فوج مین بہت خدمتین کرتا رہا مگر اوسنے تدابیر امور سلطنت مین دخل نہ دیا - ۱۸۴۱ء
مین جو فوج شاہ شجاع کی اہل وعیال کے ساتہہ پشاور کو گئے شام سنگہ اوس فوج کا افسر تہا بعد ازان شام سنگہ
ہزارہ کو تحصیل مالیہ سرکار کے واسطے بہیجا گیا تہا - شام سنگہ نے پایندہ خان پر جو بڑا شورہ پشت تہا ایسا زور
ڈالا کہ سردار مذکور نے اپنی فرزند کو بطور یرغمال دیا اور اوس فرزند کو شام سنگہ لاہور مین لے آیا
لیکن لاہور سے بعد ازان سردار مذکور کا بیٹا بہ اخذ زر خصت کیا گیا +
کہڑک سنگہ اور شیر سنگہ کے سلطنت کے زمانہ مین شام سنگہ اپنی کل جاگیرات پر برابر قابض رہا - جواہر سنگہ
کے قتل ہونے کے بعد شام سنگہ ستلج کو عبور کرکے گا لہ کو اپنی فرزند کاہنہ سنگہ کی شادی کرنے کے
بہانہ سے چلا گیا لیکن جب فوج سکہان نے آنر دے ستلج جاکر (سرکار انگریزی کے ملک پر) یورش
کی تو شام سنگہ نے پنجاب سے باہر رہنا خلاف وضعداری سمجہا اور اٹاری مین واپس آکر بیٹہا رہا - کسی شخص
کو اوسکی شجاعت مین شک نہ تہا لیکن اوسکو یہہ بات دیکہکر کہ فوج سکہہ ایک ایسی لڑائی پر آمادہ ہے
جو اوسکو پسند نہ تھی اور بے ایمان اور نالایق آدمیون کی ہدایت سے موت سے چلکر بہڑنے کو جاتے تھی

تاسف اور تنفر تہا اور اوسنی اپنی واسطہ اس لڑائی سی علیحدہ رہنی کا تہیہ کر لیا لیکن ۲۵ دسمبر کو پہیرو شہر مین لعل سنگہ کو شکست ہونے کے لاہور مین خبر پہونچنے کے بعد مہارانی نے سنا کہ شام سنگہ اٹاری مین ہے اور دس سوار اس حکم سی بہیجی کہ جب تک شام سنگہ فوج کے ساتہہ شامل نہ ہو جاوے اوسپر تعینات رہین شام سنگہ نی مہارانی کو بار بار کہہ بہیجا کہ یہہ لڑائی اچھی نہین اور ملک تباہ ہو جاویگا لیکن اوسکی فہمایش لاحاصل تہی ور آخر کار جب اوسکو کہا گیا کہ تم بزدل ہو لڑنے سی ڈرتے ہو تو اوسنی فوج مین شامل ہونیکا تہیہ کر لیا مگر قسم کہائی کہ شکست ہونے پر جو وہ جانتا تہا کہ تحقیق ہوگی جیتا نہ پہرونگا کہتی ہین کہ سبراؤن کے لڑائی سی پہلی شب کو جب فوج انگریزی نے پہلے ہی حملہ کیا سردار تیج سنگہ نے شام سنگہ کو یہہ صلاح دی کہ میرے ساتہہ بہاگ کر چلے چلو شام سنگہ نے بڑی تحقیر کے ساتہہ انکار کیا اور اوسوقت تیج سنگہ نے غصہ سی پہر کہا اگر تم ایسے ہی بہادر ہو تو اسبات مین قسم کہالو کیونکہ مجھے یقین ہی کہ کہ آخر کار تم میری ساتہہ چلوگے

سردار شام سنگہ نے گرنتہہ منگواکر پختہ قسم کہائی کہ اگر سکہون کی شکست ہوگی تو مین مورچون پر سی زندہ نہ ہٹونگا دسوین فروری کو صبح کے وقت لڑائی کے دن شام سنگہ نے سفید پوشاک پہنی اور اپنی نقرہ گہوڑے پر سوار ہو کر اپنی سپاہیون سی یہہ تقریر کی اور اونکو سمجہایا کہ اگر تم خالصہ کے سچی پوت ہو تو دشمن کو منہہ نہ دکہانا بلکہ مرجانا لڑائی کے شروع مین سردار موصوف ہر جگہہ موجود تہا اور سکہونکو بہادرانہ لڑنے کی ترغیب دیتا تہا لیکن جب اوسنی دیکہا کہ لڑائی ہر گئی تو گہوڑی کو مہمیز کر کے پچاس رجمنٹ کے مقابلہ پر تلوار ہلاتی ہوئی اور سپاہیون کو اپنے ساتہہ بلاتا ہوا آگی بڑہہ چلا - قریب پچاس آدمیون کے اوسکی حکم کو مانکر اوسکے ساتہہ گئی مگر انگریزی فوج نی اونکو ہٹا کر دریا مین ڈال دیا اور شام سنگہ اپنی گہوڑی پرسے مردہ گر پڑا اوسکا بدن سات گولیون سے چہدا ہوا تہا لڑائی کے بعد اوسکی نوکر تیر کر دریا کے پار گئی اور سردار کی لاش کی ڈہونڈنے کی اجازت طلب کی چنانچہ اونکو اجازت مل گئی اور بڈہی سردار کی لاش جو سفید پوشاک

اور سفید لنبی داڑہی سی نمایان ستہے اوس جگہہ ملی جہان ڈہیر لاشون کے پڑی ہوئی تہی اوسکے نوکر لاش کو ایک تختہ پہ رکھکر تیر کر دریا کے وار لے آئی لیکن تین دن سے پہلی لاش اتاری مین نہین پہونچی اور اس جگہہ اوسکی بیوہ جو جانتی تہی کہ سردارنی مجہی یہہ کہا تہا کہ شکست کے بعد زندہ نہ رہونگا وہ پوشاک لیکر جو شادی کے روز سردار نے پہنی تہی ستی ہوگئی تہی پنجاب مین یہہ اخیر ستی ہوئی تہی اور جس جگہہ یہہ ستی ہوئی تہی اب تک اٹاری کے دیوارون سے باہر ایک نشان بنا ہوا ہی +

سردار شام سنگہ قوم جٹ مین ایک نہائت اچہا شخص تہا اور قوم جٹ مردمی ایماندار سے طاقت اور بہادری مین دنیا بہر مین کسی قوم سی کمتر نہین ہی - اوسکی وفات سی بہت نقصان ہوا کیونکہ اوسکا ثانی کوئی آدمی نہ تہا یہہ بات تو سچ ہی کہ گوجرانوالہ لاہور اور امرتسر کے گرد نواح کے دیہات مین بہت آدمی کم رتبہ ایسی تہی کہ شام سنگہ کے برابر بہادری سادگی اور اپنی ملک کی فایدہ کیواسطی جان فشانی کرتے تہی لیکن ایسا آدمی دربار کے متفنی سردارون مین ایک بہی نہ تہا اگر شام سنگہ کے برابر اور سردار بہی ہوتی تو ستلج کی لڑائی کبہی نہین اختیار کی جاتی اور قوم سکہہ کی آزادی جسکو اوسنی دیوانگی سی کہو دیا قایم رہتی +

ٹہاکر سنگہ سب سے بڑا بیٹا شام سنگہ کا اپنی باپ کی حیات مین مرگیا تہا یہہ شخص کچہہ لیاقت نہ رکہتا تہا مگر اپنی باپ کی ماتحت اوسنی بنوں اور ٹپاور مین کمیدانی توپخانہ کی خدمت کی تہی - ٹہاکر سنگہ کے تین بیٹی تہی جنکے واسطے جاگیر شکوران جمعی سات ہزار پانسو روپیہ سالانہ کی مقرر ہوئی تہی چنانچہ یہہ جاگیر اب بہی اونکی قبضہ مین ہی اور اس جاگیر کی نسبت یہہ حکم ہی کہ اونکے ورثا کے نام بحصص مساوی علی الدوام واگذار رہیگی - یہہ تینو سردار جیون سنگہ ہرسنگہ اور جیت سنگہ اٹاری مین رہتے ہین جیت سنگہ بموجب حکم گورنمنٹ آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوا ہے ستلج کی لڑائی کے اختتام پر راجہ لعل سنگہ نے ۱۵۹۳۰۰ روپیہ کی جاگیر منبط کرلی تہی بارہ ہزار روپیہ کی آمدنی محصول پرمٹ

کے تخفیف کی سبب ضایع ہوگئی ور ۴۷۰۰۰ کی جاگیر سردار کاہنہ سنگہ کو بشرط دینی نوکری ۹۷ سوار اور ۲۵ پیادگان اور دس زنبوروں کی واگذار ہوئی تہی ۱۸۴۸ء مین کاہنہ سنگہ کے سپاہ راجہ شیر سنگہ کی فوج کے ساتہہ تہی شیر سنگہ کے مفسد ہوجانیکے بعد ۲۵ سوار اوسکے ساتہہ رہ گئے باقی آدمی سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ کے ساتہہ چلی آئی کاہنہ سنگہ کے دیوان نراین سنگہ نے بہی گنڈا سنگہ والہ اور قصور کے مقام پر فوج انگریزی کے واسطے رسد رسانی اور باربرداری بہم پہونچانی مین بہت کوشش کی اسکی وفاداری کے سبب سے کاہنہ سنگہ کی ذاتی جاگیر ۳۲۰۰۰ روپیہ سالانہ بعد ضبطی ملک پنجاب کے واگذار رہی اور منجملہ اوسکے ساڑہی سات ہزار روپیہ کی جاگیر علی الدوام واگذار رہنے کا حکم ہوا ✣

سردار کاہنہ سنگہ کے عقل مین فتور تہا اور فرمن بیمار تہا کوئی فرزند نرینہ اوسکا نہین ہی اپنی برادرزادون کے ساتہہ اٹاری مین رہتا تہا اور اوسکی جاگیر وغیرہ اور سب کاروبار کا انجام دیوان نراین سنگہ کرتا تہا نراین سنگہ کو خطاب سرداری گورنمنٹی سے عطا ہوا ۱۸۶۲ء مین کاہنہ سنگہ اور نرائن سنگہ دونو مر گئے

فریق خورد خاندان اٹاری

اوپر بیان کیا گیا ہی کہ ۱۸۰۸ء تک جب نہال سنگہ اٹاری والہ نے سردار صاحب سنگہ بہنگی کی نوکری ترک کی خاندان اٹاریوالہ کے دونو فریقون مین آپسمین نزاع نہین پیدا ہوا تہا اوسوقت تک دونو فریق یک جا رہتے تھے اور ایک ہی آقا یعنے سرداران بہنگی کی نوکری لاہور اور گجرات مین کرتے تھے ✣

گور سنگہ کے بیٹون مین ٹیک سنگہ اور جودہ سنگہ سب سے زیادہ نامی تہی اور سردار صاحب سنگہ کی ملازمت مین نہایت اقتدار اور عزت رکہتی تھی - اور یہہ امر انہین کے زور کے سبب سے ہوا تہا کہ نہال سنگہ نے ناچار ہوکر سرداران بہنگی کی ملازمت ترک کی تھی اسی سبب سے وہ عداوت

پیدا ہوئی جو آجتک ویسی ہی سخت چلی جاتی ہی +

وزیر سنگہ اور جرت سنگہ کسی نام کے آدمی نہ تھی سردار ٹیک سنگہ کے مرنیکے بعد اوسکے بیٹون نے صاحب سنگہ کی نوکری ترک کر دی اور مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوے اوسوقت مہاراجہ کوٹ باریخان پر لڑرہی تہی مہاراجہ کو سلام بہی اونہونے نہین کیا اور میان غوثے خان کے توپخانہ مین شامل ہوگئی اور جب تک محاصرہ رہا برابر خدمت دیتی رہی حسکم سنگہ کی پیشانی مین زخم آیا قلعہ کے سرہونے کے بعد رنجیت سنگہ نے اونکی بہادری سی خوش ہوکر ان جوانون کو اوان اور میانی اور بابوچینہ مین جاگیر بخشی -

سنہ۱۸۱۰ء مین جو حملہ ملتان پر ہوا تہا اوسمین حکم سنگہ شامل تہا اور سنہ۱۸۱۲ء مین مہاراجہ کے ہمرکاب جہلم کو گیا تہا جہان مہاراجہ کی ملاقات فتح خان وزیر کابل سی ہوئی تھی - سال آئندہ کو حکم سنگہ مرگیا اور چونکہ اوسکے بیٹی نابالغ تہی اوسکی جاگیرات پر جگت سنگہ اوسکا بہائی قابض ہوا جب جی سنگہ بالغ ہوا اوسکو میانی اور ٹہنہ کے علاقی ملی +

ایک اور جی سنگہ پسر سردار وزیر سنگہ سنہ۱۸۱۸ء مین مہاراجہ سی باغی ہوگیا روائت اسطرح پر ہی کہ اپنی عموزاد بہائی جگت سنگہ اور سردار بدہ سنگہ سندہانوالیہ کے ساتہہ شریک ہوکر اوسنی مہاراجہ کے قتل کے واسطہ فتنہ پردازی کی تہی اور وہ دونون اثاریوالہ سمن برج مین گہس گئی تہی اس نیت سی کہ اپنی ارادہ کو عمل مین لاوین مگر ناگاہ مہاراجہ وہان پہونچ گئی اور جی سنگہ سی جب مہاراجہ نے دریافت کیا کہ یہان کیون آیا وہ سردار ایسا گہبراگیا اور ایسا مخوف ہوا کہ رنجیت سنگہ کو گمان ہوگیا کہ میری قتل کی نیت تہی بہرحال جی سنگہ نے سمجہہ لیا کہ میری اوپر شبہہ ہوگیا اور کلرکہار مین اپنی قلعہ کو چلاگیا اور اوسکو جلدی سی مضبوط کرلیا اور سپاہ اوسمین متعین کر لی - مصر رلیارام اور اور سردارون کے زیر حکم کچہہ فوج اوسکے مقابلہ پر بہیجی گئی اور شکست کہاکر جی سنگہ دریائی اٹک کے پار بہاگ گیا اور دوست محمد خان کے پاس جاکر پناہ لی دوست محمد خان اوس زمانہ مین فروغ پاتا جاتاتہا۔ کچہہ عرصہ پہلے جی سنگہ کسی خدمت پر مامور ہوکر پشاور کو بہیجا گیا تہا اور وہان سردار بارکزئی سی اوسکو بہت اتحاد ہوگیا تہا اور دونون

نے ملکر باغ نورا خا کا واقع پشاور مین عیش اڑائے تھے ۔ رنجیت سنگہ کو اپنی سردارون اور غیر قوم کے آدمیون
مین اتحاد کا بہت رشک تہا اور جی سنگہ کے لاہور مین واپس آنے پر مہاراجہ اوسکے ساتہہ سرد مہری سی پیش آئی
اور اوسپر شبہہ کرتے رہی ۔ اب جو سردار پر مصیبت پڑی تو وہ بے ساختہ اپنی دوست افغان کے پاس چلا گیا
اور اوسنی اوسکی اچھی خاطرداری کی +

۱۸۲۳ء مین جب رنجیت سنگہ نے اٹک پر تصرف کر لیا تہا اور پشاور پر حملہ کرنیکو آگے بڑہتا جاتا تہا دوست محمد خان
اور محمد عظیم خان پشاور مین رنجیت سنگہ پر حملہ کرنیکے نیت سی آئی تھی جی سنگہ اوسوقت اونکی ساتہہ تہا ایک روز
دونون فوجون مین ایک جنگ ہونیکے بعد تیس سکہون کے سر جی سنگہ کے مکان پر رکھی گئی جی سنگہ کے
ساتہہ بہت افغانون کو عداوت ہوگئی تھی اس اشارہ کو سمجھکر جی سنگہ پشاور کو چہوڑکر ٹہری کی لڑائی کے
بعد رنجیت سنگہ کے پاس مقام اکوڑہ مین آکر حاضر ہوگیا مہاراجہ نے دل سی اوسکی مدارات نہ کی اور اگرچہ نام
کیواسطی اوسکا قصور معاف ہوگیا لیکن کبہی پہر مورد الطاف نہ ہوا محمد عظیم خان کے ڈہاکے کو واپس جانیکے
بعد مہاراجہ اور یار محمد خان اور دوست محمد خان مین ملاقات پشاور مین ہوئی تھی جی سنگہ منجملہ اون شخصونکے
تہا جنکی ذریعہ سی یہہ ملاقات ٹہہری تہی مہاراجہ نے اون دونون سردارون کو اپنی بہائی کے ساتہہ دغا
کا یہہ انعام دیا کہ صوبہ پشاور جس پر خود مہاراجہ تصرف نہ رکھہ سکتا تہا اون مین تقسیم
کر دیا +

جی سنگہ اس ملاقات کے تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا اوسکا رشتہ دار جی سنگہ پسر حکم سنگہ ۱۸۳۴ء مین بمقام دلاسا واقع
بنوجب دیوان تاراچند نے سردار دلاسا سی سخت شکست کہائی تھی مارا گیا تہا اور جی سنگہ کا بہائی نارسنگہ
جاگیرات ٹہنہ اور اوان پر اس شرط سی قابض کیا گیا کہ ستر سوارون کی نوکری دیا کرے ملتان کے مفسدے
کے زمانہ مین نارسنگہ کے قبضہ مین ۲۶۵۵۰ روپیہ کی جاگیر تھی جسمین ۱۷۵۰۰ اکی جاگیر نوکری کی شرط
پر تہی ۔ ۱ ستمبر ۱۸۴۸ء کو جب راجہ شیر سنگہ مفسدون مین شامل ہوگیا تہا نارسنگہ قلعہ لاہور مین قید
کیا گیا خود نارسنگہ کا مفسدہ مین شریک ہونا واضح نہین ہی مگر اوسکے ستر سوار سوائے آٹہہ یا دس کے

مفسدون مین شامل ہوگئی تھی اس سبب سے اوسکی جاگیر ضبط کی گئی تھی لڑائی کے اختتام پر تین ہزار روپیہ سالانہ اوسکے
واسطی گذارہ مقرر کیا گیا تہا کہ وہ ابتک کہاتا ہی نارسنگہ بہت ضعیف و دراز کار رفتہ ہی اور اپنی رشتہ دارونکے
ساتہہ اٹاری مین رہتا ہی ٭ بعد تحریر اس حال کے نارسنگہ ۱۸۷۲ء مین مرگیا
سردار جودہ سنگہ نے بڑی دلیری سی اس امر مین کوشش کی کہ سردار صاحب سنگہ بہنگی کیطرف سی جو اوسکا
آقا تہا قلعہ کلر مہاراجہ رنجیت سنگہ کے تصرف سی بچا رہی لیکن اوسکی بہادری کچہہ کام نہ آئی ۱۸۰۵ء مین اس
سردار نے مہاراجہ کی ملازمت اختیار کی مہاراجہ نے اوسپر بہت مہربانی کی اور یوتہوداری مین اسکو
علاقہ جمعی دو لاکہہ روپئیہ کا عطا کیا اس علاقہ مین یہہ بہی شامل تھی برسالی بشن دور سید پور وغیرہ
جودہ سنگہ کو دو سو سوارون کی نوکری دینی کی شرط پر جاگیر عطا ہوئی تہی مگر تہوڑے عرصہ کے بعد جودہ سنگہ
مرگیا اور اوسکے دو بیٹی پرتاب سنگہ اور چتر سنگہ اوسکے بعد اس جاگیر پر قابض ہوئی پرتاب سنگہ ۱۸۲۳ء
مین ٹہری کی لڑائی مین لڑا تہا اور اوسکے ہات مین زخم آیا تہا - بالاکوٹ کی لڑائی مین جہان خلیفہ احمد علے
شکست کہا کر قتل ہوا تہا پرتاب سنگہ سخت مجروح ہوا تہا اور اپنی جاگیر مین واپس آکر چند ماہ بعد اس زخم کے سبب سے
مرگیا اوسکا بیٹا کرم سنگہ بہی تہوڑے عرصہ کے بعد ایام طفولیت مین مرگیا اور اوسکا حصہ جاگیر کا اوسکے عموزاد
بہائی شیر سنگہ کو ملا سردار چتر سنگہ بہی کشتکاری مین خوب دخل رکہتا تہا اور اوسکے ہنر اور خبرگیری کے سبب سے
اوسکا علاقہ قیمت مین بڑہ گیا - رنجیت سنگہ کے سلطنت کے زمانہ مین چتر سنگہ کو امور سلطنت مین بہت دخل
نہین تہا مگر اس خاندان کو دربار مین بہت اقتدار حاصل تہا اور ۱۸۴۳ء مین اوسکی دختر تیجکو رکے مہاراجہ
دلیپ سنگہ کے ساتہہ نسبت قرار پائی تہی مگر سردار چتر سنگہ بالکل راجہ گلاب سنگہ جمون والے کے پہلو مین
مین تہا اور جب دسمبر ۱۸۴۴ء مین پنڈت جلا کی برانگیختگی کے باعث سے راجہ گلاب سنگہ اور ہیرا سنگہ
وزیر لاہور اوسکے برادرزادی کے مابین نزاع ہوا تو چتر سنگہ نے اپنی علاقہ مین سرکشی اختیار کی اور
راجہ گلاب سنگہ کے نام سی اوسپر تصرف رکہا چہہ مہینے کے بعد گلاب سنگہ نے جسکو شہزادہ پشورا سنگہ کے زور
اور خصومت کا خوف تہا جو اوسنکو جو لاہور مین مقید ہوگیا تہا ترغیب دیکر سردار چتر سنگہ اور فتح خان ٹوانہ

کو اوس شہزادہ کے مقابلہ پر بہیجا یا یہہ کام سردار چتر سنگہ کو ہرگز پسند نہین تہا کیونکہ جو سکہہ تہا اوسکو بڑے مہاراجہ کے زبان زد فرزند کا بہی نہایت پاس تہا مگر چتر سنگہ انکار نہ کر سکا اور سردار ٹوانہ کے ساتہہ اٹک پر چڑہ گیا جہان پشورا سنگہ تہوڑی سی جمعیت لیکر چلا گیا تہا چند روز کی دار مدار کے بعد شہزادے نے اطاعت اختیار کی ان سردارون نے اوس سے پختہ وعدہ کیا کہ آپکی جان سلامت رہیگی اور لاہور مین چلکر آپ کے سب دعوون کے نسبت بخوبی غور کیا جاویگا مگر دوسری دن درحالیکہ لاہور کے طرف کوچ کر رہی تھی شہزادہ کو غافل پاکر گرفتار کر لیا اور پہر اوسکو اٹک کو واپس لیگئے اور ایسا یقین کیا جاتا ہی کہ اوسے شب اوسکو قتل کیا اور اوسکی لاش دریاے اٹک مین جو قلعہ کے نیچے تیرہ اور تند بہتا ہی پہینک دی فوج خالصہ دغابازی اور ظلم کے ساتہہ شہزادی کے قتل کئی جانے کے سبب سے چتر سنگہ سی نہایت ناراض ہوی مگر اوسنی احتیاط کی کہ لاہور مین اوسوقت تک نہ آیا کہ جب تک جواہر سنگہ کا خون کر کے فوج خالصہ ٹہنڈی ہو گئی تھی اور چتر سنگہ کو جو شرکت پشورا سنگہ کی قتل مین تھی بہول گئی تھی ۱۸۴۶ع مین سردار شیر سنگہ چتر سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا سردار تیج سنگہ کی جگہہ جو لاہور کو طلب کیا گیا تہا ناظم پشاور مقرر ہوا شیر سنگہ آدمی لایق اور اولوالعزم تہا اور اوسنی اس سخت ضلع کا انتظام سرکار لاہور کی اطمینان کے قابل کیا ۱۸۴۶ع مین اوسنی ایک سرکشی جو یوسف زی مین ہوی تھی کامیابی سی فرو کی لیکن اگرچہ اوسکا انتظام زبردست اور مضبوط تہا الاحد سی زیادہ لوٹ اور آلودگی تہی +

راجہ لعل سنگہ وزیر لاہور کو اوسکے ساتہہ سخت عداوت تھی اور اگست ۱۸۴۶ع مین چتر سنگہ شیر سنگہ کی جگہہ پشاور مین مامور ہوا اور شیر سنگہ لاہور کو واپس آیا چتر سنگہ اس منصب پر اپریل ۱۸۴۷ع تک رہا مگر اوسکا انتظام اوسکی بیٹی کے انتظام سے زیادہ اوجلا نہ تہا دونون باپ اور بیٹا اس شدت سی ملوث تھی کہ لاہور کے اہلکارون کو بہی تعجب تہا اور محاصل سرکاری مین سی سال بہر مین ڈیڈہ یا دو لاکہہ روپیہ تغلب ہونیکا تخمینہ کیا جاتا تہا ممکن نتہا کہ یہہ حرکات جایز رکہی جاتین مگر اس خاندان کو

ایسازور حاصل تہاکہ انکا ناراض کرنا آسان نہ تہا اور مہاراجہ کے ساتہہ مقاربت ایسی قریب تھی کہ اس خاندان کے آدمی بیکار
نہ کئی جا سکتی تھی اس سبب سے چتر سنگہ علاقہ مابین جہلم و دریای اٹک کا ناظم مقرر ہوا اس علاقہ مین اوسکو بہت اختیار
تہا اور شیر سنگہ کونسل مین داخل کیا گیا لیکن شیر سنگہ کو اس تقرر سے رضامندی نہ ہوئی - اوسکے خیال مین
یہہ بات تہی کہ اوسکی دشمن راجہ لعل سنگہ کی معزولی کے بعد اوسکا حق اسبات کا تہا کہ اوسکے منصب پر قایم ہو
چنانچہ بعد لعل سنگہ کے مہارانی کا تعشق اوسکو حاصل ہوگیا تہا اور اوسکی امیدین زایل ہو جانے کے سبب سے شیر سنگہ
ناراض تہا شاید شیر سنگہ منصب وزارت کے واسطے سب سے بہتر منتخب ہونیکے لایق تہا مگر اوسکے حقوق اوسکے باپ
سے نہ تھی اور چتر سنگہ بالکل ایسا مہاراجہ گلاب سنگہ کے قابو مین تہاکہ اوسکے لاہور مین وزیر ہونے سے اندیشہ تہا مگر آخر کار
اطاریوالہ بظاہر راضی معلوم ہوتے تھے ایسا حکم دیا گیا کہ جو دعوے کثرت سی پشاور مین شیر سنگہ کے اوپر ہوئی
تھی اونکی تحقیقات نہ کیجاوے ان دعوون کے مقدار قریب نصف لاکہہ روپیہ کے تھی اور فقط یہہ حکم ہوا کہ سردار
مسطور فقط آٹھہ ہزار روپیہ اون دعویدارون کو دیدی جو بہت مفلس تہی اور جو دعوی سب سے زیادہ معقول
تھی اس انتظام سی شیر سنگہ کی بہت تشفی ہوگی اور اوسکے بہائیون گلاب سنگہ اور اوتار سنگہ کو ایک کو ہزارہ
مین اور دوسری کو لاہور مین جب منصب مل گئے تو اوسکو وزارت کے نہ ملنے کا رنج فراموش ہوگیا ❊

ساتوین اگست ۱۸۴۷ء کو جب سردار تیج سنگہ کو خطاب راجگی ملا سردار چتر سنگہ کو بہی صاحب رزیڈنٹ کے سفارش
سے خطاب ملا

اوسی سال ۲۶ نومبر کو شیر سنگہ کو خطاب راجگی عطا ہوا اس خطاب کے چتر سنگہ کو ملنی کی سفارش ہوئی تھی لیکن
خطاب ملنے کے وقت اوسنی درخواست کی کہ میرے فرزند شیر سنگہ کو یہہ خطاب ملے اور اوسکی درخواست منظور ہوی
۱۸- اپریل ۱۸۴۸ء کو ملتان مین فساد ہوا دو انگریز افسرون پر دغا سے حملہ ہوا اور صاحبان موصوفین مارے
گئے اور دیوان مولراج نے سرکار لاہور کے حکومت سی سرکشی اختیار کی اس فساد کی خبر لاہور مین
۲۱- اپریل کو پہونچی اور صاحب رزیڈنٹ نے فوراً ملتان کیطرف سات پیادہ پلٹون دو رجمنٹ سواران
آئین اور بارہ سو کشادہ سوارون کا زیر حکم سردار عطر سنگہ کالیانوالہ کے کوچ کرا دیا اس فوج کے ساتہہ

راجہ شیر سنگہ بھی روانہ ہوا تھا لیکن چونکہ صاحب کمانڈر انچیف فوج انگریزی کی مرضی نہ ہوئی کہ گرمی کے موسم مین اس فوج کی مدد کے واسطہ ایسی ملک مین جیسا کہ ملتان بیماری کا گھر ہونے سی بدنام تھا فوج گورہ کو بھیجیں اسواسطہ یہہ فوج واپس بلائی گئی لیکن یہہ بات ضرور تھی کہ کچھہ نہ کچھہ کیا جاوے اور صاحب رزیڈنٹ نے ناچار ملتان پر فوج سکھہ زیر حکم راجہ شیر سنگہ اور سردار شمشیر سنگہ سندانوالیہ اور عطر سنگہ کالیانوالہ کے روانہ کی اس فوج کی جمعیت یہہ تھی کہ ایک رجمنٹ پیادہ آئین تھی اور نصف رجمنٹ پیادہ غیر آئین تین ہزار سوار دس توپین اور دو توپین بم کے گولہ کی راجہ شیر سنگہ سپہ سالار اس فوج کا تھا مگر اوسکی خاص افسری پیادگان پر تھی اور دو نو سردار فوج سواری کے افسر تھی ؛

۲۱ جون کو یہہ فوج تیجہ وطنی مین تھی اور آگے بڑھنے کو طیار تھی لیکن فوج کا جلد آگے جانا اوس وقت تک مصلحت نہ سمجھا گیا کہ جب تک لفٹنٹ اڈورڈس صاحب اور فوج بہاولپور مولراج پر کوئی قطعی فائدہ حاصل نہ کرلے - شیر سنگہ اور اوسکی ہمراہی سرداروں کو دغا یا فساد کا خیال نہ تھا مگر اونکی فوج مفسدون کے ساتھہ ہمدردی کرتی تھی اور اونکے ساتھہ بہت خوشی سے شامل ہوجاتے ۲۲ جون کو شیر سنگہ تلمبہ مین پہونچا اوسکو حکم ہوا کہ اس مقام مین ٹہیر جاوے لیکن یا تو اوسکی فوج اوسکے قابو مین نہ رہی تھی یا یہہ خیال کرکے کہ اونکی وفاداری پر اوسکو بہروسا تھا اوسنی چاہا کہ انگریزون کی فتوحات مین شامل ہوجاوے (کیونکہ کنیاری کی لڑائی لڑی گئی تھی) چنانچہ شیر سنگہ کوگران کو روانہ ہوکر پونچہا جو شہر ملتان سے نو میل کے فاصلہ پر ہی لفٹنٹ اڈورڈس صاحب نے اوسوقت شیر سنگہ کو حکم دیا کہ صاحب موصوف کے ساتھہ شامل ہوجاوے چنانچہ شیر سنگہ شامل ہوگیا اور ٹبی سے جہان لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کا لشکر تھا تین میل کے فاصلہ پر سورج کنڈ کے مقام پر اوسنی خیمہ ڈالا - اس جگہہ شیر سنگہ ششم جولائی کو پونچہا ؛

اگرچہ فوج سکھہ سرکشی پر آمادہ تھی لیکن بڑے سرداردنکو اوسقدر زور اوسپر تھا کہ فوج مذکور کم و بیش سیدھی رہی ہرچند یہہ بات ہوئی کہ بہت سے آدمی فوج کو چھوڑ کر مولراج کے ساتھہ جاملے اور بستم جولائی

کو شیر سنگہ نے باتفاق اوس فوج کے جو زیر حکم افسران انگریز کے تہی جرات اور کامیابی سے خدمت کی یہہ صورت
۱۰ ار اگست تک رہے جس تاریخ کو جنرل وش صاحب فوج گورہ لیکر ملتان کے سامنے پونچی *

سردار چتر سنگہ ان ایام مین ہزارہ کا ناظم تہا اوسکے فوج سرکش مشہور تہی مگر اوسنی حکام انگریزی کو اپنی فوج کی نیت بد کی خبر نہ کی اور اس بدنیتی مین وہ خود شریک تہا اور خود فوج کو سرکشی کی ترغیب دیتا تہا ششم اگست کو یہان تک نوبت پونچی کہ کرنیل کنورا صاحب جو قوم امریکا مین سے تہا اور سکہون کے سرکار کی ملازمت مین توپخانہ کا کمیدان تہا قتل کیا گیا چتر سنگہ نے اوسکو حکم دیا تہا کہ قلعہ ہری پور کے اندر سے توپین باہر نکال لاوے اور شہر کے باہر میدان مین ڈیرہ کرے کرنیل کنورا صاحب کو چتر سنگہ کے فساد کی نیت کا شبہہ تہا اس سبب سے اوس نے بعد منظوری کپتان ایبٹ صاحب کے جو کمشنر عدالت تہی اور ہزارہ مین صاحب رزیڈنٹ کے اسسٹنٹ تہی اس کام کے کرنے سے انکار کیا کرنیل مذکور توپون کے بیچ مین کہڑا ہو گیا اور توپون مین گراپ بہر کر کہا کہ جو شخص میرے پاس آویگا اوسپر توپ ماردونگا مگر چتر سنگہ نے اصرار کیا اور چونکہ کرنیل مذکور وہ توپین نہ دیتا تہا جو اوسکے سپرد تہین ایک جمعیت سکہہ سپاہیون کے اوسکے پشت کیطرف چہپکر چلے گی اور اوسکو گولی سے مار دیا جب اس قتل کی خبر لاہور مین پونچی تو صاحب رزیڈنٹ نے سردار جہنڈا سنگہ بوتالیہ کو چتر سنگہ کے فرزند گلاب سنگہ کا ایک معتمد ساتہہ دیکر اسواسطہ بہیجا کہ چتر سنگہ کو سمجہا کر ساتہہ لے آوے تا کہ اوسکے اس حرکت کے لاہور مین تحقیقات کیجاوے مگر چتر سنگہ کو جو کچہہ کرنا منظور تہا اوسنی اپنی جگہہ پختہ تجویز کر لی تہی جہنڈا سنگہ کے بہیجنے سے کچہہ حاصل نہوا راجہ دینانا تہہ بہی اسی کام کیواسطہ ہزارہ کو بہیجے گئے مگر وہ بے نیل مرام واپس آئے چتر سنگہ کی فوج کی جمعیت اوسکے سرکشی کے وقت دو ہزار آدمی سے زیادہ نہ تہی مگر روز بروز اوسکی جمعیت زیادہ ہوتے گئی اوسنی اپنے فرزند کو ملتان کو اور مہاراجہ گلاب سنگہ کو اور دوست محمد خان کو مدد کے واسطہ لکہا اپنی علاقہ پوٹہوار مین الوس بہرتے کے اور جہانتک اوسکا بس چل سکا اوسنی اپنی بغاوت کو جہانتک امکان ہو سکتا تہا زور دینے مین کوشش کی *

۱۹ اگست کو ہزارہ کے فساد کی خبر راجہ شیر سنگہ کے لشکر مین ملتان کے سامنے پونچی اس سردار نے باوجودیکہ
چارون طرف اوسکی سرکشی اور بدنیتی تہی اپنی سرکار کی خدمت واجب کرنیکی کوشش کی بہت سخت سزائین
دیکر اور انعامات کا وعدہ کرکے اوسنے اپنی فوج کو قایم رکہا تہا اور بلکہ جب اوسکے باپکے خط بہی اگست
کے مہینے مین اوسکے پاس پونچے تب بہی جادہ وفاداری سی اس سردار نے لغزش نہ کی اوسکو یقین
نہ تہا کہ اُسکا باپ سرکشی مین بہت پہنس گیا ہی اور اوسکو امید تہی کہ سردار جہنڈا سنگہ اور راجہ دینا ناتہہ
کے بیچ مین آنے سے سارا انتظام خاطر خواہ ہوجاویگا یکم ستمبر کو جب لفٹننٹ اڈورڈس صاحب کی
فوج کو اپنی جگہہ بدلنے کی ضرورت ہوئی اور غنیم نے اوسپر حملہ کیا تو راجہ شیر سنگہ نے اپنی خوشی سے
توپین باہر نکالکر فوج کی حرکت کرنے مین مدد دی پہر تیسری تاریخ ستمبر کو اوسنے مولراج کی فوج پر
توپ رانی کے اور اوسکو پہل پہر بہت پریشان کردیا خصوصاً اس غرض سے کہ اوسکی اپنی فوج
اور مفسدون مین ہمدردی جاتی رہی لیکن اوایل ستمبر مین بہت تاکیدی خط اس مضمون کے ہزارہ سے
آئے کہ سردار چتر سنگہ کی سرکشی ایسی تہی کہ عفو کی امید باقی نہ رہی تہی اور شیر سنگہ اور سب سچی سکہون سے
یہہ درخواست تہی کہ اُسکے ساتہہ جاکر شامل ہون ہزارے سے پیغامبرون نے آکر جسمین سب سے
بڑا آدمی صورت سنگہ مجیٹہیہ تہا سپاہ کو ورغلانا شروع کیا اور بیان کیا کہ اب فرنگیون کو ملک مین سے
نکال دینے کا وقت ہی اور جو شخص سردار چتر سنگہ کی حرکت کی خلاف ہوگا خالصہ کا دشمن ہوگا
فوج سکہہ سے ایسا اندیشہ ہوا کہ ۱۳ ستمبر کو یہہ تجویز پختہ ٹہیری کہ ملتان سے اوسکو علیحدہ کردیا جاوے
تاکہ ایسی جگہہ نہ رہی جہان اوسکو ترغیب سرکشی کی ہو تجویز یہہ ٹہیری کہ اٹاریوالہ اور سندانوالیہ اور
کالیانوالہ سردارون کی فوجین علیحدہ علیحدہ جانب کوچ کرین شیر سنگہ کی فوج کے باب مین یہہ تجویز ٹہیری
کہ گہاٹ کی طرف جاوے اور بظاہر یہہ خدمت اوسکی واسطے تجویز ہوئی کہ گہاٹ کی حفاظت رکہے
۱۴ تاریخ صبح کا وقت فوج کے کوچ کرنیکے واسطے مقرر ہوا مگر فوج نے ہلنا نہ چاہا صورت سنگہ
اور اور آدمیونکے ورغلانے سے سارا لشکر سرکش ہوگیا سردارون کو فوج نے گالیان دیکر

اور ڈہمکانا شروع کیا یہان تک کہ اونکی جانین محفوظ رہین اور آخر کار راجہ شیر سنگہ بہت مایوس ہو کر مفسدون مین شامل ہوگیا اور اپنی فوج لیکر ملتان کیطرف کوچ کرگیا اور وہان جاکر حضوری باغ مین ڈیرہ کیا کیونکہ دیوان کو اوسکا اعتبار نہ تہا اور قلعہ مین اوسکو آنے دینے سے اوسنے انکار کیا ٭

شیر سنگہ کی فوج کی علیحدگی کے سبب سے جنرل وش صاحب کو ناچار محاصرہ ملتان کا اوٹہا لینا پڑا مگر جنرل صاحب موصوف نے فقط یہہ کیا کہ حوالی شہر کیطرف علیحدہ جا پڑے اور وہان ٹہیر کر کمک اور محاصرہ کے قابل توپون کے آنیکا انتظار کیا گیا شیر سنگہ نے اب حتی المقدور کوشش کی کہ سرکشی پہیل جاوے اور ساری قوم باغی ہو جاوے اور تمام ملک مین خطوط فتنہ انگیز جاری کر دئی اور سب سکہون کو اشتعال دیکے کسی کی وہی مگر مولراج کو تب ہی یہی گمان رہا کہ شیر سنگہ انگریزون کے طرف تہا یا انگریزون سے خلاف تہا تو یہہ چاہتا تہا کہ قلعہ ملتان کو خالصہ کے واسطے لے لی اور شیر سنگہ کی باتون پر کچہہ اعتبار نہ تہا اوسنے شیر سنگہ سے معہ اوسکے افسرون کے گرنتہہ پر قسم کہلوائی کہ اونکا منشا بد نہ تہا مگر باوجود اونکی قسم کہانے کے انمین سے ایک کو بہی شہر کے اندر نہ آنے دیا ٭

آخر کار شیر سنگہ نے یہہ تجویز مصمم کی کہ اپنے باپ سی ہزارہ مین جا کر شامل ہو جاوے مولراج اس ارادے سے بہت خوش ہوا اور اوسکے جلد چلے جانے کے واسطے اوسکو روپیہ قرض دیا اور ۹ اکتوبر کو راجہ شیر سنگہ اپنی فوج کو جسکی جمعیت ۵۴۰۰ آدمی کی تہی ملک ملتان سے ہزارہ کی طرف روانہ ہوا ۱۱ تاریخ کو اوسنے معہ اپنی کل لشکر کے راوی عبور کیا اور جہنگ کیطرف کوچ کیا یہان اوسکی فوج نے بدعتین کین کہ مسجدون کو خراب کیا اور مسلمان باشندونکو لوٹا اس جگہہ شیر سنگہ کی فوج کے ساتہہ بنون کی فوج آکر شامل ہوئی یہہ فوج سرکش ہو گئی تہی اور قلعہ دلیپ گڈہ پر اوسنے تصرف کر لیا تہا اور فتح خان ٹوانہ کو قتل کر دیا تہا شیر سنگہ چناب کے کنارے کنارے وزیر آباد کیطرف کوچ کرتا رہا وزیر آباد پر لعل سنگہ مراڑیہ نے جو دوابہ سندہ ساگر کا صدر عدالتی تہا اور دو ہزار غیر آئین سوارون کے جمعیت سی مفسدونکا شریک ہوگیا تہا قبضہ کر لیا تہا ٭

سردار چتر سنگہ اکتوبر کے مہینے مین ہر طرف فتنہ اوٹہا رہا تہا یار کرے سرداران کو اُسنے اونکی امداد کی جلد وہی مین صوبہ پشاور کے دینیکا وعدہ کیا اور جنھنے فوج سکہ پشاور مین تہی اوسکو اپنی ساتھہ ملا لینے مین کامیاب ہوا تہا باوجود بعضے افسرون کے کوششون کی جو اپنے خدمت پر مستقل رہے فوج سکہ مقیم پشاور ۲۴ اگست کو سرکش ہوگئی اور چتر سنگہ سے ملنے کو کوچ کر گئی کپتان ایبٹ صاحب دلیری اور بہادری سے ہزارہ مین جمے رہے اور لفٹنٹ ہربرٹ صاحب نے قلعہ اٹک کو دوم جنوری تک بچا رکہا بعد اُسکے چونکہ اونکو امداد کے امید نہ رہی اور اونکی سپاہ اونکو چہوڑکر غنیم کیطرف چلی گئی اونکو مجبور بہاگنا پڑا اٹک کے سر ہونے کے بعد چتر سنگہ نے اپنی فرزند شیر سنگہ کے ساتہہ ملنے کو کوچ کیا +

راجہ شیر سنگہ کو دوم نومبر کو رام نگر مین فوج انگریزی سے جو زیر حکم لارڈ گوف صاحب کے تہی سخت ہزیمت ہوئی تہی یہہ معرکہ بالکل سوارون اور توپخانہ مین ہوا اور اُسکو جنگ نہین کہہ سکتے تہی یکم دسمبر کو سر جوزف تہکول صاحب نے فوج کے پیش دستہ کو لیکر چناب کو عبور کیا اور راجہ کے لشکرگاہ کیطرف بڑہ کر کوچ کیا مورچون کے سامنے کچہہ لڑائی ہوی مگر مورچون پر حملہ نہین کیا گیا اور تیسری دسمبر کی شب کو شیر سنگہ نے جہلم اور جلال پور اور پنڈ دادنخان کے راہ سی واپس کوچ کیا اور چیلیانوالہ مین جاکر قائم ہوا ۱۳- جنوری کو فوج انگریزی اوس پر حملہ کرنیکو بڑہی اس لڑائی کا حال جو اس لائق نہ تہی جیسا سرکار انگریزی کی فوج کے شایان ہو اکثر لکہا گیا ہی اور بیان کیا گیا ہی کہ سرکار انگریزی کی فتح ہوی تہی لیکن نہ تو سکہون کی فوج اور نہ سکہہ جنرل اپنی شکست ہونی سمجہتے تہی سب اچہی طرح لڑے مگر اوس روز جوانمردی جواہر سنگہ نلوہ مشہور سکہہ جنرل ہری سنگہ نلوہ کے بیٹے کے نام رہی جسنے سوارون سے حملہ کیا اور جس حملہ سے لڑائی کا نتیجہ جو کچہہ ہوا پیدا ہوا +

دو یا تین دن لڑائی کے بعد سردار چتر سنگہ اپنی فرزند کے لشکر مین شامل ہوا جب پہونچا تو شلک شاہانہ اوسکی سلامی کی سر ہوئی سردار موصوف اپنی ہمراہ میجر جارج لارنس صاحب لفٹنٹ ہربرٹ صاحب اور لفٹنٹ بوئی صاحب کو اسیر کرکے لایا تہا چتر سنگہ نے امیر دوست محمد خان کو اپنا شریک کر لیا تہا-

اور اوسکی مدد کے عوض مین تیس ہزار روپیہ نقد ۱۵ ہزار روپیہ کا پشمینہ دیا تہا اور ۱۵ ہزار روپیہ دینے کا وعدہ
مین وعدہ کیا تہا اس روپیہ کے عوض مین امیر نے صوبہ پشاور پر تصرف کر لیا اٹک کے محاصرہ مین اوسکے ساتہہ
اتفاق کیا اور ایک ہزار سوار اپنی فرزند اکرم خان کے ماتحت چتر سنگہ کی فوج مین شامل ہونیکو بہیجی *
۲۱ فروری کو گجرات کی لڑای لڑے گئی جسمین متفق فوج سکہہ اور افغان کو شکست تام ہوی اور ۵۳
توپین انکی لی گئین حقیقت مین اس جنگ کے بعد لڑائی ختم ہوگئی اس فتح کے بعد غنیم کا تعاقب بہت
چستی سے کیا گیا اور ۱۴ مارچ کو راولپنڈی مین چتر سنگہ اور شیر سنگہ نے معہ اوس قدر فوج سکہہ کے جو
باقی رہ گئی تہی ہتیار رکہدئے سولہ ہزار فوج اوسوقت اوسکے ساتہہ تہی *

اس لڑائی کے بڑی واقعات جسقدر سرداران اٹاریوالہ سی متعلق تہی یہہ تہی جو بیان کی گئی اس لڑائی
کے جو دو نوانگلستان اور پنجاب کے واسطے نتایج عظیم سے پُر ہی ہنوز ایک مسلسل تاریخ لکہی جانی باقی ہے
مگر اسجگہہ تہوڑا سا بیان اون بواعث کا جنکی سبب سے یہہ لڑائی واقع ہوئے لکہا جانا بے محل نہ
ہوگا *

ستلج کی لڑائی کے ختم ہونے پر قوم سکہہ جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کی بعد سے ہمیشہ تعداد مین
زیادہ ہوتی رہی تہی بہت سی برطرف ہوگئی تہی - پنجاب کے دیہات مین ناخوش سپاہی بہرے ہوئے
تہی آرام کے پیشون سے اونکو تنفر تہا اور اونکو پختہ یقین تہا کہ جو شکست اونکو ہوئی تہی فقط اونکے سردارون
کی دغا بازی اور نالیاقتی کے سبب سے ہوئی تہی یہہ لوگ اسبات کے خواہشمند تہی کہ ایک مرتبہ اور میدان
جنگ مین اپنی بخت آزمائی کرین *

دارالریاست مین راجہ لعل سنگہ سی کوئی خوش نہ تہا اور سرکار انگریزی کو اوسکی حمایت ضرور تہی - فوج
کو اُس سی اس سبب سے تنفر تہا کہ ستلج کی لڑائی کی تباہی مین اوسکو شرکت تہی اور مہارانی کے ساتہہ اوسکے
لگاوٹ تہی سردار اوسکی لالچ کے سبب سے اوس سی نفرت کرتے تہے اور اکثرون کی جاگیرین ہات
سی جاتی رہی تہین اوسکی معزولی کے بعد بہی جو نیا انتظام ہوا تہا اُس سی بہی لوگ راضی نہ تہی

راجہ تیج سنگہ کسی لایق نہ تہا اور دفعتاً عروج پاگیا تہا اور جو کچہہ اوسکو حاصل ہوگیا تہا غیبون سے ہوگیا تہا کچہہ لیاقت کے سببسے نہین ہوا تہا اور لوگون کے گمان مین یہہ بات تہی کہ راجہ مسطور بالکل صاحب رزیڈنٹ میجر ہنری لارنس صاحب کا مطیع الحکم تہا اور بہی بہت سے چہوٹے چہوٹے بواعث ناراضگی کے تہی گاؤکشی اب جرم نہ سمجھی جاتی تہی اور مسلمانونکو جنسی نفرت تہی اور جن پر سرکار سکہہ مین بہت ظلم ہوتا تہا اب اجازت ہوگیئی تہی کہ اپنی مراسم مذہبی ظاہر ادا کیا کرین یہہ سب لوگونکو یقین تہا کہ انگریزون کی نیت کبہی پنجاب سے چلے جانے کی نہ تہی اگرچہ راست یہہ ہی کہ فوج انگریزی سرداران اعلی کی تمنا سے رہی تہی کہ سرداران مسطور کو یہہ خوف تہا کہ ستلج کی لڑائی سے پہلے جو بدنظمی تہی وہی پہر ہوجاوے گی پس سرکشی کا سامان بہت کچہہ طیار رہتا لیکن اگر میجر لارنس صاحب جنکی اوپر لوگونکو اعتبار اور بہروسا تہا بیماری کے سببسے مجبور ہوکر پنجاب سے ایسی نہایت نازک وقت مین نہ چلے جاتے تو اونکی تیز ہوشی اور دانشمندی سے امکان تہا کہ امن قایم رہتا +

۱۸۴۸ء کا مفسدہ فساد ملتان سے شروع ہوا اور ملتان کا فساد مطلق اتفاقیہ ہوا کوئی وجہ اس امر کے یقین کرنے کے نہین ہی کہ افسران انگریزی پر جو حملہ ہوا دیوان مولراج کے حکم یا اُسکے اغماض سے ہوا مگر جب اوس حملہ کے سببسے اوسپر ایک سختی عاید ہوئے تو اوسکو یاد رہا کہ میرے پاس دولت کثیر ہے فوج بالکل میری کہنے مین ہے قلعہ ملتان ایسا ہی کہ ہندوستان بالا مین سبسے زیادہ مضبوط ہی اور اوسکے خیال مین یہہ بات تہی کہ سزا دینے والا اور عوض لینے والی طاقت دور تہی بلکہ وہ اُس طاقت سے ورسی بخوبی واقف بہی نہ تہا دو قباحتون مین سہی وسنی سرکشی کو کمتر سمجہا اگر اس فساد کی لاہور مین خبر پہونچنے کے وقت فوج انگریزی ملتان کے اوپر بہیجی جاتی اور جرم کے واقع ہونے کے بعد سزا جلد اور قطعے دیجاتی تو سکہہ سرکش نہوتے مگر ایک مفسد کی سزا دینی مین جو توقف ہوا اس سببسے سکہونکو یقین ہونیکی گنجائش ہوئی کہ امکان ہے کہ یہہ فساد جو سلطنت کے خلاف ہوا سزا سے بالکل بچا رہی + راجہ شیر سنگہ بہی جو ملتان کے سامنی سرکش ہوا پہلے سے اوسکی نیت سرکشی کی نہ تہی ۱۴ ستمبر

کی رات تک اگرچہ طمع اور تحریص بغاوت کی ایسی تہی کہ کم آدمیون کو ہوتی ہی وہ حق نمک پر قائم رہا اوسکا زور اپنی فوج پر بہت تہا اور امکان ہی کہ اگر اوسکی باپ کی منتین اوسکی مرضی کے خلاف اوسکو مفسدہ مین شریک ہونے کے ترغیب نہ دیتین تو اختتام محاصرہ تک راجہ موصوف اپنی فوج کو وفاداری مین قائم رکہتا - سردار چتر سنگہ کے فرزند کی سرکشی کا باعث خود سردار موصوف کے سرکشی تہی چتر سنگہ کے فساد سے پہلے دور کے اضلاع پنجاب مین تہوڑے تہوڑے کئی فساد ہوئے تہی مگر چتر سنگہ نے سرکشی ایسی کی کہ ساری قوم مفسد ہوگئی اور ملک پر تباہی عائد ہوئی +

چتر سنگہ کے اس طریق کے بواعث کیا تہی کیا سبب تہا کہ درحالیکہ اوسکا فرزند وفادار تہا اور وفاداری کے ساتہہ خدمت کرتا تہا چتر سنگہ خود ناراض تہا اسبات کا یقین ہونا مشکل ہی کہ وہ اپنے واسطے عروج چاہتا تہا وہ عمر مین ضعیف اور نحیف تہا اور دایم المریض - اوسکی عقل جو کبہی بہت روشن نہین تہی بیماری اور عمر کے بڑہتی جانے کے سبب سے کمزور ہوگئی تہی مدت سے وہ کہتا تہا کہ دنیا کو چہوڑ دونگا اور گنگا کو تیرتہہ کے واسطے جاؤنگا اور اپنے فرزند کو خطاب راجگی دلوادیا تہا خود یہہ خطاب نہین منظور کیا تہا نہ اوسکو یہہ امید ہوسکتی تہی کہ انگریزون کے پنجاب سے نکل جانے سے اوسکے فرزند کو کچہہ فائدہ ہوگا شیر سنگہ کو امراء سکہان سے انگریزون نے برتر بنا دیا تہا اور اوسکو بوجہ معقول امید ہوسکتی تہی کہ کچہہ عرصہ مین لاہور کی ریاست کی وزارت اور مہاراجہ خوردسال کی سرپرستی جسکو اوسکی ہمشیرہ منسوب تہی اوسکو حاصل ہوجاویگی - اور نیز اس نسبت کے سبب سے انگریزون کی نظر مین اس خاندان کو اوس سی زیادہ بزرگی جو سکہون کی نظر مین تہی کیونکہ جیسی مہاراجہ کی عمر زیادہ ہوتی غالب تہا کہ وہ کئی اور شادیان کرلیتے اور پنجاب مین بے بے کا زور محل سرا کی دیوارون سے باہر کچہہ نہین چلتا ہے شیر سنگہ کو جو امیدین تہین اونکے سبب سے اوسکو بوجوہ رضامندی حاصل تہی اور کوئی وجہ چتر سنگہ کے ناراض ہونے کے نہ تہی - ایک مرتبہ یہہ بات مشہور ہوئی تہی کہ کپتان ایبٹ صاحب کے اوسپر شک کرنے کے سبب سے چتر سنگہ ناچار مفسد ہوگیا لیکن صاحب موصوف جو بہت لیاقت کے آدمی تہی شک فقط اُسی جگہہ کرتے تھے جہان شک کرنے

کے وجہ معقول تہی اور اسباب مین اونکی رای کا درست اور صحیح ہونا بخوبی ثابت ہوگیا +

سردار چتر سنگہ ڈرپوک اور ضعیف العقل آدمی تہا اور ہمیشہ سی اوسکی یہہ عادت رہی تہی کہ جو شخص اوس سی زیادہ عقیل اور حوصلہ کے تہی اونکی صلاح پر بہروسا رکہتا تہا - اور غالب یہی ہی کہ اوسنی کسی ایسی شخص کے داؤ مین آکر فساد کیا جسکے وہ قابو مین تہا +

سردار چتر سنگہ راجہ شیر سنگہ اور سردار اوتار سنگہ کہ یہہ سردار بہی مفسدون مین شامل ہوگئی تہی اٹارسے مین زیر نظر رکہی گئی تہی مگر چونکہ دریافت ہوا کہ وہانسے بہی وہ فتنہ انگیز خط وکتابت رکہتے تہے وہ سب جنوری ۱۸۵۰ع مین اول الہ آباد کو اور بعد ازان کلکتہ کو قید کرکے بہیجے گئے اونکی جاگیرین سب ضبط کی گئین لڑای سی پہلے چتر سنگہ کے قبضہ مین ایک لاکہہ بائیس ہزار روپیہ کی جاگیر تہی کہ اس مین ۷۵ ہزار کے جاگیر اوسکی ذات کی تہی اور ۵۶ ہزار روپیہ کی جاگیر عوض نوکری کے تہی راجہ شیر سنگہ اور اوسکے بہائی کے قبضہ مین ۲۲۴۰۰ روپیہ کی جاگیر تہی اونکے واسطے ۲۰۰ گذارہ مقرر کیا گیا تہا یعنے چتر سنگہ اور شیر سنگہ اور اوتار سنگہ ہر متنفس کے واسطے ۴۸۰۰ روپیہ گلاب سنگہ مفسدون مین شامل نہین ہوا تہا کیونکہ وہ لاہور مین زیر نظر رکہا گیا تہا گلاب سنگہ اور اوسکے بہائی شیر سنگہ کو سرپرستی مہاراجہ خوردسال اور قلعہ کے خانگی امور کا اہتمام سپرد تہا اور گلاب سنگہ ظاہرا لاہور سے چلے جانے کی اور اپنے باپ سے شامل ہونیکے طیاری کر رہا تہا جب وہ ۷ ستمبر کو پکڑا گیا اور لاہور مین زیر نظر رکہا گیا اور ختم لڑای تک قید رہا - مگر کچہہ اوسکے نسبت ثابت نہین ہوا اور لڑائی سے پہلے جو اوسکی جاگیر تین ہزار روپیہ کی تہی اوسکی عوض مین لڑای کے بعد تین ہزار روپیہ کی پنشن اوسکی واسطے مقرر ہوئی +

بی بی تیج کور کی مہاراجہ دلیپ سنگہ سی شادی نہین ہوئی لڑائی کے بعد نسبت ٹوٹ گئی اور آخر کار اوسکے شادی جنجا سنگہ سردار ایسر سنگہ گل ٹاری والہ کے ساتہہ ہوئی اوس سے دو فرزند اوسکو پیدا ہوے بی بی تیج کور ۱۸۶۳ع مین مرگئے جنوری ۱۸۵۴ع مین چتر سنگہ شیر سنگہ اور اوتار سنگہ جنکا طریق ضبطی ملک پنجاب کے زمانے سے ناقابل اعتراض کے تہا قید سے رہا کئی گئی اونکو اجازت ہوئی کہ اپنی بود وباش کے واسطے

خاص حدود کے اندر جگہہ پسند کر لین اونکی گذارہ بہی بڑہای گئے چیتر سنگہ کا گذارہ اٹہہ ہزار اور شیر سنگہ کا چہہ ہزار روپیہ
مقرر ہوا برہما اور ایران اور سونتال کی لڑائی مین راجہ شیر سنگہ نے سرکار کی خدمت کرنے کے درخواست کی
اور بلکہ جنگ گذشتہ چین مین بہی اوسنی خدمت کرنیکے درخواست کی جب مفسدہ ہندوستان مین ہوا سردار
گلاب سنگہ کو فوج مین افسری ملی اور تمام مفسدہ کے ایام مین اوسنی شایان بہادری سے خدمت کی۔ اوسکو
کپتانی کا خطاب تہا اور اپنی بہائیون تیج سنگہ اور اوتار سنگہ کے ساتہہ زمینداری ۲۸۸۰۰ روپیہ سالانہ کی اودہ
مین اوسکو حاصل ہوئی +

ہندوؤنکے عقیدہ کے بموجب راجہ شیر سنگہ کی زندگی بہر کے عیوب اوسکی نیک موت کے سبب سے ہٹ گئی جب اوسنے
اپنی آپ کو قریب المرگ سمجہا اوسنی اپنی پاس برہمن بلائی اور اونسی دریافت کیا کہ تناسخ کے عذاب سے مین کسطرح بچ
سکونگا اس عذاب کا ہندؤنکو ہمیشہ خوف رہتا ہے انہون نے جواب دیا سات روز تک فاقہ سے گنگا کے
کنارے پر پڑا رہنا چاہیئے اور بہاگوت سنی چاہیئے کہ بہاگوت ۱۸ پرانون مین سب سے زیادہ اوتم ہے ۔
ہر روز صبح کے وقت راجہ مذکور کو دریا کے کنارے پر لیجاتے تہی اور دن بہر جیسا حالت زوال ہوش
مین اُس سی ہو سکتا تہا اُس پوران کو سنتا رہتا تہا +

ساتوین دن شام کو اوسنی دو ہزار روپیہ برہمنون کو دان کئی اور مر گیا +

اس طرح بعید از وطن بنارس کے پاک شہر مین پاک دریا کے کنارے پر وقت سے پہلے راجہ شیر سنگہ نے وفات
پائی اوسکا باپ سردار چیتر سنگہ اوسی سال کے شروع مین کلکتہ مین مر چکا تہا +

سردار دیال سنگھ مجیٹھیہ

نودہ سنگھ
سنہ [illegible] مین مرا

سردار دیسا سنگھ سردار کرم سنگھ ہنجری کی
دختر سے شادی ہوئی سنہ ۱۸۳۲ء مین وفات پائے

سردار لہنا سنگھ
(۱) سردار تارا سنگھ سلطان ونڈ یہ کی دختر سے شادی کی
(۲) سردار نار سنگھ ایمہ والہ کی دختر سے شادی کی
سنہ ۱۸۵۴ء مین وفات پاگیا

سردار دیال سنگھ سنہ ۱۸۴۹ء مین پیدا ہوا
سردار شیر سنگھ انبالہ والہ کی دختر سے
شادی ہوئی

سردار گوجر سنگھ سردار وزیر سنگھ
رنگڑ ننگل والہ کی دختر سے شادی
کی سنہ ۱۸۳۲ء مین وفات پائی

سردار رنجودھ سنگھ سنہ ۱۸۷۲ء مین مرگیا
(۱) سردار گلاب سنگھ چمیاری کی دختر سے
شادی کی
(۲) سردار سنت سنگھ سیانہوال
کی دختر سے شادی کی سنہ ۱۸۷۲ء
مین پیدا ہوا
سردار گجے اندر سنگھ

حال خاندان

دیہہ مجیٹھیہ سے جو شہر امرتسر سے دس میل کے فاصلہ پر شمال کے جانب مین واقع ہے پنجاب کے نہایت مشہور خاندانون سے ایک خاندان نامزد ہوا ہی مجیٹھیون کے بڑے خاندان کے تین شاخین ہین ایک شاخ مین اب سردار دیال سنگھ دوسری مین صورت سنگھ اور تیسری مین مہتاب سنگھ ہین ان سردارون مین قرابت بعیدہ ہے اور اُنکے خاندانون کا حال بالکل جدا جدا ہے سردار دیال سنگھ اور سردار مہتاب سنگھ پانچوین پشت مین

بہائی ہین اور تینون سرداروں کا مورث اعلی زمانہ حال سی چودہوین پشت مین تہا *

سردار دیال سنگہ کا خاندان رتبہ اور اقتدار مین اول ہی اوسکا پردادا نودہ سنگہ ایک معزز زمیندار شیر گل جٹ کی قوم کا تہا اس قوم کی ابتدا کا حال کمیدان دیوا سنگہ سردار بہادر کے حال کے ملاحظہ سے واضح ہوگا نودہ سنگہ کے شادی سردار امر سنگہ بگہ کی ہمشیرہ سی ہوئی تہی سردار مسطور دہرم کوٹ بگہ کا زبردست سردار تہا اور کہیتون کی مثل مین تہا اور ضلع گورداسپور مین اوسکی پاس بڑا ملک تہا نودہ سنگہ اپنی زوجہ کے بہائی کا ذیلدار بن گیا نودہ سنگہ نے ایک جاگیر ڈہائی ہزار روپیہ کے جسمین دو چاہ واقع موضع مجٹیہہ داخل تہی حاصل کی اور اوسنے ۱۸۰۸ء مین وفات پائی اوسوقت اُسکا ایک بیٹا دلیا سنگہ حیات تہا جسکی عمر بیس برس کی تہی یہہ لڑکا اپنے باپکے ترکہ پر قابض ہوا اور ۱۸۰۹ء تک سرداران بگہ کے ملازمت مین رہا لیکن جب اوس سال مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سردار بدہ سنگہ بگہ کے علاقہ پر جو کانگڑہ کے مہم کے واسطہ سامان رسد وغیرہ بہم اوس سی طلب کیا گیا تہا بہم پونہچانے مین قاصر رہا تہا تصرف کر لینے کی نیت سی مجٹیہہ اور دہرم کوٹ کیطرف کوچ کیا تو دیسا سنگہ نے جو اپنی زمانی مین بہت دانا تہا دیکہا کہ مہاراجہ کا مقابلہ کرنے سے کچہہ حاصل نہ ہوگا اور علاوہ اسکے چونکہ اوسکو بدہ سنگہ سے کچہہ اتحاد نہ تہا دیسا سنگہ مہاراجہ کی جانب آگیا مہاراجہ نے خوشی سی اوسکو ملا لیا اور جب بدہ سنگہ مغلوب ہوا تو مہاراجہ نے دیسا سنگہ کو جاگیر سوکال گڈہ اور بہاگووال جو بدت تک علاقہ بگہ مین تہی عطا کی *

سردار دیسا سنگہ بعد ازان رنجیت سنگہ کے ہمرکاب کانگڑہ کی مہم پر گیا رنجیت سنگہ کو راجہ سنسار چند کٹوچ نے اس واسطہ بلایا تہا کہ گورکہون کو جو زیر حکم امر سنگہ تہاپا کے ملک مین آگئے تہے نکال دینی مین مدد کرے سنسار چند کو اپنی دوستون اور دشمنون کی تمیز کرنے مین مشکل ہوئی ہوگی کیونکہ رنجیت سنگہ نے گورکہون کو نکالکر سنسار چند کے قلعہ پر جو دروازے کانگڑہ کی کنجی تہی قبضہ کر لیا اور دیسا سنگہ کو قلعہ کا کمیدان مقرر کیا علاوہ کمیدانی قلعہ کے دیسا سنگہ علاقہ پہاڑ کا ناظم مقرر کیا گیا جسمین علاقجات ذیل شامل تہی کانگڑہ چمبہ نورپور کوتلہ شاہ پور جسروٹہ بسولی مانکوٹ جسوان سپیہ گولیر کلہور مٹڈی سکیت کلو دتارپور ۱۸۱۱ء مین سردار دیسا سنگہ قلعہ کوٹلہ کیطرف فوج لیکر روانہ ہوا جو کانگڑہ اور نورپور کے نصف راہ مین واقعہ ہے اس قلعہ پر دہیان سنگہ کا تصرف تہا جو راجہ

گلیر کا وزیر تہا مگر اوسنی قلعہ کی مضبوطی پر بہروسا کرکے رئیس خود مختار کی عادات اور حرکات اختیار کین تہین -
مہاراجہ نے دیاسنگہ سی وعدہ کیا کہ اگر اس قلعہ کو ایک ہفتہ مین فتح کریگا تو نصف علاقہ تلوکناتہہ کا جس مین
وہ قلعہ واقع تہا جاگیر مین دیا جاویگا اس صاحب جرأت سردار نے وقت معہودہ کے اندر قلعہ کو تسخیر کرلیا اور جاگیر
موعودہ جمعی سات ہزار روپیہ کی حاصل کی دو سال کے پیچہے دیاسنگہ راجہ ہری پور کے علاقہ کو مالک مہاراجہ کے
ساتہہ شامل کرنیکو بہیجا گیا راجہ ہری پور کو پہلے لاہور مین بلا پاس شرم اور آبرو کے پکڑ لیا تہا +
سردار دیاسنگہ شہر امرتسر کا حاکم مقرر کیا گیا تہا اور ۱۸۱۸ء مین اوسنی ملتان کی مہم مین شہزادہ کہڑک سنگہ کے
فوج مین نمایان خدمت کی اسکے بعد وہ اپنی نظامت علاقہ کوہستان پر واپس گیا اور حسب معمول متفرق علاقون
کا مالیہ سرکار اور زر نذرانہ وصول کیا فقط بلاسپور نے سرکشی کی اور دیاسنگہ نے راجہ پر چڑہائی کرکے اوسکے ملک پر
دونو طرف ستلج کے یعنے اوس طرف بہی جو سکہون کے علاقہ کیطرف تہا اور اوس کنارے پر بہی جو محفوظہ سرکار انگریزی
تہا تصرف کرلیا یہہ تصرف عہد نامہ ۲۵- اگست ۱۸۰۹ء کے خلاف تہا اور اس تصرف کے مقابلہ کے واسطہ
سرکار انگریزی کی فوج فوراً حرکت مین آئی رنجیت سنگہ نے اپنی عہدہ دار کی اس حرکت کو نامنظور کیا اور دیاسنگہ
کو حکم دیا کہ کپتان روس صاحب کے جو سرحد کوہستان کے حاکم تہی خدمت مین حاضر ہوکر عذر خواہی کری دیاسنگہ
کا عذر فوراً منظور ہوا لیکن صاحب موصوف اور دیاسنگہ مین آپسمین ایسی تکلف کی ملاقات ہوئی کہ مہاراجہ
کو رشک ہوا اور کچہہ عرصہ تک مہاراجہ نے اوسکو کسی عہدہ دار انگریز سے ملنے کی ممانعت رکہی مسٹر مورکرافٹ
صاحب نے جو ۱۸۲۰ء مین امرتسر مین سی گذری تہی دیکہا کہ اس ممانعت کی سبب سے دیاسنگہ اونسے نہ مل سکا -
اسی عرصہ کے قریب سردار دیاسنگہ کو علاقہ بگووالہ واقع ضلع فیروزپور عطا ہوا دیاسنگہ نے اوس علاقہ
کے اندر ایک قلعہ بنایا اور علاقہ ملانوالہ مین اوسنی چند دیہات پر جو سردار اہلووالہ کے علاقہ مین تہے
بزور تصرف کرلیا - اوسکی جاگیر کثیر تہی - رنجیت سنگہ کی سلطنت کے عہد مین دیاسنگہ کو معہ اوسکے فرزند
لہناسنگہ کے ۱۲۴۲۵۰ روپیہ سالانہ کی جاگیرین ملی تہین ان جاگیرون مین مجیٹہہ تلوکناتہہ بگووالہ
علاقہ سابق بگہ کے ایک جزو کلان جسکا وہ ناظم مقرر ہوا تہا اور بہاکووال ہری کے خود پور نوشہرہ

زمان آباد واقع ضلع کانگڑہ داخل تہی

سردار دیسا سنگہ نے ۱۸۳۲ء مین وفات پائی اور اوسکے کل جاگیرات پر اوسکا بڑا بیٹا سردار لہنا سنگہ قابض ہوا -
اور اپنی باپکے اعزاز بہی اوسکو ملے دیسا سنگہ اپنی حیات مین ہمیشہ خوشحال رہا تہا اور اوسکی بادشاہ کی مہربانی جسنے اوسکو
خطاب کثیر الاقتدار عنایت کیا تہا کبہی کم نہ ہوئی دیسا سنگہ بہادر اور کامیاب سپاہی تہا اور عقلمند اور فیاض منتظم
تہا اور اوسکا نام لوگ اب بہی محبت سے یاد کرتے ہین جن پر اوسنی کبہی ظلم نہین کیا تہا

سردار لہنا سنگہ نے ۱۸۱۸ء کی مہم ملتان مین قابل تعریف خدمت کی اور تہوڑے عرصہ مین اپنی لیاقت اور علم
کے سبب سے معروف ہوگیا جب رنجیت سنگہ نے اپنی خوشدامن رانی سدا کور کے ملک پر تصرف کرنیکا تہیہ کیا تو اس کار ناخوش
آیند کے تعمیل کیواسطے لہنا سنگہ منتخب کیا گیا تہا یہہ فتنہ پرداز سردارنی گرفتار کئے گئے اور اسکو امرتسر مین لیجا کر
اسیر رکہا سب ملک ضبط کیا گیا اور بڑی مشل کنہیہ نے جسکے وہ رئیسہ تہی اوسکی بچانی کا قصد نہین کیا رنجیت سنگہ
کو ایسی آسانی سی کامیابی کی امید نہ تہی اور اوسنے بہری دربار مین یہہ بات کہی کہ سب کنیہ سردار بزدل اور
دغاباز ہین جب لوگون نے یہہ تقریر سنی اوسمین جو دہ سنگہ برخیدر بہی تہا وہ فوراً روانہ ہوگیا اور چند آدمی
لیکر قلعہ نانگا مین جا بیٹہا اور کچہہ عرصہ تک بہادری سے اوس قلعہ کے اندر لڑتا رہا قلعہ اٹل گڈہ بہی تین ہفتہ
تک لڑتا رہا ایک کنیز رانی سدا کور کے جسکو کچہہ جرات اپنی مالکہ کے حاصل ہوگئی تہی اس قلعہ مین لڑتی رہی +

دیسا سنگہ کے مرنے کے بعد اوسکے فرزند کو علاقہ کوہستان کی نظامت دریاے راوی و ستلج کے بیچ مین ملی
اور اس منصب پر ۱۸۴۴ء تک ممتاز رہا لہنا سنگہ پہاڑ مین نہین رہتا تہا بلکہ امرتسر اور مجیٹہہ مین رہا کرتا
تہا - امرتسر مین مثل اپنی باپکے دربار صاحب کا اہتمام اوسکو سپرد رہا یہہ منصب بڑی عظمت کا تہا اور اوسکے
اہتمام مین عقل اور حکمت عملی اور معاملہ فہمی درکار تہی سال مین ایک مرتبہ لہنا سنگہ پہاڑ کا دورہ ملک کا ملاحظہ
کرنیکے واسطے اور رعایا کی حق رسی کے واسطے اور حسابکے ملاحظہ کے واسطے کیا کرتا تہا - لہنا سنگہ حلیم مزاج
اور نیک آدمی تہا اور مثل دیسا سنگہ سکہونکی سرکار مین عمدہ ناظمون مین سے تہا +

سرکار سکہان اسباب مین مشہور تہی کہ اوسکے ناظم مرتشی اور لوٹنی والی تہی لہنا سنگہ کو مہاراجہ رنجیت سنگہ

کی حضور مین نہایت رسوخ تہا اور اوسکی صلاح کو مہاراجہ لحاظ کے ساتہہ سنا کرتے تہی اوسکو خطاب حسام الدولہ ملا تہا —

سنہ ۱۸۳۱ء مین گوجر سنگہ مجہیٹہیہ لہنا سنگہ کا بہائی شاہ انگلستان کے واسطے کلکتہ کو تحائف لیجانیکی لئی منتخب کیا گیا تہا اور اوسکو یہہ ہدایت تہی کہ اگر ممکن ہو تو سکارپور کی نسبت سرکار انگریزی کا منشا دریافت کرنے مین کوشش کری اس شخص کا اس کام کے واسطے منتخب ہونا اچہا نہ تہا سردار گوجر سنگہ ایک جوان آدمی رسمی لیاقت کا تہا اور خود بینی اوس مین بہت تہی اور عیاش تہا - وہ اپنی ساتہہ سو آدمی بہت توزک سے اونکا ٹہاٹ کرکے لیگیا یہہ آدمی سکہہ فوج مین سی عمدہ عمدہ منتخب کرکے اوسکے ساتہہ بہیجی گئی تھے - اوسکے ساتہہ اوسکی طریق کی اصلاح کے واسطے رائے گوبند جس رائی کشنچند کا بہائی گلاب سنگہ کمیدان جسکا نام بعد ازان کلکتیہ ہوا اور دیوا سنگہ کمیدان بہیجے گئی تہی اور ان لوگونکو اس سردار کی تہذیب مین نہایت دشواری ہوئی سردار مسطور ایک فرنگی عورت پر نہایت عاشق ہوگیا اور اسکے ساتہہ شادی کرنی چاہے گوبند جس نہایت پریشان ہوا اور رنجیت سنگہ اس حرکت سے نہایت ناراض ہوئے اور اوسکی کلکتہ سی واپس آنے کے بعد کچہہ عرصہ تک اوسکو دربار مین دخل نہ دیا سکارپور کے باب مین کچہہ خبر نہین لایا مگر انگریزون کی عادات اور خوبیان بہت سی پیدا کر لایا جنکے سبب سے دربار لاہور مین بہت دل لگی رہتی تہی اور انگریزی ندوقون مین گوجر سنگہ کو ایک شوق شمپین شراب کے پینے کا پیدا ہوگیا تہا اُسکے نشہ مین ایک روز شام کے وقت کلکتہ سے واپس آنیکے دو برس بعد وہ امرتسر مین اپنے گہر کے منڈیر پر پہرنے لگا اور اوسپر سے چالیس فٹ نیچے گر کر مر گیا +

سنہ ۱۸۴۰ء مین رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد کنور نونہال سنگہ نے ایک فوج زیر حکم سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ اور جنرل ونتورا صاحب کے منڈی پر بہیجے - راجہ بلبیر سین اسیر ہوکر امرتسر مین لایا گیا اور قلعہ گوبند گڑہ مین قید کیا گیا اور اوسکا ملک ممالک خالصہ مین شامل کیا گیا مگر لہنا سنگہ نے بہت دل سے اپنی پرانے دوست کی مدد کرنی چاہئے اور جب مہاراجہ شیر سنگہ تخت نشین ہوئی لہنا سنگہ کی سفارش سے راجہ مسطور قید سے رہا کیا گیا اور اوسکا ملک اوسکو واپس دیا گیا - لہنا سنگہ نے سندہانوالیون اور اور سردارون کے ساتہہ اوس عہدنامہ پر دستخط کئی تہی جسکے رو سی شیر سنگہ بہرحال کسیقدر عرصہ کیواسطے تخت نشینی سے محروم

رہنے کو تہا اور جب شہزادہ موصوف نے لاہور کیطرف کوچ کرکے قلعہ کا محاصرہ کیا تو لہنا سنگہ بہت خایف ہوا اور
جمعدار خوشحال سنگہ کے مکان مین چہپ رہا اور محاصرہ کے ختم ہونے تک وہین پوشیدہ رہا

جب راجہ ہیرا سنگہ کو زور حاصل ہوا سردار لہنا سنگہ کو جس سے پنڈت جلا راجہ ہیرا سنگہ کے معتمد کو نفرت تہی اپنی
جاگیرات اور اپنی جان کے جاتے رہنی کا خوف ہوا اور دفعتاً اوسکو خیالات مذہب پیدا ہوئے اور پنجاب
کو چہوڑکر تیرتہون کو روانہ ہوا پہلے ہردوار گیا اور بعد اُسکے بنارس الہ آباد جگناتہہ اور کلکتہ کو گیا جب ستلج
کی لڑائی نومبر ۱۸۴۵ء مین ہوئی لہنا سنگہ کلکتہ مین تہا پنجاب کے چہوڑنے سے پہلے اوسنے اپنی جاگیرات
کا اہتمام اپنی سوتیلی بہائی رنجودہ سنگہ کو سپرد کردیا جو سردار دیسا سنگہ کا ایک پہاڑی عورت سے
سب سے چہوٹا بیٹا تہا ٭

اس وقت سردار رنجودہ سنگہ فوج سکہہ مین ایک جنرل تہا تہوڑا عرصہ پہلے وہ اُس مہم سے واپس آیا تہا جو وزیر
جواہر سنگہ نے راجہ گلاب سنگہ پر جمون کو بہیجی تہی اور انگریزون سے لڑائی کے واسطے بالکل مستعد تہا کہ انگریزون
سے وہ کچہہ خوش نہ تہا اُسنے اپنی برگیڈ کو لیکر جسمین دس ہزار پیادہ فوج اور ساٹہہ توپین اور کچہہ کشادہ سوار
تہی پہلور کو کوچ کیا اور ۱۷ جنوری ۱۸۴۶ء کو دریا کو اس نیت سے عبور کیا کہ اگر ممکن ہو تو لدہیانہ پر حملہ
کرے اور محاصرہ کی توپین جو فوج انگریزی کے ہڈکوارٹر کو جاتی تہین چہین لے ۲۱ جنوری کو اوسنے سر ہنری سمتہ
صاحب کی فوج کا راہ بدووال کے مقام پر روک لیا جو لدہیانہ کو کوچ کرتے تہی اور تقریباً کل اسباب اوس
فوج کا لوٹ لیا مگر یہہ کام زیادہ تر اس سبب سے ہو سکا کہ فوج انگریزی تہکی ہوئی تہی اس سبب سے یقینی
تہین کہ رنجودہ سنگہ نے کچہہ سپاہیانہ جرات کی ہو اس امر سے رنجودہ سنگہ کی فوج جس کے ساتہہ سردار اجیت سنگہ
لاڈوہ والہ آکر شامل ہوگیا تہا ایسے دلیر ہوگئے کہ علی وال مین ۲۸ جنوری کو اوسنے ایک مضبوط مقام کو
برخلاف حکم اپنے جنرل کے چہوڑ دیا اور انگریزی فوج پر حملہ کرنے کو چلی - جو شکست اوس فوج کو ہوئی تاریخ
مین درج ہو چکی ہی اور اُسکا یہان ذکر کرنیکی کچہہ ضرورت نہین ہی - رنجودہ سنگہ اور سرکردگان فوج سکہہ سے
کچہہ اچہا تہا اگرچہ واقعہ مین ایسے لوگونکو سرکردہ کیا کہا جاوے جو لڑائی کے وقت ہمیشہ سب سے پیچہے جاکر شامل ہوتے

تھی اور بھاگنے کے وقت سب سے پہلے بھاگتی تھی اوسکی خبر لی ایسی لیل تھی جیسی راجہ لعل سنگہ کی اور اوسکی بزدلی ایسی نمایان تھی جیسی راجہ تیج سنگہ کی گروہ دغاباز نہ تھا اوسکے معتمد فوج انگریزی کے لشکر مین نہ تھی جیسے راجہ لعل سنگہ کے اور وہ مثل راجہ لعل سنگہ کے انگریزون کی فتح کے دعا مانگتا تھا نہ اونکی فتح ہونے کے واسطہ محنت کرتا تھا

اس لڑائی کے ختم ہونے کے تہوڑی عرصہ کے بعد سردار لہنا سنگہ اہالیان کونسل اور صاحب رزیڈنٹ کے بلانے سی کلکتہ سی واپس آیا۔ اوسنی کونسل مین داخل کئی جانی سی انکار کیا مگر بیان کیا کہ خلوت مین جو صلاح مجھسے لیجاویگی حتی المقدور اپنی دونگا اور حکومت امرتسر گوبندگڈہ اور کل علاقہ مانجہہ کی جو راوی اور بیاس کے بیچ مین پہاڑون سی قصور تک ہی منظور کی اب لہنا سنگہ اور رنجودہ سنگہ مین بڑا نزاع واقع ہوا۔ رنجودہ سنگہ نے بڑے مشکل وقت مین جاگیرات جو اوسکے سپرد ہوئی تہین بچا رکھی تہین اور لہنا سنگہ کے واپس آنے پر اوسنی نصف کا دعوی کیا۔ لہنا سنگہ کی یہہ خواہش تھی کہ کچہہ تہوڑی سے جاگیر فقط قریب بیسوین حصہ منجملہ کل جاگیر کے دی دونو تجویزین بعید از انصاف تہین اور مسٹر لارنس صاحب کا کل زور لگا تو اس تکرار کا فیصلہ ہوا صاحب موصوف نے لہنا سنگہ کو سمجھا کر بارہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر رنجودہ سنگہ کو دلوائی +

اگست ۱۸۴۶ع مین لہنا سنگہ نے کونسل مین شامل ہونا منظور کیا مانجہ کا انتظام اوسکا کامیاب ہوا تھا اگرچہ اوسکو سزای موت دینی مین عذر رہتا تھا اوسنی ایسی تدبیر کی کہ رہزن اور ڈاکو ملک مین سی نکل گئی جو پہلے بعد ختم ہونے ستلج کی لڑائی کے ساری علاقہ پر تاخت کرتی پہرتی اور کوئی سردار ایسا نہ تھا جسکی حکومت سی سردار لہنا سنگہ کی حکومت کی مانند لوگ راضی ہون۔ مگر اوسکی جہان دیدہ آنکہہ نے دیکھا کہ فساد پیدا ہونے کے آثار ہین اور اوسنی پنجاب سی چلی جانیکا تہیہ کر لیا جنوری ۱۸۴۹ع مین اوسنی پنجاب کو چہوڑ دیا اور بنارس کو روانہ ہو گیا اوسکی ذاتی جاگیر مین اور دہرم ارتھہ جو اوسنی دی ہوئی تھی جنکی مقدار ۲۰۰۰۰ ہ کے تھے اور جاگیر عوض نوکری جسکی جمع ۱۵ ہزار روپیہ کی تھی اوسکو واگذار رہین اور سب جاگیرات اوسکی ضبط ہوئین مگر دربار نے وعدہ کیا کہ جب پنجاب مین واپس آویگا تو پہر دیجاوینگی +

ستلج کی لڑائی کے ختم ہونے پر سردار رنجودہ سنگہ جو صلح ہونیکے نہایت خلاف تھا ایک عہدہ دار انگریز کے

ہمراہ قلعہ دار کانگڑہ کی فہمایش کے واسطے بہیجا گیا کہ قلعہ حوالہ سرکار انگریزی کردی - اوسنی اس کام کی تکمیل مین بہت کوشش نہین کی اور اسباب کی تعین کرنیکی بہت وجوہ ہین کہ اسکی برانگیختگی سی محافظان قلعہ نے بہت استادگی اور اتنی عرصہ تک کی کہ درصورت دیگر نہ کرتے بعد اوسکے رنجودہ سنگہ لاہور مین عدالتی مقرر ہوا مگر اس منصب مین اسنی قابل رضامندی کام نہین کیا جب اوسکے بہائی کے ساتہہ تنازعہ کا فیصلہ ہوگیا کچہہ توپین جو لہنا سنگہ کو واپس ملجانی چاہئی تہین رنجودہ سنگہ نے اپنے مکان مین امرتسر مین چہپا رکہی تہین اوسنی اونکی چہپا رکہنے سے انکار کیا مگر جب حکماً تلاشی لی گئی تو ایک بڑی توپ بم کے گولون کی دو بارہ سیری گولون اور ایک تین سیری گولہ کی توپ ملی اس طریق کے سبب سے صاحب رزیڈنٹ کی سفارش سی اہالیان دربار نے اوسکو عہدہ عدالتی سے برخاست کیا اور اوسکی جگہہ سردار کاہنہ سنگہ مان اس منصب پر مقرر ہوا دوسرے سال یعنی سنہ ۱۸۴۸ع مین ملتان کے فساد کے شروع ہونے کے تہوڑی عرصہ کے بعد مولراج کے ساتہہ فتنہ پرداز خط وکتابت کرنے مین رنجودہ سنگہ پکڑا گیا اور قید رکہا گیا اور فقط لڑائی کے ختم ہونے کے بعد رہا ہوا

جب رنجودہ سنگہ گرفتار ہوکر قلعہ کو بہیجا گیا دس ہزار بدکیان اوسکی لاہور کے مکان مین رہگئی تہین کہ ایک صندوق مین مقفل تہین ایک بدکی پانچ روپیہ کی ہوتی ہے جب سردار رہا ہوا تو وہ روپیہ نہ پایا کہتے ہین کہ چور چورالی گئی تہی مگر یقین ہی کہ بعض سردار جو اب متمول اور معزز ہین بتا سکتی ہین کہ وہ روپیہ کیا ہوا اور بار نی اوسکی جاگیر ضبط کرلی مگر ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکے بہائی نی ڈہائی ہزار روپیہ سالانہ اوسکا مقرر کردیا لہنا سنگہ کی وفات پر یہہ سالانہ بند ہوگیا اور سرکار نے نقد پنسن تین ہزار روپیہ سالانہ اوسکے واسطے مقرر کی جو اوسکی حیات تک ملتی رہی رنجودہ سنگہ سنہ ۱۸۷۲ع مین مرگیا

سردار لہنا سنگہ سنہ ۱۸۵۱ع مین پنجاب کو واپس آیا مگر دو برس کی بعد پہر بنارس کو واپس گیا جہان وہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع کو فوت ہوا ایک بیٹا اوسکا سردار دیال سنگہ ہی جس کی عمر اب پچیس سال کے ہے اوسکو انگریزی فارسی اور ہندی مین اچہی تربیت ہوئی ہے اُسکے پاس چہہ ہزار روپیہ کی جاگیر علی الدوام ہے اور بنارس مین بہت سی جائداد ہے کہ وہ جائداد اوسکی باپ نی چند سال ہوئے

خریدی تہی ✤

سردار لہنا سنگہ بڑی لیاقت کا آدمی تہا ہنرمند صناع تہا اور نئی باتین اختراع کرتا تہا سکہون کے توپخانہ کو اُسنی بہت فروغ دیا اور چند بہت خوبصورت توپین اوسکی بنائی ہوئی علی وال اور اور لڑائیون مین گئی تہین - اور چیزون مین اوسنی ایک گہنٹہ بنایا تہا جس سی گہنٹہ دن مہینی اور کمی بیشی چاند کی معلوم ہوتی تہی اوسکو علم ہیئت اور ریاضی کا شوق تہا اور کئی باتین جانتا تہا منتظم ملک وہ ایسا تہا کہ رعایا اوس سے بہت راضی رہتی تہی غریبون پر وہ کبہی ظلم نہین کرتا تہا تشخیص نرم کرتا تہا اور اوسکی فیصلے حقیقت مین انصاف کے ساتہہ ہوتی تہی بہ حیثیت مدبر ملک کہہ سکتی ہین کہ لاہور مین فقط ایک ہی ایماندار آدمی تہا فریب اور رشوت ستانی کو لاہور کی سرکار مین فروغ تہا مگر لہنا سنگہ کے ہاتہہ ہمیشہ صاف رہتے تہی اگرچہ اوسکے گرد حریص اور بے ایمان تدبیر کرنے والے تہی مگر اوسنے اپنی ایمانداری بغیر لوث کے قایم رکہی مگر اوسمین ایک قصور تہا جس سی سب اوسکی نیکیان برباد ہوگئین وہ ڈرپوک اور بزدل تہا اور وہمی تہا* اور اندیشہ کے نزدیک پوہنچنے پر ہمیشہ کو ہردوار کے نہانے کے لئی یا بنارس کے بہوکہی برہمنون کو بہوجن دینے کے واسطی بہاگ جانے کو طیار رہتا تہا -

۱۸۴۵ء مین سردار لہنا سنگہ کی سیرت اور لیاقت انتظام کا اگر کوئی آدمی سرگروہ پنجاب مین ہوتا تو جو بڑی تباہیان اسملک پر پڑین ٹل جاتین مگر وہ سچا حبیب الوطن نہ تہا - وہ یہہ بات نہین سمجہتا تہا کہ مدبر ملک کا مذہب بلکہ حقیقت مین ایک بہادر آدمی کا مذہب یہہ ہی کہ زمانہ اندیشہ مین اپنی ملک کا حامی رہی اور جو مصیبتین پڑین اُنمین شریک رہی اور در حالت ضرورت اپنی ملک کے ساتہہ ضایع ہو جاوے ✤

* پنجاب مین ایک مثل مشہور ہی کہ پنجاب مین تین خاندانون مین یعنی اٹاریوالہ اور مان اور مجیٹہیون مین اکثر نامور آدمی پیدا ہوئے ہین - سرداران اٹاریوالہ بہادر اور بے ایمان ہین - سرداران مان حسین اور بہادر اور سچے ہین - مجیٹہیہ عقلمند اور ڈرپوک ہین

سردار صورت سنگہ مجیٹھیہ

- گوجر
  - دیگو
    - درگاہ سنگہ
      - سردار امر سنگہ
        - سردار کاہنہ سنگہ
  - اتیغو
    - عزت سنگہ
      - فتح سنگہ
        - چندا سنگہ
        - وسادا سنگہ — سردار گلاب سنگہ پوونڈیہ کے دختر سے شادی ہوئی
        - سردار عطر سنگہ
          - سردار صورت سنگہ — عـ۱ سردار رن سنگہ وچھوار کی دختر سے شادی کی — عـ۲ صاحب سنگہ اٹاریوالہ کی دختر سے شادی کی
        - پرتاب سنگہ زمیندار
        - ہیرا سنگہ زمیندار
      - جیمل سنگہ اولاد زندہ ہے کشتکاری کرتے ہین
    - سہج سنگہ
      - سردار ادم سنگہ

حال خاندان

شل اور اشخاص خاندان مجیٹھیہ کے عزت سنگہ اور سہج سنگہ دو نو بہائی سرداران سکر چکیہ کے نیک و بد مین شامل تھی عزت سنگہ نے ایک ٹکرہ علاقہ دہنی کا اپنے واسطے حاصل کیا اور بہت مشکل سی ہمیشہ لڑکر اپنی وفات تک جو سنہ ۱۸۰۲ء مین واقع ہوئی اُس علاقہ پر قبضہ رکہا - اوسکی وفات کے وقت اوسکے بیٹے فتح سنگہ اور جیمل سنگہ لڑکے ہی تھی پس اوسکے بہائی سہج سنگہ نے اوسکے علاقہ پر تصرف کر لیا سنہ ۱۸۰۱ء مین سہج سنگہ مرگیا اور ادم سنگہ

اوسکا فرزند اکبر کل ترکہ پر قابض ہوا فتح سنگہ اور جیمل سنگہ نے کچہہ تکرار نہین کیا اگرچہ اگر وہ اپنی باپکے ترکہ کے حصہ کا دعوی کرتے تو واجبی کرتے - یہہ سب رشتہ دار بالاتفاق ملی رہی اور جب رنجیت سنگہ کو زور حاصل ہوا تو اوسکے اونہون نے طاعت اختیار کی اور نذرانہ دیکر اپنی علاقہ مین بحال رہی مگر تہوڑی عرصہ کے بعد ۱۸۲۳ء مین مہاراجہ نے راولپنڈی کیطرف کوچ کیا اور تیلا اور روہتاس کو مہاراجہ نے طلب کیا یہہ ایک بڑا اور مضبوط قلعہ دریاے جہلم سی چہہ میل کے فاصلہ پر ہی اور اوسکو سردار حیت سنگہ نے افغانون سے چہنیا تہا سردار اوتم سنگہ نے قلعہ کے دیدینی سے انکار کیا مگر لڑائی کے شروع ہونے سے پہلے سمجہہ گیا اور دونو قلعہ مہاراجہ کو دیدئے مہاراجہ نے قلعہ کو موہر سنگہ لمبا اور راجہ نور خان کے سپرد کیا اور مہاراجہ نے کل علاقہ دہنی پر تصرف کر لیا جو گہوڑون کے نسل کے واسطے اوس زمانہ مین مشہور تہا - عطر سنگہ اوتم سنگہ کا پسر متبنی ۱۸۲۹ء مین راولپنڈی کے گرد نواح کے علاقہ کا ناظم مقرر کیا گیا ۱۸۳۱ء مین فوت ہوا اور اوسکی کل جاگیر ضبط ہوئی مگر اوسکے خاندان کو بلا گذارہ مہاراجہ نے نہین رکہا عطر سنگہ کو ۲۰۰۰ روپیہ کا علاقہ کیسر اور گنجی محل مین ملا اور اوسکی عموزاد بہائی کاہنہ سنگہ کو جسکا باپ سردار امر سنگہ ہزارہ مین کام آیا تہا اوسی قدر علاقہ کوٹ بہائی اور سید پور مین ملا امر سنگہ کاہنہ سنگہ کا باپ نامی سپاہی تہا یہہ سردار بعرف امر سنگہ کلان معروف تہا اور سردار مہتاب سنگہ مجیٹہیہ کا باپ امر سنگہ خورد کہلاتا تہا

جب دیوان رامدیال ہزارہ مین مارا گیا تہا امر سنگہ کلان اوس ملک کا ناظم مقرر کیا گیا تہا اول اول تو اوسکی نظامت کے عہد مین کم وبیش امن رہا مگر آخرکار اوسنی محمد خان ترین سی جو ایک نامی رئیس تہا تکرار کیا اور تارا گڈہ مین ڈہوند ترین تنول اور کرال قومون کو جو محمد خان کی جانب ہوکر ہتیار اوٹہا کر کہڑے ہوگئی تہی سخت شکست دی لڑائی ختم ہوگئی تہی غنیم بہاگ گئی تہی اور فوج سکہہ میدان سی چلی آئی تہی اوسوقت امر سنگہ پیاسا اور تہکا چہوٹے نالے سمندر پر نہانے اور پانی پینے کے واسطے گیا اوسکی ساتہہ تہوڑے سی سوار تہی اور دشمن کے بہت سی آدمیون نے گہیر کر جب دیکہا کہ جمعیت تہوڑی ہی آپڑے اور امر سنگہ اور اوسکے ہمراہون کو قتل کیا امر سنگہ اور اوسکی ہمراہی جان نثاری کے ساتہہ لڑے ایک مہینی تک سردار کی لاش اوس زمین پر

پڑی رہی جہان وہ مارا گیا تہا مگر آخر کار سکہون نے لاش کو لے لیا اور جیسی عزت اور مراسم واجب تہے اوسکے ساتہہ اوسکو جلا دیا

آج کے دن تک یوسف زئی مین امر سنگہ کا نام خوب یاد ہی اور لوگ اب بہی ایک بڑا درخت دکہاتے ہین جس مین ایک سوراخ وار پار ہے اور کہتے ہین کہ یہہ سوراخ ایک تیر سے ہوا تہا جو امر سنگہ نے کمان سے چہوڑا تہا

تہوڑے عرصہ کے بعد عطر سنگہ کو اس خاندان کے پرانی علاقہ دہنی کا انتظام سپرد کیا گیا مگر اوسکو یہہ علاقہ جاگیر مین نہین ملا عطر سنگہ ۱۸۴۳ء مین ہزارہ مین مارا گیا تہا اور صورت سنگہ جو اسکا اکلوتا بیٹا تہا اوسکے ترکہ کا وارث ہوا یہہ جوان اپنی سوارون کے ساتہہ پشاور مین متعین ہوا تہا اور جنگ اول پنجاب ۱۸۴۵ء مین نوشہرہ کے گرد و نواح کا انتظام کرتا تہا کہ وہان بڑی بدنظمی ہو گئی تہی - جب راجہ لعل سنگہ وزیر تہا اوسنے اس امر مین کوشش کی کہ صورت سنگہ اپنی جاگیر جہلم مین چہوڑ دے اور اوسکے عوض مین دوابہ باری مین اور جاگیر لے لے اور جب صورت سنگہ اسپر راضی نہوا تو راجہ موصوف نے اپنی بہائی میر چند کو بہیجا کہ زبردستی سے جاگیر اور قلعہ کیسیرا پر تصرف کر لے - صورت سنگہ نے اس زبردستی کا مقابلہ کیا مگر صورت سنگہ مغلوب ہو جاتا اگر لعل سنگہ اپنی فتنہ پردازی کے سبب سے جو اوسنے کشمیر کے باب مین کی تہی اختتام سال ۱۸۴۶ء مین اپنی منصب سے معزول نہ ہوتا لیکن بہرحال صورت سنگہ کی جاگیر کا بڑا حصہ ضبط کیا گیا تہا مگر اوائل ۱۸۴۷ء مین پہر واپس ملگیا جب ۱۸۴۸ء کا فساد ہوا سردار کاہن سنگہ پشاور مین تہا اور وہان اردلی رجمنٹ کا حاکم تہا آخر تک سردار مسطور وفادار رہا مگر اوسکی وفاداری کا باعث زیادہ تر اوسکی بے اختیاری تہی نہ کہ نیک نیتی اور جب پشاور کی فوج باغی ہوئی تو اوسنے حتی المقدور اسمین نہایت کوشش کی کہ پہر وفاداری کرنے پر واپس آوے - مگر جب سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ پشاور مین پونچا کاہن سنگہ اوسکے ساتہہ ملگیا اگرچہ خوشی سے نہین اور اختتام لڑائی تک فوج مفسدہ کے ساتہہ خدمت کرتا رہا ؛

مگر سردار صورت سنگہ کسیطرح اپنی عموزاد بہائی کے خوف و ہراس مین شریک نہ تہا - وہ فساد مین ابتدا سے شریک ہو گیا تہا اور حقیقت مین مفسدہ پردازون مین وہ بہی ایک تہا معلوم ہوتا ہی کہ جولائی ۱۸۴۸ء مین اوسنے سردار

چتر سنگہ کے ساتہہ فساد آمیز گفتگو کرہی تہی اور جب جولائی ۱۸۴۸ء مین وہ پشاور سی ہمہ پانسو سوارون کے راجہ شیر سنگہ کے ساتہہ شامل ہونیکے واسطے طلب ہوا تو اوسکے سردار چتر سنگہ کے ساتہہ راہ مین ایک روز ملاقات ہوی اور وہ راجہ شیر سنگہ کے پاس وسکے باپ کا حکم فساد کرنیکے واسطے لے گیا راجہ شیر سنگہ کی بغاوت کا بڑا سبب صورت سنگہ کا اثر بد معلوم ہوتا ہے شیخ امام الدین کا بیان ہی کہ ملتان مین جو ۱۴ ستمبر کو راجہ شیر سنگہ کے عہدہ دارونکا مجمع ہوا اوسمین راجہ شیر سنگہ نے اپنی آدمیون کو وفادار رہنے کے واسطی سمجہانی کی کوشش کی مگر صورت سنگہ نی سپاہیون کے ساتہہ گرمجوشی سے تقریر کی اور اوسکے دلائل سی سپاہ کی طبیعت ایسی بہڑک گئی کہ راجہ شیر سنگہ اپنی جان یون ہی بچا سکتا تہا کہ سبکے ساتہہ ہوکر مولراج کیطرف چلا جاوی جب شیر سنگہ ملتان سی روانہ ہوا صورت سنگہ ایک قسمت فوج کا افسر بنایا گیا جسمین دو ہزار آدمی اور دو توپین تہین ضلع گوجرانوالہ مین جلالپور کو کوچ کرنے مین اس فوج نے بہت بدعتین کین چنیوٹ مین خصوصاً جہان مسلمانون کی آبادی ہی اور جہنگ مین مسجدون کی بڑی خرابی ہوئی اور بہت سی لوگون کے ساتہہ سخت سلوک ہوا صورت سنگہ نے دو لاکہہ روپیہ سرکاری خزانہ کا جو ملتان کو جاتا تہا لوٹ لیا گجرات کے لڑائی کے بعد باداش کا وقت ایا - صورت سنگہ کی جاگیر مین جمعی ۲۲۵۰۰ روپیہ کے ضبط کی گئین اور اوسکو بنارس کو جانیکا حکم ہوا جہان وہ نظر بند رہا اور سات سو بیس روپیہ سالانہ پنشن پاتا رہا

کاہن سنگہ کے طریق کی نسبت کچہہ رحم کیا گیا اوسنی وفادار رہنی مین کوشش کی تہی مگر اتنا زور اوسکی طبیعت مین نہ تہا کہ اورون کا حال دیکہکر اور اورونکی ترغیبونکا مقابلہ کرے مگر اوسکا جرم صورت سنگہ کے جرم کے برابر نہ تہا اوسکی جاگیرات جمعی چالیس ہزار روپیہ کی ضبط کی گئی مگر اوسکو تین ہزار چہہ سو روپیہ سالانہ پنشن ملی اور ۱۸۵۳ء سے زمانہ وفات تک کہاتا رہا +

جب کاہن سنگہ کی جاگیرین جاتی رہین اوسکے پاس دو ہاتہی تہی جنکے اوپر تکلف اور شان کے موقعون مین وہ سوار ہوا کرتا تہا مگر اس سردار نے سمجہا کہ مین بہی اور میرے ہاتہی بہی بیکار بیٹہی رہنے سے گذارہ نہ کرسکینگی اور اوسنی اپنے ہاتیون سے کام لینے کا ارادہ کیا پس اوسنے ایک جوکٹہا طیار کرایا اور اوسکے نیچی کے رخ قریب

بیس ہلون کے برابر برابر لگای اس جو کہتی مین ابس نی اپنی ہاتہی جوت دی - اوران زیرک حیوانون
نے مجیٹہہ کے کہیتون مین اسطرح ہل چلایا کہ گویا پیدایش سے اسی کام مین لگی ہوئے تہی اور لوگ ہر طرف سے
یہہ عجیب تماشا دیکہنی آتی تہی - سردار مسطور نے ایک بہت بڑا چاہ اور چرخ چوب بنوایا اور ہاتہیون سے
اون کہتیون کی جسمین اُنہون نے ہل چلایا تہا آب پاشی کرائی

۱۸۵۷ء کے فساد مین سردار صورت سنگہ جلاوطن بنارس مین تہا برگشتگی ایام سے اوسکو عقل آگئی تہی اور اب وہ وفادار
مین ایسا سرگرم ہوا جیسا پہلے فساد مین تہا +

چوتہی جون ۱۸۵۷ء کو نمبر ۳۷ پلٹن ہندوستانی پیادگان کی بنارس مین توڑ دی گئی تہی اور لدہیانہ کے سکہون کے
پلٹن مین جو اوس موقع پر موجود تہی کچہہ حرکات مشتبہ دیکہی گیین تو جو توپین ۳۷ پلٹن کے واسطے
طیار کی گیئن تہین سکہون کیطرف موڑ دی گیین اس تمام معاملہ مین معلوم ہوتا ہے کہ سخت غلطی ہوی اور
کوئی وجہ یقین کرنے کی نہ تہی کہ سوای وفاداری کے ان سکہون کے ارادی دگرگون تہی مگر ایسے سخت
امتحان نمک حلالی کے واسطے یہہ سکہہ طیار نہ تہی اور اُس سبب سے اُنہون نے توپون پر حملہ کیا بہت نقصان
اُٹہاکر پیچہے ہٹے اور میدان مین سی بہاگ گئی اتفاقاً خزانہ بنارس پہ جسمین کئی لاکہہ روپیہ اور مہاراجہ
جندان کے جواہرات قیمتی قریب بیس لاکہہ روپیہ کے تہی اوسی سکہہ پلٹن کے ایک جمعیت کا پہرہ تہا
جو یہان کاٹے گئے تہی - خزانہ کے متصل صاحب کلکٹر کی کچہری تہی یہہ مکان مضبوط اور پختہ تہا اور
اوسکی چہت پر قریب بارہ سول عہدہ دارونکے خزانہ کے بچانیکو اور در حالت فساد کے اپنی جانون
کے بچانے کے واسطے کہڑے ہوئے تہے - جب سکہون کی گارد نی اپنی رفیقون کی سرگذشت کا
حال سنا تو اونکی پریشانی اور غصہ نہایت درجہ کو پہونچے اور بلاشبہہ سرکش ہوکر وہ خزانہ کو لوٹ
لیتی اور صاحب لوگونپر حملہ کرتے اگر سردار صورت سنگہ اونکی پاس نہ جاتا اور اپنی ذاتی زور اور
تکرار سی اوسکو حق نمک پر قائم رہنی کو نہ سمجہاتا تمام رات یہہ سردار معہ پنڈت گوکل چند کے جو اوسکی
لیاقت کے ساتہہ مدد کرتا رہا اون سکہون کی منت کرتا رہا اور اونکو بدلایل سمجہاتا رہا تا وقتیکہ

صبح کے قریب یہہ چہوٹی سی جمعیت دارالضرب یعنی ٹکسال کو بہ حراست فوج گورہ بہیجی گئی جونپور مین ایک اور جمعیت لدہیانہ کی پلٹن کے مقیم تہی جب ان لوگون نے اپنی پلٹن کی تباہی کا حال سنا وہ غصہ مین اُٹہہ کہڑے ہوے اپنی صاحب افسر کو گولی سے ماردیا صاحب جنٹ مجسٹریٹ کو قتل کیا اور خزانہ لیکر لکہنو کو کوچ کرگئے اگر صورت سنگہ وفاداری اور بہادری نہ کرتا تو بنارس مین بہی ایسی ہی واردات قتل کی ہوتی۔ تہوڑے عرصہ کے بعد سردار صورت سنگہ اُس فوج کا افسر مامور ہوا جو ان آدمیون کے لانے کو بہیجی گئی تہی جو سلطانپور سے بہاگی تہی اور کئی اور موقعون مین میدان جنگ مین اوس سے نمایان بہادری ظہور مین آئی ✢

ششم جولائی کو جب وہ ایک جمعیت راجپوتون سے لڑتا تہا جنہون نے بنارس پر حملہ کیا سردار صورت سنگہ کی ران مین تلوار کا سخت زخم آیا جسکے سبب سے کئی مہینے تک چارپائی پر سوار رہا اور اوس زخم کے سبب سے وہ اب بہی لنگ کرتا ہے ✢

سنہ ۱۸۵۷ع کے مفسدہ کے خدمت کے جلدو مین گورنمنٹ اعلیٰ نے سردار صورت سنگہ کو ۸۰۰ روپیہ سالانہ پنشن عطا کی اور دُسرے ضلع گورکہپور واقع ممالک شمالی و مغربی مین ایک بہاری جاگیر اوسکو بسبیل علی الدوام بخشی اوسکو پنجاب کو واپس آجانے کے لئی اجازت ہوی سنہ ۱۸۶۱ع مین وہ اپنے پُرانی گہر کو مجیٹہہ مین واپس ایا اور اکثر وہین اب رہتا ہے ✢

سردار مہتاب سنگھ مجیٹھیہ

- منا سنگھ سنہ ۱۸۱۹ء مین مرا
  - دسوندھا سنگھ سنہ ۱۸۲۶ء مین مرا
  - جھجی سنگھ
  - سردار امر سنگھ سنہ ۱۸۴۰ء مین مرا
    - سردار مہتاب سنگھ
      زوجہ ۱ دختر بھاگ سنگھ قلعہ چندا سنگھ والی کی
      ۲ دختر اودگر سنگھ بوہیانوالہ
      ۳ دختر گلاب سنگھ بھنگی
    - سردار گوردت سنگھ سنہ ۱۸۳۱ء مین مرا
    - مت سنگھ مین مرا
      - بچتر سنگھ سنہ ۱۸۵۸ء مین مرا
      - بھگا سنگھ سنہ ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا
      - بشن سنگھ سنہ ۱۸۵۶ء مین پیدا ہوا
    - کاہنہ سنگھ سنہ ۱۸۲۶ء مین پیدا ہوا
    - ہردت سنگھ سنہ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا
      - پرتاپ سنگھ سنہ ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا
      - بھوپ سنگھ سنہ ۱۸۵۸ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

مہتاب سنگہ سردار چڑت سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دادا کا متوسل تہا اپنی آقا کی ہمراہی مین وہ جٹون سے لڑتا رہا اور چار ہزار روپیہ کی جاگیر عوض نوکری کے اوسنی حاصل کی سردار مہان سنگہ کی بہی وہ نوکری کرتا رہا اور جاگیر جادہا ضلع جہلم مین اوسکو ملی - جب ۱۷۹۹ء مین رنجیت سنگہ نے لاہور پر تصرف کر لیا تو منا سنگہ عمر مین ضعیف ہوگیا تہا مگر اوسوقت چاق وچست تہا اور ۱۸۰۲ء کی مہم مین اوسنے خدمت کی تہی - اوس سال قلعہ چنیوٹ کے سامنی وہ مارا گیا اوس قلعہ کو رنجیت سنگہ جبا سنگہ بہنگی سے چہینا چاہتا تہا دسوندہا سنگہ منا سنگہ کا بڑا بیٹا اسپنے باپ کی حیات مین مرگیا تہا اور اوس کی کل جاگیر ضبط کی گئی تہی ؂

جب امر سنگہ کے عمر اس لایق ہوئے کہ سلحہ بند ہوا تو مہاراجہ نے اوسکو دیہات تہلانوالہ اور شیخوپور جمعے پندرہ سو روپیہ سالانہ جاگیر مین بخشی اور ڈیرہ خاص مین اوسکو بہرتی کیا اس ڈیرہ مین سکہہ امرا کی بیٹی بہرتی ہوتی تہی اور یہہ ڈیرہ کشادہ گہوڑ چڑہون کا تہا - ۱۸۱۸ء مین محاصرہ ملتان مین امر سنگہ سے جو نوجوان تہا بڑی شجاعت ظہور مین آئی اور اس مہم مین اوسکی خدمات کے عوض مین اوسکو علاقہ ناجرا عطا ہوا - سال دوم مین کشمیر کی مہم کے بعد اوسکو جادہا جاگیر مین ملا جو اوسکے باپ منا سنگہ کے قبضہ مین رہا تہا ضلع شاہپور مین روکہڑیون نے مالیہ سرکار دینے سی انحراف کیا تہا اور امر سنگہ اونکی سرزنش کیواسطے بہیجا گیا اور اس مہم مین اوسکو بالکل کامیابی ہوئی ۱۸۳۴ء مین جب صوبہ پشاور صریحا ممالک خالصہ مین شامل کیا گیا امر سنگہ اوس فوج

سکے ساتھہ گیا تہا جو زیر حکم کور نو نہال سنگہ اور سردار ہری سنگہ نلوہ کے پشاور کو بہیجے گئے تہی اس مہم مین امر سنگہ باہر کی چوکیون کی خدمت مین مامور رہا تہا اور افغانون کے ساتھہ کئی سخت لڑائیان اوسنے کین شب قدر مین جب افغانون نے ایک بہاری شبخون مارا تو بندوق کی گولی سی امر سنگہ زخمی ہوا تہا لیکن اگرچہ حملہ ناگاہ ہوا تہا اوسنی اپنی آدمی جمع کرکے دشمن کو بہگا دیا +

جمرود کی لڑائی مین ۳۰ - اپریل ۱۸۳۷ء کو سردار امر سنگہ فوج سکہہ کے میانہ کا افسر تہا اس میانہ سپاہ مین مہاراجہ کے اردلی کی فوج معروف بہ ڈیرہ جمعدار والہ اور ایک ہزار کشادہ سوار تہی اوس موقع پر بڑی نمایان شجاعت اوسنی کی مگر افغان شمار مین کثیر تہے اور فوج سکہہ کو شکست ہوئی اور اونکا جنرل مارا گیا مہم اخیر سردار امر سنگہ کے ۱۸۴۳ء مین کہی مین ہوئی تہی جہان کچہہ سرکشی ہوئی تہی اوس سرکشی کو اوسنی وہان پہونچکر جلدی سی فرو کر دیا - ستلج کی لڑائی مین اوسنی کام نہین دیا اور اختتام لڑائی مذکور کے بعد چونکہ سردار مشہور نشانہ باز تہا وہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کو تفنگ رانی سکہانے کے واسطے منتخب ہوا تہا سال آئندہ مین وہ پنجاب سے ہردوار کے تیرتہہ کو چلا گیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد وہان مر گیا +

مہتاب سنگہ ۱۸۱۱ء مین پیدا ہوا تہا اور لڑکپن ہی مین فوج سواری کشادہ مین صوبہ دار مقرر کیا گیا تہا - ۱۸۳۱ء مین مہاراجہ کے روپڑہ جانے سے کچہہ پہلے وہ کرنیل بنایا گیا تہا اور امرتسر مین دو رجمنٹون کا افسر بنکر مامور ہوا تہا ۱۸۳۴ء مین وہ اپنے باپ کے ساتھہ پشاور کو گیا تہا اور اوس مہم مین برابر نمایان خدمت کرتا رہا اوسی سال مین اوسکے برادر خورد گورودت سنگہ نے مہاراجہ کی ملازمت اختیار کی ۱۸۳۹ء مین سردار مہتاب سنگہ نے زیر حکم سردار تیج سنگہ مہم افریدیان مین نوکری کی مہاراجہ شیر سنگہ نے ۱۸۴۱ء مین امر سنگہ کو جنرل بنایا اور ۴ پلٹنون ۲۶ توپون اور ایک اکال رجمنٹ کے افسری پر پشاور مین مامور ہوا - اوسکا طریق بنسبت فوج انگریزی کے جو اوایل ۱۸۴۲ء مین کابل پر دوسری مہم پر جانیکو پشاور مین پہونچی تہی نہائت مخالفانہ اور دشمنانہ تہا مہاراجہ شیر سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ کی قتل کے بعد

جنرل مہتاب سنگہ نے جو لاہور کو واپس آگیا تہا سندہانوالیون کے مقابلہ مین راجہ ہیرا سنگہ کو مدد دی اور بعد صلح ہوجانیکے راجہ ہیرا سنگہ نے اوسکے طریق کو شکرگذاری سی یاد رکہا اور اُسکو بہت سا انعام دیا مگر ان انعامون کے دینی کے سبب سے جب ہیرا سنگہ سی سب لوگ ناراض ہوگئی مہتاب سنگہ وزیر موصوف کا مخالف ہونے سے باز نہ آیا راجہ ہیرا سنگہ اور پنڈت جلا کے خیالون کے خلاف جو سازش ہوئی تہی اُسکا مہتاب سنگہ راز دار تہا اور جو فوج اوسکے پیچہے گئی تہی اور جسنی اوسکو قتل کیا تہا اوسمین اوسکی فوج بہی شامل تہی اس سازش مین اوسکے ساتہہ جنرل میوا سنگہ مجیٹھیہ تہا جسکا اصل نام سلطان سنگہ تہا اور مہتاب سنگہ کا بعید رشتہ دار تہا اور وزیر کا سخت دشمن تہا ٭

مہتاب سنگہ کا طریق ایک ایسی شخص کے قتل کی تدبیر کرنے مین جسکی نسبت اوسکو عقیدت کے ساتہہ دوستی کا دعوی اور اقبال تہا اچہا نہین معلوم ہوتا ہی لیکن اوسکی نیت صاف ظاہر تہی مہتاب سنگہ معہ فوج اور تمام قوم سکہہ کے ایک مغرور اور فاسق و فاجر نوجوان آدمی کی حکومت سے تنگ آگئی تہی جس مین سب برائیان ڈوگرون کی تہین مگر اونکی سی نہ لیاقت تہی نہ زور اور نہ شجاعت پنڈت جلا کو جو ہیرا سنگہ کی مزاج مین دخل اور اُسپر زور حاصل تہا اوس سی اور بہی زیادہ لوگونکو رنج اور نفرت تہی اور چونکہ ہیرا سنگہ پنڈت جلا کو نہ چہوڑتا تہا یہہ بات ضرور تہی کہ دونو ساتہہ ہی قتل کئی جاوین علاوہ اسکے خانگی وجوہ نفرت کی بہی تہین سردار امر سنگہ مہتاب سنگہ کے باپ نے مہم کچہی مین اپنی سپاہیون کو چار پانچ ہزار روپیہ دئی تہی کہ اوسکی سپاہیون نے قابل تعریف خدمت کی تہی اور اوسکو امید تہی کہ سرکار سی یہ روپیہ اوسکو ملجاویگا مگر پنڈت جلا نے جو یہہ بات جانتا تہا کہ جبتا خزانہ [illegible] دیگا اوسکو لوٹ زیادہ ملی گی اوس روپیہ مین سے کسیقدر روپیہ کا بہی دینی سے انکار کیا اس سبب سے امر سنگہ کو ایسی نفرت اور رنج ہوا کہ اوسنی نوکری چہوڑ دی - علاوہ اِسکے خود مہتاب سنگہ بہی سکہو نکے بڑے گورو بابا بیر سنگہ مقابلہ مین ہیرا سنگہ کا فریب کہا گیا تہا - ملایم الفاظ اور انعام اور وعدون سے اوسکو ترغیب ہوئی تہی اور اسنی سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ کے مقابلہ مین اپنی فوج چڑہا دی تہی فریب کے سبب سے ایسا موقع ہوا کہ لڑائی کے بغیر چارہ نہ رہا اور لڑائی کے بعد گورو اسکو زمین پر بحالت مرگ مین پایا گیا اور مہتاب سنگہ کے جمین ضرور یہہ بات

آئی کہ وہ اوسکی موت کا باعث ہوا تہا - لیکن اگر اُسکا اپنا دل بالفرض صاف بہی تہا تب بہی وہ سکہونکی فوج اور قوم کے لعنت ملامت سی نہ بچا اور اوسکی برگیڈ معہ برگیڈ جنرل کورٹ صاحب کے جسکا افسر گلاب سنگہ کلکتیہ تہا اور ڈیرہ چار یاری جسکا افسر جواہر لدت تہا مدت تک گورو تار کے لقب سے مشہور رہے +

مہتاب سنگہ ستلج کی لڑائی مین برابر خدمت کرتا رہا مثل بہت سے اور سکہونکے اوسکو گمان تہا کہ فتح سکہون کی ہوگی اور اوسنی خزانہ کے منشیون کو زبان دی تہی کہ دہلی کی لوٹ سے تمہارے واسطے چاندی کے قلمدان لاؤنگا +

لڑائی کے بعد راجہ لعل سنگہ نے اُسی سردار بنایا اور دونو وہ اور اوسکا بہائی گوردت سنگہ جسکو رتبہ جنرل کا مل چکا تہا پشاور مین مامور ہوئی تہی لیکن مئی ۱۸۴۷ء مین اوسکی بدلی ہنڈروادنخان کو ہوئی تہی اس زمانہ مین دربار مین اوسکو رشد نہ حاصل تہا اور فقط ایک آدمی سردار شیر سنگہ اٹاریوالہ تہا جو کسیقدر اوستی موافق تہا مگر میجر لارنس صاحب رزیدنٹ کے سبب سے وہ موقوفی سی بچ گیا تہا جب ۱۸۴۸ء مین پنجاب کے شمال مین فساد ہوا تہا سردار مہتاب سنگہ پانچسو سوارون کے ساتہہ زیر حکم میجر نکلسن صاحب کے راولپنڈی مین متعین تہا لیکن صاحب موصوف نے اوسکے طریق کی نسبت نہایت تعریف کی تہی اوسکی فوج معہ اوسکی بہائی ہمت سنگہ کے مگر لاہور کی وفادار رہی تمام لڑائی مین اور جنگ گجرات مین سرکار انگریزی کیطرف سی لڑی ضبطی ملک پنجاب پر اوسکی ذاتی جاگیر ۹۴۸۵ روپیہ کے دو ہشت کیواسطے واگذار ہوئی اور ۱۸۶۲ء مین اوسکی جاگیر مین سے نصف کے نسبت علی الدوام اوسکے وارثان صلبی کے نام واگذار رہنے کا حکم ہوا +

۱۸۵۷ء مین سردار مہتاب سنگہ نے کچہہ سوار ہندوستان مین خدمت کیواسطی بہرتی کئی اور یہہ سوار زیر حکم اوسکے برادر زادہ بچتر سنگہ کے ہندوستان کو گئی تہی اس جمعیت نے اودہ مین قابل تعریف خدمت کے اور مفسدونکے ساتہہ کئی مرتبہ اونکا مقابلہ ہوا بچتر سنگہ کانپور مین ۱۸۵۸ء مین ہیضہ سی مرگیا اوسکا بہائی بچا سنگہ اوسکی رسالہ میں جمعداری کے عہدہ پر اوسکی جگہہ ملازم کیا گیا +

جنرل گوردت سنگہ ۱۸۵۳ء مین لاولد مرگیا +

ست سنگہ جو فوج خالصہ مین سنہ ۱۸۴۴ع مین کرنیل تہا سنہ ۱۸۵۸ع مین مرگیا کاہنہ سنگہ اور ہردت سنگہ دونو زندہ ہین کاہنہ سنگہ
کے پاس ۷۰۴۰ روپیہ کی جاگیر اور ہردت سنگہ کے قبضہ مین ۲۰۰ روپیہ کی جاگیر ہے کاہنہ سنگہ اپنے باپ کی بجاے
اپنی فوج کے افسری پر سنہ ۱۸۴۳ع مین مامور ہوا تہا اور ہردت سنگہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کے بچیرہ پلٹن کا جنرل تہا
سردار مہتاب سنگہ کی بود و باش مجیٹہ مین تہے مگر اوسکی مکانات لاہور اور امرتسر مین دونو جاگہہ مین امرتسر مین وہ
سنہ ۱۸۶۲ع مین انریری مجسٹریٹ مقرر ہوا تہا مہتاب سنگہ بڑا شکاری تہا اور اکثر کپورتہلہ مین رہتا تہا اسواسطے
راجہ اہلوالیہ سے اوسکو بہت ارتباط تہا سنہ ۱۸۶۵ع مین مہتاب سنگہ مرگیا اوسکے اولاد کچہہ نہ تہی

سردار لعل سنگھ کالیانوالہ

- سلابی
  - صاحب سنگھ
    - حکومت سنگھ
      - کور سنگھ
        - سردار دل سنگھ نہیرنہ ۱۸۲۳ء مین مرا
          - سردار عطر سنگھ ۱۸۱۵ء مین مرا
            - سردار لعل سنگھ ۱۸۲۲ء مین پیدا ہوا
          - چتر سنگھ ۱۸۲۵ء مین مرا
          - جوالا سنگھ خورد سال مرگیا
          - جیت سنگھ
          - رام سنگھ خورد سال مرگیا
- جیمل سنگھ
  - جسا سنگھ
    - سردار فتح سنگھ کالیانوالہ ۱۸۰۷ء مین مرا
      - سردانی سردار رنجیت سنگھ سوڑیانوالہ سی شادی ہوئی
        - سردار بیر سنگھ سوڑیانوالہ
        - بی بی اچہر دیوی
  - جی سنگھ

حال خاندان

سردار لعل سنگہ نے اپنے خاندان کا لیا نوالہ مین سے نہین ہی نہ وہ بڑی سردار فتح سنگہ کا لیا نوالہ کا رشتہ دار ہے جسکی سبب سے خاندان حال کو دولت اور اعزاز حاصل ہوا تہا فتح سنگہ کی خاندان کا حال کچھہ طول نہین ہی اور مختصر اوسکا یہہ ہی جیمل سنگہ سردار فتح سنگہ کا دادا اسکا موجب تہا اور اپنی خاندان مین پہلے اوسی نے مذہب سکہان اختیار کیا تہا وہ کالی لکہو کا متوطن تہا جو امرتسر کی متصل ہی اور سرداران چڑت سنگہ اور مہان سنگہ کا متوسل تہا اور اونکی ذیل مین قوم چٹہہ سی ہمیشہ جنگ مین مصروف رہا کرتا تہا یہہ قوم ضلع گوجرانوالہ کے شمالی ٹکڑہ مین آباد ہی اور چٹہہ قزاق تہی انکے ساتہہ ایک جنگ مین اوسکے دو نو بیٹی جلینگہ اور جسا سنگہ مارے گئے تہی فتح سنگہ رنجیت سنگہ کی ملازمت مین قریب ۱۷۹۹ء کے داخل ہوا تہا اور اپنی آقا کی حضور مین بہت شتابی سی مورد الطاف ہوا وہ بہادر اور ہوشیار سپاہی تہا اور ۱۸۰۷ء تک جو مہمین مہاراجہ نے کین تقریبًا سب مین اور ہر ایک مین اوسنی داد سپہ گری دی - وہ غلام محمد خان چٹہہ اور جودہ سنگہ وزیر آباد اور ندہان سنگہ اٹہو کے مقابلہ پر لڑتا رہا جب مہاراجہ نے شہر لاہور پر تصرف کیا اور اہلو والیہ اور کہنیہ سرداران کی مدد سے امرتسر کو بہنگیون سردارون سی چہینا تو فتح سنگہ مہاراجہ کے ساتہہ تہا جہنگ کی اور پنڈی بہٹیان کی مہمون مین وہ لڑتا رہا تہا اور یہہ بات بہت کچھہ اوسکی صلاح کے سبب سے ہوئی کہ رنجیت سنگہ نے ۱۸۰۵ء مین جسونت راے ہولکر کے ساتہہ ہوکر انگریزون سے مقابلہ نہین کیا فتح سنگہ کے حسن خدمت کی مدد سی انگریزون اور ہولکر مین صلح آخر کار ہوئی اور ہولکر نے سردار مذکور کو اوسکی خدمات کے جلدو مین بیش بہا انعامات دی جسا سنگہ بہنگی سی چنیوٹ کے لینے مین فتح سنگہ

نے کارنمایان کیا۔ در رجب ۱۸۰۶ء مین احمد خان سیال سی جہنگ لیا گیا تو وہ ضلع فتح سنگہ کو ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ پر اجارہ دیا گیا۔ مگر احمد خان نے تہوڑے عرصہ کے بعد فتح سنگہ سے مقابلہ کرلیا اور فتح سنگہ لاہور کو واپس آیا ∴

۱۸۰۶ء کے اختتام کے قریب سردار فتح سنگہ قصور کے اوپر جہان قطب الدین خان فساد کر رہا تہا بہیجا گیا تہا یہہ پٹہان رئیس دلیرانہ لڑتا رہا مگر اوسنی خوشی سی ایک لاکہہ روپیہ سردار سکہہ کو دیکر اپنا گلا چہوڑایا ۱۸۰۷ء کے شروع مین فوج سکہہ زیر حکم خاص رنجیت سنگہ کے قصور پر چڑہی اور عرصہ تک لڑائی کے بعد اوسکو سر کیا فتح سنگہ نے قطب الدین سی وعدہ کیا کہ اگر قلعہ قصور دیدیگا تو ممدوٹ کی علاقہ مین امن سے رہا کرے اور اگرچہ رنجیت سنگہ نے اس اقرار کو پسند نہین کیا لیکن انہون نے سمجہا کہ اس اقرار کو پورا کرنا اونپر فرض تہا ∴

فتح سنگہ کے جہنڈے کے نیچے بہت سی سکہہ سردار لڑنے کو نازان تہی اور جہان اور سردار ایسی تہی اون مین امر سنگہ ناتوالیہ دل سنگہ بہیرنہ دہنا سنگہ ملوی فتح سنگہ مٹو اور اوتم سنگہ بہاجیی تہی +

۱۸۰۸ء مین رنجیت سنگہ نے پٹیالہ سی واپس آتے ہوئی قلعہ نرائن گڈہ کا جو سردار بشن سنگہ کے قبضہ مین تہا محاصرہ کیا ۱۵ دن تک قلعہ قائم رہا اور مہاراجہ کو اس توقف کے سبب بیتابی ہوئی اور فتح سنگہ کو جو خاص افسر تہا مہاراجہ نے کہا کہ تمکو میرے پاس رہنی کا بہ نسبت اسکی کہ میدان مین فوج کو لیجاؤ زیادہ شوق ہی فتح سنگہ نے اس بات سی غصہ کہا کر قلعہ پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوا اور ایسا مجروح ہوا کہ جانبر نہ ہوا۔ رنجیت سنگہ اوسکے دیکہنے کو اوسکے خیمہ مین آیا اور کہتی ہین کہ فتح سنگہ نے مہاراجہ کو صلاح دی کہ کسی جٹ کو آئندہ ریاست کے عہدہ ہای کلان ترین پر مامور نہ کرنا یہہ بات تو مشتبہہ ہی کہ آیا ایسی صلاح حقیقت مین دی گئی تہی یا نہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ ایسے اصول پر کام کرتے رہے کیونکہ درحالیکہ اونکی نہایت شجاع افسر اور جنرل جٹ سکہہ تہی کونسل مین اونکو برہمنون راجپوتون اور بلکہ مسلمانونپر زیادہ اعتبار تہا +

فتح سنگہ کا کوئی بیٹا نہ تہا اور رنجیت سنگہ اوسکی کل جاگیر ضبط کرلیتا تو مضائقہ نہین تہا مگر سردار کی فوت سے کچہہ رحم و افسوس کہا کر مہاراجہ نے امرتسر مین پہونچکر مت سنگہ پدہانیہ کو مائی سیوان بیوہ سردار موصوف کے پاس خلعت دیکر بہیجا اور حکم دیا کہ مائی مسطورہ کو کہدی کہ جسکسیکو وہ اپنی شوہر کا وارث بناوی گی مہاراجہ منظور کرلینگی کئی سردار تہی جنکے ساتہہ فتح سنگہ کو محبت تہی اور دہنا سنگہ ملوئی اور دال سنگہ نہیرنہ کی نسبت کسی سی زیادہ محبت اوسکو نہ تہی دل سنگہ نہیرنہ اوسکا تیر بالہ یعنی دہرم کا بیٹا تہا اور اوسکو بہت عزیز تہا لیکن فتح سنگہ کے ترکہ کے وارث ہونی مین نہ نصیب پرشاکر تہا نہ مہربانی پر جسرات مت سنگہ کالی مین پونچا دل سنگہ نے اوس سے خفیہ ملاقات کی اور پانچ ہزار روپیہ اوسکو دئی اور مت سنگہ نے مائی سیوان سی کہا یون تو جسکو تمہاراجی چاہی نامزد کرو مگر رنجیت سنگہ فقط دل سنگہ سی راضی ہوگا اس سبب سے دل سنگہ منتخب کیا گیا +

باوجود فیاضی رنجیت سنگہ کے جو اس موقع پر ظہور مین آئی بہت آدمی کہتی تہی کہ رنجیت سنگہ مدت سی اوس سردار سی خائف تہا اور اوسنی سردار کو قلعہ پر ایسی موقع پر حملہ کرنیکی جرات اس امید پر دلائی تہی کہ وہ مرجاویگا کیونکہ قلعہ کی دیوار مین کہین سی ایسی شکست نہین ہوئی تہی جسّی حملہ کے کامیاب ہونے کی امید ہوتی - ایک موقع پر وزیرآباد مین رنجیت سنگہ نے فتح سنگہ سی کہا تہا کہ اپنی فوج ایک طرف کرے تاکہ مہاراجہ دیکہی کہ کتنی فوج اوسکے ساتہہ ہی جب حکم دیا گیا تو ساری فوج بڑے سردار کا لیا نوالہ کی طرف چلی گئی اور رنجیت سنگہ نے اپنے آپ کو بالکل تنہا دیکہا اور اوسکو بہت غصہ اور غم اس سبب سے ہوا اس بات کو رنجیت سنگہ کبہی نہین بہولا نہ اس سردار کو عفو کیا جسکا زور فوج پر اس قدر تہا +

دل سنگہ نہیرنہ کا خاندان ابتدا مین کڑیال علاقہ شیخوپورہ مین رہتا تہا اور قوم سے نہیرنہ یعنی ناخن تراش تہا کہتی ہین کہ ایک بزرگ اس خاندان کا جو ورک جٹ تہا رای دونچند قوم جنڈے نہیرنہ کی دختر پر عاشق ہوگیا تہا اور اوسکو بہگا لے گیا تہا اور تب سے لقب نہیرنہ اس خاندان کا

چلا آتا ہی مگر یہہ بات جہوٹ ہی اور فقط اوس وقت سی ایجاد ہوئی تہی جب سی اس خاندان کو فروغ حاصل ہوا دل سنگہ جٹ کی اولاد مین نہین تہا صاحب سنگہ نہیرنہ بہگوان سنگہ کا رفیق تہا اور جری اور کامیاب لوٹیرا مشہور تہا جب چڑت سنگہ صاحب زور رہا دونون صاحب سنگہ اور بہگوان سنگہ اوسکے ساتہہ ملگئے اور جب اوسنی علاقہ پنڈ دادنخان کو فتح کیا تو بہگوان سنگہ نے تیسری حصہ کا دعوی کیا چڑت سنگہ کو تیسرا حصہ دنیا پسند نہوا اور اس یقین پر کہ صاحب سنگہ کا اوسکو بہروسا ہو سکتا تہا اوسنی اپنی آزردہ دوست سے نجات حاصل کرنیکا تہیہ کیا تہوڑے عرصہ کے بعد تینون آدمی شکار کہیلنے کو گئی اور اتفاقا ایک صحرائے خوک جو قریب دوڑکر گذرا چڑت سنگہ نے پکار کر کہا اسکو بچکر نہ جانی دنیا صاحب سنگہ نے جو ان الفاظ کے معنے خوب سمجہتا تہا بہگوان سنگہ کو گولی کی ضرب سی ماردیا اس خدمت کیواسطے اوسکو جاگیر کا انعام ملا اوسکا بیٹا حکومت سنگہ اور اوسکا نبیرہ کور سنگہ دونو سکرچکیہ سرداردنکے ملازم تھے لیکن یہہ آدمی کچہہ مشہور نہ تہی +

سردار دل سنگہ بہادر اور لایق آدمی تہا اور سردار فتح سنگہ کالیانوالہ جسکے زیر حکم وہ لڑاکرتا تہا اوسکو بہت عزیز سمجہتا تہا فتح سنگہ کی وفات کی وقت دل سنگہ کی جاگیر قریب ۰۰۰۸۶ روپیہ کی ہی تہی مگر جب جاگیرات کالیانوالہ بہ استثنار جاگیر ستر ہزار روپیہ کی جو مائی سیوان اور فتح سنگہ کے دختر کی اولاد کے نام دی گئی تہی اوسکی پاس آئین تو اوسکی جاگیر بہ تعداد ساڑہی تین لاکہہ روپیہ کی تہی اکثر سردار جو فتح سنگہ کے زیر حکم لڑاکرتے تہی آیندہ دل سنگہ کے زیر حکم لڑاکئی اور یہہ نہیرنہ سردار لڑائی مین ایسی ہی داد شجاعت دیتا رہا جیسی بڑی بڑی سردار قوم جٹ کی بہادری کرتی تہی - قصور اور ملتان اور کشمیر اور ڈیرہ اسمعیل خان کی مہمون مین دل سنگہ کی خدمات ایسی تہین کہ جنسی اوسکو فخر تہا +

سنہ ۱۸۱۴ء مین دل سنگہ معہ رام دیال دیوان محکم چند کے پوتے کے دس ہزار فوج کی جمعیت کی ساتہہ بہیجی گئی کہ ننددن سر کی راہ سی کشمیر کو بزور شمشیر جا دبین اور رنجیت سنگہ خود پونچہہ کی راہ سے

روانہ ہوئی اس جمعیت کے مقابلہ پر غنیم کی جو جمعیت آئی تعداد مین بہت زیادہ تہی اور غنیم نے اس جمعیت کو گہیر لیا اور فقط اس سبب سی بلا ازار واپس آنی دیا کہ عظیم خان کو دیوان محکم چند کے ساتہہ دوستی تہی موسم بہار ۱۸۱۵ء مین پہر رام دیال کے ساتہہ دل سنگہ نے ملتان اور بہاولپور کے علاقون کو تباہ کیا ہر شہر سے جرمانہ اور چتیان وصول کرتا گیا اور اُسی سال کے اواخر مین وہ بہمبر اور راجوری کے سردارون کے مقابلہ پر بہیجا گیا اوسنی اونکو مطیع کیا اور شہر راجور کا بڑا حصہ جلا دیا یہہ سردار ۱۸۲۳ء مین بموجب قول اوسکے گہر کے آدمیون کے ہیضہ سی مرا مگر روائت جس کا زیادہ یقین ہی یہہ ہے کہ یہہ سردار اس سبب سے کہ اوسکے فوج اچھی کارگر نہ تھی اور مہاراجہ نے اوسکو سخت ملامت کی تہی زہر کہاکر مرگیا اوسکی جاگیر اوسکے بڑی بیٹی عطر سنگہ کو ملی +

۱۸۳۴ء مین عطر سنگہ زیر حکم کنور نونہال سنگہ کی پشاور کو بہیجا گیا تہا - وہان دیوان جالکرائی نی جو شہزادہ کا دیوڑہی والہ اور مصاحب تہا بعضی سردارون کو جنکی عادت یہ تہی کہ زیر حکم عطر سنگہ کی لڑا کرتے تہی اپنی طرف ورغلا کر لیا - اور وہ اپنی اپنی سپاہ لیکر اونکی طرف گئی اس سبب سی عطر سنگہ بلا اجازت فوج چہوڑ کر مہاراجہ کے حضور مین فریاد کرنیکو لاہور مین آیا اوسکی اچھی طرح مدارات نہین ہوئی اور حکم ہوا کہ بلا توقف اپنے فوج کے ساتہہ بنون مین جاکر شامل ہو عطر سنگہ نے انکار کیا اور مہاراجہ نے بہ استثنا ء خاندانی ملک کالہ جمعی ساڈہے تین ہزار روپیہ اور حمید پور جمعی ساڈہی سات سو روپیہ اوسکی کل جاگیرات ضبط کر لین +

یہہ حال مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات تک رہا اونکی بعد کہڑک سنگہ نے ۱۲۷۵۰ روپیہ کے جاگیر بلا معاوضہ نوکری واپس کردیں اور مہاراجہ شیر سنگہ نے عطر سنگہ کے گنگا سی واپس آنے کے بعد جہان وہ مہاراجہ کہڑک سنگہ اور کنور نونہال سنگہ کی ہڈیان لیکر گیا تہا پنڈی گہیب در میروال مین ۲۰۰۰ روپیہ کی جاگیر عطا کی یہہ جاگیر بشرط نوکری دینی دو سو سوارون کے عطا ہوئی اور اوسمین دو ہزار روپیہ کے جاگیر اوسکی فرزند لعل سنگہ کے نام کی داخل تہی عطر سنگہ لاہور اور اضلاع گرد و نواح کا عدالتی مقرر ہوا اور اوسکو پنڈیوالہ سواران کشادہ کے جو پہلے ملکہا سنگہ پنڈیوالہ نے بہرتی کئی تہی افسری ملی جب تک جواہر سنگہ وزیر ہوا اوسکی جاگیرات مین تغیّر و تبدّل نہین ہوا اوسوقت عطر سنگہ

نے عرض کی کہ اگرچہ پنڈی گہیب کی فرضی جمع ۷۵۰۰۰ روپیہ ہے لیکن پچاس ہزار روپیہ سی زیادہ وصول نہین ہوتا ہی اور اوسکی عوض مین علاقہ چونیان ڈہنٹ۔ یانوالی اور لہدیان جمعی ساٹہہ ہزار روپیہ کا ملا +

جب جواہر سنگہ کے حکم سے کنور پشاورا سنگہ قتل ہوا اُسکی بعد فوج نے وزیر کے طریق سی نہایت غضب مین آکر اوسکی قتل کی نیت کر لی اور سرکار لاہور کی اطاعت سی دست بردار رہی ۹ ستمبر کو سردار عطر سنگہ کو رانی جندان نے دیوان دینا ناتھ اور فقیر نور الدین کے ہمراہ فوج کے پاس میانمیر کو اسواسطی بہیجا کہ اونکو سمجہا کر راہ راست اور واجب پر لاوین مگر اونکی صلاح کو فوج نی نہ مانا فقیر کو اونہون نے رخصت کر دیا مگر دیوان دینا ناتہہ اور عطر سنگہ کی اونہون نی توہین کی گالیان دین اور اونکو لشکر مین قید کر لیا مگر بعد قتل وزیر کے ۲۲ ستمبر کو فوج نے جو رانی سے ہمیشہ خوف کرتے تھے اونکو لاہور کو اسواسطی بہیجا کہ مصالحت کرا دینے مین ساعی ہون +

سردار عطر سنگہ ۱۸۴۵ء و ۱۸۴۶ء مین ستلج کی لڑائی مین برابر خدمت دیتا رہا اور پہیروشہر کی لڑائی مین اوسکا بہائی چتر سنگہ قتل ہوا +

ستمبر ۱۸۴۶ء مین عطر سنگہ کو حکم ہوا کہ فوج خالصہ مین جو کشمیر کو وہان کی سرکشی کے فرو کرنیکے واسطی جاتی تہی شامل ہو لیکن اگرچہ متواتر حکم ہوئی اوسنی خبر بہی نہ لی اور اپنی گھر مین متصل امرتسر اپنی برادرزادے کی شادی کرنے کے بہانے سی بیٹہا رہا اوسکی اس طریق کے سبب سے اوسکی جاگیرات ضبط کی گیئن مگر تہوڑے عرصہ کے بعد پہر واپس دی گیئن اور اُسکے مقدار ۱۱۱۰۰ روپیہ مقرر کی گئی دسمبر ۱۸۴۶ء مین جو کونسل مقرر ہوئی اوس مین عطر سنگہ بہی داخل ہوا اور اس منصب پر تا وقت ضبطی ملک پنجاب ممتاز رہا +

جب اپریل ۱۸۴۸ء مین پہلی ہی ملتان کے فساد کی خبر پہنچی اوسکو وہان جانیکا حکم ہوا اور جتنی غیر آئین فوج تہی اُسکی افسری اُسکو ملی جب رزیڈنٹ لاہور نے دیکہا کہ اُس موسم مین فوج گورہ کا بہیجا جانا خلاف مصلحت تہا تو عطر سنگہ معہ اور سرداروں کے واپس بُلایا گیا مگر پیچہے راجہ شیر سنگہ کے ہمراہ بہ افسری فوج سوارے وہ ملتان کو گیا +

اس سردار کو اوس فوج پر جسکا وہ افسر تہا کچہہ زور نہ حاصل تہا وہ ضعیف العقل اور متلون مزاج تہا اور اگرچہ

اوسکی اپنی نیت اچھی تھی مگر وہ اس قابل نہ تھا کہ اپنی فوج کو جادہ فرض پر قائم رکھہ سکتا روز بروز فوج زیادہ سرکش ہوتی گئی اور جوق جوق دیوان مولراج کیطرف جاتے رہی آخرکار تینون سکھہ جنبرلون سردار عطر سنگہ راجہ شیر سنگہ اور سردار شمشیر سنگہ نے باتفاق میجر اڈورڈس صاحب و منظوری جنرل وش صاحب کی یہہ تجویز کی کہ فوج کو ایسی موقع سی جہان انکو بڑی ترغیب ہوتی تہی یعنی ملتان سی کہین اور بہیجدیا جاوی - سردار عطر سنگہ کی فوج کی نسبت یہہ تجویز ہوئی کہ تولنبہ مین مقیم رہی اور خدمت اوسکو یہہ بتائی گئی کہ راستہ کو محفوظ رکھی مگر پہلے اس سی کہ فوج حرکت مین آوی ساری فوج سکھہ سرکش ہوگئی اور جب راجہ شیر سنگہ فوج مین آکر شامل ہوگیا تو ملتان کو چلے گئی سردار عطر سنگہ کہوڑے پر سوار ہوکر میجر اڈورڈس صاحب کے لشکر مین جاملا اوسکے فرزند لعل سنگہ کو فوج لیگئی مگر اوسنی تہوڑی عرصہ کے بعد فوج مین سی بہاگ کر نکل جانی کی تجویز کر لی اور میجر اڈورڈس صاحب کے لشکر مین وہ بہی شامل ہوگیا +

جون ۱۸۴۴ء مین لعل سنگہ پانسو سوارونکی افسری پر حسن ابدال کو بہیجا گیا تہا اور وہان سوم مئی ۱۸۴۸ء تک رہا اُسوقت اُسکو حکم ملا کہ جو فوج راجہ شیر سنگہ کے ساتہہ ملتان کو جاتی ہی اوسکے ساتہہ جا ملی - جب دیوان کشنکور عدالتی بٹالہ مفسدونمین شامل ہوگیا سردار لعل سنگہ اوسکی جگہہ مقرر ہوا اور قریب تین مہنی تک اپنی عہدہ پر تا وقتیکہ ریاست سکہان قایم رہی مامور رہا +

ضبطی ملک پنجاب پر کل ذاتی جاگیرات سردار عطر سنگہ کی جو تعداد مین ۴۷۷۵۰ روپیہ کی تہی اوسکی حین حیات واگذار ہوئین اور چہارم جاگیر کی نسبت یہہ حکم تہا کہ لعل سنگہ اور اوسکے ورثائیکے نام علی الدوام واگذار رہی - سردار لعل سنگہ کی جاگیر جمعی ۳۶۰۰ روپیہ سال کی جو چند روزہ ۱۸۴۹ء کے عطا تہی ضبط ہوگئی مگر اوسکو گذارہ نقد ۴۰۰۰ روپیہ سالانہ اوسکے باپ کی جاگیر مین سی جسکے ساتہہ اوسکا تنازع تہا دیا گیا +

سردار عطر سنگہ دسمبر ۱۸۵۱ء مین فوت ہوا اور تین حصہ اوسکی جاگیر کے ضبط ہوئی فروری ۱۸۶۲ء مین لعل سنگہ کے نام دوامی جاگیر کے مقدار ایزاد ہوکر ۱۵۰۰ روپیہ سال کے مقرر کی گئی - لعل سنگہ کے عمر ۵۰ سال کی ہی اور کالہ مین متصل امرتسر رہتا ہی اوسنی چار شادیان کی ہین مگر اوسکی اولاد نہین ہی +

علی رضا خان قزلباش

- سردار نوروز علی خان
  - سردار علی خان
    - سردار گل محمد خان
      - علی اکبر خان
      - علی جان خان
    - ہدایت خان
      - محمد حسن خان
        - محمد ہاشم خان
        - محمد زمان خان
          - محمد عظیم خان
        - عبداللہ خان
        - محمد باقر خان
        - دختران
      - محمد حسین خان
      - حاجی محمد خان
      - علی رضا خان
        - نوازش علیخان
        - ناصر علی خان
        - نثار علی خان
          - فتح علیخان
          - برکت علی خان
      - محمد رضا خان
      - محمد تقی خان
    - سردار علی محمد خان

حال خاندان

سردار علی خان علی رضا خان کے دادا نے اول صوبہ شیروان کو چہوڑا اور یہ صوبہ بحیرہ خضر کے مغرب کی سمت تحت واقع ہی اور اب یہہ علاقہ ممالک روس مین شامل ہی اس صوبہ مین سردار علیخان کا خاندان جو قزلباش ترک تہا کئی پشت سی رہتا تہا اور وہان اس خاندان کو حکومت حاصل تہی جب ۱۷۳۹ء مین نادر شاہ نے غلزیون کو نکال کر اور خراسان پر تصرف کر کے ہندوستان پر یورش کی تو وہ بادشاہ علی خان اور دیگر عمائد قزلباش کو اپنی ساتھہ لیگیا اس سبب سے کہ اوسکو خوف تہا کہ اوسکے پیچہے یہہ لوک فساد نہ کرین *

علی خان ساری مہم مین خدمت کرتا رہا اور ہندوستان سی واپس ہو کر نادر شاہ نے اوسکو ناظم قندہار مقرر کیا اور دیگر عمائد قزلباش کو کابل اور پشاور مین مناصب جلیلہ ملے اس سبب سے مملکت ایران کو بہت نفع ہوا کہ ان مفسدہ پرداز لوگون سے خالی ہوگئی اور آٹہہ سال تک تا وقتیکہ نادر شاہ قتل ہوا اور احمد شاہ درانی کا زور ہوا امن رہا - احمد شاہ نے قندہار مین ۱۷۴۷ء مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور اگرچہ وہ گروہ قزلباش پر ہرگز اعتماد نرکہتا تہا مگر اوسکو اتنا زور نہ تہا کہ اس فرقہ کا مقابلہ کرتا اور اُسنے اس فرقہ کے اعلی رئیسون کو جاگیرات اور فوج کی افسری دی *

علیخان نے ضلع ہزارہ جو جانب شمال قندہار ہے حاصل کیا - اور ایک قوی جمعیت کے زور سے گرد نواح کے ملک کو ہرات کے قریب تک زیر کیا ۱۷۶۱ء مین جو احمد شاہ کے ہندوستان پر اخیر مہم ہوی اوسمین علیخان شاہ موصوف کے ساتہہ تہا اور پانی پت مین جو بادشاہ کو بڑی فتح حاصل ہوئی جس سی مرہٹون کی ریاست کا زور ٹوٹ گیا اُس فتح مین علیخان شریک تہا - علیخان کی شجاعت اور اثر کے سبب سے جو اس فتح میں ظہور مین آئی احمد شاہ کے دلمین رشک پیدا ہوا اور بادشاہ نے افغانستان مین واپس پہونچکر اوسکے جاگیرات اور افسری فوج چہین لینی چاہی مگر علیخان پر جو صریح زور کیا گیا اُس سے کچھ سود نہوا علیخان نے مقابلہ کر کے

اپنی بات قائم رکھی اور آخر کار احمد شاہ نے ناچار ہوکر اُسکے چند نوکرون کو روپیہ کی طمع دیکر ۱۷۷۲ء مین اوسکو مروا ڈالا - اپنی باپ کی وفات کی وقت سب سے بڑا بیٹا علیخان کا گل محمد نامی فقط چھہ برس کا عمر مین تہا اور علاقہ مین بہت بدنظمی ہوگئی - علیخان کی بیوہ نے اپنی حکومت چند سال تدبیر سے قائم رکھی مگر آخر کار علاقہ کو کئی سرخود آپسمین لڑنے والے سردارون نے تقسیم کرلیا ان رئیسون مین فقط اسبات پر اتفاق تہا کہ تیمور شاہ سی جو احمد شاہ کے بعد کابل مین تخت نشین ہوا تہا سب کو نفرت اور عداوت تھی - جب علیخان کے بیٹی بالغ ہوئی اُنہون نے بزور شمشیر اپنے خاندان کے علاقہ کے جزو کثیر پر تصرف کرلیا - اور تیمور شاہ نے اوسکو راضی رکہنا مصلحت سمجھکر گل محمد خان کو قندہار کو بلایا اور اوسکی عزت اچھی کی اور خطاب سرداری اسکو عطا کیا ؛

ہدایت خان علی رضا خان کا باپ شاہ زمان کے ساتہہ ۱۷۹۷ء مین لاہور کو آیا تہا اور کئی مہینے وہان رہا - کابل مین واپس جاکر اُسنے اسد خان برادر امیر دوست محمد خان سی املاک بدل لئین - ۱۸۱۳ء مین علی محمد خان سب سے چھوٹا بہائی چار ہزار سپاہ لیکر فتح خان اور اوسکے بہائی محمد عظیم خان کے ساتہہ کشمیر کی مہم پر گیا جسمین کامیابی ہوئی - اور وہان فوج مین اوسکو اونچا عہدہ ملا جسپر وہ آٹھہ سال تک ممتاز رہا آٹہہ برس کے بعد کابل کو واپس جاکر اُسنی بشراکت ہدایت خان اپنی خاندان کی جائداد پر تصرف کیا اور ۱۸۳۵ء مین مرگیا اوسکے دو بیٹی علیجان خان اور علی اکبر خان تھی چھوٹا بیٹا تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا اور علی جان خان اپنی باپ کے حصہ پر قابض ہوا اور اتبک کابل مین وہ جائداد اُسکے قبضہ مین ہے

ہدایت خان نے ۱۸۳۶ء مین وفات پائی اور چھہ بیٹے چھوڑکر مرا جن مین سے سب سے بڑی بیٹی محمد حسن خان نے وزیر فتح خان کے زیر حکم مراتب خان کے لڑائی مین خدمت کی جب اُسکے آقا کی آنکھین شہزادہ کامران نے نکلوا ڈالین تو وہ کہندل خان اور شیردل خان کے ساتہہ قندہار کو گیا اور چند سال وہان رہا اور پہر پیچھے اپنے چچا کے ساتہہ کشمیر کو گیا - کابل مین جب وہ واپس آیا تو اپنے بہائی علی رضا خان کے ساتہہ رہتا رہا اور مہم افغانستان مین سرکار انگریزی کے اچھی خدمت کرتا رہا - محمد حسین خان محمد حسن خان کے دوسرے بہائی کو محمد عظیم خان

بہت عزیز رکھتا تہا اور محمد عظیم خان کے ریاست مین کشمیر مین عہدہ عالی پر ممتاز تہا - عظیم خان کے مرنے کے بعد حسین خان کابل کو واپس گیا اور دوست محمد خان کی نوکری اختیار کی ۱۸۲۳ء مین وہ عرب کو حج کیواسطے گیا اور چند سال وہان رہا اب وہ کابل مین رہتا ہے - تیسرا بہائی حاجی محمد خان ہے جو عظیم خان کی موت اور دوست محمد خان کے رئیس ہونیکے بیچ مین حبیب اللہ خان والی کابل کا وزیر تہا - جب دوست محمد خان حاکم ہوا تو حاجی محمد خان مکہ کو چلا گیا اور وہان سے واپس آکر علی رضا خان کے ساتہہ رہتا رہا

علی رضا خان ہمیشہ اپنی موروثی علاقہ مین رہا کرتا تہا کابل مین اس قسم کی جائداد کو زر خرید کہتے ہین مگر علی رضا خان کو فوج مین نوکری دینی پڑتی تہی - جب سرکار انگریزی کی فوج شاہ شجاع کے ساتہہ ۱۸۳۹ء مین اول کابل مین داخل ہوئی علی رضا خان جسکا شہر مین بہت رشد اور رسوخ اور زور تہا محکمہ کمسریٹ کا گماشتہ اعلی مقرر ہوا اس عہدہ پر اوسکا طریق بائستہ رہا اور غلہ یا بار برداری کے بہم پہونچانے مین کبہی بہی وعدہ کے ایفاء مین مقصر نہین رہا - جب مفسدون نے انگریزی چہاونی کا محاصرہ کرلیا علی رضا خان سرکار انگریزی کیطرف مستقل رہا اور فوج کو رسد اور کپڑا بہم پہونچاتا رہا - جب صاحب لوگ اور میم صاحبان اسیر ہوے علی رضا خان نے اونکی قید کی سختی کم کرنے مین اور اُنکی مخلصی کے واسطے نہایت درجہ کی کوشش کی اُنکے محافظ محمد شاہ خان غلزی کو علی رضا خان پانچسو روپیہ ماہوار دیا کرتا تہا اور علاوہ اسکے عملہ ماتحت کو روپیہ دیا کرتا تہا تاکہ قیدیون کے ساتہہ اچھی طرح سلوک کرنے دین اور اونکے پاس روپیہ اور کہانا اور پوشاک پہونچا دیا کرین اور اونکی اعانت یہانتک ہی ختم نہوی بلکہ اوس نے روپیہ دیکر قریب ایکسو ہندوستانی سپاہیون کو غلامی سی بچایا اور جب تک کہ فوج انگریزی مرتبہ ثانی کابل مین داخل ہوی انکو اپنی گہر مین خفیہ رکھا *

جب محمد اکبر خان نے اسیرون کو ہزارہ اور بامیان کے راہ خلم کو بہیجدیا علی رضا خان نے جسکو موروثی زور اُسملک مین حاصل تہا رئیسان ہزارہ کو روپیہ دیکر اسباب کی ترغیب دی کہ اسیرونکو پہاڑونکو نہ لیجانے دین بلکہ اُسنی اپنی آدمی مرتضی شاہ کو بہت سا روپیہ دیکر اس غرض سی بہیجا کہ صالح محمد خان کو جسکی حراست مین اسیر جاتی تہی روپیہ دیکر اپنی جانب کر لی علی رضا خان کے زور سے اور اوسکے بہت سا روپیہ خرچ کرنیکے

سبب سے یہہ بات حاصل ہوی کہ قیدی نکل آئی اور جنرل پولک صاحب کی فوج سی آملے جو اُنکی کمک کے واسطے بہیجی گئی تہی - جب اکبرخان جنرل پولک صاحب پر حملہ کرنے کو بڑہا علی رضا خان نے سرداران قزلباش کو انگریزون کی جانب کرلیا چنانچہ لڑائی سی پہلی اونہون نے محمد اکبرخان کو چہوڑ دیا اور اوسکی شکست کے بعد اونکی عداوت کی سبب سے اکبرخان کو کابل مین واپس جانے مین خوف ہوا اور پہاڑ کے ملک مین سی گذر کر وہ ترکستان کو چلا گیا - جب افواج سرکار انگریزی ہندوستان کو واپس آئین تو علی رضا خان اونکے ساتہہ آیا اوسکے طریق کے سبب سے محمد اکبرخان اور بارکزیون کو اُس سی سخت عداوت اور تنفر ہوگیا تہا اور کابل مین اوسکو اپنی جان کے بچنی کی امید نہ تھی *

اُسکے املاک جسکی قیمت قریب تین لاکہہ روپیہ کے تہی ضبط ہوگئی اسکے مکانات مسمار کر دئی گئی اور اونکے مصالح سی اکبرخان نے دو مکان اپنی واسطے تعمیر کر لئے *

غرضکہ یہہ تفصیل خشک علی رضا خان کی خدمات کی ہی جن سی نہایت بیغرضی اور شرافت اور مردی پائی جاتی ہے اپنی جان کو خطر مین ڈالکر اور اپنی دولت حیثیت اور جایداد موروثی کہو کر علی رضا خان تہا جیسا شایان مردمی ہے اوس جانب کے حفاظت مین قائم رہا جسکی اطاعت کا اُسنی وعدہ کیا تہا - مگر اسنی اور اوسکے خاندان نے سرکار انگریزی کے ہندوستان مین بہی ایسی ہی اچھی خدمت کی ہی جیسی افغانستان مین کی تھی - ستلج کی لڑائی مین وہ اپنی بہائیون اور ساتہہ سوارون اپنی قوم کے ساتہہ لشکر انگریزی مین شامل ہوا کہ بہت سی آدمی اُسکے ساتہہ جلاوطنی مین شریک ہوئی تھے اور مدکی پہیروشہر اور سبہراؤن مین لڑتا رہا چار سوار اوسکے مارے گئے سنہ ۱۸۴۶ء مین وہ میجر ہنری لارنس صاحب کے ہمرکاب کانگڑہ اور کشمیر کو گیا اور سنہ ۱۸۴۸-۴۹ء کے مفسدہ مین اپنی خواہرزادہ شیر محمد کے زیر حکم اوسنے خدمتگذاری کے واسطے سو سوار دئے جون سنہ ۱۸۵۷ء مین جب سرکار انگریزی کو نہایت درجہ کی ضرورت تھی علی رضا خان نے بخوشی خود ایک رسالہ سوارون کا دہلی مین خدمت کیواسطے دینی کی درخواست کی چنانچہ اوسنی ایسا ہی کیا اور جوکہ اوسکا اپنا لاہور مین رہنا مناسب تہا اوس رسالہ کو زیر حکم اپنی برادران محمد رضا خان اور تقی خان کے روانہ کیا اس رسالہ کے بھرتی کرنے کے وقت اوسنی سرکار سی جسکو ایک روپیہ کی اوسوقت ضرورت تھی روپیہ کی امداد نہ چاہی اپنے خرچ سی اور اپنی مال ومکان

کو جو لاہور مین تھی رہن رکھکر اُسنی رسالہ مرتب کیا اور علاوہ اپنی بہائیون کے اُسکے ساتھ اپنے برادر زادہ عبداللہ خان محمد ہاشم خان محمد زمان خان غلام حسن خان اور شیر محمد خان کو بہیجا یہہ رسالہ ہوڈسن صاحب مشہور و معروف صاحب کے سوارون مین جاکر شامل ہوا اور علی رضا خان کا بھرتی کیا ہوا رسالہ ساری لڑائی مین جہان کہین یہہ شجاع رسالہ بہیجا گیا لڑتا رہا اور ہمیشہ اوسکی بہادری نمایان رہی +

کاش گنج مین محمد تقی خان بہادرانہ لڑتا ہوا کئی مفسد اپنی ہاتہہ سی قتل کرنے کے پیچھے مارا گیا - محمد رضا خان علی رضا خان کا دوسرا بہائی اپنی ہیگر رجمنٹ مین نہایت بہادر سپاہیون مین گنا جاتا تہا محمد رضا خان ملاو اور شمس آباد مین دو دفعہ زخمی ہوا دو گہوڑے اُسکے نیچے مارے گئی اور لڑائی مین جسجگہہ چپقلش اور اندیشہ زیادہ ہوتا تہا اوسی جگہہ محمد رضا خان نظر آتا تہا لڑائی کے بعد اوسکو سردار بہادر کا خطاب ملا اور جو پنشن اوسکے دو سو روپیہ ماہوار کے تھے بسبیل علی الدوام مقرر ہوے محمد رضا خان لڑائی کے بعد لکہنو کو رخصت لیکر گیا تہا وہان جاکر فوت ہوگیا - اُسکا بیٹا رضی علی خان اپنے عمو کے ساتہہ لاہور مین رہتا ہے

علی رضا خان لاہور مین آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوا تہا اور شہر مین اسکو جیسے بہت زور اور رسوخ حاصل تہا اور اوس زور کو ہمیشہ نیک طور پر کام مین لایا - کابل سی واپس آنیکے بعد اُسکو آٹھہ سو روپیہ ماہانہ پنشن ملی تہی اور اُسکے بہائی محمد رضا خان کو دو سو روپیہ ماہانہ مفسدہ کے بعد اوسکو ۱۴۷ دیہات کے تعلقداری بہڑائچ واقع ملک اودہ مین جمعی ۲۱۵ ہزار روپیہ سالانہ ملی ۱۸۶۴ء مین علی رضا خان کو خطاب نواب ملا اور اُسکے بہتیجونکو جنکا ذکر اوپر ہوا جنہون نے مفسدہ مین اچھی خدمات کین خطاب سردار بہادری ملا ہی - نواب علی رضا خان نے جون ۱۸۶۵ء مین وفات پائی اور نوازش علیخان اسکے فرزند کلان کو خطاب نواب عطا ہوا

علی رضا خان کے تین فرزند ہین جنمین بڑا ۱۸۴۸ء مین اوسوقت جب پشاور مین فوج سکہہ سرکش ہوئی میجر جارج لارنس صاحب بہادر کے ساتہہ پشاور مین تہا نوازش علی خان میجر صاحب موصوف کے ساتہہ وقت اخیر تک رہا اور اوسکے وفاداری کے سبب سے اُسکا مکان اور اسباب جو پشاور مین تہا وہ ضایع ہوگیا - تیسرا بیٹا نثار علیخان اودہ کے املاک کے اہتمام مین ہے اسجگہہ اُسکو منصب آنریری اسسٹنٹ کمشنر ملا ہی اور اوسکے طریق سی حکام کو کامل رضامندی

حاصل رہی ہی - نواب نوازشعلیخان شہر لاہور مین آنریری مجسٹریت کے منصب پر ممتاز ہے +

نواب علی رضاخان کی وفات کے بعد انکی ایک بیوہ زندہ تہی گورنمنٹ سے اُسکے واسطے دو سو روپیہ ماہوار پنشن تاحین حیات منظور ہوئی تہی مگر بعد ازان یہہ تجویز ہوئی کہ رکہہ کہمبہ واقع ضلع لاہور عوض پنشن مذکور کے اس خاندان کو دوام کے واسطی عطا ہوئی ہے ملکیت بہی اونکو دی گئی ہے اور جمع سرکار بہی بابت اوس اراضی کے نہین لیجاتی شرائط اس عطا کے یہہ ہین کہ بالفعل اس جائداد کا قابض نواب نوازشعلیخان ہے اسکے بعد ناصر علیخان اور ناصر علیخان کے بعد نثار علیخان سب سے چہوٹا بہائی نثار علیخان کے بعد خاندان مین جو فرزند حسب پسند باقی اشخاص خاندان کے اس جائداد پر قابض ہوگا اور پرورش کل خاندان کی اُسکے ذمہ ہوگی نواب نوازشعلیخان نے اس رکہہ کے آباد کرنے مین بہت کوشش اور صرف کیا ہے

اسطرح پچپین برس سی نواب علی رضاخان اور اوسکا خاندان سرکار انگریزی کے ایسی عقیدت سے خدمتگذاری کرتا رہا ہے جسکے ارادت مین کچہہ بہی کلام نہین اور جسمین خودغرضی کا لوث نہین ہی - پیدایش سی علی رضاخان رعیت سرکار انگریزی نہین تہا مگر ساری ہندوستان مین کوئی خاندان ایسا ملنا مشکل ہوگا جسنے باوجود اسکے کہ سرکار انگریز کے نسبت اوسکو احسانات کے جلد وہین یا فرض سمجہکر ارادت واجب ہو سرکار موصوف کے واسطے ایسی شرافت سے ساتہہ جان اور ہر شی کو جس سی زندگی کا حظ ہوسکتا ہی خطرہ مین ڈالا - جب تک کہ مہم کابل معہ اُسکی صدمات سخت کی جو فوج سرکار انگریزی پر پڑی یاد رہیگی جب تک کہ ۱۸۵۷ء کے مصائب و آلام اور فتح اور نصرت کے جلال و عظمت کی انگریزون کے گہرون مین کہانی رہینگی تب تک علی رضاخان اور اوسکے خاندان کا نام سب اہل انگریزون کو ممنونی اور قدر کے ساتہہ یاد رہیگا +

حاشیہ قزلباشونکا اب بہی کابل مین بڑا زور ہی جہان وہ آٹہہ یا دس ہزار شمار مین ہین - اُنکا محلہ شہر کے جنوب و مغرب کیطرف جدا ہی اور بہت مضبوط ہی اور اُسکا نام چنداول معروف ہی - کابل کا وزیر حال (مستوفی) قزلباش ہی اس قوم کے آدمی اعلی عہدہ پر ممتاز ہین اور دوست محمد خان کی والدہ خود اسی قوم کی دختر تہی کہتے ہین کہ شاہ ایران اب فرقہ قزلباش سی اسغرض سے ساز کر رہا ہی کہ شہر کابل کمزور ہو جاوے

قزلباش یعنی سرخ کلاہ لفظ ترکی ہی اور بعض کے قول کے بموجب وجہ تسمیہ یہہ ہی کہ تیمور لنگ نے جو قیدی شیخ حیدر کو دی تہی وہ سرخ ٹوپیان پہنے تہے گرڈی ہربرٹ صاحب اپنی کتاب مین جو ۱۸۳۴ء مین شائع ہوئی لکہتے ہین کہ اس نام کی ابتدا اسمعیل سی ہی جس سی ایک خاندان شاہی کی بنیاد پڑی جس نسل کے بادشاہ ۹۰۶ ہجری سی ایران مین سلطنت کرتے رہے اُسنی اپنی سپاہیون کو سرخ ٹوپی پہننے کا حکم دیا تہا اور اوس کلاہ کے گرد ایک پگڑی بارہ تہہ کی بارہ اماموں کے نام سی تعظیما باندہی جاتی تہی جو بارہ امام علی کی جانشین ہوئی تہے اور وہ بادشاہ اپنے آپکو بارہ امامون کی نسل مشہور کرتا تہا +

سردار کاہنہ سنگھ نکئی

- چوہدری ہیمراج
  - سردار ہیرا سنگھ
    - سردار دل سنگھ
  - دسوندہی
  - نتھا سنگھ
    - سردار نار سنگھ
    - سردار رن سنگھ
      - سردار بھگوان سنگھ
      - سردار گیان سنگھ
        - بی بی رتن کور زوجہ سردار رام سنگھ تاراگڈھیہ
        - سردار کاہنہ سنگھ
          - حکم سنگھ مرگیا
          - عطر سنگھ
            - بی بی پرتاپ کور زوجہ سردار فتح سنگھ تاراگڈھیہ
            - لابھ سنگھ
            - بی بی متاب کور زوجہ سردار گنڈا سنگھ گل باجوہ
            - لہنا سنگھ
          - چتر سنگھ مرگیا
          - ایسر سنگھ
          - (اولاد سردار کاہنہ سنگھ)
            - بی بی ایسر کور زوجہ نہال سنگھ پسر سردار جگت سنگھ مان
            - بی بی ٹھاکر کور زوجہ امر سنگھ پسر دیوان سنگھ کیدان
            - ٹھاکر سنگھ
            - پرتاب سنگھ
            - رنجودہ سنگھ
              - اودہو سنگھ
              - نراین سنگھ
        - بی بی دیاکور زوجہ سردار امر سنگھ ونگلیہ
      - خزان سنگھ
        - پنجو سنگھ
      - بی بی راجکور زوجہ مہاراجہ رنجیت سنگھ
    - گوربخش سنگھ
  - گلا

حال خاندان

۱۵۹۵ء کے قریب گورو ارجن سکہون کے گورو ضلع لاہور مین چند ہمراہیون کے ساتہہ سفر مین تہی اور اثنا سفر مین چہوٹے قصبہ بہڑوال مین پہونچے جو چند سال پہلے ایک شخص قوم اٹ روڑہ بہڑ نامی نے آباد کیا تہا اُس قصبہ مین گورو کی خاطر داری اچہی نہین ہوئی اور گورو ایک روز گانو جمبر نامی کو چلے گئے جو قریب تہا تہکی ہوئے تہی اور پیر کہتے تہی اُنہون نے ایک چارپائی مانگی اور ایک درخت کے نیچے سایہ مین سوگئے ہیمراج چودہری جو سندہو جٹ تہا اور بہڑوال کا چودہری تہا اس عرصہ مین گانو مین آیا جسوقت گورو اوس گانو مین پہونچے تہی تو ہیمراج گانو مین موجود نہ تہا اوسنی گانو مین آکر سب سرگزشت سنی اور اوسکو اس بات سی بہت شرم آئی کہ گانو کے آدمیون نے گورو کی تواضع اور مہمانداری نہ کی ہیمراج جمبر کو اس غرض سی روانہ ہوا کہ گورو کو اگر ہوسکے تو واپس لاوی - جب وہ گانو مین پونچا تو اوسنی گورو کو سویا ہوا پایا پس حیران ہوا کہ کیا کرنا چاہئی جگانے کو گورو کو تو جرات نہ تھی کیونکہ اوسکو معلوم نہ تہا کہ گورو کس مزاج کا آدمی ہے اور نہ اوسکو جمبر مین زیادہ دیر تک رہنی دینا گوارا تہا پس چونکہ آدمی ہوشیار تہا اور جسم مین بہی اُسکے طاقت اچہی تہی اوسنی چارپائی اور گورو کو دونو کو اپنی سر پر اوٹھالیا اور بہڑوال کو لیچلا +

جب ارجن بیدار ہوا ہیمراج کی خدمت سی خوش ہوا اور پینی کے واسطے پانی مانگا لوگون نے کہا کہ ایک ہی چاہ اُس گانو مین ہی اور اوسکا پانی شور ہی گورو نے ہیمراج کو کہا کہ کوئین مین تہوڑی سی مٹھائی ڈال دو اور جب مٹھائی ڈالی گئی تو پانی فوراً شیرین اور صاف ہوگیا - گورو نے ہیمراج کو دعا بہی کہی اور کہدیا کہ تمکو ایک بیٹا ہیرا سنگہ نامی پیدا ہوگا اور وہ ہیرا سنگہ بڑا زبردست سردار ہوگا +

غرضکہ روایت ایسی ہی اور بہڑوال مین آجتک اس روایت پر یقین ہی اور کہتی ہین اُس چاہ کا پانی جسکا نام بڈہی والہ ہے آجتک شیرین اور صاف بہی ہے +

اگر یہہ روایت عالم باپ یا مہنا دادا ہیمراج کی نسبت کہی جاتی تو زیادہ مناسب ہوتا کیونکہ ہیرا سنگہ جو حقیقت مین

اس خاندان مین پہلا ہی نامی آدمی ہوا تھا گورو ارجن کے وقت سے سو برس پہلے پیدا نہین ہوا تہا گورو ارجن نے ۱۶۰۶ء مین وفات پائی تھی

پچھلی صدی کے وسط کے قریب جب سکھہ کی قوم کو زور ہوا ہیرا سنگہ نے علاقہ نکہ پر جو لاہور اور گوگیرہ کے بیچ مین واقع ہے تصرف کرلیا اور اس علاقہ کے نام سے ہیرا سنگہ کے خاندان کا اور اس مثل کا جسکا وہ حاکم تہا نام مشہور ہوا ہی اُسنے فغانون سے چونیان کو لیا اور سلطنت مغلیہ پر جسکا زوال تہا کنہیون اور بہنگیون کے ساتھہ حملون مین شامل رہا +

جب ہیرا سنگہ شیخ سبحان چشتی پاک پٹن والہ کے ساتھ لڑائی مین مارا گیا اُسکا بیٹا دل سنگہ نابالغ تہا اور اُسکا برادر زادہ نار سنگہ اُسکے بعد مثل کا حاکم ہوا نار سنگہ جنگ مین جو کوٹ کمالیہ مین ۱۷۶۹ء مین ہوی تہی مارا گیا تھا اور اُسکا بیٹا رن سنگہ اسکا جانشین ہوا +

اس سردار کے وقت مین مثل نکئی کو کچھہ زور اور زبردستی حاصل ہوئی بعض اور سکہونکی مثلونکے مقابلہ مین یہہ مثل کبہی زورآور نہ تہی مگر میدان مین اس مثل کے ساتہہ قریب دو ہزار سوارون اور اونٹون کے زنبورون اور چند توپون کے آسکتے تھے نکہ کے علاقہ کے جاٹ مضبوط اور جری ہین اور یہہ چہوٹی مثل فغانان اور ہمسایون سے اچھی لڑتی رہے تا وقتیکہ ایک علاقہ جمعی نو لاکہہ روپیہ کا سردار رن سنگہ اور اوسکے سردارونکے قبضہ مین آگیا اُسکے تصرف مین چونیان کچھہ پرگنہ قصور و شرقپور و گوگیرہ کے پرگنون کا اور ایک زمانہ مین کوٹ کمالیہ کا تھا جو صدر مقام قوم کہرل کا تہا +

سیدوالہ کا رئیس کمر سنگہ رن سنگہ کا رقیب تہا اور چند سال تک وہ آپسمین لڑتے رہے کبھی کوئی کبھی کوئی جیتتا ہارتا تھا آخر کار رن سنگہ کو قطعی فوق ہوا اور اُسنے سیدوالہ پر تصرف کرلیا سردار رن سنگہ ۱۷۸۱ء مین مرگیا اُسکا بڑا بیٹا بہگوان سنگہ اُس ملک کو جو اوسکے باپ نے حاصل کیا تہا تہام نہ سکا - وزیر سنگہ برادر کمر سنگہ نے سیدوالہ کو پھر چھین لیا بلکہ اوسنے کچھہ نکہ کے دیہات بھی لے لئے مگر پیچھے چہوڑ دئے - بہگوان سنگہ نے اب دیکھا کہ اگر زبردست دوست اوسکے نہونگے تو غالباً کل ملک اوسکے ہاتہہ سے جاتا رہیگا پس اُسنے اپنی ہمشیرہ راجکوران

معروف لگاین کی نسبت رنجیت سنگہ مہان سنگہ سنگرچکیہ کے فرزند کے ساتہہ کردی مہان سنگہ اُس زمانہ مین پنجاب کے رئیسون مین نہایت زبردست تہا وزیر سنگہ نے بڑی کوشش کی کہ یہہ نسبت ٹوٹ جاوی کیونکہ اوسکے واسطے اس نسبت کے ہونیکے آثار اچھی نہ تھی مگر یہہ بات اُسی نہوسکی تہوڑی عرصہ کے بعد ۱۷۸۵ء مین مہان سنگہ نے دونو بہگوان سنگہ اور وزیر سنگہ کو امرتسر مین بُلایا اسواسطے کہ جی سنگہ کہنیہ کے ساتہہ لڑائی مین مہان سنگہ کی مدد کرین دونو رقیب مُترار گئی مگر جب جی سنگہ کو شکست ہوئی تو اُنہون نے آپسمین فساد کرنا شروع کیا کیونکہ مہان سنگہ وزیر سنگہ کی بہگوان سنگہ کی نسبت زیادہ توقیر کرتا تہا اور بہگوان سنگہ کو اس سبب سے رشک ہوا مہان سنگہ نے کچھہ وقت سی دونین آپسمین صلح کرادی مگر یہہ اتفاق دیر تک نرہا اور فساد زیادہ سختی سی پہر پیدا ہوا اور پہلے سے بہی زیادہ ہوا اور ایک جنگ مین جو ان دونون مین ہوئی بہگوان سنگہ مارا گیا ۱۷۸۹ء مین اُسکا بہائی گیان سنگہ اُسکا جانشین ہوا اُسکے خاندان کے پُرانے دشمن وزیر سنگہ کو تہوڑے عرصہ کے بعد دل سنگہ پسر سردار ہیرا سنگہ نے مار ڈالا اور دل سنگہ نے بہیروال مین پناہ لی مگر وزیر سنگہ کا ایک نوکر جسنی اپنی آقا کی قتل کا بدلہ لینے پر مضبوط نیت باندہی تہی دل سنگہ کی گہات مین رہا اور آخر کار اُسکو اُسنی قتل کیا مہان سنگہ ۱۷۹۲ء مین مرگیا اور ۱۷۹۸ء مین گیان سنگہ نے اپنی ہمشیرہ کی جسکی نسبت کچھہ عرصہ پہلے ہو چکی تہی رنجیت سنگہ کے ساتہہ شادی کردی اور ۱۸۰۲ء مین اس شادی سی ایک لڑکا پیدا ہوا جو رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا یعنے مہاراجہ کہڑک سنگہ خاندان نکئی کو رنجیت سنگہ کے ساتہہ اس رشتہ سے کچھہ بہت فائدہ نہین ہوا رنجیت سنگہ جو بہت حریص اور بلند نظر تھے اپنی رشتہ دارونکی ملک کو چہین لینی کو دندان طمع ہمیشہ تیز رکہتے تھے اُنہون نے اسباب مین بہت کوشش کی کہ سردار کاہنہ سنگہ جو بعد وفات گیان سنگہ کے جو ۱۸۰۷ء مین واقع ہوئی تہی اپنی خاندان کا رئیس ہو گیا تہا لاہور مین آکر رہا کرے ۔ مگر سردار لاہور مین رہنی سی برابر انکار کرتا رہا اور ۱۸۱۱ء مین مہاراجہ نے اس خاندان کا سب ملک دبالیا اس خاندان نے کچھہ مقابلہ نہین کیا کیونکہ مقابلہ لاحاصل تہا مہاراجہ نے بعد ازان کاہنہ سنگہ کو بہیروال کے نواح مین جاگیر جمعی ۱۵ ہزار روپیہ کی دی اور خزان سنگہ کو ایک جاگیر نانکوٹ مین دی سردار کاہنہ سنگہ ۱۸۵۶ء مین مرگیا اور ۱۸۶۶ء مین اوسکو منصب جاگیردار مجسٹریٹ ملا تہا ۔

یہہ سردار ہمیشہ بہڑوال مین جو چہوٹا سا قصبہ سڑک کلان سے فاصلہ پر ہے رہتا رہا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات سی پیچہی اوسنی کاروبار ریاست مین دخل نہین دیا ۱۸۴۸ء مین اوسکی سپاہ معہ اوسکے پسر دوم عطر سنگہ کے جو سپاہ مذکور کے ساتہہ ملتان مین تہا مفسدونکے ساتہہ شامل ہوگئے کاہنہ سنگہ پر جو اُسر زمانہ مین ضعیف عمر کا آدمی تہا اپنے بیٹے کی بغاوت مین شریک ہونے کا اشتباہ نہین ہوا اُسکا بڑا بیٹا چیتر سنگہ جو نمک حلال رہا تہا ۱۸۵۵ء مین تین فرزند اور دو دختر چہوڑکر مرگیا +

دیوان اجودھیاپرشاد

- پنڈت کشن داس
  - پنڈت کیول رام
    - تہاکر پرشاد
      - بہوانی پرشاد سنہ ۱۸۱۲ء مین پیدا ہوا
  - دیوان گنگارام سال وفات سنہ ۱۸۲۶ء
    - دیوان اجودھیا پرشاد سال وفات سنہ ۱۸۷۰ء
      - بیجناتھہ سنہ ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوا
        - ایک لڑکا ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ء کو پیدا ہوا
    - ایک دختر
      - ادتم ناتہہ (لاولد مرگیا)

حال خاندان

دیوان اجودھیاپرشاد کا خاندان قوم سی برہمن ہی اور ابتدا مین کشمیر سی آیا ہی - اس خاندان کا گوت سوامن گوتم ہی اور مشہور رکہی گوتم کی نسل مین سی ہی جو سنہ ۶۲۰ پیش از زمانہ مسیحی کے گنگا کے کنارے مغربی طرف پیدا ہوا تہا اس خاندان کا لقب جہہتی ہی اس سبب سے کہ اس خاندان کی بود و باش جہہل مین تہی جو کشمیر کا محلہ ہے مسلمانون کا مذہب کشمیر مین سنہ ۱۳۲۶ء مین شمس الدین شاہ نے قائم کیا تہا قریب ایکسو برس تک ہندون پر کچھہ سختی کی جاتی تہی مگر جب سکندر معروف بہ بت شکن بادشاہ ہوا تو برہمن پنڈتون کو اپنی مذہب کے اور جانون کے محفوظ رکہنے

مین نہایت مشکل ہوئی - اجودھیا پرشاد کے بزرگون نے مصلحت سمجھکر فارسی پڑہنی شروع کی اور کشمیر مین ۱۷۵۲ء تک جب احمد شاہ ابدالی نے کشمیر کو فتح کیا کسی نہ کسی طرح محفوظ رہتی رہی - اوس زمانہ مین ہندوؤن پر متصل ظلم اور تعدے ہوتی رہی اور بہت سی ہندوستان اور پنجاب کو چلے گئی ادن لوگون مین پنڈت کشن داس اجودھیا پرشاد کا دادا بہی تہا پنڈت مسطور ہوشیار اور نوشت و خواند مین مستعد تہا اور اوسکو بلا دقت بادشاہان دہلی کے ملازمت مین ایک عہدہ مل گیا جسپر مرتے دم تک قائم رہا +

اُسکا بیٹا گنگا رام جو رام پور مین متصل بنارس پیدا ہوا تہا مہاراجہ گوالیار کا ملازم ہوا اور کرنیل لوئی برکین صاحب کے ساتھہ جو سندہیہ کے ایک فرانسیسی افسر ان مین سی تہا جنرل پیرون صاحب کے زیر حکم مامور ہوا - گنگا رام کو جو نوجوان تہا اسکے ایمانداری اور لیاقت کے سبب سے فروغ ہوا اور اُسکو بہت سی امورات سرکار متعلق ریاست مین دخل ہوا - جب پچہلی صدی کے اواخر مین مرہٹون نے ہندوستان قلبی پر تاخت کی اور مالوہ اور علاقہ دہلی کو تاراج کیا گنگا رام کرنیل برکینز صاحب کے ماتحت مالیہ وصول کرنے مین اور ریاستہای ماتحت اور متحد کے ساتھہ عہدنامو نکے لکہنے کے کام مین مامور رہتا تہا +

جب برکین صاحب کو پٹپر گنج واقع لب دریاے جمنا پر لارڈ لیک صاحب نے ستمبر ۱۸۰۳ء مین شکست دی گنگا رام دہلی مین جا رہا اور دس برس تک وہان رہتا رہا - گنگا رام کو جو ریاست ہای علاقہ آنروی ستلج کے حال گذشتہ اور انکے عہدنامیون اور ریاست ہای دیگر کے رسوم کے حال سی واقفیت تہی اس سبب سے ۱۸۰۹ء مین جنرل اوکٹرلونی صاحب کو اوس سے ان ریاستون اور سرکار انگریزی مین باہم تعلقات کے انتظام مین بہت مدد ملی +

مارچ ۱۸۳۱ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جنہون نے گنگا رام کے لیاقت کی تعریف سنی تہی بہای لعل سنگہ کیتہل والہ اور سردار ہمت سنگہ جلہ والیہ کی سفارش سی اوسکو لاہور کو طلب کیا - گنگا رام نے آنا منظور کیا اور ایک ظرف گنگا جل کا مہاراجہ کی نذر کے واسطے لیکر لاہور مین پہونچا اور مہاراجہ نے اوسکی اچہی عزت کی اور اوسکو فوج کے دفتر کا سردفتر کیا اور مہر اوسکو سپرد کی بعد ازان گنگا رام فوج کشادہ مین جسکا اعلی دفتری بہوانیداس تہا اعلی بخشیون مین مامور ہوا اور روز بروز مورد الطاف مہاراجہ ہوتا گیا کیونکہ مہاراجہ نے دیکہا کہ فوج کے

حساب کی انتظام مین اُسنی بہت ترقی کی گنگا رام اپنی ہمراہ دہلی سی کئی دوست اور رشتہ دار لایا تہا اور اونکو دربار مین اچہی عہدے اُسنے دلوائی اکثر اونمین سی زہی ایسی ہی آدمی نہ تہی کہ قسمت آزمائی کرکے روزگار کی تلاش مین آئی تہی بلکہ کام مین مشاق اور لایق آدمی تہی ایک راجہ دینانا تہہ تہی دوسرا پنڈت دیارام جسکو متواتر انتظام علاقہ راجگڈہ اور جہنگ اور ڈنگہ وغیرہ کا سپرد ہوا پنڈت ہریرام الدشنکر ناتہہ آنریری مجسٹریت لاہور کا پنڈت گوپی ناتہہ پنڈت رامکشن پنڈت گنگا بشن اور پنڈت لچہمن پرشاد ٭

دیوان گنگا رام ولچہمن پرشاد کا باپ اور بخت مل ہمزلف تہی گنگا رام کو کوئی بیٹا پیدا نہین ہوا اور اوسنی اپنی زوجہ کے ہمشیرہ زادہ اجودہیا پرشاد برادر لچہمن پرشاد کو متبنٰی کرلیا دینا ناتہہ جو پیچہی راجہ ہوا بخت مل کا بیٹا تہا اور خالہ زاد بہائی اجودہیا پرشاد کا تہا پیچہے گنگا رام کو ایک دختر دوسری زوجہ سے پیدا ہوئی تہی جسکا بیٹا اوتم ناتہہ لاہور مین سنہ ۱۸۶۷ء مین لاولد مرگیا +

اسطرح ذاتی لیاقت کے سبب سے اور اس سبب سے کہ دیوان موصوف نے اپنے خاندان کا نقشہ جما لیا تہا دیوان گنگا رام کو بہت اختیار حاصل ہوا اور سنہ ۱۸۲۱ء مین اوسکو علاقہ گجرات کا انتظام سپرد ہوا اس ضلع مین جو اوسکے علاقہ مین دو برس رہا کہیمی کلیچ پور وغیرہ علاقہ کرنال مین اسکو جاگیر ملی - ابکاری کا انتظام جسکے بعد ازان مصر لیا رام نے بڑہی ترقی کی پہلے دیوان گنگا رام نے کیا تہا +

دیوان گنگا رام نے سنہ ۱۸۲۶ء مین انتقال کیا اور اوسکی جگہہ دفتر فوج مین لالہ دینا ناتہہ مامور ہوا اور اوسکو مہر بہی سپرد ہوئی دیوان گنگا رام نے لالہ دینا ناتہہ کی بہت پرداخت اور احتیاط سے تربیت کی تہی جو اوسکے دفتر مین ایک محرر تہا بعد ازان دینا ناتہہ نے اپنی عمدہ اور اعلے لیاقتون کے سبب سے تدبیر مملکت کے ڈہنگ مین دنیا مین نام اور شہرت پیدا کی -

اجودہیا پرشاد (اجودہیا ناتہہ) کو اوسکے باپ نے لاہور کو سنہ ۱۸۱۴ء مین بلایا تہا اوس زمانہ مین اوسکے عمر ۵ اسال

٭ لاہور کے آنے سے پہلے دیوان گنگا رام کو تین گانو ریاست پٹیالہ ونابہہ وکیتہل سے ملے تہی جنکی جمع تین ہزار روپیہ تہی لیکن انکے لاہور آنے پر ضبط ہوئی +

کی تہی مگر اوسکو آتے ہی مہاراجہ کی نوکری اوسکے باپنے نہین کرنے دی دو برس تک وہ پڑہتا رہا اور اوسکے
بعد اپنی وطن کشمیر کو بہیجا گیا جہان وہ دفتر فوج مین ہزار روپیہ سال کی تنخواہ پر ملازم ہوا - چہہ مہینے کے بعد اوسکو
پہر لاہور مین طلب کر لیا ۱۸۱۹ء مین جنرل ونٹورا اور الارد صاحب ایران ور خراسان کی راہ سی فرنگستان
سی پنجاب مین آئی اور انہون نے مہاراجہ کی نوکری اختیار کی انکو فوج خاص جو فوج خالصہ مین سب سے اول رتبہ
کی تہی سپرد ہوئی اور اجودہیا پرشاد اونکے ماتحت عہدہ بخشی گری پر مقرر ہوا اور یہہ کام اوسکو سپرد ہوا کہ مہاراجہ
اور ادن افسرونکو جو کچہہ حکم بہیجنا ہوتا تہا یا عرض کرنی ہوتی تہی اجودہیا پرشاد کے ذریعہ سے کارروائی ہوتی تہی
فوج خاص کے ایک زمانہ مین یہہ تعداد تہی کہ پانچ پیادہ پلٹنین اور تین رجمنٹ سوارون کی دسمین تہین مگر جنرل
ونٹورا کی درخواست پر اوسکے تعداد مین پہر کمی کی گئی اور چار پیادہ پلٹنین اور دو رجمنٹ سوارونکی رکہی گئی
اوسکے باپکے مرنے کے بعد مہاراجہ نے اجودہیا پرشاد کو حکم دیا کہ فوج آئین اور توپخانہ کا دفتر سنبہال لی مگر
جنرل صاحبان فرانسیسی سی اوسکی موافقت تہی اور اوسنی درخواست کی کہ مین اپنی ہی عہدہ پر قائم رہون
خالی عہدہ اوسوقت تیجسنگہ کو دیا گیا اجودہیا پرشاد کو خطاب دیوانی ملا اور اوسکے باپ کی جاگیر مین سے موضع
نین سکہہ اوسکے پاس بحال رہا وہ فوج خاص مین نوکری دیتا رہا اور جب جنرل ونٹورا صاحب رخصت پر گیا تو
دیوان اجودہیا پرشاد ساری فوج کا افسر رہا یہہ کام اوسنی ایسی لیاقت سی کیا کہ جنرل ونٹورا صاحب نے اوسکے
نسبت یہہ الفاظ لکہی - دو مرتبہ جب مین فرانس مین رخصت لیکر رہا ہون اجودہیا پرشاد مہاراجہ کی جان کے
محافظ فوج کا افسر رہا ہے مجہی اوسکو اپنا نائب مقرر کرنیکا کوئی افسوس نہین ہوا کیونکہ جب مین فرانس سے واپس
آیا مینے فوج کو ایسی اچہی حالت مین پایا گویا خود مین ہی موجود تہا - ۱۸۳۱ء مین اجودہیا پرشاد پنجاب کی سرحد
کو لفٹننٹ برنس صاحب کے ملنے کو بہیجا گیا تہا جو بمبی سے براہ سندہ گہوڑے گاڑی کے اور ایک سانڈ اور چار
گہوڑیان لیکر جو شاہ انگلستان نے مہاراجہ کے واسطے تحفہ بہیجی تہی آئی تہی اجودہیا پرشاد برنس صاحب سے ملتان
ذرا نیچے جاکر ملا اور جب تک برنس صاحب ۱۷ - جولائی کو لاہور مین پہونچی اونکی ہمراہ رہا
مہاراجہ کی وفات کے وقت اجودہیا پرشاد اپنی برگیڈ کے ساتہہ پشاور مین تہا کہ وہ برگیڈ وہان دو برس سی مقیم تہی

مگر مہاراجہ کہڑک سنگہ نے اوسکو لاہور کو طلب کر لیا ۱۸۳۹ء کے اخیر مین دیوان اجودہیا پرشاد کو سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ کے ہمراہ فوج دریای سندہ کے ساتہہ جانیکا حکم ہوا جو زیر حکم سر جون کین صاحب کے اٹک سے فیروزپور جاتی تھی یہہ فوج فیروزپور مین ۳۱ دسمبر ۱۸۳۹ء کو پونچی تھی اور دیوان مسطور نے جو خدمت کی اور جنرل صاحب کی خواہش کے مطابق کاربند ہونے مین توجہہ رکہی صاحب موصوف نے اوسکی بہت تعریف کی - اپریل اور مئی ۱۸۴۰ء مین گڈ فوج خاص معہ جنرل ونٹورا اور راجہ اجودہیا پرشاد کے بکرما سنگہ بیدی پر بہیجی گئی تہی جسنی اپنی برادرزادہ کو مار کر اوسکے قلع واقع ملسیان پر تصرف کر لیا تہا اور اوسکے عیال وغیرہ کو قید کر لیا تہا نونہال سنگہ کو بیدی کی بزرگی کا کچہہ خیال نہ تہا ہر چند سب لوگ اس کام سے ناراض ہوی لیکن شہزادہ موصوف نے قلعہ دکہنی پر فوج بہیجکر اوس قلعہ پر تصرف کر لیا آخرکار جب بیدی موصوف نے اپنی برادرزادہ کا قلعہ ملسیان اوسکے خاندان کو واپس کر دیا اور ۲۰ ہزار روپیہ جرمانہ مکرر مین دیا تو یہہ قلعہ اوسکو واپس دیا گیا -

اوسی سال کچہہ عرصہ پیچہی یہہ بکڈر رئیس منڈی کے اوپر بہیجی گئی تہی جسنے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کے پیچہی نذرانہ نہین دیا تہا اور جو نئی مہاراجہ کو نہین مانتا تہا منڈی مین علاوہ مضبوط قلعہ کملاگڈہ کے جابجا قلعہ بہرے ہوے تہے اور کہتے ہین کہ اسملک مین سب ۱۲۳ قلعہ تہی مگر جو فوج اوسکے اوپر بہیجی گئی اوس سے راجہ خوف کہا گیا اور اوسنے اطاعت اختیار کی اور اسکو لاہور رہنے کا حکم ہوا تمام منڈی پر تصرف کیا گیا اور قلعون مین سے اکثر مسمار کر دے گئی مگر قلعہ کملاگڈہ لڑتا رہا درحالیکہ اوسکا محاصرہ ہو رہا تہا مہاراجہ کہڑک سنگہ اور کنور نونہال سنگہ کی وفات کی خبر پہنچی اس خبر سے محصورین کو بہت دلیری ہو گئی گر محاصرہ چستی اور زور کے ساتہہ کیا گیا اور آخرکار ۲۹ نومبر کو قلعہ سر ہوا اور جنرل ونٹورا جمعیت فوج سکہہ اوسیمین چہوڑ کر کلو مین جہان کچہہ فساد ہو گیا تہا اوسکے فرو کرنیکو روانہ ہوا سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ جو منڈی کو بہیجا گیا تہا کملاگڈہ کے سر ہونے سے پہلے لاہور کو واپس چلا آیا تہا جنرل ونٹورا شروع جنوری مین لاہور کیطرف روانہ ہوا کیونکہ راجہ دہیان سنگہ نے اوسے بلایا تہا اسواسطے کہ راجہ موصوف کو شہزادہ شیر سنگہ کے دعوی سلطنت کیواسطے جنرل مسطور کی مدد کی خواہش تہی اور اجودہیا پرشاد سے ماتحت کل سرگروہ رہا -

لاہور سی کمک کیواسطے فوج کلو کو بہیجی گئی تھی اور جب یہہ فوج پہونچی تو فوج خاص نے سنا کہ لاہور کی فوجون کو شیر سنگہ نے بہت انعام دئی تھی اور چار مہینے کا مواجب بخشا تہا اونکے واسطے فقط دو مہینے کی تنخواہ لائی گئی تھی فوج خاص سرکش ہوئی جو خزانہ لشکر مین تہا اُسکو لوٹ لیا اور کئی افسر اپنی مار ڈوالے اجودہیا پرشاد نے جسکو اپنی فوج پر بہت زور حاصل تہا انتظام کر لیا اور وعدہ کیا کہ جتنا کچہہ لاہور کی فوج کو ملا تہا اسقدر انعام انکو بہی دلایا جاویگا +

جنرل ونٹورا مارچ ۱۸۴۳ء مین پنجاب سے رخصت لیکر گیا اور جب برگیڈ لاہور مین پہونچا تو اجودہیا پرشاد افسر رہا اگرچہ سرداری فوج مذکور کی شہزادہ پرتاب سنگہ خوردسال کے نام فرضی رہی - پہلا ہی کام اس فوج کو یہہ پڑا کہ جوالا سنگہ کے اوپر بہیجی گئی جو مہاراجہ کا کارندہ تہا - جب اُسکا آقا بادشاہ ہوا تو اُسکو وزیر ہونے کی امید تہی اور اس عہدہ کا شیر سنگہ نے اُس سی وعدہ کیا تہا مگر راجہ دہیان سنگہ کا منشاء وزارت سی دست بردار ہونیکا ہرگز نہین تہا مہاراجہ سے اوسنی جوالا سنگہ کی وفاداری کی نسبت شبہہ ظاہر کیا اور جوالا سنگہ کے دل مین مہاراجہ کیطرف سی غبار بہرتا رہا آخر کار یہہ کمبخت آدمی نمک حرام ہوگیا اور شالہ باغ کے متصل جب چار یاری ڈیرہ مین پانچ ہزار سوار کشادہ لیکر جوالا سنگہ مقیم تہا اوسنی مہاراجہ کا حکم لاہور مین آ جانیکے واسطے نمانا شیر سنگہ اُسکے اوپر چڑہائی کر کے گیا اور راجو دہیا پرشاد کو مع فوج خاص اور توپخانہ کے آگے جانیکا حکم ہوا اُس مہیب فوج کو دیکھکر جوالا سنگہ نے اطاعت[+] اختیار کی بعد ازان شیخوپورہ مین قید مین بسبب بدسلوکے

---

*اگرچہ جوالا سنگہ نے شیر سنگہ کی نسبت فساد کی نیت نہین کی تہی وہ سندہانوالیون کی جاگیر کے ضبط کرنیکے واسطی بہیجا گیا تہا اور جب اُسکام سی معہ سرداران سندہانوالیہ واپس آیا انہون نے ملکر سازش کی کہ راجہ دہیان سنگہ کو وزارت سی برطرف کرین اور لاہور کو جاتے ہوے امرتسر کے دربار صاحب مین گئی اور سبنے قسم کہائی کہ جبتک اپنی مراد پوری کرین اسکام مین جستجو کرتے رہینگے دہیان سنگہ کو ضرور اس سازش کی خبر پہنچی ہوگی اور وہ کسی قیب سی بدلا لینا کبہی نہ بہولتا تہا

+ اس زمانہ مین جو فوج بے قید اور زور آور تہی اسکا یہہ عمدہ ثبوت ہے کہ اونہی چار یاری سوار دن اور کالیون نے جنہون نے یکم مئی کو جوالا سنگہ کی حمایت سرکشی اور نمکحرامی مین کی تہی دوسری تاریخ کو تیس ہزار روپیہ طلب کیا اور مہاراجہ نے دیا اسواسطے کہ اُنہون نے جوالا سنگہ کو مہاراجہ کے ساتہہ لڑنے کو مجبور نہین کیا +

دفاقہ کشتی مرگیا جہان بہت ایسی آدمی تہی جو راجہ دہیان سنگہ کے ہاتہون ملا مین گرفتار ہوئے تھے اونمین سی یہہ بھی ایک شخص تھا ؁

فوج خاص کو جو انعام ملنی کا کلومین اجودہیا پرشاد نے وعدہ کیا تہا وہ انعام مہاراجہ نے عنایت کیا اور خود دیوان موصوف کو بہی انعام گران بہا بخشا راجہ منڈی کو بسفارش دیوان اجودہیا پرشاد پہاڑمین واپس جانی کے اور دیوی کی پرتما جو مجسم چاندی کی بہت قیمتی اور پاک تہی ساتہہ لیجانیکی اجازت ہوئی جسکو سرکار سکہہ کی فوج کملاگڈہ سے لے آئے تہی سنہ ۱۸۴۲ء مین جنرل ونٹورا فرنگستان سے واپس آیا اور اپنے برگڈ کی افسری پر قائم ہوا شیر سنگہ کی قتل کے بعد راجہ ہیرا سنگہ وزیر نے اُسکو اس غرض سی خفیہ طور پر لدہیانہ کو بہیجا کہ کرنیل رچمنڈ صاحب رزیڈنٹ سرکار انگریزی کے ساتہہ تجویز کرکے سرکار انگریزی کے ساتہہ دوستی کو زیادہ وثوق اور استحکام کے ساتہہ قایم کرے مگر سنہ ۱۸۴۳ء کے اخیر مین فوج کے تمرد سے نفرت کہا کر اور صاف دیکہکر کہ ملک مین فساد ہونیوالا ہی وہ آخر کار پنجاب کو چہوڑکر چلا گیا جہان ۲۴ برس اُسنی خدمت کی تہی اب دیوان اجودہیا پرشاد کو برگڈ کی افسری ملی اور ستلج کی لڑائی کے آخر تک یہہ افسری رہی

ستلج کی لڑائی سی پہلی سنہ ۱۸۴۵ء مین ۳۱۷۶ پیادگان آئین ۱۶۶۷ سواران غیر آئین اور ۸۵۵ توپخانہ کے سپاہی یعنی کل ۵۶۹۸ آدمی ۳۴ توپین اس برگڈ مین تہی۔

پیادہ فوج مین خاص پلٹن ۸۲۰ آدمیون کی جمعیت کی ایک گورکہہ پلٹن ۷۰۰ آدمی کی دیوا سنگہ کی پلٹن ۸۳۹ آدمیونکی اور شام سنگہ کی پلٹن ۸۱۰ آدمیون کی داخل تہی۔

سوارون مین ایک رجمنٹ گرانڈ پلون کی ۷۳۰ آدمیون کی جمعیت کی ایک رجمنٹ ڈراگون ۷۵۰ آدمیون کے اور ایک ترپ اردلی خاص کا داخل تہی جسمین ۱۸۷ آدمی تہی

توپخانہ اس خاص برگڈ مین الہی بخش کا توپخانہ تہا اور اُسکا افسر جنرل الہی بخش تہا جو فوج سکہہ مین سب سے عمدہ توپخانہ کا افسر تہا کل برگڈ کا مواجب ۹۶۰۶۷ روپیہ ماہوار تھا۔

اور برگڈون کی جمعیت اور ترتیب کا حال بہت کچہہ اس بیان سی ظاہر ہوسکتا ہی جو نسبت اس برگڈ فوج

سکہہ کے کیا گیا جو سب مین نامی ور بہادر سی کے تھے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات سی پیچھی بہت کچھہ تبدل ہوگیا
تہا مہاراجہ کے قوی بازو کے خوف سے سرکشی اور فریاد دبی رہتی تھی اگرچہ ایک مرتبہ اونکو بھی یہہ نوبت
پہونچی تہی کہ اپنی گورکہہ رجمٹ کے غضبناک سرکشی کے خوف سی گوبندگڈہ کے قلعہ کے اندر چلے گئے تہی
اس پلٹن کی سرکشی کا یہہ باعث تہا کہ بقایائی تنخواہ اوسکو نہین ملتی تہی مگر مہاراجہ کے جانشین اپنی جان
اور حکومت کے ضائع ہونیکا خوف کرکے تعداد اور مواجب فوج کا بڑہاتے رہی تا وقتیکہ آخرکار ریاست پر ایسا بہاری
بوجہہ فوجکا پڑا کہ اوٹھا نہ سکے اور غیر ریاستون کے واسطے ہر وقت ایک دہمکی سی ہوگئی تھی + -

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کے وقت فوج آئین مین پیادہ سوار اور توپخانہ ملاکر ۲۹۱۶۸ آدمی تھی اور ۱۹۲ توپیں
تہین اور خرچ ماہوار ۳۸۲۰۸۸ روپیہ تہا -

مہاراجہ شیر سنگہ کے عہدمین فوج آئین مین ۵۰۰۶۵ آدمی تھی ۲۳۲ توپین اور خرچ ماہوار [illegible]۴۶۰۳ روپیہ تہا -

راجہ ہیرا سنگہ کے عہدمین فوج آئین کی جمعیت ۵۰۸۰۵ آدمیونکی تھی ۲۸۲ توپین اور خرچ ماہوار ۶۸۲۹۸۴ روپیہ تہا -

سردار جواہر سنگہ کے عہدمین فوج آئین کی جمعیت ۲۲۳۷۰ آدمیونکی تہی اور ۱۸۳ توپین اور ماہواری خرچ ۸۵۲۶۹۶ روپیہ تہا -

سردار جواہر سنگہ کے عہدمین توپونکی تعداد مین افزونی نام کے واسطے تہی توپین بہت کم ڈہالی گئین تہین مگر بہت سے
پرانی توپین قلعون مین سی نکالکر صاف کردی گئین تہین اور پہیون پر چڑہاکر میدان کے کام کے لائق بنائی گئین
فوج کشادہ کی تعداد کا اُس اندازہ پر بڑھنا نہین معلوم ہوتا ہی جیسی فوج آئین کی تعداد بڑہتی تہی جب انگریزون سی لڑائی ہوئی اوسکی
شروع مین فوج کشادہ کی جمعیت ۱۶۲۹۲ آدمیون کی تہی

جب ۱۸۴۵ء مین ستلج کی لڑائی شروع ہوئی تو فوج سکہہ کل پنجاب مین حسب تفصیل ذیل تہی

فوج پیادہ آئین	۵۳۷۵۶
فوج سواری آئین	۶۲۳۵
فوج سواری کشادہ	۱۶۲۹۲
توپخانہ	۱۰۹۶۸
اونٹون کے زنبورے	۵۸۴
متفرق	۸۲۷
کل	۸۸۶۶۲ آدمی

توپین میدان مین لڑنے کی ۱۸۳ قلعون مین ۱۰۵ کل ۵۸۵ اونٹون کے زنبورے ۳۰۸
کشادہ الوس اور جاگیرداروںکی کنٹنجنٹ کی سپاہ کی تعداد جو تفصیل بالا مین شامل نہین صحت سے نہین دریافت ہوسکتی ہی مگر تیس ہزار آدمی کی جمعیت کا واجبی اندازہ ہوسکتا ہی

راجہ ہیراسنگہ کی حکومت کی عہد مین جس زمانہ مین راجہ موصوف کو آسودگی نہتی بلکہ ہر طرف سی اسکو تکلیف اور ہرج پہونچتا تہا اجودہیا پرشاد کے برگڈ مین جو ہوشیار اور ہنرمند ونتورا صاحب کے حکم کے تحت مین نظم ونسق اور ضبط شایان کا عادی تہا مثل اور فوج کی نہ بدنظمی ہوئی اور نہ وہ برگڈ مثل اور فوج کی مطلق سرکش ہوا

جب راجہ ہیراسنگہ لاہور سی بہاگا اور سردار جواہر سنگہ اور افواج خالصہ نے اُسکا تعاقب کیا تو فوج خاص مہاراجہ خوردسال کی حفاظت کیواسطی قلعہ کے نیچے میدان مین تہی جواہر سنگہ نے اجودہیا پرشاد کی تنخواہ مین تین ہزار روپیہ سال کا اضافہ کیا اور علاوہ اُسکے اُسکو دیہات موضع خان پور گنگ شادمان مرادی ورکاٹہیانوالہ علاقہ حافظ آباد مین دئی۔

جواہر سنگہ کی قتل کے بعد تیج سنگہ جس سی فوج کو کمال نفرت اور اکراہ تہا فوج آئین کا کمانڈر انچیف یعنے سپہ سالار مقرر ہوا اور راجہ لعل سنگہ فوج کشادہ کا سپہ سالار مقرر ہوا اور جب فوج خاص کو پشاور جانیکا حکم ہوا تو اُسنی صاف انکار کیا۔

اُسکے بعد ستلج کی لڑائی ہوئی اُس لڑائی کے ختم ہونے کے بعد دیوان اجودہیا پرشاد نے استعفا دیا اور استعفا منظور ہوا اور دیوان موصوف نے اوس برگڈ کو جسمین اوس نے ۲۶ برس نوکری کی تہی چہوڑ دیا

دہم مارچ ۱۸۴۶ء کے عہدنامہ کے بعد جسکے رو سے پہاڑی ملک مابین راوی و دریای سندہ مہاراجہ گلاب سنگہ کو ملا تہا اجودہیا پرشاد باتعاق کپتان ایبٹ صاحب کے لاہور اور جموں کے علاقہ کے بندوبست کا کمشنر مقرر ہوا۔ اس کام مین کہ کسیطرح کار آسان نہ تہا دو برس گذرے اور دیوان مسطور مئی ۱۸۴۸ء تک لاہور مین واپس نہ آیا اس کل عرصہ مین اوسکے طریق سے حکام کو نہایت رضامندی رہی تہی اور بغیر اپنی سرکار کے حقوق کو ضایع کرنے کی دیوان موصوف کپتان ایبٹ صاحب کے ساتہہ جو سرکار

انگریزی کیطرف سی مامور ہوئے تھی نہایت شرافت اور توجہہ کے ساتھہ پیش آتا رہا ۲۶ - نومبر ۱۸۴۷ء کو اُسکو خطاب ممتاز الدولہ ملا اور علاوہ اُسکے تنخواہ مین معقول اضافہ ہوا

ضبطی ملک پنجاب کیوقت دیوان اجودہیا پرشاد کو پانچہزار روپیہ سال نقد ملتا تہا اور علاوہ اُس نقد مواجب کے دیہات تین سکہہ بابو سابو پہگیان کوٹ نو خان پور کا تہیا نوانہ شادمان گنگ اور مرادسے جمعی ۱۹ ہزار روپیہ سال کی جاگیر ملی تہی - اپریل ۱۸۴۹ء مین فوراً بعد ضبطی ملک پنجاب کے دیوان مسطور بہ اتفاق ڈاکٹر لوگن صاحب کے مہاراجہ دلیپ سنگہ کا سرپرست مقرر ہوا اور ۱۸۴۹ء مین مہاراجہ کے ہمراہ فتحگڈہ کو گیا اور وہان ستمبر ۱۸۵۱ء تک رہا جب مہاراجہ انگلستان جانیکو طیار ہوی دیوان اجودہیا پرشاد پنجاب کو واپس آیا اور نوکری سرکار ترک کردی ڈاکٹر لوگن صاحب نے اوس زمانہ کے دیوان کے طریق کی نسبت جب وہ مہاراجہ کے ساتھہ فتحگڈہ مین رہا اوز اوسکی راست بازی اور دیانتداری اور شرافت اور اپنی پاس عزت کی نہایت تعریف کی ہی

ضبطی ملک پنجاب پر دیوان مسطور کی جاگیرات سرکار مین ضبط ہوگئی تہین مگر اُسکو ساڈہی سات ہزار روپیہ سال پنشن ملی اور ۱۸۶۲ء مین گورنمنٹ اعلی نی اوسمین سی ایک ہزار روپیہ کی جاگیر علی الدوام منظور کی - ۱۸۶۲ء مین دیوان اجودہیا پرشاد آنریری مجسٹریٹ شہر لاہور مین مقرر ہوا جہان وہ ۱۸۵۱ء مین واپس آگیا تہا - اس منصب مین اُسکی کارروای ایسی رہی ہے کہ حکام اور رعایا سب رضامند رہی - اُسکی دیانتداری اور راست بازی مشہور و معروف تہی اور شہر کی تہذیب اور آراستگی مین دیوان موصوف ہمیشہ مدد دینے مین مستعد رہا لیکن کچھہ عرصہ سی بسبب کسل طبعی اور نقص بینائی کے دیوان اجودہیا پرشاد مین اس منصب کی کارگذاری مین مستقل مصروفیت رکھنی کی گنجائش نہین رہی تہی

دیوان اجودہیا پرشاد کا ایک بیٹا دیوان بیجناتہہ ہی جو اب ۴۷ برس کا عمر مین ہی بیجناتہہ ۱۸۵۸ء مین تحصیلدار شہر قصور ضلع لاہور مین مقرر ہوا تہا اور جولائی ۱۸۵۹ء مین لاہور کو اوسکی تبدیلی ہوئی تہی ۱۸۶۲ء مین اوسکی ترقی عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر ہوئی - بیجناتہہ اچہا تربیت یافتہ اور لائق

آدمی ہی اوسنی سنہ ۱۸۵۳ء مین میجر ایبٹ صاحب ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور کے محکمہ مین سرکاری کام سیکہنا شروع کیا تہا اور جو قابو اسکا وہان کام سیکہنی کا ملا اُس سی اوسنی بہت فائدہ اُٹہایا اور پنجاب مین عمدہ عمدہ عہدہ داران سرکار مین شمار ہوتا رہا ہے

دیوان بہجناتہہ امر تعلیم مین بہت کوشش کرتا رہا ہے اور سنہ ۱۸۶۱ء مین کمیٹی اشاعت علوم کا میر مجلس مقرر ہوا تہا *

دیوان بہجناتہہ نے عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے بسبب ضرورت انتظام امور خانگی استعفا دیدیا لیکن اسکو منصب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع لاہور مین ملا کہ بلا تنخواہ لینی کے اس منصب کی خدمات کو انجام دیتی رہے -

مئی سنہ ۱۸۷۳ء مین دیوان بہجناتہہ بجاے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے منصب آنریری اسسٹنٹ کمشنر پر ترقی ہوئی دیوان اجودہیا پرشاد نے مئی سنہ ۱۸۷۰ء مین انتقال کیا اُسکے وفات کے بعد دیوان بہجناتہہ کو سرکار سے للعہ ۱۱۵ روپیہ سالانہ پنشن عطا ہوی - دیوان اجودہیا پرشاد کی حیات مین اُنکو رکہہ بہنی وال کی ملکیت ارزان قیمت پر بحکم سر رابرٹ منٹگمری صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب ملی تہی کہ اب اُنہون نے ایک گانو بنام اپنے باپ کے موسوم اجودہیا پور آباد کیا اور مالگذاری اُسکی سرکار مین ادا کرتے ہین اُسکے بعد دیوان بہجناتہہ کو اوراراضی سرکار سے ٹہیکہ پر ملی ہے کہ اُنہون نے اُس سے مارچ سنہ ۱۸۷۳ء مین استعفا دیا

سردار سر نہال سنگہ چہاچہی

سردار رام بہج

سردار سر نہال سنگہ

امریک سنگہ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا

گوپال سنگہ ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوا

چڑت سنگہ ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوا

رام سنگہ ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا

اودہم سنگہ ۱۸۵۸ء مین پیدا ہوا

ٹیک سنگہ ۱۸۶۸ء مین پیدا ہوا

ایک پسر ۱۸۶۹ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

سردار نہال سنگہ قوم سی سانی کہتری ہی اور سات پشت سی یہہ خاندان راولپنڈی مین آباد ہی اوسکی باپ کا نام رام بہج تہا اور اوسکا باپ بیوپار کرتا تہا - ۱۸۳۳ء مین نہال سنگہ کی شادی سردار گورمکہہ سنگہ چہاچہی کی دختر سے ہوئی سوائی اس دختر کے سردار موصوف کی اور اولاد نہین تہی سردار گورمکہہ سنگہ سردار فتح سنگہ کا بیٹا تہا اور فتح سنگہ معہ اپنی بہائی شیر سنگہ کے مہم کشمیر مین مارا گیا تہا - سردار گورمکہہ سنگہ اپنی باپ کے بعد اپنی جاگیر پر قابض ہوا مگر ۱۸۲۹ء مین مرگیا تہوڑی ہی عرصہ کے بعد اوسکے دختر کی شادی نہال سنگہ کے ساتہہ ہوئی اور اوسکو لقب چہاچہی اختیار کرنے کی اور اپنی خسر کی جاگیر واقع چکوری جمعی دو ہزار روپیہ پر قابض ہونیکی اجازت ہوئی

۱۸۴۶ء مین ستلج کی لڑائی کے بعد نہال سنگہ کو خطاب سرداری ملا اور دربار کیطرف سی بطور مصاحب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین لاہور مین مامور ہوا اور اوسکو آٹہہ سوار ونکی نوکری دینی کا حکم ہوا - اس منصب مین اوسکی خدمات قابل قدر ہوئین اور بغیر اسبات کے کہ کسیطرح اوسنی اپنی سرکار کے نفع نقصان کو فراموش کیا ہو

حکام انگریزی کی چستی سے اور محنت سی مدد کرتا رہا جب ۱۸۴۸ء مین فساد ہوا سردار نہال سنگہ جادہ وفاداری پر مستقل رہا اگرچہ چارون طرف طریق بالعکس کے واسطی قوی ترغیبین تہین صاحب رزیڈنٹ کے خدمت مین رہنے سے اوسکو ایسا قریب تعلق تہا کہ اگر وہ چاہتا تو مفسدونکو ایسی خبرین دیسکتا تہا جنسی اونکو بہت فایدہ ہوتا مگر جو اعتبار اوسکا کیا جاتا تہا کسی موقع مین بہی اوسکی طرف سے اوس اعتبار مین فرق اور ہرج نہین آیا ملتان کے محاصرہ کے توپون اور سامان کے واسطے جو باربرداری پوری ہونی ضرور تہی اوسکے بہم پہونچانے مین سردار موصوف نے بہت جہد کیا اور سر رابرٹ نیپیر صاحب نے اون کے کوششون کو تسلیم کیا اوسکے طریق سے مفسدون کو بہت رنجش ہوئی اور اونہون نے اس سبب سے سردار کا مکان راولپنڈی مین جلا دیا اور اوسکا مال اسباب لوٹ لیا اور جو آدمی اوسکے خاندان کے مفسدون کے ہاتہہ آئے اونکے ساتہہ نہایت سختی سے پیش آئے۔

ضبطی ملک پنجاب کے وقت ۸۷۹۵ کی جاگیر جو سردار کو راجہ لعل سنگہ نے دی تہی اوسکی حین حیات واگذار ہوئی اور جاگیر چکوری جمعی بارہ سو روپیہ سال لسبیل علی الدوام بحال رکہی گئی جو نوکرے آٹہہ سوارونکی سردار مسطور دیتا تہا موقوف نہ کی گئی اور جو جاگیر اس نوکری کے عوض اوسکے پاس تہی وہ بہی بہ عنایت خاص ضبط نہ کی گئی اور سوائے اسکے دو ہزار روپیہ سالانہ نقد پنشن اوسکے واسطے منظور ہوئی سنہ ۱۸۵۲ء مین سردار نہال سنگہ کو روپیہ کیطرف سے بہت زیرباری ہو گئی اور سرکار نے مہربانی سی بجائی آٹہہ سوارونکے چار سوارونکی نوکری لینی منظور کی اسی سال مین ضلع راولپنڈی مین ایک چہوٹا سا مفسدہ ہوا سردار نہال سنگہ اوسوقت اپنے گہر پر تہا اور فوراً صاحب کمشنر سے اوس نے درخواست کی کہ مین حاضر ہون جو خدمت مطلوب ہو مجہسے لیجاوے صاحب کمشنر نے اوسکو مفسدون کے پاس اس غرض سے بہیجا کہ اونکو سمجہا کر راہ راست پر لاوین مگر مفسدون نے اوسکو پکڑ لیا اور کسیقدر سختی سے اونکے ساتہہ پیش آئے اور کئی روز اوسکو قید رکہا۔

سنہ ۱۸۵۷ء کے نازک زمانے مین سردار نہال سنگہ یہہ بات خوب سمجہکر کہ بغاوت سی فقط یہہ بہتر کرنیکی نسبت وفاداری کے ساتہہ حقیقت مین

سرگرمی سی خدمت کیئی بدرجہ بہتر ہے صاحب چیف کمشنر کے پاس برابر حاضر رہا اوسکی صلاح اور رہبرین جو اوس زمانہ مین وہ بہم پہونچاتا رہا خصوصًا قابل قدر تہین صاحب چیف کمشنر نے جو اوس زمانہ مین اول رسالہ سکہان بہرتی کیا اور بہت سے پرانی سکہہ عہدہ دار جو زمانہ سابق مین سرکار کے مقابلہ مین بہادری سے لڑے تہے خدمت کیواسطے منتخب کئی اِس کام مین سردار نہال سنگہ سے بہت مدد صاحب موصوف کو ملی +

جب گوگیرہ کے وحوش سیرت مسلمان قوم مین سرکش ہوئین سردار نہال سنگہ اوس موقع پر بہیجا گیا جہان لڑائی ہوتی تہی کئی معرکون مین جو مفسدونکے ساتہہ ہوئے سردار مسطور شامل تہا اور ایک جنگ مین اوسکے گہٹنے مین سخت زخم پہونچا +

اِن خدمات کی جلدو مین اکتوبر ۱۸۵۸ء مین سردار نہال سنگہ کو دس ہزار روپیہ نقد ملا اور علاوہ جاگیر سابق چہہ ہزار روپیہ کی اور جاگیر اس شرط پر عطا ہوئی کہ اوسکے ورثاء صلبی کے نام بشرط خدمت نیک بسبیل علی الدوام واگذار رہیگی جو چار سوارونکی نوکری سردار موصوف دیتا تہا وہ بہی موقوف کی گئی ۱۸۶۲ء مین سردار نہال سنگہ جاگیردار مجسٹریٹ مقرر ہوا اور سنہ مذکور مین نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے سفارش سے منجملہ جاگیرات سردار مسطور کو نام دس ہزار روپیہ کی جاگیر علی الدوام واگذار ہوئی اور سردار مسطور کا گذارہ مقرر ہوا

جاگیر علی الدوام	۱۰۰۰۰
جاگیر عین حیات	۳۱۷۵
پنشن نقد	۲۰۰۰
میزان	۱۵۱۷۵

اٹہارہ برس سے سردار نہال سنگہ سرکار انگریزی کی خدمت وفاداری سے اور خوبی سے کرتا رہا ایسے زمانہ مین کہ جب وقت مشکل تہا اوسنے کچہہ خیال نہین کیا کہ وفاداری سے امکانا کیا نقصان ہوگا جب کبہی سرکار انگریزی کے واسطے مشکل ہوئی سردار مسطور کو کبہی لغزش نہین ہوئی نہ کبہی تامل ہوا نہ کبہی اوسنے سوچا کہ کس طرف رہنے مین میرا ذاتی فایدہ ہوگا بلکہ ہمیشہ طریق وفاداری مین سرگرم رہا اور ایسے زمانہ مین

کہ جب کم ہمت اور کمتر ایا نذ آدمی الگ ہو بیٹھی سردار مسطور نے کبھی خدمات کے انجام دینے کی سعی کرنے مین دریغ نہین کیا ◆

امریک سنگہ سردار نہال سنگہ کا سب سی بڑا بیٹا تحصیلدار رہے ۱۸۵۷ء مین اوسنے ایک رسالہ سواران کا پنجاب مین بہرتی کیا اور رسالہ کو اودہ کو لیگیا اور وہان نہایت مستحسن خدمت کے امریک سنگہ کے قبضہ مین چہہ سو پچاس روپیہ کی جاگیر ہے جو اوسکی نانی مائی دیوی سردار گورکہہ سنگہ چہاچہی کی بیوہ نے اوسکو ۱۸۴۸ء مین ہبہ نامہ لکہکر ہبہ کر دی تہی ◆

سردار نہال سنگہ کو ۱۸۶۶ء مین خطاب نائٹ کمانڈر اف دی موسٹ ایکزالٹد آرڈر اف دی ستار اف انڈیا یعنی رئیس درلا ورطبقہ اعلی ستارہ ہند ملکہ معظمہ انگلستان وہندوستان کے حکم سی ملا اور اسوقت سی سردار موصوف کے نام کے ساتہہ لفظ سر نہال سنگہ لکہا جانا شروع ہوا سردار سر نہال سنگہ کے سی اس ائی نے ابتدا ماہ جولای ۱۸۷۳ء بمقام لاہور وفات پائی ◆

راجہ دینا ناتھہ

- بخت مل
  - راجہ دینا ناتھہ ۱۸۵۷ء مین وفات پائی۔
    - دیوان امر ناتھہ ۱۸۶۷ء مین وفات پائی۔
      - دیوان رام ناتھہ
      - بان ناتھہ
    - نرنجن ناتھہ
  - دیوان کدار ناتھہ ۱۸۵۹ء مین وفات پائی۔
    - بدری ناتھہ
    - پران ناتھہ ۱۸۶۰ء مین مرگیا

حال خاندان

سلطنت سکہان کے پچہلے زمانہ مین جن لوگون کو اقتدار حاصل ہوا اون مین سب سی زیادہ مشہور آدمی راجہ دینا ناتھہ تہا اونکی نسبت لقب ٹیلرینڈ پنجاب کا خوب موزون کیا گیا ہے اور راجہ دینا ناتھہ کے خوارق اونزیدگی اوس دبیر ولایت فرنگستان سے بہت مشابہ تہی بہت سی انقلاب جنہین اوسکے دوست اور مربی ضایع ہوگئی گذر گئے خاندان شاہی کئی بنی اور کئی بگڑ گئے مگر راجہ دینا ناتھہ کو کبہی اونکی تباہی مین ضرر نہ پہونچا قتل اور خونریزی کے اندر کبہی اونکی جان مخاطرہ مین نہ پڑی درحالیکہ ضبطی جایداد و املاک اور علانیہ لوٹ ریاست کا قاعدہ تہا ٹیلرینڈ فرانس مین ایک بڑا وزیر مدبر تہا اور کئی گردشون مین بنا رہا +

تہا راجہ دینا ناتہہ کے مرتبہ و راقتدار کو ہمیشہ ترقی رہی ✦
اونکی زیرکی اور دوراندیشی ایسی تہی کہ جب اور لوگونکی نظرون مین مطلع امور مملکت صاف نظر آتا تہا
اونکو علامت طوفان آنے کی معلوم ہوجاتی تہی اور آگاہی ہوجاتی تہی کہ فریق ناتوان یا دوست افتان کو
چہوڑدین ایماندار آدمی بہت گردشون کے بعد قایم نہین رہتے ہین اور راجہ دینا ناتہہ کی بیوفائی اوسکے
کامیابی کا پیمانہ ہے اوسکو اپنے ملک کی محبت تہی مگر محبت نفس محبت ملک کے تابع تہی اونکو انگریزون سے سخت
اور قلبی نفرت اور عداوت تہی اسواسطے کہ انگریز اوس سے اور سرکار انگریزی اوسکی سرکار سے قوی تر تہے
خود غرضی سے باوجودیکہ انگریزون سے اوسکو قلبی عداوت تہی اونکی خدمت کرتا تہا مگر اپنے ڈہنگ پر راجہ
دینا ناتہہ کو وفاداری ہی آتی تہی اور اپنے رفیق کے ساتہہ تب تک رہتا تہا کہ جبتک خاص اپنی امنیت
مین ضرر پہونچنے کا اوسکو اندیشہ نہ ہوتا تہا بلکہ جب کبہی کسی دوست سے کنارہ کشی بہی کرتا تہا تو اپنی جان
کے اندیشہ سے نہین بلکہ اپنے مال اور اقتدار کے اندیشہ کے تلف ہونے سے اسکو چہوڑتا تہا کیونکہ راجہ
دینا ناتہہ آدمی بہادر تہا اور دل کا جری مگر اوسکو جرات ایسی نہ تہی کہ بلالحاظ نتایج کے امر حق پر ثابت قدم رہے
وزیر مال کی حیثیت مین راجہ دینا ناتہہ کی رائے روشن اور فیاضی کے ساتہہ تہی اور سرکار انگریزی نے جو
نیا انتظام محصول کا کیا اوسکے فواید کو راجہ مسطور نے فورًا سمجہہ لیا ملک کے حالات سے اوسکو نہایت واقفیت
تہی اور کارگذار ہے بدرجہ غایت تہا اگرچہ اس خواہش سے کہ اختیار اوسکے اپنے ہاتہون مین رہے بجائے
کام کئے آگے چلانے کے کام کو روک دیتا تہا راجہ دینا ناتہہ پکا دنیا کا آدمی تہا اور مزاج کا شایستہ اور ترتیب
اونکی اچہی تہی اگرچہ فضیلت نہ تہی اور انگریزون کے ساتہہ گفتگو مین دلیری سے اور ظاہری صفائی سے
تقریر کرتے تہے جس سے طبیعت انگریزون کی خوش ہوتی تہی کیونکہ ممالک مشرقی کے لوگون مین اکثر دلیری
اور صفائی نہین ہوتی ہے ✦

راجہ دینا ناتہہ کی نسبت سختی سے رائے نہ لگانی چاہئے اونکے عیوب جیسے تہے اس زمانہ مین بہی بعض ممالک
فرنگستان مین مدبران مملکت اون عیوب کو جو ہم سمجہتے ہین امرا سکہان مین سے جو مہاراجہ دلیپ سنگہ

خوردسال کے تخت کے گرد کہڑے رہتے تہے ایک بہی ایسا نہ تہا جو خلوص نیت سے اپنے ملک کے نفع کیواسطے سعی کرتا ہو یا اپنا تہوڑا سا بہی نقصان اپنے ملک کے بچانے کیواسطے گوارا کرتا اگرچہ راجہ دینا ناتہہ اپنے ہمعصر اور ہمجنسون کے مقابلہ مین زیادہ صاف نیت نہین رکہتا تہا بہرحال اونسے زیادہ اپنے ملک کی محبت تو رکہتا تہا*

راجہ دینا ناتہہ کا خاندان ابتدا مین کشمیر سے آیا تہا جہان شاہجہان کی سلطنت کے زمانہ مین بعض اشخاص اس خاندان کے دربار مین ملازم تہے محمد شاہ بادشاہ کے زمانہ مین بجہے رام شب ناتہہ کا سب سے بڑا بیٹا کشمیر سے روانہ ہوکر لاہور مین آیا اور وہان نوکری اختیار کی تہوڑے عرصہ کے بعد وہ دہلی کو چلا گیا اور وہان اوس نے اپنے چہوٹے بہائی ہرداس کو بولایا اور بعد اسکے لکہنو کو بولایا جہان وہ اکثر رہا کرتا تہا اوسکا بیٹا دلارام نواب اودہ کا ملازم ہوا مگر دربار کے کسی فریب اور سازش کے سبب سے ناچار ہوکر اوس نے نوکری چہوڑ دی تہے اوسکے بعد اوس نے سرکار انگریزی کی نوکری اختیار کی اور ۱۷۹۱ء مین فوج کے ساتہہ میسور کے ملک کو جاتا تہا مگر راہ مین بیمار ہوکر مرگیا لالہ دینا ناتہہ کو جسکا باپ بخت مل دہلی مین ایک چہوٹے عہدہ پر محکمہ سول مین ملازم تہا ۱۸۱۵ء مین دیوان گنگارام* نے لاہور کو طلب کیا دیوان گنگارام اوسکا قریب رشتہ دار تہا اور لاہور کی ریاست مین مہاراجہ کے دفتر مین سر دفتر تہا جب دینا ناتہہ پہونچا تو اوسی دفتر مین ملازم کیا گیا اور اسنے اپنے فہم اور کارگذاری کے سبب سے فروغ پایا اور رنجیت سنگہ کو دینا ناتہہ کی طرف ۱۸۱۸ء مین بعد تسخیر ملتان کے توجہ ہوئی کہ اسوقت دینا ناتہہ نے اون لوگون کے فہرست جو قابل انعام تہی بہت سرعت اور صفائی سے تیار کی تہوڑے عرصہ بعد اوسنے صوبہ ملتان کے حساب کو خوب صاف کردیا کہ وہ حساب ناظم اول سکہدیال نے بہت ابتر کر رکہا تہا ۱۸۲۶ء مین جب گنگارام نے وفات پائی دینا ناتہہ کو مہر سپرد ہوئی اور ۱۸۳۴ء مین بہوانیداس کی وفات پر سول اور مال کا دفتر اوسکو سپرد ہوا اور ۱۸۳۸ء مین اوسکو خطاب دیوانی ملا رنجیت سنگہ کو دینا ناتہہ کے عقل پر نہایت اعتبار تہا اور مہاراجہ کی حیات کے پچہلے دنون مین اوسکو بہت اقتدار حاصل تہا ہر معاملہ عظیم مین اوس سے مشورہ کیا جاتا تہا اور اضلاع امرتسر و دینا نگر و قصور مین اوسکو ۹۹۰۰ روپیہ کی جاگیرات ملین*

مہاراجہ کہڑک سنگہ اور نونہال سنگہ کے عہد مین دینا ناتہہ اپنے منصب پر قایم رہا اور نئی جاگیرین اوسکو ملین اور

* دیکہو ذکر خاندان دیوان اجودہیا پرشاد*

مہاراجہ شیر سنگہ بہی اوسکے ساتہہ ویسی ہی مہربانی سے پیش آتے رہے جب مہاراجہ کو سندہانوالیون نے قتل کیا دیوان دینا ناتہہ معہ چند اور اشخاص کے مہاراجہ* کے نہایت قریب تہا اور جب راجہ ہیراسنگہ کو حکومت حاصل ہوئی دیوان دینا ناتہہ سے زیادہ کوئی اوسکا سرگرم رفیق نہ تہا جب ہیراسنگہ نے اپنے عمو راجہ گلاب سنگہ سے تنازع کیا یا تنازع کا بہانہ کیا دیوان دینا ناتہہ معہ بہائی رام سنگہ اور شیخ امام الدین کے راجہ گلاب سنگہ کے ساتہہ معاملہ کرنیکو جمون کو بہیجے گئے تہے اور انکی سفارت کامیاب ہوئی یہہ شخص جمون سے میان سوہن سنگہ راجہ گلاب سنگہ کے بیٹے کو بطور یرغمال لیکر آئے سوہن سنگہ کچھہ عرصہ کے بعد ہیراسنگہ کے ساتہہ مارا گیا ہیراسنگہ کے مارے جانیکے بعد جواہر سنگہ فاسق و فاجر اور حقیر بہائی مہارانی جندان کو حکومت اعلی ملی مگر دیوان دینا ناتہہ اوسکے زمانہ مین بھی اپنے منصب پر قایم رہا*

شہزادہ پشوراسنگہ کے قتل کے بعد فوج سرکش ہو گئی اور اوس نے سردار جواہر سنگہ کے قتل کی نیت کی جسکے اشتعالک سے پشوراسنگہ مارا گیا تہا سردار جواہر سنگہ کو بہت خوف ہوا اور اوس نے قلعہ مین آنیکی تیاری کی اور ۱۹ ستمبر کو اوس نے دیوان دینا ناتہہ عطر سنگہ کالیانوالہ اور فقیر نور الدین کو فوج کو راضی کرنیکے واسطے بہیجا مگر فوج ان سردارون کے ساتہہ بہت حقارت سے پیش آئی اور عطر سنگہ اور دینا ناتہہ کو فوج نے اپنے کمپو مین قید کر لیا ۲۲ تاریخ تک یہہ سردار یہان قید رہے یعنی ایک روز تک بعد جواہر سنگہ کے قتل کی پہر فوج نے جس پر رانی کو پہر بھی بہت زور حاصل تہا اون کو چہوڑ دیا تاکہ رانی کو جو سخت غم ہوا تہا اونکو تسلی دین اور عطر سنگہ اور دیوان دینا ناتہہ رانی کے ساتہہ قلعہ کو چلے گئے جواہر سنگہ اپنی چار زوجگان کے ساتہہ اوسی دن شام کو جلایا گیا اور دیوان دینا ناتہہ مہارانی کی طرف سے جلانیکے وقت موقع پر موجود تہا ان کمبخت عورتون کے جو جواہر سنگہ کے ساتہہ جلنے کو تہین فوج نے بہت بیحرمتی کی اور انکی زیور اور نتہین نوچ لین ہندوؤن مین ستی بہت متبرک سمجھی جاتی ہے ہے اور جو کچھہ الفاظ دم اخیر وہ کہی وہ پورے ہونے متصور ہوتے ہین ان عورتون کے قدمون پر دینا ناتہہ اور او

---

* جب سندہانوالیکان مین اخل ہوئے دیوان دینا ناتہہ مہاراجہ شیر سنگہ کے پیچہے کہڑا ہوا تہا جبر گولی سی مہاراجہ قتل ہوا غالب ہی کہ دیوان دینا ناتہہ بہی اوسکی ضرب سے زخمی ہوتا یا مارا جاتا مگر مہر گہیسٹا سندہانوالیون کی وکیل نے جو فساد کا رازدار تہا یہہ بہانہ کرکے کہ کچھہ بڑے بات آپسے کہنی ہے اوسکو علیحدہ کر لیا*

آدمی گری اور اونسے دعا چاہی ستیون نے دینا ناتہہ اور مہارانی اور اوسکے بیٹےکو دعا دی مگر فوج سکہہ کو بددعا
جب اون سے دریافت کیا کہ پنجاب کا کیا حال ہوگا اونہون نے جواب دیا کہ اس سال مین ملک کی آزادی
جاتی رہیگی خالصہ مغلوب ہوگے سکہہ سپاہیون کی جورون بیوہ ہو جاوینگی مگر مہاراجہ اور اوسکی والدہ دیر تک
زندہ رہینگی اور خوش رہینگے یہہ الفاظ قابل لحاظ ہین اگرچہ سچ تو یہہ ہے کہ اس بات کے واسطے کہ فوج اپنی آپ
اپنی موت کی طرف دوڑتے جاتے تہے کسی پیشین گو کے کہنے کی ضرورت نہ تہی

اسکے بعد دیوان دینا ناتہہ نے سمجہا کہ درحالیکہ فوج کو ایسا زور رہیگا اور فوج ایسی ہی مطلق العنان رہیگی
نہ میرے واسطے اور نہ کسی شخص کے واسطے جسکو منصب اعلی ہے خیر ہے اور راجہ لعل سنگہ کے ساتہہ جسکی نیت اور
ارادے مثل اوسکی تہی اور مہارانی کے ساتہہ جو اپنے بہائی کی موت کے بدلہ لینے کے تشنہ تہی دیوان دینا ناتہہ
نے فوج مین انگریزون کے ساتہہ لڑائی کی خواہش کی ترغیب دینی شروع کی اِن سب کو یہہ توقع تہی کہ
اُس لڑائی سے فوج بچکر واپس نہ آویگی فوج کی طبیعتون کی بہڑکانے کی غرض سے بڑی کوشش سی افواہین
مشہور کی گئین مشہور کیا گیا کہ جو بدنظمی پنجاب مین ہو رہی ہے اِسکے سبب سی سرکار انگریزی یہہ فایدہ نکالا
چاہتے ہے کہ ملک پر تاخت کرے خبرین اڑائی گئین کہ لال کرتیون کی پلٹن پر پلٹن چلی آتی ہے بلکہ بعض
پلٹنین اوس وقت ستلج کے پار آنیکی تیاری کر رہی ہین جب فوج کی طبایع بخوبی بہڑک گئین تو نومبر کے
شروع مین شالامار مین ایک بڑی مجلس ہوئی اور اوس مین دیوان نے ایسے فصاحت اور حرفت اور جوش
سے تقریر کی کہ جو لوگ موجود تھی سب نے متفق اللفظ لڑنے کی نیت ظاہر کی اوس لڑائی کا نتیجہ جو ہوا بخوبی سب
کو معلوم ہے اور راجہ دینا ناتہہ نے ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کو اوس عہدنامہ پر دستخط کئے جسکے روسے نہایت اچہا
علاقہ پنجاب کا سرکار انگریزی کے حوالہ کیا گیا اگرچہ انگریزون کے لاہور مین رہنے کی نسبت دیوان دینا ناتہہ
کے نیت بخوبی معلوم تہی مگر وہ ایسا عقلمند نہ تہا کہ علانیہ کچہہ ناخوشی ظاہر کرتا بلکہ حقیقت یہہ ہے کہ اوسکی خواہش تھی
کہ جب تک سرکار لاہور بلا امداد غیر قایم رہ سکنے کی طاقت حاصل کرے انگریز رہین جب مئی ۱۸۴۶ء مین قلعہ
کانگڑہ کی سپاہ نے ایستادگی کی اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بذات خود قلعہ کی قبضہ کرنیکے اہتمام کیواسطے گئے

تو دینا ناتہہ کو حکم ہوا کہ وہ بھی اونکے پیچھے وہان پہونچے تاکہ اگر ممکن ہو تو قلعہ کے آدمیون کو فہمایش معقول کرے زمانہ سابق مین رنجیت سنگہ نے اس قلعہ کی سپاہ کو حکم دیا تہا کہ اس قلعہ کے دروازے کسی شخص کو سوائے خود مہاراجہ یا دینا ناتہہ یا فقیر عزیز الدین یا مصر بیلی رام کے نہ کہولین مگر اس موقع پر دیوان دینا ناتہہ کا کہنا یا اوسکے خواہش اپنے زور کو کام مین لانیکی بہت قوی نہ تہی اور دیوان مسطور کے آنے سے پندرہ روز سے پیشتر قلعہ خالی نہین کیا گیا شائد بہاری توپین محاصرہ کی جو میدان سے آئین تہین اونکی سبب سے زیادہ بہ نسبت دیوان دینا ناتہہ کی ترغیب کے قلعہ چہوڑا گیا تہا +

جب دسمبر ۱۸۴۶ء مین راجہ لعل سنگہ وزیر کا مقدمہ بہ علت نمکحرامی تجویز ہوا دیوان دینا ناتہہ دربار کے جانب سے اوس کیطرف سے بہت ہوشیاری اور جرات سے جوابدہی کی باوجود یکہ اوسکے جرم کا ثبوت نہایت قوی تہا راجہ لعل سنگہ کی معزولی کے بعد اختیارات انتظام سلطنت بطور عارضی سردار تیج سنگہ سردار شیر سنگہ فقیر نور الدین اور دیوان دینا ناتہہ کو دیئے گئے اور تہوڑے عرصہ کے بعد چار شخص ذی اقتدار اور زیادہ کئے گئے کہ ان سب آدمیون کی زیر حکم نواب گورنر جنرل بہادر ایک کونسل انتظام ریاست قایم کی بلا شبہ اس کونسل مین نہایت لایق رکن دیوان دینا ناتہہ تہا اور اگرچہ اوسکے منصب افسر محکمہ مال کے سبب سے اوسکو سرکار کا نقصان کر کے ثروت حاصل کرنیکے بہت قابو حاصل تہے اور ہر وجہ سے یقین ہے کہ ان قابوون سے اوس نے فایدہ بہی اُٹہایا مگر حقیقت مین اوس نے بمقابلہ اورون کے زیادہ بے غرضی سے کام کیا اور صاحب رزیڈنٹ لاہور کو بہت مدد دیئے بغیر اوسکے عقل اور فہم روشن اور کارگذاری کے شاید دربار کے حساب کا سمجہنا ناممکن ہوتا اور بعد ضبطی ملک پنجاب اونکی مدد معاملات مال و جاگیرات مین ایسے قیمتی تہے جیسے کہ پہلے اس زمانہ مین دیوان دینا ناتہہ سے لوگ راضی نہ تہے پچہلے وزارتون کے زمانہ مین جو فضول خرچیان ہوئی تہین اونکے سبب سے تخفیف خرچ لابدی تہے اور سرداران سکہہ اور قوم سکہہ کو یہہ تخفیف بہت ناگوار تہی اور دیوان دینا ناتہہ اور سردار تیج سنگہ کو اس ناخوشی کا پورا حصہ ملا نومبر ۱۸۴۷ء مین دیوان دینا ناتہہ کو منصب جلیل راجگی کلانور معہ خطاب ذیل ملا یعنے امارت و ایالت دستگاہ خیر اندیش دولت عالیہ دیانت دار مشیر خاص مدار المہام اُس وقت اونکو علاقہ کلانور

مین بتیس ہزار روپیہ کی جاگیر بہی عطا ہوئی اپریل ۱۸۴۸ء مین دیوان مولراج ناظم ملتان سرکش ہو گیا ستمبر ۱۸۴۸ء مین دیوان دینا ناتہہ دیوان مولراج کو لاہور کو لانے کے واسطی بہیجا گیا تہا اور زیادہ تر اُسکے ذریعہ سے ناظم مذکور کے ساتہہ خاطر خواہ بندوبست کیا گیا تہا مگر ناظم مسطور وزرا سے اور خصوصًا راجہ دینا ناتہہ سے شروع ۱۸۴۸ء تک شرایط تعہد کے بدلنے کیواسطی ساز و باز کرتا رہا لاہور مین جب پہلے ہی ملتان کے فساد کے خبر پہونچی راجہ دینا ناتہہ کو دربار کی طرف سے معہ سردار عطر سنگہ کالیانوالہ افسر فوج کشادہ کی ملتان جانیکا حکم ہوا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد واپس طلب کیا گیا جب سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ نمکحرام ہو گیا اور سردار جہنڈا سنگہ بوٹالیہ جو اوسکی فہمایش کے واسطے بہیجا گیا تہا مطلب نہ حاصل کر سکا تو صاحب رزیڈنٹ نے راجہ دینا ناتہہ کو سردار مسطور کی فہمایش مین کوشش کرنیکے واسطی بہیجا مگر راجہ دینا ناتہہ کی فہمایش بہی مثل سردار جہنڈا سنگہ کی کارگر نہ ہوئی اسواسطی کہ سردار مسطور نے فوج خالصہ کی حمایت کے بہروسی سے پختہ نیت کر لی تہی کہ ایک مرتبہ اور بہی جنگ کر کے بخت آزمائی کرین بعض لوگ ایسے بہی ہتی جو کہتی تہی کہ راجہ دینا ناتہہ دل مین نمک حرام تہا اور اُس نے خود اس فساد کی ترغیب دی تہی اور اگر وہ صاحب ثروت نہ ہوتا اور اوسکے مکانات اور باغات اور کئی لاکہہ روپیہ لاہور مین نہ ہوتا کہ جو آسانی سے ضبط ہو سکتی تہی تو وہ بلا تامل مفسدون کے ساتہہ شامل ہو جاتا مگر یہہ کہانیان شاید اوسکی دشمنون نے بنالی تہین یہہ بات تحقیق ہے کہ جب وہ لاہور مین واپس بولایا گیا تو اوس نے حکام کی خواہشون کی تعمیل مفسدون کے مال کے ضبط کرنے مین اور اونکی تجویزون کے توڑنے مین سرگرمی سے کام کیا*

ضبطی ملک پنجاب کے بعد راجہ دینا ناتہہ کی کل جاگیر جمعی ۴۶۴۶۰ روپیہ کی واگذار رہے اور ان جاگیرات پر راجہ موصوف اپنی وفات یعنے ۱۸۵۷ء تک قابض رہا اوسکے سب سے بڑے فرزند امرناتہہ کیواسطی اپنے باپکے حیات مین بارہ سو روپیہ سالانہ پنشن مقرر ہوئی تہی راجہ صاحب کے مرنے کے بعد یہہ پنشن چار ہزار روپیہ سال کے مقرر ہوئی دیوان امرناتہہ نے ۱۸۶۷ء مین ہیضہ سے وفات پائی دیوان امرناتہہ کی وفات کے بعد اوسکی فرزند دیوان رام ناتہہ کے نام چار ہزار روپیہ سال کی جاگیر واگذار ہوئی جو علی الدوام اس شرط پر کہ ہر پشت مین سب سے بڑا بیٹا قابض

رہی واگذار رہیگی امرناتہہ کو اپنے باپ کے ساتہہ سلوک نہ تہا اسواسطی کہ اوسکے باپ نے ستلج کی لڑائی کے زمانے مین بخشی گری فوج سواری کشادہ سی اوسکو برخاست کر دیا تہا راجہ صاحب کی وفات کے بعد امرناتہہ نے اونکی ترکہ مین سے ورثہ لینی سے انکار کیا اور وہ ترکہ چہوٹی بیٹے نرنجن ناتہہ کو ملا مگر راجہ صاحب نے ایک وصیت نامہ مین آپنا سب مال اپنے عزیز بیٹے نرنجن ناتہہ کو دیدیا تہا +

امرناتہہ بہت لیاقت کا آدمی تہا شاید تمام پنجاب مین ایسے رتبہ کا شاعر یا کیزگی زبان اساتذہ مین کوئی نہ تہا اور بعض اُسکے اشعار بہت حسن کے ہین ۱۸۵۸ء مین اوس نے عہد سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ایک تاریخ چہاپی ہرچند اہل فرنگ کے مذاق کو اس کتاب کی عبارت اور انشاء کے ڈہنگ مین بہت دقت اور زیادہ آورد معلوم ہوتی ہے لیکن شک نہین ہے کہ ضبطی ملک پنجاب کے زمانہ سے جو کتاب کسی دیسی مصنف نے تصنیف کی ہے اُنمین سب سی زیادہ قدر کے قابل اور دلچسپ ہی دیوان رام ناتہہ دیوان امرناتہہ کا فرزند کلان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب مین ہے +

دیوان کدارناتہہ راجہ دینا ناتہہ کا بہائی بہت سال تک ریاست لاہور کا ملازم تہا مہاراجہ دلیپ سنگہ نے اوسکو دیوانی کا خطاب بخشا تہا اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوس کے نام چہہ ہزار روپیہ کی پنشن مقرر ہوئی تہی دیوان مسطور ۱۸۵۹ء مین دو فرزند چہوڑ کر مرا اون مین سی بڑا بیٹا مہاراجہ رنبیر سنگہ کی ملازمت مین جمون مین ہے +

پران ناتہہ دوسرا بیٹا سوڑیان کا تحصیلدار تہا اور جب تحصیل اجنالہ کو اوٹہہ گئے تو اجنالہ کو چلا گیا تہا ۱۸۵۷ء مین وہ اجنالہ مین تہا اور ۳۱ جولائی کو قریب پانسو غیر مسلح سپاہی ۲۶ ہندوستانی پلٹن کے جنہون نے ایک روز پہلے لاہور مین سرکش ہو کر چار خون کئے تہے راوی کے ساحل چپ پر متصل بالاگہاٹ وارد ہوئے اور دریا کے عبور کرنیکے تیاری کی پران ناتہہ نے گانو کے آدمی اور پولس کو جمع کیا اور مفسدون پر قوی حملہ کیا اور وہ آدمی اون مین سے گرفتار کئے صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر معہ سردار جواہر سنگہ کے تہوڑے عرصہ کے بعد برسر موقع

پہونچگئے اور باقی مفسد جو دریا کی اندر ایک ٹاپو مین جا بیٹھے تھے گرفتار کئے گئے اور قتل کئے گئے یہہ کام ایسی چستی کا ہوا کہ ملک پنجاب سخت اندیشی سے بچ گیا ٭

پران ناتہہ نے ۱۸۶۱ء مین دو بیٹے چہوڑ کر مرگیا یہہ دونون لڑکے اپنے عمو کے پاس رہتے ہین ٭

راجہ دینا ناتہہ نے اپنے صرف سی ایک شوالہ لاہور مین کوتوالی کے پاس بنایا اور اوسکی پرداخت کے واسطے اپنی جاگیر مین سے پانسو روپیہ سال کی جاگیر علیحدہ کر دی کہ یہہ جاگیر اب بھی علی الدوام واگذار ہے راجہ مسطور نے ایک اور شوالہ وزیر خان کی مسجد کے متصل بنایا تھا ٭

ضلع کانگرہ مین بھی اچنت بہوانی دیوی کے مندر کے پاس ایک بڑا تالاب راجہ صاحب نے بنوایا تہا اور ایک تالاب دیوی پورہ مین متصل شالامار بنوایا اور ایک بڑا مکان پوجاریون اور مسافرون کے واسطے وہان بنوایا راجہ صاحب نے سنسارام رازدان اپنی گورو کا استہان بھی سرنو بنوایا اور موضع کوٹلہ اور جہاتل جاگیر مین اوس استہان کے نام دی سنسارام رازدان کے کشمیری پنڈت بہت تعظیم کرتے ہین سنسارام رازدان کی وفات کو چالیس برس ہوئے یہہ جاگیر علی الدوام واگذار ہوئی ہے ٭

نرنجن ناتہہ نے ایک موضع امرکوٹ نامی کا جو راجہ دینا ناتہہ نے آباد کیا تھا اور لاہور سے قریب ہے بست سالہ جمع دیگر انقطاع مالگذاری کرالیا ہے اور کچھہ زمین سرکار سی لی ہے جسکی آبادی مین کوشش کرتا ہے ٭

بهائی چرنجیت سنگه

- بهائی بولاقا سنگه
  - بہائی ہولک رام
  - بهائی سہائے
    - بہائی ہرنج رای
      - بہائی گوبند رام ۱۸۴۵ء مین مرا
        - بہائے ہرگوپال ۱۸۴۹ء مین مرا
        - بہائے نند گوپال ۱۸۴۱ء مین پیدا ہوا
      - بہائی رام سنگه ۱۸۴۷ء مین مرگیا
        - بهائی چرنجیت سنگه ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوا
      - بہائی کاہن سنگه ۱۸۳۶ء مین مرگیا
        - بہائی ندہان سنگه ۱۸۵۰ء مین مرا
          - بہائی بہان سنگه ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوا
        - بہائی کیسر سنگه مرگیا
        - بہائی گنڈا سنگه مرگیا
          - بہائے تارا سنگه ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا
          - بہائے پرتاب سنگه ۱۸۵۷ء مین پیدا ہوا
    - بہائی ہرنام
  - بہائی بستی رام

حال خاندان

سکہون کی تدبیر ملکداری مین مذہب اور ریاست ملکی مین ہوستگی قریب ہے اور جب سے سکہون کو فروغ ہوگیا اور قوم بنگئی اوس زمانہ سے اونکے مشورون مین فقیرون اور باوٗن اور بہائیون کی صلاح کو بہت فروغ رہا ہے

لاہور کے دربار مین جو مذہبی خاندان مقتدر تہے اون مین سے ایک بھائی جو رنجیت سنگہ کا بہی خاندان تھا ✤ اس خاندان مین بھائی کا لقب سب سے پہلے بولا قا سنگہ کو حاصل ہوا تہا جو گورو گووند سنگہ کا چیلہ تہا جب گورو موصوف سنہ ۱۷۰۸ء مین ابچہلا نگر کو دکہن مین چلا گیا اوس نے بولا قا سنگہ کو حکم دیا کہ لاہور کو چلا جاوے اور کہا کہ وہان اوسکی شادی ہوگی بولا قا سنگہ کی عمر اوسوقت پچاس برس سے زیادہ تہی اور اوس نے شادی کرنیکا زمانہ اپنا نہ سمجہا مگر جیسا اوسکو حکم ہوا تہا ویسا ہی کیا اور لاہور مین ایک سکہ نے اوسکو اپنی بیٹی یہہ کہکر دینی کی کہ مجہے خواب مین گورو نے اپنی دختر کی تیرے ساتہہ شادی کر دینے کا حکم دیا ہے بولا قا سنگہ انکار نکر سکا اور اس شادی کے بعد اوسکے تین بیٹے بہائی بستی رام بہائی سہائی اور بہائی مولک رام پیدا ہوئے ✤ بستی رام سنہ ۱۷۰۸ء مین پیدا ہوا تہا اور اوائل عمر سے اوس نے طب کی مطالعہ مین مصروفیت رکھی تھی اوسکو تہوڑے عرصہ مین فن طبابت مین شہرت حاصل ہوگئی اور شخص متبرک مشہور رہا اٹھارہوین صدی کے نصف آخر مین سرداران بہنگی کا قبضہ لاہور مین تہا بھائی بستی رام سے یہہ سردار بہت مشورہ کیا کرتے تہے اور رنجیت سنگہ جسنے لاہور کو تین سال بھائی کی وفات سے پہلے فتح کیا تھا اوسکی تعظیم بہت کیا کرتا تھا کہتے ہین کہ اوس کے پیش گوئیان پوری ہوتی تہین اور اوس کی دعا مستجاب ہوتی تھی اور ایک کیسہ اوسکے پاس اسطرح کا تھا کہ خود بخود بہر جاتا تھا اور اوسکا خالی ہونا ممکن نہ تہا مگر جو قصہ بیان کئے جاتی ہین اونکا اعتبار کرنے سے قطع نظر کرکے کچھ شبہ نہین ہے کہ اوسکو لاہور مین بہت زور حاصل تھا اور غالب ہے کہ مثل مذہبی اشخاص اور ملکون کے بھائی مسطور اپنے مذہبی سیرت کی ترقی کے واسطے علوم طبیعات سی اپنی واقفیت کو کام مین لاتا تھا بھائی مولک رام بھائی بستی رام کا سب سے چہوٹا بھائی ایام طفولیت مین مرگیا تھا بہائی سہائی بڑی عمر تک زندہ رہا مگر وہ لت گزین آدمی تہا اور سوائی اپنے مذہب کے اور کچھ خیال نہ رکہتا تہا اور نہ اوس نے شادی کی تہی یہہ شخص سنہ ۱۸۰۲ء

✤ بہائی بستی رام شہر کے باہر مثمن برج کے نیچے رہا کرتا تھا اوس زمانہ مین ایک بڑی شاخ دریائے راوی کی شہر پناہ کے نیچی بہتی تھی اور ہر سال شہر کو بہت نقصان ہوتا تہا تا وقتیکہ بہا مسطور نے دریا کے روکنے کا ارادہ کیا اور اپنا ڈیرہ شہر کے دیوارون کی باہر قایم کیا اوس وقت سی پانی نے نہ تو شہر پر زور کیا اور نہ بہائی کے ڈیرہ سے آگے بڑہا جب بہائی مرا تو اوسکی سمادہ سنگ مرمر سفید کے ڈیرہ کے موقع پر بنائی گئی اور دریا اوسکو کا اب بھی پاس رکہتا ہے اگرچہ ایک گہرے نالے سے فالتو پانی کے بہا لیجانے کے واسطے جو بنایا گیا ہے اور دریا راوی کے رخ کے بدل جانے سے شہر کی حفاظت ہوئی ھی ✤

مین مرگیا +

بھائی ہرنہج رای اپنی باپ کی حیات مین دربار مین آیا کرتا تھا اور دربار مین مہاراجہ اوسکی نہایت تعظیم کیا کرتے تھے اوس نے بھی مثل اپنے باپ کی طب مین مصروفیت رکھی تھی اور بہت اچھا طبیب مشہور تہا بستی رام نے کبھی جاگیر لینی منظور نہ کی تھی مگر ہرنہج راے کو ایسا وہم اور پرہیز نہ تھا اور ۱۸۰۴ء مین اوسکو موضع موتا وان جمعی چار سو روپیہ کا ملا اور ۱۸۰۵ء مین متصل لاہور ۴۷۰۰ کی جاگیر اوسکو ملی تین سال بعد اوسکو سندر گڈہ اور ردکتا ملی اور اوسکے وفات کی وقت ۱۸۴۴ء مین اوسکے قبضہ مین نو ہزار روپیہ کی جاگیر اضلاع امرتسر اور لاہور مین تھی یہہ سب جاگیرین بسبیل علی الدوام ملی تہین اور اب بھی اس خاندان کے قبضہ مین ہین +

ہرنہج اور اوسکے بھائی سکھہ نہین ہوئے تھے اور جب کاہن سنگہ نے پاہل لی تو اوس کا باپ بہت ناراض ہوا تہا رام سنگہ نے بھی اپنے بال بڑہا لئے تھے مگر اوس نے پاہل کبھی نہین لی تھی اور اس سبب سے پکا سکھہ نہین بنا تھا +

بھای رام سنگہ رنجیت سنگہ کی درخواست پر ۱۸۰۲ء مین دربار مین حاضر ہوا اور مہاراجہ پر جو وہمی تہے اُسکو بہت زور حاصل ہوگیا مشکل معاملات مین ہمیشہ اوسکی راے لیجاتی تھی اور لڑائی مین بھائی رام سنگہ کا ڈیرہ ہمیشہ مہاراجہ کے ڈیرہ کے ساتہہ لگایا جاتا تھا +

رنجیت سنگہ کی عمر کے پچھلے ایام مین بہائی رام سنگہ کا اقتدار روز بروز بڑہتا گیا اور جب مہاراجہ نے وفات پائی تو نونہال سنگہ نے چونکہ بہائی کے ہاتھون سے پاہل لی تھی اوسکو اور بھی زیادہ اختیار دیا اسواسطی کہ کنور نونہال سنگہ خود کاروبار مین جزئیات کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا بلکہ نفرت کرتا تھا سردار چیت سنگہ کہڑک سنگہ کے وزیر کی قتل مین بھائی رام سنگہ بشراکت راجہ گلاب سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ کے سرغنہ تہا اور قلعہ کو قتل کرنیکے واسطی جانے سے پہلے یہہ سب لوگ بھائی کے ہی مکان پر جمع ہوئے تھے سکھہ سردار نونہال سنگہ سے خوش تھے نہ بھای رام سنگہ سے نونہال سنگہ سرداروں سے جبرًا پوری نوکری لیتا تھا اور اونسے حکمًا سوار آراستہ اور نوکری مین چاق رکہواتا تھا یہہ بات سرداروں کو بہت ناگوار تھی کیونکہ رنجیت سنگہ کے حیات کے پچھلے ایام مین یہہ لوگ جو چاہتے تھے کرتے تھے اور کسی کو نہین مانتے تھے +

جب نونہال سنگہ پانچوین نومبر ۱۸۴۰ء کو مرگیا اور اوسکی والدہ مائی چند کور نے طالب تخت کا دعوی کیا تو بہائی رام سنگہ نے اپنے سارے زور سے اوسکی حمایت کی اوسکے بڑے رقیب اور دشمن بہائی گورمکہہ سنگہ نے کنور شیر سنگہ کی ایسے ہی جوش سے جانب داری کی مگر اس جوش مین اوسکا شاید کوئی شریک نہ تہا اور سوائے راجہ دہیان سنگہ بہائی رام سنگہ اور گورمکہہ سنگہ اور دیوان ساون مل اور عطر سنگہ سندہانوالیہ اور فرانسیس جنرلون کے اور کوئی شخص ایسا نہ تہا جسکو اس بات کی پروا تھی کہ مائی چند کور یا شیر سنگہ تخت نشین ہو بہائی رام سنگہ کو دونو فریقون مین باہم لڑائی ناپسند نہ تھی اور وہ دور اندیشی سے جانتا تہا کہ راجہ دہیان سنگہ کی حمایت کے بغیر مائی کا کام نہ چلیگا اور اوسکے حامیون کی نالایقی کا اوسکو ایسا یقین تہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ شیر سنگہ کی فتحیابی سے اوسکو غم نہین ہوا +

نئی بادشاہ نے باوجودیکہ بہائی رام سنگہ اوس کے مقابلہ پر تہا اوسکی عزت کی اور جب ۲-۷ جنوری ۱۸۴۱ء کو رسم تخت نشینی عمل مین آئی تو بہائی کو کرسی دی گئی سوائے رام سنگہ کے یہہ عزت فقط اوسکے بہائی گوبند رام بہائی گورمکہہ سنگہ بابا بکرما سنگہ بابا کاہنہ سنگہ اور شہزادہ پرتاب سنگہ کو دی گئی مہاراجہ شیر سنگہ نے بہائی رام سنگہ سے صلاح اور مشورہ بھی کرنا شروع کردیا اور راجہ دہیان سنگہ نے اس خوف سے کہ بہائی کو زیادہ رسوخ ہوتا جاتا ہے بہائی مسطور کے ملتان بہیجے جانے مین اس بہانہ سے سعی کی کہ دیوان ساونمل سے بقایائے معاملہ سرکار وصول کرے بہائی نے اِس منصوبہ کا سخت مقابلہ کیا اوسکی مرضی دربار سے علیحدہ ہونیکی نہ تھی ساون مل کا وہ دوست تہا اور اوس کے طریق مذہب کے یہہ بات خلاف ہوتی کہ جس خدمت پر وزیر اوسکو مامور کرنا چاہتا تھا وہ خدمت کرتا +

دونو بہائی رام سنگہ اور اوسکا بہائی گوبند رام بالکل ناراض تہے اگرچہ اونکی عزت ہوتی تھی مگر اونکو اختیار کچھ بھی نہ تہا اور اونہون نے اپنے دشمن گورمکہہ سنگہ کو صاحب دولت اور صاحب رسوخ دیکہا مگر آخرکار اونکی نوبت بھی آگئی شیر سنگہ اور اوسکا وزیر سندہانوالیون کے ہاتھون سے قتل ہوئے اور بہائی گورمکہہ سنگہ جو ہمیشہ راجہ دہیان سنگہ کا دشمن تہا قید ہوکر قتل کیا گیا +

راجہ ہیرا سنگہ کے مارے جانے کے بعد بھائی رام سنگہ کو فوج پر پھر زور بہت کچھ حاصل ہوگیا بھائی رام سنگہ
فقیر عزیز الدین کے ساتھ ہمیشہ اوسکی مصلحت مین شریک رہا تھا جو سرکار انگریزی کی نسبت تھے اور شاید لاہور
مین فقط یہی دو آدمی تھے جو ریاست لاہور کے تعلقات بموجب عہدنامہ ۱۸۰۹ء سرکار انگریزی کے ساتھ جیسے
تھے سمجھتے تھے اور یہہ دونو نہایت خواہشمند اس بات کے تھے کہ اوس سرکار سے اچھا سلوک ہے اس سبب
مارچ ۱۸۴۵ء مین بھائی رام سنگہ نے بہت گرمجوشی سے راجہ گلاب سنگہ کے وزیر ہونیکی حمایت کی اسواسطے
کہ وہ جانتا تھا کہ فقط گلاب سنگہ ہی ایک شخص تھا جو فوج کو ضبط مین رکہہ سکتا تھا اور اسکے پاس
اسقدر روپیہ کثیر تھا کہ ریاست کی نوبت کو جو دوالہ کی تھی وہ بچ سکتی تھی بہائی رام سنگہ کی نیت سرکار
انگریزی کی نسبت اچھی تھی اور مئی ۱۸۴۵ء مین اوسنے میجر برڈ فٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو اطلاع دی تھی کہ
سردار جواہر سنگہ اپنی امنیت کیواسطے فوج خالصہ کو سرکار انگریزی کے علاقہ پر حملہ کرنیکو برانگیختہ کرتا ہے ۞
جواہر سنگہ کسیطرح بے عقل نہین تہا لیکن شرابی اور بہت فاسق و فاجر تھا اور بلکہ عام دربار مین بھی وہ
برانڈی کے نشہ مین ہوتا تھا اور اوسوقت نشہ مین نہایت مغلظ گالیان بھائی رام سنگہ کو دیا کرتا تھا اگرچہ
بھائی مسطور ایسا متبرک آدمی تھا کہ نہایت ناقص زمانہ مین بہی اوسکا تہتک کسی نے نہین کیا تھا ۱۲ ستمبر ۱۸۴۹ء
کو بھائی رام سنگہ نے دربار عام مین وزیر کے طریق کی نسبت جو سرکار انگریزی کیطرف مرعی تھا تکرار کی اوسنے
کہا کہ حکام انگریزی کا طریق تحمل اور اعتدال پر رہا ہے اور سرکار موصوف کے ساتھہ جو تنازع کیا جاتا ہے
اوس مین دربار کی غلطی ہے کہتے ہین کہ جواہر سنگہ نے اقرار کیا تھا کہ اپنی طریق کو چہوڑ دونگا اور سرکار
انگریزی کے ایجنٹ کی طرف ایک عذرنامہ لکھونگا مگر اوسی شب شہزادہ پشورا سنگہ کے قتل کی خبر پہونچی جو
اوسکے حکم سے مارا گیا تھا اور جواہر سنگہ جانتا تھا کہ انگریزون کے ساتھہ لڑائی ہونے سے میری حکومت بچی رہیگی
ورنہ ہاتھہ سے جاتی رہیگی بھائی رام سنگہ نے بھی یہہ خبر قتل کی سنی تھی اور اوس کی خبر فوج کو کردی تھی اور
جو فریق وزیر کا دشمن تھا ساعت بساعت زور پاتا گیا اسکے بعد وزیر جو سب کی آنکھون مین خار تھا قتل ہوا اور ستلج
کی لڑائی ہوئی دم آخر تک بھائی رام سنگہ اس دیوانگی کی لڑائی کے خلاف صلاح دیتا رہا مگر اوسکی فہمایش

بے سود ہوئی راجہ لعل سنگہ کو اوسنی کہا خبردار تم کیا کرتے ہو انگریزون کا طریق ہمیشہ دوستی اور خیرخواہون کا سارہا ہی اور اونہون نے کبھی معاملات خالصہ مین دخل نہین دیا ہے راجہ لعل سنگہ نے جواب دیا بھائی صاحب مین کیا کرسکتا ہون فوج نے میرا گلا پکڑ رکھا ہے مگر جہانتک اوس سے ہوسکتا تھا اوس نے بھائی کی صلاح پر عمل کیا اور چونکہ وہ خود بزدل تہا اور جرنیلون کو اپنے سے آگے موقع مخاطرہ کو بہیجا سبہراؤن کی لڑائی کے بعد بھائی رام سنگہ راجہ گلاب سنگہ اور دیوان دینا ناتہہ للیانی کو جو لاہور کی سڑک پر ہی نواب گورنر جنرل کی خدمت مین اس غرض سے بہیجے گئے کہ موافق شرایط عہد حاصل کرنیمین کوشش کرین +

نوین مارچ ۱۸۴۶ء کے عہد نامہ کے بعد بھائی رام سنگہ کونسل مین رہا اور اگرچہ بیماری کے باعث سے وہ دربار مین برابر نہ جاسکتا تھا مگر اوسکی صلاح کے بغیر کوئی تدبیر عظیم اختیار نہ کیجاتی تھی بھائی رام سنگہ عموماً راجہ لعل سنگہ وزیر کا مخالف تھا اور ملتان کی نظامت کے باب مین جو تکرار ہوا اوسمین وہ دیوان مولراج کا جانبدار رہا یہہ بات اوسی کی صلاح سے ہوئی تھی کہ راجہ لعل سنگہ نے سب سردارون سے اوس راضی نامہ پر دستخط کرائے تھے جس مین یہہ ذکر تھا کہ انتظام ریاست حال سے سب راضی ہین اگرچہ یہہ بات مشہور ومعروف تھی کہ اوس انتظام سے سب ناراض تھے +

بھائی رام سنگہ نومبر ۱۸۴۷ء مین مرگیا اور اوسکی جگہہ کونسل مین اوسکا برادرزادہ بھائی ندہان سنگہ بھائی کاہنہ سنگہ کا بیٹا مقرر ہوا بھائی کاہنہ سنگہ ۱۸۳۴ء مین مرچکا تھا بھائی گووند رام نے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد معاملات ریاست مین دخل بہت نہین دیا تھا کئی سال سے وہ دایم المریض رہتا تھا اور ۱۸۴۵ء مین مرگیا + ندہان سنگہ دربار مین خاموش رہا کرتا تھا وہ ۱۶ - دسمبر ۱۸۴۶ء کو کونسل اہالیان دربار مین مامور ہوا تھا اور ضبطی ملک پنجاب تک اس منصب پر ممتاز رہا تھا ۱۸۴۸ء مین کوٹ پنڈیداس کے زمیندار ونجے جو بھائیونکے خاندان کی جاگیر مین تھا سرکار انگریزی کی فوج کو جو اوس راہ سے گذری تھی رسد دینی مین قصور کیا اسواسطے وہ گانون ضبط کیا گیا تہا مگر بعد ازان آٹہہ سو روپیہ سالانہ کے عوض مین واگذار کیا گیا تہا مگر ضبطی ملک پنجاب کے بعد دیگر جاگیرات یہہ گانون ضبط ہوا تہا + ضبطی ملک پنجاب کے وقت اس خاندان کی جاگیر ۴۹۰۰۰ روپیہ کی تھی اس مین سے ۲۲۴۴۷ کی جاگیر واگذا

رہی جس مین ۹۷۲۹ کی جاگیر تین حصص مساوی مین علی الدوام واگذار ہوئی اور باقی ۱۸۷۱۲ کی جاگیر ندہان سنگہ کیسرا سنگہ اور جرنجیت سنگہ اور نند گوپال سنگہ کی حین حیات بحال رہی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ترنتارن کے سنت کے نام تین ہزار روپیہ کی جاگیر بخشی تھی یہہ جاگیر بطریق نیک واگذار رہی ہے اور اوس کا انتظام اور اہتمام ان تینون خاندانون کے سپرد ہے ہر ایک خاندان ایک ایک معتبر اپنا اہتمام کے واسطے مامور کرتا ہے بھائی ندہان سنگہ کا مواجب بابت کونسل جو بقدر چہہ ہزار روپیہ کے تھا اوسکی حین حیات واگذار رہا تھا بھائی مسطور ۱۸۵۶ء مین مرگیا *

بھائی رام سنگہ بہت ترکہ چہوڑ کر مرا اور ایک مقدمہ عدالت مین دایر ہوا جس مین مہیان سنگہ کیسرا سنگہ اور نند گوپال نے سات لاکہہ روپیہ یعنے نصف جایداد کا دعوی کیا تھا *

جرنجیت سنگہ کو مدرسہ سرکاری لاہور مین تعلیم ہوئی ہے اور اوسکو انگریزی اور فارسی مین اچھی استعداد ہے یہہ خاندان لاہور مین رہتا ہے *

بھائی کیسرا سنگہ ۱۸۷۱ء مین مرگیا *

سردار جہنڈا سنگہ بوٹالیہ

- دہنان سنگہ
  - دیوان سنگہ
    - بہگوان سنگہ چہوٹی عمر مین مرا
    - سردار دہرم سنگہ
      - ہری سنگہ
      - سردار گنڈا سنگہ سنہ ۱۸۴۹ء مین مرا
        - لدہا سنگہ
        - سردار کرپال سنگہ اکتوبر سنہ ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا
          - دیسا کہا سنگہ سنہ ۱۸۴۹ء مین پیدا ہوا
          - دریام سنگہ سنہ ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوا
        - دیال سنگہ سنہ ۱۸۲۳ء مین پیدا ہوا
        - پرتاب سنگہ سنہ ۱۸۲۶ء مین پیدا ہوا
          - گودہم سنگہ سنہ ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوا
        - جوالا سنگہ سنہ ۱۸۲۲ء مین پیدا ہوا
          - سردول سنگہ سنہ ۱۸۵۶ء مین پیدا ہوا
          - گوربخش سنگہ سنہ ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوا
    - کرم سنگہ
    - سردار شام سنگہ سنہ ۱۸۱۲ء مین مر گیا
      - سردار جہنڈا سنگہ دختر سردار گورمکہہ سنگہ لبہ سے شادی ہوئی۔
        - نہال سنگہ سنہ ۱۸۶۴ء مین مر گیا
          - عرز وجہ دختر سردار عطر سنگہ ماریوالہ
            - بلونت سنگہ سنہ ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوا
        - مہتاب سنگہ سنہ ۱۸۲۴ء مین پیدا ہوا
          - ارجن سنگہ سنہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا
        - مول سنگہ سنہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہو گیا
      - ایک دختر سردار شیر سنگہ گوجرانوالیہ سے شادی ہوئی
    - رام سنگہ
  - ہیرا سنگہ اوسکی اولاد قایم ہے

حال خاندان

پُرانے زمانہ عہد سلطنت مسلمانان مین اوس زمانہ سے بہت پیشتر جب جٹ سکہون نے پنجاب پر قبضہ کیا سردار جہنڈا سنگہ کے خاندان کا ایک بزرگ ایک مشہور فقیر غالبًا بابا فرید کی ملاقات کے واسطی گیا تھا جو وہان رہتا تھا تاکہ اوسکے دعا سے گہر کا وارث پیدا ہو مدت تک فقیر کے خدمت کرتا رہا اور اسکے واسطی کھانا پکاتا رہا اور آخرکار جس دعا کی اوسکو تمنا تھی وہ حاصل ہوئی اِس خدمت مذہبی سے اوسکا لقب بہنڈاری مشہور ہوا چنانچہ یہہ لقب خاندان بوتالیہ کا اتبک چلا آتا ہے٭

دہنا سنگہ سردار نودہ سنگہ کے رفیقون مین تھا اور نودہ سنگہ کے مرنے کے بعد سردار چرت سنگہ اوسکے فرزند کی نوکری کرتا رہا دہنا سنگہ ۱۸۶۵ء مین مرگیا اوسکے دو بیٹے تھے دیوان سنگہ اور دیسا سنگہ یہہ دونو شخص سوکرچکیہ کے سردار کے نیک و بد مین شریک رہے اور جب سردار مسطور نے ضلع گوجرانوالہ کے جزو کلان پر تصرف کیا اونکو اضافہ ملا یعنے بوتالہ پہلادپور کلسیان اور اور دیہات اوسکو ملے جب سردار مہیان سنگہ نے رام نگر پر قبضہ کیا اوسنی دیوان سنگہ کے نام محال محصول نمک سی ایک ہزار روپیہ سالانہ گذارہ مقرر کیا یہہ گذارہ دیوان سنگہ اور اوسکی اولاد کو ۱۸۴۸ء تک ملتا رہا٭

دیوان سنگہ کو اوسکے برادرزادہ رتن سنگہ مہر سنگہ کے بیٹے نے مار ڈالا تھا اور اوسکے چہوٹے بہائی شام سنگہ جسکو اکثر شامون سنگہ بھی کہتے تہے مہاراجہ نے دربار مین بولایا اور اوسکے باپ کی جاگیر کے کسیقدر حصہ پر بحال کیا اِس شخص کو جلد فروغ اور اعتبار حاصل ہوتا گیا اور بڑی جاگیرین اوسکو ملتی رہین حتی کہ

ایک وقت اوسکی پاس پچاس ہزار روپیہ کی جاگیر تہی اوسکو کنجاہیہ بنام کنجاہ واقع ضلع گجرات کہتے تھے
کیونکہ کنجاہ اوسکی جاگیر مین تھا اور یہہ لقب اوسکے برادر عموزاد سردار کرپال سنگہ کنجاہیہ کا ابتک ہے*
شام سنگہ بہیہ کی لڑائی مین ۱۸۱۳ء مین مارا گیا تھا اُسوقت اوسکی عمر ۲۷ سال کی تھی مہاراجہ نے اُس کے
خورد سال فرزند جہنڈا سنگہ کے ساتھہ بہت مہربانی کی مگر ۱۸۱۹ء مین جاگیر کنجاہ ضبط کرلے اور اُس کے
عوض مین ضلع سیالکوٹ مین سیہاری دی جہنڈا سنگہ نے پہلے جنگی خدمت پونچہہ مین کے جہان دیوان
دہنپت رائی اور میر باز خان نے کچھہ فساد کیا تھا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اونکو ہزارہ جانیکا حکم ہوا ۱۸۲۱ء ۲۲
مین جب منکیرہ اور ڈیرہ اسمعیل خان فتح کئے گئے اوس مہم مین جہنڈا سنگہ مہاراجہ کے ہمراہ گیا تھا اور بہادری
کے جلدو مین انعام بیش بہا پایا*
اِس عرصہ کے قریب جہنڈا سنگہ نے اپنی ہمشیرہ کی شادی شیر سنگہ سردار جیمل سنگہ کے فرزند سے کی اور دونو طرفون نے
قریب لاکہہ لاکہہ روپیہ کے اِس شادی پر صرف کیا ضلع گوجرانوالہ مین اوس زمانہ کے پیچہے کبھی ایسی تزک
سے شادی نہین ہوئی ہے*
رنجیت سنگہ کو اِس حال کی خبر ہوئی اور اوسنے یہہ بہی سنا کہ جہنڈا سنگہ کی والدہ کو یہہ شیخی تھی کہ دو بہڑولیان*
روپیہ کے بہرے ہوئی اوس کے پاس ہین مہاراجہ نے حکم سنگہ اور جہنڈا سنگہ کو کہہ بہیجا کہ اگر ایک شادی پر
اتنا روپیہ صرف کرسکتے ہو تو سرکار کے فایدہ کے واسطے بھی پچاس ہزار روپیہ دو*
سردار جہنڈا سنگہ کے خدمات خصوصًا سرحد پر چہچہہ خٹک پٹا اور یوسفزئی اور ہزارہ مین ہوئی تہین سردار
بسطور لایق اور جری آدمی تھا اور مہاراجہ نے اوسکے خوارق کی قدردانی یون کی کہ جو علاقہ ملک کا نہایت
ٹیڑہا تھا اوس پر زیر حکم سردار ہری سنگہ نلوہ اوسکو مامور کیا یہان اوس نے بہت سی اور عظیم خدماتین
اور ان خدمات کی تفصیل ایک سند مہری نونہال سنگہ مین درج ہین جسکے روسے دیہات بوتالہ اور پہلادپور
جہنڈا سنگہ اور اوسکے اولاد کے نام علی الدوام واگذار کی گئی تہے ۱۸۳۶ء مین سردار جہنڈا سنگہ ہمرکاب
کنور نونہال سنگہ دیرجات کی مہم پر گیا تھا کابل کی مہم کے ایام مین کچھہ عرصہ تک جہنڈا سنگہ قلعہ اٹک مین

* پنجاب مین بہڑولے مٹی کی کوٹہی کو کہتے ہین جس مین اناج رکہا جاتا ہے*

قلعدار تہا اور سرکار انگریزی کی فوج کو رسد رسانی اور باربرداری بہم پہونچانے سے مدد دی تھی +
بڑے مہاراجہ کے وفات کے بعد جو انقلاب ہوتی رہے اونمین سردار جہنڈا سنگہ کی ثروت مین بہت خلل نہین
ہوا جب شیر سنگہ تخت نشین ہوئے تو چونکہ اونکو گنڈا سنگہ مہندر سنگہ کے برادر عمو زادے محبت تہی جہنڈا سنگہ کو
دربار مین رسوخ حاصل ہوا اگرچہ شیر سنگہ نے فقط چہہ سو روپیہ کی جاگیر زیادہ کی اور یہہ بہی بعد ازان ضبط کرلی
سردار جواہر سنگہ نے اوسکو باتفاق دیوان حاکم راے لاہور کا عدالتی بنایا اور ستلج کی لڑائی تک اِس منصب پر
جہنڈا سنگہ قایم رہا +
۱۸۴۷ء مین جہنڈا سنگہ سردار چتر سنگہ اٹاری والہ اور کپتان ایبٹ صاحب کے ماتحت ہزارہ مین نایب ناظم مقرر
کیا گیا اور اوسی سال نومبر کے مہینے مین اوسکو خطاب بہادری اور القاب اوجلدیدار نرل بدہ ملا مئی ۱۸۴۸ء
مین ملتان کے فساد کے شروع ہونے سے تہوڑے عرصہ بعد یہہ تجویز ہوئی تہی کہ سندہ ساگر دوابہ کے نیچے کیطرف ایک
فوج سکہہ بہیجی جاوے تاکہ اوس شہر کے گرد ایک زنجیر تنبیہ سپاہ کی ہوجاوے اور سرکشی زیادہ نہ پہیلنے پاوے
اور سردار جہنڈا سنگہ اِس فوج کا افسر مامور ہوا اِس موقع پر اوسکا طریق قابل تعریف رہا اور کپتان ایبٹ
صاحب نے اوسکی بہت تعریف لکہی اوسکے تہوڑے عرصہ کے بعد چتر سنگہ کا ایک جزو جو سردار جہنڈا سنگہ کے
ماتحت تہا مفسدون مین شامل ہوگیا اور کپتان ایبٹ صاحب کو سردار جہنڈا سنگہ کی وفاداری مین شبہ
ہونے لگا سردار مسطور اپنی خواہش مزید سے ملتان کو اپنی فوج کے ساتہہ بہیجا گیا تہا مگر جب ملتان سی چند میل
کے فاصلہ تک پہونچا صاحب رزیڈنٹ نے اوسکو واپس طلب کرلیا اِس سبب سے سردار مسطور بہت مایوس ہوا
اسواسطیکہ اوسکی اپنی خواہش یہہ تہی کہ جہان لڑائی سب سے زیادہ سخت ہو وہان شامل رہے سردار چتر سنگہ
ناظم ہزارہ پر سردار جہنڈا سنگہ کو بہت زور حاصل ہوا اور اگست مہینے مین جب چتر سنگہ نمک حلالی کا
نام بہی بہولنے لگا جہنڈا سنگہ معہ ایک معتمد گلاب سنگہ فرزند ناظم مذکور کے اسواسطے بہیجا گیا کہ اِس امر مین کوشش
کرے کہ چتر سنگہ کو جادہ راستی پر لاوے مگر وہ بالکل ناکامیاب ہوا اور اوس وقت اکثرون کا یہہ خیال
تہا کہ وہ اپنی خواہش سے ناکامیاب ہوا تہا اور اوس نے اِس رخنہ کے زیادہ کرنے مین اور نہ کہ بند کرنے مین

کوشش کی تھی مگر اوس زمانہ مین نہایت اچھی آدمیون پر شبہ ہوتی تھی اور کوئی نہین جانتا تھا کس پر اعتبا کرنا چاہئے سردار کو لاہور واپس آنیکا حکم ہوا اور وہان نظر بند کیا گیا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد چہوڑ دیا گیا اور لڑائی کے پچھلے چار پانچ مہینون مین اوسنے اور اوسکے سوارون نے رام نگر اور لاہور کے بیچ مین راہ جاری رکہا اور اسطرح نہایت قدر کے قابل خدمت کی جہنڈا سنگہ کی نسبت فریب یا ناراضگی کا کبھی کوئی ثبوت نہین ہوا ہے اور اوسکو سردار چیتر سنگہ کے ساتھہ کامیابی اسواسطے نہین ہوئی تھی کہ ایک زیادہ قوی دوسر اوس سردار کو سرکشی کی طرف متوجہ کئی ہوئے تہا ✣

ضبطی ملک پنجاب پر کل جاگیرات سردار جہنڈا سنگہ کے جمعی ۱۵ ہزار روپیہ سالانہ اوسکی حین حیات واگذار ہوئے اوسکے سب سے بڑے بیٹے نہال سنگہ کے نام منجملہ جاگیرات بالا ۳۵۵۰ روپیہ کے جاگیر حین حیات واگذار ہوئی تہی مگر نہال سنگہ جنوری ۱۸۶۴ء مین مر گیا اور اوسکے چہوٹی بہائی مہتاب سنگہ کو فقط پانسو روپیہ سالانہ ملیگا علاوہ جاگیر بوتالہ پہلا دیور جمعی پندرہ سو روپیہ جو علے الدوام واگذار ہین ✣

سردار جہنڈا سنگہ بوتالہ ضلع گوجرانوالہ مین رہتا ہے ۱۸۶۲ء مین وہ جاگیر دار مجسٹریٹ مقرر ہوا تھا اور اپنے علاقہ مین بہت زور رکہتا ہے ۱۸۷۲ء مین سردار جہنڈا سنگہ کو بوجہ اسکی اچھی کارگذاری کے اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول عطا کئی گئی ✣

نہال سنگہ ڈیرہ چاریاری ماتحت شہزادہ نو نہال سنگہ مین ایک ہزار سوار کا افسر تہا اور اوسکو ۳۵۵۰ کی جاگیر موضع جاہل اور کوٹ شاہ محمد مین ملی تہی یہہ جاگیر جو اوسکے باپ کی جاگیرات مین شامل تہی اوسکے وفات پر ضبط ہو گئی اوسکا ایک بیٹا بلونت سنگہ نوجوان ہے اور اسکو تاحیات اوسکی ۱۲۰۰ روپیہ کی جاگیر عطا ہوئی ہے ✣

سردار کرپال سنگہ کنجاہیہ

سردار کرپال سنگہ کنجاہیہ سردار جہنڈا سنگہ کا پوتا ہے کے ہجری قریبون مین ہے دیوان سنگہ سردار کرپال سنگہ کے دادا کو معہ کرم سنگہ اور رام سنگہ ہیبہ سنگہ کے ایک بیٹے نے مار ڈالا تہا اور دیوان سنگہ کے دو بیٹے جو زندہ رہے تہے دہرم سنگہ اور شام سنگہ اونہون نے مہاراجہ کے نوکرے اختیار کے +

۱۸۱۳ء مین شام سنگہ کے مرجانیکے بعد دہرم سنگہ کو اوسکی جاگیر مین سے کچھہ حصہ ملا دہرم سنگہ نے ملتان اور کشمیر اور پشاور اور مہمون مین خدمت کی اور جب دہرم سنگہ ضعیف ہوگیا تو مہاراجہ نے اوسکی جاگیر ضبط کر کے دو ہزار روپیہ نقد اوسکی واسطے مقرر کر دیا اور اسکے فرزند گنڈا سنگہ کو شاہزادہ شیر سنگہ کی خدمت مین متعین کر دیا شہزادہ موصوف نے اپنے ذاتی علاقہ مین سے گنڈا سنگہ کو تین ہزار روپیہ کی جاگیر عنایت فرمائی گنڈا سنگہ پر شاہزادہ شیر سنگہ بہت عنایت کرتے تھے اور گنڈا سنگہ شاہزادہ ممدوح کے ساتہہ پہلے یوسف زئی کو اور پہر کلو کو گیا تہا یوسف زئی مین گنڈا سنگہ زخمی ہوا تہا جب شاہزادہ شیر سنگہ کشمیر مین ناظم تہے گنڈا سنگہ دو نو یعنے ملکی اور فوجی خدمات پر مامور رہا اور کہکہ بمبہ کے راجگان کے زیر کرنیکے واسطے بہیجا گیا تہا بعد ازان گنڈا سنگہ نوشہرہ اور ہزارہ مین خدمت دیتا رہا +

جب شیر سنگہ تخت نشین ہوئے تو اونہون نے گنڈا سنگہ کو نواح بٹالہ مین تیس ہزار روپیہ کے اور جاگیر بخشی اور اردلی ڈیرہ کا کمیدان مقرر فرمایا جب مہاراجہ صاحب قتل ہوئے تو گنڈا سنگہ موجود تہا اور مہاراجہ کے بچانے کے قصد مین سخت مجروح ہوا تہا گنڈا سنگہ پہیرو شہر کی لڑائی مین دسمبر ۱۸۴۵ء مین مارا گیا تہا کرپال سنگہ بہی اوس لڑائی مین زخمی ہوا تہا کچھ عرصہ پہلے گنڈا سنگہ نے اپنے بیٹون کرپال سنگہ

اور دیال سنگھ کو مہاراجہ خورد سال دلیپ سنگھ کی خدمت مین حاضر کیا تھا اور بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر اونکے واسطے حاصل کی تھی لیکن تہوڑے عرصہ کے بعد راجہ لعل سنگھ نے جاگیر گہٹا کر چھہ ہزار روپیہ کے رکھی +

مفسدہ ملتان کے وقت سردار کرپال سنگھ ہزارہ مین تھا اور خیرخواہ سرکار رہا وہان کپتان ایبٹ صاحب کے حکم کے مطابق سردار موصوف خدمت کرتا رہا دیال سنگھ اوسوقت مہاراجہ کے خدمت مین لاہور مین تھا +

ضبطی ملک پنجاب کے بعد کل ذاتی جاگیر سردار کرپال سنگھ اور اوسکے بھائیون کے بتعداد بارہ ہزار روپیہ واگذار رہے اور آجتک اونکے قبضہ مین ہے +

سردار کرپال سنگھ کنجاہ مین رہتا ہے جو گجرات سے قریب چھہ میل کے فاصلہ پر ہے +

نواب امام الدین خان

شیخ اوجلا

شیخ غلام محی الدین سنہ ۱۸۴۴ء مین مرگیا

نواب امام الدین خان سنہ ۱۸۵۹ء مین مرگیا

شیخ غلام محبوب سبحانی سنہ ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا

سعادتمند خان سنہ ۱۸۶۴ء مین پیدا ہوا

شیخ فیروز الدین سنہ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا

نصیر الدین سنہ ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

شیخ اوجلا قوم کلال سردار بہوپ سنگہ ہوشیارپور والہ کے سرکار مین ایک منشی تہا اوسکا بیٹا غلام محی الدین ہنوز تہوڑی ہی عمر کا تہا کہ دیوان موتی رام محکم چند ناظم جالندہر کے بیٹے کو اوسپر توجہ ہوئی دیوان موتی رام نے اوسکو اپنے پسر دوم شیو دیال کے پاس متعین کیا شیو دیال کے پاس غلام محی الدین نے جلد فروغ پایا کُل کاروبار شیو دیال کے غلام محی الدین کے اہتمام مین تہے اور رام دیال اور کرپا رام دو بہائی شیو دیال کے بھی غلام محی الدین پر عنایت کرتے تہے اور اوس کے ساتہہ سلوک کرتے رہے +

سنہ ۱۸۲۳ء مین جب محمد عظیم خان کابل والہ سکہون پر حملہ کرنے کے نیت سے پشاور کیطرف آیا اوس وقت رنجیت سنگہ کو یہہ خواہش ہوئی کہ اگر ممکن ہو تو افغان بلا جنگ واپس چلے جاوین کرپا رام نے غلام محی الدین کو مہاراجہ کے حضور مین پیش کیا کہ یہہ شخص اِس معاملہ کو بخوبی سرانجام کریگا غلام محی الدین نے محمد عظیم خان کے پیر کو طمع دیکر بہکا لیا اور پیر مسطور نے محمد عظیم خان کو یہہ بات سمجہا کر کہ سکہہ سردار موصوف کے اہل و عیال اور خزانہ کو جو مچنی مین تہا گرفتار اور تصرف کر لینا چاہتے ہین سردار موصوف کو واپس چلے جانیکی ترغیب

دی یار محمد خان برادر محمد عظیم خان بھی سکھون کے ہاتھون مین تھا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ فوج افغان جلدی سے توڑ دی گئی اور حالت پریشانی مین بھنچی اور جلال آباد کو چلے گئے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے پشاور پر تصرف کرلیا اور اوس جگہہ زیادہ رہنا خلاف دانائی سمجھکر ملک کو مابین یار محمد خان اور دوست محمد خان تقسیم کردیا اور خود لاہور کو واپس چلے گئے مہاراجہ کی واپسی سے پہلے اوہنون نے غلام محی الدین خانکو اپنی طرف سے محمد عظیم خان کے پاس بطور سفارت کے بہیجا غلام محی الدین خان نے سردار موصوف کو پشاور کے تصرف کے اور اوسکے دو بہائیون کو جنہون نے اوسکے ساتہہ دغا کی تھی دیئے جانیکے خبر کی اور اس خبر سے سردار موصوف کو ایسا غم اور غصہ پیدا ہوا کہ وہ بیمار ہوگیا اور ۲۲ روز کے بعد مرگیا ٭

سنہ ۱۸۲۷ء مین غلام محی الدینخان اپنے مربی کرپارام کے ساتہہ کشمیر کو گیا جہانکا کرپارام ناظم مقرر ہوا تہا شیخ غلام محی الدین کرپارام کیطرف سے بالکل مدار المہام ہوگیا اور اپنے اختیار کو اوسنے نہایت ظلم و تظلم سے برتا سنہ ۱۸۳۱ء مین جب کرپارام راجہ دہیان سنگہ کے عداوت کے سبب سے کشمیر سے واپس بلایا گیا غلام محی الدین بھی لاہور کو طلب کیا گیا تہا اور وہان اوس پر جرمانہ ہوا اور قید کیا گیا لیکن اوسے سال کچھہ عرصہ کے بعد غلام محی الدین شہزادہ شیر سنگہ کا جو کرپارام کے بعد کشمیر کے ناظم مامور ہوئے تہے نایب اور کارندہ مقرر ہوکر بہیجا گیا شہزادہ کاروبار نظامت سے کچھہ واقف نہ تھے اور شیخ غلام محی الدین کو پہلے سے بہی زیادہ اختیار حاصل ہوا اور نسبت سابق اور بہی زیادہ اوسنے ظلم کرنا اختیار کیا رعایا اوسکے ظلم سے سخت تنگ آکر نہایت آہ و زاری کرنے لگی اور طرہ یہہ ہوا کہ سنہ ۱۸۳۲ء مین کشمیر مین کال پڑگیا شیخ غلام محی الدین پہر لاہور مین طلب ہوا اور اوسپر جرمانہ کیا گیا اوسنے تعداد زرجرمانہ کی نسبت عذر کیا اور بیان کیا کہ اتنا جرمانہ دینے کا مجھے مقدور ہرگز نہین مہاراجہ نے مصروپ لعل کو حکم دیا کہ شیخ کی جایداد جو ہوشیارپور مین تھی ضبط کرے وہان ساڑھے نو لاکھہ روپیہ سے کم پوشیدہ کیا ہوا روپیہ نکلا شیخ نے قسمین کہائین کہ یہہ روپیہ میرے باپ نے سردار بہوپ سنگہ کی ملازمی مین جمع کیا تھا مگر اوسکی قسمین کون مانتا تھا رنجیت سنگہ خوب جانتے تہے کہ سردار بہوپ سنگہ نے خود اپنی زندگی بہر مین کبہی ایک لاکھہ روپیہ کی صورت نہین دیکھی تھی اور یہہ روپیہ شیخ نے بہوکہے

کشمیریون کو نچوڑ کر لیا تھا مہاراجہ نے کل روپیہ ضبط کر لیا اور علاوہ اسکے [illegible] ہزار روپیہ اوس شیخ پر جرمانہ کیا +

غلام محی الدین کچھہ عرصہ تک بیکار رہا بعد ازان بھائی رام سنگہ نے اِس خواہش سے کہ نونہال سنگہ کے پاس میرا ایک ایسا لایق دوست رہے کہ میرے دشمن دیوان جاگرائے کے زور کو توڑ تا رہے شہزادہ موصوف کے خدمتمین مقرر کرایا شہزادہ کی خدمت مین رہکر غلام محی الدین کو بہت جلدی رسوخ حاصل ہوگیا اور شہزادہ اوس پر بہایت الطاف فرماتا رہا غلام محی الدین پشاور کو شہزادہ کے ہمرکاب گیا اور معاملات مال کا وزیر ہوگیا ۱۸۳۹ء مین غلام محی الدین دوآبہ جالندہر کا ناظم مقرر ہوا اور سال آیندہ کے موسم گرما مین جنرل ونتورا صاحب کے ہمراہ راجپوتان منڈی کے مطیع کرنیکے واسطے بہیجا گیا فوج کی کارگذاری سست ہوی اور ستمبر ۱۸۴۰ء مین سردار جیت سنگہ سندہانوالیہ اور فوج لیکر امداد کیواسطے بہیجا گیا +

جب نونہال سنگہ ۵-نومبر کو مارا گیا شیخ کوہستان مین تھا مگر وہ جلدی سے لاہور کو واپس چلا آیا اور شہزادہ مرحوم کی مان مائی چند کور کیجانب ہوگیا جب شیر سنگہ تخت نشین ہوئے تو غلام محی الدین نے یہہ عذر کیا کہ آپکا مقابلہ مین نے اس وجہ سے کیا کہ حق نمک آقا متوفی کا اسبات کا مقتضی تھا اور مہاراجہ کو اپنی صدق کا ایسا یقین کرایا کہ جب جنرل میہان سنگہ ناظم کشمیر کے اپنی ہی فوج کے ہاتہہ سے ۱۷-اپریل ۱۸۴۱ء کو قتل کئے جانیکی خبر پہونچی تو غلام محی الدین جنرل مسطور کی جگہہ ناظم کشمیر مقرر ہو کر بہیجا گیا شیخ فورًا کشمیر کی طرف روانہ ہوگیا اور اوسکا بیٹا امام الدین منڈی سے دوابہ جالندہر کی نظامت کیواسطے بلایا گیا +

غلام محی الدین کے ہمراہ راجہ گلاب سنگہ کشمیر کے انتظام کیواسطے بہیجا گیا تہا جہان فساد ہوگیا تھا راجہ موصوف کے ساتہہ اوسکے اپنے پہاڑے آدمیون کی فوج تھی اور غلام محی الدین کے ساتہہ جالندہر کا الوس تہا اور اکثر مسلمان تہے فوج ہزارہ اور افغانان کہلی اور دہمتور جو سرکش ہوگئے تہے تہوڑی سی لڑای کے بعد زیر کئے گئے اور آخر کار باغیان کشمیر کو شکست دی گئی اور برطرف کئے گے شیخ نے جو گویا راجہ گلاب سنگہ کی طرف سے زیادہ اور ریاست لاہور کیطرف سے کم ناظم تھا نئی پلٹنین بہرتی کین جسمین کچھہ تو اوسنے پہاڑی راجپوت بہرتی

گئے جو راجہ گلاب سنگہ کے رعایا تہے اور کچھ مسلمان ملازم گئے چونکہ خود تیغ مسلمان تھا سکھونکی حکومت کشمیر مین اوس زمانہ سے آیندہ بہت کچھہ راجہ گلاب سنگہ کی نمک حلالی پر موقوف رہے *

علاقہ کوہستان مین سب سے نکلتا آدمی سلطان زبردست خان راجہ مظفرآباد تہا اوسکا دارالریاست جس مین تہوڑی سی جمعیت سکہون کے تعینات تہے ہزارہ اور کشمیر کے راہ پر تہا یہہ شخص سرکار لاہور کا خیرخواہ تھا مہاراجہ شیر سنگہ اوسپر مہربان تہے اور اوسنے کشمیر کے بغاوت فرو کرنے مین اچھی خدمت کی تھی *

مہاراجہ شیر سنگہ کی وفات کے دو مہینے کے بعد اس رئیس کو درحالیکہ وہ مسجد مین نماز پڑہ رہا تھا غلام محی الدین نے دغابازی سے گرفتار کر کے قید کر دیا اور اوسکے جاگیر ضبط کر لی *

اسی عرصہ مین گلاب سنگہ اور اونکے بہتیجے ہیرا سنگہ مین باہم تنازع ہوا اور گلاب سنگہ نے ہر سبیل سی یہہ کوشش کی کہ کشمیر اور کوہستان کے لوگ میرے ساتہہ متفق ہو جاوین اس تدبیر مین گلاب سنگہ کچھ کچھہ کامیاب ہوا اور بہرحال اوسنے رئیسان کوہستان اور مسلمانون کو اونکی اپنی قوت اور سکہون کی کمزوری ایسے صریح طور پر دکہائی کہ اونہون نے ارادہ کیا کہ ہم اپنے ازادے کیواسطے مقابلہ کرین چنانچہ اگست ۱۸۴۴ع مین حبیب اللہ خان کہلی والہ نے کہوڑی کے سکہون کی جمعیت پر حملہ کیا مگر غلام محی الدین نے فوج کی مدد کے واسطے پانسو آدمی بہیجے اس جمعیت نے سرکشون کو شکست دی اور اونکے سردار کو قتل کیا تہوڑے عرصہ کے بعد راجہ سلطان خان کہوڑی والہ نے باتفاق ایک پسر حبیب اللہ خان کے اور دیگر رئیسان کوہستان کے کہوڑی پر حملہ کر کے اوسپر تصرف کر لیا اور اکتوبر مین مظفرآباد کے طرف روانہ ہو کر قلعون پر حملہ کیا غلام محی الدین نے تقریبًا کل فوج سکہہ جو اوسکے پاس تہی مظفرآباد کے بچانے کیواسطے بہیجی مگر اس فوج کو سرکشون نے حملہ کر کے شکست دی سرکشون نے شہر کو جلا دیا اور جن سکہہ قیدیون نے مسلمان ہونے سے انکار کیا اونکو قتل کیا اب راجہ زبردست خان کا بیٹا اور راجگان دوپٹہ اور اور سرکشون سی جا ملی اور اونکو ایسی طاقت حاصل ہو گئی کہ اونہون نے نومبر مین بارامولہ پر تصرف کر لیا اور پرگنہ شیوپور پر جو دارالریاست کشمیر کے متصل ہے قبضہ کر لیا *

غلام محی الدین نے اب نوبت اول سے دربار لاہور کو سرکشی کی اطلاع کی جنرل گلاب سنگہ بہو وندیہ کو جو پشاور کیطرف

جاتا تھا حکم ہوا کہ اپنی فوج لیکر کشمیر کو روانہ ہوجاوے پونچھ اور جموں کے راہ سے بہی کمک بہیجی گئی مگر جو فوج راجہ گلاب سنگہ نے بہیجی تھی وہ برف کے بہانے سے تہوڑی دور چلکر ٹہر گئی لیکن حقیقت مین وجہ یہہ تھی کہ راجہ گلاب سنگہ دل سے مدد نہین دینی چاہتا تہا تاوقتیکہ اوسکو خود کچھہ فایدہ نہ حاصل ہوجاوے مطلب اوسکا یہہ تھا کہ کا بہانے نمک کا ٹہیکہ اوسکے پاس ہے ہزارہ بہی اونکو ملجاوے اور بعض سردار مثل چتر سنگہ اٹاریوالہ کے جنہوں نے تنازع گذشتہ مین اوسکی جانب داری کی تھی بہر مورد الطاف ہوجاوین ٭

جو فوج پونچھہ کے راہ سے روانہ ہوئی تہی اوسکا افسر امام الدین غلام محی الدین کا بیٹا تہا یہہ جوان آدمی اگرچہ دیرہ جات مین اوس نے تحت حکم شہزادہ نونہال سنگہ کی خدمت کی تہی پہلے کبہی کسی لڑائی مین موجود نہ ہوا تہا اور جنگی سیرت نہین رکہتا تہا کشمیر کے مہم مین یہہ شخص نہایت اکراہ سے شامل ہوا اور فقط اس قرار پر جانیکو راضی ہوا کہ کوئی فوج سکہہ میرے ساتہہ نہ بہیجی جاوے کیونکہ سکہوں کی فوج اس سبب سے کہ اوسکو بہائی گورکہہ سنگہ اور مصر بیلی رام کا قاتل سمجھتے تہے اوس سے نہایت تنفر کرتے تھے ٭

سندہانوالیوں کی تباہی کے بعد راجہ ہیرا سنگہ نے بہائی گورکہہ سنگہ مصر بیلی رام اور اوسکے بہائی رام کشن کو گرفتار کرلیا اور امام الدین خان کے حوالہ کردیا امام الدین خان نے اونکو اپنے مکان کے پاس اصطبل مین قید رکہا اور اس جگہہ چند روز کے بعد یہہ تینوں شخص مارے گئے ٭

بہائی گورکہہ سنگہ راجہ دہیان سنگہ کا جانی دشمن تہا اور کچھہ عجب نہین کہ ہیرا سنگہ اوسکا قتل کرنا چاہتا لیکن مصر بیلی رام اور اوسکا بہائی اگرچہ راجہ دہیان سنگہ کے مصلحت کے مخالف تہے لیکن بے آزار آدمی تہے اور لوگ اونسے بہت محبت کرتے تہے اونکی موت سراسر ظلم اور غیر ضروری تہے مصر روپ لعل جو ۱۸۳۴ء مین غلام محی الدین کے جائیداد کے ضبط کرنیکے واسطے مامور ہوا تہا مصر بیلی رام کا بہائی تہا مصر بیلی رام کے قتل سے قیاس کیا گیا کہ زیادہ تر شیخ کا بدلا وترا راجہ ہیرا سنگہ کا اتنا نہین

اس اثنا مین کشمیر پر سرکشوں نے ایک سرے سے دوسرے تک تاخت کی اور غلام محی الدین قلعہ ہری پربت مین بند ہوگیا تہا

مسلمان فوج باغی ہوگئی تھی راجگان کوہستان سب ہتہیار اوٹہاکر سامنے ہوگئے تہے اور سکہون کو معلوم ہوا کہ جو فتح نہایت مشکل سے ہوئی تھی دوبارہ کرنی پڑیگی ٭

پکھلی اور دہمتور کے یوسف زیئون اور کہکہ بمبہ قومون مین سرکشی مذہبی تہی اور ایک آدمی پیدا ہوگیا جس نے اپنے آپ کو سید٭ کا خلیفہ مشہور کیا اور کل مخلوق سخت مزاج نے اوسکے ساتہہ ہزارہ اور کشمیر کے حملہ پر اتفاق کیا ٭ آخرکار جنرل گلاب سنگہ پہوندیہ کے اور دیوان مولراج+ کی فوج مظفرآباد کو بڑہگئی اور وہان کی فوج کو بچایا بعد اوسکے یہہ فوج وادی کشمیر کو بڑہی اور بعد کچھہ سخت مقابلہ کے سرکشون کو شکست ہوئی راجہ زبردست خان مظفرآباد مین پہر اپنی ریاست پر بحال کیا گیا اور گردونواح کے راجہ اوسکے زیر حکم کئے گئے فروری ۱۸۴۵ء مین غلام محی الدین نے سرکار انگریزی سے دار و مدار کرنیکا عزم کیا اور اپنی طرف سے اور راجہ رحیم اللہ خان راجوری کی طرف سے اطاعت سرکار انگریزی کے اختیار کرنیکا اظہار کیا مگر سرکار انگریزی نے اوسکی درخواست کو منظور نہین کیا تہوڑے عرصہ کے بعد غلام محی الدین مرگیا کہتے ہین کہ زہر سے مرا اوسکا بیٹا امام الدین اوسکے جگہہ ناظم کشمیر مامور ہوا ٭ یہہ دونو شیخ یعنے باپ اور بیٹا نہ کچھہ خاندانی آدمی تہے نہ اونکو کچھہ اقتدار حاصل تہا اور سرکار لاہور کے فقط اس سبب سے کام کے تہے کہ مالیہ کے وصول کرنے مین نہایت سخت تہے ٭

اِن شیخون کا نام دوآبہ جالندہر یا کشمیر مین محبت سے کوئی یاد نہین کرتا ہے سکہون کو اونسے نہایت نفرت تہی اور یہہ امر اونکی نمک حلالی کا اطمینان تصور کیا جاتا تہا مگر دونو باپ اور بیٹون کو قدرتی ملکہ فریب اور دغابازی کا تہا یہانتک کہ دانشمندی کے خیالات بہی اونکو فریب سے باز نہ رکہہ سکتے تہے ٭

جب کشمیر مہاراجہ گلاب سنگہ کو بموجب عہدنامہ ۱۶- مارچ ۱۸۴۶ء کے دیا گیا اوس وقت امام الدین وہان کا ناظم تہا اسملک کا ممالک ریاست لاہور سے علیحدہ ہوکر گلاب سنگہ کو دیا جانا لاہور مین کسیکو بہی پسند نہ تہا اور راجہ لعل سنگہ کو خصوصًا

٭ یعنے سید احمد جسکو شیر سنگہ اور جنرل ونتورا نے ۱۸۳۱ء مین شکست دی تہی اور قتل کیا تہا اوسکے معتقدون نے جو تمام ہندوستان مین کثرت سے پہیلے ہوئے ہین بیان کیا کہ سید کے بہیجنے کے واسطے دریا سمٹ گیا اور جو اوسکا تعاقب کرتے تہے اونکو نگل گیا اور سید بہی ظاہر ہوکر فتح کریگا سید ند کو نے نوبت آخر پکہلے اور دہمتور مین مقابلہ کیا تہا ٭

+ دیوان مولراج ناظم ہزارہ تہا اور دیوان مولراج ناظم ملتان سے یہہ شخص علیحدہ تہا ٭

ناگوار تہا اسواسطیکہ راجہ گلاب سنگہ ہمیشہ سے اوسکا رقیب اور دشمن تھا چنانچہ راجہ لعل سنگہ نے امام الدین کو لکہہ بہیجا کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کا مقابلہ کرے اور فوج کو حکم دیا کہ شیخ کا حکم بلا عذر مانی امام الدین خان راجہ لعل سنگہ کے حکم ماننے پر راضی بیٹہا ہوا تہا امام الدین بہت متمول آدمی تہا اور وہ سمجہتا تہا کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کے کامیابی سے فقط یہی نہین ہوگا کہ میرے لوٹ ہوچکیگی بلکہ میرے صریح دشمن میرے حساب کی سخت جانچ کرینگے لوگون مین یہہ بات اسوقت مشہور تہی کہ اس خاندان کے پاس نشتر لاکہہ بلکہ دو کرو‌ڑ روپیہ تہا اور اگرچہ بلاشبہ یہہ مبالغہ تہا لیکن یہہ بات تحقیق ہے کہ دونو باپ اور بیٹے نے ایام نظامت کشمیر اور دوآبہ جالندہر مین دولت کثیر پیدا کی تہی ✤

ممکن ہے کہ امام الدین خان نے سرکار انگریزی کی منشار کی غلط فہمی سے ایسا خیال کرلیا ہو کہ بہت سا روپیہ نقد دیکر مجہے کشمیر مین بطور نایب سلطنت رہنی کی اجازت ہوجاوے اور اس غرض سے وہ راجہ لعل سنگہ کے حکم ماننے پر اور اپنی طاقت اور سامان ظاہر کرنیکے واسطے عرصہ تک مقابلہ کرنے پر مستعد ہوگیا ہو لیکن چاہی اوسکی نیت کچھ ہی ہو دربار لاہور نے جو اوسکو سخت حکم کشمیر کے خالی کرنیکے واسطے بہیجے اوس نے اونکو نا ناراستی دیکر اوسنے مہاراجہ گلاب سنگہ کے بہت سی فوج کو اپنی جانب مین کرلیا اور فقیر اللہ خان فرزند راجہ رحیم اللہ خان راجوریوالہ کی مدد سے اور دیگر رئیسان کوہستان کی امداد سے اوس نے ملک کشمیر کے بڑے ٹکڑے پر قبضہ رکہا تاوقتیکہ لاہور سے فوج کثیر اوسکے مقابلہ پر بہیجی گئی ✤

مگر جب پہر فوج سرحد علاقہ کشمیر پہونچ گئی تو شیخ نے سمجہا کہ اب زیادہ مقابلہ کرنا بےسود ہوگا اور کرنیل لارنس صاحب کے لشکر مین بمقام تہانہ اکر اوسنے اطاعت اختیار کی اوسوقت اوس نے دو خط اور ایک حکم بنام اپنی فوج کے پیش کئے اور بیان کیا کہ اسمین راجہ لعل سنگہ کا جیسا حکم تہا اوسکے بموجب مین نے عمل کیا اگرچہ یہہ بات مشہور تہی کہ راجہ لعل سنگہ اور گلاب سنگہ مین باہم سخت عداوت تہی لیکن خیال کیا گیا کہ یہہ بات وہم و خیال مین نہین آسکتے کہ راجہ لعل سنگہ ایسی بیوقوفی کرتا کہ ایسے بغاوت امیز کاغذ پر اپنے دستخط کرتا لیکن جب فوج لاہور کو واپس آئے تو راجہ لعل سنگہ کا مقدمہ تجویز ہوا دونو خطوط اور حکم اسی فوج کا صحیح ہونا بخوبی ثابت ہوا اور لعل سنگہ پر بغاوت دیدہ و دانستہ جب ثابت ہوئی تو وہ منصب وزارت سے معزول ہوکر اگرہ کو بہیجا گیا شیخ امام الدین اگرچہ اس بغاوت مین اپنی

مرضی سے شریک ہوا تھا معاف کیا گیا اور اوسکے لاہور کی جایداد معہ اوسکے دیگر جایداد کے جو شہر مین تھی اور ضبط کی گئی تھی واگذار کی گئی +

اِس حسن فیاضانہ سلوک سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ امام الدین کے دل پر اچھا اثر ہوا اور ۱۸۴۸ء مین جب تقریبًا سب نمکحرام ہوگئے تھے شیخ مسطور خیرخواہ سرکار رہا اگرچہ سرکشون کے سرغنون نے بہت کوشش کی کہ اوسکو اپنی ساتھہ ملالین جون ۱۸۴۸ء مین دو ہزار نئے سپاہ کے ساتھہ وہ ملتان کو گیا تاکہ لفٹنٹ لبعد ازان سر ہربرت اڈورڈس صاحب کے ساتھہ ملکر خدمت کرے شیخ اور اوسکے سپاہ نے اچھی خدمت کی اور سرکشون کے ساتھہ کئی لڑائیون مین کارہائے نمایان کئے +

جب امن ہوگیا اوسکے خدمت کے جلدو مین اوسکو خطاب نواب ملا اور ۱۱۶۰۰ روپیہ سال کی پنشن اوسکے نام مقرر ہوئی اور اوسکی جاگیر ۸۴۰۰ روپیہ کی بحال رہی +

۱۸۵۷ء مین اوس نے گورنمنٹ کے حکم سے دو رسالہ سوارون کے دہلی کے خدمت کیواسطے بہرتی کئے +

امام الدین مارچ ۱۸۵۹ء مین چالیس برس کی عمر مین مرگیا اوسکا ایک بیٹا شیخ غلام محبوب سبحانی اب تیس برس کی عمر کا ہے +

۱۸۶۲ء مین گورنمنٹ پنجاب کی سفارس سے گورنمنٹ اعلے نے منجملہ جاگیر غلام محبوب سبحانی کے ۵۶۰۰ روپیہ کی جاگیر علی الدوام واگذار فرمائی باقی ۲۸۰۰ حین حیات واگذار رہیگی +

غلام محبوب سبحانی کا ایک بیٹا نو برس کی عمر کا ہے +

بهائی پردومن سنگه

- بهائی رام سنگه
  - بہائی صورت سنگه
    - بہائی گوردا س سنگه
      - بہائی شیر سنگه
    - بہائی سنت سنگه — سنہ ۱۸۰۰ء مین مرگیا
      - بہائی جودہ سنگه
      - بہائی گورکهہ سنگه — سنہ ۱۸۴۳ء مین مرا
        - بہائی پردومن سنگه
        - بہائی مدہسودن سنگه
        - بہائی لہنا سنگه
          - بہائی پرديو سنگه — سنہ ۱۸۶۹ء مین پیدا ہوا
          - بہائی گہنشام سنگه — سنہ ۱۸۶۳ء مین پیدا ہوا
        - بہائی ارجن سنگه
          - بہائی جواہر سنگه — سنہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا
      - بہائی دیوا سنگه

حال خاندان

بہائی پردومن سنگہ کے بزرگ چنیوٹ ضلع جہنگ مین بستے تہے اور مختلف اوقات مین کتنی ہی اون مین سے مسلمان رئیسان ملتان کے ملازم رہے مگر ابتدا مین یہہ خاندان کسی عظمت کا نہ تہا رام سنگہ سکہہ تہا اور گورگوبند سنگہ کا چیلہ تہا مذہب سکہان کے تلقین شیخص بہت سرگرمی سے اپنے علاقہ مین کرتا تہا حتی کہ حکام ملتان کو فکر ہوئی اور اوسکے گرفتاری کا حکم ہوا مگر اوسکو موقع پر یہہ خبر ہوگئی اور امرتسر کو بہاگ گیا ناظم ملتان نے صورت سنگہ اکلوتے بیٹے رام سنگہ کو نوکر رکہہ لیا اور رام سنگہ یہہ سمجہکر کہ اب کچہہ اندیشہ نہین ہے اپنے وطن کو واپس گیا مگر وہان پہونچکر تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا صورت سنگہ نے تب ملتان کو چہوڑ کر مثل اپنے باپ کے ملک مین جابجا پہر کر مذہب سکہان کے تلقین کرنی اختیار کی اور اوسکی اس طریق سے مثل اوسکے باپ کی اوسکی طرف سے حکام کو شک ہوا مگر وہ کسی تدبیر سے

بہت سا اپنا مال لیکر امرتسر کو بہاگ گیا اور وہان مورد عنایات رئیسان جو زور حاصل کرتے جاتے تہے ہو گیا اور دربار صاحب معبد سکہان کا سرپرست مقرر ہوا دوآبہ جالندہر مین اوسکو تہوڑی سی جاگیر ملی وہان اوس نے ایک قلعہ بنایا اور بعد اوسکے امرتسر کو واپس گیا وہان جاکر وہ مرگیا +

۱۸۰۶ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے دوآبہ جالندہر کے میدان کا ملک فتح کیا مگر اوہنون نے سنت سنگہ کی جاگیر واگذار رکہی اور اوسکو بجائے اوسکے باپکے دربار صاحب کی مرمت اور آراستگی کے کام کا اہتمام دیا بہائی سنت سنگہ اچہا سپاہی تہا اور کئی مرتبہ اوسنے تعریف کے قابل خدمت کی

۱۸۲۱ء کی مہم مین مہاراجہ رنجیت سنگہ منکرہ کے راستہ پر ایک چہوٹے سے قلعہ کے محاصرہ مین مصروف تہے دفعتاً آسمان پر تاریکی ہو گئی اور طوفان سخت آیا رنجیت سنگہ ایک سخت جہونکی مین آگئے اور خندق مین جہان سے مورچون کیواسطے مٹی کہودی گئی تہی گر پڑے سنت سنگہ نے مہاراجہ کو گرتے ہوئی دیکہا اپنے فائدہ کے امید پر خندق مین کود پڑا اور مہاراجہ کو اپنی بغل مین اوٹہا کر اونکے خیمہ کو لیگیا اس خدمت کی جلدو مین اوسکو ۶۸۰۰ روپیہ کی جاگیر اضلاع امرتسر اور سیالکوٹ مین عنایت ہوئی خواہ یہہ روایت سچ ہو یا دروغ ہو یہہ بات تحقیق ہے کہ سنت سنگہ کی جاگیر تہی اور مہاراجہ اوسپر بہت مہربانی فرماتی تہی +

اس عرصہ مین بہائی گورداس سنگہ جو دربار صاحب مین گرنتہہ خوان تہا مرگیا اور سنت سنگہ نی اوسکی موت کی غم کے سبب سے معاملات دنیا کو ترک کر دیا اور گرنتہ کے پڑہنے اور سمجہانے مین مصروفیت اختیار کی اپنے باپ کے عوض دربار مین گورکہہ سنگہ حاضر ہوا اور مثل سنت سنگہ کی مورد الطاف شاہی ہوا بہائی سنت سنگہ ملقب گیانی مشہور رہتا اور اپنے موت کے زمانہ تک بہت عزت اوسکی ہوتی رہی اوسنے رامائن کے ایک شرح لکہی تہی اور رسم پاہل پر ایک کتاب لکہی +

جب پر دومن سنگہ تیرہ برس کے عمر کو پہونچا تو مہاراجہ نے اوسکو نوکر رکہہ لیا اور کالیوال کی جاگیر جمعی گیارہ سو روپیہ اوسکو بخشی بہائی گورکہہ سنگہ کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی حیات مین کچہہ بہت رسوخ حاصل نہین تہا کیونکہ اوس کا دشمن بہائی رام سنگہ مہاراجہ کے حضور مین بہت رسوخ رکہتا تہا نونہال سنگہ کے وقت مین گورکہہ سنگہ کا اور بہی

کم رسوخ تھا اور جب شاہزادہ موصوف مارا گیا تو گورکھہ سنگہ بہت سرگرمی سے شیر سنگہ کا جانبدار ہوگیا بڑی وجہہ یہہ تھی کہ بہائی رام سنگہ فریق مقابل یعنے فریق مائی چند کور کی جانب مین تہا*

جب شیر سنگہ مہاراجہ ہوئے تو اونکو گورکھہ سنگہ کے خدمتین فراموش نہین ہوئین مہاراجہ موصوف گورکھہ سنگہ کا بہت لحاظ کرتے تھے اور اونہون نے اوسکو بہت جاگیر عنایت کی مگر حقیقت مین جو اختیار تہا وہ راجہ دہیان سنگہ وزیر اپنے ہاتھہ مین رکہتا تہا مہاراجہ اگرچہ دہیان سنگہ سے نفرت رکہتے تھے اور جانتے تھے کہ کل ملک اوس سے ناراض ہے اوس سے اپنے مخلصی نہ کرسکتے تھے مگر اونہون نے گورکھہ سنگہ کو اوسکے مقابلہ پر قایم کیا اور بہائی بسبب بزرگی مذہب کے اور مہاراجہ کے ساتھہ محبت دراز کے مہاراجہ کے حضور سے خارج ہوسکتا تہا مگر اور معاملات مین وزیر اور بہائی مین مقابلہ نہایت نابرابر تہا گورکھہ سنگہ کی حمایت پر کوئی زورآور فریق نہین تہا یہہ شخص کسی وضع یا لیاقت کا آدمی نہ تہا حالانکہ راجہ دہیان سنگہ اپنے زمانہ مین نہایت لایق آدمی تھا نازک اندیش ظاہرآرا احتیاط کوش تہا اگرچہ اپنے دشمنون پر وار کرنے اور اونکے تباہ کرنے مین نہایت دلیر تہا یہانتک کہ پس وپیش کچھہ نہ دیکھتا تہا*

مہاراجہ شیر سنگہ کی سلطنت کے ایام مین بہائی گورکھہ سنگہ برابر راجہ دہیان سنگہ کے فکر مین رہا اور سندہانوالیون نے جو راجہ کی جان لینے کے واسطے افتراپردازی کی اوسمین شامل ہوا جب راجہ ہیرا سنگہ وزیر مقتول کا بیٹا اختیار کو پہونچا اوسنے بہائی رام سنگہ اور مصر لعل سنگہ کی فہمایش سے گورکھہ سنگہ کو معہ اوسکے دوست مصر بیلی رام توشہ خانہ کے قید کیا اور اونکو شیخ امام الدین خان کے سپرد کردیا امام الدین خان نے اونکو قتل کردیا بہائی رام سنگہ اپنے رقیب گورکھہ سنگہ سے بہت زیادہ لایق آدمی تہا لیکن طینت مین اوس سے اچھا نہ تہا دونو سیاہ باطن اور مفتری تھے اور دونو نے بلند نظری اور افتراپردازی کے کوشش کے واسطے دین کو پردہ بنا رکہا تہا*

گورکھہ سنگہ کے مرنیکے بعد کل جایداد اوسکے خاندان کی ضبط کی گئی اور اونکے مکانات اور اموال منقولہ پر سرکار نے قبضہ کرلیا بہائی پردومن سنگہ اور اوسکے بہائی امرتسر مین پابجولان قید کئے گئے اور نہایت سخت سلوک اونکے ساتھہ کیا گیا بزرگان دین شہر نے اونکی رہائی کیواسطے بہت کوشش کی اور آخرکار پردومن سنگہ تدبیر سے نکل گیا اور اپنے

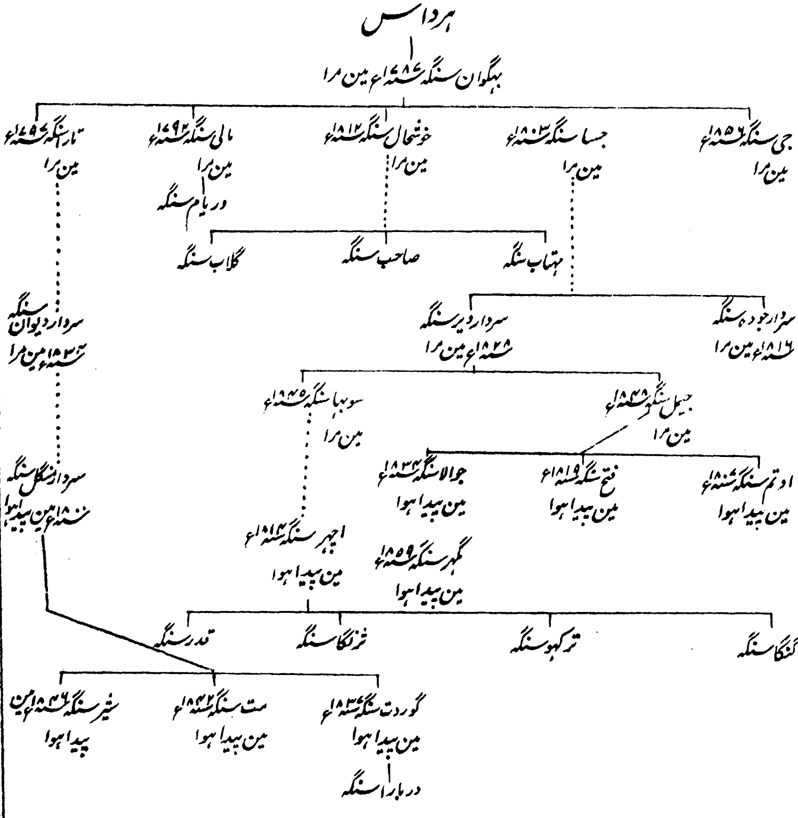
سبب سے چہوٹے بہائی ارجن سنگہ کو لیکر لدہیانہ کو بہاگ گیا اور وہان سرکار انگریزی کی حمایت مین رہا تا وقتیکہ ہیرا سنگہ کے قتل ہونیسے اوسکو گنجایش لاہور کو واپس آنیکے ملی چار ون بہائیون نے مجملہ اپنی جاگیرات کے کسیقدر بتعداد جمع ۵۴۸۸ روپیہ کی ضلع امرتسر مین واگذار کرالی بہائی پردومن سنگہ اپنے باپ کا کریا کرم کرنے کے کیواسطی ہردوار کو چلا گیا اور اوسکے ساتہہ وعدہ ہوا کہ واپس آنے پر باقی جاگیر بہی واگذار کردی جاویگی جب وہ واپس آیا تو اوسکے مکانات جو امرتسر مین تہے اوسکو واپس دیئے گئے اور غالب ہے کہ باقی جایداد بہی اوسکو ملجاتی اگر درحالیکہ اوسکا مقدمہ ہنوز زیر تجویز تہا سرکار انگریزی سے لڑائی نہ شروع ہوجاتی جس لڑائی کا انجام یہہ ہوا کہ سنہ ١٨٤٩ع مین ملک پنجاب سرکار انگریزی کے علاقہ مین شامل کیا گیا سرکار انگریزی نے جاگیر ۵۴۸۸ روپیہ کی واقع موجہل وکلیر گہومہ حین حیات جمیع برادران کے باخذ چہارم جمع نذرانہ واگذار کی اس سے زیادہ کا انگریزی اونکے واسطی کچہہ نہ کرسکتے تہے بہائی گورمکہہ سنگہ نے جایداد کثیر اپنے بزرگی دین اور اقترا پردازی سے حاصل کی تہی اوس نے بڑے داؤ کیواسطے نرد کہیلے تہے یعنے دولت اور اختیار کیواسطے اور کہیل مین ہار گیا اور ہرچند غالب ہے کہ سرکار سکہہ اور خصوصًا فوج سکہہ بہائی کی قتل کے غم کے سبب سے حالانکہ قتل مذکور اونکے اپنے ہی بدخواہون سے ہوا اوسکے خاندان کو پہر منصب مقتدر پر معزز کردیتے لیکن سرکار انگریزی سے یہہ توقع نہو سکتی تہی کہ اون کو اس خاندان کا غم یا اوسکے ساتہہ ہمدردی ہوتی +

بہائی پردومن سنگہ سنہ ١٨٥٢ع مین سردار لہنا سنگہ کے ہمراہ بنارس کو گیا اب اوسکو دربار صاحب واقع امرتسر کے مرمت کا اہتمام سپرد ہے اور پرداخت دربار صاحب کیواسطی جو جاگیر چار ہزار روپیہ سال کی علے الدوام واگذار ہے وہ اوسکے سپرد ہے +

ارجن سنگہ چند سال ہوئے ایک بیٹا جواہر سنگہ چہوڑکر مرگیا مدہ سودن سنگہ سنہ ١٨٥٧ع مین حسب جمعدار دس سوارون کے جو اوسکی بہائی نے بہرتی کئے تہے سرکار انگریزی کا نوکر ہوا اوسی سال مین جب مفسد انبالہ مین پکڑے گئے اوس موقع پر مدہ سودن سنگہ موجود تہا اور رسالدار مفرر ہوکر تہانیسر کو گیا تہا مگر وہان مرگیا اوسکے وابستگان کو چہہ سو روپیہ کی پنشن عطا ہوئی اور اوسکا حصہ جاگیر مین سے ضبط کیا گیا +

لہنا سنگہ جو پردومن سنگہ کا بہائی زندہ ہے جالندہر مین نایب تحصیلدار ہے +

سردار منگل سنگہ رام گڈہیہ



حال خاندان

مثل راگڈہیہ جس سے سردار منگل سنگہ کے خاندان کا نام مشہور ہے منجملہ مثلہاے سکہان ایک زورآور مثل تہے اور اٹھارہوین صدی کے اواخر مین آٹھ ہزار لڑنے والے آدمی میدان جنگ مین لانے کا مقدور رکہتے تہے سرداران

مثل مسطورین سے جسا سنگھ نہایت مشہور تھا اگرچہ یہہ نہین کہہ سکتے کہ اوس مثل کا بانی وہ تھا کیونکہ کتنی ہی گہڑے برسون تک مثل مذکور خوشحال سنگھ اور نند سنگھ کے ماتحت بطور مثل دار قایم رہے تھے مگر اوسکو زور اور شہرت فقط ۱۸۵۵ء مین ہی حاصل ہوئی جب جسا سنگھ اوسکا سردار تھا ؛

ہرداس جسا سنگھ کا دادا اہند و بخار تہا اور سیوا سنگھ ضلع لاہور مین رہتا تہا یہہ شخص اسی پر قانع تہا کہ اپنا غریب پیشہ اس گانو مین کرتا تھا مگر اوسکے بیٹے بہگوان نے جسکی طبعیت مین زیادہ جرات تھی پاہل لی اور پاہل لیکر جب اوسکے نام پر لفظ سنگھ زیادہ ہوگیا تو وہ ملک مین پہرتا رہا اور اپنے نئے مذہب مین لوگ شامل کرتا رہا آخرکار وہ اچہوگل مین جا بسا جہان پانچ بیٹے اوسکو پیدا ہوئے یعنی جی سنگھ - جسا سنگھ - خوشحال سنگھ مالی سنگھ - اور تارا سنگھ انہین سے چار پچھلے مشہور آدمے اور رامگڈہیہ مثل کے سردار ہوئے ان بہائیون کی عمرون مین کچھہ بڑا فرق نہ تہا اور ۱۷۵۲ء مین جب وہ بالغ ہوئے وہ نواب آدینہ بیگ خان مشہور نواب کے جاکر نوکر ہوئے اس لایق نواب نے جو بادشاہان دہلی کی طرف سے دوآبہ جالندہر کا صوبہ دار تہا سکہون کو احمد شاہ دُرّانی کے مقابلہ کرنے مین جرات اور رغبت دی اس امید سے کہ اونکی مدد سے کل اختیار اوسکو اسملک مین حاصل ہوجائیگا اور غالب ہی کہ اس امید مین وہ کامیاب ہوتا مگر ۱۷۵۸ء مین تہوڑے عمر مین مرگیا ؛

جب شاہزادہ تیمور احمد شاہ کا بیٹا آدینہ بیگ کے سرزنش کے واسطے اوسپر فوج لیکر چڑہا تو نواب صوبہ پہاڑون کے اندر چلا گیا اور جسا سنگھ اور اوسکے بہائی اوسکو چہوڑکر امرتسر کو چلے گئے اور وہان جاکر نند سنگھ سنگھنے کی فوج مین شامل ہوگئے جی سنگھ اس زمانہ مین مجیٹھیہ کے متصل افغانون کے ساتھہ ایک جنگ مین مارا گیا ؛

امرتسر اس زمانہ مین بس ایک بڑا دیہہ تہا اور جب افغان واپس گئے تو نند سنگھ اور جسا سنگھ نے کچھہ کچھہ قلعہ بندی کی ایک جانب اونہون نے ایک اونچی خام دیوار بنادی اور اوسجگہہ کا نام اونہون نے رام رونی کہا جب آدینہ بیگ پہاڑون سے واپس آیا اوس نے اس خیال سے کہ سکھہ بہت زور پکڑتے جاتے ہین مرزا عزیز بخش کو نئے قلعہ کے سر کرنے کیواسطے بہیجا اور حقیقت مین یہہ کام کچھہ مشکل نہ تھا جسا سنگھ اور اوسکے دوست دلیرانہ لڑی اور کئی مرتبہ قلعہ سے لڑتے ہوئے باہر نکلے مگر نواب کی فوج کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے اور رات کے وقت قلعہ کو چہوڑکر

بہاگ گئے اور نواب کی فوج مین سے اگرچہ نقصان بہت اوٹہایا راہ کا ٹکر چلے گئے رام رونی مسمار کردی گئی
مگر آدینہ بیگ تہوڑے ہی عرصہ کے بعد مرگیا اور جسا سنگہ نے اپنے مثل کی سرداری اختیار کرکے اوس قلعہ کا نام
جس مین وہ ایسی دلاوری سے لڑا تہا رامگدہ اور اپنی مثل کا نام رامگڈہیہ رکھا اسی عرصہ مین اوس سے بامداد مثل
قصبہ دینانگر - بٹالہ - کلانور - سری گوبندپور - قادیان - گہومن - اور اضلاع امرتسر اور گورداسپور مین بہت سے
اور قصبون پر قبضہ کرلیا کہ جسکے جمع چہہ سے دس لاکہہ روپیہ تک تخمینہ کیا جاتا تہا علاوہ اسکے جسا سنگہ نے جو اپنے
علاقہ کا تنہا مالک تہا بہت سے دیہات دوابہ جالندہر مین حاصل کئے اپنے بہائیون کو اوس نے علیحدہ جاگیرین دین
ان بہائیون کی بیوقوفی کے سبب سے اس خاندان پر بڑی آفت آئی کیونکہ ایک مرتبہ جسا سنگہ اہلووالیہ گورداسپور
کے قریب اچل کو تیرتہ کے واسطے جاتا تہا خوشحال سنگہ مالی سنگہ اور تارا سنگہ نے اوسپر حملہ کیا اوسکی فوج منتشر ہوگئی
اور جسا سنگہ قید ہوگیا اگر جسا سنگہ کے بہائیون نے اوسکے رقیب کو مار ڈالا ہوتا تو جسا سنگہ بہت خوش ہوتا مگر جب
جسا سنگہ اہلووالیہ قیدی بنکر آیا تو جسا سنگہ رامگڈہیہ کو اوسکو بہت سے تحایف دیکر چہوڑ دینے سوا اور کچہہ چارہ نہ تہا
کیونکہ پرانے سکہہ سردارون مین سپہ گری اور دلیری کے جوہر بہت تہے مگر سردار اہلووالیہ کے دل مین سے اس امر کا
غصہ نہین جاتا تہا یہہ سردار کل خالصہ کا رئیس بلکہ خالصہ کا بانی مبانی گنا جاتا تہا اوسکے ہمراہی اور خوشامدی اوسکو
سلطان قوم کہتے تہے اور ایسے سردار کی ان رامگڈہیہ نوعمر آدمیون نے جنکی ڈاڑہیان اب نکلنی ہی شروع ہوئی تہین
ایسی توہین کیے اور اوس نے سخت قسم کہائی کہ جبتک کل املاک رامگڈہیہ پر میرا تصرف نہوجاویگا مین کبہی دستار
نہ کہولونگا بہت سے سردار اوسکے مددکیواسطے آئے ان سردارون کو سردار جسا سنگہ کے توہین کا چندان خیال نہ تہا مگر
اونکی نظر لوٹ اور نئی جاگیرون پر تہی ان سردارون مین یہہ تہے گنڈا سنگہ اور جہنڈا سنگہ بہنگی جی سنگہ اور حقیقت سنگہ
کنہیہ جو رامگڈہیون کے پرانے دوست تہے چڑت سنگہ سوکرچکیہ نار سنگہ چمیاری والہ اور بہت سے اور اونہون نے جسا سنگہ پر
سب طرف سے حملہ کیا اور بعد سخت لڑائی کے تمام ملک رامگڈہیون پر تصرف کرلیا خوشحال سنگہ وگیووال مین
جی سنگہ کنہیہ کے ساتہہ لڑتے ہوئے بہت سخت زخمی ہوا تارا سنگہ کے ہاتہہ سے کلانور جاتا رہا اور جسا سنگہ کشادہ
سوارون کی بہت سی جمعیت لیکر ستلج کے پار سرسہ کیطرف بہاگ گیا اور اپنے دو بیٹے رئیس پٹیالہ امر سنگہ کے پاس مدد مانگنے کو بہیجے

جسا سنگہ ۱۷۸۲ء تک سرسہ کے ضلع مین رہا تمام ملک پر اپنے سوارون کے ساتہہ اوس نے تاخت کی اور دہلی کی دیوارون تک لوٹتا رہا ایک مرتبہ وہ دہلی کے شہر کے اندر چلا گیا اور مغلون کے محلہ مین سے چار توپین لے آیا نواب میرٹہہ نے اوس کو دس ہزار روپیہ سالانہ نذرانہ دینا اختیار کیا تا کہ اوسکا ضلع لوٹ سے بچا رہے ایک دن ایک برہمن نے اوسکے روبرو آکر فریاد کی کہ ناظم حصار نے میری دو بیٹیان زبردستی چہین لی ہین جسا سنگہ اپنی جمعیت کو جمع کر کے حصار پر چڑہ دوڑا اور اوس قصبہ کو لوٹا اور برہمن کی بیٹیان اوسکے باپ کو واپس دلا دین بعض اوقات اوسپر نہایت تنگ نوبت گذرتی تہے اور ایک روایت ہے جو ممکن ہے کہ سچ ہو کہ سرسہ مین اتفاقاً سردار کے ایک نوکر کے ہاتہہ سے ایک برتن ایک کوئین مین گر گیا ایک غوطہ خوار کوئین مین اوس برتن کے نکالنے کو اوتارا کوئین کے تہ مین اوسکو چار صندوق اشرفیون کے بہرے ہوئے ہاتہہ لگے جنکی قیمت پانچ لاکہہ روپیہ کی ہتی اس روپیہ کے ملنے سے جسا سنگہ کو یہہ استطاعت ہوئی کہ اپنی سپاہ کی تنخواہ اوس نے دیدی اور اور نئی سپاہ بہرتی کر لی +

۱۷۸۳ء مین سرسہ قحط کے سبب سے بہت تباہ ہو گیا اور سردار جسا سنگہ پنجاب کو واپس آیا لدہیانہ مین اوسکو سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ اور سنسار چند کانگڑہ والہ کے قاصد ملے جنہون نے یہہ پیغام دیا کہ اگر تم ہمارے ساتہہ شامل ہو کر جی سنگہ کہنہیہ سے لڑو گے تو ہم تمہارا ملک تمکو واپس دلا دینگی جسا سنگہ نے فوراً اس درخواست کو منظور کر لیا اور سب دوستون کی فوج ملکر بٹالہ کی طرف چڑہ دوڑے گوربخش سنگہ جی سنگہ کا بیٹا اونکے مقابلہ پر ۸۰۰۰ آدمی کی جمعیت سے آیا مگر اوسنے شکست کہائی اور قتل ہوا اور سردار کہنہ نے ناچار ہو کر ملک رامگڈہیہ اوسکے پرانے مالک کو دیدیا اور قلعہ کانگڑہ جو اوسکے قبضہ مین چار سال تک رہا تہا سنسار چند کو مجبور ہو کر دیدیا مگر جسا سنگہ کے نصیب مین آرام نہ تہا اور کئی سال تک وہ کہنہ کی مثل کے ساتہہ جہگڑون مین ہمیشہ رہا کبہی ہارتا تہا کبہی جیتتا تہا +

۱۷۹۶ء مین جسا سنگہ کے آخری اور نہایت سخت جنگ سنگہون کے ساتہہ ہوئے اوس زمانہ مین مائی سدا کور گوربخش سنگہ کی بیوہ اوس مثل کی رئیسہ تہی اور اوس نے اپنی کل جمعیت اور اپنی داماد خوردسال رنجیت سنگہ کی جمعیت لیکر جسا سنگہ کو میانی کے قلعہ مین جو متصل بیاس ہوشیارپور کے ضلع مین تہا گہیر لیا جسا سنگہ کچہہ عرصہ تک لڑتا رہا مگر اوسکے پاس سامان رسد وغیرہ بہت کم رہ گیا اور اوس نے ایک قاصد صاحب سنگہ بیدی کے پاس امرتسر مین بہیجا اس

غرض سے کہ وہ غنیم سے شفاعت کرے جسوقت رام گڈہیہ سردار کا قاصد پوہنچا اوسوقت رنجیت سنگہ کیطرف سے جودہ سنگہ وزیرآباد یہ اور دل سنگہ گل بیدی کے پاس موجود تہے اور صاحب سنگہ نے اونکی معرفت سداکور اور رنجیت سنگہ کو پیغام بہیجا کہ محاصرہ اٹھالو مگر سداکور کو اپنے شوہر کے قتل کا بدلہ لینے کے بغیر ہٹنا منظور نہ تہا اور اوسکا دشمن اب اوسکے ہاتہہ مین تہا پس اوس نے بیدی کے حکم کا کچھ لحاظ نہ کیا جسا سنگہ نے پہر ایک قاصد بہیجا اور بیدی نے کہا کہ اگر وہ میرا کہنا نہیں مانتے تو خدا خود تمہاری مدد کریگا قاصد سیانی کو واپس گیا اور اوسی شب دریای بیاس چڑہ آیا اور سکہون کا لشکر بہت سا معہ آدمیون اور گہوڑون اور اونٹون کے بہا لیگیا سداکور اور رنجیت سنگہ مشکل سے بچکر گوجرانوالہ کو چلے گئے +

جسا سنگہ ۱۸۰۳ء مین مرا اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا جودہ سنگہ جانشین ہوا تہا سردار کچھ لیاقت نہ رکہتا تہا دیوان سنگہ نے اور اوسکے عموزاد بہائی نے بہت سا اوسکا ملک دبا لیا آخرکار رنجیت سنگہ کو علاقہ رامگڈہیہ کو دبا لینے کی حرص ہوی اور اونہون نے یہہ فریب کیا کہ جودہ سنگہ کی طرف نہائت محبت ظاہر کرنی شروع کی اونہون نے ایک عہدنامہ مشعر دوستی دوام باہم اپنے اور خاندان رامگڈہیہ کے تحریر کرایا اور دربار صاحب مقدس واقع امرتسر مین گرنتہہ کے سامنے اوس عہدنامہ پر اپنی نشان نہ در ناخواندہ وضع پر زعفرانی پنجہ چہاپ دیا جودہ سنگہ کو اوربہی اچہی طرح فریب دینے کے غرض سے رنجیت سنگہ قلعہ رامگڈہیہ کو تنہا پہر کر دیکہا اور حکم دیا کہ نیا قلعہ گوبندگڈہ اوسی وضع پر تیار کیا جاوے رنجیت سنگہ کو قسمون کے گو کیسی ہی عظیم ہون چندان پروا نہ تہی مگر جودہ سنگہ اوسکا ہولیا تہا اور رنجیت سنگہ کا ایسا مطیع پیرو رہا کہ اوسکے علاقہ کو اپنی ملک مین شامل کر لینے کے واسطے رنجیت سنگہ کو کوئی حیلہ ہاتہہ نہ آیا جو آخر مہم کامیاب قطب الدین خان پر قصور مین ہوئی تہی جودہ سنگہ مع اپنی کل فوج کے اوس مہم مین رنجیت سنگہ کے ساتہہ گیا تہا +

جب ۱۸۱۵ء مین جودہ سنگہ مرا تو اوسکے پس ماندگان مین آپس مین نزاع برپا ہوا دیوان سنگہ اور ویر سنگہ اور جودہ سنگہ کی بیوہ علیحدہ علیحدہ ملک کی دعویدار ہوئی مہاراجہ نے یہہ خبر سنکر تینون رشتہ دارون ویر سنگہ اور مہتاب سنگہ اور دیوان سنگہ کو طلب کیا اور وعدہ کیا کہ ہم منصفی سے اس فساد کو طی کر دینگے جب وہ پہونچے تو

مہاراجہ اونسے مہربانی سے پیش آئے مگر تہوڑی دیر کے بعد جس ڈیرہ مین یہہ سردار رہتے تھی وہان سی مہاراجہ علیحدہ ہوگئے فورًا خیمہ کے گرد مہاراجہ کے فوج اگر جمع ہوگئے اور تینون رامگڈہیون کو مہاراجہ نے قید کرلیا بعد اوسکے مہاراجہ رنجیت سنگہ امرتسر کی طرف گئی اور سخت جنگ کے بعد اونہون نے قلعہ رامگڈہ پر تصرف کرلیا وہان سے شمال کیطرف کوچ کرکے مہاراجہ نے کل علاقہ وسیع رامگڈہیون کا دبا لیا اور تہوڑے عرصہ مین اونکی سب قلعون پر تصرف کرلیا جنکے تعداد سو سے زیادہ تھی اور اس طرح زعفرانی عہد منسوخ ہوگیا ویرسنگہ اور مہتاب سنگہ بعد ازان تہوڑے عرصہ کے بعد قید کئے گئے اور سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ کے تحت حکم مامور ہوئے اور سردار لہنا سنگہ اٹاریوالہ کی سفارش سے ۲۵ ہزار روپیہ کی جاگیر اس خاندان کو عنایت ہوئے دیوان سنگہ کچہہ عرصہ تک اپنا حصہ پانچہزار روپیہ کا دہرم کوٹ مین لینے سے انکار کرتا رہا اور قید مین رہا مگر آخر کار اوسنے منظور کرلینی کا بہانہ کیا مگر قید سے مخلصی پاکر وہ پٹیالہ کو بہاگ گیا جہان اوسکی اول اول خاطر اچھی ہوئی مگر ایک سال کے بعد وہ ناچار ہوکر وہان سے چلا گیا اور کچہہ عرصہ تک جابجا پہرتا رہا آخر کار اوسنے مہاراجہ کی اطاعت کرلینی انسب سمجہے اور لاہور مین واپس آکر سات سو آدمیون کا افسر مقرر ہوا اور جو مہم کشمیر کے واسطے تیار ہوتے تھے اوس مین شامل ہوا اوس زمانہ کے بعد اوسکا حال کچہہ بہت معلوم نہین ہوتا سوائی اسکے کہ وہ بارہ مولہ مین جو سرینگر کے راہ پر ایک پہاڑی مقام سخت ہے ۱۸۳۴ء مین جب تک وہ مرا مامور رہا ویرسنگہ چہہ برس پہلے ۱۸۲۸ء مین مرچکا تہا اوسکے مرنے کے بعد دو ثلث منجملہ اوسکے جاگیر کے ضبط کی گئی +

سردار منگل سنگہ اگرچہ چہوٹی شاخ کی اولاد مین فی زمانہ نا رئیس خاندان ہے کم عمری مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کا حضوری ملازم رہا اور مہاراجہ نے اوسکو دہرم کوٹ کالووالہ سرہ اور کُنڈیلہ مین نو ہزار روپیہ کے جاگیر بخشی جس مین سے ۳۶۰۰ روپیہ کی جاگیر اوسکی ذات کیلئے تھی اور پانچہزار چارسو کی نوکری کے عوض مین اپنے باپ کے مرنے کے بعد سردار منگل سنگہ پشاور کو چارسو پیادہ اور ایکسو دس سوارون گروہ سابق رامگڈہیہ کا افسر مامور ہوکر بہیجا گیا تہا وہان اوسنے سردار تیج سنگہ اور ہری سنگہ نلوہ کے تحت مین اچھی خدمت کی اور ۱۸۳۷ء مین مشہور جنگ جمرود مین جہان دلاور ہری سنگہ مارا گیا لڑا ۱۸۳۹ء مین منگل سنگہ پشاور سی واپس بلایا گیا

اور ستلج اور بیاس کے بیچ مین جو پہاڑی علاقہ ہے وہان بھیجا گیا تھا وہان وہ سردار لہنا سنگھ مجیٹھیہ کے زیر حکم رہا اور جب تک وہ سردار پشاور مین رہا پہاڑی قلعون پر مامور رہا اور ۱۸۴۸ء کی سرکشی کے فرو کرنے مین بہت چُستی سی اوس نے خدمت کی +

مہاراجہ شیر سنگھ کے عہد سلطنت مین سردار منگل سنگھ اکثر سکیت منڈی اور کلو مین ماتحت سردار لہنا سنگھ کے مامور رہا اور ستلج کی لڑائی کے اختتام تک یعنی ۱۸۴۶ء تک وہان رہا رئیسان راجپوت معہ راجہ بلبیر سین منڈیوالہ کی جو انکا افسر تھا سرکار انگریزی کی ساتھ سرکار سکھان کا فساد دیکھکر خاموش نہ رہنیوالے تھے اور سردار منگل سنگھ کو بہت کچھ کام کرنا پڑا مگر اوسنی اوس علاقہ پر اپنا تصرف رکھا تا وقتیکہ عہدنامہ نہم مارچ ۱۸۴۶ء کی سبب سی اوسکو اپنی خدمت کو عزت سی چھوڑ دینی کا موقع ملا +

دوسرے جنگ سکھان مین سردار منگل سنگھ خیرخواہ سرکار رہا اور اضلاع امرتسر اور گورداسپور مین راستون کی حفاظت اور قیام امن مین بہت اچھی خدمت کی مگر اس زمانہ مین اُسکا کارنمایان یہہ ہوا کہ مشہور ڈاکو اور مفسد ہر سنگھ کو جس نے کچھ عرصہ سی امرتسر کی نواح مین ہلچل ڈال رکھا تھا گرفتار کیا اس مفسد کو اوسنی شکرپورہ مین متصل رنگڈہ منگل گرفتار کیا اور دربار سے وہ علاقہ اوسکو جمعی ۳۶۰۰ روپیہ کا جاگیر مین ملا اور بعد ضبطی ملک پنجاب اوسکے نام یہہ جاگیر واگذار کی گئی +

۱۸۶۲ء مین سردار جودہ سنگھ کے مستعفی ہونے کے بعد سردار منگل سنگھ کو معاملات دربار صاحب امرتسر کا اہتمام سپرد کیا گیا اس خدمت کو جو ذرا مشکل ہے سردار موصوف بہت دانشمندی اور قابلیت سی انجام دیتا ہے اوسی سال سردار مسطور آنریری مجسٹریٹ شہر امرتسر مین مقرر کیا گیا +

سردار منگل سنگھ مستعد اور فراخ خیال آدمی ہی یہہ بات بہت کچھ اوسکے رسوخ اور طریق کے سبب سے ہوئی ہے کہ شہر امرتسر مین عورتون کی تعلیم کا سلسلہ باقاعدہ اور وسعت سی شایع ہوا ہے +

۱۸۵۸ء مین سردار منگل سنگھ کا سب سے بڑا بیٹا گوردت سنگھ کرنیل ایبٹ صاحب کے پاس ہوشیارپور مین جہان وہ ملک اودہ مین خدمت کیواسطے سوار بھرتی کر رہے تھے حاضر ہوا گوردت سنگھ کو عہدہ رسالداری دیا گیا اور اکتوبر ۱۸۵۹ء تک

پولس کے رسالہ اودہ مین خدمت دیتا رہا اور اپنی افسرون کو کمال خوش رکھا مگر جب وہ پولس تخفیف مین آیا تو وہ امرتسر کو واپس آیا اور وہان انسپکٹر پولس درجہ اول کا مقرر ہوا *

چیت سنگہ سردار منگل سنگہ کا پسر دوم امرتسر مین سول خدمت مین نوکر ہوئے *

سردار سردول سنگہ مان
متوطن مانانوالہ

تارا سنگہ

سردار کرم سنگہ

سردار رام سنگہ
بی بی سندا کور
سردار سوبہا سنگہ
ہلو والیہ سے شادی ہوئی

سردار شام سنگہ

سردار فتح سنگہ
سردار نار سنگہ آہیروالہ کے ہمشیرہ سے
شادی ہوئی ۱۸۴۵ء
مین مر گیا-

ایک دختر
سردار لکہا سنگہ اوان
سے شادی ہوئے-

بی بی کاکو
سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ
سے شادی ہوئی ۱۸۴۳ء مری

سردار سردول سنگہ
۱۸۱۱ء مین پیدا ہوا-

سردار جوالا سنگہ
۱۸۶۰ء مین مر گیا-

راجا سنگہ
۱۸۳۶ء مین پیدا
ہوا-

ہیرا سنگہ
۱۸۳۸ء مین
پیدا ہوا-

بے بے پرتاب کور
سردار ایسر سنگہ نکئی
سے شادی ہوئی-

بے بے نہال کور
سردار کشن سنگہ چیبہ
سے شادی ہوئے

پرتاب سنگہ
۱۸۴۳ء مین
پیدا ہوا-

بے بے گلاب کور
پسر سردار کہڑک سنگہ
جالندہروالے سے
شادی ہوئے-

جیون سنگہ
۱۸۵۲ء مین
پیدا ہوا-

حال خاندان

سردار سردول سنگہ مان اوسی خاندان کا ہے جسکے سرداران مان مغل چک ضلع گوجرانوالہ کے ہین قوم جاٹ مان کا کچھہ حال خاندان مغل چک کے ذکر مین درج ہے (دیکھو سردار فتح سنگہ مان) یہہ شاخ قوم کے جس مین سردول سنگہ ہی کئی نسل سے مانانوالہ ضلع امرتسر مین رہتے تہے ۱۸۰۲ء مین جب یہہ گانو لوٹا گیا اور مسمار کیا گیا تو تارا سنگہ اپنے سب گہر کو لیکر اپنے رشتہ دارون کے پاس باری مین جا بسا اُس زمانہ مین سکہون کو زور حاصل ہوتا جاتا تہا اور تارا سنگہ نی ایک جمعیت سرداروں کی لیکہ جس مین بہت آدمی اوسکی اپنے قوم کے تہے ضلع امرتسر مین کئی گانو دبا لئے اور مرتے دم تک اُنپر تصرف کہا کرم سنگہ اُسکا بیٹا صاحب علم آدمی تہا اور لوٹنے اور ملک دبا لینے کی فن مین اپنے باپ سے زیادہ کامیاب ہا یہہ شخص

بہنگیون کی مثل سے جا ملا اور اضلاع لاہور سیالکوٹ اور امرتسر مین جاگیرین حاصل کین اوس نے مانا نوالہ کو پہر آباد کیا اور وہان رہنا اختیار کیا +

کرم سنگہ کے بعد اوسکے دو بیٹے رام سنگہ اور شام سنگہ اوسکے وارث ہوئے ان جوان آدمیون نے ۱۸۰۸ء کے قریب بہنگی مثل چہوڑ کر سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ کے ساتہہ جا کر اتفاق کیا سردار موصوف اونکے ساتہ بڑی مہربانی سے پیش آتا رہا اور اوسکے ساتہ شامل ہوکر لڑتے بہے رہے اور لوٹ مین بہی شریک ہوتے رہے معلوم ہوتا ہے کہ رام سنگہ کو اپنی قدیم رفیقون کے ساتہ کچھ عداوت نہ تھی کیونکہ اوس نے اپنے اکلوتے بیٹے بی بی سدا کور کے ایک بہنگی سردار کے ساتہ شادی کردی تھی اس سردار کا نام سردار سوبہا سنگہ بلو والیہ تہا جسنے قلعہ سوبہا سنگہ ضلع سیالکوٹ مین تعمیر کیا اور سردار بہاگ سنگہ بلو والیہ کا بیٹا تہا ۱۸۰۵ء مین رام سنگہ مرگیا اور اوسکے چہوٹی بہائی شام سنگہ کو کل پرگنہ پر تصرف کر لینے کی اجازت ہوئی مگر ۱۸۰۹ء مین سردار مہان سنگہ نی سوائے مانا نوالہ اور رلیا بدہو جمعی بتیس ہزار روپیہ کے کل علاقہ ضبط کر لیا یہہ جاگیر شام سنگہ مرتے دم تک کہاتا رہا مہان سنگہ کے حیات مین شام سنگہ کچھ نوکری نہین دیتا تہا مگر رنجیت سنگہ کی عہد مین چار سوار کی نوکری دیتا رہا +

شام سنگہ نے اپنی بیٹی فتح سنگہ کو تہوڑی عمر مین سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی حضور مین حاضر کر دیا تہا اور جب شہزادہ کہڑک سنگہ چند سال کی عمر کا ہوا تو فتح سنگہ خاص اونکی خدمت کی واسطی مامور ہوا اس سردار نے یہہ یہہ خدمتین کین تہین اوّل کانگڑہ مین ۱۸۰۹ء مین +

پہر ڈسکہ مین جہان اوسکو شانہ مین زخم پہونچا تہا شہر چونیان مین جہان پہر اوسکے ہاتہ مین زخم لگا تھا اور ساہیوال مین جہان فتح خان سے وہ قصبہ لے لینی کے بعد سردار فتح سنگہ کمیدان مقرر ہوا اور ایک سال تک وہان رہا ۱۸۱۱ء مین کہڑک سنگہ نے اوسکو اپنی خاص علاقہ مین سے ایک لاکہہ روپیہ کی جاگیر بعوض ادائی خدمت تین سو سوارون کی عنایت کی سرداران دیگر جنکے تعداد مع اونکے سوارون کے سات سو تھی اوسکے ماتحت مامور ہوئی اور کچھ مفسدون کی سرزنش کے واسطی وہ جمون کو بہیجا گیا بعد ازان اور سردارون کی ساتہ وہ کلو اور کانگڑہ کو بہیجا گیا وہ جنگ اٹک مین لڑا تہا اور ۱۸۱۴ء کی آفت ناک مہم مین جو کشمیر پر ہوئی تہی شامل تہا

دیوان جیون مل کے ساتھہ رامدیال کے فوج کے ساتھہ شہزادہ کہڑک سنگہ کی طرف سے گیا تہا ✤

تہوڑے عرصہ کے بعد سردار فتح سنگہ پہر جمون کو ایک سرکشی کے فرو کرنے کے واسطے بہیجا گیا تھا اِس کام مین وہ کامیاب ہوا اور سب سرغنون کو لاہور مین لے آیا بہیارام سنگہ مختار شہزادہ کہڑک سنگہ نے جو فتح سنگہ بسبب اوسکے اختیار اور رسوخ کے نفرت کرتا تھا ایک تدبیر اوسکے بدنام کرنے کی بنائی ✤

اوس نے گلاب سنگہ اور دہیان سنگہ کو جو پیچہے راجہ ہوئے ترغیب دیکر دو سرغنون تریدہو اور ستمر امے کو جو اونکے چچا میان موتا کے قتل مین شریک تہے مروا ڈالا اور باقی سرکشون کو چہوڑوا دیا جو اپنے پہاڑون کو چلے گئے اور وہان بہی فساد کیا چنانچہ جیسے بہیارام سنگہ کو توقع تھی شہزادہ اس سبب سے بہت خفا ہوا اور جو جاگیر اوس نے فتح سنگہ کو دی تہی ضبط کر لے مگر مہاراجہ نے اس معزز سردار کی اس بیحرمتی ہونے پر رحم کیا اور اوسکو [illegible] ہزار روپیہ کی جاگیر اور [illegible] ہزار روپیہ نقد بشرط خدمت ۱۲۵ سوارون کی عطا کی ✤

ملتان مین ۱۸۱۸ء مین قلعہ کوٹ پہامی خان کا سر کرنا اس سردار کو سپرد ہوا اور اِس خدمت مین کامیاب ہوا ۱۸۱۹ء مین وہ مہم کشمیر مین شامل رہا اور سال آیندہ اپنی جایداد کے ملاحظہ کے واسطے ستلج کے پار گیا مہاراجہ نے جو راولپنڈی کی طرف کوچ کر رہے تہے اوسکو طلب کیا مگر اوس نے فقط اپنے پسر سردول سنگہ کو معہ اپنی سپاہ کے بہیجدیا اس طریق سے مہاراجہ کو غصہ ہوا اونہون نے اِس شبہہ سے کہ سردار مسطور انگریزون سے کچھہ ساز کرنے مین مصروف ہے اوسکے کل جاگیر سوائے مانانوالہ کے ضبط کر لی ✤

۱۸۲۱ء مین دسمبر مین جب قلعہ منگیرہ فتح ہوا اور جہان فتح سنگہ نے بہت بہادری کی اوسپر پہر عنایت ہوئی نئی جاگیرین اوسکو ملین اور قلعہ مفتوح کا کمیدان مامور ہوا ۱۸۲۲ء مین وہ مہاراجہ کے ہمراہ پشاور کو گیا اور بعد ازان شاہزادہ شیر سنگہ اور کہڑک سنگہ کی دو مہمون مین جو بنون پر ہوئی تہین شامل رہا اور اس عرصہ مین اوسکا بیٹا اوسکے زیر حکم منگیرہ مین کام دیتا رہا ✤

۱۸۲۹ء مین سردار فتحسنگہ شہزادہ کہڑک سنگہ کی خدمت مین مامور ہوا اور دو سال کے بعد اوسکا بیٹا منگیرہ سے طلب کیا گیا اور ایک ترپ سوارون کا افسر مامور ہوا ۱۸۳۱ء مین وہ شاہزادہ شیر سنگہ اور جنرل ونتورا کے ہمراہ مشہور

سید احمد کے خلاف بہیجا گیا اس سید کو افغانان آزودئی سندہ پر زور حاصل نہ رہا تہا اور وہ بالاکوٹ واقع ہزارہ مین آپڑا تہا اور وہان اوسکو اقوام دہمتور اور کہیلے اور اپنے ہندوستانی ہمراہیون سے مدد ملنی کا بہروسا تہا یہان سید پر سکہون نے حملہ کیا قلعہ بالاکوٹ فتح کیا گیا اور سید خود معہ اکثر ہمراہیون کے قتل ہوا اگرچہ جو لوگ اوسکے پیرو اور معتقد تہے اونہون نے بعد ازان یہہ مشہور کیا کہ وہ بچکر نکل گیا اور دریا نے سمٹ کر اوسکے نکل جانیکے واسطے جگہہ دیدی ۱۸۳۸ء مین یہہ سردار شاہزادہ نونہال سنگہ کے ساتہہ پشاور کو گیا اور بعد ازان ہنوّن ٹانک اور پشاور مین تا وفات مہاراجہ رنجیت سنگہ نوکری دیتا رہا جب یہہ واقع ہوا فتح سنگہ نونہال سنگہ کے ساتہہ پشاور مین تہا اور سردول سنگہ ٹانک مین تہلئے مہاراجہ نے سردار کو نئی جاگیر کوٹ باریخان گوجرانوالہ مین جمعی تینتیس ہزار روپیہ کی عطا کی یہہ رقم ملا کر اوسکے پاس ۴۰ ہزار روپیہ کی جاگیر ہوگئی اور سو سوارون کی نوکری اوسکے ذمہ ہوئی ؛

سردول سنگہ جنرل ونتورا کے ماتحت مہم منڈی مین ۱۸۴۱ء مین خدمت کرتا رہا اور اور محاصرہ اور تصرف قلعہ کملاگڈہ مین شامل رہا اپریل ۱۸۴۲ء مین فتح سنگہ سات سوارون کے ساتھہ دس لاکہہ روپیہ خزانہ کے پہونچانے کو جو کابل کو جاتا تہا فیروزپور سے پشاور تک گیا ؛

فروری ۱۸۴۵ء مین جب راجہ لعل سنگہ اپنی رقیب سردار جواہر سنگہ کے بہت سی تکرار کی بعد جسکو وہ لاہور مین پیچہے چہوڑ جانے سے ڈرتا تہا فوج لیکر جمون کو راجہ گلاب سنگہ کے خلاف جانیکو راضی ہوا فتح سنگہ ایک اون سردارون مین سے تہا جسکے اپنے ساتہہ لیجانی پر اوسنے اصرار کیا تہا فوج کے ساتھہ شامل ہونیکے بعد لعل سنگہ نے فتح سنگہ کو معہ چند اور شخصون کے معاملہ کرنیکے واسطی بہیجا گلاب سنگہ سفیرون سے باعزاز تمام پیش آیا اور چند روز تک راجہ اونکو اسطرح دم دیتا رہا کہ نوبت بنوبت کبہی اطاعت کا اقرار کرتا تہا اور کبہی لڑنیکا تہیہ بناتا تہا ایسی دمبازیان ایسے موقعون کے واسطی راجہ گلاب سنگہ کے پاس جمع رہتے تہین آخر کار سفیر گلاب سنگہ سے یہہ قول سنکر کہ جو عہدنامہ میری کارندون نے لاہور مین کیا تہا اوسکے اوپر مین قایم رہونگا واپس آئے لاہور سے جتنی روپیہ کا دعوی ہوا تہا اوس سے اوس نے انکار کیا مگر یہہ بات کہی کہ اگر وہ رقمین ثابت ہوجاوینگی

تو مین دونگا اور اس غرض سے یہہ درخواست کی کہ وزیر بچنا* ہیرا نند اور گنپت رام معتبران ہیرا سنگہ برادرزادہ راجہ گلاب سنگہ کے جنکے اعتبار پر دعوی کیا گیا تہا میرے پاس بہیجدئے جاوین چنانچہ سفیران تین آدمیون کو لیکر پہر جمون کو گئے ❊

فتح سنگہ مان کے علاوہ با بامیان سنگہ ایک اچہا بزرگ آدمی اور رتن چند دوگل جو منشیون مین بہت معزز تہا اور سردار شیر سنگہ اٹاریوالہ اس سفارت مین شامل ہوکر جمون کو گئے تہے چندروز تک یہہ سب آدمی جمون مین رہے مگر کوئی معاملہ قرار نہ پایا اسواسطی کہ راجہ گلاب سنگہ سکہون کے فوج کے ساتہہ جنکی پنچایتین علیحدہ جمون مین تہین علیحدہ معاملہ کرتا رہا ❊

آخرکار ۲۸- فروری کو وزیر بچنا اور راجہ مین سخت تکرار ہوکر راجہ نے چار لاکہہ روپیہ بطور وعدہ واجبی دعوے کے پورا روپیہ ادا کر دینے کے دیا اور سفیر مرخص ہوئے ایک کانٹون کے باڑ کے پاس سے گذرتے ہوئے جو شہر جمون کے گرد لگا دی گئی تھی راجہ کی فوج نے سفیرون پر گولیان چلائین سردار فتح سنگہ اور وزیر بچنا یہان مارے گئے اور دیوان گنپت رائی جو اونکے ساتہہ ایک ہاتہی پر سوار تہا شدید زخمی ہوا اور دوسرے روز مرگیا راجہ گلاب سنگہ نے اپنے بیگناہ ہونے اور افسوس اور غم ظاہر کئے اور کہا کہ یہہ معاملہ بلا میری خواہش اور حکم کے واقع ہوا ہے با بامیان سنگہ اور شیر سنگہ اور رتن چند کو اوس نے معاملہ کے واسطی اور بطور یرغمال جمون مین رکہہ چہوڑا ❊

اِس امر مین کہ راجہ گلاب سنگہ نے اِن سفیرون کے قتل کا منصوبہ کیا تہا کچہہ بہی شک نہین ہے یہہ تو سچ ہے کہ اوس کو سردار فتح سنگہ سے کچہہ عداوت نہ تھی مگر سردار اوسی ہاتہی پر تہا جس پر وہ شخص تہا جسکے قتل کرنیکا اوسنے پختہ ارادہ کر لیا تہا اور جیسا میان اودہم سنگہ نونہال سنگہ کے ساتہہ مرا تہا اسیطرح سے فتحسنگہ وزیر بچنا کے ساتہہ مارا گیا

* مہاراجہ شیر سنگہ کی وفات تک بچنا جو چنڈیالہ پرگنہ شیخوپورہ کا ایک جٹ تہا راجہ ہیرا سنگہ کے پہاڑی علاقہ کا زیر حکم پنڈت جلا ناظم تہا جب ہیرا سنگہ کے وزارت پر مامور ہونے پر پنڈت جلا لاہور کو گیا پہاڑ کے علاقہ مین بچنا اوسکے جگہہ بمنصب وزیر مامور ہوا جب راجہ گلاب سنگہ نے ۱۸۴۵ء مین دربار کو علاقہ جسروٹہ دیدیا بچنا خزانہ دینے کو وہان رہا اور بعد اوسکے لاہور کو بلایا گیا وہان جو اوس نے دیکہا کہ سکہون کی زیادتیون کے سبب سے پہاڑ کے علاقہ مین لوگ نہایت ناراض ہین تو اوسنے اپنے واسطے منصب نظامت جسروٹہ ماتحت دربار حاصل کیا اور اپنی منصب کا کام لینی کو جاتا تہا کہ راہ مین سے جمون بلایا گیا یہہ شخص لایق تہا اور پہاڑ کے لوگ اوسکو بہت عزیز سمجہتے تہے اسواسطی کہ وہ آدمی ایماندار تہا اور نرم حکومت کرتا تہا-

جب بجنا جسٹروٹہ کا ناظم مقرر ہوا گلاب سنگہ نے سمجہا تہا کہ یہہ تقرر ایسا ہے تہا کہ گو یا وہ علاقہ پہر میرے قبضہ مین آگیا مگر یہہ امید اونکے جہوٹے ہوئے پنڈت جلانے بجنا کو یہہ سکہا یا تہا کہ گلاب سنگہ سی نفرت کرتا ہے اور اوسپر اعتبار نکرے اور جب وہ سفیرون کے ساتہہ شامل ہوکر گیا تو راجہ گلاب سنگہ نے دیکہا کہ جسکو مین اپنا دوست سمجہتا تہا حقیقت مین بالکل دربار کا خیرخواہ ہے وہ جانتا تہا کہ بجنا کی دشمنی سے مجہے نہایت نقصان پہونچ سکتا ہے کیونکہ بجنا کو پہاڑی ایسا عزیز سمجہتے تہے کہ اوسکو یہہ قدرت تہی کہ گلاب سنگہ کے راجپوت سپاہ کو بالکل سکہون کی طرف پہیر لیتا اور اس سبب سے راجہ گلاب سنگہ نے اوسکی قتل کرڈالنے کا ارادہ کیا +

سردار فتح سنگہ کی موت کا سردارون کو بہت غم ہوا مگر ہرچند اس سردار کی موت کو گلاب سنگہ کی برخلاف بہانہ جنگ کا بنا لینا سودمند تہا فوج اس زمانہ مین سردارونکے کچہہ پروانہ کرتے تہے حقیقت مین فوج ایسی پرانے سردارون کے جیسا فتحسنگہ کے کچہہ پروانہ کرتے تہے کہ سردار موصوف فوج آئین کو نہایت خوف کی ایجاد سمجہتا تہا اور اوسکے خیالات اور سب باتین بڑے مہاراجہ کے زمانہ کی تہین +

دو تین مہینے کے بعد جب راجہ گلاب سنگہ لاہور کو لایا گیا تہا منجملہ ۶۸ لاکہہ روپیہ کے جو اوس سے بجبر لیا گیا ۱۱ لاکہہ روپیہ سردار فتح سنگہ کا خون بہا قرار پایا +

مئی ۱۸۴۵ع مین سردار جواہر سنگہ نی تیئس ۲۳ ہزار روپیہ کی جاگیر جو مہاراجہ کہڑک سنگہ نی سردار فتح سنگہ کو دے تہی ضبط کرلی اوس وقت سردار سردول سنگہ حسن ابدال مین تہا اور اوسی سال اگست مین سردار مسطور نے معہ سرداران اٹاریوالہ اور دیگر سرداران کے شہزادہ پشورا سنگہ سی قلعہ اٹک چہینا +

یہہ سردار ستلج کی لڑائی مین لڑا تہا اور اگست ۱۸۴۶ع مین راجہ لعل سنگہ وزیر نے بغیر کسی ظاہری وجہ کی اوسکی کل باقی جاگیر سوائی مانا نوالہ جسکی تین ہزار روپیہ کے ضبط کرلی سردول سنگہ شملہ کو میجر ہنری لارنس صاحب کی خدمت مین اپیل کرنے کو گیا اور وہان سے صاحب موصوف کے ہمراہ لاہور کو واپس آیا لعل سنگہ کی معزولی اور جلاوطن کے بعد سردار فتح سنگہ کے قرضخواہون نے سردار سردول سنگہ پر اوسکے باپ کے قرضہ

تعدادی سوا لاکہہ روپیہ کے ادا کرنیکا تقاضا کیا اور میجر لارنس صاحب نے دربار کو فہمایش کرکے ۱۲ ہزار روپیہ کی جاگیر
بشرط خدمت تینتیس ۳۳ سوارون کی دلوائی مگر ان مین سی ۲۵ سوارون کی نوکری پانچ برس تک معاف ہونے کی شرط
کی گئی تاکہ روپیہ اس نوکری کے عوض کا یعنے چہہ ہزار روپیہ قرض کے ادا کرنے مین صرف کیا جاوے +

ضبطی ملک پنجاب پر ذاتی جاگیر اس خاندان کی بتعداد دس ہزار پانسو روپیہ کی حین حیات واگذار رہوئی منجملہ
اسکے تین ہزار روپیہ کی نسبت علی الدوام واگذار رہنی کا اسطرح حکم ہوا کہ ۲۱۴۷ روپیہ سردول سنگہ کی اولاد نرینہ کے نام رہی
اور ۸۵۳ روپیہ کی جاگیر جوالا سنگہ کی اولاد نرینہ کے نام رہی +

سردار جوالا سنگہ جو سردول سنگہ کی ساتھہ ربط نہ رکھتا تہا ۱۸۶۰ء مین مرا بی بی کا کو اوسکی ہمشیر جسکی شادی سردار
اجیت سنگہ سندہانوالیہ کے ساتھہ ہوئی تھی اپنے شوہر کی موت سے قلعہ لاہور مین ستمبر ۱۸۴۳ء مین خبر سنکر اوسکی کپڑے
لیکر نونگ آباد مین ستی ہوگئی ۱۸۴۸ء کی مفسدہ مین سردار سردول سنگہ خیر خواہ سرکار رہا اور ۱۸۵۷ء مین حسب
حیثیت اپنی کہ وہ بہت تنگ تہا اوسنی حتی المقدور ہندوستان مین خدمت کی واسطی سوار بہرتی کئے +

سردار سردول سنگہ مانانوالہ مین جو شہر امرتسر سی چہہ میل کے فاصلہ پر ہے رہتا ہی +

سردار جواہر سنگہ نلوہ

ہرداس سنگہ
سنہ ۱۷۶۲ع مین مرگیا۔

گوردیال سنگہ سنہ ۱۷۹۵ع مین مرگیا

سردار ہری سنگہ
سنہ ۱۸۳۷ع مین مرا

سردار گوردت سنگہ سنہ ۱۸۱۵ع مین پیدا ہوا
سردار جواہر سنگہ سنہ ۱۸۱۶ع مین پیدا ہوا
سردار پنجاب سنگہ سنہ ۱۸۵۶ع مین مرا
دختر گنڈا سنگہ فقیر چند کوٹلی والہ سے شادی ہوے
دختر سردار کنہیا سنگہ کہرجا کہیہ سے شادی ہوئی
سردار ارجن سنگہ سنہ ۱۸۴۸ع مین مرا

اچہر سنگہ
ایک دختر

سمپورن سنگہ

حال خاندان

ہرداس سنگہ اور اوسکا بیٹا گوردیال سنگہ سرداران سوکرچکیہ کے ملازم تہے ہرداس سنگہ سنہ ۱۷۶۲ع مین ایک جنگ مین مارا گیا تہا اور گوردیال سنگہ سردار چڑت سنگہ اور مہان سنگہ کے ہمراہ اونکی سب مہمون مین شامل رہا اور اوسکو شاہدرہ کے متصل موضع بلوکے جاگیر مین ملا تہا +

ہری سنگہ مثل خود رنجیت سنگہ کے قصبہ گوجرانوالہ مین پیدا ہوا تہا اور جب اوسکا باپ مرا تو فقط سات برس کا تہا مگر اوس نے تہوڑی عمر مین ہی نام پیدا کیا اور محاصرہ قصور مین سنہ ۱۸۰۷ع مین ایسی جوانمردی کی کہ رنجیت سنگہ نے اوسکو سردار بنایا اور جاگیر عطا فرمائی مارچ سنہ ۱۸۱۸ع مین محاصرہ ملتان مین ایک اگ کے برتن سے جو قلعہ کے دیوار پر سے محصورین نے پہینکا تہا ہری سنگہ بہت جل گیا تہا اور کئی مہینے تک نوکری کے قابل نہین رہا بعد اوسکے اوس نے علاقہ مٹہہ ٹوانہ فتح کیا اور وہ علاقہ اوسکو بعوض نوکری جاگیر مین ملا سنہ ۱۸۱۹ع مین ہری سنگہ

شہزادہ کہڑک سنگہ کے ہمرکاب مہم اخیر ملتان مین جو فتح ہوئی تہی گیا تہا اور سال آئندہ مین جو فوج کشمیر کے اوپر بہیجی گئی تہی اوس مین ایک قسمت سپاہ کا افسر تہا ۱۸۲۰ء مین ہریسنگہ صوبہ مفتوحہ کا ناظم مقرر ہوا بجائی دیوان موتی رام کے جو غیر مہذب اور شوریدہ پشت رعیت کے واسطے بہت نرم حاکم سمجہا جاتا تہا ہری سنگہ نے نرمی کی خطا مین کی اوسنے زور آور حکومت کی اور کشمیری اوس سے ایسی نفرت کرتے تہی کہ مہاراجہ نے ۱۸۲۱ء مین ناچار ہو کر اوسکو بولالیا اور موتی رام کو پہر ناظم مقرر کیا ※

مہاراجہ کی فوج منگیرہ کی طرف کوچ کو آئے تہے ہری سنگہ کو حکم ہوا کہ فوج مذکور کے ساتہہ اگر شامل ہوا اور مصر دیوانچند نے جو سردار ہری سنگہ کے رقیبون مین تہا مہاراجہ کو یہہ سمجہانا شروع کیا کہ سردار مسطور اس حکم کی تعمیل نکریگا ہری سنگہ کو اس حکم کی تعمیل کرنی آسان نہ تہی کیونکہ کوہستانیان وحوش سیرت نے جو بیس ہزار شمار مین تہی اوسکا رستہ روک لیا اور پکہلے مین اوسکو معہ اپنی جمعیت تعدادی سات ہزار کے مجبور ہو ہرجانا پڑا پکہلی مدت سے ایک ایسی جگہہ تہی کہ سوداگر اوس جگہہ سے خوف کرتے تہے کیونکہ اوس مقام کے پہاڑی آدمی پشمینہ اور دیگر مال تجارت کشمیر پر محصول لیا کرتے تہے ہری سنگہ نے بہت تدبیر کی اور غنیم کو راستہ دیدینے کے واسطی سمجہایا لیکن جب غنیم نے نہ مانا تو اوسنے سخت حملہ کیا اور اونکے قلعون پر حملہ کرکے شکست عظیم دی کہ جسمین بہت سے آدمی غنیم کے مقتول ہوئے اسکے بعد ہری سنگہ نے ضلع مین ہر گہر سے ساڑہی پانچ روپیہ جرمانہ وصول کیا اور جنوب کی طرف مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہونیکو روانہ ہوا مہاراجہ سردار ہری سنگہ کی اس کارنمایان سے بہت محظوظ ہوئے اور کشمیر کی بابت جو روپیہ اوس سے واجب الوصول تہا وہ معاف فرمادیا ✦

اب ہری سنگہ کو نظامت ہزارہ ملی کہ اوس زمانہ مین یہہ صوبہ سلطنت سکہان مین نہایت پُر آشوب تہا ہری سنگہ ایسا آدمی نہ تہا جو اقوام ہزارہ کو موافق کرسکتا کیونکہ وہ جملہ مسلمانون سے سخت نفرت رکہتا تہا اور کبہی ایسا خوش نہ ہوتا تہا جیسا کہ تب جبکہ وہ مسلمانون سے لڑتا تہا مگر سردار مسطور نہایت شجاع تہا یہانتک کہ پس وپیش کچہہ نہ سوچتا تہا لڑائی مین چست تہا اور تجویزین کرنے مین بہت ماہر ۱۸۲۳ء مین ٹہیری مین یہہ سردار بافسری ایک جزو

※ حاشیہ ہری سنگہ ابتک کشمیر مین خوب مشہور ہے اور ایک سکہ جسکو ہری سنگیہ کہتی ہین جو اوسنے کشمیر مین جاری کیا تہا اب تک پنجاب کے سب اطراف مین چلتا ہے ✦

سپاہ سکہان کے محمد عظیم خان کی حرکات کا نگران تہا درحالیکہ مہاراجہ خود پٹہانان یوسف زئی سے آنروئی دریائے کابل لڑ رہے تہے ۱۸۲۴ء مین اوسکی سختی کے سبب سے درانبد مین فساد پیدا ہوا اور مفسدون نے بہ جمعیت کثیر اوسپر حملہ کیا اور ہری سنگہ اپنی مقام کو بمشکل تہام سکا تا وقتیکہ کمک آپہونچی ایک اور موقع پر اوسکی فوج پر جسمین سردار چتر سنگہ اور شام سنگہ اٹاریوالہ اور چند اور نہایت شجاع سرداران سکہہ شامل تہے اوسکی فوج پر یوسف زیون نے جنکی جمعیت ہری سنگہ کی فوج سے پانچ دفعہ تعداد مین زیادہ تہے حملہ کیا بہاگنے یا ہار ماننی سے نفرت کرکے سردار کی تہوڑی سی جمعیت نے غنیم پر دلاورانہ حملہ کیا اور تلوار سے راہ کاٹکر چلے گئے سردار کے فوج کا نقصان اس موقع پر خفیف ہوا +

شروع ۱۸۲۷ء مین سید احمد شاہ نے یوسف زئی کے متعصب اقوام کو سکہون اور کافرون پر جہاد کرنیکے واسطی برانگیختہ کیا اور اوسکے ساتہہ سرداران بارکزئی پشاور کے شامل ہوگئے سردار ہری سنگہ کو معہ ۲۵ ہزار فوج کی جمعیت کے حکم ہوا کہ تا وقتیکہ مہاراجہ خود کمک لیکر پہونچین سید کو دریائے اٹک سے عبور نہ ہونے دے مگر ہری سنگہ کی طبیعت مین دور اندیشی نہ تھی اور اوسکی نصف فوج بہ سرکردگی سردار بدہ سنگہ سندہانوالیہ دریا کے پار اوترگئے اور وہان مقام سیدو مین مورچہ بندی کری اوس جگہہ جمعیت کثیر التعداد غنیم نے اوسکو آگہیر لیا مگر بدہ سنگہ نے سرداران پشاور کو ترغیب دیکر سید سی علیحدہ کرلیا اور اپنے مورچال سے شمشیر در دست نکلکر ایسی شکست غنیم کو دی کہ مدت تک پہر سید ندکور اس قابل نہ رہا کہ میدان جنگ مین مقابلہ کے واسطی آوی جب رنجیت سنگہ اور ہری سنگہ پہونچے تو فوج نے پشاور کو کوچ کیا اور سکہون نے اوس شہر کو لوٹا قلعہ بالاحصار اور اکثر بڑی عمارتین مسمار کردین مسجدون کی بیحرمتی اور درخت لکڑی جلانے کے واسطی کاٹ ڈالے پشاور کا خراج بڑہایا گیا اور مہاراجہ اپنے ہمراہ یار محمد خان کے فرزند کو بطور یرغمال لیگیے +

۱۲- مارچ ۱۸۳۳ء کے عہدنامہ کے روسے جو شاہ شجاع کے ساتہہ قرار پایا تہا مہاراجہ کو پشاور اور ڈیرہ جات اور ملتان دیدیئے گئے بادشاہ کا اختیار کسی چیز کے بہی دیدینے کے واسطی فقط فرضی تہا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد سردار ہری سنگہ معہ شاہزادہ نونہال سنگہ کی پشاور کو بہیجا گیا اس بہانہ سے کہ خراج مزید طلب کرے لیکن حقیقت مین اس مطلب سی کہ شہر پر قبضہ کرے ایک روز صبح کے وقت سردار نے سرداران بارکزئی کو پیام ملایم بہیجا کہ شاہزادہ شہر کو دیکہنا چاہتی

ہین اور سرداران مسطور بابغ علی مردان خان کو اوس وقت چلے جاوین تا وقتیکہ شہزادہ موصوف شہر کے گرد پہر کر سیر کر لین چنانچہ کل سپاہ سکہہ چل پڑے اور شہزادہ کے ساتھہ جو ہاتہی پر سوار تہے شہر کی طرف روانہ ہوئے بعض سپاہ افغانان نے سخت مقابلہ کیا مگر سرداران بارکزئی بہاگ گئے اور ہری سنگہ نے اپنی تہوڑی سی جمعیت ہزار آدمی کے ساتھہ شہر پر تصرف کر لیا۔

اس کامیابی کے بعد ہری سنگہ سرحد پر سپہ سالار رہا ١٨٣٥ء مین دوست محمد خان نے پشاور کو دوبارہ امکان بہر قبضہ کر لینے کے واسطے عزم بالجزم کیا اور کچہہ فوج بسر کردگی محمد خان کے بہیجی کہ سکہون کو نکال دے لیکن کوئی سخت لڑائی اوس وقت نہوئی اگرچہ خفیف جنگ ہمیشہ باہم ہوتی رہی کہ جس مین کبہی کوئی اور کبہی کوئی ور رہتا تہا۔

١٨٣٦ء مین ہری سنگہ کو جمرود مین قلعہ بنانیکا حکم ہوا جمرود درہ خیبر کے دہانہ پر واقع ہے مطلب مہاراجہ کا یہہ تہا کہ اوس قلعہ کے دیوارون پر سے جلال آباد کو دیکہہ سکین چنانچہ بنایا گیا قلعہ ند کور کچہہ بہت مضبوط یا بہت وسیع نہ بنایا گیا مگر ایسا تہا کہ اقوام خیبر جنکے پاس توپ نہ تہی اوسکو توڑ نہ سکتی تہین مگر دوست محمد خان کو شبہہ پیدا ہوا اور اوسنی اس قلعہ کے توڑنیکا ارادہ مصمم کر لیا اسواسطیکہ اس قلعہ سے کابل کے راہ پر اختیار تہا چنانچہ اسنے سات ہزار سوار دو ہزار بندوقچی اور ١٨ توپ کی جمعیت بسر کردگی اپنے فرزند محمد اکبر خان اور اپنے وزیر سمیع اللہ خان سکے جمع کے اس فوج کے ساتھہ امیر کے تین بیٹے اور بہی تہے محمد افضل خان اور محمد اعظم خان اور محمد حیدر خان حیدر خان ہنوز لڑکا تہا افغان درہ کے اندر کوچ کر کے آئے اور اونکے ساتہہ قریب ١٢ یا ١٥ ہزار خیبری ہوگئے درہ سے نکلکر یہہ فوج جمرود کے سامنے خیمہ زن ہوئے اوسوقت قلعہ مین حملہ کے مقابلہ کی تیاری نہ تہے اوسمین فقط آٹہہ سو سکہہ تہے اور ہری سنگہ پشاور مین تپ سے بیمار تہا افغانون نے قلعہ کو گہیر لیا اور اوسکے جنوبی دیوار پر سخت توپ لگانی کرنی شروع کی چہٹے روز بیانات قلعہ تقریبًا بالکل مسمار ہوگئین اور دیوارون مین ایسا رخنہ ہو گیا کہ ایک ترپ سوارون کا اوسمین سے حملہ ہو سکتا تہا میہان سنگہ میرپوریہ نے جو قلعہ مین حاکم تہا ہری سنگہ کے پاس پیغام پر پیغام بہیجے اور پیغام اخیر یہہ بہیجا کہ اب قلعہ فقط ایک دن اور تہم سکیگا اس پیغام کے پہونچنے پر ہری سنگہ نے ہرچند وہ بیمار تہا اپنی کل فوج یعنی ۵ ہزار پیادہ ایک ہزار سواران آئین اور تین ہزار کشادہ سوار لیکر جمرود کی طرف کوچ کیا مگر پہلے

روز فقط دو میل چلا مگر اوسکے آمد آمد کی خبر سے قلعہ کی فوج کو بھی جان آگئی اور اُنھون حملہ آورون کا ایک سخت حملہ نہایت جوانمردی سے دفع کیا حملہ آورون کے تین سو آدمی مارے گئے اتفاق حسنہ سے یوم آیندہ یوم جمعہ تہا اور اُس روز غنیم نے حملہ نہین کیا کیونکہ جو شخص مر گئے تہے اونکے دفن کرنے مین مشغول تہے ہفتہ کے روز علی الصباح ہری سنگہ قلعہ کے سامنے پہونچگیا سات روز تک سپاہ جنگ آور مقابل پڑے رہے دونون مین کسی نے خواہش آغاز جنگ نہین کی مگر آخر کار ہری سنگہ تنگ ہوگیا اور اوس نے حکم جنگ کا دیا ؛

سکھون کا حملہ اوس طرف کیا گیا جس طرف زیرین خان اور مہند خان کمانڈر تہے اور یہہ حملہ بالکل کامیاب ہوا سپاہ افغان کو ہزیمت ہوئی اور دو نو سردار زخمی ہوئے اور کل سپاہ نے اگلے بڑہے ہوئے دستہ فوج کا حال جب یہہ دیکھا تو لغزش کہائے اور پشت دیکر بہاگ گئے سکھون نے سمجھا کہ فتح ہماری ہوئی اور خواہش انتقام اور لوٹ کی خواہش کے سبب سے بہت دور بڑہ گئی اور نہایت شوق سے چہہ توپون کے لے لینے مین مصروف ہوے اوس وقت شمس الدین خان بہت سے سوار افغان لیکر آپڑا اور سکھون کو سراسیمہ پیچہے ہٹا دیا اور بہت نقصان سکھون کا ہوا اور صورت جنگ کی بالکل بدل گئی اب ہری سنگہ نے دیکہا کہ فقط میرے موجود ہونے سے معرکہ بدلیگا اور باوجود منت اپنے عہدہ دارون کا من سنگہ مجیٹھیہ سرمکھہ سنگہ بوتالیہ اور دیوان دیوی سہائے کے سوار ہوکے سامنے گیا اور اپنی فوج کو ہمت دی کہ جگہہ پر قایم ہوکر غنیم کو ہٹا دین امید تہی کہ فتح سکھون کے ہی ہوتی مگر فتح کا یقینی ہونا فقط ہری سنگہ کے سبب سے ہی تہا لیکن اسکو دو گولیان لگین ایک کمر مین اور دوسری پیٹ مین اوسنے جانا کہ یہہ زخم ایسے کاری ہین کہ مین اب جیونگا نہین مگر اس اندیشہ سے کہ فوج بیدل نہ ہوجاوے اوسنے اپنے گہوڑے کا رخ پہیرا اور اپنی خیمہ تک کسی نہ کسی طرح پہونچ گیا جسوقت اوسکو گہوڑے پر سے اوتارا اوسکو غش ہوگیا اور آدہی گہنٹے کے بعد سکھون کا شجاع جنرل وہ شخص جسکے نام سے افغان مائین اپنی ونکے بچون کو ڈراتی تہین مرگیا فوج کو ہری سنگہ کے مرنے کی خبر نہ کی گئی مگر سب جانتے تہے کہ زخم شدید اوسکو پہونچا ہے فوج قلعہ کے دیوارون کے نیچے ہٹ کر پڑ گئی اور وہان مورچے بنائے اور کمک کے منتظر رہے دور وز سالم تک مہان سنگہ میرپوریہ اور اوسکے اور عہدہ دارون نے جنرل کی موت کا حال پوشیدہ رکہا مگر آخر کار زیادہ پوشیدہ نہ رکہہ سکی اور جب یہہ خبر سنی تو فوج کو نہایت درجے

پریشانی ہوئی زیادہ مصیبت یہہ ہوئی کہ اونکو پانی نہ مل سکا اور اگر اتفاق سے مینہہ نہ برس جاتا کہ اس موسم مین
بارش کا اوس جگہہ ہونا ایک نادر بات تھی تو سکہون کو ناچار اپنے مورچون کو چھوڑ دینا پڑتا اور غنیم کے اندر سی راہ
کا نکل پڑتا اور کو مڑنا پڑتا آخر کار مدد پہونچگئی راجہ دہیان سنگہ شہزادہ کہرک سنگہ اور نونہال سنگہ جمعدار خوشحال سنگہ
جنرل ونتورا اور چیدہ چیدہ سکہہ شجاع سردار لاہور سے سخت کوچ کرکے جلدی روانہ ہوئی اور لڑائی کی بارہ دن
کے بعد جمرود کے سامنی پہونچ گئے فوج افغان نے خیمے توڑ دیئے اور نہایت شتابی سی درہ خیبر مین سے
جلال آباد کو واپس چلے گئے +

اس لڑائی کا نتیجہ کسی طرح عظیم نہ ہوا البتہ سکہون کا نہایت جنگ آزما جنرل ضایع ہوا مگر افغان بلا اسکی کہ اپنی
فتح سے کچھ فایدہ اوٹھاوین واپس چلی گئی دونو جانب سی تین تین توپین ہاتھہ سے جاتی رہین اور جو توپین
افغانون سی لی گیئن اون مین ایک بہت بڑی توپ عرف زمین والی زبر جنگ توپ کے جوڑا تھے +

سردار نامدار کی مرتے ہی اوسکی خاندان مین اوسکے مال اور جاگیر کے بابت تکرار اور فساد شروع ہو گیا ہری سنگہ
کے قبضہ مین اوسکی وفات کے وقت اتنی جایداد تھی کہ اور کسی آدمی کی پاس خاص پنجاب مین نہ تھی گوجرانوالہ
کچھی - نورپور - سٹہہ ٹوانہ - سموال - کلرکہار - ہزارہ - خانپور - ڈنتا - خطک - اور اور علاقی جنکی ۸۵۲۶۰۸
روپیہ سال کے اوسکے قبضہ مین تہے مگر اس جاگیر کے عوض اوسکو دو رجمنٹون سوارون ایک باڑی توپخانہ اور ایک
اونٹون کے زنبورون کی باڑی کے نوکری دینی پڑتی تھی روپیہ اور جواہرات بہی اوسکے پاس بہت تہا اور اوسکی
خاندان نے سمجہا کہ یہہ جایداد اتنی کثیر تھی کہ تکرار کرنا زیبا تہا جواہر سنگہ اور گوردت سنگہ سردار کی پہلی زوجہ کے بیٹے
تہے اور ارجن سنگہ اور پنجاب سنگہ دوسری زوجہ کے بیٹے تہے اور ان سوتیلے بہائیون مین آپسمین کبہی اتفاق نہین تہا
ارجن سنگہ اور پنجاب سنگہ نی سردار کے مستحکم مکان پر جو گوجرانوالہ مین تہا قبضہ کر لیا اب اس مکان مین صاحب ڈپٹی
کمشنر رہتی ہین اور جواہر سنگہ اور اوسکی بہائی نے شہر پر قبضہ کرلیا لوگون مین آپسمین ایسا سخت فساد ہوا کہ مہاراجہ نے
جو اپنے خزانہ کو بہرنے کی واسطے موقع پاکر خوش ہوتے تہی کل مال اور جایداد ہری سنگہ کے ضبط کرلی سوائی اونیس ہزار
چہہ سو روپیہ کی جسکو مہاراجہ نے اس طرح تقسیم کردیا پنجاب سنگہ ۵۴۰۰ ارجن سنگہ ۶۵۰۰ جواہر سنگہ ۵۰۰۰ گوردت سنگہ

۱۰۲۲۰۰ اور ۱۸۴۳ء مین گوجرانوالہ مہاراجہ نے مصر بیلی رام کو اور ہزارہ کا سردار تیج سنگہ کو عنایت کیا +

۱۸۴۲ء مین سردار جواہر سنگہ جہانگیری مین متعین ہوا تہا اور دو برس کے بعد پشاور مین خدمت پر متعین ہوا تہا اور اپریل ۱۸۴۷ء اپنی باپ کے وفات تک کئی لڑائیون مین جو افغانون کے ساتہہ ہوئین تہین جواہر سنگہ شریک رہا تہا اکتوبر ۱۸۴۸ء مین سردار ارجن سنگہ مفسدون کے ساتہہ شامل ہو گیا گوجرانوالہ کی قلعہ بند مکان مین سع ڈیڑہ سو آدمی ارجن سنگہ لیکر بیٹہہ گیا اور علانیہ سرکار کا مقابلہ کیا دربار سی تہوڑی سی سپاہ اوسکو لاہور کو لے آنے کے واسطی بہیجی گئی تہے مگر وہ آیا مگر جب برگیڈیر کیمپل صاحب نی کچہہ سپاہ معہ ایک دستہ سکنر صاحب کے سوارون کے بہیجے ارجن سنگہ بہاگ گیا جو بناہات مکان کی تہین وہ مسمار کر دی گئین اور جو مال اوس مین ملا ضبط کیا گیا +

سردار جواہر سنگہ جو مفسدون کا جانب دار تہا اور اگر مفسدون کا جانب دار نہ تہا تو بہر حال راجہ تیج سنگہ کا تو دشمن ضرور تہا گرفتار ہو کر گلاب سنگہ کلال کے گہر مین لاہور مین نظر بند رکہا گیا تہا مگر اوسنے اپنے پہرہ والون کو مفسدون کی طرف توڑ لیا اور معہ چہہ سپاہیون کے وہ گوجرانوالہ کو بہاگ گیا مصر لیا رام نے جو اوسوقت گوجرانوالہ کا حاکم تہا اوسکو پکڑ لینا چاہا مگر جواہر سنگہ دوسری مرتبہ گرفتار ہونے والا نہ تہا اور وہان سے بہاگ کر راجہ شیر سنگہ کے فوج مین جا ملا چیلیانوالہ اور گجرات مین وہ انگریزون سے بہت شجاعت سی لڑا اور جو حملہ کشادہ سوارون کا چیلیانوالہ مین ایسا ہوا کہ اوس روز کی لڑائی کا نتیجہ قریب بگڑ جانے کے ہو گیا تہا وہ حملہ جواہر سنگہ نے ہی کیا تہا +

ان سب بہائیون مین فقط پنجاب سنگہ ہی سرکار کا خیرخواہ رہا اور فقط اوسکی جاگیر ضبطی سے بری رہی پنجاب سنگہ ۱۸۵۴ء مین مر گیا +

ارجن سنگہ گوجرانوالہ سے بہاگنی کے بعد تہوڑے ہی عرصہ مین ۱۸۴۹ء مین مر گیا اوسکی دو فرزند جو زندہ ہین فی کس ۹۶ روپیہ گذارہ پاتے ہین +

۱۸۵۷ء مین صاحب چیف کمشنر نے سردار جواہر سنگہ کو ہندوستان مین خدمت کرنے کے واسطی انتخاب کیا اس اعتبار کے سبب سے اپنے عزت سمجہکر سب لڑائیون مین جواہر سنگہ نہایت شجاعت اور خیرخواہی سے لڑتا رہا ایسا کہ اوس سے بہتر کسی نے شجاعت یا خیرخواہی نہین کی اول سکہہ سالہ مین وہ رسالدار اور اعلے دیسی افسر تہا

لکھنو- ٹھبہور- کالپی- اور کانپور مین اور جہان جہان وہ عمدہ رجمنٹ لڑی جواہر سنگہ موجود تہا ۱۸ مرتبہ غنیم کے ساتہہ مقابلہ مین رہا اور آخر ۱۸۵۹ء مین اوسکو اوسکے خدمات کی عوض ۱۲ ہزار روپیہ سال کی جاگیر انعام مین ملی پہلے اوسکو خطاب سردار بہادری ملا تہا اِس سبب سے کہ میدان جنگ مین اوس نے نمایان خدمت کی تہی ۱۸۶۲ء مین اوسکو منصب انریری مجسٹریت گوجرانوالہ مین ملا اور وہ اور اوسکا بڑا بہائی گوردت سنگہ دونو وہان رہتے ہین +

سردارنے دیسان ہارنجن سنگہہ اور پنجاب سنگہ کے مان اور سردارنی راجکوران جواہر سنگہ اور گودیت سنگہ کی مان دونو زندہ ہین اور سردارنے دیسان کے پاس آٹھہ سو روپیہ سال اور راجکوران کے پاس سات سو روپیہ کے جاگیر ہے +

خاندان نلوہ ابتدا سے مجیٹھیہ ضلع امرتسر سے آیا تہا +

وجہ تسمیہ نلوہ کی تحقیق معلوم نہین اور کئی روائتین مشہور ہین کہ اون مین سی ایک روایت عجیب ہے مگر نا ملایم اغلب یہہ بات ہے کہ راجہ نل جو زمانہ قدیم مین بہت مشہور راجا تہا اوسکے نام مین کچھہ ایزاد کرکے نہایت شجاعت کی سبب سے ہری سنگہ کو یہہ خطاب دیا گیا تہا +

سردار سروپ سنگہ ملوئی

مل سنگہ

سردار دہنا سنگہ سنہ ۱۸۴۳ء مین مرگیا

- سردار بہتر سنگہ سنہ ۱۸۴۸ء مین مرگیا — سردار شیر سنگہ جلالپوریہ کے دختر سے شادی ہوئے۔
  - سردار کرپال سنگہ — سردار وزیر سنگہ کدیران آنروے ستلج کے دختر سے شادی ہوئے
    - سردار سروپ سنگہ سنہ ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوا — سردار کہڑک سنگہ سندہانوالیہ کے دختر سے شادی ہوئے۔
- سردار حکم سنگہ — سردار فتح سنگہ مٹو کے دختر سے شادی ہوئی سنہ ۱۸۴۶ء مین مرگیا
- ایک دختر — سردار خزان سنگہ سیدپوریہ آنر دی ستلج سے شادی ہوئے۔
- ایک دختر — سردار نرائن سنگہ بہکنہ سے شادی ہوئے

حال خاندان

سردار سروپ سنگہ ایک معزز خاندان مان جاٹ سے ہی جو پہلے معززان کلان علاقہ نابہہ مین تہا مل سنگہ جو اس خاندان مین پہلے ہی سکہہ ہوا تہا کہتے ہین کہ قریب سنہ ۱۷۶۰ء مین نابہہ چہوڑ کر پنجاب کو آیا اور سردار چرت سنگہ سوکرچکیہ کے سوارون مین ملازم ہوا تہا اور دہنے کی لڑائی مین چند سال کے بعد مارا گیا تہا اوسکا بیٹا دہنا سنگہ قریب سال سنہ ۱۸۰۰ کے سردار فتح سنگہ کالیانوالہ کے فوج مین سوار ہوا اور تہوڑے ہی عرصہ مین مورد عنایات سردار موصوف ہوا اور اوسکو عہدہ افسری کا ملا*

بہٹی اور قصور کی لڑائی مین کالیانوالہ کی فوج مین دہنا سنگہ لڑتا رہا جب سنہ ۱۸۰۷ء مین سردار فتح سنگہ بمقام نرائن گڈہ مارا گیا دہنا سنگہ مہاراجہ کا ملازم ہوا اور مہاراجہ نے اوسکو ملا سو متصل ترن تارن مین دو ہزار روپیہ کی جاگیر بخشی جو اہلکار مہاراجہ نے وزیر فتح خان کابل والہ کے پاس اوس ملاقات کے سبیل کرنے کیواسطے بہیجے تہے جو جہلم مین ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۱۳ء کو ہوئے تہے اونمین دہنا سنگہ بہی ایک اہلکار تہا اس زمانہ مین دہنا سنگہ کو تلہ گنگ کی جاگیر جمعی ۳۲ ہزار روپیہ کی ملی تہی سنہ ۱۸۱۰ء مین جو لڑائی فتح خان ساہیوالیہ سے ہوئی تہی اوسمین دہنا سنگہ زخمی ہوا تہا اور چہرہ پر زخم

اوسکو لگا تہا اور جو لائی ۱۸۱۳ء مین وہ اٹک کے لڑائی مین شامل تہا جب فتح خان بارکزئی کو دیوان محکم چند نے شکست دی تہی پہلے جو کشمیر پر ناکامیاب مہم ہوے تہے اوس مین دہنا سنگہ رامدیال اور دل سنگہ نہرنہ کے سپاہ کی ساتہہ تہا اور ایک جنگ مین بازو مین تلوار کا زخم کہایا تہا ۱۸۱۸ء مین محاصرہ ملتان مین سردار دہنا سنگہ بہت سجاعت سی لڑا تہا اور جو حملہ ہوا تہا اوس مین اون سپاہیون مین تہا جو سب سے آگے تہی اوس معرکہ مین نواب مظفر خان کے مرصع تلوار اور ڈہال دہنا سنگہ کے ہاتہہ آئی تہے اوس نے دو نو چیزین مہاراجہ کے پاس لا کر حاضر کین اور مہاراجہ نے اوسکو پانچہزار روپیہ کی جاگیر دی تہوڑے عرصہ کے بعد اِس جاگیر کا معاوضہ علاقہ تلاگنگ مین دیا گیا +

۱۸۱۹ء مین اوسنی کشمیر کے دوسرے مہم مین خدمت کے اور ۱۸۲۱ء مین منکیرہ کے محاصرہ مین لڑا تہا جہان پہر وہ زخمی ہوا تہا اِس زمانہ مین دہنا سنگہ پر مہاراجہ کی بڑی عنایت تہی اور ایسی سردار تہوڑے تہے کہ جنکا رسوخ اوس سے زیادہ تہا یا جنکی صلاح پر زیادہ لحاظ ہوتا تہا جہانگیرہ جب فتح ہوا تو اوس موقع پر دہنا سنگہ موجود تہا اور ۱۸۲۳ء مین تہیرے کی لڑائی مین شامل تہا اور ضلع پشاور مین زیر حکم سردار بدہ سنگہ سندہانوالیا اور شہزادہ کہرگ سنگہ کی کچہہ عرصہ تک رہا چہتر سنگہ دہنا سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا فوج مین ۱۸۲۷ء مین ملازم ہوا اور پہلی ہی خدمت اوس نے بہاولپور مین کی تہی جہان زرباج لینے کے واسطے وہ بہیجا گیا تہا ۱۸۲۸ء مین دہنا سنگہ اوس فوج کے ساتہہ گیا تہا جو کانگرہ کے فتح کرنیکو بہیجے گئے تہے کہ اوس موقع پر راجا انرودہ چند ستلج کے پار اس غرض سے بہاگ گیا تہا کہ راجہ دہیانسنگہ کی ساتہہ جو لاہور مین وزیر تہا رشتہ نہ کرنا پڑے جب پشاور پر فوج سکہہ کا قبضہ ہو گیا تو چہتر سنگہ شبقدر مین مامور ہوا تہا شبقدر مین ایک نئی چہاونی تجویز ہوئی تہے اور سردار ہری سنگہ نلوہ والہ نے وہان ایک قلعہ بنایا تہا جب اپریل ۱۸۳۷ء مین قوم افغان نے شبقدر اور جمرود پہ حملہ کیا تہا تو چہتر سنگہ شبقدر مین موجود تہا دہنا سنگہ نے سکہون کی فوج کے شکست اور ہری سنگہ کے وفات کی خبر اوسوقت پائی جب وہ پشاور کے طرف کوچ کر رہا تہا دہنا سنگہ کو حکم ملا کہ جو فوج راجہ دہیان سنگہ کے ساتہہ فوج کے کمک کے واسطی خالی ہی اوسکے ساتہہ شامل ہو جاوے اوسوقت فوج کو افغانون نے گہیر رکہا تہا اور فوج سکہہ نہایت پریشان حالت مین تہے +

جنوری ۱۸۳۳ء مین سردار پنجہہ سنگہ اور سردار حکم سنگہ اوس فوج سکہہ کے ساتہہ بہیجے گئے تہے جو شہزادہ تیمور شاہ شجاع کے فرزند کے ساتہہ پشاور کو بہیجے گئے تہے اور چند ماہ بعد حکم سنگہ شہزادہ نونہال سنگہ کے ساتہہ لاہور کو واپس آیا شہزادہ نونہال سنگہ اسواسطی جلدی سی واپس آیا تہا کہ اوسنے رنجیت سنگہ اپنی دادا کی وفات کی خبر سنی تہی ؀ ۱۸۴۱ء مین جب مہاراجہ شیر سنگہ تخت نشین ہو چکے تہے حکم سنگہ بدہ سنگہ مہرہ کے ساتہہ کلو کو اسواسطی بہیجا گیا تہا کہ سردار لہنا سنگہ اور کہڑک سنگہ سندہانوالیون کو قید کر کے لاہور کو لاوین چنانچہ یہہ خدمت اوسنی اچہی طرح انجام دی اور اوسکی جاگیرات مین ۸ ہزار روپیہ کا اضافہ ہوا اور کشمیر کے دکانات پر دو ہزار روپیہ کی تنخواہ ہوئی پنجہہ سنگہ ۱۸۴۰ء مین مرگیا اور اوسکا باپ دہنا سنگہ مئی ۱۸۳۳ء مین مرا دہنا سنگہ کا مرنا سرکار سکہہ کے طرف سے سرکار انگریزی کی نسبت کسی قدر رنجش کا باعث ہوا تفصیل اس احوال کے یون ہی کہ دہنا سنگہ کا وطن جیسا بیان ہو چکا ہے علاقہ نابہہ مین ہوران مین تہا ملتان کے مہم کے بعد جب دہنا سنگہ پر رنجیت سنگہ کو بہت الطاف تہا دہنا سنگہ نے درخواست کی کہ ہوران بہی جاگیر مین حاصل ہو جاوے چنانچہ اسپر مہاراجہ نے راجہ نابہہ کو لکہا اور مئی ۱۸۱۹ء مین راجہ نابہہ نے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو دیدیا اور اوس گانو کے عوض مین چند دیہات مہاراجہ رنجیت سنگہ نے رئیس نابہہ کے بہن کو تاحین حیات اوسکی جاگیر مین دیئے جب دیہہ ہوران مہاراجہ کو مل گیا تو رنجیت سنگہ نے اوسکو سردار دہنا سنگہ کو جاگیر مین دیدیا اور سردار مسطور اپنی وفات تک اوس گانو پر قابض رہا اور اگرچہ سردار مسطور خود دربار مین حاضر رہتا تہا مگر اپنے کنبہ اور بہت سا مال اپنا اوس گانون مین رکہا کرتا تہا راجہ نابہہ نے کچہہ عرصہ سردار دہنا سنگہ کی وفات سی پہلے گانو کا ضبط کر لینا چاہا تہا کیونکہ سردار نہ راجہ موصوف کا حکم مانتا تہا نہ کسی طرح کے اطاعت کرتا تہا لیکن حکام انگریزی جنکو ایسے اچہے سن سردار کا لحاظ تہا اوسکی طرف سی ساعی رہتے تہے مگر جب دہنا سنگہ مرگیا تو جیہا دیواندر سنگہ نابہہ والے نے بتقویت ایک خط سر جارج کلارک صاحب کے جسمین راجہ موصوف کا حق نسبت دیہہ مذکور تسلیم کیا گیا تہا اور ایک خط مہاراجہ کہڑک سنگہ کے جس مین دیہہ مذکور کے ضبط کر لینی کے اجازت دی گئی تہی کچہہ سپاہ اوس گانو پر چڑہا کر بہیجی اور بزور اوس گانو پر تصرف کر لیا اس معرکہ مین بعض ملازم سردار دہنا سنگہ کے مارے گئے اور زخمی ہوئے اور کچہہ مال حکم سنگہ سردار متوفی کے بیٹے کا ضبط کیا گیا حکم سنگہ نے اس سلوک کی سبب

استغاثہ نہ کیا مگر پیشتر ازانکہ سرکارین مین سے کسی کے طرف سے کچہہ کارروائی اِس معاملہ مین ہوئے مہاراجہ شیر سنگہ قتل ہوگئے اور لاہور مین ہر شخص اپنے اپنے فکر مین اسقدر غرق تہا کہ موضع موران کا معاملہ کسیکو یاد نہ رہا لیکن جب پہر امن ہوگیا سرکار لاہور نے اِس بہہ کا دعوی کیا اِس بنیاد پر کہ راجہ جسونت سنگہ نابہہ والے نے دیہہ مذکور مہاراجہ رنجیت سنگہ کو دیدیا تہا حکام انگریزی کو یہہ صورت معاملہ کے نئی معلوم ہوئی جنرل اوکٹرلونی صاحب سر جارج کلرک صاحب اور کرنل رچمنڈ صاحب کو کبہی یہہ بات معلوم نہ ہوئی تہی کہ گانو مذکور مہاراجہ کو دیا گیا تہا بلکہ اونکے خیال مین یہہ بات تہی کہ ریاست نابہہ کے طرف سی دیہہ مذکور دہنا سنگہ کو جاگیر مین ملا تہا حقیقت مین یہہ انتقال ناجایز تہا اسواسطے کہ ریاست مطیع الحکم کو اختیار نہ تہا کہ بلا مرضی سرکار بالادست کے کوئی گانو ایک مطلق الاختیار ریاست کو دیدیے علاوہ اسکے وہ خط جو راجہ نابہہ نے مہاراجہ کہڑک سنگہ کا بیان کیا اور جس مین گانو کے ضبط کر لینے کے اجازت تہی معلوم ہوا کہ ایک نقل کے نقل تہے امکان ہے کہ مہاراجہ کہڑک سنگہ نے جو ضعیف العقل تہے ایسے خط کا مسودہ لکہا یا ہو اور راجہ نابہہ نے بطور خفیہ اوسکی نقل حاصل کر لے ہو مگر راجہ دہیان سنگہ نے جو لاہور مین وزیر تہا کبہی اوس خط کو منظور نہین کیا تہا اور اوسکی صداقت مین نہایت شبہ تہا نتیجہ یہہ ہوا کہ دیہہ موران نہ ریاست لاہور کو واپس ملا نہ حکم سنگہ کو اور راجہ نابہہ کو اِس طریق کے سبب سے جو شائستہ نہ تہا بہت ستنبہ ہوئے اِس معاملہ کی اسقدر تفصیل اِس موقع پر ضرور نہ ہوتی اگر اِس فیصلہ سرکار انگریزی کے سبب سے قوم سکہان کو نہایت رنجش نہ ہوتی اس مین تو امکان کچہہ شبہہ نہین ہوسکتا ہے کہ سرکار انگریزے کا طریق اس معاملہ مین نہایت منصفانہ تہا اور ضرور تہا کہ ایسا ہی ہو مگر سکہہ اِس زمانہ مین بگڑے ہوئے تہے جو کچہہ احتیاطاً سرکار انگریزی کو مجبور اس سبب سی کرنے پڑتے تہی کہ فوج سکہہ بیقید ہوگئے تہے قوم سکہان یہہ سمجہتی تہی کہ سرکار انگریزی ہماری مخالفت کے واسطے کرتے ہے اور اگرچہ انتقال اول دیہہ موران کا بطور خفیہ ہوا تہا اور ناجایز تہا لیکن جب یہہ تجویز ہوئی کہ سرکار لاہور کو واپس نہ دیا جاوے تو اس تجویز کو سکہون نے یہہ سمجہہ لیا کہ سرکار انگریزے نے عمداً سوچ سمجہکر سرکار لاہور کے توہین کی ✚

جو جاگیر حکم سنگہ کے باپ کی اور تہی اوسپر حکم سنگہ قابض ہوا اور جو جاگیرات مہاراجہ شیر سنگہ نے خاص حکم سنگہ کو دی تہین اونکو ملا کر اوسکے جاگیرات ۵۷ ہزار روپیہ سال کے تہی جب سندہانوالیون نے مہاراجہ شیر سنگہ کو

باغ شاہ بلاول مین قتل کیا حکم سنگہ وہان موجود تہا اور جو فساد پیچہے ہوئے اوس مین حکم سنگہ کو شانہ مین سخت زخم آیا تہا +

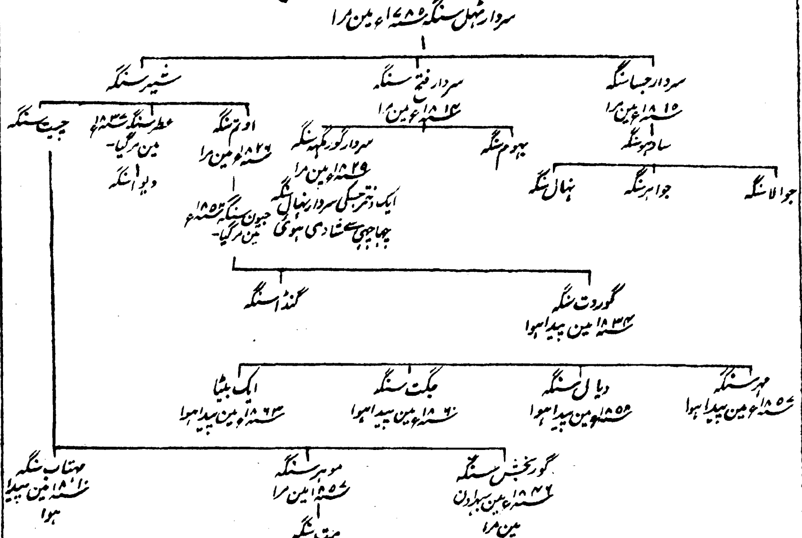
دو سال آیندہ کا حکم سنگہ کا کچہہ حال معلوم نہین ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ علیحدہ گوشہ گزین رہا فروری ۱۸۴۶ء مین سبراؤن کی لڑائی مین حکم سنگہ مارا گیا تہا اور اوسکے مرنے کے بعد راجہ لعل سنگہ نے اوسکی جاگیر جو ۶ ہزار روپیہ کی تہی گہٹا کر ۲۵ ہزار روپیہ کے رکہے اور یہہ جاگیر بشرط دینے نوکرے ۶۰ سوارون کے سردار کرپال سنگہ کے نام مقرر ہوئی +

۱۸۴۸ء مین کرپال سنگہ ملتان مین راجہ شیر سنگہ کے ہمراہ تہا جب راجہ شیر سنگہ کی فوج مفسد ہوگئی کرپال سنگہ اوس سے علیحدہ ہوگیا اور چند سوار اپنے لیکر میجر اڈورڈس صاحب کے لشکر مین چلا گیا ان صاحب کے ساتہہ سردار موصوف نے پہلے بنون مین کام کیا تہا ضبطی ملک پر اوسکی جاگیرات گیارہ ہزار روپیہ سال کی اوسکے حین حیات واگذاشت ہوئین اور ایک نئی جاگیر ۵ ہزار روپیہ کی معرکہ ملتان مین نمکحلالی کے انعام مین علی الدوام واگذار ہوئی +

اس جاگیر مین یہہ شرط تہے کہ چند کور بیوہ حکم سنگہ کو اوسمین سے ۱۵ اسو روپیہ سال ملا کریگا چند کور ۱۸۶۳ء مین مرگئے سردار کرپال سنگہ نے ۱۸۵۷ء مین کچہہ سپاہی بہرتے کیے اور سرکار انگریز کے خیر خواہی ظاہر کی اور اوسکو ایک خلعت پانچ سو روپیہ کا اور سند نیکنامی عطا ہوئی یہہ سردار ۱۸۵۹ء مین مرگیا اوسکا ایک ہی بیٹا سردار سروپ سنگہ ۲۲ برس کا ہے اور لاہور مین سرکاری مدرسہ مین اوسنے تعلیم پائی ہے +

گوردت سنگہ ملوی سردار صاحب سنگہ ملوے کا بیٹا اور سردار لعل سنگہ مراڑیہ کا نایب جو ۱۸۴۸ء مین مفسدون کے ساتہہ فساد انگیز خط وکتابت کرنے کے علت مین ماخوذ ہوا تہا سردار حکم سنگہ کی خاندان سے کچہہ تعلق نہ رکہتا تہا +

سردار گوردت سنگھ چھاچھی



حال خاندان

اصل وطن خاندان چھاچھی کا بخوبی تحقیق معلوم نہین ہے لیکن چونکہ یہہ خاندان قوم سے کولی کہتری ہے غالب ہے کہ مورث اعلی اس خاندان کا ابتدا مین ہتیر سے پنجاب مین آیا ہوگا اور پنجاب مین سالارگڈہ چھچھہ مین جس علاقہ سے خاندان کا نام چھاچھی شروع ہوا آباد ہوا؞

سردار ٹھل سنگھ پہلی سرداران کہاٹر کا ملازم ہوا مگر جب سردار چرت سنگھ سوکرچکیہ زور پکڑنے لگا تو وس سردار کے ساتھہ مل گیا اور ۲۶ ہزار سات سو روپیہ کی جاگیر مبانی داؤد خیل لاوا اور دور مین اوسکو ملی یہہ معاملہ ۱۷۸۴ء مین واقع ہوا ٹھل سنگھ نے خود ملک فتح کئے اور قلعہ دیوراو پاہل پٹھانان کھٹر سے چہینے اور ۱۷۸۶ء تک ان قلعون پر قابض رہا ٹھل سنگھ کے وفات پر اوسکے تین بیٹے اوسکے جاگیر پر قابض ہوئے جسا سنگھ اپنے باپ کے بعد تہوڑی نون

مین مرگیا مگر سردار شیر سنگه اور فتح سنگه نی رنجیت سنگه کے سلطنت کے اوایل مین برابر اچہی خدمت کی اور بہرت پور سیوال
اور کنجاه مین اور اور جگہه اور جاگیرات علاوه حاصل کین جنکی جمع ۵۳ ہزار روپیه تہے یهه بہائی ضلع پنڈ دادنخان
مین بمقام کسل جنجوون سی اور پنڈی گہیب اور جہنگ مین بہے لڑے اور پہلے جو ناکامیاب مہم کشمیر سنه ۱۸۱۹ء مین ہوئی تہی
اوسمین شریک تہے اوس مہم مین دونو مارے گئے جب وه مرگئے اونکی جاگیرات پنڈ دادنخان مین اور علاقه ابدال
ضلع گوجرانواله مین ضبط ہوئی گورمکهه سنگه اور سادہو سنگه کلان گہوڑچڑہون مین بہرتے ہوئے اس فوج مین
گورمکهه سنگه ۱۸۲۹ء یعنی سال وفات تک رہا اوسکی ایک دختر باقی رہی اوس کے شادی نہال سنگه (سردار
نہال سنگه چہاچہی) کی ساتہه ہوئی نہال سنگه نے لقب چہاچہی اختیار کیا اور اوسکو اجازت ہوئے که اپنے
خسر کے جاگیر حلکوری ضلع گجرات پر دخل کرلے؛؛

اوتم سنگه شیر سنگه کا سب سی بڑا بیٹا خاندان کے جایداد واقع گجرات و گوجرانواله پر قابض ہوا اور اوسی
سال مہاراجه نے فرزند دوم عطر سنگه کو علاقه لاوا جو پہلے اوس خاندان کے قبضه مین رہا تہا عطا کیا اوتم سنگه
اپنے سوارون کو لیکر ۱۸۱۸ء مین مہم ملتان مین شامل ہوا اور بعد ازان لاوا کو چلا گیا جہان وه ۱۸۲۶ء مین
زمینداروں کے ساتہه ایک خانه جنگی بابت مالیه مین مارا گیا مہاراجه نے اوسکی کل جاگیر سوائے میان داؤد خیل اور لاوا
جمعی ۱۱ ہزار دوسو روپیه کے ضبط کرلی یهه پچہلے جاگیر اوسکے بیٹے جیون سنگه کو ملی شاید یهه نیا سردار مثل بعض
سرداران اپنے خاندان کے جنگ کا شایق نه تہا مگر باوجود اسکے بہت معرکون مین شریک رہا اوسکے سپاه
۶۵ سوارون کے تہے پانچ زنبورے اور ایک توپ نسه تہا جسکی آواز سرحد پر خوب معروف تہے بنون ٹانک میتہه ٹوانه
مین اوس نے خدمت کی اور میتہه ٹوانه مین وه زخمی ہوا تہا جمرود مین بہی وه شریک جہان اوسکا چچا عطر سنگه مارا گیا
تہا قریب آٹہه برس وه ڈیره اسمعیل خان مین معین رہا اور بہت سے خدمت اوسکو وہان کرنے پڑی اسواسطیکه
اقوام سرحد کو سکہون سے نہایت ضد تہی اور سردار سطور کو اونہون نے بہت دق کیا تہا ستلج کی لڑائی کے بعد وه اپنے
ساتہه کے کچی مین زیر حکم جنرل وین کورٹ لینڈٹ کے مامور رہا مگر تہوڑے عرصه کے بعد وه اپنی گہر کو واپس چلا گیا اور اپنے
بیٹے گوردت سنگه کو اپنے فوج کے ساتہه چہوڑ آیا مگر جب لفٹنٹ آج بی اڈورڈس صاحب بنون مین پہونچے

تو وہ پہر وہان واپس گیا اور اپنے بیٹے کے ساتہہ جو اوس زمانہ مین لڑکا ہی تھا دوسرے جنگ سکہان کے اختتام تک وہان خدمت دیتا رہا سردار جیون سنگہ اون چند سکہہ سردارون مین سے تہا جو دم اخیر تک خیرخواہ رہے اور منجملہ اوسکے ۵۵ سوارون کے محاصرہ ملتان مین فقط دو غنیم کے طرف چلے گئے تہے ٭

ضبطی ملک پنجاب پر اوسکے جاگیر نوکری ضبط ہوئی مگر اوسکے ذاتی جاگیر جسکی جمع سات ہزار روپیہ ہے واقع میان داد خیل اور سالار گڈہ حین حیات اوسکے واگذار ہوئے اور اس مین سے نصف علی الدوام واگذار ہوئے سالار گڈہ اس خاندان کے قبضہ مین ۱۸۱۷ع سے رہا تہا سردار جیون سنگہ ۲۲ ستمبر ۱۸۵۲ع کو مرگیا سردار گوردت سنگہ نے ۱۸۵۷ع مین اچہی خدمت کی ۲۵ سوار اوس نے بہرتی کئے اور وزیرآباد کے گہاٹ کے محافظت کہی اوس نے پانچ سوار اور دہ مین خدمت کے واسطی بہے بہرتی کئے اور اس خیرخواہی کے عوض خلعت تین سو روپیہ کا پایا ٭

جیت سنگہ چہاچہی کے تین بیٹون مین سے گوربخش سنگہ جو سب سے بڑا تہا ۱۸۴۵ع مین فیروزشہر مین مارا گیا تہا دوسرا بیٹا موہر سنگہ جو اسی رجمنٹ مین تہا جس مین اوسکا بہائی تہا ۱۸۴۵ع مین کلان گہوڑچڑہون مین زیر حکم گنپت رائے کے بہرتی تہا موہر سنگہ سردار شیر سنگہ کے ساتہہ مولراج کے ساتہہ ملتان مین شامل ہوگیا تہا اور سردار اٹاریوالہ سے کل جاگیر لاوا حاصل کرکے کہ جس مین جاگیر اوسکا تیسرا حصہ تہا وہ لاوا پر قبضہ کرنیکو روانہ ہوا مگر امیر دیوی آو حکم دیوی عطر سنگہ اور گوربخش سنگہ کے بیوگان نے قلعہ لاوا مین بہادری سے مقابلہ کیا کیونکہ چہاچہی عورتین بہے مثل مردون کے لڑسکتی ہین اور شیر محمد خان ٹوانہ جب ان سرداربنون کے مدد کے واسطی پہونچا موہر سنگہ مجبور شیر سنگہ کے پاس بالکل مایوس ہوکر واپس گیا اور جو اوس کا حق واجب جاگیر مین تہا بسبب اوسکی بغاوت کے ضبط ہوا اوسنی ۱۸۵۷ع مین سرکار انگریزی کی نوکری اختیار کے اور ہندوستان کو جاکر ہتہیار بند مثل اکثر اشخاص اس خاندان کے مارا گیا ٭

خاندان رندہاوا

اوّل سردار جیمل سنگہ کہنڈا

دیانت رای

لچھی رام

مجا سنگہ — گجا سنگہ — تیغ سنگہ

گجا سنگہ

پنجاب سنگہ
سردار نودہ سنگہ مجیٹیہ کے دختر سے شادی کی

سردار پریم سنگہ

سردار جواہر سنگہ
شیر سنگہ سادہورہ کی دختر سے شادی ہوئے سنہ ۱۸۲۲ء مین پیدا ہوا

تارا سنگہ
سنہ ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوا

ہیرا سنگہ
سنہ ۱۸۲۵ء مین پیدا ہوا

سردار جیمل سنگہ
سنہ ۱۸۶۱ء مین مرگیا
کمیدان فتح سنگہ چاہل کے دختر سے شادی ہوئے

کرپال سنگہ سنہ ۱۸۲۷ء مین مر گیا

سردار گوپال سنگہ سنولی کی دختر سے شادی ہوئی

جسونت سنگہ
سنہ ۱۸۴۸ء مین مرگیا

حال خاندان

قوم رندہاوا ابتدا مین راجپوت تہے اور مورث اعلے اسکا سات سو برس ہوئے بیکانیر مین بستا تہا اوس سے سات خاندان نکلے ہین جو تاریخ پنجاب مین مشہور رہے ہین یعنے- دہرم کوٹ- گہنیان کے- جہیپاری وڈوڈہا- دورانگلا- تلونڈے- کتہونگل- کہنڈا- ان پچہلے پانچ خاندانون کا کچہہ ذکر اس کتاب مین کیا جاویگا فے زمانہا خاندان کہنڈا سب سی زیادہ رتبہ کا ہے اور کتہونگل- اور دہرم کوٹ- اور گہنیان کے اس زمانہ مین کچہہ قدر نہین رکہتے +

رندہاوا کا حال کچہہ کم معلوم ہے یہہ شخص جادو راجپوت تہا اور قوم کا نام اوسی سے شروع ہوا ہے کہتے ہین کہ یہہ شخص بڑا جنگ آزما تہا اور اوسکے نام سے جو رن اور دہاوا یعنے دوڑ سے مرکب ہے اوسکے بہادر سے معلوم

ہوتے ہے لیکن یہہ کہین نہین لکہا کہ آیا یہہ شخص لڑنے کے واسطے دوڑ کر جاتا تہا یا میدان جنگ مین سے دوڑ کر بہاگ جاتا تہا بہکا نیر کونہ اس شخص نے چہوڑا نہ اوسکے قریب اولادنے لیکن کہل جو رندہاوا سے پانچوین پشت مین تہا پنجاب کو آیا اور متصل بٹالہ* جو کچہہ عرصہ پیشتر ازمدیو ایک بہٹی راجپوت نے آباد کیا تہا آباد ہوا ❊ اِن بہائیون نے ضلع گورداسپور مین ایک اچہی علاقہ پر جس مین نوشہرہ۔ ظفروال۔ گہنڈا اشاہیو اور قصبات متصلہ شامل تہے قبضہ کر لیا اور خاندان رندہاوا کے اور شاخون نے اسے زمانہ کے قریب فروغ پایا گہنڈاوا نے کنہیون کے مثل سے تعلق رکہتے تہے اور جبتک سردار جی سنگہ گہنڈا ۱۳ ۱۷۹۳ء مین فوت ہوا اپنے کل علاقہ پر قابض رہے جسکے آمدنی قریب دولاکہہ روپیہ کے تہے مگر سردار کورجی سنگہ کے بیوہ نے جو فرزند نا نہین ایک نہایت لایق اور نہایت بے دریغ عورت تہی اس خاندان مین کچہہ تکرار اور جہگرہ دیکہکر اپنا قایدہ نکال لیا اور نوشہرہ۔ اور حیات نگر۔ کالیر پر تصرف کر لیا اور عرصہ کے بعد سردار پریم سنگہ کے زمانہ مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کل علاقہ پر قبضہ کر لیا اور فقط اس کا نوجمعی چہہ ہزار روپیہ کے اس خاندان کے پاس چہوڑ دے پنجاب سنگہ پریم سنگہ کی باپ نے نودہ سنگہ مجیٹہیہ کے ایک دختر سے شادی کی تہی اور اوس زمانہ مین سردار دیسا سنگہ نودہ سنگہ کی فرزند کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سرکار مین بہت رسوخ اور رشد حاصل تہا سردار دیسا سنگہ نے پریم سنگہ کو معہ اوسکے دس سوارون کے اپنے تحت مین لے لیا اور یہہ جوان سردار اوسکے بعد مہاراجہ کے بہت سی مہمون مین شریک ہوکر خدمت کرتا رہا کہ ان مہمون مین مہم ملتان اور پشاور داخل تہے یہہ سردار دوسرے نومبر ۱۸۲۴ء کو جب مہاراجہ کی فوج دریائے اٹک کو پایاب اوترتے تہے اور اوسوقت دریا کو بسبب بارش کے بہت طغیانی تہے ڈوب کر مرگیا یہہ فوج مفسدان گنڈگڈہ کے تعاقب مین جاتے

* کہتی ہین کہ بٹالہ ۱۴۶۵ء مین آباد ہوا تہا مگر حقیقت مین یہہ شہر بہت زیادہ پرانا ہے راجپوتون نے شہر کے بنیاد قریب دو میل کے اوس موقع کے فاصلہ پر جہان اب شہر موجود ہے کہودنے شروع کی تہی لیکن کچہہ ایسا اسرار ہوتا تہا کہ جتنے دن کو بنیاد کہودے جانے تہے قدرت غیبی سے رات کو بہرجاتے تہے اور راجپوتون نے آخر کو مجبور ہوکر شہر کا موقع بدل دیا اس سبب سے بٹالہ یعنے تبادلہ نام رکہا گیا۔
لیکن ۱۵۰۹ء تک بٹالہ کسی فروغ کے جگہہ نہین تہے اوس سال مین شمشیر خان جو اکبر کے زمانہ مین خوجہ تہا ماجہہ اور دوابہ جالندہر کا ناظم مامور ہوا اور شہر مین بہت خوبصورت عمارتین اور ایک عالیشان تالاب بنوایا جب اوس نے دیکہا کہ ہندو اوس تالاب مین نہانے سے پرہیز کرتے ہین تو اوس نے ہزار سو اونٹ ہردوار کو گنگا جل لانے کو بہیجے تاکہ تالاب کو پاک کریے اور روایت یون ہے کہ اوس روز سے تالاب ہمیشہ بہرا رہتا ہے اور اوسکا پانی ہمیشہ صاف رہتا ہے ❊

تہے کہ جہنون نے ہری سنگہ نلوہ پر حملہ کیکے اوسکو شکست دی تہی پریم سنگہ کی جاگیر اوسکے چار بیٹیون کو اوسی
شرط پر دے گئے کہ دس سوارون کے نوکرے مجیٹہیہ کے فوج مین دی ٭

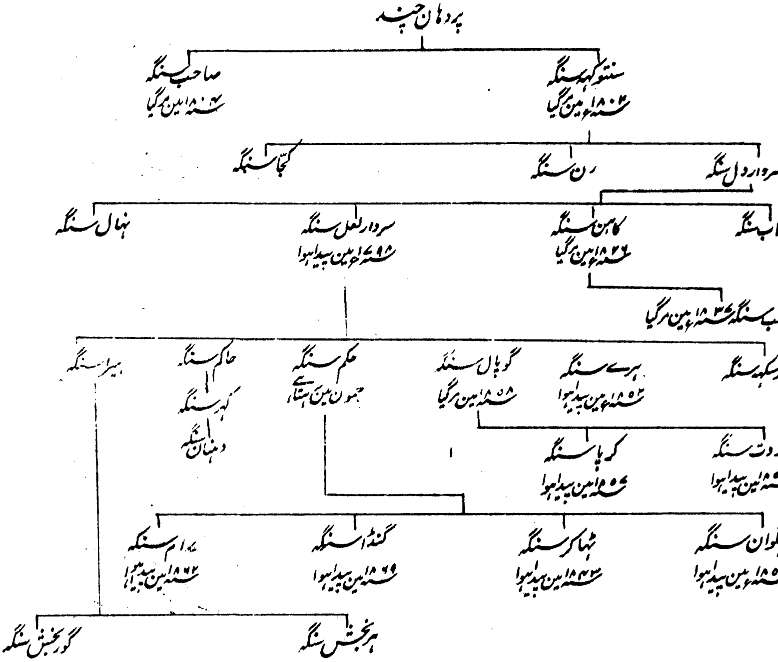
سنہ ۱۸۳۶ع مین سردار جیمل سنگہ نے معہ اپنے بہائی جواہر سنگہ کے مہاراج کے نوکرے اختیار کی سردار لہنا سنگہ
مجیٹہیہ نے جیمل سنگہ کو اوسکے خسر فتح سنگہ چاہل کے جگہہ جو کچھہ عرصہ پہلے مرگیا تہا رامگڈہیہ بریگیڈ پر افسر کر دیا سنہ ۱۸۴۲ع
مین جب سکہون کو جمرود مین افغانون سے شکست ہوئے اور سردار لہنا سنگہ پشاور کو فوج لیکر کمک کیواسطے
گیا تہا اوسکے ساتہہ یہہ دونو بہائی گئے تہے جواہر سنگہ لہنا سنگہ کے ساتہہ کوہستان منڈی مین خدمت دیتا رہا
اور سرداران کہنڈا ضبطی ملک پنجاب تک سرداران مجیٹہیہ کے موروثی جاگیردار تہے جسونت سنگہ سنہ ۱۸۴۴ع مین مرگیا تہا
سردار جواہر سنگہ اور ہیرا سنگہ ایک مان کے بیٹے ہین اور جیمل سنگہ اور جسونت سنگہ دوسری مان کے بیٹے ہین
اور ان سوتیلے بہائیون مین کبہی محبت نہین رہے جب ان بہائیون نے جاگیر کے باب مین تکرار اور جہگڑا کیا
تو سردار لہنا سنگہ اونکے افسر نے جاگیر اس طرح تقسیم کر دی تہے جیمل سنگہ کو کہنڈا کہنڈی سجان پور بدہی پور
شاہپور ملی سمرارا اور نصف جاجووال اور بنڈیوال دیا جنکے جمع چار ہزار روپیہ سال کے تہے اور دو ہزار
روپیہ سال نقد اور چہہ سوارون کے نوکری اوسکے ذمہ کردے جواہر سنگہ کو ظفروال ملیان اور نصف
ہرسیان جمعی دو ہزار چہہ سو روپیہ سال معہ گذارہ نقد بارہ سو روپیہ اور اوسکے ذمہ چار سوارون کے نوکری رکہے
لیکن جب لہنا سنگہ دوسرے مرتبہ بنارس کو گیا اوس سے کچھہ ہی پہلے بابت حق زمینداری ان بہائیون کے باہم تنازعہ
ہوا تہا لہنا سنگہ نے ایک پنچایت مقرر کے جس نے یہہ فیصلہ کیا کہ سردار جیمل سنگہ دیہات موروثی یعنے
کہنڈا اور شاہپور کا زمیندار رہے اور سردار جواہر سنگہ نوشہرہ اور جہٹو بہٹو کا زمیندار رہے مگر ان دونو کے
زمیندارون نے جو قوم رندہاوا سے تہی ان دیہات کے زمینداری کا دعوی کیا اور سنہ ۱۸۵۵ع مین محکمہ بندوبست
سے وہ زمیندار اپنا دعوی جیت گئے جواہر سنگہ نے تب نصف کہنڈا اور شاہپور کا دعوی کیا مگر حاکم
بندوبست نے اوسکا دعوے خارج کیا ٭

سردار جواہر سنگہ نے سرکار انگریزی کی نوکرے نہین کے ہے سنہ ۱۸۵۱ع مین وہ سردار لہنا سنگہ کے

پاس بنارس کو گیا تہا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد پنجاب کو واپس چلا آیا تہا سردار جیمل سنگہ سنہ ۱۸۴۷ع مین امرتسر مین
زیر حکم سردار لہنا سنگہ مجیٹہہ کے نائب عدالتی مقرر ہوا تہا جب سنہ ۱۸۴۸ع مین مفسدہ ہوا جیمل سنگہ مردانہ دربلا تامل
سرکار کے طرف رہا اوس نے انجہ کے مفسدون کی نسبت چستی سے کام کیا کہ اونکے گہرون کے ضبط کرنیکا اوسکو حکم ہوا تہا
اور اپنے خیر خواہی اور عقل اور سرگرمی کے سبب سی حکام کے طرف سی بہت تعریف حاصل کے ضبطی ملک پنجاب کے
بعد اوس نے تحصیلداری بٹالہ کا عہدہ قبول کیا اور اپنے حتی المقدور اس باب مین سعی کے کہ نئی انتظام سے
لوگون کو خوش رکہا اگرچہ ضابطہ سرکار انگریزی سی وہ ناواقف تہا لیکن اوس نے اپنے خدمات کو اس خوبی
سے انجام دیا کہ اوسکو عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملا اور محکمہ ٹہگی مین مامور ہوا اوس محکمہ مین کرنیل سلیمن صاحب
میجر سیگنیڈر و صاحب اور بریرٹن صاحب نے اوسکے حسن خدمت کو تسلیم کیا اسکو یہہ کام سپرد تہا کہ دیہات سے
خبر لیتیا تہا اور حال دریافت کرتا تہا اور ٹہگون کو گرفتار کرتا تہا اور اون پر جو مقدمات دائر
ہوتے تہے اونکے پیروی کرتا تہا اور بعد ازان جیلخانہ اور کارخانہ ٹہگون کا اوسکے اہتمام مین رہا اوس نے عہدہ
اکسٹرا اسسٹنٹی سے سنہ ۱۸۶۱ع مین استعفا دیا سنہ ۱۸۵۷ع مین اوس نے بہت اچہی خدمت کی اوسکے جلدو مین
ایک ہزار روپیہ کا خلعت اوسکو عطا ہوا اوسکو ۵۶۰ ۴ روپیہ کے آمدنی جاگیر سے اور نقد تہے اور اوس مین سے دو
ہزار روپیہ کے جاگیر نصف جمع پر اوسکی اولاد نرینہ کو علے الدوام واگذار رہنے کا حکم تہا سردار جیمل سنگہ کہنڈرا
سنہ ۱۸۷۱ع مین مرگیا اوسکا ایک ہی بیٹا سردار کرپال سنگہ سنہ ۱۸۷۲ع مین مرگیا اولاد نرینہ اوسکے کوئی نہین فقط ایک
دختر ہے ؞

خاندان رندہاوا

نمبر۲ سردار لعل سنگہ تلونڈی



حال خاندان

تلونڈی کہنڈا اور چمیاری کے خاندان آپس مین قریب ہین کہ ان تینون کا مورث اعلی دہیر عرف رندہیر چند تہا اور یہہ شخص رندہاوا بانی قوم سے چودہوین پشت مین تہا یہہ شخص پنجاب کو قریب سال سنہ ۱۴۸۵ء مین آیا تہا اور بٹالہ کے متصل جہان اوسکی اور قوم کے آدمی پہلے آباد ہوئے تہے اوس نے ایک گاؤن اپنے فرزند اکبر کے

نام سے بنام جہنڈا آباد کیا تہا* ترگار ندہیر چند کے پوتے نے اپنے باپ کے گانو کو چہوڑ کر تلونڈی کو جہان یہہ خاندان اب رہتا ہے آباد کیا سنہ ۱۶۲۶ع کے قریب شاہجہان کے سلطنت کے زمانہ مین بہار چند ترگا کے پڑوتے کو ٹہپہ دبہا کے چودہرایت ملے یہہ منصب اس خاندان مین بہ دہان چند کے زمانہ تک رہا +

سنتوکہہ سنگہ اور صاحب سنگہ پردہان چند کے دو بیٹے سکہ ہوگئے اور کنہیون کے مثل مین شامل ہوکر جبکا رئیس جی سنگہ تہا اونہون نے تلونڈی اور دورانگلہ پر قبصہ کر لیا ان دونون بہائیون کا کچہ حال معلوم نہین ہے کہ کسی طرح کا فروغ اونکو نہین تہا سنتوکہہ سنگہ سنہ ۱۸۰۲ع مین اور صاحب سنگہ دو برس بعد مرگیا سنتوکہہ سنگہ کی تین بیٹون مین سے فقط ایک دل سنگہ کو اوسکے باپ کی جاگیر مین حصہ ملا اوسکے قبضہ مین تلونڈی اور چند دیہات متصلہ رہے دورانگلہ اور علاقہ سیالکوٹ پر رنجیت سنگہ نے قبصہ کر لیا اور رنجیت سنگہ نے صاحب سنگہ کے علاقہ کو بہی اپنے تصرف مین کر لیا +

سردار دل سنگہ مہاراجہ کے اکثر مہمون مین لڑتا رہا اپنے حیات مین اوس نے اپنے جائیداد کا کسیقدر حصہ اپنے بیٹون مین تقسیم کر دیا تہا کاہن سنگہ کو رائی چک اور چہنی والہ ملا اور لعل سنگہ کو تلونڈی سے سردار دل سنگہ ستلج کے لڑائی مین سنہ ۱۸۴۵ع مین مارا گیا تہا اوسکے جاگیرات ضبط ہوگئین تہین +

کاہن سنگہ اپنی باپ سی بہت پہلی مرگیا تہا وہ سیدو کی لڑائی مین جو سید احمد شاہ سی ہوئی تہی مارا گیا تہا اوسکا جو ایک ہی بیٹا تہا دس برس بعد اپریل سنہ ۱۸۳۷ع مین جمرود کی لڑائی مین مارا گیا تہا +

سردار لعل سنگہ سنہ ۱۷۹۵ع مین پیدا ہوا تہا اور بہت سے خدمتین اوس نے کی تہین ملتان اور کشمیر کے مہمون مین جو سنہ ۱۸۴۸-۹ع مین ہوئے تہین وہ لڑتا رہا اور جمرود کی لڑائی مین بہی شامل تہا جہان اوسکا بہتیجا مارا گیا تہا +

سنہ ۱۸۴۸ع مین لعل سنگہ کمانی لعل ماجہ کے عدالتی کے ساتہہ مامور ہوا تہا اور پچاس سوار اوسکی زیر حکم تہے +

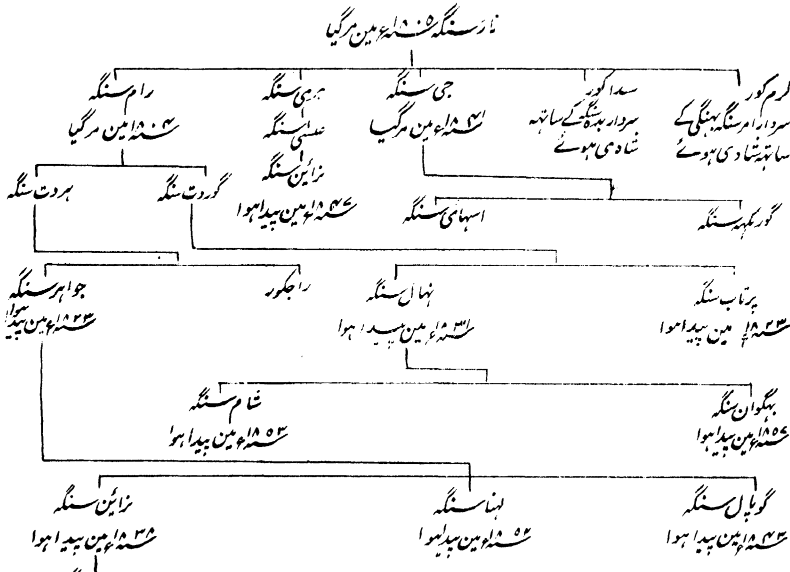
* ایک روایت اسطرح پر ہے کہ رندہیر چند رام دیو بہٹے کے ساتہہ آیا تہا جس نے بٹالہ آباد کیا تہا اور رام دیو کے نئے شہر کا نام بٹالہ اسواسطے رکہا گیا تہا کہ جو شہر اوس نے پہلے آباد کیا تہا اوس کے موقع پر لگر جہنڈا رندہیر چند کے گانون کے جگہہ اوسکو آباد کیا تہا مگر یہہ روایت تاریخون کے تقابلی سے تصدیق کو کسی طرح نہین پہونچ سکتی ہے +

۱۸۵۷ء مین سرکار کے حکم سے لعل سنگہ نی دنل سوار ہندوستان کو خدمت کے واسطی بہیجے تہے اور اونکے ساتہہ اپنے دو بیٹے ہیرا سنگہ اور گوپال سنگہ بہیجی تہے دونو مردانہ کل لڑاہی مین لڑتے رہے ہیرا سنگہ کو عہدہ رسالدارے ملا اور جب ۱۸۵۹ء مین اوسنے علیحدہ گے اختیار کے تو اوسکو ۸ اسو روپیہ انعام ملا اور پچاس ایکڑ زمین ضلع کانگرہ مین نورپور کے پاس ملی تہے۔ گوپال سنگہ ہوڈسن صاحب کے سوارون مین دفعدار تہا اور ایک جنگ مین جو کانپور کے متصل ہوئے تہے ۱۸۵۸ء مین مارا گیا تہا +

سردار لعل سنگہ کو نصف تلونڈی کے ملکیت حاصل ہے اور شیخ بہلول کا بہی مالک ہی باقی نصف تلونڈی کے زمینداری صاحب سنگہ کے اولاد کے ہے +

خاندان رندہاوا

سردار گوردت سنگہ چمیاری



حال خاندان

خاندان چمیاری کا بانی مبانی نارسنگہ نہین تہا جو اصل مورث اعلی تہا بلکہ ساون سنگہ جو ایک دور کا رشتہ دار تہا اس شخص نے ۱۷۵۵ء کے قریب مذہب سکہان اختیار کیا اور بہنگی مثل مین شامل ہوگیا تہا سرسنگہ اپنے سردار کیواسطی یہہ شخص بہت لڑائیوین لڑتا رہا مگر اپنے ذات کے نفع کو معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے فراموش نہین کیا تہا کیونکہ چند سال کے بعد کنارہ چپ دریائے راوی پر اوسکے قبضہ مین بڑا علاقہ تہا

حسن مین اجنالہ اور چمیارے جسکو چمپاری بہی کہتی ہین شامل تہے اور اس گانو سے اس خاندان کا نام چلا ہی ساون سنگہ ایک لڑای مین لاولد مارا گیا تہا مگر اوسکے بیوی مائے ملکہان نے اپنا علاقہ نارسنگہ کو جو اوسکے شوہر متوفے کا رشتہ دار تہا دیدیا تہا نارسنگہ ساون سنگہ کا خیرخواہ متوسل تہا اور بہت شجاع اور اولوالعزم آدمی تہا اس انتظام کو گورمتا یعنے سکہون کے قومے پنچایت نے منظور کیا اور نارسنگہ ساون سنگہ کے کل علاقہ کا مسلم وارث بنکر فتوحات پر آمادہ ہوا دریا کے امرتسر کے رخ کے علاقہ پر قانع نہ ہوکر اوس نے ضلع سیالکوٹ پر یورش کے اور پسرور اور کتنے ہی دیہات پر جو اوس کے متصل ہین قبضہ کرلیا اوسکے بعد جو مثل کنہیون کے فروغ پاتے جاتے تہے اوس مین جا شریک ہوا اور ضلع سیالکوٹ مین بمقام لونارا اپنے پورانے رفیقون سے خوب لڑائی اوسکے ہوئی اوسکی طرف مہان سنگہ نوجوان رئیس سوکرچکیہ کے مثل کا تہا اور اوسکے مقابلہ پر جہنڈا سنگہ اور سرداران بہنگے کے سب سے زیادہ بہادر سردار تہے باعث اس لڑای کا خفیف تہا نارسنگہ جہنڈا سنگہ کے کسی گانو مین گذرتا تہا اوس نے ایک غلہ کے کہیت مین اپنے گہوڑے چرنے کو جہوڑ دئے سردار بہنگی بہت غصہ مین بہر کر آیا اور اصرار کیا کہ گہوڑون کو ہٹالے نارسنگہ نے کہا کہ گہوڑون کو چرتے ہوئے مین دق نہین کرونگا اس توہین کے جہنڈا سنگہ برداشت نہ کرسکا اور سب اپنے آدمی جمع کرکے اور جتنی دوست اکہٹے کرسکا اکہٹے کرکے اوس نے نارسنگہ کی طرف کوچ کیا نارسنگہ بہی اوسکے مقابلہ کے واسطے تیار تہا لڑائی سے کچہ فیصلہ نہین ہوا اور کچہ عرصہ کے بعد نارسنگہ کی سوکرچکیہ دوست اس بات سی بہت ناراض ہوئے کہ نارسنگہ نے اپنی بیٹی کریم کور کے امرسنگہ سردار جہنڈا سنگہ کے بہتیجی سے شادی کردی مگر سوکرچکیون سے نارسنگہ نے فاش عداوت نہ کرے ۱۷۷۹ء مین مہان سنگہ کی بیٹے کے ساتہہ لاہور کی فتح مین وہ شریک تہا ٭

نارسنگہ ۱۷۸۱ء مین مرگیا اوسکا فرزند اکبر رام سنگہ اوس سے کچہ مہینے پہلے جسونت رآد ہوکر مرہٹہ کے لشکر مین ہیضہ کرکے مرچکا تہا اوسکے مرنے پر رنجیت سنگہ نی اس خاندان کے بہت سے علاقہ پر قبضہ کرلیا او دیہات علاقہ سیالکوٹ اور تعلقجات سدہوان گہنے والہ اور چمیاریے پر تصرف کرلیا دیہہ چمپاری اس خاندان

کے قبضہ مین رہا اور ملکیت اس قصبہ کے اب تک اِس خاندان کے ہے ؛

چمیاری بہت پُرانا قصبہ ہے اور اوسکے ابتدا کے باب مین کئی روائتین ہین کہ وہ اِس جگہہ بیان کیجاتے ہین ؛

ایک روائیت یہہ ہی کہ راجہ سالواہن سیالکوٹ والا جو قریب سنہ ۹ عیسوی مین سلطنت کرتا تہا جب اوس طرف سے گذرا جہان اب چمیاری ہے تو اوس نے ایک لڑکی ایک کنوئین پر پانی بہرتے دیکہی اوسکے حسن دلفریب کو دیکہکر اور حیران ہو کر اوسکا نام دریافت کیا اور معلوم ہوا کہ اوسکا نام چمپا تہا اور رئیس راجپوت اوس ضلع کی دختر تہی سالواہن نے اوس سے شادی کی درخواست کی لیکن اوسکے باپ نے انکار کیا اسواسطیکہ راجہ کے نام سے لڑکیان بہی اور لڑکیون والے ماباپ بہی خوف کرتی تہے کیونکہ راجہ موصوف ایک جور روز کیا کرتا تہا اور باکرہ عورتین ملک مین کم ہوتی جاتی تہین مگر راجہ اس انکار سے اپنے مطلب سے باز نہ آیا اوس نے قسم کہائی کہ اگر چمپا کے ساتہہ شادی ہو جاوے تو آتہہ روز تک شادی نہ کرونگا اور اِس شرط معقول پر لڑکی کے باپ نے اقرار کیا مگر آتہہ دِن مین راجہ سالواہن حسین چمپا پر ایسا مفتون ہو گیا کہ اوس نے اور اپنے زوجگان کو طلاق دیدیا اور تمام عمر کے واسطے چمپا ہی کو رکہا اور اپنی عشق کے نام کیواسطے تا کہ ہمیشہ کے واسطی یادگار رہے راجہ نے اوس کنوئین کے گرد جہان اوس نے پہلے چمپا کو پانی بہرتی ہوئی دیکہا تہا اوس کے نام سے قصبہ چمپاری آباد کیا ؛

ایک اور روایت یہہ ہے کہ چمیاری یا چمپاری راجہ سالواہن کے چاہتے بے بے کی ذات کے نام سے آباد ہوا تہا جسکا نام لونا تہا جو راجہ چمپا بینکہہ والی چمبیال راجپوت کی بیٹی تہی وہ رسالو کی مان تہی جسکی نام سی سیالکوٹ کا نام رسالکوٹ مشہور تہا لونا کا حسن مشہور و معروف تہا لیکن نیکبخت ایسی نہ تہی چنانچہ قصہ سے معلوم ہوگا اچہران کو جو راجہ کے ایک اور رانی تہی ایک حسین لڑکا پیدا ہوا اوس لڑکے کا نام پورن رکہا گیا منجمون نے جو طفل نوزاد کا زائچہ بنانے کو قلعہ مین جمع ہوئے تہے بیان کیا کہ اگر بارہوین سالگرہ سے پہلے لڑکے کا باپ اوسکو دیکہہ لیگا تو نہایت سخت آفت اوس لڑکے پر پڑیگی اوس زمانے مین منجمون کے اقوال پر اعتقاد ہوتا تہا چنانچہ ایک اونچا برج بنایا گیا اور لڑکی

اوس بیچ مین رکہا تا وقتیکہ ملازمون نے سمجہا کہ بارہ برس پورے ہوگئے اوس لڑکے کو باپ کے پاس لے گئے اور باپ اوسکو دیکہکر بہت خوش ہوا مگر ایک روز حساب مین فراموش ہوگیا تہا بارہ برس پورے نہ گذر چکے تہے +

جب لونا نے اوس محبوب لڑکے کو دیکہا فورًا اوسپر عاشق ہوگئے یہہ قصور اوسکا چندان نہ تہا کرہون کا پہل تہا اور آخر کار جب اوس سے ضبط نہ ہوسکا تو اوس نے پورن کو بغل مین پکڑلیا اور اپنا عشق جتایا مگر یہہ لڑکا برج مین عالم تنہائی مین عشق کا فن نہ سیکہا تہا اور لونا کی آہ وزاری سنکر ہنس پڑا اور وہان سے بہاگ گیا اس عورت کا یہہ حال ہوا کہ اسطرح جب پورن نے اوس پر توجہ نہ کی اوسکو بہت غضب ہوا اور بجاے عشق کے نہائت عداوت اوسکو ہوگئی اوس نے بال نوچے اور کپڑے پہاڑ ڈالے اور جب راجہ اندر آیا تو روکر کہا کہ پورن نے اوس پر ہاتہہ ڈالنا چاہا تہا راجہ نے تحقیقات نہ کی بلکہ فورًا حکم دیا کہ لڑکے کو جنگل مین لیجاکر مار ڈالین اس طفل خوردسال کو جب جلاد لیچلے تو اوس نے بہت منت کی کہ جان بچادین مگر عرصہ تک اوسکے باپ کے جلادون نے منظور نہ کیا آخر کار جلادون نے وعدہ کیا کہ نہین مارینگے مگر اونہون نے اوسکے دونو ہاتہہ کاٹ ڈالے اور اوسکو ایک کنوئین ⁑ مین پہینک دیا کہ وہان مرجاویگا مگر خدا کی قدرت سے پورن کی زندگی باقی رہے اور دو سال کے بعد جوگی گورکہناتہہ اوس موقع پر اپنے بارہ ہزار چیلون کے ساتہہ آیا ایک نے ان چیلون مین سے جو کنوئین مین سے پانی کہینچا تو دیکہا کہ لڑکا کنوئین مین ہے اور اوسکو نکالکر اپنے گورو کے پاس لیگیا جوگے نے کرامات سے اوسکی دونو ہاتہہ پہر پیدا کردیئے گورکہناتہہ تب پورن کو قلعہ مین لیگیا اور اوسکی مان اچہران کے پاس لیگیا اچہران اپنے پسر کے غم مین اندہے ہوگئی تہی اوس کی بینائی پہر آگئے راجہ سالواہن ان عجایب واقعات سے حیران اور پریشان ہوگیا اور چاہا کہ اپنا راج اپنے فرزند کو دیدے مگر پورن نے قبول نہ کیا اور دنیا کو ترک کرکے گورکہناتہہ کا چیلہ ہوگیا اور تا دم مرگ اوسکی ساتہہ تہا ⁑

⁑ یہہ کنوان اب تک سیالکوٹ کے پاس موجود ہے +

⁑ یہہ دونون روائتین الف لیلا کے کہانیون کے سی ہین مگر پنجاب مین کئے سو برس سے مشہور ہین اور غالب ہے کہ بعض کہانیان الف لیلا کے ہندوستان سے نکلے تہین +

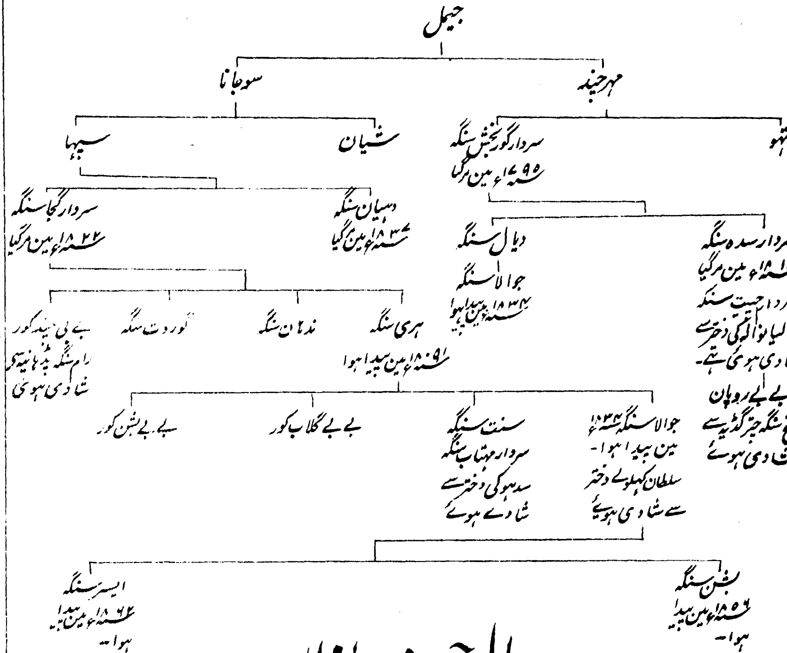
غرضکہ چہپاری کی آبادی کے باب مین ایسی روائتین ہین اورچہپاری بلاشبہ بہت پُرانا قصبہ ہے یہہ قصبہ تقریبًا تمام وکمال بڑے طوفان مین غارت ہوگیا تہا جو ایک ہزار برس کے قریب ہوئے پنجاب مین آیا تہا کہ اوس وقت پانچون دریا پنجاب کے آپس مین مل گئے تہے مگر زمانہ شاہان اسلام مین یہہ قصبہ پہر آباد ہوگیا تہا ۱۷۷۲ء مین سکہون نے اس قصبہ کو جلا دیا تہا اورجب نارسنگہ کے قبضہ مین آیا تو ویران تہا مگر اوس سردار نے اوسکو پہر آباد کیا اور قصبہ کو بہت بڑہا دیا +

نارسنگہ کے بیوہ اور اوسکی بیٹے ہری سنگہ کے وفات کی بعد اِس خاندان کا جو تہوڑا سا علاقہ تہا اور بہی کم کیا گیا اورجی سنگہ کے مرنے کے بعد مہاراجہ شیر سنگہ نے ۱۸۱۶ء مین کُل علاقہ ضبط کرلیا +

سردار گوردت سنگہ کے پاس جو مہاراجہ دلیپ سنگہ کے خاص فوج کا کمیدان تہا انبالہ کے متصل دنارپوال مین بارہ سو روپیہ جاگیر ہے اوسکے وفات پر اِس مین سے نصف جاگیر ضبط ہوجاویگے اوسکے دو بیٹے پرتاب سنگہ اور نہال سنگہ ۱۸۴۸ء مین مفسدہ مین شریک ہوگئے تہے اور اونکے جاگیرین ضبط ہوگئین تہین کہیم کور سردار جی سنگہ کی بیوہ کو پانچ سو روپیہ سال پنشن ملتی ہے +

خاندان رندہاوا

نمبر۴ ہری سنگہ دودیہ



حال خاندان

موضع دودہ ضلع گورداسپور کے شکرگڈہ کے پرگنہ مین ہے اور مثل موضع جہنڈا اس گانو کو بہی دہیر رندہاوا نے آباد کیا تہا پہلے جہنڈا آباد ہوا تہا اور وہان سی آگر دودہ مین لوگ بسے تہی خاندان دودہ کے آدمی مثل عام کشتکاروںکی کئے پشت تک اپنی زمین مین خود ہل چلاتے تہے اور کشتکاری کرتے تہے تاوقتیکہ گوربخش سنگہ نے اوایل فروغ قوم سکہان مین مذہب سکہہ اختیار کیا اور سلحہ بندی شروع کی گوربخش سنگہ معہ اپنی بہائیکے

بہنگیون کی مثل مین شامل ہوا اور تہوڑے عرصہ مین کسیقدر فروغ پاگیا اپنے ہمسایونکے ساتہہ ہمیشہ لڑتا رہتا تہا اور ایک جنگ مین اامی کے ساتہہ جو قوم پیداسی تہا گوربخش سنگہ کا بڑا بہائی نتہو مارا گیا تہا گوربخش سنگہ نے متصل دودہ بہت سا ملک حاصل کیا معہ سادتا نوال اکہنور جسرا اور بہوپال والا علاقہ جمون مین سے بہی کچہہ ملک لیا اور شہر جمون کے پرے قریب یعنی چند میل کے فاصلہ پر ہے ایک قلعہ اوسنے تعمیر کیا یہہ شخص قریب ۱۷۹۵ء مین مرگیا اور اوس کے بعد اوسکا بیٹا سدہ سنگہ اوسکا وارث ہوا یہہ شخص بہی کسیقدر نامور رہا اور اوس نے اپنے خاندان کے مقبوضات مین ایزادی کی +

دونو سدہ سنگہ اور اوسکا باپ راجہ جمون کے سخت دشمن تہے اور اس عداوت کے سبب سے سدہ سنگہ ایک مرتبہ جان سے کہو بیٹہا تہا یعنے لالہ چک کو سوار ہوکر جاتا تہا جو جمون سے قریب پانچ میل کے ہے رنجیت دیو نے ایک گہات لگا رکہے تہے راجہ کی فوج نے اوسپر بندوق دانی کے اوسکے گہوڑے کو گردن مین زخم لگا ایک گولی سدہ سنگہ کے زین مین لگ کر رہگئے ایک اوسکے تلوار کے قبضہ مین لگے اور سدہ سنگہ بہت مشکل سے جان بچا سکا سدہ سنگہ ۱۸۱۲ء مین مرگیا اور اوسکے خاندان نے جانکر کہ رنجیت سنگہ کا مقابلہ کرنیکے تاب نہین ہے کچا سنگہ بدہ سنگہ کی رشتہ دار کو جسکے اولاد نرینہ نہین تہے لاہور کو دولاکہہ روپیہ ایک ہاتہی اور بیش قیمت گہوڑے دیکر بہیجا اور اطاعت کرنیکا پیغام بہیجا مگر رنجیت سنگہ نے بدہ سنگہ کے موت کی خبر سنکر پہلے ہے گنڈا سنگہ صافی کو معہ سپاہ قلعہ جسر پر تصرف کرنیکو بہیجا تہا تہا کہ یہہ قلعہ دو وہی قریب پانچ میل کے فاصلہ پر تہا اس خاندان نے سارا حال بیان کیا اور درخواست کی کہ جبتک مہاراجہ کا حکم پہونچے تامل کیا جاوے مگر گنڈا سنگہ نے نہ مانا اور قلعہ پر حملہ کا فوراً حکم دیا مگر نقصان اوٹہایا اور ہزیمت پائی جب رنجیت سنگہ کو اس ہزیمت کی خبر پہونچی تو وہ ہنسے اور کہا کہ صافی کا صافہ اوتر گیا اس لطیفہ کی شرح درکار ہے گنڈا سنگہ پلٹن کے کیدان ہونیسے پہلے صافی تہا یعنے رومال لیکر جسے پنجاب مین صافہ کہتے ہین مکہیان ہلایا کرتا تہا اور پنجاب مین صافہ پگڑی کو بہی کہتے ہین کہ پگڑی کا اوترجانا ممالک مشرقیہ مین بڑی بیحرمتی ہے رنجیت سنگہ ٹہٹہہ کے باتین کم کیا کرتے تہے اور اس لطیفہ کو کہکر وہ ایسے خوش ہوئے کہ کچا سنگہ سے وہ بلطف پیش آئے اور پچیس ۲۵ گانو بعوض نوکری ۸ اسوارون کی اوسکو واگذار کئے بہہ

شخص مہم ہائی کشمیر اور ملتان مین مہاراجہ کے ساتہہ گیا تہا اور سنہ ۱۸۱۳ء مین اٹک کی لڑائی مین دیوان محکمچند کے ماتحت لڑا اور منگیرہ کے محاصرہ مین بہی موجود تہا گنجا سنگہ سنہ ۱۸۲۲ء مین اس مہم کے ایک سال کے بعد مرگیا اوسوقت اوسکی کل جاگیر مہاراجہ نے ضبط کرلے +

ہری سنگہ گنجا سنگہ کا فرزند اکبر اس حال مین بالکل مفلس ہوگیا اور اوس نے سرداران سندہانوالیہ کے نوکری اختیار کی یعنے لہنا سنگہ اور شمشیر سنگہ کی کہ اونہون نے آخرکار اوسکو پچاس سوارون کا افسر کیا جمرود مین ہری سنگہ شجاعت سی لڑا جہان ہری سنگہ نلوہ مارا گیا تہا اور اس موقع پر اوسکے اچہے طریق کے سبب سے رنجیت سنگہ نے اوسکو انعام دیا +

ستلج کی لڑائی مین ہری سنگہ سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ کے زیر حکم لڑا اور لاہور کے تصرف کے بعد ہری سنگہ سردار موصوف اور لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کے ہمراہ بنون کو گیا اوسکی تنخواہ چہہ سو روپیہ سال تہی جب ملتان مین فساد ہوا تو ہری سنگہ اپنی سردار کے ساتہہ وہان گیا اور راجہ شیر سنگہ کے ساتہہ شامل ہوگیا وہ تو کہتا ہی کہ اوسنے معہ کمیدان کرم بخش ٹہالیہ کے فوج مفسدان مین سے نکلنا چاہا تہا اور بلکہ بہاگنا شروع کردیا تہا مگر دشمن نے اونکو دیکہہ لیا کرم بخش جو آگے آگے سوار جاتا تہا گولی لگ کر مارا گیا اور ہری سنگہ اسیر ہوا یہہ بیان صحیح ہویا نہین یہہ بات تحقیق ہے کہ ہری سنگہ مفسدون کی طرف سے رامنگر اور گجرات مین لڑتا رہا اور اس سبب سی اوسکا گانو فتووال جمعی چہہ سو روپیہ اور کسیقدر حصہ موضع دودہ کا ضبط ہوگیا اوسکی پنشن پانسو روپیہ کی بہی ضبط ہوئی مگر سنہ ۱۸۵۲ء مین اوسکو سو روپیہ کی پنشن ملی کہ اب تک وہ کہاتا ہے +

آند کور سردار سدہ سنگہ کی بیوہ کا حصہ جو موضع دودہ مین تہا جب تک وہ زندہ رہے واگذار رہا اور اوسکی مرنے کے بعد ضبط ہوا +

جوالا سنگہ ہری سنگہ کا بیٹا سورج مکہی پلٹن مین انبالہ مین ملازم ہوا تہا اب وہ پولس مین نوکر ہے +

سنت سنگہ ایک اور بیٹا ہری سنگہ کا سنہ ۱۸۵۸ء مین ہاڈسن صاحب کے سوارون مین بہرتی ہوا تہا اور ہندوستان مین اوس نے اچہی خدمت کی سنہ ۱۸۶۰ء مین اوس نے بیماری کے سبب سی نوکری چہوڑ دے +

خاندان رندہاوا

نمبر۵ نند سنگہ کتہونگلیہ

صاحب سنگہ
سنہ ۱۸۰۱ء مین مرگیا

- چیت سنگہ
  - گلاب سنگہ
    - نند سنگہ
      ایک دختر جسکی شادی مل سنگہ پراریہ کے ساتہہ ہوئی ہے
  - لکہا سنگہ
    - بدہا سنگہ
    - کاہن سنگہ
- بدہ سنگہ
  - پرتاب سنگہ
    سنہ ۱۸۴۸ء مین مرگیا۔

حال خاندان

چودہری ڈالا نے جو رندہاوا سے دسوین پشت مین تہا موضع چونڈہ ضلع امرتسر مین آباد کیا تہا اوس کے چار بیٹون لگو۔ جہنو۔ رام اور لکہن نے دیہات کتہونگل۔ ساہنسی وال۔ وریام ننگل اور روپووالی آباد کئے تہے صاحب سنگہ جس نے پاہل اور سنہ ۱۷۶۰ء کے قریب سکہہ ہوگیا تہا لگو کا پڑپوتا تہا وہ سردار جی سنگہ کنہیہ کے ساتہہ شامل ہوا تہا اور اوس نے کتہونگل دہرم کوٹ اور کلووال کے نواح مین تیس۳۰ گانو پر قبضہ کرلیا تہا صاحب سنگہ بہادر آدمی تہا اور چودہ زخمون کے داغ اوسکے بدن پر تہے صاحب سنگہ سکہون کے طرف اونکے سب لڑائیون مین لڑتا رہا اور آخر کار رامگڈہیون کی قوم کے ساتہہ لڑائی مین اٹل گڈہ کے قلعہ کے سامنی مارا گیا تہا اوسکے دو بیٹے چیت سنگہ اور بدہ سنگہ اوسکے بعد اوسکے علاقہ پر وارث ہوئے مگر ان مین سے جو بڑا تہا تہوڑے عرصہ کے بعد لوہا منڈوالے مین رامگڈہیون کے ساتہہ لڑائی مین جنہون نے اوس کے باپ کو مارا تہا مارا گیا +

بدہ سنگہ اخیر سرداران کہنہ مین سے تہا جنہون نے رنجیت سنگہ کی اطاعت اختیار کی رنجیت سنگہ نے اوسکو

اور جیت سنگہ کے بیٹون کو اونکے علاقون پر قابض رکہا بدہ سنگہ فوج مین ہزارہ یوسف زئی اور کشمیر
مین سنہ ۱۸۳۱ء تک خدمت دیتا رہا اوس سال مین بیماری کے سبب سے اوس نے فوج کی نوکری چہوڑ دی
اور مہاراجہ نے اسکے کُل گانوسواے لدہا منڈا جمعی تین ہزار روپیہ اور ایک حصہ کتہونگل کے ضبط کرلئے تین
سال کے بعد بدہ سنگہ مرگیا اور اوسکا ایک ہی بیٹیا جو پرتاب سنگہ تہا گہوڑ چڑہ کلان مین بہرتی کیا گیا اور
پہوندیہ پلٹن مین جمعدار مقرر ہوا تہا سنہ ۱۸۴۰ء مین اوس پلٹن کا کمیدان ہوا سنہ ۱۸۴۲ء مین پرتاب سنگہ کرنل
ہوا اور موضع خبابی جمعی ایک ہزار روپیہ کا اوسکو جاگیر مین ملا یہہ شخص سنہ ۱۸۴۴ء مین لاولد مرگیا ٭
اِس خاندان مین سے کوئی اور شخص کسی رشد کا آدمی نہین ہوا نند سنگہ جو اب رئیس خاندان ہے سنہ ۱۸۴۸ء
مین نوکری چہوڑ دی اور جاگیر کہو دی وہ کتہونگل مین رہتا ہے جہان نصف گانو کی زمینداری اور ایک
چاہ اوسکے قبضہ مین ہے ٭

خاندان رندہاوا

سردار صاحب سنگہ عیسیٰ پوریہ

سردار دسوندا سنگہ
|
سردار بہگت سنگہ
|
سردار رام سنگہ
۱۸۳۶ء عیسوی مین مرگیا
|
سردار صاحب سنگہ
مرگیا
|
اکوا سنگہ ۱۸۳۴ء
مین پیدا ہوا۔

حال خاندان

خاندان رندہاوا مین سے پہلا خاندان جوکسیقدر فروغ کا لایق تذکرہ کے ہے خاندان عیسیٰ پوریہ ہی اُسکا بانی دسوندا سنگہ سنہ ۱۷۶۳ء مین سکہہ ہوا تہا اور آدینہ بیگ کا نوکر ہوا تہا اوسکے ساتہہ وہ ۱۷۸۵ تک رہا + اوسکے بعد وہ بہنگی کی مثل مین شامل ہوا اور چودہری رامان کے رسوخ کے سبب سے جو رندہاوا راجپوت تہا اور دور کا رشتہ دار تہا اوسکو ایک جاگیر جمعی قریب بیس ہزار روپیہ سال کی ملی جس مین دیہہ عیسیٰ پور شامل تہا کہ یہہ گانوتب سے برابر اِس خاندان مین رہا ہے اور دسوندا سنگہ کے خاندان کا نام اسی گانو سے شروع ہوا ہے اوسکے بیٹے بہگت سنگہ نے پُرانا علاقہ بہی قایم رکہا اور نئی جاگیر بہی حاصل کی اور سنہ ۱۸۰۹ء کے قریب سردار رام سنگہ رنجیت سنگہ کے ساتہہ شامل ہوگیا مہاراجہ نے دیہات عیسیٰ پور۔ بوآلا سرن اور دیہات دیگر ضلع امرتسر مین اوسکی نام بحال رکہے کئی موقعون پر اوس نے اچہی خدمات کین اور سنہ ۱۸۱۸ء مین پانچ لاکہہ روپیہ کی جاگیر اوسکو ملی اِس شرط پر کہ سات سوار اور دو ہزار پیادون کے نوکری دی یہہ جاگیر خاص مہم کشمیر کے بابت

دے گئے تہے اور منگیرہ کے فتح کے بعد ضبط ہو گئے تہے *

سنہ ۱۸۲۴ء مین رام سنگہ شہزادہ کہڑک سنگہ کے سرکار مین نوکر ہوا تہا اور اوس سرکار مین سنہ ۱۸۴۰ء تک رہا اوسکی بعد وہ راجہ سوچیت سنگہ کے فوج مین بہرتی ہوا اوس نے کلو۔ کانگڑہ اور مہاراجہ کے بہت سی مہمون مین خدمت کیے اور سنہ ۱۸۳۶ء مین وفات پائی اپنے باپ کے وفات کے وقت اوسکا بیٹا صاحب سنگہ کچھ عرصہ سے سرکار کا ملازم تہا اور اس زمانہ مین راجہ سوچیت سنگہ کی خدمت مین مامور تہا اور دو ہزار روپیہ سالانہ مواجب پاتا تہا اس مواجب مین یہہ اضافہ ہوا کہ معہ علیسی پور اور چند دیگر دیہات کے اصلی جاگیر کے سات ہزار نوسو ۲۳ روپیہ کے گئے *

صاحب سنگہ سنہ ۱۸۴۸ء مین ملتان کے دوسری مہم مین اور کشمیر مین سال آئندہ مین موجود تہا اوس نے ماتحت شہزادہ کہڑک سنگہ اور راجہ سوچیت سنگہ کے منگیرہ اور بنون اور یوسف زئی اور سید دن اور ڈیرہ جات مین خدمت کیے ستلج کے لڑائی کے بعد اوسکا علاقہ ۱۵۲۳ سو پیہ کا گہٹکر رہ گیا اور دس سوارون کی نوکری اوسکو دینے کا حکم ہوا اور اپنے باپ کے بیوگان کو پنشن دینے پڑتے ہے *

سنہ ۱۸۴۷ء مین سو سوارون کی افسری پر مامور ہو کر صاحب سنگہ مانجہ سے معاملہ وصول کرنیکی واسطے دیوان تہنجند ڈاہیوالیہ کے بہائی لالہ منگل سین کو مدد دینے کے لئے بہیجا گیا اور اوسکے بعد وہ زیر حکم کپتان ایبٹ صاحب ہزارہ کو بہیجا گیا تہا سنہ ۱۸۴۸ء و ۱۸۴۹ء مین وہ سرکار کا خیر خواہ رہا اور بہت سی انگریزی حکام نے اوسکے بہت تعریف کیے ہے *

سنہ ۱۸۵۲ء مین منجملہ اوسکے جاگیرات کے علیسی پور پہ تبولا۔ سگل۔ اور سرن جمعی ۲۵۹۷ روپیہ کے سوائی بعض معافیات کے جو اوسکے خاندان کے اور اشخاص کے نام ہی اوسکے حین حیات کے واسطے واگذار ہوئین دیہات علیسی پور سگل۔ اور سرن جمعی ۱۳۸۶ روپیہ کے اوسکے اولاد نرینہ کے نام بسبیل علی الدوام واگذار رہین *

اوسکا ایک ہی بیٹا اکواک سنگہ فوج سرکار انگریزی مین پولیس کا جمعدار تہا سنہ ۱۸۵۷ء مین وہ عہدہ سالداری پر مامور ہوا اور بنون کو بہیجا گیا فساد کے ایام مین اوسکا طریق اچہا رہا اور شجاعت کے سبب سی علیحدہ تنخواہ بہادری کی اوسکو ملے اب وہ کوہاٹ مین رسالدار ہے اور ۲۸۰ روپیہ کا مشاہرہ دار ہے *

سردار صاحب سنگہ علیسی پور کا گہر ضلع امرت سر مین ہے *

جنرل ہرسکھرائے

لچھی رام

سنت رام

جیتا مل

گنڈا مل

سدا سنگھ	ہوشناک رای	گوردت سنگھ	رام رکھا مل	رام سنگھ

گوردت سنگھ:

جنرل ہرسکھرای	رام داس

جنرل ہرسکھرای — مرگیا

جیونداس

سنہ ۱۸۶۳ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

سنہ ۱۷۶۰ء کی قریب لچھے رام ایک شریف آدمی قوم کپور کہتری لاہور سے حافظ آباد کو چلا گیا وہان اوس نے شادی کی اور وہین بس گیا اور اوسکی اولاد تب سے وہین رہتے ہے اِس خاندان مین سے پہلے سرکار سکہان کی نوکری گوردت سنگہ نے کے یہہ شخص شاہزادہ کہڑک سنگہ کی سرکار مین دو ہزار روپیہ سالانہ بموا جب پر فوج سواری مین ملازم ہوا تہا گوردت سنگہ کی شادی لالہ نانک چند دیوان ساون مل کے بڑی بہائی کی ایک دختر سے ہوئی تہی دیوان ساون مل ناظم ملتان تہا گوردت سنگہ کے دو بیٹے ہوئے ایک جنمین سے ہرسکھرای ہے گوردت سنگہ کے بھائی کسے رشد کے آدمی نہین ہوئے *

رام سنگہ کی شادی لالہ گورمکھہ رای دیوان ساون مل کے ایک اور بھائی کی دختر سے ہوئی تہی اور رام سنگہ دیوان ساونمل کی نوکری مین پہلے کارداری کرتا رہا اور بعد ازان ڈیرہ غازیخان مین کمیدان رہا اِسکا مواجب ۱۸۰ سو روپیہ سال تھا *

رام رکھا مل بہی جو حیات ہی دیوان ساونمل کے نیچے ایک کاردار تہا۔

ہرسکہرای ۱۸۳۳ع مین ملتان کو گیا اور دیوان ساون مل نے اوسکو عدالتی مقرر کیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد
اوسکو فوج مین نوکری ملی مگر وہ وہان فقط دو برس رہا کہ اوسکو جب رخصت نہ مل سکی تو اوس نے دق ہوکر
نوکری چہوڑ دی اور لاہور مین آیا اور لاہور مین راجہ دہیان سنگہ کے مہربانی سے اوسکو ایک فایدہ کے
نوکری دربار مین ملی کہ اوس نوکری پر ۱۸۳۹ع تک قایم رہا اوسکے بعد وہ نمک کے پرمٹ مین ملازم ہوکر ملتان
کو بہیجا گیا مگر یہہ نوکری اوس نے فقط چار مہینے کی مہاراجہ شیرسنگہ نے اوسکو ۸۱۰ سو روپیہ سالانہ مواجب پر شیخوپورہ
کا کاردار مقرر کیا مگر راجہ دہیان سنگہ اپنی بدی کا معتوب ہوگیا اور ۱۸۴۱ع مین راجہ دہیان سنگہ کے نامہربانی
کے سبب سے موقوف ہوگیا بعد ازان وہ حویلی کا کاردار مقرر ہوا حویلی پاک پٹن کے متصل ہے مگر اوسکا انتظام وہان
لوگون کو ناپسند تہا اوس نے سردار جواہر سنگہ کو جو وزیر تہا اپنا دشمن بنا لیا اس سبب سے کہ شہزادہ پشوراسنگہ
سے کچہہ ساز کرتا رہا پشوراسنگہ جولائی ۱۸۴۳ع مین اپنے بہائی کی وفات کے بعد لدہیانہ کو بہاگ گیا تہا
اور ہرسکہرای فقط اپنے عہدہ سے ہی نہین برخاست ہوا بلکہ اوسکی جاگیر اور مال ضبط کئے گئے ۔

جب راجہ لعل سنگہ کو اختیار ہوا تو ہرسکہرای پہر مورد الطاف ہوا اوسکو عہدہ جنرل ملا اور اوس برگیڈ کے افسری اوسکو
ملی جو برگیڈ راجہ لعل سنگہ نے اِس امید سے بنانی شروع کی تہی کہ اگر کوئی نیا انقلاب ہوگا تو یہہ برگیڈ جو اوس کے
اپنے بنائے ہوئے تہے اوسکا ساتہہ دینگے اور باوجودیکہ اوسکے دشمن دربار مین اوسکی مخالفت کرتے رہے اور اونکا
یہہ قول تہا کہ اگر کسی علاقہ کو برباد کرنا ہو تو جنرل ہرسکہرای کو وہان بہیجدینا کافی ہے مگر وہ پٹی کا کاردار مقرر
ہوا جو ضلع لاہور کے جنوب و مغربی گوشہ مین ہے مگر جنرل ہرسکہرای اگرچہ اوسکو نیک و بد کا بہت خیال نہ تہا
مگر آدمی ہمت کا تہا اور اچہا عہدہ دار رہا اوسکا بہائی رامداس اکثر کاروبار ملکی پٹی مین کرتا تہا ہرسکہرای
لاہور مین رہتا تہا آخر کار آخر سال مین راجہ لعل سنگہ معزول ہوا اور ہرسکہرای اوسکے ساتہہ معزول ہوا نئے
برگیڈ جسکے فقط ایک رجمنٹ مسمی رام رجمنٹ تیار ہوئے تہے ٹوٹ گئے اور اوسی زمانہ مین جنرل ہرسکہرای کی
کارروائی پٹی کی جاتی رہے ۔

ملتان کے مفسدہ ۱۸۴۸ع کے تہوڑے عرصہ کے بعد ہرسکہرای کرنل ہنری لارنس صاحب کی خواہش سے پنجہہ

مین کار دار ما مور ہوکر بہیجا گیا اور اوسکا مواجب ۱۰۳۴ روپیہ سال مقرر ہوا وہ ایسا زمانہ تہا کہ چستی اور ہمت
اور خیر خواہی کے قدر بہت تہی اور صاحب رزیڈنٹ کے ذہن مین یہہ بات تہی کہ ہر سکہرای پران سب باتون کا بہروسا
تہا حقیقت مین نتیجہ جو ہوا تو انتخاب جایز نکلا باوجودیکہ نمکحرامی کرنیکے بہت ترغیب تہی کیونکہ ناظم ملتان جو
مفسد تہا اوسکا رشتہ دار تہا اور اوسکا اپنا بہائی مفسدون کے ساتہہ تہا ہرسکہرای نے سرکار کا کام خیر خواہی
سے کیا اور اوس مشکل زمانہ مین سرگرمی سے اچہی خدمت کی ضبطی ملک پنجاب پر اوسکے جاگیر ۱۷۹۰ روپیہ کی
اوسکی حین حیات واگذار ہوئی اور اوسکو عہدہ تحصیلداری ملا اور ۲۰۴۲ روپیہ خاص گذارہ اوسکا مقرر ہوا
۱۸۵۷ء مین وہ امرتسر مین تہا اور وہان اوس نے بہت چستی سے خدمت کی اوس نے ۲۶ پلٹن کے مفسدونکا
تعاقب کیا اور تمام علاقہ کو اونکے پیچہے اوٹہا دیا اوسکے جلدو مین اوسکو سرکار سے ایک ہزار روپیہ ملا اور اوسکی
تنخواہ مین اضافہ ہوا ۱۸۵۹ء مین ہرسکہرای کی ترقی عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری پر ہوی اور ضلع شاہپور
مین متعین ہوا اوس کے بعد دیرہ اسمٰعیل خان گوجرانوالہ اور گوجرانوالہ مین رہا ۱۸۶۱ء مین وہ گوجرانوالہ
مین تہا جبکہ ہرسکہرای نابینا ہوگیا تہا اور بعد اوسکے مرگیا اوسکا اب فقط ایک بیٹا زندہ ہے +

سردار فتح سنگہ تہیوریہ

سردار ملکا سنگہ
سنہ ۱۸۰۴ء مین مرگیا

سردار جیون سنگہ
سنہ ۱۸۱۳ء مین مرگیا

سردار انند سنگہ — سنہ ۱۸۳۱ء مین مرگیا — سردار فتح سنگہ — سنہ ۱۸۲۳ء مین پیدا ہوا

سردار گورمکہہ سنگہ — سنہ ۱۸۴۰ء مین مرگیا — بےبے مہتاب کور — لعل سنگہ دہلون سے شادی ہوئی

سردار رام سنگہ — سنہ ۱۸۱۶ء مین مرگیا

شمشیر سنگہ — سنہ ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا۔ — بےبی نہال کور — بہگوان سنگہ چاہل سے شادی ہوئے۔

بےبی عطر کور — سردار لہنا سنگہ بہو وندیہ سے شادی ہوئے۔

حال خاندان

سردار ملکا سنگہ اون زبردست سکہہ سرداروں مین سے ایک تہا جو پچہلے صدی کے نصف آخیر مین زندہ تہے
اوسکا وطن کالے کے متصل قصور تہا مگر اوسکو چہوڑکر اوس نے دیہہ ہتہور آباد کیا اور ترور۔ چند ہیڑ۔ ڈہالن
اور دیگر دہات پر قبضہ کرلیا جو بعض ضلع لاہور مین تہیور کے متصل ہین اور بعض گوجرانوالہ اور گجرات کے ضلع
مین ہین اس علاقہ پر قناعت نہ کرکے وہ شمال کی طرف گیا اور راولپنڈی پر جو اوس زمانہ مین ایک چہوٹی
سی جگہہ تہی اور راول فقیر اوس مین آباد تہے اوس نے تصرف کرلیا ملکا سنگہ نے دیکہا کہ راولپنڈی نہایت اچہے
موقع پر ہے اور اوسکو اپنا دار الحکومت بنایا وہان اوس نے نئے مکان بنائے اور شہر کو لڑائی کے قابل
مضبوط کرلیا اس زمانہ مین راولپنڈی ایسی جگہہ تہی کہ وہان رہنا ناپسند تہا یہہ جگہہ ہندوستان کے راہ پر تہے
افغانون کی زد مین تہی اور گرد ونواح مین جنگ آور قوم آباد تہین مگر ملکا سنگہ اپنی جگہہ بنا رہا اوسنی راولپنڈی کی

گرو تین لاکہہ روپیہ کا ملک فتح کر لیا اور ہزارہ کے اقوام بہی اوسکے نام اور زور کا لحاظ کرتے ہتین اوس نے اپنے گانو تہپور سے جسکو اوس نے آباد کیا تہا لقب تہپوریہ اختیار کیا تہا مگر شمال مین اوسکا نام ملکا سنگہ پنڈیوالہ مشہور تہا اور یہہ نام خاندان کا ابتک مشہور ہے ملکا سنگہ سنہ ۱۸۲۰ع مین مر گیا رنجیت سنگہ جسکی ساتہہ ملکا سنگہ کئی مہمون مین شامل رہا تہا اپنے مین استے طاقت نہین دیکہتا تہا کہ ملکا سنگہ کے علاقہ پر تصرف کرلے اور اوسکو بابا یعنے دادا کہا کرتا تہا اور مجبورا اوس نے جیون سنگہ ملکا سنگہ کے اکیلے بیٹے کے نام علاقہ مذکور واگذار رکہا +

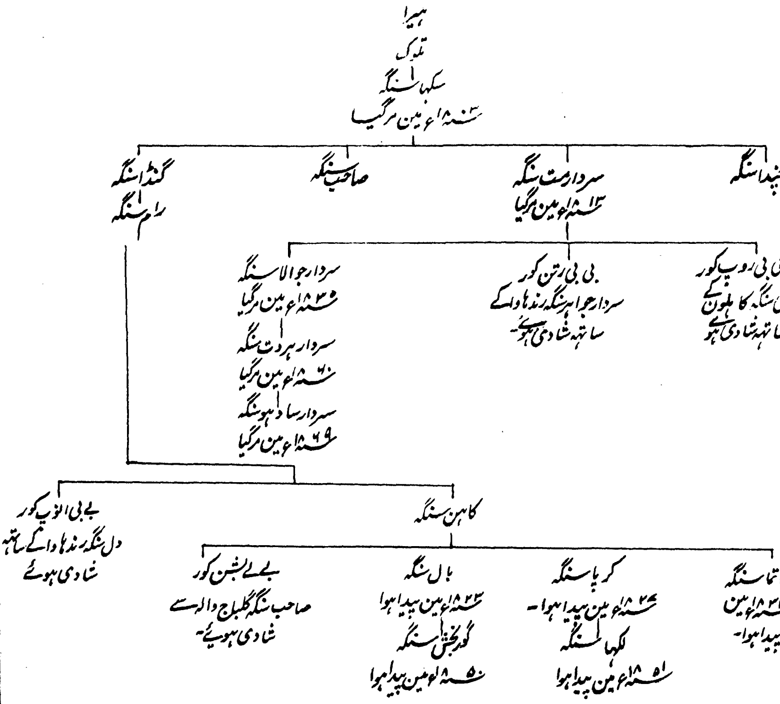
اِس سردار کا حال کچہہ معلوم نہین ہے وہ مہم اول کشمیر مین سنہ ۱۸۱۴ع مین لڑا تہا اور سال آیندہ مر گیا تہا + انند سنگہ جیون سنگہ کے تین بیٹون مین سے جو سب سے بڑا تہا اپنے باپ کی جاگیر کے کسیقدر حصہ پر قابض ہوا مہاراجہ نے ۲۹۲۰۰۰ روپیہ کا علاقہ ضبط کر لیا اور آٹہہ ہزار روپیہ کی جاگیر پرانے علاقہ مین سے واگذار رکہی اور ۴۲۰۰۰ روپیہ کے نئی جاگیر ضلع فیروزپور مین متصل ظفروال بشرط نوکری ایک سو سوار کی دی رام سنگہ کو جو اپنے باپ کے بعد فقط ایک برس زندہ رہا ہزارہ مین جاگیر ملے اور گورمکہہ سنگہ کو سلطانے اور کلری ۲۰۰۰ روپیہ کے جاگیر ضلع گورداسپور مین ملی جو فوج سردار ملکا سنگہ اور جیون سنگہ کے تہی وہ سرکار مین منتقل ہو گئے اور سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ کو سپرد ہوئے اوس فوج کا نام ڈیرہ پنڈیوالہ رکہا گیا اور گورمکہہ سنگہ کو اُس مین نوکری ملی سنہ ۱۸۴۰ع مین اوس زمانہ کے تہوڑے عرصہ کے بعد جب جنرل ونتورا نے قلعہ کملاگڈہ منڈی مین فتح کیا تہا کلو مین فساد ہو گیا اور مفسدون نے ڈیرہ پنڈی والا کاٹ ڈالا اور گورمکہہ سنگہ جو افسر ڈیرہ مذکور تہا مارا گیا انند سنگہ سنہ ۱۸۳۱ع مین مر گیا اوسکا ایک ہی بیٹا فتح سنگہ اوس زمانہ مین آٹہہ برس کا لڑکا تہا اور سنہ ۱۸۳۶ع مین مہاراجہ نے اوسکی جاگیر گہٹا کر ۱۲ ہزار روپیہ کے رکہے اور بتیس سوارون کی نوکری اوسکی ذمہ مقرر کے جو دیہات اوس کے پاس رہے دس تعداد مین تہے یعنے تہپور قلعہ سردار ڈہالو کے اور کالے کے ضلع لاہور مین کہلے اور راجہ تال امرتسر مین لو لی۔ لوہرے اور دو نے سیالکوٹ مین اور کسوکے اور سمونالا گوجرانوالہ مین +

ضبطی ملک پنجاب پر فتح سنگہ کے پسر کے جاگیر تین ہزار روپیہ اوسکے حین حیات واگذار ہوئے اور حکم ہوا کہ چہارم اوس مین سے اوس کے بیٹون کے نام واگذار رہیگی +

۱۵۰۰ روپیہ انند سنگہ کے دو بیوگان اور گور مکہہ سنگہ اور جیون سنگہ کے بیوگان کے نام واگذار رہا ہائی سدا کور فتح سنگہ کے سوتیلی مان مر گئے ہے اور اسکے وثیقہ پنشن ۱۷۵ کے سرکار مین ضبط ہو گئے ہے ❖

سردار فتح سنگہ تہیپور ضلع لاہور مین رہتا ہے ❖

سردار سادہو سنگہ پڈہانیہ



حال خاندان

مانجہہ کے جٹ خاندانون مین بڑے خاندانون مین سے ایک خاندان سندہو ہی اور سردار سادہو سنگہ اس خاندان مین سے ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا بانی سندہو ابتدا مین راجپوت تہا مگر تیرہوین صدی مین غزنین سے جو افغانستان مین ہے مانجہہ کو آیا اور وہان اپنا گہربار لیکر آباد ہو گیا یہہ بات تحقیق نہین کہ اوسکے بزرگ پہلے افغانستان مین کسطرح جاکر آباد ہوئے مگر غالب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلطان محمود جو بہت سی قیدی مہم ہا ہندوستان سے اپنی ساتہہ

لیگیا تہا تب اس خاندان کے بزرگ بہی گئے ہونگے اور سلطان موصوف نے اپنے نئے اور خوبصورت دار السلطنت مین بہت سی یہہ قیدی بسائے تہے بعض سند ہو جٹ کہتے ہین کہ اونکی بزرگ غزنین واقع ہندوستان جنوبی سے آئے تہے مگر یہہ روایت قرین قیاس نہین معلوم ہوتی ہے اور کچھ ثبوت اوسکا نہین ہے +

چنگا جو سندہو سی تیرہوین۱۳ پشت مین تہا صاحب رسوخ چودہری تہا اور اوس نے لاہور سے قریب ۵ میل کے جنوب اور مشرق کے گوشہ مین موضع پڈہانہ آباد کیا تہا کہ وہان یہہ خاندان اب بہی رہتا ہے یہہ شخص اون تیس۳۰ جٹ چودہریون کا افسر تہا جو شاہنشاہ اکبر کے میرتا ادہار تیوال - دولا کانگرہ کی زمیندار کی دختر سی شادی کے بندوبست کیواسطے گئی تہے دولا کانگرہ ضلع فیروزپور مین ودنے کے متصل ہے اکبر بادشاہ نے پہلے اوس لڑکے کو اوسکے گانو مین ایک کنوئین کے پاس دیکہا تہا وہ لڑکی بہت حسین تہی اوسکے سرپر ایک گہڑا پانی کا تہا مگر ایک بچہڑا جو بہاگا جاتا تہا اوسکی رسّی پر پانو رکہدیا اور جبتک اوسکا مالک نہ آپہونچا اوس کو ہلنے نہ دیا اکبر اس طاقت اور حکمت کے کام سے ایسا خوش ہوا کہ اوس نے اس لڑکے سے شادی کرنی چاہی مگر اوس کے باپ نے بلا رضامندی اہل ذات کے یہہ عزت قبول نہ کی اوس نے ایک پنچایت ام بمبرداروں اور چودہریون کی جمع کی تا کہ اس معاملہ کو طی کرین اوس مین ۳۵ جٹ تہی اور ۳۶ راجپوت راجپوتون نے کہا کہ یہہ شادی بیحرمتی کی ہے مگر جٹون نے جنکا افسر چنگا تہا اوسکو پسند کیا چنانچہ شادی ہوگئی اکبر نے ان ۳۵ آدمیون کو زمین اور القاب دئیے اور یہہ ہی ۳۵ آدمی پنجاب کے کل معزز جٹ خاندان کے بزرگ تہے چنانچہ اسی سبب سے اعلی جٹ خاندان پینتیس۳۵ اور راجپوت اعلی خاندان ۳۶ آجتک کہلاتے ہین چنگا سی اوسکے عادات اور وضع سابق سے امید تہی کہ ۳۶ مین شامل ہوگا برخلاف اس امید کے جٹون مین سے پایا گیا اوسکا خاندان اتنی مدت سی کشتکار رہا تہا کہ اونکی تعصبات راجپوتون کے جاتے رہے تہے وہ شخص بہت رسوخ کا تہا اور اوسکا بیٹا اوسکی جگہہ وارث ہوا مگر اوسکا پوتا ڈہا جہانگیر کے سلطنت کے عہد مین ایک خون کے مقدمہ مین چودہری کے منصب سے معزول ہوا تہا +

جب سکہون کو زور حاصل ہوا تو سکہا سنگہ جو اوس زمانہ مین خاندان کا رئیس تہا معہ اپنے دو بیٹون مت سنگہ اور صاحب سنگہ کے سکہہ ہوگیا مت سنگہ سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ کا نوکر ہوا اور صاحب سنگہ سردار گوجر سنگہ لاہور والے کا

نوکر ہوا جسنگه کو رئیس سوکرچکیه نے ۱۲ ہزار روپیه کی جاگیر دی اور جب مہان سنگه مرگیا تو مست سنگه رنجیت سنگه کے نیک و بد مین شامل رہا اور ۱۷۹۹ء مین لاہور کی فتح مین اوسکے ساتہه شامل تہا بعد اوس زمانه کی وه مہم قصور مین شریک تہا اور اپنے آقا کا روز بروز مورد الطاف ہوتا گیا اور بہت سا علاقه اوسکو ملا ۱۸۱۴ء مین جب فوج مہم کشمیر سے واپس آتے تہے وه عقب سپاه کا افسر تہا اقوام کشمیر بہت زور کرکے آپڑی اور مست سنگه کی فوج پر بہت سختی کی اور سردار خود ایسا مجروح ہوا که جان بر نہوا رنجیت سنگه کو اوس کے مرنے کا بہت غم ہوا اور قسم کہائی که اوسکے فرزند جوالا سنگه کے ساتہه دوستانه سلوک کرینگے چنانچه اوسکے نام اوسکے باپ کا کل علاقه واگذار رہا اور اوسکے علاوه سوا لاکہه کے نئے جاگیر اوسکو ہری پور گلیر ضلع کانگره مین بخشی +

سردار جوالا سنگه بہادر اور لایق آدمی تہا ۱۸۱۸ء مین ملتان کی فتح مین وه شریک تہا اور منگیره کوٹ کیوڑ شیرا اور کشمیر مین اوس نے شایان خدمت کی اور ایک مرتبه جب اٹک کا قلعه دار تہا چند صد سوارون سی کل قوم افغان کا خاطر خواه مقابله کیا +

۱۸۲۹ء مین جوالا سنگه کو فالج ہوگیا اور اگرچه ۱۸۳۵ء تک زنده رہا مگر نه میدان جنگ مین خدمت کی قابل رہا تہا نه دربار مین حاضر ہوسکتا تہا کہتے ہین که یہه بیماری اوسکو اسطرح سے ہوئی تہی که کانگڑه کے قلعه کے فوج باغی ہوگئی تہی اور مہاراجه نے جوالا سنگه کو جسکو فوج عزیز رکہتی تہے اسواسطے بہیجا که اوسکو سمجہا کر راه راست پر لاوے قلعه بہت مضبوط تہا اور بزور مطیع نہو سکتا تہا اور جوالا سنگه مجبور فہمایش کرتا رہا اور آخر کار سنجیده اقرار عفو کامل کا کرکے باغیون کو مطیع کیا مگر مہاراجه نے جوالا سنگه کے وعده پر لحاظ نہین کیا اور سرغنون کو قتل کیا اور افسر اور باغیون کو بے عزت کیا مہاراجه کے اس عمل سے جوالا سنگه کو نہایت غم ہوا اور اوس نے اپنی ایسے بے حرمتی سمجہی که اوسکے سبب سی اوسکو وه بیماری ہوئی جس سے وه جان بر نہوا +

سکہه سردارون مین سے ایسا کوئی نہین جسکا نام فیاضی اور بخشش کے سبب سے جوالا سنگه کے نسبت زیاده مشہور ہو کاہن سنگه اپنے رشته دار کے دختر جو تنگ حال مین مرگیا تہا جوالا سنگه نے اپنی دختر بنالی تہی اوسکو اوس نے زر کثیر جہیز مین دیا اور کہتے ہین که اوسکی شادی پر اوس نے ایک لاکہه روپیه سے زیاده خرج کیا اپنی بیماری اخیر کے

شروع مین بہے اوس نے فقیرون اور برہمنون کو قریب ایک لاکہہ روپیہ کے خیرات دیا*
جب شہزادہ شیرسنگہ کا انتظام کشمیر مین نہایت ناقص ہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کو تلاش ہوئی کہ کسی شخص پر غصہ نکالئے تو اور آدمیون مین دیوان بسیاکہا سنگہ چمیاریوالہ جو شہزادہ کا اعلے کارندہ تہا لاہور مین بلایا اوسکا حساب فریبی قرار دیا گیا اور اوس پر سوا لاکہہ روپیہ جرمانہ ہوا بلا تحقیقات ثبوت کے اس مین شک نہین ہے کہ یہہ جرمانہ واجبی تہا اسواسطے کہ اوس زمانہ مین سکہون کے عہدہ دار کشمیر کو ایک خانہ گوسفند گرگون کے حمایت مین سمجہتے تہے مگر دیوان نے کہا کہ مجہے استطاعت اداے جرمانہ کی نہین ہے مہاراجہ نے حکم دیا کہ جبتک یہہ شخص اپنے دولت کا پتا نہ بتاوے تازیانہ لگائے جاوین چنانچہ یہہ شخص دربار سے کہینچکر باہر نکالا گیا اور ڈیوڑہی سے آگے بڑہا جہان راجہ دہیان سنگہ جوالا سنگہ اور اور سردار بیٹہے تہے جب دیوان بسیاکہا سنگہ نے اونکو دیکہا تو درخواست کی کہ مہاراجہ سے سفارش کرو اور کہا کہ مین تمہارے گئو ہون مجہے بچاؤ مگر کسی نے سواے سردار جوالا سنگہ کی اوسکی طرف ذرا بہی توجہ نہ کی اوس نے سب قصہ سنا اور جرات کرکے مہاراجہ کے سامنے گیا اور کہا کہ اوسکو سزا نہ دیجاوے وجرمانہ کے روپیہ مین دونگا رنجیت سنگہ راضی ہوگئی اور چونکہ اونکو فیاضی اور شرافت طبیعت کے قدر نہ تہے جوالا سنگہ سے ایک ایک روپیہ اوس جرمانہ کا بہر لیا اور جیسے توقع ہوسکتی تہے دیوان نے کبہی ایک پیسہ اوس مین سے جوالا سنگہ کو نہین دیا*
ایک اور بات فیاضی کے یہہ ہے کہ پڈہانہ کے گانو مین سے اوس نے اپنی قوم یعنے سندہوؤن سے کبہی معاملہ وصول نہین کیا*
جوالا سنگہ کے وفات پر مہاراجہ نے اوسکی جاگیر کا حصہ کثیر ضبط کر لیا کیونکہ سروپ سنگہ اوسکا ایک ہی بیٹا نالایق تہا اور اگرچہ وہ دربار مین حاضر ہوتا تہا مگر سر خود نوکری نہین کرسکتا تہا مگر اوسکے ۲۵۴۷۲ روپیہ کے جاگیر رہی اور سو سوارون کی نوکری اوسکے ذمہ رہی*
۱۸۴۸ء مین یہہ سپاہ سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ کے ساتہہ ہزارہ مین تہی جب وہ سردار مفسد ہوا تہا اکثر آدمی سرکار کے خیرخواہ رہے اور ضبطی ملک پنجاب پر ہرت سنگہ اور اوسکے ماں کے نام ۹ ہزار روپیہ کے جاگیر واگذار رہے*

سن ۱۸۶۰ء مین ہرروت سنگہ مرگیا اوسکا ایک بیٹا سادہو سنگہ رہا یہہ سردار لاہور کے سرکاری کالج مین پڑہتا رہا اوسکے نام پٹہ ہانہ جمعی دو ہزار روپیہ سال علی الدوام واگذار ہوا اور اوسکا خاندان نہایت شریف خاندانون مین سے ہے ایسا کہ تین سو برس سے زیادہ سے یہہ خاندان متمول اور معزز رہا ہے سردار سادہو سنگہ سنہ ۱۸۶۹ عیسوی مین لاولد مرگیا کل جایداد اوس کے از روئے ڈگری عدالت دیوانی اوس کے ایک ہمجدے رشتہ دار کو مل گئی*

سردار جبا سنگه نوشہرہ ننگلیہ

چوہڑ سنگه
|
سردار مرزا سنگه

- سردار جیت سنگه — ۱۸۴۶ء مین مرگیا
  - وساوا سنگه — ۱۸۶۷ء مین پیدا ہوا
    - ایک دختر خورد سال
- سردار کاہنہ سنگه
  - سردار جبا سنگه — ۱۸۷۰ء مین مرگیا
    - ہرنام سنگه — ۱۸۳۵ء مین پیدا ہوا
      - سردار اروڑ سنگه — بعمر ۳ سال زندہ ہے

حال خاندان

مثل سرداران مجیٹھیہ سردار جبا سنگه شیرگل جٹ قوم کا ہے چودہری سروانی نے جو شیربانی قوم سے تیرہوین پشت مین تہا دیہہ نوشہرہ آباد کیا تہا اس گانو کا نام راے پور سروانی بھی ہے یہہ گانو شاہجہان کے سلطنت کے عہد مین آباد ہوا تہا سروانی کو یہہ گانو معاف ہوا اس شرط پر کہ علاقہ گرد و نواح کا معاملہ وصول کرے کئی پشت تک اس خاندان مین چودہری کا منصب رہا اور معاملہ جو وصول ہوتا تہا خزانہ شاہنشاہی مین داخل کیا جاتا تہا مگر مرزا سنگه سردار جی سنگه اور حقیقت سنگه کنہیہ کے مثل مین ۱۷۵۲ء مین شامل ہوا اور جو علاقہ فتح ہوا اوس مین سے دیہات رتن گدہ - اچک بہوری - بہیکو چک - رحیم پور - سالو وال - ملکانہ اور کئی اور دیہات جمعی ۱۵ ہزار روپیہ سال کے اوس مین داخل تہے *

مرزا سنگه ۱۷۸۰ء مین مرگیا اور سردار جیمل سنگه حقیقت سنگه کے فرزند نے اس بات کو فراموش کرکے کہ اوسکے باپ نے بہت سی عمدہ خدمتین کے تہین علاقہ مین سے حصہ کثیر ضبط کر لیا اور سردار فتح سنگه کنہیہ نے

اوسکو اوبہی زیادہ گہٹا دیا مگر جب مرزا سنگہ کے بیٹے عمر مین زیادہ ہوئے تو سردار ندہان سنگہ گنہیہ نے اون کو ماڈہو پور اور ساتووال ضلع ہوشیارپور مین جمعی پندرہ سو روپیہ کی بخشی اور مائی سدا کور مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ساس نے کاہنہ سنگہ کو دیہات بہوگڈہ اور کوہالہ جمعی دو ہزار روپیہ سال کا دیا جب رنجیت سنگہ نے سکہون کا علاقہ چہین لیا تو کاہنہ سنگہ کے پاس سے دیہات مندرجہ اخیر جاتے رہے مگر اوسکو فوج سواری کشادہ مین عہدہ ملا اور اپنی رجمنٹ کے ساتہہ قصور مین اور مہم کانگرہ مین ۱۸۰۹ء مین لڑا ✤

جب سردار دیسا سنگہ مجیٹہیہ علاقہ کوہستان مابین بیاس وستلج کا ناظم مقرر ہوا تو کاہنہ سنگہ اوسکی زیر حکم مامور ہوا تہا اور اوس زمانہ مین دونو کاہنہ سنگہ اور اوسکا بیٹا جسا سنگہ سرداران مجیٹہیہ کے ملازم رہے یہہ دونو سرداران مجیٹہیہ کے ساتہہ میدان جنگ مین لڑا کرتے تہے اور ملکی عہدون پر اونکے تحت مین نوکری کرتی ہتی اور اونکا حال اونکے آقاؤن سے کسی بڑے بات مین مختلف نہین ہے ✤

سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ کے ماتحت سردار جسا سنگہ دو سال تک دربار صاحب امرتسر کا مہتمم رہا جب لہنا سنگہ بنارس کو چلا گیا تو جسا سنگہ دربار لاہور کی نوکری مین رہا مگر ضبطی ملک پنجاب پر اوسکے نوکری جاتی رہی اور اوسکی نقد پنشن سات سو ستر روپیہ سال کے ضبط ہوئی ✤

جسا سنگہہ کی قبضہ مین ۲۰۰۸ کی جاگیر ہے جس مین سے جنڈر کلان ضلع گورداسپورہ مین ہی اس جاگیر مین ملکانہ حقیت - ساتووال - بہرام پور - ملکوالہ - رتن گڈہ - اور شیر گڈہ ہین اور علاوہ اسکے دو چاہات نوشہرہ ننگل اوسکے خاص گانو مین یہہ جاگیرات علی الدوام واگذار ہوئی ہین اس شرط پر کہ جسا سنگہ چہارم اور اوسکی ورثاء نصف جمع سرکار مین دیتے رہین ✤

ہرنام سنگہ جو سردار جسا سنگہ کا ایک ہی بیٹا ہے پولیس کے محکمہ مین ڈپٹی انسپکٹر ہے ✤

جی سنگہ کاہن سنگہ کا بہائی کبہی سرداران مجیٹہیہ کے ماتحت نہین رہا تہا اپنے باپ کے مرنے کے تہوڑے سے عرصہ کے بعد اوسکو راجہ ہیرا سنگہ کے بریگیڈ کی کمیدانی سے ملے تہے اور اوسکے باپ کے نصف جاگیر اوسکے نام واگذار رہی تہی ملتان بنون پشاور اور جگہہ وہ خدمت کرتا رہا مگر کسی فروغ کا آدمی نہین تہا ✤

جی سنگه ۱۸۴۶ع مین مارا گیا تہا اور اوسکے پیچہے اوسکا ایک بیٹا وساوا سنگه باقی رہا جو اوسوقت چہه مہینی کا تہا +

دیوان رتن چند ڈاڑہیوالہ

- لاله جوالہ ناتہه
  - لاله کرم چند
    - دیوان تارا چند — ۱۸۵۸ع مین مرگیا
    - لاله منگل سین — ۱۸۶۴ع مین مرگیا
      - لاله بدہا مل — ۱۸۵۸ع مین پیدا ہوا
    - دیوان رتنچند — ۱۸۷۳ع مین مرگیا
      - بہگوانداس — ۱۸۳۸ع مین پیدا ہوا
        - راجکور — ۱۸۵۸ع مین پیدا ہوئی
      - روپ چند — ۱۸۴۴ع مین پیدا ہوا
      - برکت رام — ۱۸۵۵ع مین پیدا ہوا
    - لاله ہرنام داس — ۱۸۳۶ع مین پیدا ہوا

حال خاندان

رتن چند ڈاڑہیوالہ کا خاندان ابتدا مین موضع پایل سے آیا ہے جو لدہیانہ اور پٹیالہ کے بیچمین واقع ہے اِس خاندان کے آدمی مختلف منصبون پر شاہان اسلامیہ کے عہد مین مامور رہے تہے جب سکہون کو فروغ ہوا تو جوالا ناتہه سردار چڑت سنگه سوکرچکیہ کے نوکری مین منشی ہوا اور سردار موصوف اور اوسکے فرزند مہان سنگه کی نوکری اونکی وفات تک کرتا رہا کرم چند کو پہلے سردار بشن سنگه کلال معتبر مہاراجہ رنجیت سنگه نے نوکری دی تہی سردار بشن سنگه ۱۸۱۲ع مین بنارس کو چلا گیا تہا اور وہان وہ مرگیا بعد ازان کرم چند اعتبار کی نوکری مین مہاراجہ کا نوکر رہا ۱۸۰۵ع مین جب مہاراجہ رنجیت سنگه خفیہ طور پر ہردوار گئے تہے تو کرم چند اونکے ساتهه گیا تہا اور سال آئندہ مین جب سرکار لاہور اور سکہه سرداران جنوب ستلج مین دار و مدار ہوئے اوس معاملہ مین کرمچند شریک تہا ۲۵ اپریل ۱۸۰۹ع مین جو عہدنامہ سرکار انگریزی کے ساتهه ہوا تہا اوسکے تیار کرنی مین بہی

کرمچند شریک تہا اوس سے کچہہ عرصہ پہلے کرم چند دفتر لاہور کا سر دفتر مقرر ہوا تہا اوس زمانہ مین حساب وکتاب قاعدہ کہ نہین رکہا جاتا تہا بہوانی داس نے پہلے سنہ ۱۸۰۹ع مین حساب وکتاب کا قاعدہ قایم کیا اوس وقت سے کرم چند اوسکے ماتحت کام کرتا رہا اور ۱۸۲۶ع یعنے اپنے وفات تک اوس دفتر مین ملازم رہا *

اوسکا سب سے بڑا بیٹا تارا چند چہوٹی عمر مین سرکار کا نوکر ہوا تہا اور پہلے ہے نوکرے اوس نے ماتحت دیوان کرپارام پشاور مین ۱۸۲۲ع مین کی تہی سال آئندہ وہ کانگرہ کو بہیجا گیا تہا اور ملکی اور جنگی اختیارات اوسکو اس غرض سے دیئے گیئے تہے کہ مالیہ وصول کرے اور ۱۸۳۲ع مین فیروزپور مین مامور ہوا تہا اسواسطی کہ اوس ضلع کے شورہ پشت باشندون کا انتظام کرے اور ڈکیٹی کو جو بہت عام ہوگئے تہے فرو کرے پیچہی پیچہی تاراچند کو خطاب دیوانے ملا تہا اور بنون ٹانک اور ڈیرہ اسمعیل خان مین مامور ہوا تہا یہان اوسکا انتظام بہت کامیاب نہین ہوا رئیسان سرحد مین سے دلاسہ خان بنون والی سے کوئی زیادہ مخالف سکہون کا نہین تہا دیوان تاراچند کے ساتہہ دلاوران سکہہ کے زبدہ سردار تہی یعنی سردار ان آٹاری مجیٹہہ نکہ اور بوٹالہ دیوان تاراچند نے اپنے آٹہہ ہزار فوج اور بارہ توپ سے دلاسہ خان کے چہوٹے سے قلعہ پر حملہ کیا مگر تین سو آدمی اوسکے مارے گئے کہ اون مین جے سنگہ اٹاریوالہ خورد بہی تہا اور پانچسو آدمی زخمی ہوئے اور ہزیمت فاش ہوئی جب مہاراجہ نے ہزیمت کے خبر سنے اونکو بہت غصہ ہوا اور دیوان تاراچند پر اوہون نے سات ہزار روپیہ جرمانہ کیا تاراچند کی راجہ سوچیت سنگہ سے بہی تکرار ہوگئی تہی اور راجہ موصوف دیرجات کا حاکم تہا اور دیوان تاراچند کے ازا دطبعی کے برداشت اوسکو نہوتی تہی پس تاراچند نے ضرورت کو خوبی بناکر اور بیماری کا عذر رکہکر اور یہہ خواہش جتا کر کہ اب خدا تعالے سے لاگ لگا ونگا ۱۸۳۴ع مین پنجاب کو چہوڑ دیا اور بنارس چلا گیا جہان وہ ۱۸۳۵ع مین مرگیا *

منگل سین کرم چند کا دوسرا بیٹا ایک رجمنٹ سواران مین کمیدان تہا ضبطی ملک کے بعد اوسکو ۷۸۴ روپیہ سال کے پنشن ملے ہو منگل سین نومبر ۱۸۴۶ع مین ایک بیٹا لالہ بڈہا مل چہوڑ کر مرگیا *

رتنچند پر مہاراجہ رنجیت سنگہ بہت مہربان تہے اور ہنوز لڑکا ہی تہا کہ دربار مین ہمیشہ حاضر رہتا تہا جب پہلی ہی اوسکے سبزہ آغاز ہونے لگا رنجیت سنگہ نے اوس کا نام ڈاڑہیوالہ رکہدیا اس تمیز کیواسطی کہ

رتن چند دوگل سے جو چار سال خورد تھا اور جس کے ڈاڑھے نہین تھے تمیز* ہو +

سنہ ۱۸۲۹ء مین دوسو روپیہ ماہواریہ پر ڈاک کے سررشتہ مین رتن چند ملازم ہوا اور علاقہ پشاور اور ہزارہ پر کچھ تنخواہ اوس کی ہو گئی تھی رتن چند اِس سررشتہ مین مہاراجہ رنجیت سنگہ اور دیگر مہاراجگان کے عہد مین رہا اور دربار کے عہد مین اوسکو ۱۰۱۶۲ روپیہ نقد ملتا تھا اور ۱۳۶۰۰ روپیہ جاگیر دینانگر۔ خالووال۔ ٹوٹن۔ بہینڈن۔ تحصیل نگر۔ ہزارہ۔ اور پشاور مین تھی جب سرداران سندہانوالہ نے قلعہ لاہور پر تصرف کیا تھا تو رتن چند اتفاق سے اوس قلعہ مین تھا اور راجہ ہیرا سنگہ نے اوسکو سندہانوالیون کا شریک سمجھکر اوس پر تیس۳۰ ہزار روپیہ جرمانہ کیا مگر سردار جواہر سنگہ نے ہیرا سنگہ کے وفات کے بعد یہہ روپیہ واپس کر دیا ستلج کے لڑائی کے بعد رتن چند پنجاب کا پوسٹ ماسٹر جنرل مقرر ہوا تھا اور سنہ ۴۸-۱۸۴۹ء کے مفسدہ مین اوس نے بہت اچھی خدمت کی اِس زمانہ مین اوس کے سررشتہ کی کارگذاری کے بہت سے مشکلات مانع تھین مگر اوس نے اپنی چستی اور لیاقت سے سب کو مغلوب کیا ضبطی ملک پنجاب پر اوسکی جاگیر بتعداد ۶۸۰۰ روپیہ اوسکی حین حیات بلا قید نوکری واگذار ہوئی اور ایک باغ جمعی دوسو روپیہ متصل شاہعالمی دروازہ شہر لاہور اوسکے ورثاء نرینہ کے نام بسبیل علی الدوام واگذار ہوا رتن چند سنہ ۱۸۶۲ء مین شہر لاہور مین آنریری مجسٹریٹ اور ممبر میونسپل کمیٹی مقرر ہوا تھا +

آنریری مجسٹریٹون مین دیوان رتن چند بہت چست اور عقیل تھا اور اوسکی فیاضی کے سبب سے شہر لاہور کو بہت رونق ہوئی ہے عمارات رفاہ عام مین جو رتنچند نے بنوائی ہین نہایت عمدہ ایک اچھی سرای اور تالاب شاہعالمی دروازہ کے متصل ہے شہر لاہور کے گرد جو باغات سرکاری بنے ہین اونکے بنانے مین بھی رتن چند نے بہت کام کیا اور جب کبھی کسی کار رفاہ عام کے واسطے روپیہ کی ضرورت ہوئی تو اوسنے نہائیت فیاضی کی +

رتنچند کو جنوری سنہ ۱۸۶۵ء مین گورنمنٹ اعلی کشور ہند کے طرف سے خطاب دیوانی عطا ہوا تھا دیوان رتن چند سنہ ۱۸۷۲ء مین مر گیا دیوان رتن چند کے وفات کے بعد گورنمنٹ ہند نے ۲۵۸۵ روپیہ سالانہ کی جاگیر اوسکی فرزند اکبر لالہ بھگوان داس کو دوام کے لئے عطا کی اِس شرط سے کہ اوسکے وفات کے بعد اوسکے وارث نرینہ صلبی کو جسکو سرکار انتخاب کرے ملتی رہے گی +

* رتنچند کی بڑی عمر مین اپنی سفید ڈاڑہی تھی بہتون کو اِس سبب سے یہہ خیال غلط ہو گیا تھا کہ اوسکا نام ڈاڑہیوالہ اوسکی ڈاڑہی کی درازی کی سبب سے ملا تھا مگر یہہ بات حقیقت مین نہین ہے +

فقیر عزیز الدین بخاری

غلام شاہ
غلام محی الدین

- فقیر عزیز الدین ۱۸۴۵ء مین وفات پائی
  - نادر الدین [illegible] مین مرگیا۔
  - فضل الدین [illegible] مین مرگیا۔
  - شاہ دین [illegible] مین مرگیا۔
  - چراغ دین [illegible] مین مرگیا
    - سراج الدین [illegible] مین مرگیا۔
      - فیروز الدین [illegible] مین پیدا ہوا۔
        - سلطان الدین [illegible] مین پیدا ہوا
    - شہسوار الدین [illegible] مین مرگیا۔
    - شاہ نواز الدین [illegible] مین مرگیا۔
    - نجیب الدین [illegible] مین مرگیا۔
    - حسین الدین [illegible] مین مرگیا۔
  - جمال الدین [illegible] مین پیدا ہوا
  - رکن الدین [illegible] مین پیدا ہوا۔
- فقیر امام الدین ۱۸۴۴ء مین فوت ہوا
  - فقیر تاج الدین ۱۸۴۶ء مین فوت ہوا
    - سراج الدین ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوا
      - محمد جمال الدین ۱۸۶۳ء مین پیدا ہوا
- فقیر نور الدین ۱۸۵۲ء مین فوت ہوا
  - ظہور الدین [illegible] مین پیدا ہوا۔
    - نوبہار الدین
  - شمس الدین [illegible] مین مرگیا۔
    - برہان الدین [illegible] مین پیدا ہوا۔
    - زین العابدین [illegible] مین پیدا ہوا۔
    - شہاب الدین [illegible] مین پیدا ہوا۔
  - قمر الدین [illegible] مین پیدا ہوا۔
    - مظفر الدین [illegible] مین پیدا ہوا۔
  - حفیظ الدین [illegible] مین پیدا ہوا۔
    - محمد اقبال الدین [illegible] مین پیدا ہوا۔

حال خاندان

سید غلام محی الدین عزیز الدین امام الدین اور نور الدین کا باپ غلام شاہ کا بیٹا تہا غلام شاہ نواب عبد الصمد خان اور نواب ذکریا خان صوبہ دار لاہور کے سرکار مین کسی عہدہ یا خدمت پر ملازم تہا غلام شاہ کا خاندان شریف تہا اور قریب سنہ ۱۷۵۰ء سے چونیان ضلع لاہور مین سکونت پذیر تہا اوس سے پہلے مقام اوچ علاقہ بہاولپور مین رہتی تہی اس خاندان کے مورث اعلی کا نام جلال الدین تہا جو عرب کا متوطن تہا اور یہہ شخص آخر صدی ہفتم ہجری مین ہلاکو خان

بخارا والی کے دربار مین حاضر ہوا تہا جلال الدین کچہہ عرصہ تک مکّہ اور مدینہ اور نجف شریف مین مجاور رہا تہا اور بغداد مین جو مزار سلیمان اور غوث الاعظم کے ہین اونکی زیارت کی تہے اور مرتاض مشہور تہا بخارا مین اوسکے بہت سی آدمی مرید ہوئی مگر ہلاکو خان جو بت پرست اور ظالم تہا بدظن ہوگیا اسواسطی جلال الدین نے دلیرانہ اسکو تلقین شعاری اور ظلم چہوڑنے کے نصایح اور اندرز کی بادشاہ کے حکم سے اوسکو گرفتار کرکے جلتے تنور مین ڈال دیا مگر مثل منیون یہودی بزرگون کے اوسکے جسم کو آگ سے آسیب نہ پہونچا اور آگ مین سے بلا کسی طرح کے حرج پہونچی کے نکل آیا اور ہلاکو خان نے جب یہہ حال دیکہا تو معتقد ہوا اور مسلمان ہوگیا اور اوسکی رعایا مین سے بہت سی مسلمان ہوگئی اور اوس نے اپنی دختر کا جلال الدین سی نکاح کردیا جلال الدین کئی سال تک بخارا مین سکونت پذیر رہا اور وہان اوسکی بہت سی اولاد ابتک ہی صیف الدین کے بخارا مین رہنی سے اِس خاندان نے لقب بخاری حاصل کیا ہے بعد ازان جلال الدین پہر سیاحی کو روانہ ہوا اور اپنی خورد سال پوتے بہاء الدین کو اپنے ساتھ لیگیا راستہ مین جب بچہ کو پیاس لگتی تہے تو ہرنیان خود بخود آکر اوسکو دودہ پلاجاتی تہین اور بہت سے صعوبتین سفر کے اوٹھا کر وہ پنجاب مین پہونچی پنجاب مین جلال الدین نے بہت سی مرید کئے اور آخرکار اوچ مین جسی پہلے دیوگڈہ کہتے تہے سکونت اختیار کی یہہ شخص سنہ ۱۲۹۵ع جلال الدین فیروز خلجی کے سلطنت کے زمانہ مین مرگیا*۔

غلام محی الدین دریائی بیاس پر مقام رہیلا مین پیدا ہوا تہا جب وہ تین مہینے کا ہوا تو اوسکا باپ غلام شاہ مرگیا اور اوسکی بیوہ ماں جو بہت مفلوک تہی لاہور مین اپنے شوہر کے دوستون سی استمداد کو آئی عبد اللہ انصاری نے جو لاہور مین ایک مشہور طبیب تہا اور احمد شاہ کی سلطنت کے عہد مین کشمیر مین عدالتی رہا ہوا تہا اور جسکے باپ نے ایک کتاب علم طب مین مسمی بہ تذکرہ اسحاقیہ لکہی تہے کہ وہ اب بہی مستند ہے اوسپر رحم کیا اور اوسکے اور اوسکے

* امکان ہے کہ یہہ بیان اس خاندان کا اپنی خاندان کو بخارا کی سیدون کی اولاد بنانے مین صحیح ہو مگر بہت سی لوگون کا قول ہے کہ یہہ بات فقط جب عزیز الدین کو ثروت حاصل ہوئے اور منصب رسوخ ہوا تب ہی ہوئی کہ اوسنی اپنی آپ کو سید ظاہر کیا اور ایک دل لگی کی روایت اوسکی شجرہ انساب بنانے اور مشہور کرنیکی ہی یہہ بات تو تحقیق ہے کہ مہاراجہ شیر سنگہ کے زمانہ تک اس خاندان کے فقیر اپنے آپ کو انصاری کہتی تہے اور سرکاری تحریرون مین ہی انصاری لکہے جاتے تہے سنہ ۱۸۴۳ع کے بعد اونہون نے اپنی آپ کو بخاری قرار دیا لیکن اسکے مقابلہ مین یہہ ہے کہ فقیر عزیز الدین ایسا سچا آدمی تہا کہ یہہ بات یقین کرنے ممکن نہین کہ وہ ایسی فریب کرنے مین شریک و ساعی ہوا ہو اور اوسکو نام اور لقب کیطرف سے ایسے بے پروائی تہی کہ اوسکو لقب سید یا انصاری یا بخاری سب برابر تہے وہ جانتا تہا کہ کیا بڑا در لقب فقیر مستغنی اور بی دریغ دربار لاہور مین اوسکی واسطی نہایت محکم سند تہی اور مہاراجہ جو اوسے خطاب و اعزاز بخشنا چاہتے تہے اوس نے کبہی منظور نہ کئے ۔

فرزند کی پرورش کرتا رہا اوس نے غلام محی الدین کو اچھی تعلیم دی اور جب وہ بالغ ہوا تو اپنے برادر زادے یعنی اپنے بہائی خدا بخش کے دختر کے ساتھہ اوسکا نکاح کر دیا *

غلام محی الدین طبیب تہا اور کتب فروشی اوسنے اختیار کی اور کتب فروشی کے پیشہ کے سبب سے اکثر مقامات پنجاب میں اوس نے سفر کیا وہ فقیر امانت شاہ قادری کا مرید ہوا اور اوس نے خود لقب فقیر اختیار کیا اور اوسکی مرید لاہور اور بہاولپور مین اب بھی ہین *

غلام محی الدین کے تین فرزند تہے عزیز الدین و امام الدین اور نور الدین ان مین سے سب سے بڑا عزیز الدین لالہ حاکم رای کا جو لاہور مین اعلی طبیب تہا شاگرد تھا رنجیت سنگہ کو بعد فتح لاہور ۱۷۹۹ء مین آنکھون کا سخت مرض ہو گیا تہا لالہ حاکم رائے نے عزیز الدین کو علاج کیواسطی بہیجا عزیز الدین کے ہوشیاری اور توجہ کی سبب سے رنجیت سنگہ اوس سے بہت خوش ہوئے اور عزیز الدین کو دیہات بدو اور تسر قیوپر جاگیر مین عطا ہوئے اور اوسکی سوا نقد تنخواہ دیوان حکما سنگہ پیتہن پر ہوی جس طرح امرتسر کے پرمٹ کا ٹہیکہ رامانند کے پاس اوس زمانی مین تھا لاہور کے پرمٹ کا ٹہیکہ حکما سنگہ کے پاس تہا رنجیت سنگہ نے عزیز الدین کو اپنا طبیب مقرر کیا اور جیسی رنجیت سنگہ کا ملک بڑہتا گیا عزیز الدین کی جاگیر مین بہے افزونی ہوتے گئی *

۱۸۰۸ء مین جب مسٹر مٹکاف صاحب لاہور کو اس غرض سے بہیجے گئے تہے کہ ایک عہدنامہ قرار دین جسکی روسی رنجیت سنگہ کی حکومت ستلج کے شمال کے جانب محدود رہے اور ۱۸۰۹ء مین جب سرکار انگریزی کے فوج اوس دریا تک ٹہکر بہیجے گئے تہے رنجیت سنگہ نے اپنی سرداروں کے کہے پر انگریزون کے ساتھہ لڑنیکا تہیہ کر ہی لیا تہا مگر عزیز الدین نے رنجیت سنگہ کو بخوبی فہمائیش کی کہ یہہ بات مناسب نہین ہے اور رنجیت سنگہ نے اوسکی فہمایش کو قبول کیا رنجیت سنگہ فقیر عزیز الدین کی دور اندیشی اور فراست کی قدر کرتا تہا اور جملہ معاملات مین اوس کے صلاح لیتا تہا اور اوس زمانہ سے اپنی سلطنت کے آخر تک کوئی کار سترگ خلاف صلاح عزیز الدین کے نہین کیا جملہ معاملات مین جس مین اہل فرنگ اور سرکار انگریزی کا تعلق ہوتا تہا عزیز الدین سی خصوصًا کام لیا جاتا تھا اور اسکا باعث کہ اپنی دراز عرصہ سلطنت مین مہاراجہ سرکار انگریزی کے ساتھہ ایسی پختہ دوستی رکھتا رہا یہی کہا جا سکتا ہے کہ فقیر عزیز الدین کے عقل اور

اوسکی رائے پر چلتا رہا مہاراجہ کو سرکار انگریزی کے ایمانداری پر اسقدر پختہ اعتماد تہا کہ اپنی کل فوج کو لیکر دور و دراز مہمون پر چلا جاتا تھا اور لاہور مین فقط عزیز الدین کو معہ چند آدمیون کے چہوڑ جاتا تھا +

عزیز الدین کئی مرتبہ جنگی خدمت پر مامور ہوا تہا ۱۸۱۰ء مین صاحب سنگہ بہنگی کے گجرات کے علاقہ کو شامل کرنیکو بھیجا گیا تہا اور ۱۸۱۳ء مین جب جہانداد خان نے اٹک مہاراج کو دیدیا تہا عزیز الدین دیوان دیویداس اور سردار موتا سنگہ کے ساتھ قلعہ مین دخل کرنے کو اور ضلع کا انتظام کرنے کو بھیجا گیا تھا ۱۸۱۹ء مین عزیز الدین بہاولپور کو بہ منصب سفارت بہیجا گیا تھا اور وہان اوسکا بہت اعزاز ہوا مہم کانگرہ پر جو فوج گئی تہی اوس کے ہمراہ بھی عزیز الدین گیا تھا اور ۱۸۲۶ء مین جب دیوان کرپا رام مورد عتاب ہوا تہا فقیر عزیز الدین اوس سے قلعہ پہلور کا دخل لینے کو گیا تہا اور اس قلعہ پر عزیز الدین تا وقتیکہ قلعہ مذکور سردار دل سنگہ مجیٹہیہ کے تحت مین کیا گیا مامور رہا اور کچھ عرصہ پہلے عزیز الدین نے پہور تہلہ جنڈیالہ اور ہوشیارپور اور دیگر علاقہ فتح سنگہ اہلووالیہ واقع آنروی ستلج پر تصرف کیا تہا جب فتح سنگہ ستلج کے پار سرکار انگریزی کی حمایت کے واسطے بہاگ گیا تہا اپریل ۱۸۳۱ء مین عزیز الدین معہ سردار ہری سنگہ نلوہ اور دیوان موتی رام کے شملہ کو بحضور لارڈ ولیم بنٹنک صاحب گورنر جنرل کے شوقیہ ملازمت کے واسطے بھیجا گیا تھا* ان سفیرون کا بہت اعزاز ہوا اور مہاراجہ اور گورنر جنرل کی ملاقات ہونیکا انتظام ہوا چنانچہ یہہ ملاقات اکتوبر مین اوسی سال مقام روپڑ مین ہوئی تہی +

مئی ۱۸۳۵ء مین جب امیر دوست محمد خان فوج کثیر کابل سے لیکر اس ارادے پر آیا تہا کہ سکہون سے پشاور پہر لیلے فقیر عزیز الدین پشاور کے علاقہ مین موجود تہا فقیر عزیز الدین وکیل مامور ہو کر افغانون کے لشکر مین بھیجا گیا تہا اور اوس نے امیر کو یہان تک دم مین رکہا کہ جس اثنا مین دارو مدار ہوتے رہے افغانون کو فوج سکہان نے بالکل گہیر لیا اور امیر کابل اپنے ملک کو بہ شتابی تمامتر واپس گیا مہاراجہ فقیر کے اس موقع پر ہوشیاری سے ایسے خوش ہوئی کہ جس وقت فقیر لشکر کو واپس آیا جنرلی سلامی کا حکم ہوا +

نومبر ۱۸۳۸ء مین جب سرکار انگریزی کی فوج کابل کے مہم کے واسطے جمع ہو رہی تہی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے

* اس موقع پر ایک صاحب انگریز نے فقیر عزیز الدین سے دریافت کیا تہا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے کونسی آنکہہ کانی ہے صاحب موصوف کو

لارڈ اوکلنڈ صاحب سے بمقام فیروزپور ملاقات کی تہی ۱۸۳۸ء مین جو ملاقات روپڑ مین ہوئی تھی اور جسکے توزک اور شان نہایت عالے تہے یہہ ملاقات اوس سی بڑہکر ہوئی تہی تہوڑے عرصہ کے بعد لارڈ اوکلنڈ صاحب مہاراجہ کی ملاقات کے واسطی لاہور اور امرتسر مین تشریف لائے تھے اور ان دونو موقعون پر فقیر عزیز الدین نہایت مصروف رہا اور اپنی اقا کے طرف سی جو بہت بیمار تہے نہایت خوش اسلوبی سے رسوم مہانداری ادا کرتا رہا +

۲۷ جون ۱۸۳۹ء کو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے وفات پائی عزیز الدین جو اونکے ملازمون مین سے نہایت خیر خواہ اور انکے خیر اندیشون مین نہایت جانفشان تھا دم اخیر تک اونکے پاس رہا تہا وہ اپنے ہاتھہ سے اونکو دیتا تہا اور مختلف مقامات کے خبر دیتا رہتا تہا کہ مہاراجہ کو خواہش خبرون کے سُننے کے تہے مہاراجہ کہڑک سنگہ کی مسند نشینی کے بعد عزیز الدین معہ سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ کے واسطے تجدید عہود کے جو سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ مین باہم منعقد تہے سملہ کو بہیجا گیا تھا ہنوز یہہ سملہ مین ہی تھی کہ سردار چیت سنگہ کے جو وزیر اور رفیق مہاراجہ کا تھا قتل کئے اور شہزادہ نونہال سنگہ کے عنان سلطنت بقبضہ اقتدار خود لے لینے کی خبر پہونچی اس خبر سے سملہ مین کچھہ تامل ہوا مگر عہدنامہ مجدد آخر کار قرار پایا اور سفیر لاہور کو واپس گئے +

کہڑک سنگہ کی سلطنت کے زمانہ مین عزیز الدین کا رسوخ دربار مین کچھہ ایسا کم نہوا جو محسوس ہوتا مئی ۱۸۴۰ عیسوی مین عزیز الدین فیروزپور کو مسٹر کلارک صاحب کے ملاقات کے واسطی بہیجا گیا تھا اور اوس نے وہ سبیل کی کہ کلارک صاحب اوسی مہینے مین مہاراجہ کی ملاقات کیواسطے لاہور مین آئے اوسی سال ستمبر کے مہینے مین عزیز الدین معہ گوبند جس کی پہر مسٹر کلارک صاحب کے خدمت مین ایک کارستگ کے بندوبست کے واسطی بہیجا گیا تھا مطلب یہہ تہا کہ غلزئی اور بارکزئی سردارون کے ساتہہ کیا بندوبست کیا جاوے اور ۱۸۳۸ء مین جو ایک عہدنامہ مین دونون مین ہوا تہا اوسکے دفعہ اول کے منشا کے تنقیح ہو جاوے کہ اوس دفعہ کی منشا کے سوات اور یوسفزئی مین سکہون کے بد اعتدالی سی کسیقدر خلاف ورزی ہوی تہے +

فقیر عزیز الدین نے یہہ جواب دیا تہا کہ مہاراجہ کے چہرہ کا جلال ایسا ہے کہ مین نے کبھی ایسے نزدیکی سے آنکھہ کو نہین دیکھا جسسے یہہ امر دریافت ہوسکتا

کہڑک سنگہ اور نونہال سنگہ کی وفات کے بعد جو فریب اور کارسازیان ہوتی رہین اون مین فقیر عزیز الدین شامل اور شریک نہین رہا بیشک راجہ دہیان سنگہ تو اوس کے ساتہہ ہمیشہ صلاح اور مشورہ کرتا رہتا تھا اور یہہ انتظام جو ہوا تھا کہ صاحب کور نونہال سنگہ کی بیوہ کے ایام حمل مین مائی چند کور مختار رہے اِس انتظام کے کرنے مین دونو دہیان سنگہ اور عزیز الدین شریک تہی عزیز الدین خوب جانتا تھا کہ یہہ انتظام کام نہ دیگا اور اوسکا میل خاطر شاہزادہ شیر سنگہ کی طرف تھا مگر اوس کا بڑا زور صیغہ دول خارجہ مین تہا اور امور خانگی مین اِس زمانہ مین وہ دربار مین اپنی رائی دلیرانہ بیان نہ کرتا تہا ✣

جب شیر سنگہ تخت نشین ہوا تو وہ فقیر عزیز الدین سے نہایت الطاف سی پیش آتا رہا اور مارچ ۱۸۴۱ع مین مہاراجہ موصوف نے عزیز الدین کو کلارک صاحب کے خدمت مین لدہیانہ کو اِس غرض سے بہیجا کہ دریافت کرے کہ آیا سرکار انگریزی مہاراجہ کی فوج کو مطیع کرنے مین مدد دیگی یا نہین کلارک صاحب اِس امر کے خلاف نہ تہے ستلج کی لڑائی سے پہلے سکہہ میدان جنگ مین ایسے ہی جاتے تہی کہ اونسی خوف ہوا اور کلارک صاحب کا یہہ خیال تہا کہ بارہ ہزار سپاہ کی ذریعہ سے پنجاب کے کل میدان کے ملک مین فوج کو مطیع کر لینا ممکن تہا اور اگر فوج کور مقابلہ کرے تو اوسکو منتشر کر دینا اور شیر سنگہ کو مضبوطی سی تخت پر بیٹہا دینا ممکن تہا شرط اِس امداد سرکار انگریزی کے یہہ ہوتی کہ جنوب دریای ستلج کی طرف جو ملک سکہون کا تہا وہ سرکار انگریزی کو دیدیا جاتا اور خرچ مہم کے بابت چالیس لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کو دیا جاتا فقیر عزیز الدین معہ اپنے شریک منشی دین محمد کے کل اختیار ایسے ایک سترگ معاملہ کو قطعی طے کر لینے کا نہین رکہتے تہے اور اوس نے اِس وجہ سی کہ کاغذ مین لکہکر بہیجنی کا کام نہ تہا لاہور کو واپس جانیکی اجازت چاہی تاکہ مہاراجہ صاحب سے مشورہ کرے اور آٹہہ یوم مین واپس آنیکا اقرار کیا مگر فقیر عزیز الدین پہر لودہیانہ واپس نہین گیا اور شاید اوسکے نیت مین بہی واپس جانا نہ تہا مہاراجہ اپنی فوج کا بہ نسبت سرکار انگریزی کے فوج سے زیادہ خوف کرتا تھا اور باوجودیکہ منڈی مین فوج سرکش ہوگئی تہے صاحب ایجنٹ کو لکہا کہ بغاوت بالکل فرو ہو چکے اور فوج سکہہ مطیع اور نمک حلال سرکار انگریزی کے دشمنون کے خلاف لڑنیکو مستعد اور تیار ہے✱ ✣

✱ گورنمنٹ اعلی کے تو ہنین نے یہہ از حد بعید خیالات کلارک صاحب کے منظور نہین کئے اور حکم دیا تہا کہ وقتیکہ معاملات پنجاب کی ایسی صورت نہ ہو جاوے کہ فوج سرکار انگریزی کی مداخلت کے جنبہ تجویز ہنو اس طرح کی مداخلت کرنی سرکار کو منظور نہ ہوگی

شیر سنگہ کو یہہ خوف تھا کہ سرکار انگریزی کی فوج جب ایک مرتبہ لاہور پر دخل کر لیگی تو پہر وہان سے اُٹھکر نہ جاویگے فقیر عزیز الدین جو سرکار انگریزی کی مصلحت سے بہ نسبت مہاراجہ شیر سنگہ کی زیادہ واقفیت رکہتا تہا یہی کہتا رہا کہ مداخلت سرکار انگریزی ہونی بہتر ہے اور اپنے فرزند شاہدین کو جو لاہور کا وکیل صاحب ایجنٹ کی پاس لودیانہ مین تہا عزیز الدین نے لکہا کہ کلارک صاحب سے عرض کر کے اس معاملہ کی یہہ سلسلہ جنبانی کرے اور بابا میہان سنگہ کو جو مہاراجہ کا معتبر نوکر تہا بہیجی مگر کلارک صاحب پہر اپنی طرف سی پہلے تحریک کرنی مصلحت نہین سمجہی اور دانشمندی ہوئی کہ یہہ تجویز چہوڑ دی گئی +

اِس زمانہ کے قریب فقیر عزیز الدین کو اتفاقیہ ایک صدمہ پہونچا جس سے اندیشہ اوسکی جان کا ہو گیا شاہ بلاول مین فقیر عزیز الدین دربار مین دیوان کشن سنگہ کے برابر بیٹہا ہوا تہا تن سنگہ جو اُٹہنی لگا اوسکی تلوار سے اتفاقیہ فقیر عزیز الدین کے ٹانگ مین سخت زخم پہونچا خون بہت بہ جانے کے سبب سے اُسکو غش کی نوبت ہو گئی کہ زندہ رہنا کا اندیشہ تہا مگر تہوڑے عرصہ مین افاقہ ہو گیا اور اِس حادثہ کے سبب سے اوسکو دربار مین حاضری مین کمی کر دینے کا عذر میسر ہو گیا کیونکہ وہ معہ دیگر وزراے فوج کے دشنام اور زیادتیون سے ڈرتا تہا +

۱۸۴۲ء مین مہاراجہ نے عزیز الدین کو ستلج کے جنوب کو بمقام مکہو کلارک صاحب کے استقبال کے واسطے بہیجا تہا کلارک صاحب وسوقت لاہور کو مہاراجہ شیر سنگہ کی مسند نشینی کے مبارکباد اور مہاراجہ کہڑک سنگہ کی وفات کی تعزیت کے واسطی آئے تہے +

دسمبر ۱۸۴۲ء مین سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ کو دربار لاہور نے لارڈ الن برا صاحب کے خدمت مین حاضر ہونی کو بہیجا اوسوقت لارڈ الن برا سرکار انگریزی کی فوج مین فیروزپور مین تشریف رکہتے تہے کسی غلط فہمی کے سبب سے سردار لہنا سنگہ کو یہہ توقع ہوے کہ ایجنٹ گورنر جنرل آکر اوسکو فوج انگریزی کے لشکر مین لیجاوینگی اور اس خیال سے سردار مذکور اپنے خیمہ مین ہی بیٹہا رہا اور ملازمت نواب گورنر جنرل بہادر کے نہوے لارڈ الن برا نے یہہ سمجہکر کہ سردار نے عمداً یہہ حرکت ناشایستہ کی کیفیت طلب کے چنانچہ اسپر فقیر عزیز الدین معہ شہزادہ پرتاب سنگہ راجہ ہیرا سنگہ اور دیگر سردارون کے فیروزپور کو گیا اور وہان دربار عالی منعقد ہوا اور دو نوسکہون کے اور انگریزی فوج کے

قواعد ہوئی عزیز الدین نے اِس بے اعتدالی کا جو بحیثیت ظاہر واقع ہوئی تھی بخوبی حال بیان کر کے اطمینان کر دیا اور گورنر جنرل کو ایسا خوش کیا کہ نواب محتشم الیہ نے سر دربار فقیر کو فرمایا کہ فقیر حامی دوستی سرکارین ہی اور جیب خاص سے ایک گھڑی طلائی نکال کر فقیر کو عطا فرمائے یہہ گھڑی جنکے قدر اور سب خلعتون سی زیادہ سمجھی جاتی ہے اب فقیر جمال الدین کے پاس ہے *

مہاراجہ شیر سنگھ کے سلطنت کے پہلے سال مین فقیر عزیز الدین پر مہربانی کم ہو گئی تہی اوسکی نسبت یہہ شبہہ تھا کہ راجگان جمون کا رفیق ہے اِن راجون سے مہاراجہ کو سخت نفرت تھی مگر اونکا مقابلہ نہین کرسکتا تھا حقیقت یہہ تھی کہ راجہ دہیان سنگھ جانتا تھا کہ فقیر عزیز الدین کے لیاقت کی بغیر اوسکا کام نہ چلیگا اور بلاشبہہ لاہور مین جو وزیر ہوتا عزیز الدین کے بغیر کام نہ کرسکتا سردار جیت سنگھ عزیز الدین کا بہت دوست تھا اوسکے قتل کے سبب سے بڑی مشکل سے راجہ دہیان سنگھ سے اوسکی مصالحت ہوئے تہے مگر آخر کار معلوم ہوتا ہے کہ فقیر عزیز الدین کو یقین ہو گیا تھا کہ فقط راجگان ڈوگرہ ہی ملک کی بربادی بچا سکتی تہے اور اِس یقین کے سبب سی فقیر مسطور اونکے ساتھ شامل ہو گیا تھا *

مہاراجہ شیر سنگھ کے وفات کی بعد فقیر عزیز الدین نے معاملات ملکی مین دخل دینا کم کر دیا اوسکے تندرستی مین فرق آگیا تھا بینائی اوسکی گھٹتی جاتی تھی اور جیسی فوج کا زور بڑہتا جاتا تھا اور بیہودگے اوس مین زیادہ آتی جاتے تہے اوتنا ہی فقیر عزیز الدین کا زور کم ہوتا جاتا تھا وہ خوب دیکھتا تھا کہ اعمال بد فوج اوسکی تباہی کے طرف اوسکو لئے جاتے ہین اور جواہر سنگھ اور لعل سنگھ کے جو اعمال اور مصلحت تہے جنسے اونکو اور سلطنت کو مضرت عظیم ہو پہنچتی نظر آتے تہے جہان تک ہوسکتا تھا اوس کے خلاف عزیز الدین اپنے رائے بیان کرتا تھا مگر افسوس ہے کہ لاحاصل ہوتے تہے سب سی آخر کام اوسنے یہہ کیا کہ جو فوج سرکار انگریزی کے خلاف ستلج کیطرف کوچ کر گئے تہے اوسکے واپس بلانے کے واسطے اصرار کرتا رہا اور سوم دسمبر ۱۸۴۵ء کو بیش از انکہ وہ ریاست جسکے اوسنی مدت تک اور نمک حلالی سے نوکری کرے تہے تباہ ہو گئے مر گیا *

رنجیت سنگھ کے مشیرون مین فقیر عزیز الدین لایق وزرا مین سے تھا اور بالتحقیق سب سے زیادہ دیانت دار تھا رنجیت سنگھ کو اپنے وزرا کے انتخاب کرنے کے بڑی لیاقت تھی اور کل اپنے دراز عہد سلطنت مین اونکا الطاف وعنایت

نسبت فقیر عزیز الدین کم نہ ہوئی کیونکہ فقیر کے طرف سے کبہی قریب پایے اعتدال نہین ہوئی تہے ایسا کم ہوتا تہا کہ کسی
معاملہ غیر یا اندرونی مین مہاراجہ اوسکے صلاح نہ لیتی ہون اور سرکار انگریزی کے ساتہہ جتنی معاملات تعلق رکہتے
تہے وہ تو تقریبًا بالکل اوسی کے اوپر چہوڑے ہوئے تہے اور اس مین شک نہین ہے کہ یہہ بات بہت کچہہ فقیر عزیز الدین کے
ہی دانائی اور تدبیر سے حاصل ہوئی کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سلطنت کی اختتام تک سرکار انگریزی اور سرکار لاہور مین
نہایت قلبی آشتی رہے ٭

فقیر عزیز الدین ایسی پسندیدہ طبیعت کا آدمی تہا اور اسکا طریق ایسے پوری درباریون کا تہا کہ اوسکا ظاہر دشمن کوئی
نہ تہا ہر چند کہ اوس کے رسوخ کے سبب سے بہت آدمیون کو اوسکا رشک تہا ایک وجہ اوسکے ہر دلعزیزی کی باوجودیکہ
ہندو دربار مین وہ مسلمان وزیر تہا یہہ تہی کہ اوسکا عقیدہ تعصبًا مبرّا تہا فقیر عزیز الدین صوفی تہا اس فرقہ کو
سچی مسلمان تو کافر جانتے ہین مگر ممالک مشرقی کے سب سے اچہے حکیم اور شاعر اسی فرقہ*** کے تہے قرآن کے مسایل
سے اوسکو چسپیدگی تہی بلکہ سب مذہبون کو ایسا جانتا تہا کہ سب کے برابر ہی تعظیم کرنی چاہیے اور سب کو برابر ہی
ہیچ سمجہنا چاہیے ایک مرتبہ رنجیت سنگہ نے اوس سے یہہ سوال کیا کہ تمکو ہندؤن کا مذہب اچہا معلوم ہوتا ہے کہ
مسلمانون کا اوسنے جواب دیا کہ ایک دریای زخار مین بہہ رہا ہون زمین کے طرف آنکہہ اوٹہا کر دیکہتا ہون دونون
کنارون مین فرق نہین دیکہتا ٭

فقیر عزیز الدین اپنی زمانہ مین نہایت فصیح شخص مشہور تہا اور جیسا مقرر تہا ویسا ہی منشی بہی تہا سرکار کے عذرات
جو اوس نے اور اوسکے بہائی نور الدین نے تحریر کئے تہے مشرقی انداز سے اگر دیکہے جاوین تو فصاحت لسان
اور مذاق خوش کے نمونہ ہین فقیر عزیز الدین جملہ فروع علوم مین جو مشرق مین مروج ہین کامل دستگاہ رکہتا تہا
لاہور مین اوس نے اپنی خرچ سے ایک مدرسہ فارسی اور عربی کی تعلیم کے واسطے مقرر کیا تہا اور پنجاب کے بہت سی عربی دانون نے
اسی مدرسہ مین تعلیم پائے تہے ٭

*** فرقہ صوفی مسلمانون مین ایک فرقہ فقرا کا ہی جنکے مسایل مخفی مین ممالک مشرق مین ہر جگہہ کم و بیش صوفی پہیلے ہوئے ہین ایران مین کئی سو برس سے بڑا فرقہ صوفیون کا رہا ہی مگر پنجاب مین ظاہر صوفی کم پایا ہے مگر تصوف کے مسایل مستورہ ہر جگہہ ایک سے ہین ہندؤن کے ویدانت کے مسایل اور مسایل تصوف مین فقط نام ہی کا فرق ہے اور وہ اصول جن پر گورو نانک نے مذہب سکہان کے بنیاد رکہے تہے بالکل ویسے ہین جو محمود اور حافظ یا خود فقیر عزیز الدین کے تصانیف خالص صوفیہ مین پائے جاتے ہین ٭

شعرا مین عزیز الدین کو نامی شاعر سمجہنا چاہئیے اوسکے اشعار فارسی مین جو تصوف مین ہین اکثر حسن پایا جاتا ہے اور سبت او رفصاحت اون مین بہت ہی چنانچہ چند اشعار اوسکے تصنیف مین سے اِس غرض سے لکہے جاتے ہین کہ تصوف کے نظم کے کیفیت دریافت ہو **اشعار** چون سایۂ درخت ندارد جہان قرار + ای دل اگر نگاہ نمائی بہ اعتبار + در عالم خیال ترا اضطرار چیست + درکارہای خویش نداری چو اختیار + بگذار کار خود بخدا و ندکار خویش + خود را بہ پرورندہ خود ہم ز دل سپار + تا وقت فیض می نرسد صبر پیشہ کن + بر نعمتی کہ دست دہد شکر کن ہزار + وستی بگوش کردہ ز اندیشہ ہای دہر + آزاد باش در کرم حق امیدوار + **دیگر** گویم اگر من از سر غفلت کہ من منم + نزدیک اہل معرفت آید ہمین صنم + در دین سالکان طریقت بود گناہ + داند اگر کسی مثل این چنین منم + آخر بنا بر آب بود گرچہ در جہان + گوئی کہ زال و رستم و سہراب بر زنم + بیہودہ دعوی ست کہ چون تار عنکبوت + بر خود روی ہر آنچہ خیالات بر تنم + چون جملۂ کارہا متعلق بہ فضل اوست + بہتر کہ بعد ازین دم آزادگی زنم +

فقیر عزیز الدین کے چہہ بیٹون مین اب فقط دو زندہ ہین شاہدین جو ۱۸۴۸ء مین مرگیا تہا لدہیانہ مین ۱۸۳۶ء مین صاحب ایجنٹ انگریزی کے پاس بطور وکیل سرکار لاہور تقرر ہوا تہا دو سال کے بعد وہ فیروزپور مین منصب وکالت پر مامور ہوا تہا فقیر چراغدین ۱۸۳۹ء مین جسروٹہ کا ناظم مقرر ہوا تہا اور تہوڑے عرصہ کے بعد شاہزادہ کہرک سنگہ کی خدمت مین مامور ہوا تہا ۱۸۴۲ء مین وہ اپنی بہائی کی جگہہ فیروزپور مین وکیل مقرر ہوا تہا اور بعد اوسکے اہالیان دربار کی خدمت مین وکالت پر مامور رہا +

فقیر جمال الدین نے سرکار انگریزی کے نوکری مین پہلے حافظ آباد کے تحصیلداری کے بعد اوسکی تبدیلی گوجرانوالہ مین ہوئی تہی اور ۱۸۶۴ء مین اوسکو عہدہ نایب میرمنشی محکمہ صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مین ملا اب فقیر جمال الدین عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر ممتاز ہے اوسکو اور اوسکے بہائی رکن الدین کو ایک ہزار روپیہ سالانہ پنشن حین حیات ملتی ہے +

نصیر الدین جو فقیر عزیز الدین کا سب سے بڑا بیٹا تہا ۱۸۴۱ء مین جب وہ کم عمر تہا مارا گیا تہا ایک پوربیہ سپاہی نے جسکو فقیر امام الدین نے کسی قصور کے سبب سے موقوف کردیا تہا بدلہ لینی کا تہیہ کیا اور غلام محی الدین کے

دوکان پر لاہور مین آکر اوس نے کسی بیماری کا بہانہ کرکے علاج کے درخواست کی نصیر الدین جو اپنی دادا کی دوکان کے کام مین مدد کیا کرتا تہا سپاہی کو ایک اندر کے مکان مین لے گیا وہان سپاہی نے تلوار کہینچکر اوسکو قتل کیا غلام محی الدین اپنی پوتا کا شور سنکر دوڑا مگر مکان اندر سی بند کیا ہوا تہا مگر اوس نے دروازہ کو تبری توڑا اور قاتل کے اوپر جا پڑا اور اوسکی تلوار چہین لی اور اوسکو دریچہ مین سے نیچے بازار مین پہینک دیا جہان لوگون نے جوش مین آکر اوسکو مار ڈالا اس کشمکش مین غلام محی الدین خود بہی سخت زخمی ہوا تہا نصیر الدین چند روز تکلیف اوٹہا کر مرگیا*

عزیز الدین کے بیٹون مین سے فقط چراغ الدین کے اولاد ہوئی اور چراغ الدین کی سب سے بڑے بیٹی سراج الدین کی موت بھی ایسے ہی صدمہ سے ہوئی جیسی نصیر الدین کے*

سراج الدین جو عمر مین جوان تہا بہاول خان نواب بہاولپور کا نوکر تہا بہاولخان کے پیچھے اوسکا عزیز بیٹا صادق محمد خان مسندنشین ہوا نئے نواب نے اپنے بہائی حاجی خان کو جو قید مین تہا قتل کرنا چاہا مگر سراج الدین اور داؤد پوترون نے حاجی خان کی طرف ہوکے ایک فساد برانگیختہ کیا اور اوسکو مسند پر بٹہایا اس احسان کے عوض مین حاجی خان نے سراج الدین کو وزیر اور اوسکے بہائی شہنواز الدین کو سپہ سالار بنایا مگر کچہہ عرصہ کے بعد سراج الدین کے آزاد خان نواب کے مامون کے ساتہہ تکرار ہوگئے اور نواب نے اپنے رشتہ دار کی جانب داری کی سراج الدین نے بہاولپور سے علیحدہ ہوجانیکی تیاری کی مگر نواب نے کئی سید اوسکی پاس بہیجے اور ان سیدون نے قرآن پر قسم کہائی کہ نواب کے نیت مین کسی طرح کا نقصان تمکو پہونچانا نہین اسپر سراج الدین نے بہاولپور مین رہنی کے نیت کرلی مگر دو تین دنکے بعد سراج الدین کے مکان کو فوج نے گہیر لیا اور سراج الدین کو کہا گیا کہ تم قید کئے گئے ہو اور بابجولان رکہے جاوگے اوسنے کہا کہ بدرجہ لاچاری بزور جو چاہے ہو جاوے مگر بلاجبر مین نہ مانونگا اور آخرکار مکان پر فوج چڑہ گئی دونو بہائی خوب مردانہ لڑی مگر گو بالکل پہنسی تہے فوج کے افسر کو سراج الدین نے اپنے ہاتہہ سی قتل کیا مگر اوسکے پیچھے گولی کے ضرب سے خود مارا گیا شہنواز الدین گرفتار ہوگیا مگر سخت زخمی ہونے کے بعد اور بعد اوس کے

قید مین رکہا گیا چنانچہ آٹھہ مہینے قید رہا بعد اوسکے اوس کے باپ نے ۸ ہزار روپیہ دیکر اوسکو چھوڑا لیا ✤

فقیر عزیز الدین کے حیات مین اوسکے بھائی کمتر درجہ پر رہے مگر بھائیون کا اس جگہہ کچھہ حال بیان کرنا ضرور ہے کیونکہ وہ بھی معزز رہے فقیر امام الدین رنجیت سنگہ کی سلطنت کے عہد مین عرصہ تک گوبندگڈہ کا[*] قلعدار رہا اور جو علاقہ متصل قلعہ تہا اوسکا ناظم رہا اسکے علاوہ میگزین اور سلحخانہ اور اصطبل بادشاہی اوسکے سپرد تہا اوس کے خدمات کے سبب سے میدان جنگ مین اوسکو خدمت کرنیکی بہت مہلت نہین ملی مگر ہائی سداکور اور کہنیون کے قلعہ کے سر کرنیکے واسطی جو فوج بہیجے گئے تہے اوس مین امام الدین شامل تہا اور ایک دو اور چہوٹے معرکون مین بہی وہ شریک رہا تہا فقیر امام الدین ۱۸۴۷ء مین مرگیا اوسکے پیچہے اسکا ایک بیٹا تاج الدین رہا جو اوس کے ساتہہ گوبندگڈہ مین قلعدار تہا تاج الدین اپنے باپ کے پیچہے فقط دو برس زندہ رہا معراج الدین جو تاج الدین کا فقط ایک بیٹا ہے پانسو روپیہ سال پنشن پاتا ہے ✤

فقیر نورالدین نہ اپنی بھائی عزیز الدین کے سے لیاقت نہ جرات رکہتا تہا مگر اپنے بھائی سے بہت باتون مین مشابہہ تہا ابتدائی عمر اوس نے عبادت مین صرف کی مگر ۱۸۱۰ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جو عزیز الدین پر نہایت مہربانی کرتے تہے نورالدین کو بلوایا اور دہنی کا علاقہ اوسکے سپرد کیا وہان اوس نے اچہی خدمت کی اور بعد اوس کے گجرات کو بہیجا گیا گجرات مین اوسکو چیبون کے زیر رکہنے مین کچہہ مشکل ہوئے ۱۸۱۲ء مین جالندہر کا علاقہ اوسکے تحت مین ہوا اور سال آیندہ سیالکوٹ ڈسکہ ہلووال اور وزیر آباد کا علاقہ اوسکو ملا ۱۸۱۸ء مین وہ لاہور کو بلایا گیا اور اوس سے پیچہے اوسکے خدمت اکثر دربار سے ہی متعلق رہے یہہ خدمات کئی طرح کے ہتین اور متعدد تہین اور بڑے ذمہ واری اونکی ساتہہ متعلق تہے قلعہ مین جو سلحخانہ تہا وہ اوسکے سپرد تہا اور محلات اور باغات شاہے اوسکے سپرد تہے جیب خاص کا خرچ مہاراجہ کا اوسکے سپرد تہا اور جو بخشش

[*] پہلا قلعدار گوبندگڈہ کا سردار شمشیر سنگہ تہا متصل لاہور کا ہمیا از س نے رنجیت سنگہ کے حکم سے قلعہ کی عمارت بہت سی از سر نو بنوائی شمشیر سنگہ کے بعد فقیر امام الدین کو قلعداری ملی اور فقیر امام الدین اور اوسکا بیٹا تاج الدین مہاراجہ شیر سنگہ کے سلطنت کے زمانہ تک قلعدار رہے اوسکے بعد مہوا سنگہ ناگریا قلعدار مقرر ہوا اور ۱۸۴۶ء تک اس منصب پر مامور رہا اوسکے بعد سرمکہہ سنگہ ٹبالہ کا ایک برہمن مقرر ہوا اس شخص نے دریا خان ایک قیدی کو بہاگ جانے دیا اس سبب سے اوسکے جگہہ شمس الدین فقیر نورالدین کا بیٹا ۱۸۴۷ء مین مقرر ہوا ✤

شاہی ہوتی تھی ایسے لوگون کو تقسیم کرتا تہا جو لایق تھی موتی مندر یعنے خزانہ بادشاہی کے ایک کنجی نورالدین کے پاس رہتی تھی اور باقی دو کنجیان مصر بیلی رام اور دیوان حکمان سنگہ کے پاس رہتی تھین سنہ ۱۸۲۶ء مین فقیر نورالدین پنڈدادنخان کے گرد و نواح کے ملک کو زیر کرنے کے واسطی بھیجا گیا تھا اور سنہ ۱۸۳۱ء مین وہ سیدپورا در مکہڈ کو گیا تھا اسواسطی کہ راجہ گلاب سنگہ کی اُس علاقہ کے انتظام مین مدد کرے

سرکار انگریزی کے ساتھہ جو معاملات ہوتے تھے اُن مین فقیر نورالدین اپنے بھائی فقیر عزیزالدین کے ساتھہ شامل رہتا تھا دونو کو انگریزون کے ساتھہ انس تھا اور دونو کو دلی خواہش تھی کہ دونو سرکارین یعنی سرکار انگریزی اور سرکار لاہور مین آپسمین نہایت دوستی ہمیشہ کے واسطی رہے

۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۴۶ء کو جب فوج مہاراجہ سرکش ہوگئی تھی اور فوج نے یہہ درخواست کی تھی کہ رانی اپنے بھائی کو اور شہزادہ پشورا سنگہ کے قاتلون کو فوج کے حوالہ کردیے تاکہ وہ بدلہ لے تو فقیر نورالدین معہ دیوان دینا ناتھہ اور سردار عطر سنگہ کالیانوالہ کی فوج کی تسلے کے واسطی بھیجے گئے تھے مگر اس پیغام سے کچھہ فایدہ نہین ہوا اور جو آدمی پیغام لیکر گئی تھے اُن مین فقط فقیر نورالدین ہی کو فوج نے لاہور کو واپس جانے دیا اور فقط اوسیکو برا بھلا نہ کہا ستلج کی لڑائی کے بعد نورالدین کے گواہی اور دستخط عہدنامہ ۹ مارچ پر ہوئی کہ اِن لوگون نے لاہور کی ریاست کی طرف سی دستخط کئے تھے اور دسمبر سنہ ۱۸۴۶ء مین جب راجہ لعل سنگہ وزیر منصب وزارت سے بسبب مفسدہ پردازی کے معزول ہوا تہا نورالدین ایک رکن اہالیان دربار مین مامور ہوا تہا کہ تا ایام بلوغت مہاراجہ دلیپ سنگہ کی کاروبار سلطنت کرتی رہین

فقیر نورالدین اہالیان دربار مین بہت کچھہ کام نہین کرتا تھا مگر اُن مین سے ایک تھا جو سب سے زیادہ بیغرض تہے اور اوسکی صلاح اکثر سلیم اور اچھی سوچکر دی جاتی تہے اوسکا یہہ حال تھا کہ درحالیکہ اپنی سرکار کے غرض و وفاداری سی خیال مین اور پیش نظر رکہتا تہا صاحب رزیڈنٹ انگریزی کے واسطی معاملات مین آسانی کرتا تھا سنہ ۱۸۵۰ء مین گورنمنٹ اعلی نے اوسکی جاگیر اور نقدی ۲۰۸۸۵ روپیہ

سالانہ اوس کے حین حیات بحال رکہے اوسکے دو بڑے بیٹون ظہور الدین اور شمس الدین کو ایکہزار اور ۲۰۰ روپیہ سال کی پنشن عطا ہوئی اور چہوٹے بیٹون کو ہرایک کو ۵۰۰ روپیہ سالانہ پنشن ہوئی ۱۸۲۵ء مین اونکے باپ نور الدین کے وفات پر یہہ پنشن اسطرح بڑہائی گئین کہ ۱۲۰۰ اور ۱۴۰۰ اور ایکہزار اسی روپیہ مقرر ہوئین *

فقیر ظہور الدین مہاراجہ دلیپ سنگہ کی تعلیم کے واسطی مقرر ہوا تہا فقیر سطور مہاراجہ کے ہمراہ فتح گڈہ کو گیا تھا اور جس طریق سے اوس نے اس منصب کے خدمت کو انجام دیا قابل تعریف تہا *

۱۸۵۱ء کی اخیر مین وہ پنجاب کو واپس آیا اور ۱۸۵۵ء مین تحصیلداری چونیان پر مقرر ہوا اور بعد اُسکے اوسکی تبدیلی موگا اور لاہور کو ہوئے ۱۸۶۳ء مین اوسکی ترقی عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر ہوئی اور سیالکوٹ کو گیا *

فقیر شمس الدین فقیر نور الدین کا دوسرا بیٹا دوسرے جنگ سکہان کے زمانہ مین گوبند گڈہ مین تہا نہ دار تہا اس منصب مین اوسنی بہت وفاداری سی خدمت کو انجام دیا اور سرکار انگریزی کی فوج کے حوالہ قلعہ مذکور اپنے وقت مین کر دیا کہ اگر کچھ بھی وہ تامل کرتا تو کچھ دقت ہوتی ۱۸۵۰ء مین اُسکو تحصیلداری شاہدرہ ملی تھی مگر سال آئندہ بسبب بیماری کے اُس نے استعفا دیدیا تہا ۱۸۶۲ء مین شمس الدین شہر لاہور مین انریری مجسٹریٹ اور مینونسپل کمیٹی کا ایک ممبر مقرر ہوا شمس الدین بہت ہمت اور فیصل ساز تہا اور باعلم آدمی تہا اور اپنے ملک کے آدمیون کی ترقی علم کے واسطی جو تجویز کچھ ہوئی تھی اونکی ترقی کے واسطے سب سے زیادہ پیش قدمی کرتا تھا تعلیم مستورات کی ترقی بہت کچھہ اسکی سبب سی لاہور مین ہوئے ہے اور انجمن پنجاب کے تقرر مین بھی اوس نے بہت مدد کی یہہ انجمن مشہور تہوڑے عرصہ سے مقرر ہوئی ہی مگر امید ہے کہ اوسکے نتائج بہت اچھے ہونگے *

فقیر شمس الدین اکتوبر ۱۸۶۸ء مین مرگیا اونکے وفات کے بعد گورنمنٹ ہندنے ۵۹۸ ایکڑ اراضی پرگنہ واقع ضلع لاہور اوسکے فرزند اکبر کو اس شرط پر عطا فرمائی ہے کہ اوسکے

مین حیات معاف رہینگے اور اُس کے وفات کے بعد فقیر شمس الدین کے کسی وارث
نرینہ صلبی کے نام واگذار رہے گی جسکو سرکار انتخاب کریگی ٭
فقیر قمر الدین لاہور مین اکزیرے مجسٹریٹ ہے اور فقیر حفیظ الدین ضلع راولپنڈی مین
تحصیلدار ہے ٭

سردار رچھپال سنگہ سندہو سرانوالی والہ

درگاہ سنگہ

- لعل سنگہ
  - ایسر کور — مہاراجہ کہرک سنگہ کی ساتھ شادی ہوئے سنہ ۱۸۴۰ء مین مرگئے
    - رچھپال سنگہ — سنہ ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوا
    - عطر کور — سنہ ۱۸۶۳ء مین شادی ہوئی
    - پریم کور — سنہ ۱۸۶۴ء مین شادی ہوئی
  - سردار منگل سنگہ — سنہ ۱۸۶۴ء مین مرگیا
  - دلبان — جمعیت سنگہ سندہانوالہ سی شادی ہوئی
- تیغ سنگہ
  - گہسیٹا
    - حکم سنگہ

حال خاندان

اِس خاندان کا مورث اعلی ایک شخص حسن نامی بتاتی ہین جو سندہو جٹ تہا اور جسنبی سنہ ۱۵۰۰ء کی قریب ضلع گوجرانوالہ میں موضع حسن والہ آباد کیا تہا موضع سرانوالی بہی جسکے معنے سردن کی جگہہ ہے کہتی ہین کہ اِسی شخص نے پرگنہ پسرور ضلع سیالکوٹ مین آباد کیا تھا جس کی قوم کریسے جو زوراور قوم تہی اس مقام پہ لڑائی ہوئی تہے اور اوس لڑائی مین اوسکی فتح ہوئی تہی اوسنے مقتولون کے سر کٹواکر ایک ڈہیر اونکا جمع کیا اور اونکے اوپر چبوترہ کرنہا یا تہا مگر غالبًا یہہ تشنہ خون حرکت متعاقب گانوکے وجہ تسمیہ بنانیکو بنائے گئے ہوگے بہرحال سرانوالی اِس خاندان کے قبضہ سی نکل گیا اور درگاہ جو اس خاندان مین سے پہلے ہی سکہ ہوا تہا افلاس کے سبب سے ضلع سیالکوت کو چہوڑکر گورداسپور کو چلا گیا تہا اور گورداسپور مین جبل سنگہ فتحپوریہ کے رسالہ میں سوار ہو گیا تہا اوسکا بیٹا لعل سنگہ اوسکے جگہہ مقرر ہوا تہا مگر چونکہ وہ آدمی کسیقدر لیاقت کا تہا اوسکو سو سوارون کے افسری ملی تہے *

ایسر کور لعل سنگہ کی دختر کے حسن کا سیالکوٹ کے ضلع مین شہرہ تہا اور ۱۸۱۵ء مین جب مہاراجہ رنجیت سنگہ
اوس علاقہ مین پھر رہے تہے لعل سنگہ اپنی دختر کو اونکی روبرو لیگیا اور ایسر کور لاہور کو بھیجی گئی
اور محل شاہی مین داخل ہوئی مگر دو مہینے کے بعد رنجیت سنگہ نے ایسر کور کو اپنے فرزند شاہزادہ
کہرک سنگہ کی پاس بہیجدیا اور شہزادہ موصوف نے بمقام امرتسر چادر ڈالکر اوس سے شادی کرلی اس کی
تہوڑے عرصہ کے بعد لعل سنگہ مرگیا مگر اوسکی فرزند منگل سنگہ نے اس رشتہ کی سبب سے فایدہ
اوٹھایا جب وہ پہلے دربار مین حاضر ہوا تو نرا گنوار جٹ تہا اور کہتی ہین کہ مہاراجہ نے حکم دیا کہ اوسکے
پہلے پوشاک گنواری تبدیل کرکے وہ پوشاک پہنائی جاوے جو دربار مین مروج ہتی منگل سنگہ نے
کبھی پاجامہ نہین پہنا تھا اور پاجامہ کے ایک ہی ٹانگ مین دونو اپنی ٹانگین ڈالنے لگا کہ اس پر سب
درباری بہت ہنسی مگر منگل سنگہ اگرچہ اوسکو دربار داری کے طریقہ معلوم نہین تہے آدمی ہوشیار
تہا اور دربار مین روز بروز مورد الطاف ہوتا گیا شہزادہ کہرک سنگہ نے اوسکو پہلوارا ور گنہہ جمعی پانچہزار
روپیہ کی جاگیر دی اور ضلع لاہور مین چونیان کا علاقہ اوسکے سپرد کیا اس عہدہ پر مامور کی حالت
مین اوسنے ایسی خوبی اور چستی سے خدمت کی کہ شہزادہ کہرک اوس سے بہت خوش ہوا اور ۱۸۲۰ء
مین مہاراجہ کی منظوری سے شہزادہ نے اپنے تمام کارخانہ مالی اور جنگی اوسکے سپرد کردیا اور ۹ ہزار
روپیہ جاگیر اوسکو عطا کی اور خطاب سرداری بخشا موضع سرانوالی جو پہلے اس خاندان کا تہا اس زمانہ
مین سردار شام سنگہ اٹاریوالہ کے پاس تہا یہہ گانو منگل سنگہ نے لیا چند سال تک منگل سنگہ بہت
مورد الطاف رہا اوسکی جاگیرات مین بہت ایزادی ہوتی رہی اور شہزادہ کہرک سنگہ کے ساتھ حملہ
مہمون مین جاتا رہا مگر ۱۸۳۲ء مین سردار چیت سنگہ باجوہ جسکے شادی چند کور منگل سنگہ کی بھتیجی سے
ہوئی تہی اور جسکو خود منگل سنگہ نے کہرک کے روبرو کیا تہا منگل سنگہ کی جگہہ شاہزادہ کے کارخانہ کا
مہتمم مقرر ہوا مگر اس خدمت کے بدل جانے سے منگل سنگہ کی ثروت مین فرق نہین آیا کہرک سنگہ نے منگل سنگہ
کو نئی جاگیرین دین اور اب اوسکی جاگیر معہ جاگیرات سابق ۲۶۱۲۵۰ تہی جس مین ۶۲۷۵۰ روپیہ

کی جاگیر ذات کی تہی اور باقی کی عوض نوکری مین ۷۰۰ سوار ۳۰۰ زنبورہ اور ۲ توپ کی نوکری اوسکے ذمہ تہی +

چیت سنگہ کی ترقی اوسکے غارت کے باعث ہوئی رنجیت سنگہ کی عہد سلطنت مین چیت سنگہ شہزادہ کا خاص رفیق رہا اور اوسکو زور بہی بہت حاصل تہا کیونکہ کہڑک سنگہ نرم آدمی تہا اور کوئی رفیق جسطرح چاہتا اوس پر زور کر سکتا تہا مگر رنجیت سنگہ کے وفات کی بعد جب کہڑک سنگہ مسند نشین ہوئی سردارون نے جسکو چیت سنگہ کا بہت رشک تہا اوسکے غارت کرنیکا تہیہ کیا راجہ دہیان سنگہ اور شاہزادہ نونہال سنگہ اوس سازش کے سرغنہ تہے اور یہہ بنصیب رفیق قلعہ مین علانیہ اور گویا اپنے آقا کی آنکھون کے سامنی قتل کیا گیا تہا +

سنہ ۱۸۳۴ء مین جب چیت سنگہ پر ابتدا مین مہربانی ہوئی سردار منگل سنگہ ضلع ملتان کو قوم مزاری کو درست کرنے کے واسطے بہیجا گیا تہا لیکن اگرچہ اوسنے ایسی ہی ہمت اور جرأت کی جیسا کہ اوس سے پہلے عہدہ دارون نے کی تہی مگر وہ اِس سرحد پر کچہہ امن نہ پیدا کرنے پایا +

نومبر سنہ ۱۸۴۰ء مین مہاراجہ کہڑک سنگہ کا انتقال ہوا اور رانی ایسر کور انکی نعش کے ساتہہ ستی ہوگئی اوسوقت یہہ بات مشہور تہی اور بوجوہ یقین ہے کہ یہہ شہرت سچ ہوگئی کہ یہہ رانی خوشی سے ستی نہین ہوئی بلکہ اوسکے ستی ہونے کے واسطے نہ فقط احتراز کیا گیا بلکہ جبرًا اوسکو ستی کرایا اور راجہ دہیان سنگہ نے یہہ جبر کیا ایسر کور اور چند کور زوجہ کلان کہڑک سنگہ مین اپس مین بہت حسد تہا اور چند کور کا زور بہی اِس بات پر ڈالا گیا کہ ایسر کور ستی ہووی +

منگل سنگہ کو توقع تہی کہ اِس زمانہ مین کسیقدر رسوخ اور زور اوسکو بہی حاصل ہو مہاراجہ مرحوم کا سالا ہونیکے سبب سے اور بہت سال تک نوکری مین دولت کثیر جمع کرنے کے سبب سے اوسکو کسیقدر بالوجہ یقین تہا کہ شہزادہ شیر سنگہ کے ساتہہ ملکر کچہہ پکی سلطنت قایم کر سکے مگر راجہ دہیان سنگہ نے جب چیت سنگہ کے صفائی کی تو یہہ اوسکو کب منظور تہا کہ کوئی اور شخص مقابل اختیار حاصل کرے اور منگل سنگہ رفتہ رفتہ

کرتا گیا کچھہ عرصہ کے بعد مہاراجہ شیر سنگہ نے منگل سنگہ کی پہلے جاگیر مین سے سوای ۲۷ ہزار روپیہ کی
سب ضبط کرلی مگر ایک لاکہہ چوبیس ہزار روپیہ کی اور جاگیر ساہنیوال اور منگل چی مین بخشی یہہ جاگیر اوسکے
قبضہ مین ۱۸۴۶ء تک رہی اوس سال مین راجہ لعل سنگہ نے وہ جاگیر ضبط کرلی فقط ۸۶ ہزار روپیہ کے
جاگیر پرانی جاگیر مین سے اوسکی پاس رکہی اور ۳۶ ہزار روپیہ کی نئی جاگیر بشرط نوکری ۱۲۰ سوار کی دی
اِس تخفیف مین زیادہ بی انصافی اسواسطی تھی کہ منگل سنگہ نے کہڑک سنگہ کی وفات کے بعد معاملات
سلطنت مین کچھہ دخل نہین دیا تہا اور وجہ اِس ضبطی کی عیان تہے کیونکہ لعل سنگہ نے یہہ جاگیر اپنے
بہائی فقیر امیر چند کو دیدی تاکہ کسیقدر اوسکی نقصان کا عوض ہو میجر لارنس صاحب رزیڈنٹ نے دوابہ جناب
کا منگل سنگہ کو عدالتی ہنوایا اِس عہدہ پر اوسنی بہت اچہا کام نہین کیا منگل سنگہ ادجڈ سپاہی تہا
اور عدالت کا کام اوسکی موافق طبع نہ تہا جب ۱۸۴۸ء مین فساد ہوا تو منگل سنگہ وزیرآباد مین تہا
اور معابر کی نگرانی اوسکی سپرد ہوئی اوسکا اپنا بیان یہہ ہے کہ جب وہ فوج مفسدان کو عبور کرنے سے روکتا
تہا راجہ شیر سنگہ نے اوسکو قید کرلیا اور رام نگر کے لڑائی سی ذرا پہلے تک قید مین رہا بعد اوسکے وہ قید سے
بہاگ گیا اور میجر نکلسین صاحب کے ساتہہ جاکر شامل ہوگیا اور آخر جنگ تک اونکی ماتحت خدمت دیتا
رہا حکام کو سردار منگل سنگہ کے نمکحلالی مین شبہہ ہوا اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد فقط ۱۲ ہزار روپیہ سال اوسکے
واسطے پنشن حین حیات مقرر ہوئی مگر یہہ بات یاد رکہنی واجب ہے کہ اِس سردار کے نسبت کبھی نمک حرامی
ثابت نہین ہوئی اور حکام انگریزی کے ساتہہ وقت نازک مین شامل ہوگیا تہا اور رسد رسانی وغیرہ مین
اور فوج انگریزی کے واسطے اور کام کرنے مین لڑائی کے آخر تک اوس سے کام لیا گیا سردار منگل سنگہ
جون ۱۸۶۴ء مین مرگیا +

سردار منگل سنگہ کا ایک ہی بیٹا ہے جسکا نام رچہپال سنگہ ہی اوسکو دوہزار روپیہ سال پنشن حین حیات
ملتی ہے اور سرالنوالی ضلع سیالکوٹ مین رہتا ہے +

دیوان شنکر ناتھہ

پنڈت رگھناتھہ کول

|

پنڈت ہریرام

|

دیوان شنکر ناتھہ ۱۸۳۰ء مین پیدا ہوا

- پریم ناتھہ
  - دوارکا ناتھہ ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوا۔
  - کاشی ناتھہ ۱۸۵۶ء مین پیدا ہوا۔
  - وشیشر ناتھہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا۔
- شیو ناتھہ

حال خاندان

دیوان شنکر ناتھہ کے بزرگ کشمیر کے رہنے والے تھے اِس خاندان کے بزرگون مین سے کشمیر کو پہلے لعل چند کول نے چھوڑا تھا جو شاہجہان کے عہد مین دہلی کو گیا تھا اور علی مردان خان وزیر باکمال شاہنشاہ ممدوح کی نوکری اوسکو میسر ہوئی اِس نوکری مین لعل چند کو ثروت حاصل ہوئی اور کچھہ عرصہ کے بعد وہ کشمیر کو واپس گیا اوسکے کامیابی کے سبب سی اوسکے خاندان کے اور کئے آدمی دہلی کو گئے چنانچہ اونمین سے رگھناتھہ کول بھی گیا اور فیض آباد مین جا کر مقیم ہوا وہان ہریرام اوسکا بیٹا پیدا ہوا رگھناتھہ کول نے مہاراجہ گوالیار کی نوکری اختیار کی اور کرنیل پوہین برکن صاحب کا جو فوج میرٹھہ مین ایک افسر تھا میر منشی ہوا اوسکا بیٹا ہریرام اپنے باپ کے ماتحت خدمت کرتا رہا تا وقتیکہ مرہٹون کے ریاست کے برہم ہونے سے دو نو باپ اور بیٹا بے پرہو گئے تھوڑے عرصہ کے بعد دیوان گنگا رام نے جو اونکا رشتہ دار تھا اور جنے ۱۸۳۱ء مین سرکار رنجیت سنگہ مین نوکری حاصل کے تھے اور عہدہ جات معزز اور فائدہ بخش پائی تھی ہریرام کو لاہور کو بلایا ہریرام اوسکے حسب الطلب لاہور کو چلا گیا اور چونکہ زود نویس تھا دیوان گنگا رام کا دفتر اوسکے

سپرد ہوا ۱۸۱۷ء مین ہر دیا رام خاص مہاراجہ کی خدمت مین منشی مقرر ہوا اور ۱۸۱۸ء مین شاہزادہ کہڑک سنگہ کے پاس منشی ہوا اور انکی جاگیر کا حساب اوسکے سپرد رہا +

شنکر ناتہہ جو دہلی مین ۱۸۰۰ء مین پیدا ہوا تہا اپنی باپ کے ساتہہ ۱۸۰۲ء مین لاہور مین آیا تھا اور شاہزادہ کہڑک سنگہ کے خزانہ کے دفتر مین ملازم ہوا تھا بعد اوسکے صدر دفتر مین وہ بہرتی ہوا تہا جہان وہ ضبطی ملک پنجاب تک رہا اوسکی راجہ دینا ناتہہ کے رشتہ دار ہونے کے سبب سے کہ ہمشیرہ راجہ دینا ناتہہ کی شادی شنکر ناتہہ کے ساتہہ ہوئی تہی شنکر ناتہہ کو بہت رشد حاصل تہا اور علاوہ اسکے اوسکی لیاقت اور دیانت داری خاص مشہور تھی رزیڈنسی کے زمانہ مین ۱۸۴۶ء سے ۱۸۴۹ء تک شنکر ناتہہ سے بورنگ صاحب کوکس صاحب ڈوبیرن صاحب اور میجر میگریگر صاحب اعتبار کے خدمت لیتی رہے اور سبنے تصدیق کیا ہے کہ اوسنے قدر کے لایق خدمت کی اور چال چلن اوسکا عمدہ رہا چونکہ وہ راجہ دینا ناتہہ کے دفتر کا اعلے منشی تہا مال کا بہت کام اوسکے سپرد ہوا تہا اور اوس نے بذات خود آٹھہ ہزار مقدمات سے زیادہ طی کئی تہی ۱۸۴۹ء تک شنکر ناتہہ کے قبضہ مین ۶۰۰۰ روپیہ کے جاگیر رہے اور علاوہ اسکے نقد مواجب اوسکا ۱۳۶۰ روپیہ تہا اور اوسکے سوا عملہ کی بابت ۱۲۴۲ روپیہ اوسکو ملتی تہے جاگیر جو شیخوپورہ اور گجرات کے ضلع مین تہی ضبط کی گئی اور ۲۶۲۰ روپیہ سالانہ نقد پنشن تا حین حیات اوسکی مقرر ہوئی ۱۸۶۲ء مین شنکر ناتہہ شہر لاہور مین آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوا اس منصب مین اپنی ہوشیاری اور بلا دو رعایت فیصلہ کرنے سے حکام کو اوس نے بہت خوش رکہا دہرم شاستر مین اوسکو خوب دخل ہے اور پیچیدہ مقدمات رواج اور ترکہ اور مذہب مین اوسکے رائے حکام انگریزی لاہور کے اعتبار سے طلب کیے تے ہین ۱۸۶۵ء مین گورنمنٹ اعلے نے اوسکو خطاب دیوانے عطا فرمایا +

بخشی بہگت رام

بیساکہی رام

ہردیال
۱۸۵۳ء مین
مرگیا۔

بہگت رام
۱۸۶۵ء مین
مرگیا۔

جمعیت رائے
۱۸۳۳ء مین پیدا
ہوا۔

مہرچند
۱۸۵۹ء مین
پیدا ہوا۔

حال خاندان

بیساکہی رام بخشی بہگت رام کا باپ شہر لاہور مین ایک چہوٹا سا صراف تہا ۱۸۰۸ء مین جب بہگت رام کے عمر ۱۹ برس کے تہے اوسکو خزانہ کے دفتر مین ساٹھہ روپیہ کے مشاہرہ پر مصر بیلے رام اعلی توشہ خانہ سرکار نے محررے پر نوکر رکہہ لیا تہا ۱۸۲۴ء مین بہگت رام جیب خاص کے حساب کی تحریر کیواسطی نایب محاسب مقرر ہوا اور تنخواہ سابق کے علاوہ پچاس روپیہ ماہوار اوسکی تنخواہ مین اضافہ ہوا ۱۸۳۱ء مین بہگت رام شاہزادہ شیر سنگہ کے ساتہ علاقہ کوہستان دوآبہ جالندہر۔ کوٹہیرا اور سوجان پور کا نالیہ اور منڈی اور سُکیت اور کُلو سے زرباج وصول کرنیکو بہیجا گیا تہا سال آئندہ مین بہگت رام لاہور کو واپس آیا اور پچاس پیادہ پلٹنون ۸ سوار ونکی رجمنٹون ۲۰ توپخانہ کے پلٹنون کا ۲۵۲۰ سالانہ مواجب پر بخشی مقرر ہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ اور کہڑک سنگہ کے سلطنت کے عہد تک برابر اس عہدہ پر ممتاز رہا ۱۸۴۷ء مین مہاراجہ شیر سنگہ نے علاوہ اُسکی نقد مواجب کے انبالہ اور سوراپور مین اوسکو تین ہزار روپیہ کی جاگیر عطا کے +

بخشی بہگت رام سے فوج نہائیت خوش تہے اور مہاراجہ شیر سنگہ کے ماری جانیکے بعد اوسکا زور فوج مین بہت ہوگیا تہا متصدیون کے ایک فرقہ کا بہگت رام سرگردہ تہا اور دوسرے فرقہ کا جس مین ہوشیار

اور بید ریع کشمیرے برہمن تہے دیوان دینا ناتہہ سرگروہ تہا اور ہر طرح کا زور رکہتا تہا جب ۲۱ دسمبر ۱۸۴۴ء کو راجہ ہیرا سنگہ اور پنڈت جلا مارے گئے دربار مین یہہ تجویز ہوئی کہ سلطنت کا کاروبار ایک مجلس کے تجویز سے جس مین سردار جواہر سنگہ راجہ لعل سنگہ دیوان دینا ناتہہ سردار عطر سنگہ کالیانوالہ شام سنگہ اٹاریوالہ اور بخشی بھگت رام داخل ہوئے تہے ہوا کرے مگر تہوڑے عرصہ کے بعد اصلی اختیار فقط جواہر سنگہ اور لعل سنگہ کے ہاتھون مین آگیا +

مارچ ۱۸۴۵ء مین بخشی بہگت رام راجہ گلاب سنگہ کے اوپر جو فوج بہیجی گئی تہی اوس کے ساتہہ گیا تہا اور چونکہ بخشی بہگت رام کا فوج پر بہت زور تہا راجہ گلاب سنگہ نے اوسکو زرخطیر بطور نذرانہ دیا مگر پیچہے یہہ سب مال بخشی مسطور کے ہاتہون سے جاتے جاتے بچا کیونکہ جب فوج راجہ گلاب سنگہ کو لاہور لے آئی تو اُسنے کہا کہ مین فوج کی تنخواہ کی شرح کا اضافہ کردینے پر راضی ہون بشرطیکہ سب سردار اپنی گنجایش کے موافق روپیہ دین اور بخشی کے نام راجہ گلاب سنگہ نے پانچ لاکہہ روپیہ دینی لکہے یہہ روپیہ حقیقت مین اُس سے کم تہا جو اوسکو جمون مین ملا تہا +

جون ۱۸۴۵ء مین جب فوج جواہر سنگہ وزیر کی نالیاقتی سے بگڑ گئے تو فوج نے درخواست کی کہ وزیر موصوف معزول کیا جاوے اور اوسکی جگہہ دیوان دینا ناتہہ یا بہگت رام یا راجہ لعل سنگہ خواہ ان مین سے کوئی تہا خواہ تینون شامل وزارت کے منصب پر مامور ہون مگر رانی نے کسی تدبیر سے اپنی بہائے جواہر سنگہ اور اپنی آشنا لعل سنگہ مین اتفاق کرا دیا اور یہہ نالایق وزیر سلطنت کا کام کرتا رہا تاوقتیکہ تین مہینے کے بعد وہ قتل کیا گیا +

مہاراجہ دلیپ سنگہ نے بخشی بہگت رام کو دناریور دوآبہ جالندہر مین ایک نئی جاگیر ۸ ہزار روپیہ کی عطا کی تہی + جب یہہ دوآبہ بموجب عہدنامہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کی سرکار انگریزی کو دیدیا گیا تو بہگت رام کی یہہ جاگیر جاتی رہی مگر اوسکے عوض مین ایک اور جاگیر اوسیقدر جمع کی پرگنہ تلونڈی ضلع امرتسر مین اوسکو ملی مگر اسکا مواجب نقد گہٹکر ۱۲ سو روپیہ رہ گیا اور سال آیندہ دہرم کوٹ اوسکو اور جاگیر علاوہ جاگیر سابق کی

دو ہزار روپیہ کی ملی اِس زمانہ مین اُس کا مواجب نقد اور جاگیر بقدر ۴۲۰۰ اسکے تھا*

جب قریب اختتام ۱۸۴۷ء کے مسٹر جان لارنس صاحب قائمقام رزیڈنٹ سلطنت لاہور کے انتظام مین کسیطرح کی ترتیب اور قاعدہ مقرر کرنیکا ارادہ کرتے تہے تو بخشی بہگت رام کو حکم ہوا کہ فوج کا حساب دے کہ کئی سال سے اوس نے حساب نہین دیا تہا جب فہمایش سے اُسنے حساب نہین دیا تو وہ عہدہ سے معطل کیا گیا اور اوسکی جگہہ چار بخشی مقرر ہوئے اور حساب کی تحریر اور جانچنے کے واسطے ایک قاعدہ مناسب قایم کیا گیا*

جب اِسپر بھی اوس نے حساب نہین دیا تو بخشی بہگت رام کے جاگیر ضبط کی گئی آخرکار حساب پیش کیا گیا اور اوسکے ذمہ قریب ساڑہی پانچ لاکہہ روپیہ کے نکلا مگر اس مین سے رقم کثیر چہوڑ دی گئی کچہہ روپیہ تو اس مین مختلف افسران فوج کے ذمہ تہا اور جب باقی بہگت رام نے ادا کر دے تو دربار نے حساب کو طے کر دیا چند ماہ کے بعد دربار نے بخشی بہگت رام کے جاگیر واگذار کرنی چاہے مگر سر فریڈرک کری صاحب نے اِس درخواست کو منظور نہ کیا پس جب پنجاب ضبط ہوا تو نئی سرکار پر بخشی بہگت رام کا کچہہ دعوی نہ تہا لیکن صاحب چیف کمشنر کی سفارش پر بارہ سو روپیہ سالانہ پنشن اوسکی واسطے ۱۸۵۳ء مین مقرر ہوئی*

بہگت رام پر کبہی زر سرکار کے تغلب کرنیکا الزام نہین لگا اور اوسکی تہیدستی درحالیکہ اوسکو دولتمند بن جانیکا قابو بہت تہا اوسکی اپنی دیانتداری کے دلیل ہے لیکن اگرچہ اوسنے خود سرکار کا روپیہ نہین تغلب کیا اوسنے اورونکے لوٹنے سے احتیاط نہ کی فوج کے محکمہ مین جو لوگ اوسکے ماتحت تہی نہایت حریص اور بی ایمان تہے فوج کو لوٹ لوٹ کر اونہون نے دولت جمع کی اور خاص و عام اُن لوگونسی نفرت و دشمنی رکہتی تہے اگر بہگت رام اتنا نیک طبع نہ ہوتا اور زیادہ جرات رکہتا تو وہ قدر کے لایق نوکر سرکاری ہوتا*

بخشی بہگت رام بمقام لاہور مارچ ۱۸۶۵ء مین مرگیا اوسکا ایک بیٹا جمیعت رائی ضلع جالندہر مین محکمہ مال مین ملازم رہا*

ملک خیرالدین خان قصوریہ

- منصور خان
  - کہیوا خان ۱۸۰۶ء مین مرگیا۔
    - سوج دین خان ۱۸۰۰ء مین پیدا ہوا
      - کمال الدین خان ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا
        - صاحب خان ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوا۔
    - خیرالدین خان
  - جیوا خان
    - جلال الدین خان ۱۸۰۷ء مین پیدا ہوا
      - پیربخش ۱۸۲۵ء مین پیدا ہوا۔
    - شادی خان ۱۸۴۴ء مین مرگیا
      - فتح دین
    - کاکر خان ۱۸۰۰ء مین پیدا ہوا۔
    - بلند خان ۱۸۲۹ء مین پیدا ہوا۔
      - فتح دین خان ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا۔
      - اسمعیل خان ۱۸۵۰ء پیدا ہوا۔
  - نصیرا خان
    - امیرا
    - وزیرا
    - بہلہ خان
  - جہانگیرا خان
  - دختر قطب الدین خان مدوٹ والے سے شادی ہوئی۔

حال خاندان

ملک خیرالدین خان کے بزرگ بہٹے راجپوت تہے اور ضلع سرسہ مین رہتی تہے سنہ ۱۵۲۰ء کے قریب لکھوا اور نو لو اس خاندان کے دو آدمیون کو ابراہیم لودی نے تیس ہزار ایکڑ اراضی افتادہ ضلع قصور مین بخشی تہے دونو بہائی اپنے عیال اور اطفال لیکر وہان چلے گئے اور کئے گانون وہان آباد کئے مرکے بیٹو اور ہردونون متراسے عرصہ مین یہہ دونون بہائی خواہ اعتقاد سے خواہ زمین کے لالچ سے مسلمان ہوگئے جب اٹہارہوین صدی کے وسط کے قریب سکہون کو زور ہوا قصور جسمین اکثر پٹہان اور نومسلم آباد تہے سرداران بہنگیے نے تصرف کرلیا اور اونکے قبضہ مین سنہ ۱۷۹۴ء تک رہا اوس

سال مین امام الدین رئیس پٹہان نے سکہون کو نکال دیا اور کئے سال تک باوجودیکہ اوسکا مقابلہ
بہت کیا گیا اوس نے قبضہ رکہا ۱۸۰۲ء مین نظام الدین خان کو اوسکے چند رشتہ دارون نے مار ڈالا
اور اوسکے بعد اوسکا بہائی قطب الدین خان قصور مین رئیس ہوا قطب الدین خان نے کہیوا خان کی ایک
دختر سے شادی کی اور اوس نے اپنے خسر کو سوائے اوسکے جدی دیہات کے دس ہزار روپیہ جاگیر عطا کی
۱۸۰۷ء مین رنجیت سنگہ نے قصور کو فتح کیا اور قطب الدین خان کے پاس ممدوٹ رہنے دیا جو ستلج کے جنوب
کے طرف ہے اور قطب الدین خان ممدوٹ کو چلا گیا کہیوا خان بہی اوسکے ساتھ گیا اور جتنی جاگیر اوسکے
قصور کے علاقہ مین تہی اوسکے عوض مین اوتنے ہی ممدوٹ کے علاقہ مین اوس کو اس شرط پر ملی
کہ کچھہ سوارون کے نوکری دے کہیوا خان کئے سال تک قطب الدین اور بعد قطب الدین کے جمال الدین
اوسکے جانشین کے عہد مین جنگکے خدمت کرتا رہا اور جب وہ بوڈہا ہوا تو خیر الدین بسر کردگی سواران
خدمت کرتا رہا اول جنگ افغانستان مین خیر الدین ممدوٹ کے سو سوارون کا افسر پیشاور مین تہا اور جب اول
جنگ افغانستان ختم ہوئی تو دوسرے فوج جو زیر حکم جنرل پولک صاحب کے کابل کو گئے تہے ممدوٹ کی سوا
اور سوا آدمی موکل اور اٹاریوالون کے سپاہ کے لیکر گیا تہا خیر الدین نے ایسی وقت مین کہ سکہون کے
فوج علانیہ مخالف تہی اور اوس نے آگے بڑہنے سے انکار کیا بہت قدر کے لائق خدمت کی اور جب خیر الدین
پنجاب کو واپس آیا تو دونو جنرل پولک صاحب اور میجر مکیسن صاحب نے مہاراجہ شیر سنگہ سے اوسکی سفارش
کی اور مہاراجہ صاحب نے اوسکی جاگیر بڑہا دینے کا وعدہ کیا مگر ہنوز کچھہ اس وعدہ کا عمل نہین ہوا تہا کہ مہاراجہ
شیر سنگہ مارے گئے اس عرصہ کے قریب جمال الدین خان رئیس ممدوٹ نے کہیوا خان کی جاگیر ضبط کر لی
اور کہیوا خان موضع پٹو کو چلا گیا جو اوسکا جدی گانو تہا اور بڑی عمر کو پہونچکر ۱۸۵۶ء مین مر گیا اس
ممدوٹ کی جاگیر کے عوض مین مہاراجہ دلیپ سنگہ نے خیر الدین خان کو ۱۸۴۴ء مین چہہ گانو قصور کے
پاس جمعی چہہ ہزار روپیہ کے دئے ستلج کی لڑائی کے پچہلے وقت مین خیر الدین خان سرکار انگریزی کی
فوج کے ساتہہ ہو کر لڑا اپنے گہر بار کو لیکر خیر الدین بہیرو شہر کے لڑائی کے بعد ستلج کے پار چلا گیا

اور وہان سرکار انگریزی کے لشکر مین جاکر شامل ہوگیا راجہ لعل سنگہ کے معزولی کے بعد جو تخفیفین کی گئین اونمین
خیرالدین کے جاگیر گہٹ کر چار ہزار روپیہ کی رہگئی اور تہوڑے عرصہ کے بعد دو اور گانو اوس سے چہین
لئے گئے اِس وجہ سے کہ کارداروں نے یہہ عذر کیا کہ دونو گانو پنڈی اور منتران جو اوسکے پاس تہی اون سے
چار ہزار روپیہ پورا وصول ہوتا تہا ملتان کے مفسدہ کے وقت مین خیرالدین کپتان ٹیلر صاحب کے تحت
مین ڈیرہ اسمعیل خان مین تہا خیرالدین اوس وقت منون کو بہیجا گیا تہا اسواسطے کہ فتح خان ٹوانہ کے جو
دلیپ گڈہ مین گہرا ہوا تہا مدد کرے مگر اوسکے وہانتک پہونچنے سے پہلے فتح خان مارا گیا تہا اور قلعہ فتح
ہوچکا تہا اوسکے بعد خیرالدین خان عیسی خیل سے دوسو سوار اور پانسو پیادہ کی جمعیت کے ساتہ پنڈی گہیب
کو گوہر سنگہ چہبر سنگہ مفسدہ کے کاروار کو پریشان کرنے اور اٹک کے قلعہ کے اندر کی سپاہ کی مدد کیواسطے
بہیجا گیا تہا یہہ خدمت خیرالدین نے نہایت خاطرخواہ کی گوہر سنگہ دو تین معرکون کے بعد بہاگ گیا اور
علاقہ سے چلا گیا اور درحالیکہ فوج سکہہ دریای جہلم کے کنارہ جیب پر رہے خیرالدین نمک کے دہار کے
شمال کی طرف قایم رہا ۱۸۵۷ء مین صاحب ڈپٹی کمشنر کے حکم سے خیرالدین نے سو سوار بہرتی کئے اور اپنی بہتیجے نکو
یکر خیرالدین کو رٹلمنیڈٹ صاحب کے زیر حکم حصار کو گیا ٭

اِس مہم مین اوسکا بہتیجا اور متبنی بیٹا کمال الدین رسالدار بنایا گیا اور اوس نے شایستہ خدمت کے خیرالدینخان
نے احمد خان کہرل مفسد کے مقابلہ مین ضلع گوگیرہ مین بہی اچھی خدمت کی ٭

خیرالدین نے پانچ مہمون مین سرکار انگریزی کی اچھی خدمت کی تھی اور ایسا شخص تہا کہ اوسپر بہروسا
ہوسکتا تہا اوسکے نام ۲۵۰۰ روپیہ کی جاگیر واگذار تہی اور اِس جاگیر کے باب مین یہہ حکم ہے کہ اوسکی وفات کے بعد
کمال الدین خان اور اوسکے وارثون کے نام ایک اور پشت تک واگذار رہیگی

پنڈت رادہاکشن

سری برجراج
سنہ ۱۸۳۲ء مین مرگیا۔

پنڈت مدہوسودن
سنہ ۱۸۶۳ء مین مرگیا

- پنڈت رادہاکشن — سنہ ۱۸۴۰ء مین پیدا ہوا
  - رکہے گنیش
    - کشوری لعل
- بال کشن — سنہ ۱۸۴۰ء مین پیدا ہوا
  - موہن لعل
    - سوہن لعل
    - رام لعل
- ہرکشن — سنہ ۱۸۶۱ء مین مرگیا
  - امرناتہہ
- دیودت پرشاد — سنہ ۱۸۴۶ء مین پیدا ہوا
  - درگادت

حال خاندان

اِس برہمن خاندان کا پتا سنہ ۱۲۴۲ء تک جاتا ہے جب علاوالدین مسعود دہلی کا بادشاہ تہا اِس سال مین مسلمانون کے ظلم و تشدد کے سبب سے سارا خاندان معہ ذرہنود کے متہرا سی جو تیر تہہ ہے اوچ کو چلے گئے جو ملتان کے پاس ہے تعجب ہے کہ اس جگہہ یہہ خاندان اوس زمانہ مین جا کر رہا کیونکہ متہرا کے نسبت وہان کچہہ زیادہ آسایش ہنوگی اسواسطے کہ فرشتہ لکہتا ہے کہ اوس زمانہ مین قندہار سے ایک فوج مغلون کے اوس مقام پر دوڑ آئے تہے کچہہ عرصہ کے بعد یہہ خاندان لاہور مین آبسا مگر جب زمانہ کچہہ اچہا ہوگیا تو پہر متہرا کو واپس چلا گیا رادہاکشن کا ایک بزرگ نراین داس بزرگی اور علم کے سبب سے مشہور تہا اور نابہاجی کے بہگت مالا مین اوسکا ذکر ہے ایک فرمان جہانگیر بادشاہ کا جس مین کشوری لعل نراین داس کے پوتے کے نام ۱۲ بگیہہ اراضی کے اِس واسطے عطا ہے کہ جو پہول ہندون کے پوجا مین کام آتے ہین وہ اِس زمین مین پیدا کئے جاوین موجود ہے اِس کاغذ کے سچا ہونیمین شک نہین معلوم ہوتا ہے اور سنہ ۱۶۱۰ء کا لکہا ہوا ہے +

برتج بہوکن کشوری لعل کا بیٹا برہمنون مین رقیا نویس ثانی تہا شاہجہان بادشاہ اوسکے بزرگی کا حال سُنکر

اوسکی ملاقات کی واسطی گیا بادشاہ نے اوس سے ہندو کی وجہ تسمیہ دریافت کی اور اوس نے یہہ بتایا کہ
ہن-ہنا لفظ سنسکرت کا مخفف ہی جسکے معنے گناہ ہین اور دو سنسکرت دور کا مخفف ہی یعنے ہندو کی معنے
گناہ سے دور ہے بادشاہ ایسا خوش ہوا کہ اوس سے کہا جو تمکو مانگنا ہو مانگو اور مین دونگا برج بہوکن نے
جواب دیا کہ مین یہی مانگتا ہون کہ پہر آپ میرے پاس کبہی نہ آوین - اورنگ زیب کے عہد مین کول مین
برج بہوکن کا سب سے چہوٹا بیٹا راجہ جیسنگہ اول کے طلب پر جیپور کو گیا وہان اوسکے سپرد ایک مندر ہوا اور اوسکی پرداخت
کے واسطی ایک جاگیر اوسکو ملی چنانچہ وہ جاگیر اب بہی اوسکے اولاد کے پاس ہے اوسکا پوتا نبی دہر بہت
بزرگ آدمی تہا اور اوسکے سیوکونمین سورج بل بہرت پور کا مشہور راجہ تہا +

برج راج یعنی بابا وڈ زیادہ مشہور تہا برج لعل صدی گذشتہ کے وسط مین لاہور مین آکر آباد ہوا جسکے سردار
اوسکے بہت تعظیم کرتے تہے کہ اوس زمانہ مین لاہور کے وہ سردار حاکم تہے اور جب رنجیت سنگہ کو فروغ ہوا
تو اوس نے برج لعل کو پنڈت بنایا اور وہ مہاراج کے روبرو پاٹ کیا کرتا تہا اور سنسکرت کے پاک
کتابون کے مضمون سمجہاتا رہتا تہا اس منصب پر برج لعل اپنی وفات کے ایام تک یعنے ۱۸۳۳ء تک
رہا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ اوس پر نہایت مہربانے کرتے رہے مثل اپنے باپ کی پنڈت مدہوسودن سنسکرت
مین بہت دخل رکہتا تہا اور لاہور مین اوسکے برابر کوئی پنڈت نہین تہا ۱۸۰۰ء مین پنڈت مدہوسودن -
دان دکشن اور دربار کا اعلی پنڈت مقرر ہوا اور ان دونو منصبون پر پنڈت مسطور تا وقت ضبطی ملک پنجاب
ممتاز رہا مدہوسودن کے مصروٹالیہ امرتسر کے بڑے صراف کی بیٹے سے شادی ہوئی تہی پنڈت مدہوسودن
پر مہاراجہ رنجیت سنگہ نہایت مہربانی کرتے تہے اور مہاراجہ نے ۱۸۴۲ء مین پنڈت رادہا کشن اوسکی بیٹے
کو راجہ ہیرا سنگہ کا اوستاد مقرر کیا راجہ ہیرا سنگہ اپنی جوانی کے عمر مین کمینہ وضع اور عیاش اور جہوٹا رہا
اس سے اوسکی تربیت کی کچہہ تعریف نہین ہوسکتی ہے +

رادہا کشن جو مثل اپنے باپ کی دربار مین پنڈت تہا ۱۸۴۶ء مین مہاراجہ دلیپ سنگہ کے تربیت کی نگرانی
کے واسطی مقرر ہوا +

سکہون کے سرکار مین پنڈت مدہوسودن کے پاس ۹۹۳۵ روپیہ کے جاگیر تہے ایک گانو قلعہ گوجر سنگہ نجیب سنگہ نے برج لعل اور اوسکے وارثون کو ہمیشہ کیواسطی دہرم ارتہہ دیا ہوا تہا اور دیہات جو اس جاگیر مین تہی وہ خود پنڈت مدہوسودن کے نام عطا ہوئی تہے سنہ ۱۸۵۳ء مین یہہ گانو حین حیات واگذار رہے اور دو باغ ایک لاہور اور دوسرا دینانگر مین علی الدوام واگذار ہوئی +

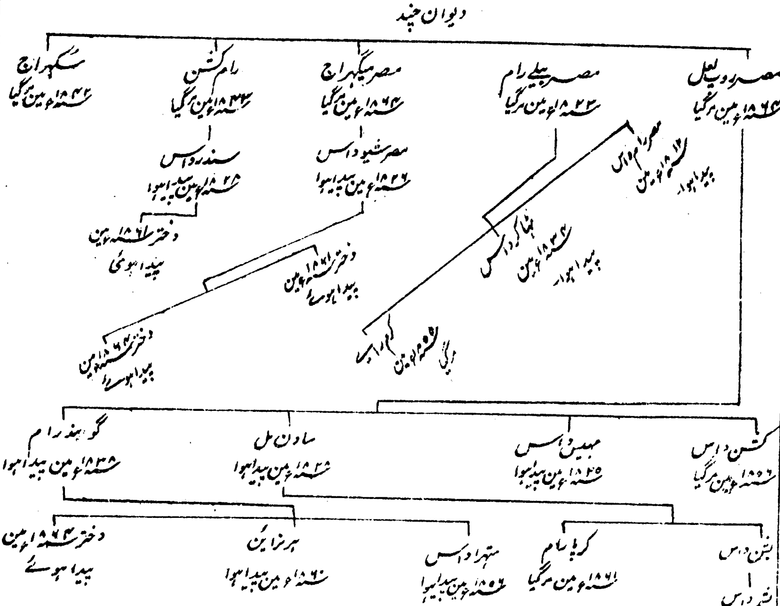
پنڈت مدہوسودن سنہ ۱۸۶۳ء مین مرگیا اپنے تینون بڑے بیٹون سے اوسکا سخت نزاع تہا اور اس سبب سے اوسنی اپنی کل جایداد معہ جاگیر دوامی کے دیودت پرشاد اپنی چوتہے بیٹے کو جو دوسرے زوجہ سے تہا دیدے اس ترکہ کی بابت عدالت مین مقدمہ دایر رہا

ہرکشن اپنے باپ کے حیات مین سنہ ۱۸[illegible]ء مین مرگیا اوسکا ایک بیٹا امرناتہہ زندہ ہے اوسکے جاگیر نوسو روپیہ اوسکے وفات پر ضبط ہوگئی +

پنڈت رادہاکشن کے جاگیر جمعی ۲۷۵ روپیہ تہی ۴۷۰ کی جاگیر اوسکے حین حیات واگذار ہوئی اور ایک باغ سو روپیہ کا علی الدوام بحال رکہا گیا ہے +

رادہاکشن لاہور مین رہتا ہے اور اوسکے اوسجگہہ بہت عزت ہے تعلیم کے باب مین اوسکی ساعی بلیغ رہے ہین تعلیم نسا کے رواج دینے مین پنڈت رادہاکشن ابتدا سے ساعی رہا اور جب امریکا کے پادریون نے لاہور مین مدرسہ جاری کیا تو رادہاکشن نے اول اول اپنی بیٹون کو وہان تربیت کے واسطے بہیجا اسیطرح اوسنے اپنا بیٹا لاہور کی ڈاکٹری مدرسہ مین بہیجا جب وہ پہلے ہے شروع ہوا تہا اور اوس زمانہ مین یہان کے لوگون کو تعصب تہا اور اوس مدرسہ مین اپنے اطفال کو نہین بہیجتے تہے پنڈت رادہاکشن بڑا پنڈت ہے اور دہرم شاستر مین اوسکو خوب دخل ہے +

مصر روپ لعل



حال خاندان

مصر روپ لعل کا خاندان قوم سے برہمن ہے اور اس خاندان کا اصل وطن موضع دلوال ہے جو ضلع جہلم مین ہے دیوان چند اپنے بیٹون کو لیکر لاہور مین ۱۸۰۹؁ء مین آیا تہا اور اپنے چچا بستی رام کی سعی سے جو رنجیت سنگہ کا خزانچی تہا اور جسکی مہاراجہ بہت توقیر کرتے تہے اوسکو ایک ہزار روپیہ کی جاگیر اپنے واسطی گہیون ضلع جہلم مین ملی اور اوسکے دونون بڑے بیٹون روپ لعل اور بیلے رام کے واسطی نوکریان خزانہ مین ماتحت اونکے رشتہ دار بستی رام کے ملین بیلے رام پر تہوڑے عرصہ مین مہاراجہ نہایت

مہربانی کرنے لگے اور ۱۸۲۶ء مین جب بستی رام کا انتقال ہوا تو باوجودیکہ راجہ دہیان سنگہ وزیر اوسکے برخلاف اور اوسکے تقرر کا نارج تہا اور جبا مصر کو معلوم تہا جو اوسکا ایک رفیق تہا اور لعل سنگہ جو بعد مین راجہ ہوا اوسکا باپ تہا بیلی رام بستی رام کے جگہہ خزانچی مقرر ہوا اسی زمانہ مین مصر میگہراج کے تحویل مین گوبند گڈہ کا خزانہ ہوا اور یہہ تحویل اوسکے پاس مہاراجہ رنجیت کے وفات تک رہے رام کشن نے ۱۸۲۶ء مین نوکری اختیار کی اور مہاراجہ کے دیوڑہی اوسکو ملی اور مہاراجہ خاص مہربانی اوسپر رکہتے رہے +

۱۸۳۲ء مین روپ لعل دوابہ جالندہر کا ناظم مقرر ہوا یہہ زرخیز علاقہ ابتدائے فتح سے دیوان محکم چند اور اوسکے فرزند موتی رام اور پوتے کرپا رام کے سپرد رہا تہا ۱۸۳۱ء مین جب دیوان موتی رام وہان سے علیحدہ ہوا تو شیخ غلام محی الدین جو دیوان کرپا رام کا ایک متوسل تہا اور ظالم اور نچوڑ دینیوالا آدمی تہا ہوشیارپور اور گرد و نواح کے اضلاع کا ناظم مقرر ہوا دوآبہ کے رعایا نے اوسکے ظلم کے ایسے سخت شکایت کی کہ شیخ غلام محی الدین ۱۸۳۲ء مین وہان سے علیحدہ کیا گیا اور مصر روپ لعل اوسکی جگہہ ناظم مقرر ہوا اِس نئے ناظم کے طبیعت اور ڈہنگ شیخ غلام محی الدین سے علیحدہ تہا اوسکے پاس دولت کثیر تہی اور رعایا پر ظلم کرنیکے طمع نہ تہی اور چونکہ اوسکا جالندہر مین ایک خاندان سے رشتہ تہا اوس ضلع کی سرسبزی مین اوسکی غرض متعلق تہے تشخیص مالیہ ایسے نرم اور ایماندارانہ اوس نے کی کہ ۱۸۳۳ء کے قحط کے سال مین بہی بقایا سے غیر وصول بہت کم رہے مصر روپ لعل نذر کے نام سے تہوڑے سے چیز بہے نہین لیتا تہا اور جو اہلکار اوسکے تحت مین تہے اونکے احتیاط سے نگرانی رکہتا تہا سکہون کے سرکار کے ناظم اکثر ایسے تہی کہ وہ یہہ سمجہتی تہے کہ رعایا اونکی خاص ذات کے نفع کے واسطے خلق ہوئی تہے جہان کثرت ایسی ناظمون کے ہو مصر روپ لعل کے سے شخص کو دیکہنے سے جو ایماندار اور عادل تہا خوشی ہوتی ہے کہ اوسکا نام آجتک وہانکے لوگ تعظیم اور محبت سے یاد رکہتے ہین روپ لعل جالندہر کا ناظم ۱۸۳۹ء تک رہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وفات کے چند ماہ بعد وہ وہان سے بولا لیا گیا تہا اور پرانا ظالم دوآبہ کا شیخ غلام محی الدین وہان پہر ناظم مقرر ہو کر بہیجا گیا شہزادہ نونہال سنگہ نے اِس بات سے غصہ کر کے کہ مصر بیلی رام شہزادہ کے باپ کے حین حیات سنگہ کا

* جب مصر کو بستی رام نے پہلے پانچ روپیہ مہینہ پر خزانہ مین منشی کی نوکری پر رکہا تہا رفتہ رفتہ اوسکی ترقی ہوتی گئے بعد اسکی وہ کشمیر کا خزانچی راجہ دہیان سنگہ کے ذریعہ سبب ہوا اور اسی سبب سے ڈوگرون کے فریق کا رفیق ہو گیا +

حامی تھا بیلی رام اور اوسکے بھائیون کو قید کر دیا کہ وہ لوگ چھ مہینے قید رہنے کے بعد مہاراجہ کھڑک سنگھ کے شفاعت سے وہ رہا ہوئے بیلی رام شہزادہ شیر سنگھ کا سرگرم حامی تھا اور جب مہاراجہ شیر سنگھ مسند نشین ہوئے تو اونھون نے مصر بیلی رام کو پھر توشخانیہ بنایا روپ لعل کو مہاراجہ نے کلانور اور علاقہ لاہور واقع جنوب ستلج کا ناظم بنایا اور حکم دیا کہ جمعدار خوشحال کا قلعہ اور علاقہ بہت پر ضبط کر لی مصر میگھراج پھر گوبندگڑھ کے خزانہ کو واپس گیا بیلی رام پر مہاراجہ شیر سنگھ کو بہت اعتبار رہتا اور اوس نے اپنے دوست بھائی گورمکھ کے ساتھ شامل ہو کر راجہ دھیان سنگھ ڈوگرہ وزیر کے مقابلہ مین جس سے نفرت تھی ایک فریق بنایا ان منصوبون کے سبب اوسکی جان ضایع گئی کیونکہ جب راجہ ہیرا سنگھ اپنی پدر مقتول کے بعد وزیر ہوا تو پہلے ہے اوس نے بھائی گورمکھ سنگھ بیلی رام اور اوسکے بھائیون کو قید کیا مصر روپ لعل اور میگھراج مصر لعل سنگھ اوسکے پرانے دشمن کے سپرد ہوئے اور بھائی گورمکھ سنگھ مصر بیلی رام اور رام کشن شیخ امام الدین کے حوالہ ہوئے جس نے اونکو اپنے طویلہ مین اپنے مکان کے متصل قید مین رکھا بہت عرصہ اونکا کچھ حال نہ معلوم ہوا مگر پیچھے معلوم ہوا کہ شیخ نے اونکو پوشیدہ طور پر راجہ ہیرا سنگھ کے حکم سے مروا ڈالا روپ لعل اور میگھراج بچے رہے اور دسمبر ۱۸۴۴ء مین جب راجہ ہیرا سنگھ مارا گیا تو وہ رہا ہو گئے اور روپ لعل کو جواہر سنگھ وزیر نے جسروٹہ کا ناظم مقرر کیا بیلی رام کے بیٹے اپنے باپ کے قید ہونے پر لدھیانہ کو بھاگ گئے تھے اور ۱۸۴۸ء تک وہین رہے اور اوس سال پنجاب کو واپس آئے تھے روپ لعل ۱۸۴۶ء مین جب وہ علاقہ راجہ گلاب سنگھ کو بموجب عہدنامہ ۱۶ مارچ کے دیدیا گیا تھا جسروٹہ مین تھا راجہ گلاب سنگھ نے اوسپر مصر ہو کر یہہ الزام لگایا کہ اوس نے بموجب شرایط عہدنامہ کے پہاڑی قلعے اوسکی حوالہ نہین کر دیے چنانچہ اوس سبب سے دربار نے جسروٹہ سے روپ لعل کو بلالیا اور اوسکو علاقہ رہتاس اور جہلم پر مقرر کیا جب مفسدہ ہوا تو روپ لعل اوسی علاقہ مین تھا روپ لعل سردار چتر سنگھ کے لشکر مین شامل ہو گیا وہ خود تو کہتا ہی کہ ناچاری سے مگر حقیقت مین وہ مفسدون کا جانب دار تھا اور بوجوہ یقین ہوتا ہے کہ اوس نے مفسدون کو روپیہ کے مدد دی اس نازک وقت مین اوسکے بیٹے لاہور کو چھوڑ کر اپنے باپ کے

پاس چلے گئے اس سبب سے اوسکی جاگیر اور مال جو لاہور مین تہا ضبط کیا گیا روپ لعل ۱۸۶۲ء مین ۸۰ برس
سے زیادہ عمر مین دیوال ضلع جہلم مین مرگیا اوسکا بیٹا ساون مل پہلے سکہون کے رسالہ مین رسالدار
ہے ساون مل نے اودہ اور چین مین لایق تعریف خدمت کی اور ۱۸۶۱ء مین اوسکو چار سو روپیہ کے
جاگیر ملی جس مین سے دوسو روپیہ کی جاگیر اوسکے وارثون کے نام ایک پشت تک واگذار رہیگی +

میگہراج ستلج کی لڑائی کے بعد دربار کا خزانچی مقرر ہوا اور جب نواب گورنر جنرل بہادر لاہور مین آئے
تو نواب محتشم الیہ نے اوسکو رای بہادر کا خطاب عطا کیا ۱۸۴۹ء مین میگہراج قسمت لاہور کا خزانچی مقرر
ہوا اور یکم اگست ۱۸۶۴ء تک اس عہدہ پر مامور رہا ۱۸۶۲ء مین مصر میگہراج کو منصب آنریری مجسٹریٹ
لاہور مین ملا تہا اور ایسے آدمی کم تہے جنکے واجب تعظیم اور عزت صاحبان انگریز اور دیسی آدمی زیادہ کرتے
ہون جب وہ مرا تو اوسکے پاس ۳۸۲۵ روپیہ کی جاگیر تہی جس مین ۴۰۵ روپیہ کے جاگیر اوسکے ورثا کے
نام علی الدوام واگذار رہیگی +

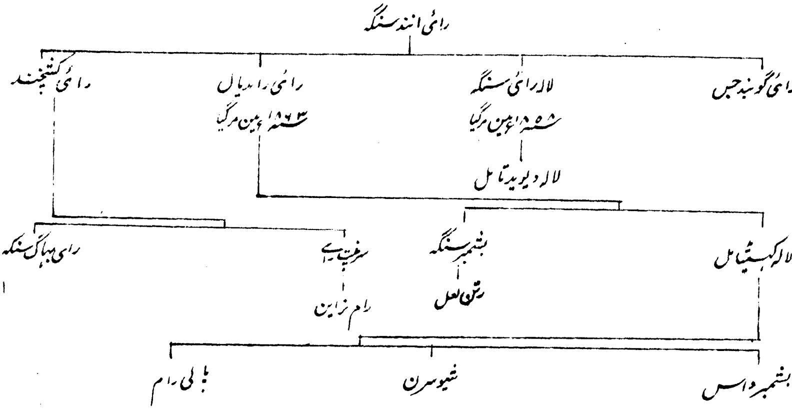
سکہراج جو دیوان چند کا سب سے چہوٹا بیٹا تہا ۱۸۲۲ء مین مرگیا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اوسکو ۱۸۳۶ء مین
جنرل کا عہدہ دیا تہا اور چار پیادہ پلٹنون اور ایک رجمنٹ سوارون کا اور دو ترپ توپخانہ کا وہ کمانڈر تہا +

ٹہاکرداس بیلی رام کا دوسرا بیٹا راولپنڈی کی قسمت کا خزانچی ہے اوسکے نام ۱۳۸۷ روپیہ کی جاگیر واگذار ہے
اور یہہ جاگیر اوسکے بعد ایک پشت تک واگذار رہیگی +

رام داس ٹہاکرداس کے بڑے بہائی کو دو ہزار روپیہ پنشن ملتی ہے گلاب دیوی اور بیگم بیلی رام کی بیوگان کو
ہر ایک کو ۱۳۸۷ روپیہ کی پنشن ملتی ہے +

مصر سندرداس کو جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا خاص جیب بردار دو برس تک تہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد
ایکہزار روپیہ انعام ملا اور اوسکے جاگیر پندرہ سو روپیہ کے جو راجہ لعل سنگہ نے چندروز پیشتر ہے دی تہی
ضبط ہوگئے +

رائی کشن چند



حال خاندان

قوم اورخاندان بہنڈاری کا مورث اعلی جسکے چہیارہی پٹنی شاخ مین رائی کشنچند ہے رائی بہاگ مل تہا یہہ شخص ایک ول چلا بخت آزما تہا سنہ ١٨٥٦ء مین رائے بہاگ مل بخت آزمائی کے واسطی ملتان سے غزنین کو گیا تہا وہان کسیقدر عرصہ مین اوسکے نصیب نے جہانتک اوسکو حرص تہی خوب نہ کیا اور سب کچھہ اوسکو حاصل ہوا مگر فرزند پیدا نہوا غزنین سے رای بہاگ مل واپس ہندوستان کو آیا اور بابا فرید پاک پٹن والہ کی شہرت سنکر وہان اونسے دعا مانگنے کو گیا جب بہاگ مل پاک پٹن پہونچا تو اوس نے بابا فرید کو دیکہا کہ سر نیچے لٹکائے ہوئے ایک کنوئین مین لٹک رہے ہین اور اتنے عرصہ سے لٹکے ہوئے ہین کہ اونکے مرید جنکے کہانے پینے کا گذارہ اونکی کرامات سے ہوتا تہا کہانے پینے سے نہایت تنگ آگئے تہے بہاگ مل نے جو بہت دولتمند تہا بابا فرید کے مریدون کے واسطی مکان بنوادئے اور نو برس تک اونکو کہانا دیتا رہا نو برس کے بعد

بابا فرید کنوئین مین سے نکلے اور اوپر زمین پر آئے اونکو نیا گانو دیکھکر بہت حیرت ہوئے اور اونہون نے پوچہا کہ یہہ گانو کسکے فیاضی سے بنا ہے لوگون نے رائے بہاگ مل کو نشان دیا اور کہا کہ جبتک آپ کنوئین مین رہے یہہ شخص ہمکو کہلاتا رہا ہے فقیر نے کہا کہ یہہ شخص بہت اچہا بہنڈاری ہے اور اوس دن سے آج تک یہہ لقب خاندان کا چلا آتا ہے بہاگ مل نے تب عرض کیا کہ آپ دعا کرین کہ میرے گہر مین بیٹا پیدا ہو بابا فرید نے کہا کہ تمہارے گہر مین تین بیٹے ہونگے اور کہا کہ اون مین سے ایک بیٹا ہمکو دینا بہاگ مل نے اقرار کیا جب تین بیٹے پیدا ہوئے تو بابا فرید نے بہاگ مل کو کہہ بہیجا کہ اپنا اقرار پورا کرو مگر بہاگ مل نے اپنے بیٹون کو علیحدہ کرنا نہ چاہا اور ایک لڑکے کو تو اپنی بہن کے گہر بہیجدیا ایک کو ایک تہہ خانہ مین چہپا دیا اور سب سے چہوٹا لیکر بابا فرید سے ملا اور کہا کہ یہی ایک بیٹا ہے چاہو اوسکو لیلو چاہو چہوڑ دو بابا فرید نے جواب دیا کہ تمہارے تین فرزند ہین مگر یہہ جو سب سے چہوٹا ہے میرا مرید ہوگا اور یہہ کہکر لڑکے کو اپنے ہمراہ پاک پٹن کو لیگئے چنانچہ اِس لڑکے کے جو اولاد ہوئے اوسکو پٹنے کہتے ہین بڑے بیٹے کے جو اولاد ہوئے اونکو ایک کو بہورا کہتے ہین کیونکہ بہورا تہہ خانہ کو کہتے ہین اور ایک کو پیرپالیہ یعنے جسکو بہن نے پرورش کیا ٭

رائے کشن چند کے خاندان کا حال ۱۸۰۹ع تک کم معلوم ہے اوس سال مین دیوان محکم چند کے عنایت سے اوسکا باپ انند سنگہ لاہور کے دربار کے طرف سے لدہیانہ مین جہان چہاؤنی انگریزی تہوڑا عرصہ پہلے قایم ہوے تہے وکیل مقرر ہوا بعد اوسکے انند سنگہ بہ منصب وکالت دہلی کو بہیجا گیا تہا اور اوسکا سب سے بڑا بیٹا گوبند جس اوسکے جگہہ لدہیانہ مین مقرر ہوا اور اسکا سب سے چہوٹا بیٹا کنجبند کرنال اور انبالہ مین وکیل ہوا انند سنگہ سر چارلیس مٹکف صاحب کے ہمراہ اوس مہم مین گیا تہا جو لارڈ کومبرمیر صاحب نے دسمبر ۱۸۲۵ع مین بہرتپور پہ کے تہی اور جس مین بہرتپور فتح ہوا تہا اور وہان سے جب واپس آیا تو مہاراجہ نے اوسکو خطاب رائے کا دیا اور خلعت عطا کیا انند سنگہ ۱۸۲۷ع مین مر گیا اور اوس کے جاگیر اوسکی چار بیٹون مین تقسیم کے گئی رائے گوبند جس کو لکہووال پودت اور لگرایان ملے رائے سنگہ کو کوٹلہ اور ستارا ملا رائے کشن چند کو رہلی ردپووال اور راجپورہ ملا اور رامدپال کے حصہ مین توگہڈہ آیا رائے گوبند جس اپنے باپ کی جگہہ دہلی مین مقرر ہوا اور رامدپال لدہیانہ کو

بہیجا گیا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکی تکرار کرنیل ویڈ صاحب پولیٹیکل اجنٹ لدہیانہ سے ہو گئے اس سبب سے
وہ لاہور کو واپس بلا لیا گیا اور اوسکے جگہہ رائے کشنچند مقرر ہوا اوسکو پندرہ ہزار روپیہ کی جاگیر ضلع جالندہر
مین ملی اور جتنی دیہات سرکار لاہور کے ستلج کے کنارہ چپ پر تہے اون سے اوسکو ایک روپیہ سال نذرانہ لینی کے
اجازت ملے ۱۸۳۲ء مین رامدیال انندپور کو اسواسطے بہیجا گیا تہا کہ وہان کے سوڈہیون مین تکرار تہا اوسکا
تصفیہ کر دے رام دیال وہان پانچ برس رہا اور لاہور مین جب واپس آیا تو اوسکو چار ہزار روپیہ کی جاگیر
ضلع لدہیانہ مین ملی عرصہ کے بعد جب راجہ ہیرا سنگہ نے فقیر چراغ الدین کو فیروزپور سے برخاست کیا تو
رامدیال اوسکے جگہہ وکیل ہو کر بہیجا گیا تہا رائے کشن چند لایق اور متدین آدمی تہا اوس نے خوب سمجہہ لیا تہا
کہ مہاراجہ کا نفع اس مین ہے کہ سرکار انگریزی کے ساتہہ صلح رکہین اور اپنی حتی المقدور اوس نے اوسی
مین کوشش کے کہ دونون سرکارون مین اتفاق قوی رہے ۱۸۳۹ء مین جب کرنیل ویڈ صاحب پشاور
کو بصیغہ پولٹیکل سفارت پر بہیجے گئے تہے تو رائے کشن چند اونکے ساتہہ گیا تہا اور جبتک وہ وہان رہا کم
سال بہر سے کچہہ ہی کم رہا تہا اوسکا بیٹا بہاگ سنگہ اوسکی جگہہ لدہیانہ مین مامور رہا کشن چند کو رائی کا خطاب
شہزادہ نونہال سنگہ نے ۱۸۴۰ء مین دیا تہا مہاراجہ شیر سنگہ کے مرجانے کے بعد لاہور کے وکیلون کی
حیثیت جو سرکار انگریزی کے سرحد پر رہتے تہے پہلے سے بہت بدل گئے مسٹر کلارک صاحب اور اونسے
پہلے جو حاکم تہے اونکے عہد مین وکیل گویا بمنزلہ اخبار نویسون کے تہے روزمرہ کا معمولی جو کام ہوتا تہا وکیل
کرتے تہے مگر جو کام بہاری ہوتا تہا اوسکے باب مین ایجنٹ گورنر جنرل خواہ کوئی معتبر بہیجتے تہے خواہ خط
لکہتے تہے مگر شیر سنگہ کے وفات کے بعد جو تبدل ہوا اوس تبدل کے سبب سے کشنچند اور اوسکے بہائی اور
بیٹے کو جو لدہیانہ اور فیروزپور مین وکیل تہے بڑا زور حاصل ہو گیا لاہور کے وزیر اس روز کو ہمیشہ کم کرنا
چاہتے تہے اور وکیل اوس روز کو قایم رکہنا چاہتے تہے رائے کشن چند کو علاقہ محفوظہ لاہور مین کچہہ
اختیارات فوجداری اور مال اور دیوانی کے حاصل تہے اور ان اختیارات کے سبب سے اوسکو بہت روپیہ
حاصل ہوتا تہا راجہ ہیرا سنگہ کی وزارت مین یہہ اختیار اوس سے چہین لئے گئے اور نومبر ۱۸۴۴ء مین

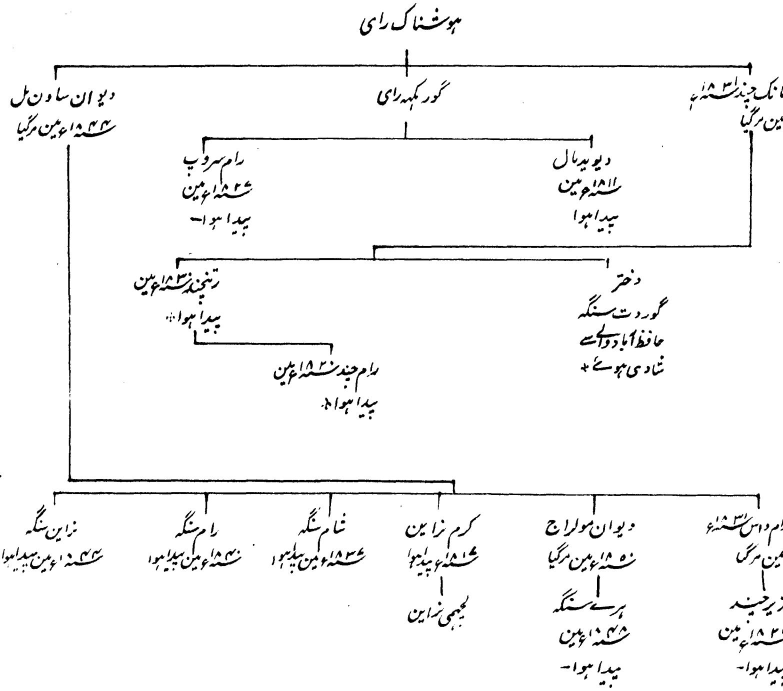
وکیل کے ٹھیکہ اور جاگیر مین تعداد مالیہ سرکاری اوس اندازہ پر بڑہائے گئے جو اضلاع گرد و نواح سے لیجاتی تھے مگر رائے کشن چند اور اوسکے خاندان کو لاہور مین پہر بھی بہت زور حاصل رہا فقیر عزیز الدین سے اوسکو حسد تہا اور جو مصلحت فقیر کے تھے رائے کشن چند مصلحت اوس سے مخالف ہتی رائے کشن چند کے حامی دربار مین زور آور آدمی تہی جن مین سے اعلی ایک بہائی رام سنگہ اور دوسرا دیوان دینا ناتہ فرقہ متصدیون کا اعلی افسر تہا +

اگرچہ ۱۸۴۵ء مین رائی کشن چند نے شاید اِس یقین کو کہ سرکار انگریزی سرکار لاہور کے مخالف ہی کچھہ تقویت دی تہے لیکن جب لڑائی حقیقت مین ہونیوالے ہو گئی تو اوس نے نہایت نیک دل سے لڑائی کرنیکے خلاف صلاح دی مگر اوسوقت لڑائی کا رُکنا محال ہوگیا جب فوج سکہ ستلج کے پار جانیکی تیاری کررہی تہے تو رائے کشن چند کو حکم ہوا کہ سرکار انگریزی کے لشکر مین سے چلا جاوے اور علاقہ لاہور مین چلا جاوے چنانچہ وہ چلا گیا لڑائے کے ختم ہونے کے بعد جب دوآبہ جالندہر سرکار انگریزی کو دیدیا گیا اِس خاندان کی جو جاگیرین دریائے بیاس کے کنارہ چپ پر تہین جاتی رہی مگر رائے کشن چند کو حکم ہوا کہ لاہور مین جو ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوا تہا اوسکے خدمت مین حاضر رہے اور اِس عُہدہ پر وہ ۱۸۴۸ء تک مامور رہا بعد اوسکے وہ بٹالہ مین جاکر خانہ نشین ہوا +

صلح کے بعد بہاگ سنگہ کمشنر دوابہ جالندہر کے محکمہ مین وکیل مقرر ہوا تہا اور ۱۸۴۸ء مین اوسکو خطاب رائی کا معہ خلعت کے ملا رائی کشن چند کو بہادر کا خطاب ملا اور ضلع دینانگر مین اوسکو نو گانو آٹھہ ہزار روپیہ کے جمع کی جاگیر مین ملی اور چار ہزار روپیہ پنشن ملی بعوض اوسکی وفادار خدمات کے اور بعوض اوس جاگیر کے جو دوابہ جالندہر مین جاتے رہے تہے رامدیال کو بھی اوس زمانہ مین تین ہزار روپیہ کے جاگیر اور تین ہزار روپیہ کے نقد پنشن ملے رائی بہاگ سنگہ کو ڈہائی ہزار روپیہ کے جاگیر اور ڈہائی ہزار روپیہ کے نقد پنشن ملے اور سرنیت کو اٹھارہ سو روپیہ کے جاگیر اور اٹھارہ سو روپیہ نقد پنشن ملے بہاگ سنگہ اور سرنیت کے پاس یہہ جاگیر اور پنشن کچھہ عرصہ تک نہین رہے پنجاب کے ضبط ہونے پر

اونکے جاگیر اور نقد پنشن ضبط ہوگئی اور علی ہذا القیاس راے کشنچند اور رامدیال کے نقد پنشن ضبط ہوگئے جاگیرین ان دونوکے واگذار رہین اور راے کشن چند کے مرنے کے بعد اوسکے دونو بیٹون کو ہر ایک کو ایک ایک ہزار روپیہ پنشن ملنے کا حکم ہوا رامدیال ۱۸۶۳ء مین مر گیا اور اوسکے جاگیر ضبط ہوگئے ہی ۱۸۵۸ء مین راے بہاگ سنگہ کو عہدہ تحصیلداری ملا تہا اور سیالکوٹ اور ظفروال مین رہا تہا ۱۸۶۱ء مین وہ مستعفی ہوگیا اسواسطیکہ اپنے باپ کے ساتہہ بنارس کو جاوی جہان رای کشن چند رہتا تہا راے بہاگ سنگہ ۱۸۶۴ء مین پنجاب کو واپس اگیا اور بٹالہ مین رہتا ہی؛

دیوان مولراج



حال خاندان

ہوشناک رای جو قوم سے چوپڑہ کہتری تہا سردار دل سنگہ اکال گڈہ والی کا نوکر تہا اور اس سردار کے نوکری اوسنی سنہ ۱۷۶۸ء مین اختیار کی ہتی ہوشناک رای کچہہ نامی آدمی نہ تہا اور اوسکا نام فقط اوس کے تیسرے بیٹی ساون مل کے عقل کے اور اوسکے پوتی مولراج کے بغاوت کے سبب سے یاد رہا ہے ٭

نانک چند ہوشناک رای کا سب سی برا بیٹا سردار دل سنگہ کا سنہ ۱۷۸۴ء مین نوکر ہوا اور جب تک یعنے سنہ ۱۸۰۴ء مین وہ سردار مرا نوکر رہا اوس سال مین اکال گڈہ جسکا رئیس ہوکر چکیہ کا ذیلدار تہا ضبط ہوکر

رنجیت سنگہ کے تحت مین آگیا اوس وقت نانک چند اکال گدہ کو چہوڑکر دیوان محکم چند کے فوج مین بہرتی ہوا دیوان موصوف کے ماتحت نانک چند کو اچہی معزز عہدہ ملی اور اوس جنرل کے مرنے کے بعد نانک چند کشمیر اور ملتان کے مالیہ کے وصول کرنے پر مامور ہوا اوسکا ایک ہی بیٹا رتن چند تہا اور وہ بہی اوس سے ایک برس پہلے مرگیا تہا یعنے سنہ ۱۸۳۰ء مین اور اوسکے بعد اوسکا پوتا رام چند اوسکے نوکری پر مقرر ہوا اوس وقت رامچند کے عمر فقط بارہ برس کے تہے مگر مہاراجہ رنجیت سنگہ اوس پر مہربان ہوگئے تہے اور اوسکو اونہون نے اپنا مُہر بردار بنایا مہاراجہ کے مرنیکے زمانے سے اوس نے معاملات سرکاری سے تعلق ترک کردیا رامچند اکال گدہ مین رہتا ہے اور دو ہزار چارسو روپیہ پنشن اوسکو ملتی ہے رامچند نیک نیتی اور فیاضی کے سبب سے مشہور ہے لوگ اوسکے بہت عزت کرتے ہین اوس نے لاہور کے پاس اچہرہ مین اور ننکانہ مین جو گورو نانک کے نام سے تیرتہہ ہے تالاب بنائے ہین لاہور مین ایک طبیب اور ایک شفاخانہ غریبون کو مفت دوا تقسیم ہونے کے واسطے اوس نے اپنے خرچ سے رکہا ہے امرتسر مین ایک پاٹ شالا سنسکرت کے تعلیم کے واسطے بنائی ہے اور اوس مین ایک سدابرت اوسکا جاری ہے ❊

گورمکہہ راے نانک چند کا بہاے دیوان محکم چند کے ماتحت فوج کشتواڑ مین ایک عہدہ دار تہا یہہ شخص سنہ ۱۸۳۰ء مین مرگیا اور دو بیٹے چہوڑ مرا ان مین سے بڑا بیٹا دیوی دیال ملتان کے ناظم کی طرف سے جب اوسکا چچا ساونمل ناظم تہا لاہور مین وکیل تہا سنہ ۱۸۴۹ء مین تمام دوآبہ چج کا وہ مجسٹریت مقرر ہوا تہا اور ضبطی ملک پنجاب تک اس عہدہ پر مامور رہا سنہ ۱۸۵۳ء مین اوسکو رام نگر کے تحصیلداری کا عہدہ ملا تہا مگر سال آیندہ اوس نے استعفا دیدیا* سنہ ۱۸۶۲ء مین اکال گدہ کا دیوی دیال آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوا اور اوسکو ۲۲۰۰ روپیہ پنشن ملتی ہے سنہ ۱۸۷۳ء مین دیوی دیال کو پورے اختیارات مجسٹریٹی کے عطا کئے گئے دوسرا بیٹا گورمکہہ راے کا رام سروپ مسلمان ہوگیا ہے اور اوسکے خاندان نے اوسکو خارج کردیا ہے اوسنے اپنا مسلمانی نام غلام محی الدین رکہا ہے اور لاہور مین رہتا ہے اور کتابت کرکے گذارہ کرتا ہے

* سنہ ۱۸۵۵ء مین دیوی دیال کے چند دشمنون نے یہہ مخبری کی کہ اوسکے پاس بہت سا مال دیوان مولراج کا جو دیوان موصوف کے بغاوت کی ثبوت کے بعد سرکار مین ضبط ہوا تہا موجود ہے چنانچہ دیوی دیال کے خانہ تلاشی ہوئی اور ایک لاکہہ روپیہ کے مقدار زیادہ مال قرق ہوا مگر ایک برس بعد اوسنے ثابت کیا کہ یہہ تہمت اوسکی نسبت جہوٹی تہے اور وہ مال کل اوسکو واپس دیا گیا ❊

ہوشناک راۓ کا تیسرا بیٹا ساون مل تہا جو بہت مشہور رہے اور جو ۱۷۸۸ء مین پیدا ہوا تہا اوس نے سرکاری نوکری پہلے اپنے بہاۓ ناکچند کے دفتر مین کی اور ۱۸۲۰ء مین ڈہائی سو روپیہ مہینے کا نوکر ہو کر ملتان کو بہیجا گیا تہا ملتان مین بہیا بدن٭ ہزاری ناظم تہا اور حساب کے دفتر کا اعلےٰ افسر ساون مل مقرر ہوا تہا سال آیندہ جب بدن ہزاری برخاست ہوا تو ساون مل جسکی لیاقت سی مہاراجہ کو خوب واقفیت تہے نصف صوبہ ملتان کا ناظم مقرر ہوا اور ۱۸۲۹ء مین کل علاقہ ملتان کا صوبہ دار مقرر ہوا اس نظامت مین جو علاقہ ساونمل کے حکومت مین آیا وسعت مین بہت تہا اور اضلاع ملتان لیہ - ڈیرہ غازیخان خانگڈہ اور کچہہ حصہ ضلع جہنگ کا اسمین شامل تہا مگر اوس زمانہ مین بہہ سبب علاقہ قریب تمامہ ویران تہا بہت سال تک لڑائی اور لوٹ اس علاقہ مین ہوتی رہی تہے جان اور مال غیر محفوظ تہے اور رعایا جو پہلے متمول اور کثرت سے تہے کم رہ گئے تہے اور مفلس ہو گئے تہے مگر ساونمل کے انتظام سے بہت صورت بدل گئے دیوان ساونمل نے زمین دیکر اور حفاظت کا وعدہ کرکے اضلاع متصلہ مین سے بہت آدمیون کو اپنی علاقہ مین بسایا اوس نے نہرین کہودوائی کہ فقط ضلع ملتان مین ہی تین سو میل کے طول مین وہ نہرین ہین بیوپار کو اوس نے بہت فروغ دیا اور ہر طرح اسطرح حکومت کی جیسے دانا اور نیک نیت حاکم کرنے مین اکثر بیان کیا گیا ہے کہ دیوان ساونمل پٹہانونکی طرف جو پہلے حاکم ملتان کی تہے توجہ نہین رکہتا تہا اور چونکہ وہ خود بیوپاری تہا جو لوگ پرانے امیر تہے اونکی طرف اوسکو توجہ نہ تہی ہندو بہت تہا نہ اوسکو اپنے رعایا مین سے مسلمانون سے محبت تہی نہ اون پر اعتبار تہا اور ایسے خیالات سے اوس نے پٹہان زمیندارون کو نکال دیا اور جٹ زمیندار

٭ بہیا بدن ہزاری جو پہلے ملتان کا ناظم تہا اب لاہور مین اپنی بیٹی کے دوکان مین جو روئی کا ٹہتا ہے رہتا ہے اور اوسکو پنشن دو روپیہ مہینے کے پنشن ملتے ہے یہہ بات مشکل سے سمجھہ مین آتی ہے کہ ایسے سخت جگہہ مین جیسے ملتان ستہے مہاراجہ نے ایسا نالایق آدمی بہیا بدن ہزاری ناظم کیونکر مقرر کیا تہا تہوڑی ہی عرصہ مین روپیہ کا حساب ایسا ہو گیا کہ ہرگز سمجھہ مین نہین آسکتا تہا اور اس سبب سے رنجیت سنگہ ایسے برانگیختہ ہوے تہے کہتی ہین کہ جب بہیا اسطرح لاہور مین آیا تو مہاراجہ کو اتنا غصہ ہوا کہ اونہون نے اپنے ہاتہہ سے اوسکو مارڈالنے کا ارادہ کیا اور فقیر عزیزالدین نے بہ مشکل تمام مہاراجہ کو اس حرکت سے باز رکہا +

اونکے جگہہ قایم کردیئے* مگر یہہ بیان سچ نہین ہین یہہ بات تو سچ ہے کہ ساون مل ہندوون سے محبت رکہتا تہا مگر اوسکو پٹہانون کے اچہے جوہرون کے قدر تہے اور اوسکے فوج مین جو مشہور اور دل چلی افسر تہے پٹہان تہے ٭

بڑے مہاراجہ کے سلطنت کے عہد مین ساون مل کو کسی نوع کا ہرج نہین ہوا رنجیت سنگہ کو معلوم تہا کہ ساونمل کا زور روزبروز ترقی پر ہے مگر وہ یہہ بہی جانتا تہا کہ میرے زمانہ مین وہ سرکش نہ ہوگا اور چونکہ مالیہ سرکار نہایت قاعدہ کے ساتہہ وہ بہیجا کرتا تہا کوئی وجہ شکایت کی نہ تہی مگر مہاراجہ کے مرتے ہی ساونمل کے دشمنون نے اوسکی پہانسی کا ارادہ کرلیا بڑے دشمن ان مین سے راجگان جمون تہے یعنے گلاب سنگہ اور دہیان سنگہ کہ اون مین اور دیوان ساون مل مین ہمیشہ حسد اور عداوت تہی اونہون نے یہہ تجویز کے کہ ساون مل سے پچاس لاکہہ روپیہ لیا جاوے اور اوسکو لاہور مین حساب دینے کو طلب کیا اگر وہ انکار کرتا تو دربار کا یہہ ارادہ تہا کہ فوج بہیجکر زبردستی سی اوسکو لے آوین مگر ساون مل اپنا زور جانتا تہا اور یہہ سمجہکر کہ دربار کو جرات اسقدر نہ ہوگی کہ حد کے درجہ تک نوبت پہونچا سکیگا ستمبر ۱۸۴۰ء مین لاہور مین آیا اوسوقت سب بندوبست بخوبی ہوگیا اور وہ ملتان کو واپس گیا ٭

مارچ ۱۸۴۱ء مین جب مہاراجہ شیر سنگہ مسند نشین ہوئے اونہون نے دونو دیوان ساون مل اور راجہ دہیان سنگہ کو حکم دیا کہ نئے سپاہ بہرتی کرین اونکا منشا یہہ تہا کہ جو پلٹن خالصہ کے ذرا فسادوالے تہین اونکو برخاست کردین اس حکم کے تعمیل مین دیوان ساون مل نے مسلمان سپاہ بہت جیتی سی بہرتی کرنے شروع کی اصل مطلب اوسکا یہہ تہا کہ راجہ دہیان سنگہ سے اپنے آپ کو بچاوے اور راجہ بہی

* یہہ بات سچ ہے کہ ۱۸۱۸ء اور ۱۸۲۲ء کے مابین بہت سی پٹہان زمینداروں کی حقیتین اونکے قبضہ سے نکل گئے تہین مگر یہہ اخراج ساونمل سے پہلے ناظمون کے وقت مین ہوئی تہے اور ایسے امیدین کم ہوسکتی تہین کہ ابتدا سے ایام مین اون لوگون کے دعوون پر بہت توجہ ہوتی جنکو سکہون نے مفتوح کیا تہا جب ملتان مہاراجہ رنجیت سنگہ نے فتح کیا تہا تو بہت سے پٹہان اپنی خوشی سے وہ ملک چہوڑکر چلے گئے تہے اور اوس زمانہ مین واپس آئے جب ساون مل ناظم تہا بلاشبہ انکو اپنے اپنے حصون کے واپس ملتے ہین جو جٹون کے قبضہ مین آ گئے تہے مشکل ہوئے ٭

کچہہ دیوان سے کم اِس معاملہ مین حیثیت نہین تہا اِس امید سے کہ نہ فقط اِس نئے سپاہ سے دیوان ساونمل کو مغلوب کرلونگا بلکہ جمون کو سکہون اور انگریزون سے بچاؤنگا +

جنوری سنہ ۱۸۴۲ء مین قوم مزاری جو ہمیشہ ناظمان سکہہ کو تکلیف دیتے رہتے تہے سرکش ہو گئے اور جہان پر آپڑے اِس امید سے کہ کمک کے پہونچنے سے پہلے اوسکو لوٹ لیگین مگر دیوان ساونمل اون پر اچہی جمعیت سے دوڑ پڑا اور اونکو ناچار واپس جانا پڑا +

جب سندہانوالیون نے راجہ دہیان سنگہ کو مارڈالا تو دیوان ساونمل کا سب سے زیادہ ہوشیار دشمن جو تہا اس طرح دفع ہو گیا مگر خاندان ڈوگرہ کا ہر شخص اوس سے نفرت اور عداوت رکہتا تہا راجہ گلاب سنگہ کو تو اس سبب سے اوس سے عداوت تہی کہ دیوان ساونمل لایق اور صاحب زور برابر کے ٹکر کا تہا اور سرکار کا راجہ کے مقابل مین بہتر نوکر تہا اور راجہ ہیرا سنگہ کو اسواسطے اوس سے عداوت تہی کہ پنڈت جلا اوسکا وزیر اور اوستاد دیوان سے عداوت رکہتا تہا پنڈت جلا ایسا آدمی نہ تہا کہ جسکے بلند نظری کے کچہہ حد تہی اوسکو یہہ امید تہے کہ پہلے تو فوج خالصہ کو جمون بہیجکر راجہ گلاب سنگہ کو بگاڑ دونگا اور اوسکی بعد دیوان ساون مل کو پیس ڈالونگا اگر یہہ رقیب رفع ہو جاتے تو کل سلطنت کا اختیار بلا روک اوسکی ہاتہون مین آجاتا مگر پنڈت جلا اوس فوج کو جس کے ذریعہ سے اوسکو اسقدر امیدین تہین قابو مین نہ رکہہ سکا اور اوسکو فوج نے دسمبر سنہ ۱۸۴۴ء مین مارڈالا +

دیوان ساونمل کئی برس سے ملتان مین اپنا زور مضبوط کر رہا تہا بہت سے وجوہ اسبات کے یقین کرنے کے ہین کہ اوسکا یہہ ارادہ تہا کہ کسی موافق موقع پر لاہور کے سرکار کی اطاعت سے پہر جاؤنگا اور سر خود رئیس ہو جا دیگا چنانچہ اوس نے اسقدر روپیہ اور محنت ملتان کے قلعہ پر اسے ارادہ سے خرچ کے تہے اور قلعہ کو ایسا بنایا تہا کہ دیسی فوج کے واسطے اوسکا سر کرنا محال تہا اوس نے جو بناہات قلعہ کے تیار کے تہین تو سکہ فوج کے مقابلہ کے واسطے بنائے تہین اور اگرچہ ساونمل سرکش اور باغی ہو کر قلعہ کو قبضہ مین رکہتا مگر شاید اوسکو برا کوئی نہ کہتا یا سلطنت جسکو ایک آدمی کے اقبال پر

عقل نے بتایا تہا شکستہ ہوتی جاتے تہے دیوان مذکور جانتا ہے کچھہ ہے کرتا کسیطرح سے یہہ سلطنت بچ نہ سکتی تہی اور جیسا اور لوگون کو سلطنت کے بگڑ جانے پر لوٹنے کا حق تہا ویسا ہی اوسکو بہی تہا وفاداری کا تو اس زمانہ مین کچھہ ذکر ہے نہین تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا تو وہ ہمیشہ نمکحلال رہا مگر ارادت کا دعوے موروثی مہاراجہ دلیب سنگہ کی طرف سے بیہودہ تہا چنانچہ جو لوگ محلات کے حال سے واقف ہین اسکو خوب سمجہتے نہین ٭

لیکن ارادی دیوان ساون مل کے جو ہون سو ہون اوسکی مقدر مین اونکا بر آنا نہ تہا ٭ ستمبر ۱۸۴۴ء کو صبح کے دربار کیوقت ایک سپاہی جو پہلے شام کو چوری کرتے گرفتار ہوا تہا دیوان کے روبرو تجویز کیواسطی لایا گیا تحقیقات کے بعد اوسکی نسبت یہہ حکم دیا گیا کہ ڈیوڑہی مین پہرہ مین رکہا جاوے دیوان اپنا کاروبار کرتا رہا اور شام کیوقت ڈیوڑہی مین باہر ہوا کہانے کے واسطی نکلا اوس سپاہی نے جسنی ایک پستول اپنی کمر مین چہپا رکہا تہا نکال کر پانچ قدم کے فاصلہ سے دیوان پر سر کیا چنانچہ گولی دیوان ساون مل کے پستان چپ پر لگے اور پسلیون مین سے چلکر کہاکے پیٹہہ مین سے نکل گئی اور ایک عہدہ دار دیدار سنگہ نامی کو جو دیوان کی قریب کہڑا تہا بازو مین زخمی کیا صاحب سنگہ اور سربلند خان نے قاتل کو اوسی جگہہ مار ڈالا اور دیوان جسکو سخت زخم پہونچا تہا مگر کچھہ اندیشہ اوس زخم سے نہ معلوم ہوتا تہا محل مین لیگئے چند روز تک اچہی طرح اوسکی نوبت رہی اور بظاہر زخم بہرتا معلوم ہوتا تہا مگر چند روز کے بعد اوسکی حالت بگڑ گئی زخم پہر کہل گیا اور ساون مل کے نوبت روز بروز پتلی ہوتی گئی اور ۲۹ ستمبر ۱۸۴۴ء کو وہ مرگیا٭

٭ بلہو مسٹر ٹھوڈورس صاحب اپنی کتاب موسوم بہ ایک سال بر سرحد پنجاب مین دیوان ساون مل کے نجات کا حال اسطرح پر لکہتی ہین وہ یون لکہتی ہین کہ قاتل ایک سپاہی تہا جسنے دیوان ساون مل کے ایما مداری اور وفاداری سے نوکری کی تہی اور اوسنے دربار مین آکر یہہ درخواست کی کہ میری تنخواہ بڑہا دیجاوے اور مجہی برخاست کردیا جاوے ساون مل نے اسکی جب درخواست کو منظور نہ کیا اوس سپاہی نسبت حکم دیا کہ اوسکی ڈہال اور تلوار چہین لیجاوے اور دربار سے نکال دیا جاوے اوس سپاہی نے اس ہتک کے بدلے مین دیوان کو گولی کے ضرب سے قتل کیا ٭ یہہ روایت صحیح نہین ہے اور جو حال لکہا گیا اوسکی تصدیق ایک تو کرم نراین سے ہوتی ہے جو دیوان ساونمل کا بیٹا تہا اور دوسرے سکہدیال سے جو صاحب جوڈیشل کمشنر کی محکمہ مین نایب سررشتہ دار تہا کہ سکہدیال جسوقت دیوان ساون مل کو گولے لگی تہے اوسکے قریب کہڑا ہوا تہا اور جسوقت سپاہی کے چوری کی مقدمہ کی تحقیقات ہوتی تہی دربار مین موجود تہا ٭ ناظم ملتان کا سکہا مین جگر نام رہا یا بہت تعظیم سے یاد کرتے ہین ایک دیوان ساونمل تہا ایک بہیان سنگہ کشمیر مین اور مصر روپ لعل ناظم دوابہ جالندہر ان مین سے دیوان ساونمل سب مین دانا اور سب سے اچہا تہا مصر روپ لعل کے تشخص مالیہ ہلکی تہے اور ملک اوسکی نظامت مین سرسبز رہا مگر رعایا کو یہہ خیال تہا کہ وہ لوگون کے جوروں اور بیٹون کیطرف بہت عشق رکہتا تہا اور مرتے دم تک اوسکے شانہ چپ پر ایک زخم ایک کہتری کی تلوار کا تہا جسنے اوسکو اپنی گہر مین بہت رات گئی پکڑا تہا ٭

جملہ ناظمان سرکار سکھان مین دیوان ساون مل سب سے اچھا تہا مہاراجہ رنجیت سنگھ کے سلطنت کی پچھلے
زمانہ مین اور اوسکے جانشینون کے سلطنت کی عہد مین دیوان موصوف حقیقت مین گویا سر خود
مختار رہتا مگر اِس بڑے اختیار کو وہ کسی طرح بُرے طور پر کام مین نہین لایا یہہ تو سچ ہے کہ اوسنے دولت خطیر*
جمع کی ہتی اور اوسکے مرنیکے بعد اوسکے ورثا مین ایک کڑور روپیہ تقسیم ہوا تہا مگر یہہ روپیہ اوسنے
ظلم یا تشدد سے لوگون مین سے بٹورا نہین تہا سرکار کا مطالبہ دیوان ساونمل اور نیز اوسکے فرزند
دیوان مولراج کے عہد مین کل پیداوار خام کے تیسرے حصہ سے زیادہ نہ تہا اور عموماً پانچوان یا چہٹا
حصہ لیا جاتا تہا مگر لوگون کو جو اوس سے محبت ہتی تو اس سبب سے تہے کہ اوسکو رعایت کسی کے
نہ تہے کہتے ہین کہ ایک روز ایک کسان نے اوس سے شکایت کی کہ کسی سردار نے میری کہیت
مین گہوڑے چرنیکو چہوڑ دئے ہین ساون مل نے اوس سے پوچھا کہ بتاؤ دربار مین کوئی شخص
تو نہین بیٹہا ہے جس نے یہہ حرکت کی ہے اوس کسان نے رامداس دیوان کے سب سی بڑے
بیٹے کو نشان دیا اور دیوان کے بیٹے نے فریاد کا سچا ہونا قبول کیا اور ساون مل نے اوسکو
قید کا حکم دیا کسان نے درخواست کی کہ رامداس کا قصور معاف کیا جاوے مگر کئی روز تک رامداس
قید مین رہا اور اِس سزا سے اوسکا دل ایسا ٹوٹ گیا کہ وہ بیمار ہوگیا اور رہائی کی چند روز کے بعد مرگیا +
دیوان ساون مل کے بعد اوسکا بیٹا دیوان مولراج ناظم ملتان ہوا راجہ ہیرا سنگھ اور دربار کی یہہ خواہش
ہتی کہ کوئی اور شخص خود مقرر کرکے بہیجین مگر ملتان کا خاندان بہت قوی تہا حقیقت مین ہی اور نام کو
بہی اسواسطی اوسکو علیحدہ نہ کرسکے مولراج کی عمر اِس زمانہ مین قریب تیس ۳۰ سال کے تہی اوس نے اپنے
باپ کی ماتحت پہلے کارداری شجاع آباد اور پیچھے جہنگ کے ضلع کے کارداری کی ہوئی ہتی اِن دونون
ضلعون مین اوسکے طمع اور ظلم کے سبب سی لوگ اوس سے نہایت ناراض تہے اور اگرچہ نظامت
کے منصب پر پہونچکر اوسکی طبیعت بہت اچہی ہوگئی تہے مگر لوگ اوس سے ہمیشہ ہی ناراض رہے †

* اس ملک مین یہہ ایک مثل مشہور رہی ہے کہ ملتان مین ساون یعنی پادہ بارش کی برکت ہوئی ہے مین کرم یعنی مہربانی ہے مگر جہنگ مین مولا نے ملک کو تباہ کردیا ہے مولا پنجاب مین ایک کیڑا ہوتا ہے جو غلہ کو کہا جاتا ہے — ظاہر ہے کہ اشارہ اِن تینون باتون سے ساونمل ناظم ملتان کے طرف اور کرم نرائن کاردار لیہ کے طرف اور مولراج کاردار جہنگ کے طرف تہا +

ہنوز مولراج اچھی طرح جم کر بیٹھا ہے نہین تہا کہ دربار نے دیوان ساون مل کے بہت دولت چھوڑ جانے کی خبر سنکر اوس سے ایک کروڑ روپیہ نذرانہ طلب کیا فوج کیحالت کے سبب سے مولراج کو بہت فکر اور تشویش تہے اگرچہ نام کو وہ فوج ایک جزو فوج لاہور کے تہے مگر وہ سپاہ ملازم رکہے ہوئے ناظم کے تہے اور ناظم فوج مین سے جسکو چاہتا تہا بحال و برطرف یا ترقی کر دیتا تہا فقط اتنی اوس کے واسطے ذمہ داری تہی کہ ایک خاص تعداد سپاہ کی رکہتا تہا اس زمانہ مین جو دس پلٹنین ملتان کی تہین اون مین آٹہہ مسلمان تہین اور دو سکہون کی پلٹنین تہین یہہ دونون پلٹنین کہتے ہین کہ دربار کی تحریک سے ۲۴- نومبر ۱۸۴۴ء کو باغی ہوگئین اور اونہون نے درخواست کی کہ ہمارے طلب بڑہائی جاوے اونکو لاہور کی فوج کا حسد تہا کہ لاہور مین پیادہ سپاہی کو ساڑہے گیارہ روپیہ مہینا ملتا تہا اور ملتان مین ساڑہے سات روپیہ مہینا ملتا تھا دیوان مولراج اور اوس کے بہائے کرم نرائن نے فوراً پلٹنون کے باغی ہوتی ہے اون پر حملہ کیا اور اون کو بالکل منتشر کر دیا اس فتح سے دربار بہت گہبرا گیا اور دیوان مولراج قوی ہوگیا اور اوس نے لاہور کو پیام بہیجا کہ جتنا روپیہ طلب کیا جاتا ہے وہ نہ لیا جاوے اور ایک رقم دینے کے جو رقم مطلوبہ سے بہت ہی کم تہے مگر اس معاملہ مین گفتگو کچہہ عرصہ تک ہوتی رہے آخر کار جب مولراج کو یقین ہوا کہ فوج سکہہ جمون سے واپس آکر میرے اوپر چڑہ آئے جاوے گی اوسنے اٹھارہ لاکہہ روپیہ دینے کا اقرار کیا مگر اوسی مہینے مین جب یہہ اقرار ہوا سردار جواہر سنگہ وزیر مارا گیا ملک مین بے انتظامی اور بدنظمی ہوگئے اور فوج خالصہ ستلج کے پار سرکار انگریزی کے اوپر چڑہ کر چلے گے +

لڑائی کے زمانہ مین مولراج نے نذرانہ دینے کے واسطے کچھہ بہی کوشش نہ کی اور جب صلح ہوگئی تو دربار نے اپنی زر مطلوبہ کے لینے کو تہیہ مصمم کیا اٹہارہ لاکہہ روپیہ بموجب اقرار کے طلب کیا گیا اور سات لاکہہ روپیہ بقایا معاملہ اوس سے علاوہ مانگا گیا راجہ لعل سنگہ پرانا دشمن مولراج کا لاہور مین اس زمانہ مین وزیر تہا اوسکو دیوان مولراج کے تباہ کرنیکے بہت خواہش تہے اور اپنے بہائے

بھگوان سنگھ کو وہان کا ناظم بنانے کے امید رکھتا تھا اِس غرض سے اوس نے مطالبہ کے وصول کرنیکی لئے ملتان کو فوج بھیجنے پر نہایت اصرار کیا مولراج کو اِس زمانہ مین سرکار کے مقابلہ کرنیکی ہرگز خواہش نہین تھی اور جیسا مصر لیارام فوج لیکر بڑہتا گیا مولراج بہت سا اپنے فوج ملتان کی طرف واپس ہٹاتا گیا مگر لیّہ سے تین میل کے فاصلہ پر دیوان کے کشادہ سپاہ مین اور لاہور کی فوج کے آگے پڑے ہوئے دستہ مین کچھہ معرکہ ہو گیا جس مین لاہور کے فوج کو ہزیمت ہوئے اور رخزان سنگھ جیالیہ اسکا سردار قید ہو گیا ٭

مگر مولراج دربار کے ساتھہ صلح کرنیکا خواہشمند تھا اور جانکر کہ راجہ لعل سنگھ سے رحم کی امید نہین ہے اوسنے میجر ہنری لارنس صاحب کی خدمت مین جو سرکار انگریزی کی طرف سے لاہور مین رزیڈنٹ تھے درخواست کی چنانچہ صاحب رزیڈنٹ کے ذریعہ سے ناظم مسطور کو اجازت ہوئی کہ بلا اندیشہ لاہور مین چلا آوے اور مولراج ۹۔اکتوبر ۱۸۴۶ء کو دیوان دینا ناتھہ کے ساتھہ جو اوسکو ملتان سے لانے کے واسطے بھیجا گیا تھا لاہور مین پہونچا مولراج نے اِس امر مین بہت کوشش کی کہ جو روپیہ پہلے طلب کیا گیا تھا اوس سے کم لیا جاوے اور آخر ماہ نومبر مین ایک عہد ہوا جس کے رو سے یہہ بات ٹھہری کہ دیوان مسطور آٹھہ لاکھہ روپیہ بلا توقف دیدے اور باقی بذریعہ اقساط دی جن اضلاع پر یعنے جھنگ اور لیہ کے کچھہ حصوں پر لاہور کی فوج نے دخل کر لیا تھا دربار کے ماتحت رکھے گئے اور باقی علاقہ کے بابت اوس سے ۱۹۶۰۰۰ روپیہ سالانہ معاملہ لینا ٹھہرا ٭

دونو فریق اس انتظام سے راضی معلوم ہوئی اور نومبر ۱۸۴۶ء مین مولراج ملتان کو واپس گیا جہان چند ماہ تک ہر طرح درستی رہے اٹھارہ لاکھہ روپیہ جو مقرر ہوا تھا ادا ہوا اور دربار کو کسی طرح واجبی شکایت مولراج سے نہین رہے مگر ناظم عرصہ تک راضی نہین رہا اوس کے صوبہ کا ایک حصہ اوسکے ہاتھون سے جاتا رہا تھا اور نئے پرمٹ کے محصول کے شرح نے اگرچہ ہنوز ملتان مین جاری نہین ہوئے تھے اوسکی آمدنی گھٹانے شروع کئے نیز اوسکا اختیار بھی اب پورا اور آزادانہ نرہا کیونکہ لاہور مین ایک قوت

انتظام ہوا تہا جس کا یہہ مقولہ تہا کہ انتظام سلطنت کا سب سے اوّل جوہر معدلت ہے اور ستغیثون مہاجنون
سوداگرون اور امیدوارون کو معلوم ہو گیا تہا کہ حق رسی لاہور مین ہی ہو سکتے ہے یہہ امور دیوان کے
برداشت سی زیادہ تہی اوسکا باپ گو نام مین نہین مگر حقیقت مین بادشاہ رہا تہا اور اونکا غرور اور اوسکی
بلند نظری اوسکی بیٹے کو وارث مین آئی تہی پس دیوان نومبر ۱۸۴۷ء مین لاہور کو واپس آیا تاکہ جو اوسکے
ساتہہ عہد ہوا تہا اوسکے شرایط مین کچہہ تغیر ہو جاوے اور اوسکا منشا یہہ تہا کہ یہہ اقرار کر لیا جاوے کہ
اوسکی بنسبت شکایت دربار مین نہین سُنے جاویگی اگر یہہ درخواستین منظور نہ ہوئین تو اوس نے استعفا
دینے یعنے ملک سی دست بردار ہونیکا ارادہ پختہ کر لیا تہا مسٹر جان لارنس صاحب اوس زمانہ مین قائمقام
رزیدنٹ لاہور تہے اون سے دیوان مولراج نے اپنے ساری تکلیفین بیان کین اور اپنی خواہش
علاقہ سے دست بردار ہونیکی بیان کی جان لارنس صاحب نے اوسکو سمجہایا کہ دست بردار ہو مگر
یہہ بہی کہہ دیا کہ جیسا تم مناسب سمجہو کرو فقط اتنی بات ہے کہ استعفا ایسی وقت دو کہ جب تمہاری سرکار کو استعفا کے
منظور کر لینے مین ہرج نہو مگر مولراج نے دست بردار ہونے سے احتراز کیا کیونکہ اوسکو خوب معلوم ہو گیا کہ
جن مطلبون کے واسطے وہ لاہور مین آیا تہا وہ حاصل ہونیوالی نہین ہین اور یہہ بندوبست ٹہیرا کہ اپریل
۱۸۴۸ء مین وہ دست بردار ہو جاویگا یہہ تجویز ٹہیرے کہ بالفعل دربار کو اوسکے ارادے کی اطلاع
نکیجاوے اور اوسکے استعفا دینے سے دو تین مہینے پیشتر دو عہدہ دار انگریز ملتان کو بہیجے جاوینگے
تاکہ وہان کے حالات سے دیوان اونکو آگاہ کر دے اور آخر کار وہ عہدہ دار صوبہ پر مقرر ہو جاوینگے
اس تجویز کے چند روز کے بعد دیوان مولراج ملتان کو واپس چلا گیا جب شروع اپریل مین مسٹر فریڈرکری
صاحب جو لاہور مین رزیڈنٹ مقرر ہوے تہے لاہور مین پہونچے اونہون نے دربار کو مولراج کے
ارادے سی کہ وہ علاقہ چہوڑنا چاہتا ہے اطلاع دینی مناسب سمجہی چنانچہ اونہون نے اطلاع کر دے اور
مولراج کو دونون دربار کے طرف سے اور صاحب رزیڈنٹ کے طرف سے لکہا گیا کہ تمکو اختیار ہے
کہ اگر چاہو تو علاقہ رکہو مگر اوس نے استعفا دینے کے خواہش مکرر بیان کی اس سبب سے کہ طبیعت اچہی

نہین رہتے ہے اور گہر مین آپسمین تکرار ہے چنانچہ اوسکا استعفا لاہور کے دربار نے منظور کر لیا اور شیر سنگہ سندہانوالیہ کو صوبہ داری ملتان کے دی گئی مگر اوسنے قبول نہین کے اوسکے بعد یہہ منصب سردار کاہن سنگہ مان کو دیا گیا جو فہیم آدمی تہا اور تجویز ہوئی کہ مسٹر وینز اگنیو صاحب جو پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے تہی اور لفٹنٹ اندرسین صاحب بمبی کے فوج کے جو اونکے اسسٹنٹ تجویز ہوئے تہے ان دونونکے مشورہ سے کام کریگا یہہ دونو صاحب ملتان کے طرف روانہ ہوئے اور ۱۷-اپریل کو وہان پہونچے اور دوسرے دن اونکے ارد لے کے سپاہ جو زیر حکم سردار کاہن سنگہ کے تہے اونکے ساتہہ شامل ہوگئے دیوان مولراج نے اونکے بہت خاطرداری کے اور یہہ تجویز ہوئے کہ صبح کو دوسرے دن دیوان مولراج قلعہ مین اونکے ساتہہ پہر کر سب کچہہ ملاحظہ کرادیگا چنانچہ ۱۹ تاریخ کے صبح کو یہہ دونو صاحب دیوان کے ساتہہ اور دو کمپنیان گورکہون کے لیکر معاینہ کرنے کے واسطے گئے مسٹر وینز الگیو صاحب نے گورکہون کو ایک دروازی پر چہوڑ دیا اور دیوان کے ہمراہ قلعہ کے اندر گشت کیا اور دیوان نے قلعہ اونکو حوالہ کردیا مگر جب دروازی سے نکلنے لگے تو دیوان کے ایک سپاہی نے مسٹر ونیز ایگنیو صاحب کو گہوڑے پرسے برچہی کے ضرب سے گرادیا اور اوسکے بعد تلوار سے اون پر حربہ کیا او سخت زخمی کیا لفٹنٹ اینڈرسن صاحب کو بہی سخت زخمی کیا اور زمین پر یہہ سمجہکر کہ مر گئے ہین اونکو چہوڑدیا جب گورکہیہ سپاہیون نے اونکو پڑا ہوا دیکہا تو اونکو اوٹہا کر عیدگاہ کو لے گئے یہہ ایک مضبوط مکان قلعہ کے نزدیک تہا جہان یہہ دونو صاحب فروکش ہوئے تہے اور ایگنیو صاحب وہان اینڈرسین صاحب سے پہلے پونہچ گئے تہے جب یہہ حملہ اگنیو صاحب پر ہوا تو دیوان سوار ہوکر اپنے مکان کو چلا گیا اور اگرچہ دن مین ایگنیو صاحب نے اوسکو بلایا اور کہہ بہیجا کہ اپنے افعال سے اپنے بیگناہی ثابت کرو دیوان اونکے پاس نہین گیا اور کہہ بہیجا کہ میرے سپاہی مجہے آنے نہین دیتے ہین بیسوین کے صبح کو قلعہ سے عیدگاہ پر توپ چلنے شروع ہوئے اور جو توپخانہ سکہون کا ان صاحبون کے اردلی مین آتا تہا اوس نے جواب مین بہی توپ مارنے شروع کے مگر رات کے وقت کرنیل ایسرا سنگہ جو توپخانہ کا

افسر تہا اپنے سب آدمی لیکر دشمن کے طرف چلا گیا پہر دشمن نے عیدگاہ پر حملہ کیا کچہہ مقابلہ نہ ہو سکتا تہا
کیونکہ بیچارہ صاحبان انگریزیہ سخت مجروح تہے اور جن لوگون نے اونکے محافظت کے قسم کہائی تہے وہ
اونکو چہوڑ کر چلے گئے تہے دونو صاحب بڑے بہادری سے مرے مفسد اونکا سر کاٹکر دیوان کے پاس
بطور نشان فتح لیگئے دیوان نے قاتلون کے تعریف کے اور اونکو روپیہ دیا دم واپسین مین جو
الفاظ ونکیٹو صاحب نے سردار کاہنہ سنگہ سے کہے تہے جو دم اخیر تک وفادار رہا یہان لکہنے چاہئین
کیونکہ وہ کلام شریفانہ اور بطور پیش گوئے تہا اور ان الفاظ کو انگلستان اور پنجاب کو کسیکو کبہے
نہ بہولنا چاہیے صاحب نے کہا کہ ہم دونو کو اونکو اختیار ہے کہ مار ڈالین کیونکہ ہم مجروح ہین اور
آدمی کے مدد کے ہمکو اب امید نہیں ہے ہم دونو کو وہ مار ڈالین مگر انگریزون مین سے ہم دونو ہی
نہین تنہا رہ گئے ہین جب ہم مرجاوینگے تو ہزارون انگریز آوینگے اور مولراج اور اوسکے سپاہیون اور
اوسکے قلعہ کو سب کو نیست ونابود کر دینگے +

اور اس طرح گویا پاسا پہلٹ گیا اب مولراج سمجہتا تہا کہ اب پہرنا نہین ہوسکتا ہے اور اوس نے
اب ہمت اور جرات سے لڑائے کا سامان کیا اوس نے قلعہ کے مضبوطی کے اور محاصرہ کے امید مین
ذخیرہ جمع کیا جو لوگ سرکار انگریزی سے ناراض تہے اون سب کو اوس نے بلایا اور جو بڑے بڑے سردار
تہے اون سے کہا کہ اب وہ موقع ہے جسکو تم مدت سے چاہتے تہی کہ اپنے ملک کو انگریزون کے قبضہ
سے نکال لو جو قابل نفرت ہین +

ایک خاندان کے حال کے بیان کرنے مین لڑائی کا جو ہوئے اور جسکا نتیجہ ضبطی ملک پنجاب ہوا سب
حال بیان کرنا ناممکن ہے +

کچہہ عرصہ تک ملتان مین جو سرکش تہے وہ سزا سے بچی رہے موسم نہایت سخت تہا اور ملتان بدنام تہا
کہ بیمارے وہان بہت ہوتی ہے اور سپہ سالار انگریزی نے مناسب نہ سمجہا کہ جبتک کہ موسم نرم نہو جاوے
سپاہ گورہ وہان بہیجے اسواسطے صاحب رزیدنٹ نے فوج سکہہ ناچار ہوکر بہیجی اگرچہ اس فوج کے

نمک حرامی اوسکی سردار خود تسلیم کرتے تھے اور اسی سبب سے جب یہہ فوج زیر حکم اپنے جنرل راجہ شیر سنگھ اٹاریوالہ کے باغی ہوگئے تو تعجب نہین ہوا مگر سرکش دیوان مولراج اس عرصہ مین مضرت پہونچنے سے خالی نہ رہا گرمی کے مہینون مین لفٹننٹ ایج نے اور ردیس صاحب نے ایک تھوڑے سی جمعیت دیسی سپاہ کے ساتھہ مولراج کو قابو مین رکہا اور نواب بہاولخان بہاولپور کے نواب کی فوج کی مدد سے کئی بار اونکو فتح حاصل ہوئی نواب صاحب کے فوج پر لفٹننٹ ای کیل صاحب کمانڈر تھے شیخ امام الدین خان سکھہ جنرل نے جو درحالت عام بغاوت کے نمک حلال رہا تھا تعریف کے قابل خدمت کی اور جب اگست ۱۸۴۸ء مین فوج انگریزی ملتان کے سامنی آ پہونچی تو مولراج سوائے ملتان کے قلعہ کے دیوارون کے اور کچھہ نہ رکھتا تھا۔

محاصرہ کی توپین ملتان کے سامنی ۴ ستمبر کو پہونچین اور چھٹی تاریخ تک قلعہ پر توپ رانی شروع ہوگئی مگر ساون مل نے جو قلعہ پر اتنی محنت کی تھے بفایدہ نہین کے تھے اور قلعہ کا سر ہونا کچھہ نرم کام نہ تھا محاصرہ کرنے والی فوج تھوڑی سے تھے اور اکثر اوس فوج مین فوج کشادہ تھی اگرچہ میدان مین یہہ فوج بہت بہادر رہتی مگر محاصرہ کے کام مین گویا نکمی تھے ۴ دسمبر کو راجہ شیر سنگھ معہ اپنی تمام فوج کے باغی ہوگیا اس سبب سے جنرل وش صاحب نے محاصرہ چھوڑ دیا اور جنرل صاحب موصوف نے کمک کا انتظار کیا مگر مولراج ایسا شکی آدمی تھا کہ راجہ شیر سنگھ کے باغی ہوجانے سے بہی اوسکو کچھہ فایدہ نہین ہوا مولراج کی طبیعت مین راجہ شیر سنگھ کے نیت کے طرف سے کہ وہ کیون اوسکے ساتھہ مل گیا بالکل بے اعتباری رہی راجہ شیر سنگھ مشتبہ ہونے سبب سے نفرت کہا کر اپنے باپ سردار چتر سنگھ کے پاس جو پنجاب کے شمال اور مغرب مین علانیہ باغی ہوگیا تھا چلا گیا اور مولراج اوسکے چلے جانے سے بہت خوش ہوا ❊

مولراج کے کمبختے نے کچھہ عرصہ نہین کہپ آخر کار فوج انگریزی کے کمک پہونچی اور ۲۷ دسمبر کو محاصرہ پہر شروع ہوا اس اثنار مین مولراج نے مدد اور کمک کے ہر طرف تلاش کی تہی دوست محمد خان

وعدہ کرنے مین خوب مستعد تہا مگر ملتان کا فاصلہ بہت تہا اور حقیقت مین اوس سے مدد ہو نہ سکتی تہی سکہہ جن کا دیوان مسطور اعتبار نہ کرتا تھا اوس سے ملے ہہین اور اونکو اپنا کام بہت تہا بر طرف بہادران سہبراؤن اور علی وال وہ لوگ جو بڑی مہاراجہ اور ہری سنگہ نلوہ کے زیر حکم لڑے تہے اکہٹے ہوتے جاتے تہے اور چاہتی تہی کہ ایک مرتبہ اور لڑکر بخت آزمائی کرین چنانچہ لڑائی چیلیانوالہ اور گجرات مین ہوئی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ خالصہ جی ہمیشہ کے واسطے بیٹہہ گئے اور سلطنت جاتی رہی ✣

ملتان کے سامنے کچہہ سخت لڑائی کے بعد سرکار انگریزی کی فوج کو فتح نصیب ہوئے دوسری جنوری ۱۸۴۹ء کو شہر پر حملہ ہوا اور فتح ہوگیا اور ۲۲- تاریخ کو مولراج نے جس نے اپنے آپکو قلعہ مین بند کر رکہا تہا اطاعت کرنے مناسب سمجہی ✣

چنانچہ وہ لاہور کو بہیجا گیا اور وہان مسٹر وینز اگنیو صاحب اور لفٹنٹ اینڈرسن صاحب کے قتل کرنیکے الزام مین ماہ جون مین اوسکے نسبت مقدمہ تجویز ہوا کپتان ہیملٹن صاحب نے اوسکی طرف وکیل ہو کر اوسکی طرف سے جوابدہی مین کچہہ فرق نہین رکہا مگر اوسپر جرم ثابت ہوا اور حکم سزائے موت کا ہوا مگر حاکمون نے سفارش رحم کی کی تہے اور لارڈ ڈلہوسی صاحب گورنر جنرل نے جنکے اختیار مین تجویز کا منظور کرنا تہا اس سفارش کو منظور کیا اور بجائے سزائی موت کے حکم جلاوطنی کا مادام الحیات دیا چنانچہ مولراج کلکتہ کو قید کر کے بہیجا گیا اور وہان سال آئندہ مر گیا ✣

ایک ایسی باغی کے تعریف کرنے جو اپنے بغاوت مین کامیاب نہین ہوا مورخ کا کام نہین مگر غور سے اگر دیکہا جاوے تو مولراج کے زیادہ کم نصیبی تہے اور جرم کم تہا یہہ بات تو تحقیق ہے کہ جب اگنیو صاحب پہلی ملتان مین پہونچے تو مولراج کا ارادہ باغی ہونیکا نہین تہا اگر اوسکا یہہ ارادہ ہوتا تو اپنے کام سے دست بردار نہ ہوتا نہ قلعہ حوالہ کر دیتا یہہ بہی ایسا ہی تحقیق ہے کہ جو حملہ پہلی ہی صاحبان انگریز پر ہوا اوسمین دیوان کی مرضی یا رازداری نہ تہے وہ حملہ یا تو اس سبب سے ہوا تہا کہ مسلمان سپاہیون مین سے کسی نے براہ تعصب جو بش مین آکر حملہ کر دیا تہا کہ اونہون نے دیکہا کہ قلعہ بیگانہ حاکمون کے ہاتہہ مین جاتا ہے اور قلعہ بہی ایسا کہ جسکے اونکو تنخواہ ملتی تہے یا دیوان کے اہلکارون مین سے کسی نے اوس حملہ کے اشتعالک کی ہوگی جنکا یہہ منشا تہا کہ مجبور کر کے اوسکو باغی کر دین غالباً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب

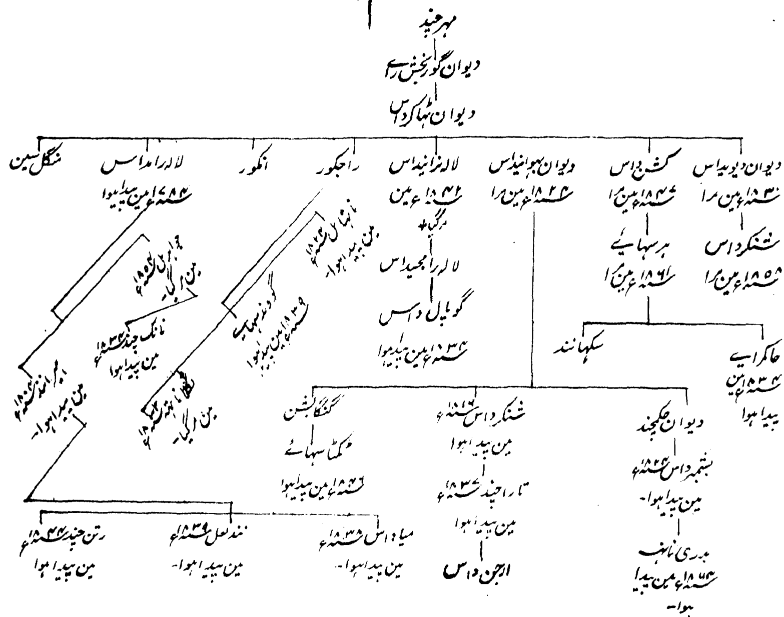
عیدگاہ پر حملہ ہوا اور صاحبان انگریز ماری گئی تو سپاہی اوسکے اختیار مین نہین رہے تھے اوس کمبخت دن سے پیچھے ملتان کے سامنے فوج انگریزی پہونچنے کے دن تک کسی وقت مولراج اسطرح کہ وہ خود بچ رہے عفو کے درخواست نہ کرسکتا تہا نہ اطاعت قبول کرسکتا تہا اوسکے رشتہ دار متوسل دوست اور فوج سب اوسکی اوپر گرے ہوئے تھے کہ دولت اور عہدہ اوسکے سبب سی اونکو مل سکتی تھے اور یہہ لوگ جانتے تھے کہ نیا ناظم اگر کوئی اور ہوگا تو وہ تباہ ہوجاوینگے پس اونہون نے ارادہ کرلیا کہ دیوان مولراج کو ناچار کرکے باغی کرادین کیونکہ اگر فتح اوسکی ہوگی تو اونکو ثروت ہوگی اور اگر وہ شکست کہاویگا تو جتنا نقصان اوسکے استعفا دینے سے اونکا ہوتا اوس سے زیادہ نہ ہوگا دیوان مولراج اچھی طبیعت کا آدمی نہ تہا اوسکے مزاج مین کمینہ پن اور طمع اور لوٹ اور شک بہت تہا مگر جرم قتل اور عمداً بغاوت کا اوسکے ذمہ نہین لگایا جاسکتا ہے +

دیوان ایک بیٹا ہری سنگہ چہوڑ مرا جو ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا تہا ہری سنگہ سرکار کا ملازم ہے اور اوسکو پنشن بہی ملتی ہے +

کرم نراین دیوان ساونمل کا تیسرا بیٹا اپنے باپ کا لیہ مین کاردار تہا اور مشہور قلعہ منگیرہ مین وہ قلعدار تہا مہربانی اور رعایتی کے سبب سی لوگ اوس سے بہت محبت رکہتی تھے ساون مل کے مرنیکے بعد کرم نراین اور اوسکے بہائی مولراج مین بہت اچہا سلوک نہین رہا مولراج نے ۱۸۴۶ء مین اوسکو اپنی مکان مین قید کرلیا تہا دو مہینی تک وہ قید رہا اور اوسکی بعد مولراج نے دس لاکہہ روپیہ جو ساون مل کے ترکہ مین سے اوسکو پہونچا تہا دیکر رخصت کردیا وہ جا کر اکال گڈہ مین رہا چنانچہ اب بہی وہین رہتا ہے اور اپنی بہائی کے بغاوت کا کسیطرح شریک نہین ہوا* اوسکو چار سو روپیہ پنشن ملتی ہے رام سنگہ اور نراین سنگہ اپنے باپ کے مرنیکے وقت طفل تھے انکو ہر ایک کو چار سو روپیہ سال کی پنشن ملتی ہے +

* اوس وقت یہہ بات مشہور تہی کہ رام نراین نے اپنے بہائی پر فریاد کرانے کے واسطے بہت سا روپیہ خرچ کیا اور لوگون کو روپیہ دیکر لاہور اپیل کرنے کو بہیجا کرتا تہا +

دیوان حکم چند



حال خاندان

اِس خاندان مین سے سب سے پہلے گور بخش رای کو کسی قدر فروغ ہوا تہا وہ نواب ناصر خان کابل اور پشاور کے حاکم کا دیوان تہا اور نواب کی سرکار مین رشد رکہتا تہا اوسکا بیٹا ٹہاکر داس حاجی عطا خان شاہ ولی خان احمد شاہ دُرّانی کے وزیر اعظم کے داماد کا دیوان تہا حاجی موصوف کے وفات کے بعد ٹہاکر داس احمد شاہ کا نوکر ہوا اور اوس بادشاہ نے اوس کو اپنا دیوان خاص بنایا اور مُہر سلطنت اوسکی تفویض کی ٹہاکر داس کے پاس دولت بہت تہی اور اوسکو اختیار بہی بہت تہا اور اوسکا ٹہاٹ بادشاہون کا سا تہا احمد شاہ نے جو ۱۷۵۷ء مین اوّل یورس ہندوستان پر کے اوسمین ٹہاکر داس بادشاہ کے ہمراہ آیا تہا اور متہرا کی فتح اور لوٹ کے

بعد اوسکو دوآبہ جالندہر مین بہاری جاگیر ملی ۱۷۷۳ء مین تیمور شاہ اپنے باپ احمد شاہ کی جگہہ تخت نشین ہوا اور تیمور شاہ کی سلطنت کے زمانہ مین جو بیس سال رہے ٹہاکرداس برابر دیوان رہا شاہ زمان کی سلطنت مین جس مین صرف تین بہت رہین سال اول ٹہاکرداس نوکر رہا اور ۱۷۹۴ء مین بڑی عمر کو پہونچکر مرگیا ؛

بہوانی داس ٹہاکرداس کا دوسرا بیٹا محکمہ مال مین شاہ شجاع کے سرکار مین معزز عہدہ دار تہا اوسکا خاص کام یہہ تہا کہ ملتان اور ڈیرہ جات کا مالیہ وصول کرتا تہا اور ۱۸۰۸ء مین دربار کابل کی بدسلوکی سے نفرت کہا کر اوس نے رنجیت سنگہ کے سرکار مین نوکری کرنیکا ارادہ کیا اور لاہور کو چلا آیا کہتی ہین کہ جو مالیہ اوس نے وصول کیا تہا اوس کو خزانہ سرکار کابل مین چلتے وقت دیتا بہول گیا مہاراجہ نے بہ اوسکی خاطر اچہی کے اوس زمانہ مین رنجیت سنگہ کی پاس فقط جاہل سپاہی ہی نوکر تہے اور اونکو اچہے محاسب کی بڑی ضرورت تہی کہ لایق ہو اور مال کا کام اوسنے کیا ہوتا کہ حساب سرکار رکہی اوس زمانہ مین خزانہ سرکاری کوئی نہ تہا نہ کوئی باقاعدہ انتظام حساب کا تہا مالیہ کا جو قریب بائیس لاکہہ روپیہ کے تہا یہہ حال تہا کہ ساہوکار رامانند اوسکا انتظام کرتا تہا امرتسر کی چونگی اوسکے سپرد تہی اور پنڈدادنخان کے نمک کے کانون کا اوسکی پاس ٹہیکہ تہا بہوانیداس نے تہوڑی عرصہ مین بڑی ترقی اِس معاملہ مین کی اوسنی فوج کے واسطی بخشی خانہ قایم کیا اور خزانہ کا دفتر علیحدہ مقرر کیا اور دونون کا افسر اعلی وہ مقرر ہوا ؛

دیوی داس اوسکا بڑا بہائی لاہور مین اوسکی پاس ۱۸۰۹ء مین آکر شامل ہوا دیوی داس وزیر شیر محمد فرزند وزیر شاہ ولیخان احمد شاہ کے وزیر کی نوکری مین تہا جب اوسکا آقا مارا گیا وہ کچہہ عرصہ تک اِس خوف سی کہ مین بہی نہ مارا جاؤن چہپا رہا مگر آخر کار وہانسی نکلکر لکہنؤ کو جانیکا ارادہ کیا کہ وہان اوسکی خاندان کو پناہ دینی کا وعدہ ملا تہا مگر راہ مین لاہور تہا اور وہان پہونچکر مہاراجہ رنجیت سنگہ کی فہمایش سے اور اپنی بہائی کی توقیر دیکہکر وہ لاہور مین ہی رہ گیا دیوی داس خزانہ کی محکمہ مین اپنے بہائی بہوانیداس کے ساتہہ شامل ہوا اسطرح پر کہ دونون مین سے کوئی کسیکا ماتحت نہین تہا اور دونون مین آپس مین اچہا سلوک رہا دیوی داس بہوانیداس جیسا لایق تہا بلکہ دیانت مین اوس سی بڑہکر تہا مگر وہ اپنی بہائی کے طرح سی نامور نہین ہوا اسواسطی کہ اوسکی طبیعت مین گوشہ گزینی تہی ؛

۱۸۰۹ء مین جب سنسار چند نی قلعہ کانگڑہ رنجیت سنگہ کو دیدیا اور ریاست کوہستانی زیر ہوئی اوسکی بعد بہوانی داس

راجگان منڈی اور سکیت سی باج لینی کو بہیجا گیا تہا ۔ ۱۸۱۶ء مین وہ شہزادہ کہڑک سنگہ کا بڑا دیوان اور امرتسر اور گوروہپور کی گرد و نواح کے علاقہ کے
زیر کرنیکی واسطی جو اوسوقت بہیرداروں کے قبضہ مین تہا مامور ہوا دوسرے سال وہ جمون کو سواسطی بہیجا گیا کہ اوس علاقہ کا انتظام کرے اور گلاب سنگہ کی حوالہ کردی جسکو اوسے
زمانہ مین راجگی کا خطاب ملا تہا ملتان کی محاصرہ مین وہ موجود تہا اور رہتاس اور یوسفزئی کی مہمون مین شامل تہا لیکن اگرچہ بہوانی داس
بہت سی عہدون پر مامور ہوا اور اوسکو فایدہ بہی بہت ہوا اوسکے اصل خدمت یہہ تہی کہ خزانہ کے دفتر کا افسر تہا ایک مرتبہ اوسکے
بہت ہتک ہوئی اوسکے مصر بیلی رام کے ساتہہ تکرار ہوگئی تہی اور بیلی رام نے مہاراجہ سی بیان کیا کہ بہوانی داس نے تغلب کیا
ہے یہہ جرم ثابت سمجہا گیا اور رنجیت سنگہ نے غصہ مین آکر میان سمیت دربار عام مین تلوار اوسپر ماری اور دس لاکہہ روپیہ جرمانہ کیا*
اوسکے بعد دیوان بہوانیداس پہاڑ مین کسی خدمت پر بہیجا گیا مگر اوسکے خدمتین ایسی نہین کہ بے اوسکے چارہ نہین تہا
اور تہوڑے عرصہ کے بعد وہ لاہور کو واپس بلایا گیا وہ اپنی وفات تک یعنی ۱۸۳۴ء تک خزانہ کا دیوان رہا اوسکے بعد
لالہ دینا ناتہہ اوس منصب پر مقرر ہوا دیویداس چار برس پہلے ۱۸۳۰ء مین مرگیا تہا +

حکمچند ۱۸۳۶ء مین شاہزادہ کہڑک سنگہ کی سرکار مین دفتری مقرر ہوا تہا اور سال آیندہ ستگہرہ کا کاردار سو روپیہ مشاہرہ
مقرر ہوا اور اوس علاقہ کا کام اوس نے کسیقدر لیاقت سی کیا ۱۸۴۴ء مین حکمچند راجہ سوچیت سنگہ کی ماتحت بنون کو بہیجا گیا تہا
راجہ سوچیت سنگہ فوج لیکر مالیہ وصول کرنیکو گیا تہا چنانچہ ایسی مہمین اکثر ہوتی تہین مہاراجہ شیرسنگہ نے اوسکو خطاب دیوان کا
دیا ۱۸۴۴-۴۸ء مین حکمچند کو لفٹنٹ آرورڈس صاحب کے ساتہہ بنون جانیکا حکم ہوا اور وہان صاحب موصوف کے ماتحت رہا
جبتک کہ ملتان کا مفسدہ شروع ہوا اور اوس نے علاقہ اپیروئی دریائی سندہ کے بندوبست مین قابل قدر مدد دی سرکار انگریزی
کے فوج کے ساتہہ وہ ملتان کو گیا اور وہان اوسکا طریق بہت اچہا رہا ضبطی ملک پنجاب سی پیشتر اوسکی آمدنی چہہ ہزار
سات سو روپیہ سال کی تہی اور ۱۸۵۰ء مین ۲۳۰۰ کے جاگیر ضلع پاک پٹن مین اوسکے نام واگذار رہی اور سوا اوسکی تیرہ سو روپیہ کے
پنشن اوسکو ملی ۱۸۵۵ء مین وہ پسرور کا جو ضلع سیالکوٹ مین ہے تحصیلدار مقرر ہوا تہا مگر حکام اوس سی راضی نہین رہے
اور ۱۸۵۸ء مین استعفا دینی کے اجازت ہوئی +

شنکرداس دیوان حکمچند کا بہائی اپنے باپ کے دفتر مین منشی تہا اوسکو اور اوسکی بہائی گنگا بشن کو دو سو چالیس روپیہ سال
کے پنشن ملتے ہے +

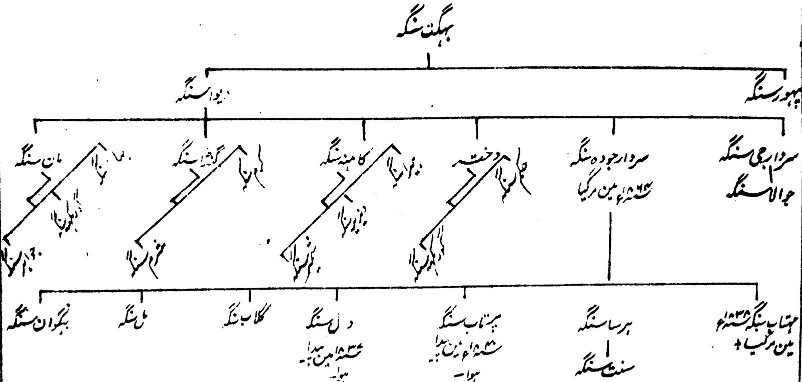
* عموماً مشہور ہے کہ فیاض سردار جوالا سنگہ پڈہانیہ نے جو بہوانیداس کا دوست تہا یہہ جرمانہ کا روپیہ دیا تہا مگر دیوان حکمچند اسکو نہین مانتا تہا +

لالہ نرائن داس ٹھاکر داس کا چوتھا بیٹا امرتسر کانگڑہ جموں اور جسوان کا کاردار نوبت بنوبت رہا ۱۸۲۵ء عیسوی مین
تیجے سنگھ کے خزانہ کا مصر بیلی رام کے ماتحت منشی مقرر ہوا اور اوسکی بہی پہلے لاہور کے کارداری اوسکو ملی اور وہ عہدہ ۱۸۳۳ء تک رہا
۱۸۳۳ء مین وہ کابل کو چلا گیا اور وہان اوسنے فوج مین نوکری کرلے اور تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا اوسکا بیٹا اور
پوتا اب بھی افغانستان مین رہتے ہین گوپال داس قندہار کی فوج مین منشی ہے +

راجکور اپنے بہائی دیویداس کے ساتھ لاہور مین آیا تہا اور رنگیرہ کی فتح کے بعد اوس علاقہ کا کاردار ہوا فوج کا
افسر سردار فتح سنگھ مان تہا جب اوسکا بہائی بہوانی داس ۱۸۱۹ء مین کشمیر کو خاص خدمت کیواسطے مامور ہوا تہا تو راجکور
اوسکی جگہہ لاہور مین کام دیتا رہا +

دیوان جگیند ۱۸۶۹ء مین مرگیا +

سردار جودہ سنگہ امرتسریہ



حال خاندان

کہتی ہین کہ موضع روڑیالہ واقع ضلع گوجرانوالہ چودہری تلاج نے جو سردار جودہ سنگہ کا ایک بزرگ تہا آباد کیا تہا یہہ بات تحقیق ہی کہ یہہ خاندان مدت مدید تک اس گانون مین آباد رہا اور کچہہ عرصہ تک اوس گانون کے چودہرائت اس خاندان مین رہی تہے ۱۸۵۹ء کے قریب بہگت سنگہ سکہ ہوگیا اور اپنی دختر دیوی کی شادی جب اوس نے صاحب اقتدار سردار گوجر سنگہ بہنگی سے کردی تو سردار نے اوسکو موضع روڑیالہ بلاشرط نوکری عطا کیا گوجر سنگہ نے سیوا سنگہ اور دیوا سنگہ بہگت سنگہ کے بیٹون کو بہی نوکر رکہہ لیا اور ضلع گجرات مین اونکو نوشہرہ جاگیر مین دیا اور اسکا نوپردو نو بہائی بالاشتراک قابض رہے تا وقتیکہ سیوا سنگہ ایک لڑائی مین مارا گیا اور صاحب سنگہ گوجر سنگہ کے فرزند نے جو اپنی باپ کے بعد بہنگی مثل کا سردار ہوا تہا ضبط کرلیا مگر جاگیر مین سے دو گانو دیوا سنگہ کے پاس رہے ہوئے بزرگون کے گانون روڑیالہ کے جودہ سنگہ ۱۸۱۳ء مین سردار جودہ سنگہ سوڑیان والہ کا نوکر ہوا کہ سردار سطور کے جودہ سنگہ کی ایک رشتہ کے بہن سے شادی ہوئی تہی اوس زمانہ مین جودہ سنگہ کی عمر صرف نو برس کی تہی اور جودہ سنگہ سردار مسطور کے گہوڑ چڑہون مین ۱۸۲۰ء تک نوکری کرتا رہا دس سال مین بعد وفات سردار امیر سنگہ کی مہاراجہ نے جاگیر سوڑیان ضبط کرلی اور کشادہ جر پر شہزادہ شیر سنگہ افسر بنایا گیا۔ ۱۸۳۱ء مین جب شہزادہ شیر سنگہ سید احمد خان پر چڑہ کر گیا تہا اور اوس معرکہ مین کامیاب ہوا تہا جودہ سنگہ اوس مہم مین شہزادہ کے ساتہہ تہا ۱۸۳۴ء مین جودہ سنگہ راجہ ہیرا سنگہ کے ڈیرہ مین سوار کے عہدہ پر بہرتی ہوا اور ۱۸۴۸ء تک اوس

ڈیرہ مین رہا ۱۸۳۶ء مین اوسکی عہدہ کمیدانی پر ترقی ہوئی ڈروڑیالہ کی جاگیر جسکی ۱۲۰۴ روپیہ ہمیشہ اوسکے قبضہ مین ہی تہے اور جودہ سنگہ دو سوار اوسکے نوکری دیا کرتا تہا مگر ۱۸۳۹ء مین جاگیر تہوڑے عرصہ کیواسطی ضبط ہوگئی تہی اور ۱۸۴۸ء مین اوسکو موضع کوٹلی ضلع گوجرانوالہ مین علاوہ ملا ان برسون مین سردار جودہ سنگہ نی سرکار کی اچہی خدمتین کی تہین اوسنے دیوان حاکم رائی کے ماتحت نوکری دی تہی جسکے سپرد علاقہ ممدوٹ اور مکتسر رہا تہا اور بعد ازان علاقہ مانجہ کو بہیجا گیا تہا جہان اوسنے بہت اور چستی سے خدمت کی اور تہوڑے عرصہ مین اوس علاقہ کے سارقون کو صاف کردیا شیر سنگہ کے سلطنت کے عہد مین جودہ سنگہ تین سو سوار کے جمعیت سے پہر مانجہ کو بہیجا گیا تہا اور وہان چہہ مہینی تک رہا اور اوسجگہہ سر نو اچہا انتظام کیا اور عدالت کا کام کرتا رہا ستلج کی لڑائی کے بعد جودہ سنگہ امرتسر مین عدالتی مقرر ہوا تہا اور معہ جاگیر اوسکو تین ہزار روپیہ مواجب ملتا تہا اور ۱۸۴۹ء مین ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکو عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر مین ملا اور سردار مسطور اس عہدہ پر دسمبر ۱۸۶۲ء تک رہا اوس سال اوسنے نوکری سرکار کی ترک کردی ✦

۱۸۵۷ء کی مفسدہ مین سردار جودہ سنگہ خیرخواہ اور نمک حلال رہا اور شہر امرتسر مین امن کہنی مین سرکار انگریزی کی فوج کو رسد پہونچانیکے بہت اچہی خدمت کی ۱۸۵۸ء مین جودہ سنگہ مسٹر فرکوہر صاحب سی بی کے ہمراہ میانمیر کے مفسدون کے تعاقب مین گیا اور ایسی چستی سے اور سرگرمی سی اس معاملہ مین خدمت کی کہ اوسکو سرکار سی ایک ہزار روپیہ اور ایک بیش قیمت گہڑی عطا ہوئی ضبطی ملک پنجاب سی ۱۸۶۲ء تک جودہ سنگہ کے سپرد دربار صاحب واقع امرتسر کا اہتمام رہا اور اس کام کیواسطی سرداران قوم سکہ اور پوجاریان دربار مذکور نے اوسکو انتخاب کیا تہا کیہہ اہتمام کا بہت بڑا تہا اوس مین بہت حکمت عملی اور ایمانداری اور تالیف قلوب درکار تہا یہہ اوصاف سردار مسطور بدرجہ کثیر رکہتا تہا چند سال گذشتہ مین خاص امور ایسی رہے ہین کہ جس سے انتظام دربار صاحب کا اچہا نہین رہا ہے مگر جودہ سنگہ کا اہتمام فایدہ مند ہی رہا اور جب انتظام وہان کا مشکل تہا اچہا انتظام کرتا رہا اور ۱۸۵۷ء مین بہی ایسا اہتمام رہا کہ اوس سال مین اوسکی خیرخواہی نسبت سرکار کئی مرتبہ مذکور ہوئے اور عدالتی کی منصب مین اپنی انصاف اور خالص دیانت کے سبب سے شہر امرتسر کے باشندون کی تعظیم حاصل کی کہ سردار بلالحاظ اور رعایت مذہب یا قوم کے انصاف بخوبی کرتا رہا ✦

جب جودہ سنگہ ۱۸۶۲ء مین نوکری سی دست بردار ہوا تو سرکار نے بلحاظ اوسکی حسن خدمات کے اوسکی حین حیات اوسکے پوری تنخواہ جاری

روپیہ ماہوار اوسکی نام مقرر کر دئے رُوڑیالہ اور کوٹلی بلا اخذ نذرانہ اوسکے حین حیات معاف ہوئی اور کوٹلی معہ دو چاہات کے رُوڑیالہ مین اوسکے ورثار کے نام دو پشت تک واگذار ہوئی اور پچاس ایکڑ زمین اونکو رکھہ سرکار کاہ مین اسکے علاوہ عطا ہوئے سردار جودہ سنگہ امرتسر مین سنہ ۱۸۶۴ء مین مر گیا*

سردار مان سنگہ جو سردار جودہ سنگہ کا سب سے چہوٹا بہائی ہے فوج مین نہایت لایق افسرون مین سے ہے پچیس برس کی عمر مین وہ راجہ سوچیت سنگہ کی فوج مین ملازم ہوا تہا اور پشاور کے فتح اور مہم آنزوئی دریای اٹک مین موجود تہا بعد اوسکی وہ ہیرا سنگہ کے ڈیرہ مین مقرر ہوا اور وہان فوج سواران کا افسر ہوا*

مُدکے پہیروشہر اور سبراون مین مان سنگہ سرکار انگریزی کے مقابلہ پر لڑا تہا اور لڑائی کے بعد ہو مین ۵۰ سوارون کا افسر مقرر ہوکر مامور ہوا تہا ۱۸۴۸ء مین وہ امرتسر کو بہیجا گیا تہا اور لڑائی کے زمانہ مین اپنے بہائی کے ساتہہ رہا اور بہت اچھی خدمت کرتا رہا جب لڑائی ختم ہو گئے تو اون کا ترپ توڑا گیا اور اوسکی واسطی پنشن مقرر ہوئی مگر مان سنگہ کو گہر مین خاموش ہوکر بیٹھہ رہنا پسند نہین ہوا ۱۸۵۲ء مین اوسنے کرنیل رچرڈ لارنس صاحب کے تحت مین پولس مین نوکری اختیار کے اور اوس پولس مین ۱۸۵۷ء تک تہا جب مفسدہ شروع ہوا تو وہ دہلی کو میجر ہاڈسن صاحب کے پاس بہیجا گیا تین رسالہ سوارون کے لیکر جسمین ایک نواب امام الدین خان دوسرا راجہ تیجسنگہ نے اور تیسرا بہت کچہہ خود مان سنگہ نے بہرتی کیا تہا اس رسالہ کا نام پہلی منٹگمری صاحب کا سکہہ رسالہ رکہا گیا تہا اور ہاڈسن صاحب کا مشہور رسالہ انہین سوارونسی تہا دہلی کی محاصرہ اور فتح کی کل ایام مین مدت دیتا رہا شاہ دہلی کی گرفتاری مین اور تینون شاہزادونکے قتل مین مدد دیا اور ہر روز مان سنگہ تہیڈی شجاعت ایسی ہی نمایان تہی جیسی اوسکے ہیچکر کمانڈر کے بعد اوسکے کرنیل شوور صاحب کے فوج کے ساتہہ وہ ضلع گوڑگانوہ کو بہیجا گیا اور جب اخیر اکتوبر تک وہ دہلی مین واپس آیا تو میجر ہاڈسن صاحب نے اوسکو لاہور کو پانسو نئے سوار بہرتی کرکے لانیکے واسطی بہیجا یہہ کام اوسنے تخمیناً چار مہینے کے عرصہ مین کیا اور اس خدمت کے انجام دینی مین اوسنے نہایت کوشش کی اور اپنے اعتبار پر اس کام کے انجام دینی کے واسطی جو روپیہ درکار تہا قرض لیکر کام چلایا اوسکے بعد وہ بہ شتابی تمام لکہنو کو گیا اور شہر کے فتح مین شریک ہونیکے وقت پہونچا مگر میجر ہاڈسن صاحب کی خوشنودی کے اظہار کے حاصل ہونیکو وقت تک نہ پہونچا کیونکہ اوسکے پہونچنے سے ایک روز پہلے میجر ہاڈسن صاحب مارے گئے تہے*

مان سنگہ موسم گرمای سال ۱۸۵۸ء کی کل مہم مین لڑتا رہا اور جو چٹہیات بابت جنگ نواب گنج ۱۳ جون لکہی گئی تہین انمین

اوسکی شجاعت کی تعریف ہوئی مان سنگہ بڑی جرأت او چستی سے لفٹنٹ ٹیلر صاحب کے بچانیکے واسطے دوڑا کہ صاحب موصوف دشمن کے فوج مین گہر گئے تہے اس موقع پر مان سنگہ دو جگہہ سخت زخمی ہوا تہا اور اوسکا گہوڑا تلوارون کے زخمون مین سی لدگیا تہا اس لڑائی مین شجاعت کی واسطے اوسکو دوسرے درجہ کا تمغہ ملا اوده کی مہم مین جو ۱۸۵۸ع اور ۱۸۵۹ع مین رہی برابر مان سنگہ خدمت کرتا رہا اور جو جو بہاری معرکہ ہوتے رہے اون مین اکثرون مین شامل رہا نند گنج مین تین توپون کے چہین لینے کے بعد دشمن کے فوج مین سے ایک شخص نے جان پر کہیل کر باروت کو آگ لگا دی تہی اوسمین مان سنگہ کو زخم شدید پہونچا اس زخم کے صدمہ سے کئی مہینے تک مان سنگہ بیمار رہا سرکار نے مان سنگہ کی خدمات کے جلدو مین اوسکو پنجاب اور اوده مین چہہ سو روپیہ اور چار سو روپیہ کے جاگیر عطا کی ہے اب بہی وہ اوسی ترپ کا افسر ہے جسکا وہ ۱۸۵۸ع مین لاہور مین افسر تہا اور وہ ترپ نوین رجمنٹ رسالہ بنگالہ مین شامل ہوگیا ہے +

مہتاب سنگہ سردار جودہ سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا ۱۸۶۳ع مین جکوال مین ایک فساد کے فرد کرنے مین مارا گیا تہا +

ہری سنگہ دوسرا بیٹا سردار جودہ سنگہ مثل اپنی چچا مان سنگہ کی نوین رسالہ بنگالہ مین رسالدار ہے مان سنگہ نے جو ترپ نومبر ۱۸۵۷ع مین بہرتی کئی تہی اون مین سے ہری سنگہ ایک رسالدار مقرر ہوا تہا وسط ۱۸۵۸ع مین وہ اپنی رسالہ کو لیکر اوده کو گیا تہا اور ہاڈسن صاحب کے رسالہ مین جسکے کمانڈر اوس وقت کرنیل ڈیلی صاحب سی بی تہے جاکر شامل ہوا تہا اوده کی مہم مین جو بڑی بڑی لڑائیان پچہلے وقت مین مثل سلطان پور فیض آباد وغیرہ کی ہوئین اون مین ہری سنگہ شریک تہا +

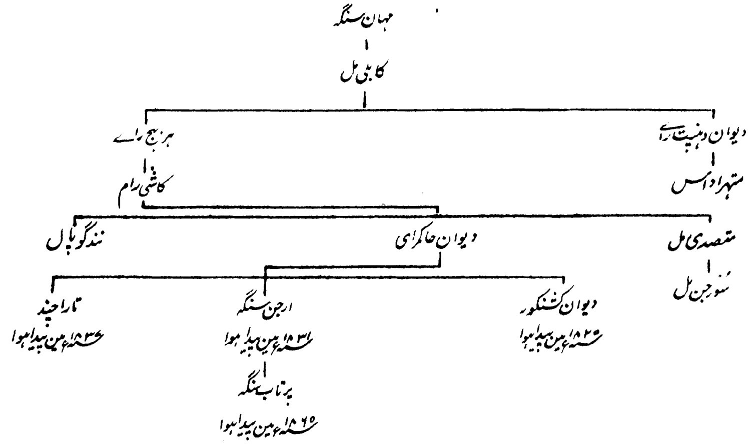
پرتاب سنگہ ۱۸۶۱ع مین پولیس مین جمعدار مقرر ہوا تہا اب وہ امرتسر کے شہر کے پولیس مین ڈپٹی انسپکٹر ہے اس خاندان کے اور کئی شخصون نے سرکار کے بہت اچہی خدمت کی ہے +

دل سنگہ اٹہارہوین رسالہ بنگالہ مین جمعدار ہے جوالا سنگہ جے سنگہ کا بیٹا ۱۲ ہندوستانی رجمنٹ مین صوبہ دار ہے ہیرا سنگہ کاہنہ سنگہ کا بیٹا ۲۸ رجمنٹ ہندوستانی پیادگان مین صوبہ دار ہے +

پولیس مین ایک کرم سنگہ ہے جو فتح گڈہ مین متعین ہے گورمکہہ سنگہ مان سنگہ کا بیٹا سیتا پور مین ڈپٹی انسپکٹر ہے اور گورمکہہ سنگہ ہمشیرہ زادہ مان سنگہ کا رائے بریلی مین انسپکٹر ہے +

حکم سنگہ اس گورمکہہ سنگہ کا بہائی نوین رسالہ بنگالہ مین نایب رسالدار ہے - اکثر ان عہدہ دارونمین سے کل ایام مفسدہ مین قابل تعریف خدمت کرتے رہے

دیوان حاکمرای



حال خاندان

دیوان حاکمرای کی بزرگ سرداران کہنیہ کے نوکر تہے سردار حقیقت سنگہ کے علاقہ مین جو کچہہ تہوڑا بہت ملکی انتظام تہا سردار ندکور جنگ آور اور گنوار تہا وہ کام مہان سنگہ اور کابلی مل نے اوٹہا یا ہوا تہا یہہ دو نو شخص اوس سردار کا مالیہ وصول کرتے تہے اور اوسکا حساب بناتے تہے اور دیوان دہنپت رائی اور ہربہج رای بہی جیمل سنگہ حقیقت سنگہ کے فرزند کے نوکری مین رہے خدمت کرتے رہے دہنپت رائی بہت لایق آدمی تہا اور اوسکو عہدہ دیوان او خطاب دیوان ملا ہوا تہا اور یہہ شخص بالکل ملکی کام کرتا تہا مگر ہربہج رائی طرح کی خدمت کرتا تہا جب ۱۸۱۲ء مین جیمل سنگہ کی وفات پر رنجیت سنگہ نے اوس سردار کے علاقہ پر تصرف کر لیا تو ہربہج رائی اپنے بہتیجے متہرا داس کے ساتہہ مہاراجہ کا نوکر ہو گیا عدالت کے دفتر مین اوسکو اچہا عہدہ ملا اور اوسکا بیٹا کاشی رام اوسکے ماتحت مقرر ہوا۔ ۱۸۲۴ء مین اوسکے بیٹے حاکمرائی کو چاریاری فوج مین نوکری ملی حاکمرائی لایق آدمی تہا اور تہوڑے عرصہ مین اسقدر فروغ اوسکو ہوا کہ ۱۸۲۶ء مین شہزادہ نونہال سنگہ کا اتالیق اور شہزادہ موصوف کے سرکار کا دیوان مقرر ہوا اور جتنا علاقہ اوسکے سپرد تہا اوس سے ایک روپیہ سیکڑہ اوسکو ندرانہ ملنے کا حکم ہوا

اس زمانہ مین اوسکو خطاب دیوانی عطا ہوا ۱۸۳۲ء مین حاکم رائی شہزادہ نونہال سنگہ اور ہری سنگہ نلوہ کے ساتھ اٹک پار گیا اور جب سلطان محمد خان کے خلاف پشاور کے مہم ہوئی جو کامیاب ہوئے تھے اوسکے بعد حاکم رائی علاقہ مفتوحہ اور بنون اور یوسف زئی کا ناظم مقرر ہوا اور مہاراجہ نے اوسکو پوٹھوہار مین پانچہزار روپیہ کی جاگیر بہی بخشی اوسکے بعد شہزادہ نونہال سنگہ سرحد پر کوچ کرتا ہوا چلا گیا اور وہان بہت بدنظمی دیکھی اور دیوان حاکم رای کو ڈیرہ اسمعیل خان ٹانک بنون اور عیسیٰ خیل کا ناظم مقرر کیا *

جب رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد نونہال سنگہ نے کل اختیار اپنے ہاتھون مین لے لیا تو اوسنے دیوان حاکم رائی کو جسنے اوسکی ایسی اچھی خدمت کی تہی ضلع سیالکوٹ مین دس ہزار روپیہ کی جاگیر عطا کی اور حاکم رائی نے خدمات سرحد مین اوسکو آسایش نبجی چھوڑکر دربار مین حاضر رہنا اختیار کیا مہاراجہ شیر سنگہ کی سلطنت کے عہد مین اوسکا اعزاز بنا رہا اور مہاراجہ دلیپ سنگہ کے عہد مین شہر لاہور مین علی عدالتی مقرر ہوا ۱۸۴۵ء مین جو لڑائی سرکار انگریزی کے ساتھ ہوئی دیوان حاکم رائی اوسکے برخلاف تہا مگر برخلافی کی وجہ یہہ تہی کہ وہ جانتا تہا کہ اوسکا انجام بخیر نہ ہوگا کچھ سرکار انگریزی سے اوسکو محبت نہ تھی کیونکہ سنہ ۱۸۴۴-۴۵ عیسوی مین یہی شخص تہا جو دوسو سوار لیکر پہلے بحکم راجہ ہیرا سنگہ اور بار ثانی بحکم سردار جواہر سنگہ کے ستلج کے پار گیا اور عہدنامہ کے شرائط کو اسنے بہانہ سے کہ سرکش زمینداروں اور ڈکیٹون کی سرزنش کیواسطے آئے ہین فسخ کیا ۱۸۴۶ء مین دیوان حاکم رائی بحکم دربار کشمیر کو اسواسطے بہیجا گیا تہا کہ شیخ امام الدین کو جو اس وقت سرکش تہا فہمایش کرکے براہ راست لاوے وہ کشمیر کو گیا تو آہستہ آہستہ پہیر کے لمبی راہ سے گیا اور اگرچہ کوئی ثبوت شافی ایسا نہین ہے جس سے اوس کی نسبت نمکحرامی ثابت ہو مگر اوسوقت کے اوسکی اپنی ہی بیان سے اور وزیر راتمو اور کرنیل متہرا داس کے بیان سے غالب معلوم ہوتا ہے کہ وہ لعل سنگہ نمکحرام کے ساتھ ہمدردی کرتا تہا اگرچہ اوسنے چپتی سے مدد کی اوس وقت جبارت نہین کی *

اپریل سنہ ۱۸۴۸ء مین دیوان حاکم رائی صاحب رزیڈنٹ کی سفارش سے پشاور کو منصب عدالتی علی اور ناظم پر مقرر ہو کر بجاے سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ کے بہیجا گیا تہا کل عدالت اور تحصیل مالیہ اوسکے سپرد ہوئی مگر میجر جی لارنس صاحب پولٹیکل اجنٹ کا مشورہ رہتا تہا مگر فوج کا حکم جنرل گلاب سنگہ پہوونڈیہ کو تہا اس منصب پر دیوان حاکم رائی زیادہ عرصہ تک نہین رہا دربار مین اوسکے بہت دشمن تہے جو اوسکے تخریب کے فکر مین تہے ان مین سے سب سے زیادہ سردار تیج سنگہ تہا جو اہالیان دربار مین رکن اعلی تہا حاکم رائے دیوان دینا ناتھ کا

بنا یا ہوا تہا اور اتنی بات ہی راجہ تیجہ سنگہ کے دشمنی کے واسطے کافی تہے ڈیڑہ برس کے عرصہ مین علاقہ پشاور کا انتظام گلاب سنگہ کو سپرد ہوا اور حاکم رای کے پاس فقط عدالت کا کام رہا اس اختیار کے جاتے رہنے سے دیوان حاکم رای کو بہت رنج ہوا اوس نے عدالت کے کام مین غفلت کرنی شروع کی* اور اگست ۱۸۴۸ء مین صاحب رزیڈنٹ نے اوسکے پشاور سے واپس بلا لینے کی سفارش کی +

لاہور مین جب وہ واپس گیا تو دیوان حاکم رای کو اور کوئی عہدہ نہین ملا اور سال آیندہ مفسدون مین ایک نمایان مفسد ہوا اوسکے ناخوشی کے وجوہ بطور مختصر یہہ ہین +

پہلے یہہ بات لکہی گئی ہے کہ سردار تیجہ سنگہ دیوان حاکم رای کا دشمن تہا اوسی سال جب دیوان حاکم رای پشاور سے برخاست کیا گیا تیجہ سنگہ کو خطاب راجگی کا ملا اور اوسکو سیالکوٹ مین ۲۸ ہزار روپیہ کی جاگیر ملی اس شہر مین دیوان حاکم رای رہتا تہا اور یہان جاگیر دس ہزار روپیہ کی تہی جو اوسکو نونہال سنگہ نے نسلاً بعد نسلٍ دی تہی تیجہ سنگہ* نے پہلے دو باغ اور باغچہ ضبط کر لئے جو بہت برسون سے حاکم رای کے خاندان کے قبضہ مین تہے باغ تو دیوان دینا ناتہہ کی فہمایش سے واگذار کر دیئے گئے تہے مگر اوسکے بعد راجہ نے جاگیر ضبط کرا دی دیوان اور اوسکی دوسرے بیٹے کے پنشن بہی بند ہوگئی اور جب مفسدہ ہوا تو حق بجانب حاکم رای ایک مایوس اور ناخوش آدمی تہا بعضون کو یقین ہے کہ راجہ تیجہ سنگہ کی جسکو تحقیق معلوم تہا کہ پنجاب پر ایک طوفان آنیوالا ہے یہہ خواہش تہی کہ دیوان حاکم رای ناچار ہوکر مفسد ہوجاوے تا کہ دیوان کی جاگیر جو سیالکوٹ مین تہی راجہ کو ملجاوے اگر تیجہ سنگہ کے یہہ نیت تہی تو حقیقت مین اوسکی مراد بخوبی برآئی ۱۸۴۸ء مین دو پلٹنین مفسدون کی سردار اوتار سنگہ اٹاریوالہ نے قلعہ بہوپال والہ پر حملہ کرنیکو بہیجین جو سیالکوٹ سے تہوڑے فاصلہ پر تہا اور یہہ قلعہ راجہ تیجہ سنگہ کے تصرف مین تہا یہہ فوج پکار کر کہتے تہے کہ جب قلعہ لے لینگے تو دیوان حاکم رای کے مکانات تباہ کر دینگے کیونکہ اوسکے بیٹے کشنکور نے گوردا سپور مین اونکے مکانات ضبط اور تباہ کر دیئے تہے حاکم رای نے قلعہ سیالکوٹ سے مدد طلب کی مگر راجہ تیجہ سنگہ کے نوکرون نے اوسکو یا اوسکے خاندان کے آدمیون کو پناہ دینے سے انکار کیا اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد دیوان حاکم رای نے اپنے بیٹے کو لکہا کہ نوکری چہوڑ کر چلا آوے اور دونو باپ اور بیٹے راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ کے ساتہہ جاکر شامل ہوئے +

* میجر جارج لارنس صاحب جو دیوان کے کام کو بخوبی سمجہہ سکتے تہے اوسکے ثنا خوان ہین ایک خط مین جو بزبان زرد لارنس صاحب نے راجہ تیجہ سنگہ کو ۱۲ - اگست ۱۸۴۷ء کو لکہا تہا صاحب موصوف اسطرح لکہتے ہین دیوان حاکم رای کے طلب کے باب مین پروانہ کچہہ عرصہ ہوا آیا تہا مگر دیوان کے حسن انتظام کے لحاظ سے مین نے سمجہا کہ حق دربار مین یہی تہا کہ یہان رہنا بہتر ہے چنانچہ اوسکو یہان سے جانے نہ دیا اب دوسرا پروانہ اوسی مضمون کا آیا ہے جب سے دیوان پشاور مین آیا ہے اوس سبب سے کہ وہ اپنے کام کو بہت توجہ سے کرتا رہا ہے اور اوس نے انتظام بہت اچہا کیا ہے مین اوس سے ہر طرح راضی رہا ہون +

* نونہال سنگہ کے وفات کے وقت دیوان حاکم رای کی آمدنی جاگیر و نقد ۳۷ ہزار روپیہ کے تہے کشنکور کو ۳۹ ہزار روپیہ جاگیر و نقد سالانہ ملتا تہا

دیوان حاکم رای کے بلانے سے مفسدون کو بہت تقویت ہوئی اگرچہ وہ اپنے ہمراہ جمعیت اور زر روپیہ لیگیا تہا مگر وہ نہایت بے لایق آدمی تہا اور جو کاغذ صاحب رزیڈنٹ کے پاس بشرح تکالیف سرداران اور وجوہ مفسدہ بہیجا گیا وہ دیوان حاکم رای کے ہاتہ کا لکہا ہوا تہا +

مگر لڑای کے انجام مین جو آفت اوسپر آئی اوسکی ہوشیاری سے رفع ہوسکی لڑائی کے بعد اوسکی جاگیر مواجب اور مال غیر منقولہ سب ضبط ہوا اور حاکم رای معہ اپنے بیٹون کے قید ہو کر قلعہ چنار کو بہیجا گیا اوسکی لیاقت کے سبب سے اوس سے اندیشہ تہا اور اوسکا پنجاب سے علیحدہ کیا جانا ضرور تہا اور لڑائی کے اختتام کے بعد کچہ خطوط اوسکے فساد انگیز بنام سرداران مفسد پکڑے گئے تہے مگر بہت سے آدمی جنکا جرم حاکم رای سے زیادہ تہا پنجاب مین ہی رہے +

کشنکور ایام طفولیت سے شہزادہ نونہال کے ساتہ کہیلتا رہتا تہا اور شاہزادہ موصوف کو اوسکی نسبت عنایت اور محبت تہی اوسکو خطاب دیوانی ملا اور ہر طرح سے اوسپر مہربانی ہوتی رہی سنہ ۱۸۳۹ء مین جب شاہزادہ پشاور مین تہا اوسنے کشنکور کو چار پیادہ پلٹنون اور ایک رجمنٹ سوارون کا افسر بنایا اور معمولی توپخانہ بہی جو اوتنی فوج کے ساتہ رہتا تہا اوسکے سپرد کیا اور اوس کا مواجب پندرہ سو روپیہ ماہوار مقرر کیا +

سنہ ۱۸۴۱ء مین کشنکور راولپنڈی کا کاردار مقرر ہوا تہا اور فیروز پور کی لڑائی تک اس عہدہ پر کشنکور مامور رہا تھا افغانستان کی لڑای کے ایام مین کشنکور حتی المقدور عہدہ داران اور فوج سرکار انگریزی کو رسد رسانی کے بخوبی مدد دیتا رہا جب سنہ ۱۸۴۸ء مین سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ جو راوی اور ستلج کے بیچ کے علاقہ کا ناظم تہا بنارس کو چلا گیا کشنکور کو علاقہ بٹالہ - دینانگر - اور کلانور سپرد ہوا یہان اپنی حسن خدمت سے اوسنے حکام کو راضی کیا اور جب مفسدہ شروع ہوا اوسنے اوایل مین مفسدون کے مال کے ضبط کرنے مین بہت سرگرمی کی مگر اوسکے باپ نے جو اوسکو تلقین کے اوسکے خلاف کرنے کی ہمت اوسکو نہ ہوئی اور جیسا اوپر لکہا گیا دونو شامل مفسدہ ہو گئے +

ارجن سنگہ دوسرا بیٹا خوردسال تہا اسواسطے مفسدہ مین شریک نہ ہوسکتا تہا مگر وہ بہی اپنی باپ کے ساتہ چنار کو بہیجا گیا تہا لیکن سنہ ۱۸۵۳ء مین چہوڑ دیا گیا اور پنجاب مین واپس آنیکی اوسکو اجازت ہو گئی اور جو جایداد سیالکوٹ مین مفسدہ سے پہلے اس خاندان کی قبضہ مین تہی اوسکو اوسمین سے کسیقدر واپس مل گئی تہی +

دیوان حاکم رائے اپنے بیٹون کے ساتھہ چار سال تک قلعہ مین قید رہا تہا جہان لعل سنگہ اور مہتاب سنگہ مرار یہ بہی قید تہے جولائی ۱۸۵۳ء مین وہ قید سے رہا ہوا اور بنارس مین رہنے کی اوسکو اجازت ہوگئی اوسکی پنشن کا اضافہ ہو کر بارہ سو روپیہ سال اوسکے واسطے مقرر ہوا کشنکور کے نام بہی چہہ سو روپیہ سال مقرر ہوا ۱۸۵۸ء مین اوسنے اچھی خدمت کی اور لکہنو مین ایک مکان اور کچھہ زمینداری اوسکو ملی اور دیوان حاکم رای اور کشنکور وہان رہتے رہے دونو باپ اور بیٹے کی خوش مزاجی اور دس برس تک جلا وطنی کے ایام مین طریق نیک رکہنے کے سبب سے ممالک مغربی و شمالی کے حکام کے رائی اونکی نسبت اچھی رہی اور حکام اونکی توقیر کرتے رہے ✤

تارا چند دیوان حاکم رائے کا سب سے چہوٹا بیٹا کئی سال سے سرکار کا نوکر ہے پہلے وہ ضلع سیالکوٹ مین ڈسکہ کا پیشکار تہا بعد اوسکے وہ سیالکوٹ مین نایب سررشتہ دار ہوا اور ۱۸۶۲ء مین گورداسپور مین دیوانی فوجداری کا سررشتہ دار ہوا اب تحصیلداری کے عہدہ پر مامور ہے دیوان حاکم رای اپریل ۱۸۶۷ء مین بمقام بنارس مرگیا ✤

دیوان کرمچند ایمن آبادیہ

کشوری مل

جیون مل

- دیوان کرمچند
  - سنت رام
  - موہن لعل
  - گنگا بشن
- گورکھہ رای
- دہیرج مل
- ہرنام داس

حال خاندان

دیوان کرمچند نندا کہتری ہے اور اوسکا خاندان پرانا ہے اوگرسین جسکا اول ہے اس خاندان مین کچھہ ذکر ملتا ہے بابر بادشاہ کے عہد مین تہا اور گوجرانوالہ کے علاقہ مین ایمن آباد مین ایک متمول عہدہ دار کے گہر مین اوسکی شادی ہونیکے سبب سے اوسنے اپنے خاندان کو فروغ دیا یہہ شخص بابر بادشاہ کے ساتھہ ایمن آباد کو گیا تہا اوسکے فرزند لکھو اوس کے نانا نے متبنی کر لیا تہا اور اپنے نانا کے مرنیکے بعد عہدہ قانونگوی جو اوس زمانہ مین کسیقدر معزز عہدہ تہا اوس کو ملا چنانچہ یہہ عہدہ اوس خاندان مین عرصہ تک رہا سردار چڑت سنگہ کے زمانہ مین سکہون نے اوس علاقہ کو تاراج کیا اور اس خاندان کی دولت بہت کچھہ جاتی رہی مگر سردار نے اونکو کوٹلی دیانت - رای پور - اور رفیع پور مین کچھہ حصے دیئے اور جب مہاراجہ رنجیت سنگہ مسند نشین ہوئے تو اس خاندان کے کئی آدمی اونکی سرکار مین نوکر ہوئے مگر ان مین سے فقط ایک ہے کرمچند کو کسیقدر فروغ ہوا پہلے وہ گوجرانوالہ کو گیا تہا جہان اوسنے ایمن آباد کے مالیہ کا ٹہیکہ لیا اور اوسکے بعد وہ سرگوبند پور کو تحصیلدار ہوکر گیا اوس زمانہ مین سرگوبندپور کے علاقہ مین ٹیکچند ناظم تھا یہان کی خدمات کے لحاظ سے اوسکو تین گانون کوٹلی تدہیان - کوٹ کرمچند - اور سلیمان - گوجرانوالہ کے علاقہ مین ملی +

جب شیر سنگہ مسند نشین ہوے تو ٹیکچند جو شاہزادہ نونہال سنگہ کا آدمی تہا نکالدیا گیا کرمچند جو اوسکے ماتحت تہا اوسکے ساتھہ موقوف ہوا مگر راجہ دہیان سنگہ نے اوسکو نوکر رکھہ لیا اور بہمبر کو اپنے علاقہ کے انتظام کے واسطے بہیجا راجہ دہیان سنگہ کے

مرنے کے بعد کرمچند راجہ گلاب سنگہ کا نوکر ہزارہ مین رہا اور جب راجہ گلاب سنگہ نے اوس علاقہ کو چہوڑ کر پشاور کا علاقہ لیا تو کرمچند پشاور کو چلا گیا سنہ ۱۸۴۶ء مین جب اوس نے لاہور مین آنے سے انکار کیا تو اوسکے دوگانو سلیمان اور تہیبان ضبط ہوگئے تہے اور سنہ ۱۸۵۰ء مین کرمچند کے پاس فقط تین چاہ امین آباد مین تہے جنکی جمع دو سو روپیہ سال تہی یہہ چاہ اوسکی حین حیات واگذار ہوئی تہے

علاقہ کشمیر مین کرمچند کے کچہہ اچہے نہ بنی کیونکہ دربار مین اوسکا ایک دشمن دیوان جوالا سہاے تہا جوالا سہاے اور کرمچند کی مائین آپسمین بہنین تہین اور مدت سی دونو بہنون مین آپسمین رنج تہا جوالا سہاے اپنے ماں کے ساتہہ ہو کر عداوت کرنے لگا اور کرمچند کے نسبت تغلب کا الزام لگا کر اوسکو اوس نے قید کروا دیا اب اسقدر عرصہ کے گذر جانیکے بعد نہین تحقیق ہوسکتا ہے کہ یہہ الزام سچا تہا یا کیا مگر یہہ بات تحقیق ہے کہ راجہ جواہر سنگہ جو مہاراجہ کا بہتیجا تہا اس بات سی کہ اوسکے باپ کے خیرخواہ نوکر کے ساتہہ ایسی بدسلوکی ہوئی بہت رنجیدہ ہوا اور اوس نے بہت مشکل سے اوسکو قید سے چہوڑایا اور بمقابلہ مہاراجہ کے اوسکو اپنا نوکر رکہہ لیا جب راجہ جواہر سنگہ لاہور کو آیا تو مہاراجہ نے اوسکی قلعہ منگلان پہ جو راہ جمون پہ ہے حملہ کیا کئی مہینے تک سنت رام دیوان کرمچند کا بیٹا نہایت شجاعت سے لڑتا رہا مگر آخرکار مہاراجہ نے قلعہ کو سر کر لیا کہتے ہین کہ گلاب سنگہ سنت رام کو فہمایش کرتا رہا کہ ہماری نوکری کرلو مگر اوس نے انکار کیا اور مہاراجہ نے اوسکو قید کر دیا جب سنہ ۱۸۵۷ء کا مفسدہ ہوا کرمچند لاہور مین کچہہ سپاہ کا افسر تہا جو راجہ جواہر سنگہ کے ملازم تہی اوسکو حکم ہوا کہ جنرل وین کورٹلینڈٹ صاحب کے ساتہہ جا کر شریک ہو چنانچہ وہ گیا اور راجہ جواہر سنگہ کی سپاہ کے افسر کے پر جملہ لڑائیون مین شریک رہا جو فیروزپور اور رہتک کے بیچ مین ہوئین بعد اوسکے وہ حصار مین رہا تا وقتیکہ راجہ جواہر سنگہ کی سپاہ پولیس کے ساتہہ مخلوط ہوگئی اوس وقت کرمچند دسوین پولیس پلٹن کا کمیدان مقرر ہوا اور مثل سابق آدہے تنخواہ پانچسو روپیہ ماہوار مقرر ہوئی مگر جب سنہ ۱۸۶۱ء مین پولیس کا نیا انتظام ہوا تو کرمچند کی نوکری کی ضرورت نہین رہی مگر اوسکے خیرخواہی اور بہادرے کی لحاظ سے اوسکو تین ہزار روپیہ کی جاگیر عطا ہوئی جو امین آباد مین ہے یا اوسکے متصل ہے اور اوس مین سے بارہ سو روپیہ کی اوسکے بیٹے کے نام واگذار رہیگی*

کرمچند نے ایسی اچھی خدمت کی کہ سرکار نے اپنے طور پر سنت رام اوسکے فرزند کو قید سے رہا کرا دیا ۱۸۵۸ء
مین سنہ ۱۸۶۰ء حصار کے پولیس مین رسالدار مقرر ہوا تھا اور اوس عہدہ پر تین برس تک رہا ۔

سردار مہیان سنگہ بہاگووالیہ

دہیان سنگہ
رام سنگہ
انوکہہ سنگہ — سردار مہیان سنگہ — خزان سنگہ — کاہن سنگہ
سردار گلاب سنگہ — جی سنگہ — ہیرا سنگہ
کرپال سنگہ — پرچہپال سنگہ — بشن سنگہ
کاکا سنگہ

حال خاندان

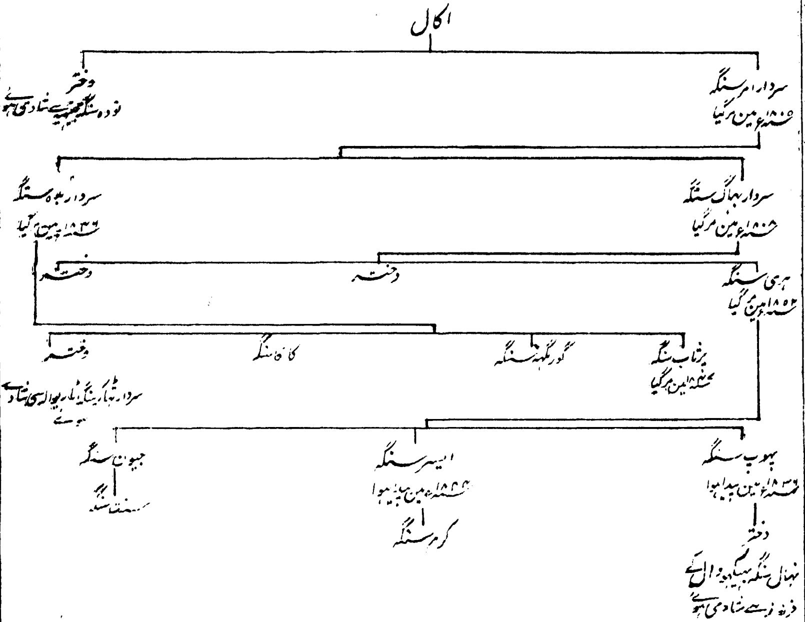
خاندان بہاگووالیہ جو قوم سے کاہلون جٹ ہے اپنا نکاس پوار راجپوتان اوجین سے بتاتے ہین خاندان جٹ ایک بزرگ سے جسکا نام کاہلون تہا شروع ہوا اور بہاگو جو کاہلون سے گیارہوین پشت مین تہا پنجاب مین آیا اور موضع بہاگووالہ پرگنہ بٹالہ ضلع امرتسر مین اوس نے آباد کیا کہ خاندان حال اوس گانوکے نام سے مشہور ہے رام سنگہ سردار مہیان سنگہ کا باپ سردار بہاگ سنگہ بگا کے متوسلون مین سے تہا سردار بہاگ سنگہ نے اوسکو ۱۸۹۵ء مین دوگانو بگہدا اور کہتب عطا کئے بہاگ سنگہ کی وفات کے بعد رام سنگہ اوسکا بہائی سردار بدہ سنگہ بگا کی نوکری کرتا رہا ۱۸۰۹ء مین رنجیت سنگہ نے علاقہ بگا کے حصہ کلان پر تصرف کرلیا اور دیگر علاقون مین بہاگووالہ پر بہی تصرف کرلیا اور اوس گانوکو سردار دیسا سنگہ مجیٹہیہ کو دیدیا رام سنگہ ۱۸۰۹ء مین مہاراجہ کے ساتہہ کانگرہ کو سردار دیسا سنگہ کے فوج کے ساتہہ گیا تہا اور پہلے ہی جو لڑائے گورکہیون سے ہوئی اوسمین مارا گیا تہا اوسکا بیٹا مہیان سنگہ اوس زمانہ مین نابالغ تہا مگر دیسا سنگہ نے اوسکو فراموش نہین کیا اور جب وہ ہتہیار باندہنے کے قابل ہوا اوسکو

چند چاہات بہاگو والہ مین واگذار کردیئے اور اپنے فرزند سردار لہنا سنگہ کے تحت مین اوسکو مامور کیا جب سردار
لہنا سنگہ پہاڑ کے علاقہ کا ناظم مقرر ہوا تو منڈی کلو سکیت کانگڑہ بلاسپور اور نادون کے خرچ مین سے دو ہزار
دو سو روپیہ سال اوسکے واسطے مقرر ہوا مہیان سنگہ لہنا سنگہ اور جمعدار خوشحال سنگہ کے ساتہہ جو کے کٹلہر کے
مہم پر ۱۸۲۵ء مین گیا تہا اور اوسکے ساتہہ جو اوس علاقہ کے راجہ کو پہلے سے محبت تہی اس سبب سی اوسنے راجہ کو
سمجہا کر قلعہ چہوڑ الیا وہ قلعہ مضبوط تہا اور راجہ کو سمجہایا کہ جاگیر اوسکی عوض مین قبول کرلے اور جمعدار نے وعدہ جاگیر دلادینے کا
کیا بعد وفات سردار دیسا سنگہ کے اوسکے بیٹے نے مہیان سنگہ کے پاس اوسکی جاگیر بحال رکہی اور جب وہ خود مہم پشاور پر
گیا تو مہیان سنگہ کو اپنی طرف سے امرتسر مین تہانہ دار بناکر چہوڑ گیا اور علاوہ پہلے گذارہ کے اوسکو بارہ سو روپیہ سال
پنشن اور ۵۰۱۵ اکے جاگیر عطا کی ❖

گلاب سنگہ مہیان سنگہ کا بیٹا لہنا سنگہ مجیٹہیہ کے سپاہ مین گولہ انداز ۱۸۲۰ء مین مقرر ہوا اور ۱۸۳۵ء مین کمیدان کے
عہدہ پر ترقی ہوئی مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وفات تک سرداران بہاگو والہ فقط سرداران مجیٹہیہ کے ملازم تہے مہاراجہ
شیر سنگہ کے مسند نشینی پر گلاب سنگہ فوج آئین مین بہرتی ہوا اور توپخانہ کا کرنیل ہوا گیارہ توپ اوسکے تحت مین ہوئین
اور مواجب نقد اور ۲۱۱۶ روپیہ کی جاگیر اوسکے نام مقرر ہوئے راجہ ہیرا سنگہ کے عہد مین گلاب سنگہ جنرل ہوا اور
اوسکا مواجب ۵۸۴۳ روپیہ مقرر ہوا جسمین سے ایک ہزار روپیہ نقد اور ۲۴۵۸ روپیہ کی جاگیر مین موضعات خیر آباد اور
لہیکا ملی جواہر سنگہ کے عہد مین اوسکا مواجب وہی رہا مگر بارہ توپ اوسکے تحت مین ہوئین جب سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ دوسرے
جنگ سکہان سے پہلے پنجاب سی کنارہ کش ہوگیا گلاب سنگہ نے اوسکے ہمراہ جانا چاہا تہا مگر اوسکو اجازت نہین ہوئے
اور گوگیرہ مین مجسٹریٹ مقرر ہوا اور جب ملتان کا مفسدہ شروع ہوا تو گلاب سنگہ گوگیرہ ہی مین تہا اوس معرکہ مین گلاب سنگہ
نمکحلال رہا ❖

۱۸۳۵ء مین گلاب سنگہ سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ کے ساتہہ بنارس اور اور تیرتہون کو گیا سال آئندہ وہ پنجاب کو واپس آیا
اور اب اوسکے قبضہ مین ۲۵۰۰ روپیہ کی جاگیر ہے سردار مہیان سنگہ کے پاس تین ہزار روپیہ کے جاگیر ہے ❖

سردار بہوپ سنگہ بگّا



حالِ خاندان

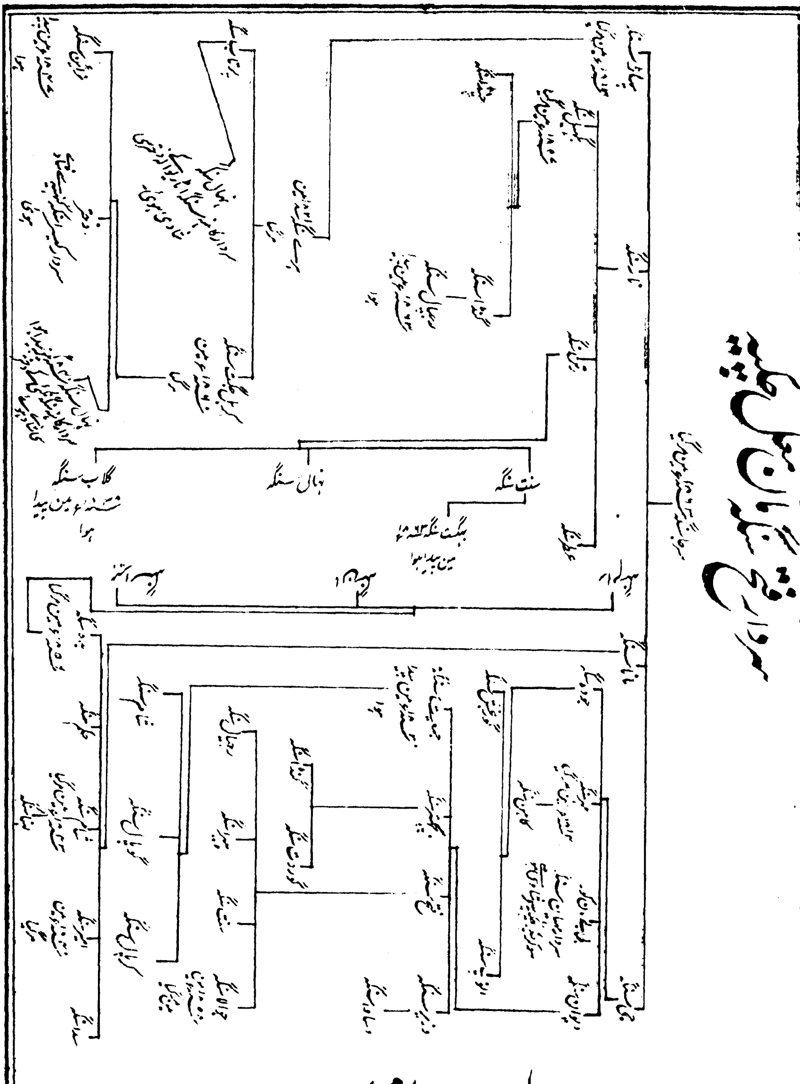
خاندان بگّا اگرچہ زمانہ حال مین کچہہ فروغ نہین رکہتا پہلے متمول اور مقتدر تہا اس خاندان کا بانی امر سنگہ تہا جو ایک مان جٹ زمیندار موضع بگّا واقع ضلع امرتسر کا بیٹا تہا امر سنگہ ۱۷۵۹ء کے قریب اپنے گانو کو چہوڑ کر بخت آزمائی کے واسطے باہر گیا اوس نے مذہب سکہان اختیار کیا کنہیون کے مثل مین شامل ہوا اور قزاقی شروع کی اس پیشہ مین وہ ایسا کامیاب ہوا کہ بہت سے آدمی اوسکے ساتہہ شامل ہوگئے اور ان ہمراہیون مین سب سے بڑا شخص ایک آدمی تہا جسکا نام کرم سنگہ تہا امر سنگہ نے ضلع گورداسپور مین بہت سی علاقہ پر تاخت وتاراج کیا معہ سجانپور رسوکالگڈہ

دہرم کوٹ - اور بہرام پور کے اوسنے سوکالگڈہ مین ایک قلعہ بنایا کہ اکثر وہ اُسے قلعہ مین رہتا تہا اور اُسی قلعہ مین ۱۸۰۵ع بعمر کاٹنی اپنے عمر کے جو لڑائی اور جنگ مین بسر ہوئے تہی اپنے بستر پر مرگیا اوسکے بعد اوسکا تمام علاقہ جسمین کچہہ کمی نہین ہوئی تہی اوسکے فرزند اکبر بہاگ سنگہ کے قبضہ مین آیا یہہ سردار اپنے باپ جیسا جنگ آور نہ تہا اور اوسنے اپنے ملک کے بڑہانے کے فکر نہین کی مگر تاہم وہ کم مشہور نہ تہا سکہہ سردارون مین ایسے سردار کم تہے جو گرنتہہ کے ایک صفحہ کو سمجہکر پڑہ سکتے تہے یا کسی کاغذ پر دستخط کر سکتے تہے مگر بہاگ سنگہ بہت مستعد آدمی تہا سنسکرت اور فارسی مین اوسکو کمال دخل تہا مصوری مین اوسکو خوب دسترس تہی اور توپ ڈہالنے کا کام بہی اوسکو آتا تہا وہ اپنے باپ کے بعد فقط تین سال زندہ رہا اور اوسکے مرنے کے بعد اوسکے جانشینی کی بابت تکرار ہوا دیسا سنگہ مجیٹہیہ جو امر سنگہ کی ہمشیرہ کا بیٹا تہا ہمیشہ بہاگ سنگہ سی محبت بہت رکہتا تہا اور اوسنے ہری سنگہ کا جانشین ہونا چاہا جو بہاگ سنگہ کا بیٹا تہا مگر اور آدمی اکثر بدہ سنگہ کے حامی تہے جو بہاگ سنگہ کا بہائی تہا اور اونہون نے کہا کہ ہری سنگہ لطفہ حلال نہین تہا اور بدہ سنگہ سنے علاقہ پر قبضہ کر لیا مگر بدہ سنگہ کسی عرصہ تک قابض نرہا ۱۸۰۹ع مین رنجیت سنگہ نے مہم کانگڑہ کے واسطی سامان رسد وغیرہ اوس سے طلب کیا مگر سردار بدہ سنگہ اپنے آپ کو سردار لاہور کے برابر خوبی اور زور مین سمجہتا تہا اور ایک آدمی یا ایک روپیہ دینے سے بہی اوسنے انکار کیا اس سبب سے رنجیت سنگہ نے اوسپر حملہ کیا اور سخت جنگ کے بعد اوسکو شکست دی اور کل علاقہ بدہ پر تصرف کر لیا یہہ نتیجہ بہت کچہہ دیسا سنگہ کے علیحدہ ہوجانے سے ہوا اور اوسکو بدہ سنگہ سی کینہ جو اس سبب سے تہا کہ ہری سنگہ پر اوسنے غلبہ پایا تہا نہین گیا تہا اور رنجیت سنگہ کی طرف ہو گیا اور رنجیت سنگہ کو دیسا سنگہ کی واقفیت کے سبب سے جو اوسکو زور اور سامان موقع بدہ سے حاصل تہے بہت مدد ہوئے چنانچہ لڑائی کے بعد رنجیت سنگہ نے دیسا سنگہ کو یہہ انعام دیا کہ بہاگووال اور سوکالگڈہ علاقہ بدہ مین سے اوسکو عطا کئے سوکالگڈہ ۱۸۴۵ع تک خاندان مجیٹہیہ مین رہا اوس سال مین بعد وفات سردار لہنا سنگہ کے سرکار مین ضبط ہو گیا ٭

رنجیت سنگہ نے بدہ سنگہ کو بائیس ۲۲ ہزار روپیہ کے جاگیر موضع دہرم کوٹ مین دی اور یہہ جاگیر بدہ سنگہ کے وفات یعنے ۱۸۴۶ عیسوی تک اوسکے تصرف مین رہی اوسکے بعد راجہ لعل سنگہ نے یہہ جاگیر ضبط کر لی مگر سردار

لہنا سنگہ کے سفارش سے پانچ ہزار روپیہ کی جاگیر پرتاب سنگہ کو جو بدہ سنگہ کا اکیلا بیٹا بقید حیات تہا اور اوسکے تین بیوگان کو ملی مگر ہنوز حکم جاری نہین ہوا تہا کہ پرتاب سنگہ لاولد مرگیا اور دربار سے اوس وقت ۸۰۰ روپیہ کے جاگیر ہری سنگہ اور مستورات خاندان کو ملی ✣

اس خاندان مین اب فقط تین پوتے بہاگ سنگہ کے زندہ ہین اونکا باپ ہری سنگہ سنہ ۱۸۵۵ء مین مرگیا ✣



حال خاندان

پنجاب کے جٹون کے قریب ترانوے قومون کے ہین اور اون قومون مین ذاتین بشیار ہین ان مین سے سب سے پرانے اور جن مین سے بہت اور نکلتے ہین مان - ہیر او بھلر ہین یہہ بات تحقیق نہین معلوم ہے کہ ان جٹون کے

بزرگ پنجاب مین کب آئے تہے ابتدا مین وہ راجپوت تہے اور دہلی کے گرد و نواح مین بستے تہے اور آج تک جیپور کے
متصل ٹہاکر مان راجپوت ہین +

اِس قوم اور ذات کے بہت سی مشہور خاندان پنجاب مین ہین ایک خاندان مانانوالہ ضلع امرتسر مین ہے گوجرانوالہ مین
خاندان مغل چک ہے اور ایک اور شاخ مین کاہنہ سنگہ مان جو ملتان کے سبب سے مشہور ہوا اور اُنکا بہادر چچا زاد
بہائی بہاگ سنگہ تہے رام نگر کی شاخ کا رئیس دیسا سنگہ مان تہا جو پرگنہ رام نگر کا کاردار تہا اور جسکا پوتا گنڈا سنگہ
جو اپنے خاندان مین سے فقط اکیلا بچا ہوا ہے اب بہت افلاس مین امرتسر مین رہتا ہے خاندان نکا اور مالوہ جو ایک مرتبہ
بہت مقتدر تہے ہی نسل مان سے ہی ہین اون خاندانون مین اب سردار بہوپ سنگہ ڈبا نوالہ اور ایک سردار سروپ سنگہ کو
باقی ہین +

لدہا مغل چک کی خاندان کا بزرگ دہلی کو خشک سالی اور قحط مین چہوڑ آیا تہا اور گوجرانوالے کی متصل جو جنگل ویران پڑا
ہوا تہا اوس مین آکر آباد ہوا تہا اور وہان اوس نے ایک چہوٹا سا گانو بنام مان آباد کیا اور ۲۲ گانو کا چودہری مقرر ہوا
یہہ منصب چودہرایت کا اس خاندان مین کئی پشت تک تا وقت زوال سلطنت مسلمانان رہا نکانے جو لدہا سی چوتہی پشت
مین تہا موضع نکا مان آباد کیا مگر سرکار کا مالیہ جو وہ نہین دے سکا تو یہہ گانو اوسکے قبضہ سے جلد جاتا رہا اور میر خمرہ ناظم امین آباد
نے یہہ گانو مرزا کالی اپنے بہائی کو دیدیا اوس نے اوس گانو کو مسمار کر دیا اور ایک گانو اور پہر متصل موقع دیہہ سابق
کی بنا یا جسکا نام اوس نے مغلچک رکہا اِس گانو کو خاندان مان نے کچہہ عرصہ کے بعد مرزا کالی کی اولاد سی خرید لیا اور اب
یہہ خاندان وہین مسکن گزین ہے کہتے ہین کہ سرجا سنگہ سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے متوسلون مین تہا مگر اوسکا حال بخوبی
معلوم نہین ہے سرجا سنگہ ۱۷۶۳ء مین مرگیا اور چار فرزند چہوڑ مرا - جی سنگہ - مان سنگہ - نار سنگہ اور پہاڑ سنگہ +

اول پہاڑ سنگہ اگرچہ سب بہائیون مین سے چہوٹا تہا مگر اوسکا ذکر سب سی اول کرنے مین آسایش ہے کیونکہ وہ سب
بہائیو نمین زیادہ نام آور تہا اور اوسکے بہائیون کو جو فروغ ہوا بہت کچہہ اوسکے مددسی ہوا پہاڑ سنگہ چڑت سنگہ کی سوارون
مین نوکر ہوا تہا مگر بہادری اور ہمت کے سبب سے اوسکو جلد فروغ ہوگیا چار گانون جوکہیان - کاآرہ - سل - اور ٹکوآن
جمعی ۲۷۷۳ روپیہ کی اوسکو ملے اور اوسنی لقب سردار اختیار کیا سردار مہیان سنگہ سوکرچکیہ کے عہد مین اوسکو بہت فروغ ہوگیا

اور اوسکو رام نگر کے پاس گیارہ ہزار روپیہ کی اور جاگیر علاوہ جاگیر سابق کی ملے جٹون پر جو مہین اکثر ہوتی رہین اونمین اوس نے بہت شجاعت کے اور نجیب سنگہ کے عہد مین اوسنی اٹک - بلسیہ اور دیگر مقامات مین خدمت کے ۱۸۳۱ء مین جب پہاڑ سنگہ مرا تو اوسکی پاس ڈو لاکہہ روپیہ زیادہ جاگیر تہی پانسو سوار دو توپون اور سات زنبورون کی وہ نوکری دیتا تہا +

پہاڑ سنگہ ایک بیٹا ہری سنگہ چہوڑ مرا تہا جو نابالغ تہا اور سردار حکان سنگہ جہینی اوسکا سرپرست مقرر ہوا اوسکی باپ کے جاگیر مین سے ۷٫۴ ہزار روپیہ کی جاگیر بشرط خدمت ۱۲۵ سوار کے دی گئی اور جب وہ فوج مین نوکری کرنے کے قابل ہوا تو مصر دیوان چند کے ماتحت مامور ہوا اور اوسکی ماتحت اوس نے نوشہرہ اور ملتان مین خدمت کی ہری سنگہ مفلوج ہوکر ۱۸۲۱ء مین مرگیا مرنے کے وقت اوسکی عمر فقط ۲۲ برس کے تہے اوسکی دو بیٹے جگت سنگہ اور پرتاب سنگہ اپنی باپ کی وفات کی وقت خوردسال تہے اس سبب سی اونکی جاگیرین ضبط ہوگئین سوا ۵۲۰۰ روپیہ کے جاگیر کے جو بعوض نوکری ۱۲ سوار کے اونکی نام واگذار رہے ۱۸۴۲ء مین جگت سنگہ راجہ ہیرا سنگہ کا اردلی افسر مقرر ہوا اور پرتاب سنگہ سیوا والی رجمنٹ مین کیدان مقرر ہوا اور بارہ کی عہد مین جگت سنگہ ایک رجمنٹ سوار ون کا کرنیل تہا جو مہاراجہ دلیپ سنگہ کی خاص فوج مین شامل تہے اور ۱۸۴۸-۴۹ء مین جگت سنگہ اپنی سپاہ کی ساتہہ نمک حلال رہا +

جگت سنگہ ۱۸۶۰ء مین مرگیا اور دو فرزند نہال سنگہ اور نراین سنگہ چہوڑ مرا جو اپنی باپ کے مرنیکے وقت ۲۲- اور ۱۲ برس کی عمر تہے جگت سنگہ کے پاس چار ہزار روپیہ کی جاگیر تہی اوس مین سی کچہہ ضبط ہوگئی ہے اور اوسکے بیٹون کے نام بسبیل علے الدوام ۱۶۲۷ روپیہ کی جاگیر یعنی موضع کالرہ اور ایک حصہ مغلچک کا ضلع گوجرانوالہ مین ہے +

دوم نار سنگہ سوکر چکیہ مثل مین ایک فیلدار تہا اور منچر اور اکال گڈہ مین وہ لڑائی مین مہان سنگہ کے تحت حکم خدمت دیتا رہا وہ جوان مرگیا اور اوسکی تین فرزندون کو ۳۵ سو روپیہ کا گذارہ ملا جب رتن سنگہ بالغ ہوا تو اوسکو سیوا والی رجمنٹ مین عہدہ ایجنٹی ملا اور اضلاع گوجرانوالہ اور گورداسپور مین اوسکو بارہ سو روپیہ کی جاگیر ملی رتن سنگہ سردار ہری سنگہ نلوہ کے ساتہہ کشمیر کو گیا اور ۱۸۲۰ء مین کوہستان کشمیر مین جہان ہری سنگہ ایک مضبوط قلعہ پہاڑیون سے چہوڑ رہا تہا جنگل مین سخت مجروح ہوا تہا اس موقع پر جو اوس نے خدمت کی تو اوسکے جلدو مین اوسکو گوجرانوالہ مین موضع کہڑک ملا اور ایک رجمنٹ کی کیدانی بہی ملی اور اوسکا بہائی بگہیل سنگہ دہونکل سنگہ کی پلٹن مین اجیٹن مقرر ہوا مہاراجہ

+ پہاڑ میراثی کہتی ہین کہ پہلے ذاتی ذات راجپوتون کی پنجاب مین آئے تہے ایک تان ایک میرا اور آدہی ہیلر فی زمانہ ناپہلر کے قوم کہتے ہین ہے اس قوم کے دیہات اکثر تمر قسہ اور راجیالہ کے گرد و نواح مین پائی جاتے ہین ان کی قوم کہتے فصوہ مرتسر گوجرانوالہ اور فی الحقیقت انجہ مین جابجا پہر جاٹون کی آبادی خصوصا

کہڑک سنگہ کے عہد مین رتن سنگہ سردار شام سنگہ کی فوج مین کلو اور منڈی کو بہیجا گیا تہا ۱۸۳۸ء ہان پہاڑ کی قوموں کے زیر
کرنے مین دو برس تک مصروف رہا سردار جواہر سنگہ نے اوسکو جنرل بنایا اور قلعہ دیپا سنگہ اور نوشہرہ اوسکو جاگیر مین ملے
تہے بہگت سنگہ ۱۸۴۶ء مین اپنی پرانی پلٹن کا کمیدان مقرر ہوا رتن سنگہ ستلج کی لڑائی مین برابر لڑتا رہا اور اوسکی اختتام کے
بعد اوسکا تنزل ہوکر عہدہ کرنیلے اوسکو ملا اور اوسکی جاگیر پانچہزار روپیہ کی رکہی جسمین سے ایک ہزار روپیہ کے جاگیر
بلا شرط نوکری رہی ۱۸۴۸ء مین جب پشاور کے سپاہ باغی ہوئی رتن سنگہ پشاور مین نوکر تہا میجر جی لارنس صاحب نی
اوسکے تعریف کی اور معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے اپنی حتی المقدور باغیون کو سمجہانی مین کوشش کے آخر کار بغاوت کا
زور ایسا ہوا کہ وہ خود بہی اوس آدمین بہ گیا اوسکا بیٹا سنت سنگہ بہی جسکی عمر اوس وقت تیس برس کی تہی مفسدون کے
ساتہہ شامل ہوگیا اور ۱۸۴۹ء مین جبتک لڑائی رہی مفسدون کے ساتہہ شامل ہوکر لڑتا رہا گہیل سنگہ جو میجر ایچ بی ادورڈس صاحب
کی ساتہہ ملتان گیا تہا نمکحلال رہا مگر منہد ضلع ڈیرہ اسمعیلخان مین اوایل ۱۸۴۹ء مین مرگیا ضبطی ملک پنجاب کی بعد رتن سنگہ کی جاگیر ضبط
ہوئی مگر اسکو ۲۴۰ روپیہ سال کے پنشن ملی جب رتن سنگہ ۱۸۵۵ء مین مرگیا تو یہہ پنشن اوسکی ضبط ہوگئی سنت سنگہ کو ۲۴ روپیہ پنشن ملتی ہے
اور اوسکو ضلع گجرات مین بہی کچہہ حصہ ملتا ہے گلاب سنگہ تیسرا بیٹا رتن سنگہ کا مسلمان ہوگیا ہے اور اوسکی خاندان نی اوسکو نکال دیا ہے ❊
ستوم جی سنگہ نی اپنی دختر مائی مان کی شادی میہان سنگہ سو کرچکیہ سی کی تہی اور اگرچہ اس زوجہ سی میہان سنگہ کو
کچہہ اولاد نہین ہوئی لیکن اس رشتہ داری کی سبب سی اس خاندان کی ثروت اور اقتدار مین بہت مدد پہونچی رنجیت سنگہ
کے عہد مین اس خاندان کو بہت اقتدار رہا اور ایک وقت اس خاندان کے ۲۲ آدمی فوج مین عزت اور اعتبار کے
عہدے رکہتی تہی سردار جی سنگہ تہوڑی عمر مین مرگیا تہا مگر اوسکے بیٹون کو اوسکی جاگیرین واگذار ہوئین دیوان سنگہ اپنی
باپ کے مرنی کی بعد عرصہ تک زندہ نہین رہا اور مہر سنگہ اوسکا دوسرا بیٹا کشمیر مین ۱۸۱۴ء مین لڑائی مین مارا گیا تہا
جودہ سنگہ مہاراجہ کے ہمراہ بہت سی مہمون مین جاتا رہا ۱۸۴۸ء مین جودہ سنگہ جو کرنیل تہا اور جسکے پاس ۵۰۰ روپیہ
کی جاگیر تہی اپنی بہتیجے جمعیت سنگہ کی ہمراہ مفسدون مین شامل ہوگیا مگر لڑائی کے ختم ہونے سے پہلے
لاہور کو واپس آگیا تہا اس خاندان کی اس شاخ کے جاگیرین ضبطی ملک کے بعد ضبط ہوگئین جودہ سنگہ کو ۲۴ روپیہ
پنشن ملی تہی جو اوسکو اب بہی ملتی ہے ❊

فتح سنگه سردار دیوان سنگه کا بیٹا ابتدا مین مہاراجه رنجیت سنگه کے اردلیون مین تہا وہ توپخانه کا اجیٹن تہا اور سردار جواہر سنگه کے عہد مین کمیدان ہوگیا تہا ستلج کی لڑائی کے بعد راجه لعل سنگه نی اوسکو اوسکی چچازاد بہائی بدہ سنگه کی رجمنٹ مین کمیدان اٹہارہ سو روپیه مواجب پر بنا دیا تہا ۱۸۴۸ع کی مفسدہ مین وہ اپنی چچازاد بہائی بدہ سنگه کے ساتہ تہا اور اوسکی ہمراہ کپتان نکلسین صاحب کے ساتہ جاکر شامل ہوگیا تہا اوسکے مواجب مین سے جو اٹہارہ سو روپیه تہا ایک ثلث اوس کے نام تاحین حیات اوسکے واگذار ہوا ۱۸۶۲ع مین اوسکو منصب ازیری مجسٹریٹ گوجرانواله مین ملا ✦

انوپ سنگه جودہ سنگه کا سب سی بڑا بیٹا ماہ اگست ۱۸۵۷ع مین پہلی سکہه رجمنٹ سواران مین جو بحکم سر جان لارنس صاحب بہرتے ہوا تہا اور جسکا نام بعد ازان پروبن صاحب کا رساله رکہا گیا تہا ملازم ہوا دہلی کی فتح کے بعد انوپ سنگه اس رجمنٹ کے ساتہ اودہ کو گیا تہا اور مارچ ۱۸۵۸ع مین جب لکہنو فتح ہوا تو اوس معرکه مین موجود تہا بیسواڑہ کی مہم مین برابر انوپ سنگه خدمت دیتا رہا موسم گرما ۱۸۵۸ع مین اور ۱۸۵۹ع کی موسم بہار مین دریا گہاگرہ کے پار جو مہم ہوئی تہی اوسمین بہی شامل رہا پہلا رساله سکہون کا جہان لڑائی سخت ہوتی تہی برابر لڑتا رہا اور بہت سی شجاعت اوسمین ظاہر ہوئی انوپ سنگه بہت مستعد بہادرون مین نمایان رہا ہندوستان کی مہم مین انوپ سنگه چار مرتبه زخمی ہوا تہا اور اوسکی نیچے تین گہوڑے زخمی ہوئی جنوری ۱۸۶۰ع مین انوپ سنگه خود درخواست کر کے اپنی رجمنٹ کے ساتہ چین کو گیا اور جبتک چین مین لڑائی رہی بہت تعریف کے قابل وہان خدمت کی وہان وہ پہر زخمی ہوا اور اوسکا گہوڑا بہی اوسکے نیچے زخمی ہوا ✦

حال مین جو فساد سرحد مشرقی و شمالی پر ہوا اوس مین یہه رجمنٹ بہی سرکار انگریزی کی اور فوج کی ساتہ شامل تہی اور ایک مرتبه جب فوج بونیر والون سی ابتدا مین لڑ رہی تہی انوپ سنگه نے خاص نمایان خدمت کی اور غنیم کی ایک آدمی کے ساتہ دو بدو لڑنے مین سخت مجروح ہوا میدان جنگ مین بہادری کی لحاظ سی اوسکو درجه دوم مرتبه شجاعت مل چکا ہی اور پانچ سو روپیه سال کے جاگیر بہی اوسکو ملی ہے انوپ سنگه کی خدمتین خاص کر کی لایق ہین دیسی فوج مین جو جید افسر تہے انوپ سنگه اون مین سے ہے اوسکی نمک حلالی مین شک نہین ہے اوسکی بہادری نمایان ہی اور اس پرانی بہادر خاندان کی لایق آدمی گوربخش سنگه اوسکے چہوٹے بہائی کو جناب کمینڈر انچیف صاحب بہادر نے انوپ سنگه کے لحاظ سے اوسکی بہائی کی رجمنٹ مین فقط دس برس کی عمر مین بہرتی کر لیا گنڈا سنگه شیر سنگه کا بیٹا بہی اس رجمنٹ مین ۱۸۵۷ع مین بہرتی ہوا اور جب تک یہه رجمنٹ ۱۸۶۱ع مین چین سے واپس آئی اوس رجمنٹ مین نوکر رہا اور خدمت دیتا رہا اوسکے بعد اوس نے نوکری چہوڑ دی اور اسپیشل نوکری مین

گوجرانوالہ مین ہی جوالا سنگہ فتح سنگہ کا بیٹا انوپ سنگہ کی ساتہہ اس رجمنٹ مین بہرتی ہوا تہا یہہ شخص ایسا سپاہی تہا کہ اوس سے بڑی امید اچہی خدمت کی ہوسکتی تہی مگر نواب گنج کی لڑائی مین مارا گیا تہا +

چہارم ہانا سنگہ مثل اہلپو اور بہائیون کے سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ کے متوسلون مین تہا اور اوسکو سردار موصوف نے پنڈوری کلان اور پنڈوری خورد اور اور جاگیرین دین ۱۸۰۱ء مین اوسکی مرنے کے بعد سدا سنگہ اوسکا سب سے بڑا بیٹا اوسکے کل جاگیر پر قابض ہوا اور جو اوسکی سپاہ تہے اونکا افسر ہوا اس جوان آدمی نے مہم کشمیر مین نمایان خدمت کی اور چار مرتبہ اوس مہم مین زخمی ہوا اور اپنی خدمتون کے جلدو مین علاقہ منا ور مین بارہ ہزار روپیہ کے جاگیر حاصل کی سدا سنگہ لاولد مرگیا اور منا ور مع دیگر جاگیر کی ضبط ہوگئی مگر اوسکا بہائی امیر سنگہ جو فوج خالصہ مین سب سی زیادہ حسین آدمی تہا جنرل مقرر ہوا اور جاگیر کثیر اوسکو ملی تیسرا بیٹا شام سنگہ کرنیل ہوا اور پانچہزار روپیہ سال اوسکا مواجب مقرر ہوا اور حکم سنگہ کمیدان ہوا ۱۸۴۸ء مین امیر سنگہ لاولد مرگیا اور اوسکی جاگیر گیارہ ہزار روپیہ کے اوسکی بہائی بدہ سنگہ کو ملی اور بدہ سنگہ کو عہدہ جرنیلی ملا امیر سنگہ کی پلٹن جس مین چار پیادہ رجمنٹین ایک سردارون کی رجمنٹ اور دو ترپ توپخانہ کے تہی اوسکے زیر حکم ہوئی بدہ سنگہ اس زمانہ مین سکہون کی فوج مین ۲۴ برس نوکر رہ چکا تہا پہلے وہ اس فوج مین ۱۸۱۶ء مین بہرتی ہوا تہا اور مہاراجہ کا اردلی مقرر ہوا تہا تین ہزار آٹہہ سو روپیہ سال مواجب پا اور اس عہدہ پر وہ پانچ برس رہا تہا بعد اوسکے اپنی بہائی سدا سنگہ کے مرنے پر اوسکو تیس سوارون کی افسری ملی اور ۷ ہزار کی جاگیر ملی اور اوسکی بعد جنرل کورٹ صاحب کے برگیڈ مین چار ہزار پندرہ روپیہ کے مواجب پر کمیدان اور کرنیل ہوا مہاراجہ شیر سنگہ کے عہد مین اوسکا مواجب گہٹ گیا کیونکہ وہ سردار عطر سنگہ سندہانوالہ کا ہم لف تہا اور شیر سنگہ کی مصلحت ابتدائی سلطنت مین یہہ ہے کہ سندہانوالیون کے خاندان کا زور توڑا جادی ـ

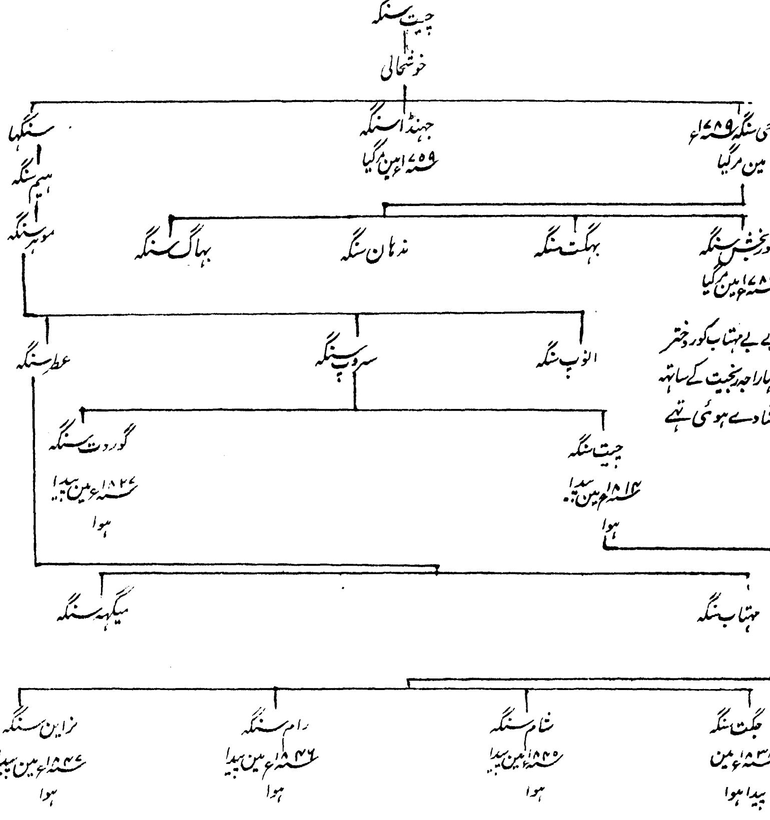
بدہ سنگہ ستلج کی لڑائی مین برابر لڑتا رہا اور اوسکی ختم ہونیکی بعد اوسکا درجہ گہٹکر ماں پلٹن مین کرنیل رہ گیا اور شیر سنگہ کی برگیڈ کے ساتہہ مہاراجہ گلاب سنگہ کی مدد کو بہیجا گیا اسواسطی کہ جو سرکشی اوس علاقہ مین ہوئی تہی اوسکو فرو کرے اسموقع پہ اوس نے قابل تعریف خدمت کی اور ۱۸۴۷ء مین میجر نکلسین صاحب کے خدمت مین رہکر اوسنی گنڈگڈہ مین بہت کام کیا اور بعد اوسکی میجر ایبٹ صاحب کے کوہستان ڈہونڈ مین بہت خدمت کے

جہان بدہ سنگہ اور اوسکی سپاہی برف مین بہت دن تک خیمہ زن رہے اور کچہہ شکایت نہین کے جب ملتان کا فساد شروع ہوا اوسوقت بدہ سنگہ اپنی پلٹن کے ساتہہ حسن ابدال مین تہا مفسدون نے ہرطرح اوسکو بہکانے مین کوشش کی اوسکو جہوٹ کہتی رہے کہ تیری جاگیر ضبط ہوگئی ہے اور اوسکی ساتہہ وعدے کرتے رہے اور دہمکانی ہی رہی مگر وہ پکارا رہا اور جب اوسکی آدمی باوجودیکہ وہ بہت کوشش کرتا رہا سردار چتر سنگہ کے طرف جاملے اوس نے اونکو چہوڑ دیا اور خود مسٹر نکلسین صاحب کے ساتہہ اپنی گہوڑے پر سوار ہوکر اور تلوار لیکر جا کر شامل ہوگیا اوس صاحب کے ماتحت اوسنی لڑائی کا کام شجاعت سے دیا درہ مارگلا مین دشمن سے لڑتا رہا وہان اوسکے سر مین سخت زخم آیا اور اوسکو پشاور کو بہیجدیا حاضر رہا جہان اوسکو بعد ازان سکہون نے قید کرلیا اور گجرات کی لڑائی تک اوسکو قید رکہا گجرات کی لڑائی کے بعد وہ رہا ہوا بدہ سنگہ شاید فقط ایک ہی سردار سکہون کا تہا جو ایسے نازک وقت مین دل سے سرکار انگریزی کا خیرخواہ رہا بعض لایق آدمی تہے جو سرکار انگریزی کی ساتہہ رہے اسواسطے کہ اونکو نظر آیا تہا کہ آخر کار سرکار انگریزی کی فتح ہوگی بعض سرکار انگریزی کے اسوسطے خیرخواہ رہے کہ اونکو خاندان اٹاری سے ضد اور نفرت تہی مگر بدہ سنگہ کی ایمانداری ملکی خیالات کے سبب سے نہین تہی پنجاب مین ضرب المثل ہے کہ مان سردار بہادر اور حسین اور سچی مین اور بدہ سنگہ نے اپنی خاندان کے نام کو بنایا فوج اوسکو گویا پوجتی تہی اور جیسی اوسکی قدر تہی اسباب سے معلوم ہوتی ہے کہ اسکو مفسدون نے اپنی طرف کرلینی مین بہت کوشش کے تہی لیکن اگرچہ اوسکی دوست اور رشتہ دار مفسدون کے ساتہہ شامل تہے اگرچہ نمکحلال رہنے سے اوسنی اپنی جان کو ضرر مین ڈال دیا تہا اور اپنی دولت اور نام کو خطرہ مین ڈال دیا تہا تاہم آخر وقت تک وہ نمکحلال رہا۔

جب امن ہوگیا تو اوسکے جاگیر ۶۱۳۴ روپیہ کی حین حیات اوسکے واگذار ہوگئے اور حکم ہوا کہ اس جاگیر مین سے الف،، روپیہ کی جاگیر علی الدوام اوسکے ورثا نرینہ کے نام واگذار رہیگی یہہ بہادر سردار۔ ماہ اکتوبر ۱۸۵۶ع مین مرگیا اور مرنے کی وقت تین فرزند چہوڑ گیا جو مانانوالہ ضلع امرتسر مین رہتے ہین اور اونکی جاگیر کا کچہہ حصہ اوس گانو مین ہے+

شام سنگہ بدہ سنگہ کا بہائی ۱۸۴۳ء مین مرگیا تہا اور ایک بیٹا لہنا سنگہ چہوڑ مرا تہا اور یہہ بیٹا اوسکا اوسکی جگہہ اوسکے رجمنٹ کا کمیدان ہوا لہنا سنگہ ۱۸۴۸ء مین مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگیا اور اس سبب سے اوسکی جاگیر ضبط ہوگئی تہے اوسکو سرکار سے ساٹہہ روپیہ ماہوار پنشن ملتی ہے ٭

خاندان کنہیہ



حال خاندان

ستلج کے شمال کیطرف کنہیون کے مثل ایک زمانہ مین تمام سکہون کے مثلون مین سب سے زیادہ زوراور تہے اوسکا پہلا سردار جی سنگہ تہا جو ایک سندہو جٹ زمیندار خوشحالی نامے کا بیٹا تہا خوشحالی موضع کانہا مین رہتا تہا

جسکو ایک شخص نے اوسکی قوم مین سے آباد کیا تہا اور یہہ گانو لاہو سی قریب بٹیارہ دیل کے فاصلہ پر ہے اپنی سردار کے گانو کے نام سی اس خاندان کا نام مشہور ہے ٭

جی سنگہ اور اوسکا بہائی جہنڈا سنگہ ۱۷۴۹ء مین کپور سنگہ کے مثل مین جسکو فیض اللہ پوریہ فیضا سعدیہ یا سنگہ پوریہ کہتے تہے جا کر شامل ہوئی تہی اس سردار کی مرنی کے بعد دونو بہائی سوہیان کو چلے گئے جو جی سنگہ کے خسر کا گانو تہا۔ اور امرتسر سے قریب نو میل کے فاصلہ پر ہے وہان اونہون نے چار سو سوار اکہٹی کر لئے اور گرد و نواح کے علاقہ پر قبضہ کر لیا جہنڈا سنگہ اس سے پانچ برس بعد روال کوٹلی مین ندہان سنگہ رندہاوہ کے ساتہہ ایک لڑائی مین مارا گیا تہا اور اوسکا بہائی علاقہ کے اوسکی حصہ پر قابض ہو گیا اور جو اوسکی بیوہ تہی اوسکی ساتہہ چادر ڈالکر شادی کر لی جی سنگہ تہوڑی عرصہ کے بعد زور آور سردار بن گیا اور باگ۔ موکریان۔ حاجی۔ کروٹ۔ اچھیان اور اور دیہات اوان پر اوسنے تصرف کر لیا اور جو لوگ اوسکے زبردست اور رفیق تہی اونہون نے علیحدہ علیحدہ اپنی اپنے واسطی جاگیرین پیدا کر لین جے سنگہ کے ہمراہیون مین بہت سے مشہور آدمی تہے۔ امر سنگہ او جہنڈا سنگہ لگا۔ لکہا سنگہ کاہووالہ۔ امر سنگہ کنکرہ۔ بدہ سنگہ دہرم کوٹیہ۔ جہنڈا سنگہ کروہ وغیرہ ٭

۱۷۵۹ء مین جہنڈا سنگہ کی بیوہ اور جی سنگہ کی زوجہ کو ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام گوربخش رکہا گیا اور نو برس کے عمر مین اوسکی شادی سدا کور دسوندا سنگہ الکول والی کے دختر سے ہوئی ٭

مثل کنہیہ کے ایک چہوٹی شاخ کا سردار حقیقت سنگہ سنگت پوریہ تہا جو جی سنگہ کا رقیب تہا لیکن باوجود رقابت کے اوسکا دوست تہا اور اوسکی ساتہہ بہت مہمون مین شریک رہا تہا ۱۷۶۳ء مین جب احمد شاہ متصل لدہیانہ سکہون کو شکست دیکر اور بعد ایک واقع امرتسر کو تباہ کر کے پنجاب سے واپس چلا گیا ان سردارون نے جسا سنگہ اہلو والیہ ہری سنگہ بہنگی اور جسا سنگہ رامگڈہیہ کے ساتہہ شامل ہو کر قصور پر جو پٹہانون کا شہر تہا حملہ کیا اور اوسکو اونہون نے ایک مہینے کے محاصرہ کے بعد فتح کیا اور لوٹا اوسکے تہوڑے عرصہ کے بعد جی سنگہ ہری سنگہ بہنگی سے لڑ پڑا اور امین آباد کے پاس اوس سے جنگ کی دونون مین سے کسی فریق کو فتح کا دعوی نہین ہو سکتا تہا اور جی سنگہ اوسکے بعد سرہند کو کوچ کر گیا رستہ مین ملک کو تباہ کرتا چلا گیا اور جنگ عظیم مین موجود تہا جسمین زین خان کو شکست ہوئی تہی

٭ بعض بہاٹ اس ملک کی ایک اور روایت بیان کرتے ہین یہہ کہ جب جی سنگہ چہوٹی عمر مین امرتسر کو سکہے کی پاہل لینے کو گیا تو جو برادر وہان جمع ہوتے تہے ایسی اسکی خوبصورتی کو دیکہکر دنگ ہوئی کہ اونہون نے اوس سے پوچہا کہ تم کس گانو سی آئی ہو اوس نے کہا کہ میرا گانو کا نہا ہے اونہون نے کہا کہ ضرور تمہاری گانو کا نام کا نہا واجبی ہے کہ تم خود کنہیا ہو کنہیا حسین کرشن کا نام ہے جو وشن کا اوتار تہا ٭

اور زین خان مارا گیا تھا اور جس لڑائی سی سکھون کی قوم کا فروغ شروع ہوا ٭

سنہ ۱۱۸۸ھ مین رانجبت دیو جمون والے کا جو جھنڈا سنگہ بھنگی کا باج گذار تھا اپنی بیٹی برج راج دیو سی تنازع ہو گیا جسکو وہ ملک کے ورثہ سی خارج کرنا چاہتا تھا اور اوسکی عوض اپنے سب سے چھوٹی بیٹی میان دلیل سنگہ کو راج دینا چاہتا تھا برج راج دیو نی اپنی مدد کے واسطی جی سنگہ اور حقیقت سنگہ گھنیہ و چڑت سنگہ سوکرچکیہ کو بلایا اور راجانی جھنڈا سنگہ او رجملہ بھنگی سردارون کو بلایا دونو طرف کی فوج بسنتی کے دونون کنارون پر آجمی اور کئی مہینی تک لڑتی رہی کبھی فتح کسی طرف اور کبھی کسی طرف ہوتی رہی مگر چڑت سنگہ جو ایک توپ کے پھٹ جانے سے مارا گیا تو بھنگی سردار زور پا گئی اور گنہیہ سردارون نے اوس وقت جھنڈا سنگہ کو قتل کرنیکی نیت کرلی اونہون نے ایک مذہبی خاکروب کو بہت سا روپیہ دینی کی لالچ دی اور جب جھنڈا سنگہ لشکر مین سے فقط تین سوارون کے ساتھہ گذرتا تھا اوس خاکروب نی اوسکو گولی کی ضرب سی مار دیا جھنڈا سنگہ کے مرنیسے تنازع ختم ہوگیا دونو فوجین جمون سی ہٹ گئین اور جمون کا راجہ حقیقت سنگہ کا باج گذار ہوگیا ٭

سال آئندہ جی سنگہ اور حقیقت سنگہ نی وہ مقام امرتسر مین بنایا جو اب اتبک بنام کٹرہ گنہیان مشہور ہے اور اسکی تھوڑی عرصہ کے بعد جی سنگہ ایک فوج کثیر لیکر نوجوان مہا سنگہ چڑت سنگہ کے بیٹے کے ساتھہ بٹالہ کو گیا جہان اوسکی گجپت سنگہ جنید والے کی دختر سے شادی ہوئی ٭

سنہ ۱۱۹۷ھ مین نواب سیف علیخان مسلمان ناظم کانگڑہ کے وفات پر راجہ سنسار چند کٹوچ نے اوس مشہور قلعہ کا محاصرہ کیا مگر اوسکو فتح نہ کرسکا اوس نے تب سردار جی سنگہ کے مدد مانگی اور گوربخش سنگہ کو جی سنگہ نی سردار بگھیل سنگہ کے ساتھہ ایک فوج کو دیکر بھیجا مگر گوربخش سنگہ نے تھوڑی ہی عرصہ مین دیکھہ لیا کہ جس شخص کے پاس کانگڑہ کا قلعہ ہوگا اوسکے تحت مین سب کوہستان کا علاقہ رہیگا اور اوس نے اوس قلعہ کو اپنی واسطی فتح کرنا چاہا اوس نے راجہ کو فہمایش کی کہ محصورین کو رعایتی شرایط پیش کری قصور اونکا معاف کری اور روپیہ اور زمین دینی کری اور محصورین کو یہہ اشارہ کرکے کہ راجہ دغابازی کریگا اوس نے محصورین کو یہہ ترغیب دی کہ گوربخش سنگہ کے فوج قلعہ کے اندر تصرف کرلی تاکہ راجہ کو یقینًا اپنا وعدہ پورا کرنا پڑے اسطرح دونو فریق احمق بنائے گئی گوربخش سنگہ نے قلعہ پر تصرف کرلیا اور اوسکو اپنی قبضہ مین رکھا اور سنسار چند ناچار وہان سے ہٹ گیا اس سے

پہلی بعض علاقہ کوہستان کی سردار حقیقت سنگہ کو باج دیتی تہی مگر اب جی سنگہ سب سی زیادہ ہو گیا اور جیسا کہ سرداران کوہستان نی اوسکے ساتہہ مصالحت چاہے ✦

پہلے زمانہ مین رامگڈہیہ اور کنہیہ سرداروں مین بہت دوستی تہی مگر جی سنگہ اور جسا سنگہ مین بابت لوٹ قصور کی تکرار ہو گئی تہی اور جی سنگہ اہلو والیہ اور بہنگی سرداروں سی جسا سنگہ کو پنجاب سی نکالنی کے واسطی مل گیا۔ راجہ رنجیت دیو ۱۷۸۱ء مین مر گیا اور اوسکا بیٹا برج راج دیو اوسکے بعد جموں کا راجہ ہوا انہی راجہ نے سرداران بہنگے سی کچہہ علاقہ اپنی موروثی ملک کا واپس چہین لینا چاہا اور حقیقت سنگہ سے مدد مانگی نہ تو حقیقت سنگہ نہ جی سنگہ اس کام کو بہت پسند کرتے تہے کیونکہ بہنگے سردار اونکی دوست تہی اور جی سنگہ نی اوسی عرصہ مین بہاگ سنگہ ہلو والیہ سردار بہنگے کی دختر سے شادی کی تہی مگر وہ کڑیا نوالہ کو کوچ کر کے گئے اور اوس پر تہوڑی سی لڑائی کی بعد راجہ نے تصرف کر لیا مگر سرداران کنہیہ نی اپنی نئی دوست کو چہوڑ دیا اور سرداران بہنگے کی طرف ہو گئی اور حقیقت سنگہ نی گوجر سنگہ اور بہاگ سنگہ ہلو والیہ کے ساتہہ اتفاق کر کے کڑیا نوالہ پر پہر قبضہ کر لیا اور جموں پر حملہ کیا سردار مہان سنگہ سوکر چکیہ جو اپنی آپ کو برج راج دیو کا بڑا دوست ظاہر کرتا تہا اور جسکے ساتہہ اوسنی دستار بدلی ہوئی تہی رام نگر مین چٹہوں سے لڑ رہا تہا وہ اوس جگہہ سے بہ شتابی تمام چڑہ دوڑا اور حقیقت سنگہ کے لشکر پر اوسنی حملہ کیا مگر شکست کہائی اور نقصان اوٹہایا بعد اوسکے اوسنی راجہ کے ساتہہ اتفاق کر کے جی سنگہ اور جسا سنگہ اہلو والیہ کو مدد کی واسطی بلایا یہہ سردار آئی اور اونہوں نے کچہہ بند و بست کرنا چاہا مگر جب بند و بست کرنی کے کچہہ امید نہ رہی وہ امرتسر کو واپس چلے گئی اب مہان سنگہ کو ہار ماننی پڑی اور راجہ نے تیس ہزار روپیہ باج حقیقت سنگہ کو دینا کر لیا چہہ مہینے کے بعد جب حقیقت سنگہ نے دیکہا کہ راجہ باج کی دینے مین لیت و لعل کرتا ہے اوسنی مہان سنگہ سے درخواست کی کہ اتفاق کر کے جموں پر حملہ کرین اور جو لوٹ ملی اس مین نصفا نصف تقسیم کرینگی اسبات کو سردار سوکر چکیہ نی پرانی محبت اور تبادل دستار کو فراموش کر کے فوراً قبول کر لیا وہ چپرال کو کوچ کر کے گیا اور حقیقت سنگہ ظفر وال کے راہ سی گیا مگر مہان سنگہ کسی اپنی دوست کے ساتہہ سچا نہ رہا یہہ دیکہکر کہ راجہ بہاگ گیا اور اپنی مین یہہ قوت دیکہکر کہ بلا امداد لڑ سکتا ہوں اوسنی شہر جموں کو لوٹا

✱ دیکہو ذکر خاندان منگل سنگہ رامگڈہیہ

اور قلعہ کو جلا دیا اور میدان ملک مین بہت لوٹ لیکر آگیا حقیقت سنگہ نے اِس دغابازی کا عوض لینے کا عزم کیا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد بیمار ہو کر مرگیا ؛

جب جی سنگہ نے جمون کے لٹنے اور حقیقت سنگہ کی وفات کا حال سنا اوسکو بہت غصہ و رنج ہوا اوسنے جیمل سنگہ حقیقت سنگہ کے فرزند کو گوجرانوالہ جانے سے روکا جہان اوسکو مہان سنگہ نی بلایا تہا اور سردار سوکرچکیہ کو تخویف انتقام کے دی اور ۱۷۸۲ء مین جنڈیالہ کے اوپر کوچ کیا اور رسول پور اور منڈیالہ کو لوٹا اوسکے بعد وزیر سنگہ اور بہگوان سنگہ سرداران نکئی کی جو مہان سنگہ کے رشتہ دار تہی علاقہ کو قرق کرلیا اور اونکو زیر کرلیا ۱۷۸۴ء کی دیوالی مین مہان سنگہ امرتسر کو گیا اور جی سنگہ سی صلح کرنی چاہی مگر بہوی جی سنگہ نے اوسکو دہمکایا کہ اگر جمون کی لوٹ واپس نہ کردیگا تو قید کردونگا اور ایسی کچ ادائی سی اوسکی ساتہہ پیش آیا کہ وہ امرتسر سے بہاگ گیا اور بدلہ لینی کا تہیہ کرلیا اوسکی ساتہہ بہت سرداران کنہیہ پر حملہ کرنیکو اتفاق کرنیکی واسطی مستعد تہی ان مین سے اعلے شخص یہہ تہی سنسار چند کٹوچ اور جسا سنگہ رامگڈہیہ جو کئی سال سی ہریانہ کے جنگلون مین جلا وطنی مین اوارہ پہر رہا تہا یہہ سب دوست ملکر بٹالہ کو کوچ کرکے گئے اور اوس قصبہ سی قریب آٹہہ میل کے فاصلہ پر گوربخش سنگہ انسی مقابل ہوا اور لڑائی ہوئی چہہ گہنٹی تک لڑائی رہی چہہ گہنٹی کے بعد ایک تیر گوروسندر داس کے ایک آدمی کے ہات سی گوربخش سنگہ کے سنیہ مین جا کر لگا اور اوسکو ایسا مجروح کیا کہ وہ جان بر نہ ہوا اور سپاہ کنہیہ کا جب سردار مارا گیا تو بالکل پریشان ہو کر بہاگ گئے ؛

جی سنگہ کو اپنی فرزند کے مرنیکا اتنا غم ہوا کہ اوس نے پہر مقابلہ نہ کیا کانگڑہ اوس نے سنسار چند کو دیدیا اور جسا سنگہ رامگڈہیہ کو اوسکا پرانا علاقہ واپس دیدیا اور مہان سنگہ کے ساتہہ محبت جمانی کی غرض سے اوسنی مہتاب کور اپنے مری ہوئی فرزند کی دختر کے نسبت رنجیت سنگہ سی جو پیچہی مہاراجہ پنجاب ہوا کردی یہ نسبت ۱۷۸۵ء مین ہوئے اور سال آیندہ مین شادی ہوگئی ؛

جی سنگہ کو پہر اوسکی پہلی سی طاقت حاصل نہین ہوئی اور ۱۷۹۸ء مین مرگیا اوسوقت اوسکی بہو سدا کور مثل کنہیہ کی رئیسہ ہوئی اس عورت کی لیاقت اور بے دریغ مزاج اور اقترار دارے کا حال اور مقام مین لکہا گیا ہے

رنجیت سنگہ کو ملک پنجاب کی سلطنت بہت کچھہ اس عورت کی مددسی حاصل ہوئی اور علاقہ کنہیہ کا حصہ کلان سداکور کے قبضہ مین ۱۸۰۲ء تک رہا اوس سال مین اوسکی حریص داماد نی ایک بہانہ سے سب پر تصرف کرلیا +

ہیم سنگہ سردار جی سنگہ کی بہتیجی کو فتح قصور کے بعد علاقہ کہانوا اجمعی چالیس ہزار روپیہ کا ملا تہا اور رنجیت سنگہ کی عہد مین یہہ علاقہ اوسکی پاس رہا رنجیت سنگہ کے ہمراہی مین یہہ ۱۸۰۷ء کی مہم قصور مین لڑتا رہا اور کہڈیان مین اوسے اور جاگیر دس ہزار روپیہ کی ملی ہیم سنگہ ۱۸۰۲ء مین مرگیا اوسکا بیٹا سوہن سنگہ ملتان اور کشمیر مین لڑتا رہا اور ۱۸۱۲ء مین وہ مقام پل کنجری اور ونیکی مین حفاظت گذر کی واسطی متعین رہا سوہن سنگہ ۱۸۲۲ء مین ونیکی کے مقام مین مرگیا اوسکی بیٹون کو جو اپنی باپ کی خدمت پاسوہتی تیس ہزار روپیہ کی جاگیر ملی سروپ سنگہ ۱۸۳۳ء مین مرگیا اور اوسکی جاگیر مہاراجہ نے کاہن سنگہ مانکی کو دیدی اس خاندان کی قبضہ مین فقط موضع رکہانوالہ رہا مگر سال آیندہ موضع کالی عطر سنگہ کے ساٹ بیوگان کو ملا اور یہہ گانو اب بہی اونکی قبضہ مین ہی عطر سنگہ کی بیٹون نے مہاراجہ شیر سنگہ کی خدمت مین آئی مین علاقہ کے واگذاری کیواسطی بہت سی درخواستین کین مگر بے سود رہین دونو اپنی چچازاد بہائی بیکہہ سنگہ کے ساتہہ ۱۸۴۶ء ایک گہوڑچڑہون مین نوکر رہی بعد اوسکی ستلج کی لڑائی کی بعد تخفیف عام ہوگئی +

موضع رکہانوالہ اس خاندان کی نام بسبیل علی الدوام واگذار ہے موضع کالی جیسی قابضان حال مرتی جاوینگی ضبط ہوتا جاویگا +

خاندان کنہیہ

دویم

سردار کیسرا سنگھ

بگہیل سنگھ

- حقیقت سنگھ ۱۷۸۲ء مین گیا
  - جیمل سنگھ ۱۸۱۲ء مین گیا
    - صدا سنگھ ۱۸۱۶ء مین مرگیا
      - کیسرا سنگھ ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوا
        - جیمل سنگھ ۱۸۵۶ء مین پیدا ہوا
      - ایسرا سنگھ ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوا امر سنگھ بگی کی دختر کے ساتہ شادی ہوئی
      - دختر کاہن سنگھ بہلول پور والے کے ساتہہ شادی ہوئی
      - دختر ہتراج سنگھ سندالیہ کے ساتہہ شادی ہوئی
    - رنجیت سنگھ ۱۸۰۸ء مین مرگیا
    - بیجے چندکور مہاراجہ کہڑک سنگھ سی شادی ہوئی ۱۸۴۲ء مین مرگئے
- مہتاب سنگھ
  - فتح سنگھ
- مصدا سنگھ

حال خاندان

مثل کنہیہ اور سردار حقیقت سنگھ کا مفصل حال ذکر سابق مین (یعنی جیت سنگھ کی ذکر مین) لکھا گیا ہے اور اس جگہہ اوسکی تکرار کرنی کی ضرورت نہین ہے حقیقت سنگھ ایک سندہو جٹ زمیندار موضع جلکا کا بیٹا تہا جلکا کاہنا سی جہان جی سنگھ پیدا ہوا تہا فقط چند میل کے فاصلہ پر ہے دونو جینگا اور حقیقت سنگھ کپور سنگھ سنگپوریہ کے نوکر تہی اور اوس سردار کی مرنی پر دونو نے خود سردار بن بیٹہی حقیقت سنگھ کی قبضہ مین۔ کلانور۔ بورا۔ دلبوہ ۔ کاہنہ گڈہ۔ عدالت گڈہ۔

پٹہان کوٹ - مٹو - اور بہت سی اور دیہات آئی اوسکی زیر حکم سرداران سنگت پوریہ صاحب سنگہ نانگی - دیال سنگہ اور سنت سنگہ دادو پوریہ دیسا سنگہ موہل - جیت سنگہ بنود - صاحب سنگہ تارا گڈہیہ اور بہت اور سردار لڑتے رہی ۱۷۷۶ع مین حقیقت سنگہ نے چوڑیا نوالہ کو مسمار کردیا اور ویران کر کے سنگت پورہ او قلعہ فتحگدہ بنایا اس قلعہ کا نام اونے فتح گڈہ اپنی برادرزادہ فتح سنگہ کے نام پر رکہا مہتاب سنگہ نے جو اپنی بہائی کے علاقہ مین بڑا حصہ رکہتا تہا بر متصل فتح گڈہ کے ایک قلعہ بنایا جسکا نام اوسنی چیتوڑ گڈہ رکہا +

سردار حقیقت سنگہ ۱۷۸۲ء مین مرگیا اوسکا اکیلا بیٹا جیمل سنگہ جو گیارہ برس کی عمر کا تہا اوسکے بعد اُسکی علاقہ پر قابض ہوا اس سردار نے علاقہ کنہیہ کی توسیع کیواسطی بہت کچہہ نہ کیا مگر جو علاقہ اوسکی قبضہ مین تہا وہ قایم رکہا اور کچہہ اون مین سے کہویا نہین جیمل سنگہ ۱۸۱۲ء مین مرگیا اور کوئی فرزند نرینہ نہین چہوڑا اور رنجیت سنگہ نے فتح گڈہ کی اندر جو دولت کثیر اوسکے زعم مین تہی اوس پہ قبضہ کرلیتی کا تہیہ کرلیا رنجیت سنگہ نے ایک شخص رام سنگہ جیمل سنگہ کے بیوہ پاس تعزیت کے بہانہ بہیجا مگر جب اس شخص کو قلعہ مین دخل ہوا اوسنے مہاراجہ کے نام سی قبضہ کرلیا +

تین مہینی کے بعد جیمل سنگہ کے بیوہ کو ایک لڑکا پیدا ہوا اور اس طفل کیواسطی جسکا نام چند سنگہ رکہا گیا تہا مہاراجہ نے کچہہ علاقہ جمعی ۱۵ ہزار روپیہ سال کا واگذار کر دیا

اپنی مرنیسے چند مہینی پہلی جیمل سنگہ نے اپنی اکیلی دختر چند کور کے شادی جسکی عمر دس برس کی تہی کہڑک سنگہ مہاراجہ کی فرزند اور وارث تخت پنجاب کے ساتہہ کردی تہی یہہ شادی بہت دہوم اور شان کے ساتہہ فتحگڈہ مین چہٹی فروری ۱۸۱۲ء مین ہوئی تہی اوس مین رئیسان کیتہل نابہ اور جیند اور کرنیل اوکٹر لونی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل شریک جلسہ تہے +

فروری ۱۸۲۱ء مین چند کور کو ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام نونہال سنگہ رکہا گیا اور جب مہاراجہ اعظم جون ۱۸۳۹ء مین فوت ہوئی تو چند کور کا شوہر کہڑک سنگہ تخت نشین ہوا +

کہڑک سنگہ ایک ایسا شخص تہا کہ اوسکے جذبات سخت تہی اور عقل ضعیف تہی پوجا پاٹ مین اوسکو خوب قاعدہ کے ساتہہ عادت تہی اگر وہمی تہا مگر باوجود اسکی بہت سی عیب جو انسان کے تنزل کے باعث ہین اوس مین تہی عفو کرنا اوسکو

نہین آتا تہا اور بدلہ لینی مین سارے تہا اور جو وقت پر موردالطاف ہوا اوسکے ہاتہون مین بالکل پڑجاتا تہا اونکا تخت پر بلا وقت بیٹہہ جانا بہت کچہہ راجہ دہیان سنگہ کی مدد کی سبب سے ہوا راجہ دہیان سنگہ نی مشہور کیا کہ رنجیت سنگہ مرتے وقت کہہ گئے تہی کہ ہماری بعد کہڑک سنگہ تخت نشین ہوگا اور مہاراجہ نی خود دہیان سنگہ کو وزیر منتخب کیا تہا۔

رنجیت سنگہ کی حیات کی پچہلی چند سال مین دہیان سنگہ گویا مختار مطلق تہا اور اوسنی جو تہیہ کر لیا تہا کہ اب میرا زور کم نہو پس یہہ بات ضرور تہی کہ تخت پر ایک ایسا بادشاہ ہو جو بالکل اپنی وزیر کی ہاتہون مین رہی اور جو خود حکومت کرنیکی خواہش نہ رکہی اسکی سوا ایک اور بہی بلند نظری زیادہ عزیز دہیان سنگہ کو تہی اوسکا سب سے بڑا بیٹا ہیرا سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو نہایت عزیز تہا مہاراجہ کی حضور مین اوسکو کرسی نشینی کا منصب تہا حالانکہ اور سب سوائے دو تین کے دین بہائیون کی مہاراجہ کی سامہنی کہڑی رہتی تہی ہیرا سنگہ کی بغیر مہاراجہ کو نیند نہ آتی تہی بغیر ہیرا سنگہ کی مہاراجہ کبہی باہر ہوا کہانی نہ جاتی تہی غرضکہ ہیرا سنگہ کی پرورش اسطرح ہوئی تہی کہ گویا خاص مہاراجہ کا فرزند تہا اور فوج خالصہ اوسکو اسی نظر سی دیکہتی تہی پس کیا یہہ بلند نظری کہ کسی دن ہیرا سنگہ پنجاب کا بادشاہ ہو جائے کچہہ زیادہ حوصلہ سی بلند نظری تہی اور دہیان سنگہ اوسکا وزیر اعظم ہو کر حقیقت مین مختار کل رہی اور ایک چچا بہادر مگر عیاش راجہ سوچیت سنگہ سپہ سالار رہے اور دوسرا چچا گلاب سنگہ تمام علاقہ کوہستان کا راجہ رہے اور امیر کابل اور دربار نیپال سی محبت بخوبی ہو جائے تو جموں کا خاندان ڈوگرہ تمام ہندوستان مین نہایت قوی ہو جاتا اور ایک خاندان شاہی بن جاتا۔

مگر جیسا دہیان سنگہ نی سمجہا تہا وہ نہ ہوا مہاراجہ کہڑک سنگہ کو قابو مین رکہنا نہایت دشوار ہوا کہڑک سنگہ دہیان سنگہ سی نفرت تمام رکہتا تہا اور سردار چیت سنگہ پر بہت اعتبار رکہتا تہا یہہ سردار خوب جانتا تہا کہ جبتک دہیان سنگہ زندہ رہیگا مین محفوظ نہونگا اور اوسنی فرانسیسی جنرلون کے ساتہہ اتفاق کر کے جو خاندان ڈوگرہ کی نہایت مخالف تہی دہیان سنگہ کی مدد ڈالنی کے لئی سازش کی مگر دہیان سنگہ اقرار پردازی مین جو اسکا اپنا کام تہا شکست کہانیوالا نہ تہا اوسنے رانی چند کور اور نونہال سنگہ کو سمجہایا کہ چیت سنگہ کو علیحدہ کرنا نہایت ضرور ہی کیونکہ اگر اوسکی سازش چل جاویگی تو کل اختیار اونکی اور فرانسیسی جنرلون کے ہات پڑجاویگا اور اس فہمایش پر یہہ صلاح ٹہیرے کہ اوسی شب چیت سنگہ کو قتل کر ڈالنا چاہئی راجہ دہیان سنگہ نے قلعہ کی پہرہ والون کو اپنی طرف پہیر لیا اور بہیا دیالولہ

دروازہ سی قلعہ مین داخل ہوکر صبح ہونی سے ایک گہنٹہ پہلے شہزادہ نونہال سنگہ نی گلاب سنگہ سوچیت سنگہ عطر سنگہ سندہانوالیہ فتحسنگہ مان اور چند اور سردارون کو ساتہہ لیکر خود مہاراجہ کی خوابگاہ مین چیت سنگہ کو قتل کیا +

اس فعل کے بعد جو ہم اکتوبر ۱۸۳۹ء کو ہوا کہڑک سنگہ کی سلطنت حقیقت مین ہو چکی اوسکا فرزند نام کیواسطی یہہ طریق رکہتا رہا کہ مہاراجہ سی حکم احکام لیتا رہا مگر اون احکام کی تعمیل فقط اوس حالت مین ہوتی تہے کہ جب شہزادہ اور وزیر اوس حکم کی مصلحت مین اتفاق کرتے تہے ورنہ اون حکام پر لحاظ نہ کرتے تہے عظم شان اور نام بادشاہت کا مہاراجہ کے واسطی رہے اور مئی ۱۸۴۰ء مین مسٹر کلارک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے جب ملاقات ہوئی تو بہت شان اور تزک کے ساتہہ ہوئی جواہرات سی اوس دربار مین مہاراجہ لدی ہوئی تہی اور مشہور کوہ نور ہیرا پہنی ہوئی تہی مگر اختیار اونکی ہات سی جاتا رہا تہا اور مرنی سی پہلی چار مہینی کے عرصہ مین کسی معاملہ سلطنت مین اونسی کچہہ صلاح نہ لیجاتی تہے اور قلعہ مین بطور قیدی کی رہا کرتے تہے +

اب راجہ دہیان سنگہ کو نیا خوف اپنی اختیار کی زوال کا شہزادہ نونہال سنگہ کیطرف سی ہوا یہہ جوان شہزادہ اولوالعزم اور دلیر تہا اگرچہ سردار اوسکو پسند نہین کرتے تہے لیکن فوج اوس سی محبت کرتی تہی اور فوج کو امید تہی کہ جو جو جنگ آزمائی کی کام اوسکی دادا نی کئی تہی ویسی ہی یہہ بہی کریگا اور شہزادہ کی اپنی نیت بہی ایسی ہی تہی کوئی خاص قابلیت تو اوس سی ظاہر ہوئی معلوم نہین ہوتی ہے مگر وہ ضدی تہا اور کسی کی دخل کی برداشت نہین رکہتا تہا اور دہیان سنگہ کا رسوخ روز بروز کم ہوتا گیا اور راجہ کو یہہ خوف شروع ہوا کہ جب نونہال سنگہ تخت نشین ہوگا تو کوئی اور نیا وزیر بنالیگا اور چیت سنگہ کی علیحدہ کرنے کے نسبت اوس وزیر کا ٹالنا نہایت مشکل ہوگا ستمبر کے شروع سی کہڑک سنگہ کے زندگی کی جو ہمیشہ ضعیف تہی طبیبون کو یاس ہوگئی تہی اکتوبر مین کہڑک سنگہ کیحالت بہت ردی ہوتی گئی یہودہ ہم نومبر کو ۳۸ برس کی عمر مین مرگیا عموماً یہہ یقین ہے کہ کہڑک سنگہ کی موت اسطرح ہوئی کہ راجہ دہیان سنگہ کی حکم سے اور نونہال سنگہ کی واقفیت سی اوسکو زہر دیا گیا لیکن اگر نونہال سنگہ نی زہر نہین دلایا تب بہی ضرور اوسکی اپنی ظلم شعاری اور ناخلفی سی موت جلد واقع ہوے دم اخیر تک شاہ مرنی والا اپنی فرزند سے محبت کہتا رہا اور اوسکو اپنی پاس آنے کے لئی پیغام پر پیغام بہیجا مگر نونہال سنگہ گیا نہین وہ اسبات کا مشتاق تہا

کہ اوسکا باپ مر جاوی جس سے اوسکو نفرت تہی تو مین ملک کا مطلق العنان بادشاہ بن جاؤن اور جب وہ شاہ بلاول مین شکار کہیں رہا تہا اور اوسکو اپنی باپ کے مرنیکی خبر پہونچی تو یہہ بہی انسانیت اوس مین نہ تہی کہ اپنی خوشی کو مخفی رکہتا دوسری دن پانچوین نومبر کو کہڑک سنگہ کی نعش روشنای دروازہ کی بری میدان مین قلعہ کی سامنی جلائی گئی نعش کے ساتہہ حسین اشیر کور سردار منگل سنگہ سندہو کی ہمشیرہ اور تین کنیزکین ستی ہوئین۔ نونہال سنگہ نعش کے جلائی جانی کیوقت موجود تہا مگر ہنوز بالکل نعش جل نہ چکی تہی کہ گرمی آفتاب کے شدت کی سبب سے ناچار ہوکر راوی کی نالہ پر جو قلعہ کے نیچے بہتا تہا وہ نہانی کی واسطی آیا قلعہ کے طرف وہ پیادہ پا چلا اور تمام دربار کے لوگ پیچہی آتی تہی اور میان اودہم سنگہ راجہ گلاب کی بڑی بیٹی کا ہاتہ جسکی جدائی مین اوسکو ایکدم چین نہ تہا اوسکی ہاتہہ مین تہا جب وہ دروازہ کی پاس آیا تو اوس نی بینی کیواسطی پانی مانگا مگر اوس جگہہ پانی موجود نہین تہا اور سب گنگا جلیان جن مین گنگا جل بہرا ہوا تہا اور جسپر چہڑکنی کے واسطی لایا گیا تہا خالی ہوگئی تہین وہی سردارون نی سرگوشی کی کہ یہہ شگون بد ہی مگر شہزادہ ہنسکر آگی بڑہ گیا دروازہ کی اندر جیسا ہی اوس نے قدم رکہا دیوار سنڈیر کڑیان شہتیر اور اینٹین سب نیچی گر پڑین اور ایک لمحہ مین سب کچہہ طی ہوگیا میان اودہم سنگہ ڈہیر مین سے اسطرح نکالا گیا کہ اوسکی گردن ٹوٹ گئی تہی اور مرچکا تہا نونہال سنگہ کا بازو جیب ٹوٹ گیا اور اوسکی کہوپری پہٹ گئی تہی اوسکا سانس جریتا تہا مگر نہ اوس نے حرکت کی نہ موہنہ سی بولا راجہ دہیان سنگہ جو قریب سے پیچہی تہا جب یہہ حادثہ ہوا اور جسکو اس ڈہیر کے گرنی سے رگڑے لگے تہی ایک پالکی طلب کے کہ کئی پالکیان وہان موجود تہین اور پالکی مین ڈال کر شہزادہ کو سنگ مرمر کی بارہ دری مین جہان رنجیت سنگہ صبح کی وقت دربار کیا کرتے تہے لیگیا حضوری باغ کی دونو بڑی دروازی بند کردی اور سوائی فقیر عزیزالدین اور نورالدین اور بہائی رام سنگہ اور گوبند رام کے کسیکو وہان دخل نہوا ایک گہنٹہ کے بعد نونہال سنگہ مرگیا +

مگر راجہ دہیان سنگہ کو اس معاملہ سی پریشانی اس بات کی ہنین ہوئی کہ کیا کیا جاوے اوسنی شہزادہ شیر سنگہ کو جو کاہنووان مین شکار کہیل رہی تہی بلانیکو پیغام بہیجا کاہنووان لاہور سی قریب ۸۰ میل کے ہی اور راہ مین نسیل گہوڑی کئی جابجا لگادئی تاکہ شہزادہ نہایت جلد پہونچ جاوی اوسنی ملتان پشاور منڈی اور اور مقامات کو خبر بہیجی

کہ شہزادہ کو بہت خفیف چوٹ فقط آئی ہے اور اوسنی ایک خط صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی نام شہزادہ کے نام سی اسطرح بہیجا کہ گویا خود شہزادہ نے لکہوایا تہا اور جسکا یہہ مضمون تہا کہ مجہی ضرب بہت پہونچی ہے مگر امید ہی کہ اچہا ہوجاؤنگا اور چہٹی تاریخ کو راجہ نے امرتسر کو ایک سردار یہہ خبر کرنیکی واسطی بہیجا کہ شاہزادہ کو پہلی سی آرام ہے کیہہ عرصہ تک شہزادہ کی نعش ایک پشمینہ کی خیمہ مین باغ کی مکان مین پڑے رہی مگر رات کو قلعہ کی اندر لیگئے اور اندر ایک مکان مین رکہی گئی دہیان سنگہ نی قلعہ لاہور اور قلعہ گووندگڈہ کے حفاظت کی سب تدبیرین کرلین آخرکار نوین تاریخ کو دوپہر کیوقت شہزادہ شیر سنگہ آپہونچا اب نونہال سنگہ کی موت کی حال کے چہپانی کی کیہہ ضرورت نہین رہی اور یہہ خبر مشہور کردی کہ نونہال سنگہ مرگیا ٭

نونہال سنگہ کے مرنی سی دو شخص خالی تخت کی دعویدار ہوئی اول شہزادہ شیر سنگہ جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا بیٹا کہلاتا تہا مگر حقیقت مین ایک شخص ہنالا سوکیریاں کی ایک چہینبی کا بیٹا تہا اور مائی سدا کور نے اوسکو اوسکی

٭ یہہ حال نونہال سنگہ کی وفات کا لکہا گیا۔ رائی سول سنگہ کرنیل چیت سنگہ بہائی فتح سنگہ دیوان تہجند ڈاڑہوالہ اور اون شخصون کی بیان سی لکہا گیا کہ جو حادثہ کی وقت موجود تہے اور نیز اون رپوٹون سی جو سررشتہ کی روسی ہوئی تہین کرنیل چیت سنگہ اوس موقع پر پہرہ پر موجود تہا جہان یہہ حادثہ ہوا تہا۔ بہائی فتح سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کی سمادہ کا سب سے بڑا پوجاری معہ فقیر نورالدین کی اوس چہت پر بیٹہا ہوا تہا جس پر سی اوس دروازہ پر جسکی گرنے سی یہہ حادثہ ہوا نظر آتی اوسنی منڈیر کو گرتی ہوئی دیکہا شہزادہ اور میان پر یہہ ڈہیر گرتی دیکہا اور اوسنے دہیان سنگہ کو بہی جو دو قدم پیچہی تہا دیکہا کہ اینٹین اوسکی بازو پر گرین دیوان تہجند ڈاڑہوالہ فقط چند قدم شاہزادہ کی پیچہی چلتا تہا جو وقت یہہ حادثہ ہوا وہ فوراً شہزادہ کی قریب آیا اور اوسنے دیکہا کہ شہزادہ کا سر بالکل کچلا گیا اور زخم مین سی اور کانون مین سی بہیجا نکلا ہوا دیکہا اوس وقت شاہزادہ بیہوش تہا اور مرنے کے قریب تہا ٭

بعض لایق آدمی جو اچہی عقل رکہتے ہین اور جو اوس زمانہ کی منصوبون اور فریبون سی بخوبی واقف ہین صاف کہتی ہین کہ راجہ دہیان سنگہ شہزادہ نونہال سنگہ کا قاتل تہا وہ کہتی ہین کہ دروازہ اوسکی حکم سی گرایا گیا تہا اور راجہ اودہم سنگہ اپنی بہتیجی کو اوسنے ساتہہ ہی اسواسطی ضائع کرادیا کہ اس حادثہ کا اتفاقیہ ہوجانا ظاہر زیادہ معلوم ہو وہ کہتی ہین کہ پالکی خاص اسواسطی وہان موجود رکہی گئی تہی کہ زخمی یا مقتول شہزادہ اوسکی اندر ڈال دیا جاوی اور بلکہ یہانتک کہتی ہین کہ راجہ ہیرا سنگہ جو مقابل کی دروازہ کی اوپر بیٹہا تہا اوسنے دروازہ کی گرادینی کا ضرور اشارہ کیا ہوگا وہ یہہ بہی کہتی ہین کہ شہزادہ کو فقط خفیف ضرب دروازہ کی گرنی سی پہونچی تہی اور چوٹ لگنی کے بعد شہزادہ نے پانی مانگا تہا اوسکو جلدی سی پالکی کی اندر ڈال کر قلعہ کی اندر لیگئی اور ایک اندر کی مکان مین اوسکو بند کردیا جہان فقط طبیب اور راجہ کو دخل ہوا اور حقیقت مین شاہزادہ اوس مکان مین مارا گیا۔

یہہ روایت ایسی ہے کہ نام کو بہی اسکا ثبوت نہین اور جتنا زیادہ اس پر غور کیا جاتا ہے اوتنا ہی اوسکا جہوٹا ہونا معلوم ہوتا ہے یہہ بات تو کچہہ تعجب کی نہین ہے کہ دفعتاً ایسی موت کا واقع ہونا اس سبب سے بتلایا گیا کہ سازش اور دغا سی ہوا ہی ہندوستانی ریاستون مین ایسی اکثر اتفاقاً نہین مرتی ہین مگر راجہ دہیان سنگہ پر اوس جرم کے

باپ سی خرید لیا تہا اور رنجیت سنگہ کو کہدیا تہا کہ یہہ لڑکا مہتاب کور اوسکی عفیفہ دختر کو پیدا ہوا ہے مگر شیر سنگہ کو مہاراجہ رنجیت سنگہ ہمیشہ اپنا بیٹا کہتے تہے اور شیر سنگہ کے دعوی کہ تخت نشینی کے بابت ایک فریق کثیر حمایت کرنیکو مستعد تہا اس زمانہ مین شیر سنگہ کے عمر ۳۳ برس کے تہی شیر سنگہ آدمی حسین اور سجوڑ تہا میدان جنگ مین شجاع اور دل چلا سردار تہا اور فوج اوس سی خوش تہی مگر عیاش بکثرت تہا ارادہ اوسکا ضعیف تہا اور متلوّن تہا اور وہ لیاقت اور ہمت اوس مین نہ تہی جو ایک ایسی شخص کی واسطی ضرور تہی جو ایسی قوم پر جیسی سکہہ تہی کہ ایک دم مین تہڑک جانیوالے ہی بادشاہت کری +

دوسری دعویدار اختیار کی مائی چند کور تہی جو مہاراجہ کہڑک سنگہ کی بیوہ تہی جب مائی چند کور کا بیٹا مرا تو مائی اپنے بزرگون کے گانو فتح گڈہ مین تہی وہ لاہور مین چہٹی نومبر کو واپس آئی اور فقط اوسکو پہونچکر یہہ معلوم ہوا کہ راجہ دہیان سنگہ نے چالاکی کرلی تہی اور بعض سردارون کو اپنی طرف اس باب مین کرلیا تہا کہ شاہزادہ شیر سنگہ

جو ثابت ہونی کی واسطی کچہہ بہی ثبوت نہین ہے راجہ دہیان سنگہ کی گردن پر اور خون بہت ہین اور اتنی مین کہ جہوٹی تہمت خون کے اوس بدگمانی کی کچہہ ضرورت نہین ہی یہہ بات تو تسلیم کیجا سکتی ہی کہ جب جو راجہ دہیان سنگہ کی منصوبون مین کسی طرح کا ہرج ہوتا تہا تو اوسکو دغا یا راست بازی کا خیال اور عذاب و ثواب پر نظر نہین رہتی تہی اور یہہ بات کہ اوسکا بہتیجا بہی شاہزادہ کے ساتہہ ہی مارا جاویگا اوسکو کچہہ غم نہوتا مگر اس بات کا یقین نہین ہوسکتا کہ ایسا اوستاد مکاری اور دغابازی کا جیسا راجہ دہیان سنگہ تہا ایسی اکہڑ اور حیوانیت کی تدبیر کرتا کہ کل دربار کی لوگون کی نظرون مین شہزادہ پر دروازہ گرادیتا کہ اوس وقت جو لوگ ماتحت اوسکی حکم کے کام کرتی ہے ضرور پکڑی جاتی اور حقیقت مین فوراً تلاش ہوئی تہی اور راجہ کی سازش معلوم ہوجاتی کیا اور ہزارون موقع شہزادہ کی مارڈالنی کے نہ تہی جس مین اوسکی سازش ہوتی نہ پکڑی جاتی اور جنمین راجہ کو اندیشہ اس بات کا نہ ہوتا کہ رازدار اور کارندون کے سبب سے راز افشا ہوجاویگا وہ موقع ایسی ہوتی کہ یقیناً اوسکا مطلب حاصل ہوجاتا دروازہ کا گرنا ایسا نہین تہا جس مین یقینی مطلب حاصل ہونا ممکن تہا کہ اشارہ ایسی وقت ہوجاتا کہ یا وقت سے پہلے یا پیچہے اگر شاہزادہ کا ایک قدم آگے یا پیچہی ہوتا مطلب ضایع ہوجاتا رہا پالکی کی موجود نہوجانیکا حال سو اوسکے یہہ بات ہی کہ جہان بادشاہ کہین جاتی تہے تو ہاتہی اور کوتل گہوڑی اور پالکیان ہمیشہ ساتہہ رہتی تہین اور راجہ سے جو پالکی منگائی تو اون مین سی ہی منگائی جو جلوس مین ساتہہ تہین شہزادہ نے پانی حادثہ کے ہونی سے پہلی مانگا تہا اور ایسی پریشانی اور بدگمانی کی وقت مین اس سبب سے یہہ امر مشہور ہوگیا کہ شہزادہ نی پانی ضرب کے پہونچنی کے بعد مانگا تہا +

وہ لوگ جو یہہ کہتی ہین کہ شہزادہ کو پہلے ضرب فقط خفیف آئی تہی اور بعد ازان وہ قلعہ کی اندر مارا گیا تو سمجہتی ہونگی کہ وہ فقیر نورالدین کو اس جرم کا شریک بناتی ہین - فقیر نورالدین شہزادہ کی پاس سی اوس وقت سی کہ جب دیوار گری اور جب تک اوسمین دم رہا ایک دم علیحدہ نہین ہوا مگر وہ لوگ جو فقیر نورالدین کی نرم دلی اور نیکبختی سی واقف ہین اور جو جانتی ہین کہ خاندان مہاراجہ کا وہ نمکحلال نوکر تہا اور شہزادہ نونہال سنگہ کی ساتہہ اوسکو جان نثاری کے ساتہہ الفت تہی ایسا خیال کرنا کہ فقیر نورالدین اوس کے قتل مین شریک تہا آدمیت سے خالی ہے نیز اس زمانہ مین فقیر نورالدین اور راجہ مین رنج تہا چیت سنگہ جسکو [illegible] تہا فقیر نورالدین اور فقیر عزیزالدین کا دوست تہا

نے اُنکا قصد کیا پہلے تدبیر جو بُنی تہی اُنکے بے حق مین بُرا دیکہا تو اُنسے مصالحت کرنیکا قصد کیا پہلے تدبیر جو اُنسے اور اُنکی
شیر بہائی رام سنگہ نے کرنی چاہی یہہ تہی کہ وہ راجہ ہیرا سنگہ کو متبنی کرلے جو راجہ دہیان سنگہ کا بیٹا تہا اور اُسکو
مسند نشین کر دی فریق ثانے نے اس بات کو نہ مانا اور اُنہون نے یہہ بات کہی کہ چند کور شیر سنگہ کے ساتہ شادی
کرلے مگر رانی نے اس بات کو بہ تنفر تمام قبول نہ کیا اور اُسنے کہا کہ مین سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ کو اپنا وارث بناؤنگی
مگر جیسی اُمید تہی اس امر کی نسبت فریق مخالف نے اور بہی زیادہ کم اتفاقی کی اور رانی نے اُسوقت یہہ بات
مشہور کی کہ صاحب کور گلوائی نونہال سنگہ کی بیوہ حاملہ ہے اور تین مہینے کا اُسکو پیٹ ہے اس بات کی شہرت
ہونے سے صورت معاملہ کی بدل گئی اب یہہ بات تجویز کرنے ہوئی کہ تب تک بادشاہ اور کارندہ کون رہے اور یہ
بات مشتبہ رہی کہ آیا رانی چند کور کامیاب ہوگی یا شاہزادہ شیر سنگہ +

اور اُس زمانہ سے پیچہے ان دونون نے راجہ دہیان سنگہ کا یہ جرم فراموش نہین اور کبہی اُسپر اعتبار نہ کیا پس فقیر نور الدین شہزادہ کو جسکے ساتہ اُسکو دلی الفت
تہی ایسی راجہ کی خوش کرنیکو کیون مارڈالتا جس سے اُسکو نصرت تمام تہی فقیر عزیز الدین کے سوا اور آدمی جو حضوری باغ مین اُس عرصہ مین داخل پائے
ہوئے یہہ تہے بہائی رام سنگہ بہائی گوندرام اور فقیر عزیز الدین بہائی رام سنگہ اور گوندرام بہائی تہے اور رام سنگہ اقتداری وزیر شاہزادہ کا تہا
جسکے مرنے سے اُسکا اقتدار اور رسوخ جاتا رہتا بہائی رام سنگہ کی مصلحت راجہ دہیان سنگہ کے بالکل مخالف تہی علی ہذا القیاس بہائی گوندرام کا
بہی یہی حال تہا لیکن اگر شاہزادہ قلعہ مین مارا گیا ہوتا تو ضرور یہی شخص اُسکے قاتل ہوتی اور راجہ دہیان سنگہ کے شریک ہوتے +
شہزادہ کے مرنیکا وقت پوشیدہ رکہنی کی وجہ یہہ تہی کہ راجہ دہیان سنگہ کو موت کے حال کے افشا کرنیکے اُسوقت تک ضرورت تہی جبتک
شاہزادہ شیر سنگہ لاہور مین آپہونچا اگر سازش پہلی سے کی ہوئی ہوتی تو راجہ دہیان سنگہ نے پہلے سے ہی یہہ تدبیر کرلی ہوتی کہ حادثہ کے وقت
شہزادہ شیر سنگہ لاہور مین موجود ہوتا شیر سنگہ کے نہ موجود ہونے سے راجہ دہیان سنگہ کے اس معاملہ مین بے جرمی ثابت ہوتی ہے +
سازش کی روایت کی ابتدا یہہ ہے کہ لوگون کو یقین ہے کہ نونہال سنگہ کا مارا جانا ڈوگرے راجگان کے منصوبون کے کامیابی کے واسطے ضرور تہا
لیکن اگرچہ ہیرا سنگہ کو جبتک کہ نونہال سنگہ زندہ رہتا تخت کے نصیب ہونے کی امید نہ تہی مگر اُسوقت مین نونہال سنگہ کے مرنے کے راجہ دہیان سنگہ
کے خواہش نہ تہی ہیرا سنگہ تخت نشینی کے واسطے ہنوز وقت نہین تہا اور تین آٹہ مہینون مین جو سازش وغیرہ ہوتے رہی تو اُسکا نام فقط
اُس فریق نے جو راجہ کا مخالف تہا اسطرح لیا کہ شاید اسکا نام ہیرا سنگہ دعوی رکہتا ہو راجہ کو نونہال سنگہ کے سامنے کچہہ رسوخ تہا مگر شیر سنگہ
کے سامنے اُس زمانہ مین کچہہ بہی رسوخ نہ تہا جو فوج کا ایک سردار تہا اور جسکو فوج چاہتی تہی اور جسکی بابت یہہ امید ہوسکتی
تہی کہ بغیر راجہ کے امداد کے وہ اپنا کام سنبہال لے علاوہ اسکے یہہ بہی اتفاق برابر کا تہا کہ رانی چند کور کا فریق زود معاصل کرلی اُسصورت مین

مائی یعنی رانی چند کور کیطرف بہائی رام سنگہ اور گووند رام اور سردار عطر سنگہ اور لہنا سنگہ اور اجیت سنگہ سندہانوالیہ فتح سنگہ مان جنرل گلاب سنگہ پہوندیہ شیخ غلام محے الدین جمعدار خوشحال سنگہ اور جنرل تیج سنگہ تھے شہزادہ شیر سنگہ کے حامی سردار فتح سنگہ اہلووالیہ سردار دھنا سنگہ ملوئی سردار شام سنگہ اٹاریوالہ تینون راجگان جمون دھیان سنگہ گلاب سنگہ اور سوچیت سنگہ بہائی گورمکھ سنگہ فقیر عزیز الدین اور فرانسیس جنرل ونتورا اور کورٹ صاحب برا جہ دینا ناتھ زیرک اور ڈرپوک سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ دونون مین سے کسی طرف نہ تھی اور جن سرداروں کے نام اوپر لکھے گئے اُنکے مصلحتین قائم نہ تھین راجگان جمون اگرچہ اُنکی مصلحت اور اُنکے فوائد حقیقت مین ایک ہی تھی کبھی ایک طرف کبھی دوسرے طرف نظاہر ہوجاتی تھے اور خوشحال سنگہ اور تیج سنگہ فوراً اُس طرف ہوجانیکو مستعد رہتی تھی جس سے اُنکو دولت حاصل ہونیکے زیادہ امید ہوتی حقیقت مین ایسی سردار کم تھے جنکو ان دونو دعویدارون مین سے کسی کے ساتھ بہت غرض متعلق تھے مائی چند کور سے لوگ راضی نہ تھے اسواسطے کہ اُسکا بڑا مشیر بہائی رام سنگہ تہا جس سے نونہال سنگہ کے زمانہ مین سردار نہایت ناراض تھے سواءلیکہ اُسنے اُنکی جاگیرین گھٹوائین تھین اور نوکری اُنکی سپاہ کی زیادہ کرائی تھے جو لوگ اُسکے حامی تھے اِس غرض سے تھی کہ جب زمانہ سلطنت ضعیف ہوگی تو اُنکو اختیار سرخود رہیگا اور سرخود اختیار رہنی کی الفت اور شیخی سکہون کو بہت تھی جیسا کہ اختیار رنجیت سنگہ کی سلطنت کے سال اخیر مین اُنکو رہا تھا سرداران سندہانوالیہ جو چند کور کی نہایت مضبوط حامی تھے نومبر کے شروع مین لاہور مین موجود نہ تھی اجیت سنگہ جسکے ساتھ چند کور کی آشنائی ہونی مشہور ہے کلو اور منڈی کی لڑائی مین مصروف تھا اور عطر سنگہ ہردوار مین تھا عطر سنگہ تہوڑے عرصہ کے بعد اپنی بہتیجی کے ساتھ لاہور مین ۲۰ تاریخ کو آگیا تھا اُسوقت کی تھوڑی ہی پیچھے

وہ راجہ تباہ ہوجاتا یہہ بات کہنی کہ راجہ نے شیر سنگہ کو مسند نشین اسواسطے کیا کہ آئندہ اسکو مارڈالی فقط ایک کہنی کی ہی بات ہے دھیان سنگہ مشکلات خود اسواسطے پیدا نکرتا تھا کہ اُن مشکلات کو حل اور مغلوب کرنیکی اُسکو بعد ازان خوشی حاصل ہوا اور شیر سنگہ کو آخر کار سندہانوالیون نے راجہ دھیان سنگہ سی قلبی عداوت رکھتی تھی نونہال سنگہ کی موت نہایت سخت آفت تہی جو اُسکا اثر راجہ دھیان سنگہ پر پڑسکتی تہی اُسنے اپنی آپ کو اپنی نہایت تیزی عقل اور ہوشیاری کی رو سے اُس بلا مین سی پہنسی ہوئی کو نکالا مگر باوجود اسکی کہ وہ اُس بلا مین سے نکل گیا یہہ حادثہ اُسکے واسطے بلا ہی تہا ٭

بعض آدمی ایسے ہین کہ اُنکو یقین ہے کہ بڑے جرم کے پیچھے پیچھے خدا کی طرف سی انتقام آپہونچتا ہے یہہ لوگ فراموش نکرینگے کہ یہہ بات کہ نونہال سنگہ کو یہ حادثہ اُسوقت ہوا کہ جب وہ اپنے باپ کے جنازہ سے جسکے ساتھ وہ ایسی بدسلوکی سے پیش آیا تہا اور جس کے موت اُسنے ایسی جلدی پیدا کی تھی اور جسکی موت کا وہ اپنا خواہان تھا واقع ہوا اور حالیکہ دولت اور زور اور پنجاب کی بادشاہت اُسکے قبضہ اقتدار مین تہے ٭

کہ جب مائی نے دونو فریق کے متفق کر لینے کیواسطے ایک اور تجویز یہہ کی تھی کہ وہ پرتاب سنگہ شیر سنگہ کے سب سے بڑی بیٹی کو
گود مے لے تاکہ شہزادہ اُسکی سلطنت سے راضی ہو جاوے اور جو عذر شیر سنگہ کی نسب کے باب مین تھا وہ اسطرح سے
رفع ہو جاویگا مگر یہہ تجویز بھی مثل اور سب تجویزون کے بن نہ آئے اور لاہور مین لوگون کو یہہ خیال پختہ ہو گیا کہ نونہال سنگہ
کے بہو کے حاملہ ہونیکے ایام مین شاہزادہ اور مائی دونو شامل ہو کر سلطنت کا کاروبار اختیار کر لین تو فقط یہی
صورت اتفاق کے پیدا ہونے کی ہو گی اور دونو مختاران سلطنت کے کاروبار پر نگرانی ایک کونسل سرداران
قوم کے رہے ؎

یہہ تجویز بھی کسیقدر بدلی گئی اور ۲۰ تاریخ کو یہہ تجویز ٹھری کہ مائی چند کور رئیسہ رہے شیر سنگہ کونسل سرداران کا
میر مجلس رہے فوج کا اختیار اُسکو رہے اور راجہ دھیان سنگہ وزیر رہے یہہ ناکارہ انتظام ضرور ٹوٹنی والا ہی تھا
اور ہر کسی کو اُسکے ٹوٹنی کی امید تھی مگر ایک ہفتہ کے بعد یہہ بھی انتظام متروک ہوا اُسکا عمل درآمد ہونا ناممکن
معلوم ہوا اور روزانہ آپسمین تنازع اور فساد کا خوف بڑھتا رہا دونو فریق کا قلعہ مین دخل تھا مائی کے پاس زنانہ
مکانات رہی شہزادہ کے اختیار مین حضوری باغ اور اور مقامات قلعہ کے رہے کبھی کبھی شیر سنگہ جلوس شاہانہ سے
باہر جاتا تھا اور مائی چند کور نے کئی مرتبہ اُسکے آنے کے وقت دروازے بند کر لینی کا عزم کیا کاروبار کے کرنیکا
طریق بھی ایسا ہے بیقاعدہ رہا صبح کا دربار شیر سنگہ حضوری باغ مین سنگمرمر کے بارہ درے مین کرتی
تھے بعد اُسکے وزرا شیش محل مین کاروبار کرنے جاتے تھے اور پچھلے وقت ثمن برج مین مائے کی
خدمت مین حاضر ہوتے تھے ؎

اب راجہ دھیان سنگہ بظاہر لکھتے ہین کہ راجہ گلاب سنگہ کی سفارش سے مائی چند کور کی جانب پھرا ہوا معلوم ہوا
راجہ گلاب سنگہ سے مائی چند کور نے منادر کے واپس دینے کا اقرار کیا تھا مگر وزیر دونو فریقون کو کہا جاتا تھا
کہ میرے مدد کے بغیر کوئی فریق بہی کچہہ نہ کر سکیگا آخر کار ۲۰ نومبر کو تجویز اخیر یہہ ہوئی کہ شیر سنگہ آٹھ مہینے کے
واسطی اپنی جاگیر کو علاقہ وٹالہ مین چلا جاے اور اپنی فرزند پرتاب سنگہ کو بطور رکن کونسل چھوڑ جاوی مائی چند کور
جبتک صاحب کور کو کچہہ اولاد پیدا ہو مختار رہے اور اُس وقت اور انتظام کیا جاوے اس اقرار نامہ پر راجہ

دھیان سنگہ اور گلاب سنگہ سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ عطر سنگہ سندہانوالیہ فتحسنگہ مان منگل سنگہ سندہو تیج سنگہ شام سنگہ
اٹاریوالہ دہنا سنگہ ملوی جمعدار خوشحال سنگہ بھائی رام سنگہ اور گورمکہ سنگہ فقیر عزیزالدین دیوان دینا ناتھ اور
شیخ غلام محے الدین کے دستخط ہوے دونو فریق کے دستخطا قرارنامہ پر ہوئے کہ راجہ دھیان سنگہ نے انکو بہکایا
اور شہزادہ شیر سنگہ نے جب دیکہا کہ اس تجویز سے مخالفت کرنیسے فائدہ کچہ نہین ہے اور راجہ دھیان سنگہ کے
منصوبہ کو نہ سمجہا بٹالہ کو چلا گیا اور وہان قابو کا منتظر رہا کہ جب موقع ملے تو ہاتھ پانو ہلاوے ✤

مائی کے مشیر دن کو تہوڑے سے ہی عرصہ مین اپنا ضعف معلوم ہو گیا راجہ گویا کبھی دربار مین حاضر ہی نہین ہوتا تھا بلکہ
شکار مین مصروف رہتا تھا اور روز بروز ملک کے امن مین فرق آتا گیا سڑکین غیر محفوظ ہو گئین تو جرائم مین افزونی
ہو گئی اور سرحد کی جو اضلاع دور دست تھے اُن مین بغاوت کی تیاری ہونے لگی اب دھیان سنگہ کو اطمینان ہو گیا کہ
سلطنت کا کام اُسکے بغیر نہو سکیگا مگر وہ مائی کے مشیر دن کو بھی اس بات کا یقین کروانا چاہتا تھا چنانچہ اس غرض
سے دوم جنوری سنہ ۱۸۴۱ء کو وہ جموں چلا گیا اب سلطنت پر پہلی تباہی آئی فوج باغی ہونے لگے جنرلون
نے حکم نہ ماننا شروع کیا اور راجہ کے چلے جانے کے بعد ایک ہفتہ مین مائی چند کور اور بہائی رام سنگہ نے
ضروری پیام بھیجکر اسکو بلایا کہ بلا توقف لاہور کو واپس آجاوے ۱۲- جنوری سنہ ۱۸۴۱ء کو اجیت سنگہ سندہانوالیہ
لاہور سے یہہ بہانہ کر کے روانہ ہوا کہ راجہ دھیان سنگہ کے واپس آنے سے پہلے اپنے گانو راجہ سانسے کو چلا جاوے
مگر بجائے اُسکے وہ لودھیانہ کو چند کور کیطرف سے ایک پیغام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے پاس لیکر گیا مگر صاحب
موصوف سے اُسکی ملاقات نہو سکے ✤

۱۴- مارچ کو لاہور مین حیرانی ہوئی کہ شیر سنگہ شالامار مین آپہونچا جو شہر سے چہہ میل ہے شہزادہ فوج کے بیت ٹٹولتا
تہا اور اُسکو فوج اپنی ساتھ موافق معلوم ہوئی فرانسیسی جنرلون نے تو اِس سے مدد کا وعدہ کر لیا تھا اور اُسنے اِس
سبب سے اپنی بخت آزمائی درایام غیر حاضری راجہ دھیان سنگہ کے جموں مین کرنی چاہئے جب وہ شالامار مین
پہونچا تو ایک عہدہ دار جنرل گلاب سنگہ کی پلٹنو نکا اُسکی خدمت مین حاضر ہوا اور درخواست کی کہ ہماری چہاونی
مین تشریف لے چلئے شہزادہ نے درخواست کو منظور کیا اور بیگم پورہ کے ڈیرہ مین چلا گیا اور وہان جنرل گلاب سنگہ پہونڈیہ کے

بلٹنون مین خیمہ زن ہوا اور شلک سلامی چارون طرف سے سر ہوئی ◆

قلعہ مین جو فوج تھی وہ غافل نہین رہی قلعہ کے اندر مائی کے ساتھ راجہ گلاب سنگہ اور ہیرا سنگہ اور سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ اور منگل سنگہ سندہوا اور غلام محی الدین تھے امیر سنگہ مان تین بلٹنین اور لہنا سنگہ مجیٹہیہ کا توپخانہ بلایا گیا شہر کے سب دروازون پر توپین چڑہائی گئین اور راجہ سوچیت سنگہ کی فوج اور چار یاری رسالہ شاہدرہ سے کوچ کر کے قلعہ کے سامنے آجما اور راجہ دمیان سنگہ کو بہت جلد بلانیکو شتر سوار بھیجے گئے ◆ پندرہوین تاریخ کو دن بھر مین بہت سے فوج شہزادہ کی طرف چلی گئی اور سولہوین تاریخ کے صبح کو شہزادہ کے پاس ۲۶ ہزار پیادہ فوج اور ۸ ہزار سواری فوج اور ۴۵ توپین ہوگئین اُس روز شہزادہ نے بہت توزک اور شان اور تجمل کے ساتھ لاہور کی طرف کوچ کیا اور شہر مین ٹکسالی دروازہ سے داخل ہوا جنرل ونتورا اور کورٹ اور بہت سے سکہہ سردار شہزادہ کے ساتھ تھے شہر مین داخل ہونیکے وقت شہزادہ کے مقابلہ پر کوئی نہین آیا بادشاہی مسجد مین جو میگزین تھا کرنیل دہونکل سنگہ نے شہزادہ کو حوالہ کر دیا اور تہوڑے سے دیر مین شہزادہ کا دخل اور تصرف کُل شہر پر ہوگیا شہزادہ نے تب پیام بھیجا کہ قلعہ کو چھوڑ دین مگر گلاب سنگہ نے لڑنے کا ارادہ کر لیا تہا قلعہ مین تین ہزار فوج تہی اور اُسمین زیادہ تر راجہ گلاب سنگہ کی پہاڑی سپاہ تھی رانی چند کور نے بے دریغ خزانان سپاہیونکو دیا گلاب سنگہ نے پہر کر ہر موقع کو اور ہر مورچے کو ملاحظہ کیا اور سپاہیون کو انعام اور وعدے دیکر اُنکی دل افزائی کی حملہ یون شروع ہوا کہ قلعہ کے حضوری باغ دروازہ پر چودہ توپین جن مین دوہرے گولے بہرے ہوئے تھے سر ہوئین دروازہ اوڑا دیا گیا اور گر پڑا اور محاصرین جنکے آگے آگے متعصب اور جوش کے بہرے ہوئے اکالی تھے ٹوٹے ہوئے دروازہ مین سے فتح کا شور کرتے ہوئے گہس گئے مگر محصورین کے پاس دروازہ کے پیچھے ہی دو توپین گراپ کی بہری ہوئی لگی ہوئی تھین ان توپون کے ایسے مار ہوئے کہ غنیم پریشان اور سراسیمہ اور بہت سا نقصان اوٹھا کر پیچھے ہٹ گئے اُسکے پیچھے دروازے کو محصورین نے آنٹ دیا اور پہر قلعہ سے حضوری باغ پر توپ رانی شروع ہوئی ◆

ڈوگرے سپاہی قادر انداز نشانچی تھے اور شیر سنگہ کے اتنے آدمی ضائع ہوئے کہ ۲ تاریخ کو وہ حضوری
باغ سے بادشاہی مسجد مین چلا گیا سولہ تاریخ کی رات کو حملہ آوروں نے پچاس توپ اور زنبوروں سے برابر
آتشباری جاری رکھی اور چھوٹی دیوار بہت سے توڑ ڈالی تھی مائی کا فریق اب اپنے حفاظت اور عافیت کا
خیال کرنے لگا بھائی رام سنگہ شہزادہ کے حضور مین حاضر ہوا اور شہزادہ اُس سے اچھے طرح پیش آیا اور دوسرے
دن جمعدار خوشحال سنگہ اور اُسکا بھتیجا تیج سنگہ جو مبالغہ کے ساتھ اپنے آپ کو مائی کا جان نثار ظاہر کرتے
تھے شیر سنگہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اطاعت قبول کی +

راجہ گلاب سنگہ کو پھر پیام بھیجا گیا کہ اطاعت قبول کرے اور قلعہ چھوڑ دے راجہ نے جواب بھیجا کہ میرا بھائی
لاہور کو جلد آتا ہے اُسکے پہونچنے تک لڑائی بند رہے یہ درخواست اُسکی نہ مانی گئی اور اُسنے قسم
کھائی کہ مین راجپوت ہون جب تک دم مین دم رہیگا قلعہ کو نہ چھوڑونگا توپ رانی پھر شروع ہوئی اور دن
بھر برابر ہوتی رہی شام کو راجہ دھیان سنگہ اور سوچیت سنگہ جمون سے آ پہنچے اور شہر کے باہر اونہون نے ڈیرہ
کیا سوچیت سنگہ شیر سنگہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ راجہ دھیان سنگہ کل حاضر ہوگا چنانچہ راجہ دھیان سنگہ
۸ تاریخ صبح کو شہزادہ کے حضور مین حاضر ہوا راجہ نے افسوس ظاہر کیا کہ شہزادہ نے تعجیل کی اور صلاح
دی کہ قلعہ والو نسے فوراً طرح پیام ڈالنی چاہئے راجہ گلاب سنگہ نے بہت خوشی سے صلح کرنی چاہی اور
اُنکے بھائی نے اُسکے واسطے موافق شرائط حاصل کردین محصورین قلعہ کو اجازت ہوئی کہ اپنے سلاح لیکر
باعزت قلعہ سے نکل جاوین مائی چند کور نے نیابت سلطنت کا دعوی چھوڑ دیا اور اُسکو ایک جاگیر کلان گڈیالی
مین متصل جمون ملی جب یہ عہد و پیمان ہو چکے راجہ گلاب سنگہ ۹ تاریخ کو آدھی رات کے وقت قلعہ سے
کوچ کر گیا اور قلعہ کے سامنے جو میدان ہے اُس مین خیمہ زن ہوا سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ راجہ گلاب سنگہ
کے پیچھے قلعہ سے نکلا اور شاہ بلاول مین جاکر خیمہ کیا دوسرے روز صبح کو شہزادہ تجمل اور جلوس
کے ساتھ توپخانہ کے ملاحظہ کے واسطے سوار ہوا اور جو خدمت توپخانہ کے سپاہیون نے کی تھی اُس سے
اپنی خوشنودی ظاہر کی اور وہانسے قلعہ کو گیا اور تخت پر جلوس کیا سب توپخانون سے شلک سلامی سر ہوئی

مائی چندکورہ اُس وقت شمن برج مین گرو بکرما ن سنگہ کے تفویض مین تھی +

شہر لاہور مین اب غدر مچ گیا سپاہ ضبط مین نہ رہ سکے اور اُنہنے دوستون اور دشمنون کے گہر بلا امتیاز لوٹنے شروع کئے جمعدار خوشحال سنگہ فوج کی زیادتی اور بدعتون سے نہایت مشکل سے بچا خصوصاً فوج راجہ گلاب سنگہ اور جنرل کورٹ صاحب اور سردار سلطان محمد خان اور سردار لہنا سنگہ مجلیٹھیہ پر دانت تیز کرتے تھے اور جیتے تھے فوج نے سردار لہنا سنگہ مجلیٹھیہ کے خیمہ کو لوٹ لیا اور راجہ گلاب سنگہ کے لشکر پر حملہ کرنا چاہا مگر راجہ گلاب سنگہ کے پاس کمک پہونچ گئے تھے اور راجہ موصوف خزانہ کثیر لیکر جمون کو روانہ ہوگیا جمعدار خوشحال سنگہ نے لاہور مین رہنا محفوظ نہ جانا اور راجہ گلاب سنگہ کے ساتھ جمون کو چلا گیا جنرل کورٹ صاحب کے مکان پر اُنکی اپنی فوج کی تین رجمنٹون نے حملہ کیا اور صاحب موصوف جنرل ونتورا صاحب کے پاس آگئے امن اور عافیت کے واسطے بہاگ کر چلے گئے ونتورا صاحب کو اپنے اور اپنے دوست کی حفاظت کے واسطے اپنے توپین کام مین لانی پڑین منشیون اور محررون سے فوج کو بسبب اُنکی دغابازی اور زیادہ ستانی کی بہت غیظ تہا اور فوج نے ان لوگون کو جا بجا ڈہونڈہ کر مارڈالا جو کوئی شخص یہ بات مانتا تھا کہ مجھے لکہنا آتا ہے یا جسکے اونگلیون سے معلوم ہوتا تھا کہ قلم پکڑنیکا اسکو ڈہب ہے اُسکے جان محفوظ نہ تھی ان خطرناک ایام مین ہر آدمی اپنے ذاتی رنجشون کا بدلہ لیکر اپنے دل کے پھپولے پہوڑتا تھا افسرون کو اُنکی سپاہ اور قرضدار دکاندارون کو مارڈالتے تھے غرضکہ اس کمبخت شہر پر چارون طرف سے آفت آگری تھی سپاہ کتنے دنون کے بعد ٹہنڈی ہوئی اور جو مطلق العنانی اُنکو اون ایام مین حاصل ہوئی سپاہ اُسکو کبھی بہولی نہین اُس وقت سے فوج روز بروز سرکش اور بے محابا ہوتی گئی اور یہان تک نوبت پہونچی کہ نہ بادشاہ نہ وزیر اُسکو قابو مین رکھہ سکا +

جشن جلوس شیر سنگہ کا مسند مہاراجگی پر ۲۰ تاریخ تک نہین ہوا ۲۰ تاریخ کو شاہی کا ٹیکہ مہاراجہ کی پیشانی پر بابا بکرما سنگہ نے لگایا اور بابا موصوف نے مہاراجہ کی خدمت مین خلعت مسندنشینی مہاراجگی اور شہزادہ پرتاب سنگہ کو خلعت ولیعہدی پیش کیا سب سرداران اور رئیس حاضر تھے سبنے نئے بادشاہ کی طاعت قبول کی اور رانی چندکورہ کا کھیل بگڑ گیا +

ان واقعات کے ایام مین راجہ دھیان سنگہ اور راجہ گلاب سنگہ بظاہر متقابل جانب تھے لیکن اس امر کے یقین کرنیکی ہر طرح سے

وجہ ہے کہ واقع مین آپس مین اُن مین نہایت اتفاق تہا ایک بہائی شیر سنگہ کا اور دوسرا بہائی رانی کا جانب دار اسواسطے
ہوا کہ دونو مین سے کوئی کامیاب ہوا اُنکا اپنا زور اور اختیار قائم اور بنا رہے راجہ دھیان سنگہ کا طریق ایسا تھا کہ اُسکے
نہایت جان نثار متوسلون کو بہی شبہہ رہتا تہا کہ راجہ کس سے فی الحقیقت موافق ہی لیکن اگرچہ راجہ کے تدبیر ایسی تھی کہ
جو اتفاق ہو اُسکے واسطے وہ طیار رہتا تھا تاہم تدبیر اور مصلحت اُسکے معین تھی راجہ لاہور سے جموون کو اس امید مین چلا گیا
کہ اسکی غیر حاضری مین شیر سنگہ تخت کے حاصل کرنے کے واسطے عزم کریگا راجہ کی خواہش تو یہہ تھی کہ شیر سنگہ کامیاب ہو
مگر خود اسکے غیر حاضر رہنا ہواسطے چاہتا تہا کہ اگر شیر سنگہ کامیاب ہو تو راجہ بربات آویگی اور علانیہ اس حیثیت مین کہ راجہ دھیان سنگہ چند کور کا وزیر تہا شیر سنگہ کے ساتھ
شامل ہو جانا نا زیبا ہوتا لیکن اگر بالفرض شیر سنگہ کی طرف سے کم حوصلگی اور کم ہمتی ہوتی اور وہ تخت کے
حاصل کرنے کے واسطے ہمت نہ کرتا تب بہی دھیان سنگہ کا لاہور مین نہ ہونا اُسکے واسطے مفید ہوتا چند کور
کے ضعیف ارکان سلطنت کو قطعی یقین ہو جاتا کہ راجہ کے مدد اُنکی قیام کے واسطے ضرور تھے اور اُسکو پورے
پورے اختیارات دئیے جاتے اور لاہور کو بُلایا جاتا اور اُسوقت راجہ کو اپنے مطالب بلند نظری کے
واسطے شیر سنگہ کے ضرورت نہ ہوتی اور وہ شیر سنگہ کو ٹال دیتا فوج بہی راجہ دھیان سنگہ کے گرویدہ تھی
اور بغیر فوج کے مدد کے شیر سنگہ کو سلطنت کرنیکے امید کبھی نہین ہوسکتی تھے مگر یہ تدبیر شیر سنگہ کی تعجیل سے تقریباً
بگڑ گئے شیر سنگہ راجہ دھیان سنگہ کو اسقدر خوب جانتا تھا کہ اُس سے خوف بھی کرتا تھا اور اُسکا اعتبار بھی اُسکو
نہ تھا اور شیر سنگہ نے امید کے کہ اُسکے کُچھہ بھی مدد نہ لی اور حکومت حاصل کرلے اس وجہ سے جب فوج
اُسکے ساتھ شامل ہو گئی اُسنے قلعہ پر بلا توقف حملہ کیا راجہ دھیان سنگہ کو جو جموون مین تہا اور راجہ گلاب سنگہ کو
جو قلعہ مین تھا اس بات کے امید نہ تھی دونو جانتے تھے کہ اگر شہزادہ اُنکی امداد کے بغیر کامیاب ہو جاویگا
تو اُنکا اقتدار اور اعتبار جاتا رہیگا اور اس وجہ سے راجہ گلاب سنگہ نے لڑائی مین وقفہ حاصل کرنیکے کوشش کی
تا وقتیکہ اُسکا بہائی پہونچ جائے اور جب وقفہ نہ دیا گیا تو اُسنے پختہ تصفیہ کرلیا کہ دم اخیر تک لڑتا رہے نیز راجہ
گلاب سنگہ خطر اور اندیشہ کے مقابلہ مین شیر کے مثال بہادر تھا اور اگرچہ راجہ موصوف تدبیر کو جنگ پر ہمیشہ
فوق دیتا تھا مگر جب تدبیر پیش نہ جاتی تھی تو اُس سے زیادہ ہوشیار اور بہادر جنگ آزما کوئی نہین تہا اور اُسنے

سمجھہ لیا کہ لڑائی کے بغیر قلعہ کو چھوڑنے مین نام کو بٹہ لگتا تھا قلعہ کے بچانے کو لڑنے کے واسطے ایک اور بھی وجہ تھی وجہ یہہ تھی کہ قلعہ مین خزانہ کثیر تھا اور جب وہ جموں کو روانہ ہوا تو بہت سا روپیہ اور جواہرات لیگیا* - مگر گلاب سنگھ اور اوسکی شجاعت اور اوسکی تدبیر اور اوسکی طمع سے قطع نظر کرکے یہہ بات کہ قلعہ راجہ دہیان سنگہ کے واسطے اور نہ رانی چند کور کے واسطے بچایا جاتا تھا اس امر سے ظاہر ہے کہ راجہ ہیرا سنگہ قلعہ مین موجود تھا اور اوسمین ایک نہایت لایق لڑنیوالا السلطان محمد خان بارکزئی تہا جو راجہ دہیان سنگہ کا جان نثار متوسل تہا اب اور رانی چند کور کا بہت زیادہ حال لکہنے کے لایق نہین ہے راجہ گلاب سنگہ نے درخواست کی کہ دونو چند کور اور رانی صاحب کور کو جموں لیجانے کی اجازت ہوجاوے مگر شیر سنگہ نے اجازت نہین دی اوسکو منظور نہ ہوا کہ اپنے دشمن کے ہات مین ہتھیار دیوے چند کور کو حکم ہوا کہ شمن برج کو چھوڑ دے اور اپنے مکان مین شہر مین چلی جاوے اوس مکان مین رہکر سرداروں اور فوج کے ساتھ ملکر وہ منصوبے کرتی رہی سردار جیت سنگہ سندہانوالیہ کو اوسنے کلکتہ کو نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور مین اپنے مقدمہ کی پیروی کے واسطے بہیجا اور اوسکی طرف سے جابجا ملک مین آدمی پہیلے رہے -

سنہ ۱۸۴۱ع مین سردار عطر سنگہ تہانیسر سے حسب الطلب اوسکی فیروزپور مین آیا اور وہان اچہے موقع کا پنجاب مین آنیکے واسطے منتظر رہا مائی کیطرف اسوقت قریب بارہ ہزار فوج کے تہی اور بعض معتقد سردار بھی تہے مگر جون جون شیر سنگہ سے لوگ اس سبب سے ناراض ہوتے گئے کہ فوج کے دعوون کو نہ مان سکا مائی کا زور بڑہتا گیا اور اپریل ۱۸۴۲ع مین عموماً فوج مائی کی جانبدار ہوگئی تہی -

اب مہاراجہ شیر سنگہ کو یقین ہوگیا کہ جبتک یہہ متفنی اور بلند نظر رانی جیتی رہیگی مین محفوظ نہ ہونگا اور اوسنے چند کور کے مار ڈالنے کا ارادہ کرلیا راجہ دہیان سنگہ بہی اوسکی موت چاہتا تہا یہہ تو سچ ہے کہ چند کور ایک ایسے فریق کے سرپر تہی کہ راجہ دہیان سنگہ کے ساتھ ہونے سے کسیوقت اگر شیر سنگہ راجہ کو علیحدہ کرنا چاہتا تو فریق خوفناک ہوجاتا مگر اوسنے دیکہا کہ اسموقع کا احتمال کمتر تھا اور یہہ کہ مہاراجہ کو خوب یقین تہا کہ میرے بغیر اوسکی سلطنت کا کام نہین چلیگا گو مہاراجہ اوس سے ناخوش تہا

* بیان کیا گیا ہے کہ جب شیر سنگہ قلعہ مین داخل ہوا تو راجہ گلاب سنگہ نے کوہ نور ہیرا پیش کیا یہہ کہکر کہ آپ کیواسطے بچا رکہا ہے یہہ بیان صحیح نہین ہے جب مہاراجہ نے قلعہ لیا تو اوسکو بہت پریشانی اس بات سے ہوئی کہ یہہ مشہور جواہر نہین ملا اور خود مہاراجہ اور اوسکے وزرا کو یقین ہوا کہ راجہ گلاب سنگہ لیگیا اور شک نہین معلوم ہے کہ اگر گلاب سنگہ کے ہاتھ لگتا تو وہ لیجاتا مگر دو ہفتہ کے بعد مصر بیلی رام نے اوسکو فتحگڈہ مین پایا جو رانی چند کور کا جدی کا تو شہخانہ تہا اور جہان چند کور نے اوسکو معہ دیگر جواہرات شاہی کے بہیجدیا تہا -

اس سبب سے راجہ دہیان سنگہ رانی کے قتل کرنے مین اتفاق کر گیا اور اوسکو یقین ہوا کہ رانی کے مرجانے سے سندہانوالیون کا جن سے اوسکو تنفر تہا خوف جاتا رہیگا۔

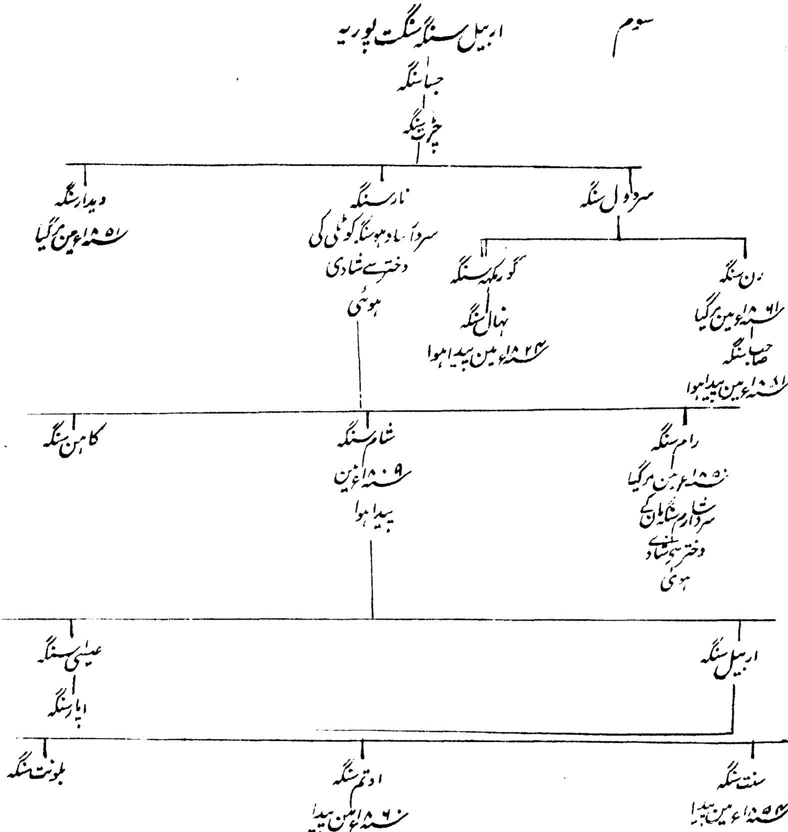
اوایل جون ۱۸۴۳ء مین شیر سنگہ اکثر سردارون کو اور بڑی فوج لیکر وزیرآباد کو کوچ کر گیا راجہ دہیان سنگہ پیچھے لاہور مین رہا چند کور کو حکم ہوا تہا کہ یہ قلعہ مین آ رہے اور قلعہ میہان سنگہ کے تفویض مین تہا اور ۱۲ جون کو اوسکی کنیزون نے جنکو حکم ملا تہا اوسکو اسطرح مار ڈالنے کا عزم کیا کہ کسی پینیکی چیز مین زہر ملا کر اوسکو دیا اوسنے اوسکو چکہا اور پہینک دیا اور کنیزون نے تب اس خوف سے کہ ہمارا ارادہ اوسکو معلوم ہو گیا لکڑ تہرون سے اوسکا سر کچل ڈالا اور یہہ سمجہکر کہ مر گئی ہے چہوڑ دیا راجہ دہیان سنگہ فوراً موجود ہوا اور اوسکی زخمون کی مرہم پٹی کرائی فقیر نورالدین کو ایک وقتمین یہہ خیال ہوا کہ کچھ امید رانی کی زیست کی ہے مگر ہوش مین نہین آئے اور دو دن کے اندر مر گئی قاتلون کو پابجولان سخت قید مین رکہا گیا اور کہتے ہین کہ جب انکے ہاتہہ پانو کاٹنے کی دہمکی دی تو اونہون نے صاف دہیان سنگہ کو کہدیا کہ تمہارے ہی کہنی سے ہمنی یہہ حرکت کی ہے اور بلکہ تمنی ہمکو بہت انعام اسکام کیواسطے دینا کیا تہا انکا حال معلوم نہین ہے کہ کیا اونکی واسطے ہوا مگر کہتے ہین کہ راجہ کے حکم سے قتل کی گئین ✤

چندا سنگہ رانی چند کور کے بہائی کے قبضہ مین علاقہ کہیون کا شیر سنگہ کی تخت نشینی تک رہا اس علاقہ کو نونہال سنگہ نے خوب بنایا تہا اور اوسنے بہت سا اپنا خزانہ فتح گڈہ کو بہیجا تہا یہہ خزانہ معہ اس دولت کے جو چند کور نے جمع کی تہی شیر سنگہ نے فروری ۱۸۴۴ء مین اپنے قبضہ مین کر لیا کیسرا سنگہ اور اسکی ماں لاہور مین لائی گئی اور فقط چند کور کی سفارش پر چہوڑی گئی تہی کہ جب شیر سنگہ و اسکے ساتہہ شادی کرینگے اسوقت امید تہی چندا سنگہ کے پاس ساٹہہ ہزار روپیہ کی جاگیر چہوڑی گئی تہی اسمین سے ۴۵ ہزار کے جاگیر رانی کے مارے جانیکے بعد ضبط کی گئی اور جو علاقہ کلان اسکا جمون کے متصل تہا وہ راجہ گلاب سنگہ کے قبضہ مین آیا ✤

مگر اس خاندان کی آفتین ابہی ختم نہین ہوئین جب ہیرا سنگہ کو زور ہوا تو اوسنے چندا سنگہ کی باقی جاگیر بہی ضبط کر لی اور وجہ اوسکی یہہ بتائی کہ جب راجہ دہیان سنگہ کے مرنے کی اوسنے خبر سنی تہی تو اوسنے اپنے گہر مین روشنی چراغان کی تہی خواہ یہ روایت سچ ہے خواہ جہوٹ یہہ تو سچ ہے کہ راجہ دہیان سنگہ کے مرنیسے چندا سنگہ کو ہر طرح خوشی تہی ✤

جب سردار جواہر سنگہ وزیر ہوا تو اوسنی اس خاندان کو ۶۰۰۰ روپیہ کی جاگیر دی اور اب یہہ جاگیر تلونڈی اور کوٹلی مین کیسرا سنگہ کے قبضہ مین ہے سردار چندا سنگہ ۱۸۶۱ء مین مر گیا دو بیٹے اوسکے ہین ✤

خاندان کنہیہ



حال خاندان

خاندان کنہیہ کے سنگت پوریہ شاخ کا بہت کچھہ ذکر اس کتاب مین کرنیکی ضرورت نہین ہے جبا سنگہ بگہیل سنگہ کا بہائی اور حقیقت سنگہ

چچا تہا وہ اور اوسکا بیٹا چڑت سنگہ کنہیون کی مثل کے ساتہہ شامل ہوکر لڑتے رہے اور اوس مثل کے نیک و بد مین شامل ہے
چڑت سنگہ کے قبضہ مین امرتسر اور گوردا سپور کے ضلع مین قریب ۲۰ گانوکے آئے جنکی جمع قریب چالیس ہزار روپیہ کی تہی اور
اس علاقہ پر اوسکا اوسکی وفات تک قبضہ رہا اور یہہ علاقہ اپنے تین ۳ بیٹون کو بانٹ گیا مگر اوسکے بیٹے مثل اپنے باپ کی خوش نصیب
نہ رہی کیونکہ رنجیت سنگہ نے جب ۱۸۰۲ء مین امرتسر کو فتح کیا تو اوس نے اونکا علاقہ اپنے قبضہ مین کرلیا مگر رنجیت سنگہ نے اونکو
اور جاگیر دی سنڈول سنگہ کو دمودر نار سنگہ کو کوٹلا سینجا لوالہ اور کوٹلہ محا کی اور ایکہزار روپیہ سال نقد اوسکے واسطے مقرر کیا اور
دیدار سنگہ کو اردلیون کے بیڑے مین ساٹہہ روپیہ ماہوار کی نوکری دی یہہ بہائی مہاراجہ کی اکثر مہمون مین ۱۸۱۶ء تک لڑتے رہے اوس سال
مین نار سنگہ مرگیا مگر اوسکی جاگیر اوسکے بیٹون کے نام واگذار رہی کہ وہ لڑکے اپنے باپ کے مرنے کیوقت سب نابالغ تہے اور تین سال
کے بعد رام سنگہ کنہیہ گہوڑچڑہون مین بہرتی ہوا بعد اوسکے فرانسیس پلٹن مین وہ کمیدان ہوا دولتا اوسکے چہوٹے بہائی فوج سوار کشتہ دہ
مین نوکر ہوئے *

راجہ ہیرا سنگہ کی تکلیف کے زمانہ مین جب چہوٹے سردار لوٹ سے بچے ہوئے نہین تہے رام سنگہ مقتدر سردار شام سنگہ اٹاریوالہ کے بہنوئی
ہوگیا کہ وہ سردار اونکا خبرگیران رہا اور اونکو لالو چک مین جاگیر دی شاید رام سنگہ کو ۱۸۴۸ء مین اسی سبب سے یہہ خیال ہوا
کہ اوسکو اٹاری کے خاندان کے ساتہہ رہنا ضرور ہے خواہ برائی نکلی خواہ بہلائی کیونکہ اوسوقت ایک نئی بہرتی کی ہوئی
مسلمان پلٹن کا کمیدان تہا اور دشمن کے ساتہہ جا ملا اس سے پہلے وہ مال کے صیغہ مین پشاور مین جنرل گلاب سنگہ بہونڈیہ
کے ماتحت ملازم تہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد رام سنگہ کی جاگیر ۲۵۲۳ روپیہ کی ضبط ہوئی اور اوسکے حین حیات مین ۳۶۰ تین سو ساٹہہ
روپیہ کی پنشن اوسکے واسطے مقرر ہوئی مگر وہ دوسرے ہی برس مرگیا اور اوسکے بیٹون کیواسطے ۱۵ روپیہ ماہوار مقرر ہوا۔
شام سنگہ ۱۸۵۷ء مین جمعدار مقرر ہوا مگر تخفیف سپاہ کے وقت برخاست ہوگیا اوسکے پاس کڑیال مین چالیس ۴۰
گہماؤ زمین ہے *

خاندان روسہ

اول

- عطر سنگھ
  - ٹھاکر سنگھ
    - لکھمیر سنگھ — ۱۷۶۲ء مین مرگیا
    - جودھ سنگھ — ۱۸۱۹ء مین مرگیا
      - دیا سنگھ — ۱۸۰۵ء مین مرگیا
        - عطر سنگھ — ۱۷۹۶ء مین پیدا ہوا
          - لہنا سنگھ — ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوا
            - گوردت سنگھ — ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا
            - ہردت سنگھ — ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا
          - لعل سنگھ — ۱۸۳۴ء مین پیدا ہوا
          - خوشحال سنگھ — ۱۸۳۸ء مین پیدا ہوا
        - سنت سنگھ — ۱۸۴۳ء مین مرگیا
        - امیر سنگھ — ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا
      - دیوان سنگھ — ۱۸۴۴ء مین گیا
        - جواہر سنگھ
      - بہگوان سنگھ — ۱۸۴۶ء مین مرگیا
      - میگھ سنگھ — ۱۸۱۲ء مین مرگیا
        - شیر سنگھ
        - بگھیل سنگھ
      - تیغ سنگھ — ۱۸۱۶ء مین مرگیا
        - کہن سنگھ
      - خزان سنگھ
        - مہتاب سنگھ
      - مردان سنگھ — ۱۸۴۴ء مین مرگیا

حال خاندان

ایک روایت ہے کہ روسہ ایک سدہو جٹ اور اس خاندان کا ایک بزرگ دہلی سے سفر کرکے کئی سو برس ہوئے آیا اور چونیان کے پاس ضلع لاہور مین اس نے ایک گاؤں آباد کیا جسکا نام اوس نے اپنے نام پر رکھا ٹھاکر سنگھ مشہور ادینہ بیگ خان سابق ناظم

دوآبہ جالندہر اور بعد ازان صوبہ دار پنجاب کے سرکار مین رسالدار تہا جب اوسکا آقا سنہ ۱۷۸۵ء مین مرا تو ٹہاکر سنگہ سرخود ہوگیا اور اضلاع گوگیرہ اور گوجرانوالہ مین اوس نے ایک بڑے علاقہ پر قبضہ کرلیا سنہ ۱۷۹۶ء مین وہ ہری سنگہ بہنگی اور جے سنگہ گنہیہ کے ساتہہ ہوکر قصور کی مہم پر گیا جہان وہ ایک بندوق کی ضرب سے مارا گیا اوسکا سب سے بڑا بیٹا لکہیر سنگہ اوسکے بعد فقط ایک سال جیا اور جودہ سنگہ کل علاقہ پر متصرف ہوگیا اسکے کچہ عرصہ کے بعد جودہ سنگہ کی سردار سوبہا سنگہ لاہور والے سے لڑائی ہوگئی اور اوسکے دشمنی سے بچنے کو گوجرانوالہ مین چلا گیا جہان سردار چڑت سنگہ نے اوسکو تہانہ دار کردیا اوس نے پرگنہ چوہنیان مین پرانے گانو روسہ کو پہر آباد کیا اور ایک اور گانو اوسی نام کا شیخوپورہ مین آباد کیا یہہ دونو گانو ابھی اس خاندان کی زمینداری مین ہین چڑت سنگہ کی وفات کے بعد سردار سوبہا سنگہ نے جسنے ٹہاکر سنگہ کی وراثت کا دعوے کیا علاقہ روسہ مین سے نصف پر قبضہ کرلیا اور جودہ سنگہ نے کچہ مقابلہ اوسکا نہین کیا اور جودہ سنگہ مہان سنگہ اور رنجیت سنگہ کے ماتحت گوجرانوالہ مین نوکری کرتا رہا اور سنہ ۱۷۹۹ء مین جودہ سنگہ کو یہہ خوشی ہوئی کہ رنجیت سنگہ کے ہمراہ لاہور مین آیا جب شہر فتح ہوا اور اوسکے پرانے دشمن کا بیٹا اسیر ہوا +

جودہ سنگہ رنجیت سنگہ کی نوکری قصور پنڈی بہٹیان اور جہنگ کی مہم مین کرتا رہا اور جہنگ کی مہم مین اپنی شجاعت کے جلدو مین اوس نے جاگیر موہل اور دراج حاصل کی جو ضلع جہنگ مین ہین تہوڑے عرصہ کے بعد چنیوٹ کے محاصرہ مین وہ مجروح ہوا دوسرے کشمیر کی مہم مین ایک معرکہ مین وہ راجوڑی مین مارا گیا اوسکے تین بیٹے بہگوان سنگہ میگہ سنگہ اور تیغ سنگہ اوسکی وفات سے کچہ دن پہلے مہاراجہ کی سرکار مین نوکر ہوگئے تہے مگر دیا سنگہ پہلے ہی پہلے کشمیر کی مہم مین لڑا تہا اوسکے باپ کا علاقہ اوسکے نام واگذار ہوا مگر جب مہاراجہ لاہور کو واپس آیا تو یہہ سب علاقہ ضبط ہوگیا اور اور جاگیر دس ہزار روپیہ کی اوسکو دی گئی بعوض نوکری تیس سوارون کے بہگوان سنگہ کو علیحدہ جاگیر ملی میگہ سنگہ سنہ ۱۸۲۱ء مین منگلے مین مارا گیا جب وہ سردار ہری سنگہ نلوہ کے ماتحت خدمت کرتا تہا سنہ ۱۸۳۲ء مین عطر سنگہ دہونکل سنگہ کی بریگیڈ مین اور بعد ازان شیر سنگہ والی بریگیڈ مین جب وہ کشمیر سے واپس آئے ایجیٹن مقرر ہوا سنہ ۱۸۴۳ء مین دیا سنگہ کی جاگیر معہ اوسکے سردار جاگیر کی ضبط ہوئی یعنے سردار عطر سنگہ کالیانوالا کی جاگیر کے ساتہہ سردار عطر سنگہ سے مہاراجہ اس سبب سے ناراض ہوگئے تھے کہ اوس نے بنون جانے سے انکار کیا تہا مگر اوسکے پاس چار گانو جمعے تین ہزار کی واگذار رہی مگر جیسی

تہے پہلے منزلت اور ثروت اِس خاندان کو حاصل تہی پہر نہ ہوئی ❊
عطر سنگہ سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ کے ساتہہ کلو کو داسو والہ ڈیرہ مین زیر حکم بہادر سنگہ کرگیا اور تمام لاہور کے انقلابون مین وہان رہا اور اون انقلابون مین اوسکا جنرل اجیت سنگہ مارا گیا ستلج کی لڑائی خاندان مذکور کیواسطے مہلک ہوئی کیونکہ ایکدن مین فیروزشہر مین دیا سنگہ دیوان سنگہ اور مردان سنگہ مارے گئے جب سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ ہزارہ کا ناظم مقرر ہوا تو عطر سنگہ کو اوسکے ماتحت نوکری ملی تہی اور ۱۸۴۸ء مین اوسکے ساتہہ مفسد ہوگیا پشاور سے کوچ کرکے جب اوس نے اٹک کو عبور کیا سردار چتر سنگہ نے میجر لارنس صاحب اور اونکے عیال کو اوسکے سپرد کردیا کہ اونکو سردار نے قید کرلیا تہا اور حکم دیا کہ اونکو پوٹہوار کو لیجاوے چنانچہ عطر سنگہ اونکو اوس علاقہ مین لیگیا اور بعد اوسکے منہالہ اور راولپنڈی مین لیگیا اور وہان گجرات کی لڑائی کے بعد صاحبان ممدوح حکام انگریزی کے حوالہ کردئے گئے عطر سنگہ اِن قیدیون کے ساتہہ مہربانی اور لحاظ سے پیش آتا رہا اور ضبطی ملک کے بعد اوسکو چہہ سو روپیہ سال کی پنشن ملی جو اوسکو اب بہی ملتی ہے اوسکے سوتیلے بہائیون سنت سنگہ اور امیر سنگہ اور اونکی مان کو تین سو روپیہ پنشن ملتی ہے شیخوپورہ کے علاقہ مین جو دیہہ روسہ ہے وہ حسب حصص آبائے واجدادی اِس خاندان کے لوگون کے قبضہ مین ہے قابضان حال یہہ ہین - جواہر سنگہ - مہتاب سنگہ - عطر سنگہ - کیسر سنگہ - اور شیر سنگہ ❊

خاندان روہ

دوم

- ہردت سنگہ
  - ٹیک سنگہ
    - سکہا سنگہ
      - کاہن سنگہ
        - ساول سنگہ
        - بیساکہا سنگہ
        - پہلا سنگہ
        - ہری سنگہ
        - مقصدے سنگہ
        - ہردت سنگہ
        - گوردت سنگہ
          - ہیرا سنگہ
    - صاحب سنگہ

حال خاندان

ٹیک سنگہ سرداران بہنگی کا ملازم تہا اور اون سرداروں نے اوسکو دیہہ ویران لودہ پور ملا تہا ۱۷۹۴ء مین نظام الدینخان نے سکہون کو قصور سے نکال دیا تہا سکہا سنگہ ۲۸ سوار کا افسر اوسکے ملازمت مین ہوا اور ۱۸۰۳ء مین لڑائی مین مارا گیا اوسی عرصہ کے قریب صاحب سنگہ زمینداران بلبیر کے ساتہہ ایک تنازع مین مارا گیا +

۱۸۲۲ء مین الیارڈ صاحب پنجاب مین آئے اور مہاراجہ کی سرکار مین نوکر ہوئے اونکو حکم ہوا کہ ایک پلٹن ڈراگون کے بہرتی کرے اور کاہن سنگہ روسہ جنرل کے ماتحت تیس ۳۰ روپیہ ماہوار پر جمعدار مقرر ہوا دوسرے سال کاہن سنگہ اوسی رسالہ مین رسالدار مقرر ہوا اور سات برس اس عہدہ پر رہا ۱۸۲۹ء مین اوس نے ایسی اچہی خدمت سرحد پر کی کہ جنرل ونتورا صاحب کے سفارش سے کاہن سنگہ کو خاص پلٹن مین ایک ہزار روپیہ سال مواجب پر کمیدانی کا عہدہ ملا یعنے ۲۸۰ روپیہ نقد اور ۷۲۰ کی جاگیر موضع بلندی مین اپنے پلٹن کے ساتہہ ڈکلو اور ٹبہ اور اور مقامات مین کام دیتا رہا اور مہاراجہ شیر سنگہ نے اوس کا نقد مواجب آٹہہ سو روپیہ کر دیا اور بلندی کے علاوہ اوسکو موضع جودہ پور

اور چند چاہات رام پور مین جمعی ایکہزار روپیہ سالانہ کے بخشی مارچ ۱۸۴۴ع مین جب راجہ سوچیت سنگہ پر حملہ ہوا کانہ سنگہ کو سخت زخم بندوق سی چھاتی مین لگا اور ہیرا سنگہ نے جو اُس زمانہ مین وزیر تہا اُسکو کرنیل بنایا اور اُسکا مواجب ۶۱۲۰ روپیہ مقرر کیا ✦

جب ہیرا سنگہ کو فوج نے مار ڈالا تو کرنیل کانہ سنگہ کو جو راجہ ہیرا سنگہ کا آدمی سمجھا جاتا تھا اُسکے اپنی ہی سپاہ نے پلٹن مین سے نکالدیا اور وہ اُسکے بعد سردار شام سنگہ اٹاریوالہ کی سپاہ مین داخل ہوگیا جب وہ پلٹن دشمن کے مقابلہ پر سبہراون مین تہے سپاہیون نے دیکھکر کہ اپنے پُرانے کرنیل کے بغیر ہم نہین لڑ سکتے ہین اصرار کیا کہ وہ آکر ہماری افسری کرے چنانچہ وہ گیا اور تمام لڑائی مین کارہای نمایان کئے فیروز شہر کی لڑائی کے بعد فوج کی پنچایت نے اُسکو راجہ گلاب سنگہ کے پاس اسواسطے بہیجا تہا کہ راجہ موصوف بلا توقف چلا آوے مگر راجہ کے منصوبے اور تہے اوسنے زبانی بہت خواہش سے اظہار کیا کہ مین سکہون کی فتح کی دعا کرتا ہون اُسنے بظاہر بہانہ رسد بہیجنے کا کیا مگر خود منتظر اسباب کار رہا کہ دیکھیے انگریزون کی فتح ہوتی ہے یا سکہون کی اُسکی نہایت دلی یہہ خواہش تہی کہ سکہہ غارت ہوجاوین اور جب وہ بلا اندیشہ خاموش نرہ سکا تو وہ جمون سے سکہون کے ساتھ شامل ہونے کی نیت ظاہری سی روانہ ہوا مگر شاہدرہ مین جو قریب تین میل کے لاہور سے ہی وہ بڑی لڑائی کی خبر کا منتظر رہا اور جب وہ خبر پہونچی تو اوسنے لاہور پر قبضہ کرلیا اور مہاراجہ کو اپنی قابو مین کرلیا اور بعد اُسکے بطور دوست سرکار انگریزی کے قصور کو کوچ کرگیا اور وہان اپنی زمانہ مین نہایت زیرک اور سیانہ آدمی ہونیکا انعام یہہ لیا کہ بادشاہت کشمیر کی اوسکو ملی ۱۸۴۶ع مین راجہ لال سنگہ نے کہنا سنگہ کے نئی جاگیر ضبط کرلی مگر آتالیان دربار کے عہد مین اوسکا مواجب بڑہایا گیا اور ۲۴۰۰ روپیہ مقرر ہوا اور یہہ مواجب اوسکا ۱۸۴۸ع تک رہا کہ جب مفسدہ شروع ہوا ✦

اس زمانہ مین کانہ سنگہ پشاور مین دراگون سپاہ کا کرنیل تہا اور راولپنڈی مین آکے فوج کے ساتھ شامل ہوگیا یہہ شخص نہایت بہادر تہا اور سواری فوج کا نہایت تعریف کے لایق عہدہ دار تہا اور فوج مین اُسکا زور بہت تہا تمام مہم ۴۹-۱۸۴۸ع مین وہ نہایت شجاعت سے لڑتا رہا اور وہ سردار جواہر سنگہ نلوہ شاید دو ہی سردار نہایت دلچلی سکہون کی فوج مین تہے چلیانوالہ کے لڑائی کے بعد ایک بڑا مشورہ سکہہ سردارون کا ہوا اور کانہ سنگہ نے یہہ صلاح دی کہ سرکار انگریزی کی فوج پر کل فوج سکہان کے ساتھ شبخون مارا جاوے مگر اور سردارون نے اُسکو نہ مانا اور کانہ سنگہ نے تب یہہ صلاح دی کہ دوسرے روز صبحکو حملہ کیا جاوے سردار چتر سنگہ نے اُسکو نہ مانا اور یہہ بات بہتر سمجہی کہ گجرات کو کوچ کرین اور بعد اوسکے لاہور کیطرف جاوین کرنیل کانہ سنگہ نے

اُسکو کہا کہ تم فقط اسواسطے نہین لڑتے کہ تم ڈرتے ہو ایک لمحہ مین تلوارین میانون سے نکل پڑین مگر سرداران دیگر نے بیچ بچاؤ کر دیا اور کانہہ سنگہ جیتر سنگہ کو بہی کہکر کہ تم نطفہ حرام اور بزدل ہو خیمہ کو چہوڑ کر باہر چلا گیا اور اُسکے ساتھ جواہر سنگہ نلوہ بہی چلا گیا کہ فقط اِس سرداری نے کانہہ سنگہ کی بات کو بڑہایا تھا ❊

ضبطی ملک پنجاب کے بعد کرنیل کانہہ سنگہ کی جاگیر جاتی رہی مگر اوسکو چہہ سو روپیہ سال پنشن ملی اُسکا سب سے بڑا بیٹا پلٹن گائڈ کور مین جمعدار ہوا یہہ ایک ہوشیار جوان آدمی تھا مگر وہ ۱۸۵۶ع مین بسبب تپ کی جو پشاور مین ہوا مر گیا ❊

جب ۱۸۵۷ع مین مفسدہ شروع ہوا کانہہ سنگہ کو اول ہی اول صاحب چیف کمشنر نے دہلی کے سامنی لڑائی کے واسطی منتخب کیا اوس زمانہ مین کانہہ سنگہ بہت بیمار تھا اور پرانا زخم جو راجہ ہیرا سنگہ کے زمانہ مین کھایا تہا کُہل گیا تہا مگر اوسکو خواہش تہی کہ جس سرکار انگریزی کے مقابلہ مین وہ ایسی شجاعت سے لڑا تھا اب اُسکی طرف سے لڑے چنانچہ وہ فورًا دہلی کو ۱۵ سوار اور اٹھارہ آدمی پیادہ لیکر گیا اور گائیڈ پلٹن کے ساتھ جا شامل ہوا اور شہر کے فتح ہونے تک اوس پلٹن کے ہمراہ خدمت کرتا رہا جب ایکدفعہ دشمن شہر سے باہر نکلے اُسکو شانہ مین زخم سخت پہونچا اور اس زخم کے اذیت سی اوسکو کبہی بالکل شفا نہین ہوئی ❊

کانہہ سنگہ ۱۸۵۷ع مین دل وجان سے خدمت دیتا رہا جب زخم کے سبب سے وہ اِس لایق نہ رہا کہ لڑائی مین شامل رہے تو اوسنی خبر حاصل کرنیمین مصروفیت رکہی اور جو سکہہ غنیم کے ساتہہ تہے اونکو سرکار انگریزی کی طرف پہیرنے مین کوشش کرتا رہا چنانچہ چالیس سکہونسی زیادہ دشمن کی طرف سے پہر کر سرکار کیطرف آگئے ۱۸۵۸ع مین سرکار نے اوسکو علاوہ پنشن چھ سو روپیہ سال کے اسکا پرانا گانو بلندے جمعی سات سو روپیہ سال کا اوسکی حین حیات واگذار کیا اور ٹوڈہی پور سات سو روپیہ کی جمع کا دوسرا گانو اس شرط پر دیا کہ حین حیات اوسکے اور اوسکی بعد ایک اور پشت تک رہی اور گانو ملو بسبیل علی الدوام واگذار کیا اور دہلی مین محبوب علیخان کا ضبط کیا ہوا مکان جسکے قیمتی ۴ ہزار روپیہ کا اوسکو ملا سنہ ۱۸۶۴ع کانہہ سنگہ جون ۱۸۶۴ع مین مر گیا اور اُسکے دو بیٹے ہردت سنگہ اور گوردت سنگہ ہین ❊

خاندان روسه

تیغ سنگه

تیغ سنگه کرم سنگه کا بیٹا چار برس تک اضلاع مغربی وشمالی کے پولیس جنگی مین دوسرے ترپ مین رسالدار رہا مفسده کے زمانی مین اوس نے قابل تعریف خدمت کی اور اپریل ۱۸۵۹ء مین مرزاپور کے جنگل مین مفسدون کے ساتھ ایک لڑائی مین وہ سخت زخمی ہوا - اکتوبر ۱۸۶۱ء مین جب نئے پولیس کا انتظام ہوا تو تیغ سنگه برطرف ہوا یہه شخص فقط میدان جنگ مین ہی نامی نہ تھا بلکه چیده افسرون مین تھا اور اوسکی سپاہی اوسکا لحاظ رکھتے تھے اور اوسکو مانتے تھے اگرچه تیغ سنگه خاندان روسه مین سے ہے اوسکا رشته اون شاخون سے جنکے رئیس اب ہردت سنگه اور عطر سنگه ہین دور کا ہے ❖

خاندان فتح سنگہ سردار بہادر مراکہی والہ

- بوڑا سنگہ
  - جسا سنگہ
    - ندہان سنگہ
      - گوربخش سنگہ سنہ ۱۸۵۵ء مین مرگیا
        - دختر لعل سنگہ سردار جیت سنگہ کے بہائی سی شادی ہوئی سنہ ۱۸۶۲ء مین مرگئے
      - فتح سنگہ سنہ ۱۸۰۲ء مین پیدا ہوا
        - گوردت سنگہ سنہ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا
        - شیر سنگہ سنہ ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا
      - جودہ سنگہ سنہ ۱۸۵۵ء مین مرگیا
        - سردول سنگہ

حال خاندان

چہوٹی سی گانو مراکہا کو جو لاہور سے کچھ میل نیچے کی طرف راوی پر واقع ہے فتح سنگہ کے ایک بزرگ نے آباد کیا اور اُسکے اولاد کے پُشت سے وہان آباد ہے جب احمد شاہ دُرانی نے ۱۷۵۲ء مین تیسری دفعہ پنجاب پر حملہ کیا تو بوڑ سنگہ مراکہا اور دیہات متصلہ کا چودہری تہا مگر لاہور مین خبر پہونچی کہ مراکہا گویا آشیانہ قزاقون کا ہے اور احمد شاہ نے ایک دستہ فوج کا اوس گانو کے مسمار کرنیکو بہیجا یہہ کام اچہی طرح کیا گیا مراکہا پہونک دیا گیا مرد عورت اور بچے قتل کئے گئے اور بوڑ سنگہ اور اُسکا بیٹا جسا سنگہ جو اوس وقت گانو مین موجود نہ تہے فقط شاید دو ہی شخص زندہ باقی رہے خواہ بوڑ سنگہ کی گانو کا نام صحیح یا غلط بدنام تہا یہہ بات تحقیق ہے کہ اوسکی مسماری کے بعد وہ قزاقون کی ایک گروہ کے ساتہہ شامل ہوگیا اور ایک معرکہ مین مارا گیا جسا سنگہ اپنے باپ کا پیشہ قزاقی کرتا رہا اور اُسکو یہ افسری ایک گروہ سوار قزاقون کے کچھ فروغ حاصل ہوا اوسنی ڈسکہ پر جو ضلع سیالکوٹ مین ہے تصرف کرلیا اور وہان جاکر آباد ہوگیا سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے ساتہہ وہ ہمیشہ لڑتا رہتا تہا اور قصبہ امین آباد کے باشندون کے ساتہہ بہی جو قریب تہا لڑتا رہتا تہا ایک دفعہ امین آباد کے لوگ گروہ کثیر مین جمع ہوئی اور

اونہون نے قصبہ ڈسکہ پر ناگاہ حملہ کرکے بہت سا مال لوٹ لیا جبا سنگہ نے سوار لیکر اونکا تعاقب کیا اور سخت لڑائی کے بعد لوٹ واپس لی مگر جبا سنگہ مارا گیا اوسکا بیٹا ندہان سنگہ بہادر اور اولوالعزم تھا اور اوس نے اپنے علاقہ کو بہت بڑہایا گرد نواح کے سردار مہان سنگہ گوجرانوالہ والا اور صاحب سنگہ گجرات والہ پنجاب سنگہ سیالکوٹ والہ اور جودہ سنگہ وزیرآباد والہ اوسکی طاقت پر رشک لے گئے اور اوسکے ساتھہ ایسا برابر لڑتے رہے کہ ندہان سنگہ کہا کرتا تہا کہ ایک کنال زمین اوسکے علاقہ مین ایسی نہین جہان آدمی اور گہوڑی مارے نہین گئے +

۱۷۹۷ء مین جب شاہ زمان نے پنجاب پر حملہ کیا چند سردار ان مین سے جو اوسکے آنے سے خوش ہوئے سردار ندہان سنگہ تھا جسکو ایک نڈر اور حامی کی مدد کی ضرورت تہی وہ کابل کے بادشاہ سے کنارہ دریای چناب پر جا ملا اور بادشاہ اوسکے ساتھہ اچھی طرح سے پیش آیا تمام علاقہ اوسکا اوسکے پاس چھوڑا گیا اور لاہور اور وزیرآباد کا راہ کھلا رکھنے کیواسطے مامور کیا گیا اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد جب رنجیت سنگہ کو فروغ ہوا تو اوس نے ندہان سنگہ کو اپنے حضور مین طلب کیا مگر اِس بہادر سردار نے انکار کیا اور فقط ۱۸۱۰ء مین یہہ سردار ڈہائی سو سوار لیکر ملتان کی مہم مین مہاراجہ کے ساتھہ جانے کو راضی ہوا مہم کے ختم ہونیکے بعد ندہان سنگہ بخلاف حکم رنجیت سنگہ ڈسکہ کو واپس چلا گیا اور مہاراجہ نے اس سرکش سردار کو سزا دینے کا عزم کیا مہاراجہ نے قلعہ ڈسکہ کا محاصرہ کیا بڑی بہنگی توپ اوسکے اوپر لگائی یہہ توپ فقط بڑے نازک وقت کام مین لائی جاتی تہی ایک مہینے کے محاصرہ کے بعد ندہان سنگہ نے مجبوراً اطاعت قبول کی اور مہاراجہ نے جب اسکی حفاظت اور جان بخشی کا معرفت بابا ملکراج اور بیدی جمعیت سنگہ کی وعدہ کیا تو وہ لشکر مین آیا مگر خلاف وعدہ اوسکو گرفتار کرکے مہاراجہ نے پابجولان قید کیا گورو اس فسخ وعدہ کے سبب سے نہایت ناراض ہوئے اور رنجیت سنگہ پر دہرنا بیٹھی تاوقتیکہ مہاراجہ نے ندہان سنگہ کو رہا کردیا ندہان سنگہ فوراً کشمیر کو بہاگ گیا اور عطا محمد خان کے پاس جاکر نوکری کرلی مگر مہاراجہ نے اوسکو تہوڑے ہی عرصہ کے بعد واپس طلب کرلیا اور حصہ کلان اوسکے علاقہ کا بعوض خدمت سو سوار ونکے اوسکو واپس دیا ۱۸۲۲ء مین منکیرہ کے فتح کے بعد اوسکو بہارپور متصل ڈیرہ اسمعیلخان جمعی اسّی ہزار روپیہ ملا مگر یہہ علاقہ تہوڑے عرصہ کے بعد نواب کو واپس مل گیا اور ندہان سنگہ کو اوسکے عوض مین ایک جاگیر ہزارہ مین ملی جہان وہ کچھہ عرصہ تک رہا پائندہ خان کے ساتھہ ایک لڑائی کے بعد جسمین وہ سخت زخمی ہوا تہا ندہان سنگہ نے درخواست کی کہ ایسی تکلیف کی نوکری سے مین معاف ہون چنانچہ ۱۸۲۴ء مین

وہ ماتحت شاہزادہ کہڑک سنگہ کے مامور ہوا اور ۱۸۲۷ء مین ۱۷ روپیہ ماہوار مواجب پر گہوڑچڑہون مین بہرتی ہو گیا اس فوج مین وہ ۱۸۴۵ء تک رہا اوسکے بعد رکہا کو چلا گیا جہان وہ پانچ سال کے بعد مر گیا ✤

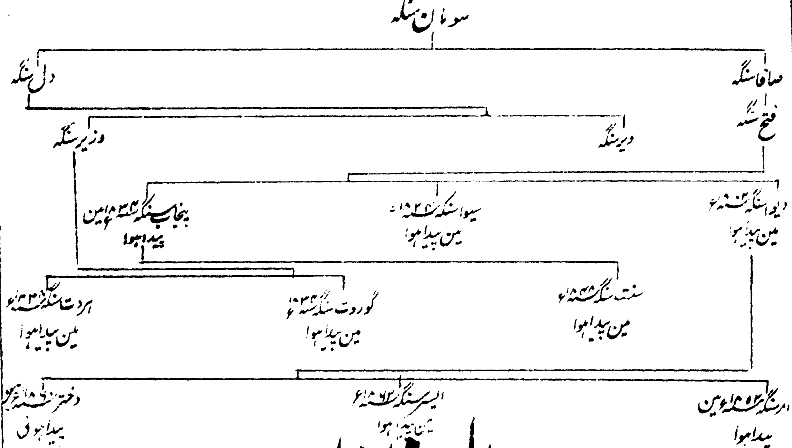
ندہان سنگہ بلقب مٹو یا اٹو کر مشہور تہا اور وجہ تسمیہ دو بتائی جاتی ہین ایک یہ کہ مٹو پنجابی ہٹ سے مشتق ہے جس کے معنی بہادری ہے دوسری وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ پنجاب مین اٹہہ آٹہ کو کہتے ہین اور روایت یہہ ہے کہ ایک عورت اس خاندان مین ایسی خوش نصیب تہی کہ اوسکے آٹہہ شوہر تہے مگر اس دوسرے وجہ تسمیہ کے واسطے کچھ سند اچھی نہین ہے ✤

سردار فتح سنگہ نے فوج کی نوکری اپنے باپ کی سپاہ مین شروع کی جسمین وہ ۱۸۳۵ء تک رہا اوسکے بعد وہ گہوڑچڑہون کلان مین بہرتی ہوا اور دو سال کے بعد دہنتی کے بریگیڈ مین سکہراج کے ماتحت مقرر ہوا وسمین اوسکا مشاہرہ نوی روپیہ تہا ۱۸۳۷ء مین فتح سنگہ مہاراج کے ساتہہ پشاور مین گیا جب دوست محمد خان کو مہاراجہ نے حکمت عملی سے زیر کیا اور ۱۸۴۴ء مین راجہ جن سنگہ رنگڑہ بنگلیہ کے ماتحت کلو کو بہیجا گیا جہان اوسوقت کچھ فساد تہا امام الدین خان کے ساتہہ وہ کشمیر کو گیا تہا اور راجہ ہیرا سنگہ کی وفات کے بعد راجوڑی اور پنچہہ کو ایک فساد کے فرد کرنیکو بہیجا گیا تہا ستلج کی لڑائی مین فتح سنگہ جنرل گلاب سنگہ پہو وندیہ کے ماتحت مہاراجہ اور شہر لاہور کی حفاظت کیواسطے لاہور مین رہا اور جب لڑائی ہو چکی تو وہ سورج مکہی نئی پلٹن کا کمیدان ہوا ۱۸۴۸ء مین وہ لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کے ساتہہ بنون کو بہیجا گیا اور ملتان کی تمام لڑائیوں مین خدمتگذار رہا کینری اور سدوسم کی لڑائیون مین وہ اپنی پلٹن کے ساتہہ خدمت کرتا رہا اور ملتان کے دونون محاصرون مین اوسکا اپنا اور اوسکے سپاہیون کا طریق نہایت اچھا رہا ۱۸۵۷ء مین وہ انبالہ مین پولیس پلٹن کا کمیدان تہا اور انبالہ اور دہلی مین اوس نے قابل تعریف خدمت کی ۱۸۶۲ء مین وہ برطرف ہوا اور ڈہائی سو روپیہ کی پنشن ماہوار اور چہہ سو ایکڑ زمین افتادہ اوسکو لکہووال مین ملی اسکے علاوہ اوسکے پاس مراکہی مین تین سو روپیہ کی جاگیر ہے جہان وہ رہتا ہے اور حقیقت زمینداری بہی اوس گانوکی اوسکی ہے ✤

گوردت سنگہ فتح سنگہ کا بیٹا پہلے سورج مکہی پلٹن مین تیس ۳۰ روپیہ کے مشاہرہ پر جمعدار مقرر ہوا تہا اوسکے بعد وہ صوبہ دار ہوا اور پانچوین پولیس پلٹن مین ڈیڑہ سو روپیہ کے مشاہرہ پر اجیٹن ہوا مگر ۱۸۶۲ء مین جب عموماً پولیس کی تخفیف ہوئی وہ ۱۵۰ روپیہ انعام پاکر برطرف ہوا اور اب سرکار کا نوکر نہین ہے ✤

جو وہ سنگہ فتح سنگہ کے سوتیلے بہائی نے اپنا مذہب اس سبب سے بدل ڈالا کہ اوسکے ذمہ کچھ قرض تہا جسکے ادا کرنیکی
اوسکو گنجایش نہ تہی اوس نے راولپنڈی مین ایک سوداگر سے ایک خوبصورت اور بیش قیمت گہوڑا خرید اتہا اور اوسکی
قیمت وہ ادا نکر سکا اوس نے اپنے باپ سے مدد طلب کی مگر ندہان سنگہ کے پاس روپیہ دینیکو نہ تہا آخر کار جب اوسنے
دیکہا کہ روپیہ قیمت کا مین نہین دے سکتا ہون اور گہوڑے کو بہی واپس دینا نہ چاہا تو وہ کابل کو سوار ہو کر چلا گیا
اور وہان مسلمان ہوگیا اور وہان ۱۸۵۵ء مین مرگیا اوسکا ایک بیٹا رہ دول سنگہ ہے جو فوج سرحد مین صوبہ دار ہے

خاندان سردار دیواسنگہ بہادر



حال خاندان

قریب پانچسو برس کے ہوئے فیروزپور کے ضلع مین ایک جٹ زمیندار گل نامی رہتا تہا جو رگہوبنسی راجپوت نسل مین سے تہا یہہ شخص ضرور کسیقدر متمول ہوگا کیونکہ وہ ایسا خوش نصیب تہا کہ دو جوروان اوسکی تہین اور سات کنیزین لیکن اگرچہ پکی عمر کا ہوگیا تہا اوسکی اولاد کچہہ نہ تہی آخر کار اوسکی ایک زوجہ حاملہ ہوئی اور زوجگان اوسکی تنگ ہوئین کہ اونہون نے یہہ خیال کیا کہ اونکا شوہر اوس عورت سے محبت کریگا جسکو بچہ اور شاید فرزند نرینہ اور وارث پیدا ہوگا چنانچہ جب لڑکا پیدا ہوا وہ اوسکو چورا کر جنگل مین لے گئین اور وہان چہوڑ آئین اس نیت سے کہ مرجاویگا اور اوسکی مان کے بستر پر ایک پتہر رکہدیا اور کہا کہ اوسکو یہہ پتہر پیدا ہوا ہے دوسرے دن خاندان کا بہاٹ جو جنگل مین پہرتا تہا یہہ دیکہکر کہ ایک شیر جوان دونون مین ستلج کے جنوب کیطرف کثرت سے تہے ایک نوزادہ بچہ کو چاٹ رہا ہے وہ یہہ چیز نادر دیکہنے کو گہر کو واپس گیا اور بہت سے آدمی ساتہہ لاکر شیر کو بہگا دیا اور بچے کو گل کے پاس لے آیا گل نے فریب اپنی عورتون کا دریافت کرلیا اور لڑکا جسکا نام شیر گل رکہا گیا وارث قرار دیا گیا اوسکے بعد اپنی کنیزون سے گل کو گیارہ لڑکے

اور پیدا ہوئے کہ اونکی اولاد اب بہی پنجاب کے اکثر مقامات مین ہے شیر گل کے چار فرزند تہے دو چہوٹے لاولد مر گئے مگر سب سے بڑے بیٹے سے جسکا نام رانا دہار تہا مشہور خاندان مجیٹھیہ پیدا ہوا ہے اور جو بل دوسرے بیٹے کی اولاد مین دیوا سنگہ بنیسوین پشت مین ہے اور نشان والی مثل کے بزرگ اوس سے پیدا ہوئے ہین اقوام جٹ مین گل اور شیر گل کے ابتدا کی یہہ روایت ہے +

ساون سنگہ دیوا سنگہ کا پڑدادا سنگت سنگہ نشان والا مثل کے رئیس کا تیسرے درجہ مین چچا زاد بہائی تہا اور نشان والی مثل مین ساون سنگہ خود بہی تہا اگرچہ معلوم نہین ہوتا ہے کہ ساون سنگہ جنگ کا شوق رکہتا ہو صافا سنگہ ایک اون سردارون مین سے تہا جنہون نے راجہ نابہہ جسونت سنگہ کے مقابلہ مین سونٹے مین بہت شجاعت سے جنگ کی تہی اور بعد ازان اوسکے اپنے قلعہ جہانگیر کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مقابلہ مین ۱۸۰۶ء مین جب مہاراجہ نے اوسکا محاصرہ کیا تہا تہانبا تہا قلعہ فتح ہو جاتا مگر بیدی صاحب نے جسکو صافا سنگہ نے اپنے جاگیر مین سے دسوان حصہ دیا تہا استادگی کی اور صاحب سنگہ نے رنجیت سنگہ سے محاصرہ اٹہوا دیا صافا سنگہ مہاراجہ کی نوکری منظور نہ کرتا تہا مگر اوسکے بیٹے فتح سنگہ نے مہاراجہ کی نوکری کر لی اور دیوان محکم چند کے زیر حکم بہت نامی سپاہی ہوا اوسکو جہانگیر برج اور بہرام پور جاگیر مین ملی اور علاوہ اس جاگیر کے مواجب بیش قرار نقد ملا وہ دیوان کرپارام کے ساتہہ کشمیر کو گیا تہا اور جبتک کرپارام وہان رہا اوسکے رشید متوسلون مین رہا جبتک کرپارام کشمیر سے واپس بلایا گیا سردار فتح سنگہ کی جاگیر جو ستلج سے شمال کیطرف تہی ضبط ہو گئی اور وہ علاقہ سونٹی کو جو آنز دے ستلج تہا چلا گیا اور اپنی وفات تک وہین رہا اگرچہ مہاراجہ نے کئی بار اوسکو لاہور مین واپس آنیکو بلایا +

دیوا سنگہ بہت کم عمر مین مہاراجہ کا نوکر ۱۸۱۶ء مین ہوا تہا وہ اپنے باپ کے ساتہہ کشمیر کو گیا تہا اور جب اوسکا باپ ستلج کے پار چلا گیا تو اوسکو ڈہائی سو سوارون کی افسری ملی اور علاقہ دریانہ اوسکے سپرد ہوا ڈیڑہ سال کے بعد وہ تابع تحت سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ کے مامور ہوا اور سردار نے اوسکو اپنے بہائی گوجر سنگہ کی پلٹن کا کمیدان بنایا جو خاندان مجیٹھیہ کا ناقص آدمی تہا ۱۸۳۱ء مین دیوا سنگہ گوجر سنگہ کے ساتہہ کلکتہ کو گیا جو بطور سفارت سوقیہ وعاملہ بہیجا گیا تہا جب وہان سے واپس آیا تو وہ دہونکل سنگہ والی رجمنٹ مین بدل کر کمیدان ہوا مگر وہ اپنی نئی پلٹن مین گیا نہین بلکہ سردار

لہنا سنگھ کے ساتھ رہا ۱۸۴۲ء مین وہ گورکھیہ پلٹن مین بدل گیا اور ہزارہ مین اوس پلٹن کے ساتھ نوکری کرتا رہا دربار کے عہد مین وہ ڈیرہ اسمعیلخان مین سورج مکھی پلٹن کا کمیدان رہا اور جب ملتان کا مفسدہ ہوا تو وہ اپنی پلٹن کو ساتھ لیکر لفٹنٹ اڈورڈس صاحب اور جنرل وین کورٹ لینڈٹ صاحب کے ساتھ شامل ہونیکو چلا گیا اور انکے ساتھ تمام مہم مین نوکری دیتا رہا کنیاری کی لڑائی مین وہ موجود تہا جو ۱۸ - جون ۱۸۴۸ء کو ہوئی تھی اور یکم جولائے سدوسم کی لڑائے مین بہی موجود تہا اور ملتان کے پہلے محاصرہ مین ہی موجود تہا جب کٹارمکھی رجمنٹ ناراض تہی اور مفسدون کے ساتھ شامل ہونیکو مستعد تہے دیوا سنگھ اوس پلٹن مین بدلا گیا اسواسطے کہ اوسکو بغاوت سے باز رکہے اور اوسکے بندوبست کو درست کرے ملتان کی فتح کے بعد وہ اپنی پلٹن کے ساتھ عیسیٰ خیل کو گیا اور وہان کئی معرکے وزیریون سے ہوے جسمین اوسکی مشہور بہادری اور ہمت نمایان ہوئی +

۱۸۵۳ء مین جب پنجاب مین جنگی پولیس ہتہا دیوا سنگھ ساتوین پولیس پلٹن امرتسر مین بہرتی کرنیکو اور اوسکے کمیدانی کیواسطے منتخب ہوا جب ۱۸۵۷ء کے مفسدہ ہونے پر ہندوستانی پلٹن کے امرتسر مین ہتہیار لئے گئے اوس نازک مقام مین فقط دیوا سنگھ کی ہی پلٹن ہتہیار بند رہی وہ ہندوستانی پلٹنون کی حفاظت کیواسطے جنگی ہتیار لئے گئے تہے شہر مین بندوبست رکہنے کو خزانہ کا پہرہ دینے کو اور حکام سیول کی مدد کو اور یہ کام بہت اچھی طرح اس سبب سے ہوا کہ دیوا سنگھ ہمت والا لایق اور حقیقت مین نمکحلال رہا دہلی مین نوکری کیواسطے اوس نے فوج بہرتی کرنے مین بہت مدد دی اور ۱۸۵۷ء ۱۸۵۸ء مین اوسنے نئے آدمی بہت بہرتی کئے اور ہندوستان کو نوکری کے واسطے بہیجے اپنی خدمات کے عوض مین دیوا سنگھ کو خطاب سردار بہادر کا ملا اور تنخواہ ذات بارہ سو روپیہ سال مقرر ہوئی +

یکم جنوری ۱۸۶۱ء کو جب پولیس کا نیا انتظام ہوا اور پرانا پولیس برطرف ہوا دیوا سنگھ سرکار کی نوکری سے بعد ایک دراز اور معزز نوکری فوج کے علیحدہ ہوگیا اوسکے واسطے خاص پنشن برطرفی تین ہزار روپیہ سال کی ملی اور چھہ سو ایکڑ افتادہ زمین اوسکو ملی کہ حق زمینداری اوسکا اوسکے خاندان مین بسبیل علے الدوام رہیگا +

خاندان کمیدان موتا سنگه سردار بهادر

کنهیا لعل ۱۸۰۶ء مین مرگیا

لچهمنداس ۱۸۲۰ء مین مرگیا

مولراج ۱۸۱۹ء مرگیا

موتا سنگه ۱۸۱۲ء مین پیدا هوا

سکهدیال ۱۸۵۵ء پیدا هوا | هردیال ۱۸۵۸ء مین پیدا هوا | سردیال ۱۸۶۸ء مین پیدا هوا

حال خاندان

کنهیالال موتا سنگه کا پردادا سردار سوبها سنگه کنهیه کا نوکر تها جو ایک تین سردارون مین سے تها جنهون نے مسلمان ناظم سے لاهور چهینا تها یهه شخص چهوٹی سی حیثیت کا آدمی تها اور جب رنجیت سنگه نے شهر پر تصرف کرلیا تو اوسنے نوکری چهوڑدی اور تهوڑے عرصه کے بعد مرگیا اوسکے فرزند لچهمنداس نے جب پنجاب مین نوکری نهین دیکهی تو وه کابل کو چلا گیا اور وهان معلم بن بیٹها مگر اپنے مرنے سے تین برس پهلے وه اپنے وطن کو واپس آیا اور مقام تیجا مین مفلوج هوکر ۱۸۲۰ء مین مرگیا اوسکا بیٹا مولراج اوس سے ایکسال پهلے مرچکا تها +

موتا سنگه مهاراجه کا ۱۸۳۲ء مین نوکر هوا اور کرنیل وین کورٹ لینڈٹ صاحب کی پلٹن مین بهرتی هوا تها ۱۸۴۳ء مین اوسکو کلکته والی پلٹن کی افسری ملی مگر ۱۸۴۲ء مین پهر کرنیل وین کورٹ لینڈٹ صاحب کے ماتحت مامور هوا ۱۸۴۴ء مین اوسکو اجنٹن کا عهده ملا ستلج کی لڑائی کے بعد اوسکی تبدیلی سورج مکهی پلٹن مین هوئی اور جب ملتان کا فساد هوا تو وه اس پلٹن مین اجنٹن تها اور ڈیره اسمعیلخان مین مامور تها تمام لڑائی مین اور ملتان کے دونون محاصرون مین وه کام دیتا رها اور پنجاب کی ضبطی پر وه ساتوین پولیس پلٹن کا اجیٹن هوا جسکے بهرتی کرنے مین اوس نے مدد کی تهی +

بہادر کرنیل سبحان خان کی وفات پر جو کمانیر کم پنجاب پولیس پلٹن کا تہا اور لاہور مین تہا موتا سنگہ اوسکی جگہہ مقرر ہوا یہہ تقرر ماہ ستمبر ۱۸۵۸ء مین پیش از فتح دہلی کے ہوا تہا اور موتا سنگہ کی نیکچلالی اور رسوخ سے کے ضرور بہت قدر ہوگئی کہ اوسکو انتخاب کرکے فقط ایک مسلح پلٹن پر حاکم کیا جو دار السلطنت پنجاب مین تہی اور میاںمیر کی چھاونی مین قریب جو ہے چار ہزار سپاہی ایسے تہے جو باغی ہوگئے تہے اور جنکے ہتہیار چھین لئے گئے تہے موتا سنگہ نے اپنی مشکل خدمتین اسطرح ادا کین کہ حکام اوس سے راضی رہے اوسکی پلٹن جیلخانہ کی حفاظت کرتے تہے اور خزانون اور سول کچہریون کی محافظت کرتی تہی اور شہر لاہور مین بندوبست اس پلٹن نے رکہا گوگیرہ کی ضلع مین جہان فساد ہوا تہا اوسکی پلٹن کے ایک ڈٹاجمنٹ نے اچھی طرح خدمت کی یکم جولائی ۱۸۶۱ء کو جنگی پولیس توڑ دیا گیا اور موتا سنگہ کی پلٹن کے آدمی سول پولیس مین منتقل ہوگئے پس کمیدان کی خدمتون کی ضرورت نہین رہی اور چونکہ وہ عمر رسیدہ آدمی تہا اوس نے نوکری چھوڑ دینی چاہے اور نوکری چہوڑ دی +

موتا سنگہ کو خطاب سردار بہادر کا ملا اور بحکم گورنمنٹ اعلی کشور ہند مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۸۶۱ء اوسکو تین ہزار روپیہ سالیانہ پنشن ملی جس مین الونس بہادری شامل تہے اور علاوہ اسکے اوسکو چہہ سو ایکڑ افتادہ اراضی ضلع لاہور مین ملی حق زمینداری اس اراضی کا اوسکے خاندان مین ہمیشہ کو رہیگا بعد وفات موتا سنگہ کے جمع مالگذاری اوس اراضی کی بابت سرکار مین لیجاویگی موتا سنگہ ایک چاہ کا جو مستی دروازہ کے باہر ہے مالک تہا کہ یہہ چاہ اوسکو پہلے سرکار انگریزی نے عطا کیا تہا موتا سنگہ ۱۸۶۸ء مین مرگیا +

خاندان شمس الدین خان قصوریہ

محمد حیات خان
- عثمان خان
  - مدد خان
  - عبدالرحمن خان
    - برہان خان
    - سبحان خان
    - سلطان خان
      - شمس الدین خان — دختر جسکی شادی عثمان خان سے ہوئی۔
      - قادر بخش خان
        - عثمان خان
          - سردار خان
  - سلیمان خان

حال خاندان

قریب ڈیڑہ سو برس کے ہوئے محمد حیات خان بہٹی راجپوت کی نسل مین سے ٹہٹہے کوٹہا مین جو اب قصور کے پاس ایک ویران گانوہی آباد ہوا اور کچھ بیوپار کرنے لگا قصور مین قریب دو سو برس اس سے پہلے پٹہان آکر آباد ہوے تہے اور پٹہان سردار نظام الدین خان کی نوکری مین تینون بیٹے محمد حیات خان کے داخل ہوئے اوس سردار کے نوکری مین یہہ شخص بہت لڑائیون مین لڑتے رہے اور چونیان مین جو بڑی لڑائی بادشاہی فوج اور قصور کے پٹہانون مین ہوئی سبحان خان مارا گیا لڑائی اسواسطے ہوئی تہی کہ پٹہانون نے باجگذاری سے انحراف کیا تہا ✣

نظام الدین خان کے مارے جانے کے بعد سلطان خان اوسکے بہائی قطب الدین خان کی نوکری مین رہا اور اسکے ساتہہ ممدوٹ کو چلا گیا جب قصور کو سنہ ۱۸۰۷ء مین رنجیت سنگہ نے فتح کرلیا اور اوسپر قبضہ کرلیا شمس الدین خان بہی بہت سال تک ممدوٹ کے رئیس کا نوکر تہا اور لاہور کے دربار مین رئیس ممدوٹ کی طرف سے وکیل رہتا تہا

تاوقتیکہ کسی قصور کے سبب سے اوسکو سرسری طور پر موقوف کردیا گیا اور وہ راجہ لعل سنگہ کا معتمد ہوگیا اس عہدہ پر
ستلج کی لڑائی کے وقت تہا اور راجہ لعل سنگہ اور انگریزی عہدہ دارون کے پاس پیغام وغیرہ لیجایا کرتا تہا +

چونکہ ۱۸۴۵ء مین جیسا طریق سکہہ سردارون کا تہا اوسکی نسبت مختلف روایتین ہین یہہ بات لکہنے کے لائق ہے
کہ حقیقت مین راجہ لعل سنگہ نے کسقدر خبر حکام انگریزی کو دی تہی اور سکہون کے سرکار سی اوسنے کسقدر دغا کی تہی +

۱۲- دسمبر ۱۸۴۵ء کو جب فوج سکہہ ستلج کو عبور کرتی تہی راجہ لعل سنگہ نے شمس الدین خان کو کپتان نکلسین صاحب کے
پاس فیروزپور مین بہیجا اور لکہہ بہیجا کہ آپ یقین رکہین کہ مین بہی اور مہارانی بہی سرکار انگریزی کے دوست ہین اور
دونون کی اس سے زیادہ اور کچہ خواہش نہین ہے کہ سکہہ غارت ہوجاوین راجہ نے کہہ بہیجا کہ مین اپنی فوج دو
دن تک فوج آئین سے ملنے نہ دونگا کہ مین آج آسل کو واپس کوچ کرچلا ہون اور دوسرے روز ہریکے جاونگا کپتان
نکلسین صاحب نے اسکا یہہ جواب دیا کہ ہم اسکی رپورٹ کرینگے مگر اس بات کی کچہہ پروا نہین کہ راجہ لعل سنگہ کی فوج سوار
فوج اپنے سے ملے یا نہین کیونکہ ایک کو یا دونو کو برابر ہی آسانی سے مار کر ہٹا دینگے دوسرے روز راجہ لعل سنگہ
نے یہہ پیغام بہیجا کہ مین فوج کو روک رکہونگا اس بہانہ سے کہ ہریکے مین پل تیار کرینگے اور دیکہینگے کہ دریا پایاب
کہان کہان ہے +

۱۶- دسمبر کو کپتان نکلسین صاحب نے یہہ خبر سنکر کہ گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف مدکی کے راہ سے آتے ہین شمس الدین خان
کو بلایا اور شمس الدین خان نے مثل سابق بیان کیا کہ میرا آقا راجہ لعل سنگہ سرکار انگریزی کا خیرخواہ ہے راجہ کا بعض
برگیڈون پر زور چلتا ہے اور اس برگیڈ کو مین گورنر جنرل کے اوپر حملہ نہ کرنے کے واسطے کوچ کردونگا اگر فوج
انگریزی باقی فوج پر حملہ کریگی کپتان نکلسین صاحب نے کہا کہ اگر راجہ کو اسقدر زور حقیقت مین حاصل ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے
تو وہ کام کرتا اور فقط موہنہ سے باتین نہ کرتا اور اوسکی خیرخواہی دیکہی جاویگی کہ آیا حسب بیان انکے آبد کوچ کرتا ہے یا نہین +

۱۸- تاریخ کو شمس الدین خان آیا اور اوسنے بیان کیا کہ راجہ فیروزشہر کو چلا گیا اور کپتان نکلسین صاحب نے اوسکو ایک خط میجر
براڈفٹ صاحب کے نام دیا اور یقین کیا جاتا ہے کہ وہ خط صاحب موصوف کو دیا گیا تہا اوس وقت کہ جب فوج بعد دوپہر کے

فیروزشہر مین ۲۱ تاریخ کو لڑائی پر جاتی تہی کیونکہ وہ خط صاحب کی جیب مین سے ۲۲ تاریخ کو جب اونکی لاش آئی ملا تہا*
۱۹ دسمبر کو موضع مدکی کی لڑائی کے ایکدن پیچہے راجہ لعل سنگہ نے ایک قاصد میجر برود فٹ صاحب کے پاس یہہ پیغام دیکر
بہیجا کہ جو کام میرے لایق ہو وہ کیا جاوے مگر میجر برود فٹ صاحب یہہ سمجہتے تہے کہ راجہ کا فقط یہہ مطلب تہا کہ دریافت کرے
کہ پہلے دن جو لڑائی ہوئی تہی اوسکا اثر کیا ہوا تہا چنانچہ صاحب نے راجہ کے قاصد کو ایک گارد کے ساتہہ کیمپ سے
باہر نکالدیا بعد اوسکے سبہراؤن کی لڑائی کے دو دن پیچہے تک راجہ کا کچہہ حال نہین سنا گیا فیروزشہر کی لڑائی مین
وہ ایک خشک خندق مین چہپا ہوا تہا مگر اوس نے یہہ مشہور کیا کہ مین مجروح ہوا ہون اور امرتسر کو چلا گیا اور لوگون کے
زبانی یہہ بات ہے کہ امرتسر مین وہ ایک تنور مین اسواسطے چہپا رہا کہ فوج کی اذیت سے بچ رہون کیونکہ فوج نے
اوسکے مار ڈالنے کی قسم کہائی تہی مگر مہارانی نے جب بہت اصرار کیا تو لعل سنگہ وسط جنوری مین فوج مین جاکر شامل ہوا

* سکہونکی فوج کی تعداد کا جو مدکی مین لڑی تہی مختلف اندازہ کیا گیا ہے لارڈ گوف صاحب نے اپنی چٹہی مورخہ ۱۹ دسمبر مین اوسکی تعداد کا اندازہ بقدر ۱۵ یا ۲۰ ہزار پیادے کے لکہا ہے اوسیقدر فوج سوار اور چالیس توپین مگر جو فوج لڑی تہی حقیقت مین اوسکی تعداد دونو آئین اور کشادہ ملاکر ۱۵ ہزار سے زیادہ نہ تہی جو فوج فیروزپور سے لعل سنگہ کے ساتہہ کوچ کرکے گئی تہی اور جس مین سے کسیقدر مدکی مین اور باقی کل فیروزشہر مین لڑی تہی اوسکی تعداد یہہ تہی*

فوج آئین

	پلٹن	سوار	توپ
برگیڈ فرانسیسی	۴	۲	۲۶
برگیڈ بہادر سنگہ	۴	۱	۱۶
برگیڈ مہتاب سنگہ	۴	۱	۱۸
کل	۱۲	۴	۶۰

فوج کشادہ سواری

چاریاری فوج کشادہ سواری	۲۵۰۰
اردلیان	۳۵۰۰
راجہ لعل سنگہ	۱۸۰۰
راجہ ہیرا سنگہ	۳۳۵۰
پنڈی والہ	۹۰۰
مولراج	۵۵۰
وطر سنگہ	۱۷۰۰
بیلا سنگہ موکل	۲۰۰
رام سنگہ	۵۰
ڈوگرا	۱۰۰
ہنگ	۱۰۰۰
گنڈا سنگہ	۱۶۲
میزان	۱۷۸۱۲
جنسی توپین	۲۸
زنبورتے	۲۵۰

یہہ تعداد سوا سردار تیج سنگہ کی فوج کے ہے جو بیس ہزار فوج کا حاکم تہا راجہ لعل سنگہ اپنے پیچہے فیروزپور مین ۵۶۰۰ آدمی پیادہ اور سوار چہوڑ گیا تہا*

اور ۱۸ فروری کو اوس نے شمس الدین خان کو میجر ہنری لارنس صاحب کیخدمت مین بہیجا اور ایک نقشہ سکہون کے مورچونکا بہیجا اور فوج سکہہ کی تعداد اور موقع کا مفصل حال لکہہ بہیجا یہہ حال جو لکہا تہا وہ صحیح تہا اگرچہ اتنی دیر مین پہونچا کہ اوس سے کچہہ فایدہ نہین ہوا فقط اتنی بات حاصل ہوئی کہ جو حال پہلے دریافت کیا گیا تھا اوسکی تصدیق ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ لعل سنگہ اگرچہ دل سے نمکحرام تہا مگر سرکار انگریزی کی اوسکی طرف سے کچہہ خدمت بن آئی یہہ تو شاید ہوا ہو کہ سکہہ کی فوج کیطرف سے اوس نے فیروزپور پر حملہ روکا ہو مگر اوسکے سوا کہ یہہ بہی تحقیق نہین ہے اوس نے کچہہ خدمت بہی نہین کی ❊

جب میجر لارنس صاحب رزیڈنٹ لاہور مین مقرر ہوئے شمس الدین خان دربار کیطرف سے وکیل مقرر ہوا اس غرض سے کہ جو خواہش اور تجویزین دربار کی ہون وہ صاحب رزیڈنٹ سے کہتا رہے سنہ ۱۸۴۶ء مین اوس نے اچھی خدمت کی اور چیلیانوالہ کی لڑائی مین موجود تہا ❊

جولائی سنہ ۱۸۴۶ء مین اوسکو پانچہزار روپیہ انعام ملا اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد جب اوسکی جاگیر ضبط ہوئی تو اوسکے ڈہائی ہزار روپیہ سال کی پنشن مقرر ہوئی شمس الدین خان قصور مین رہتا ہے اور اوسکا بڑا دوست ملک خیر الدین خان بہی اوسی جگہہ رہتا تہا دونون خاندان رئیس ممدوٹ کے نوکر تہے دونو کے علاقے نواب جمال الدین خان نے چھین لئے تہے اور دونو اوس زمانہ سے جانی دشمن اوس خاندان کے تہے جب جمال الدین خان حیات تہا ان دونون نے اپنے حتی المقدور اوسکو مضرت پہونچانیکو بہت کوشش کی اور اوسکے بیٹون کے فریق مین شامل ہوگئے کہ اوسکے بیٹے علانیہ اوسکے ساتہہ لڑ بیٹہے تہے ❊

عثمان خان شمس الدین خان کا بہتیجا بہادر آدمی اور اچھا سپاہی ہے سنہ ۱۸۵۷ء مین اوسکو ایک ترپ سواری کا کمانڈر تہا جو اوسکے چچا نے بہرتی کیا تہا اوسکے بعد وہ پولیس مین نوکری کرتا رہا پرانے انتظام مین وہ رسالدار تہا اور نئے انتظام مین وہ انسپکٹر ہوا سنہ ۱۸۶۲ء مین وہ برخاست ہوا جب جماعہ پولیس کی تخفیف ہوئی اور ایمانداری اور ہمت کیواسطے نہایت تعریف حاصل کی ❊

سردار سُرجن سنگہ موکل

سندہا سنگہ
- ٹہاکر سنگہ سنہ ۱۸۰۷ء مین مرگیا
  - گور سنگہ سنہ ۱۸۳۹ء مین مرگیا
    - خزان سنگہ
    - گیان سنگہ
      - گودر سنگہ سنہ ۱۸۲۶ء مین پیدا ہوا
      - ساون سنگہ سنہ ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوا
      - گوردت سنگہ سنہ ۱۸۳۵ء مین پیدا ہوا
  - صوبا سنگہ
    - کانہہ سنگہ
      - مانا سنگہ
        - نرائن سنگہ سنہ ۱۸۴۹ء مین پیدا ہوا
        - پرتاب سنگہ سنہ ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوا
        - لعل سنگہ سنہ ۱۸۵۴ء مین پیدا ہوا
      - بُدہا سنگہ
        - سند سنگہ سنہ ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوا
  - جونت سنگہ
    - بیلا سنگہ سنہ ۱۸۴۶ء مین مرگیا
      - سُرجن سنگہ سنہ ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا
        - چتر سنگہ سنہ ۱۸۸۴ء مین پیدا ہوا
        - فوجدار سنگہ سنہ ۱۸۸۲ء مین پیدا ہوا
        - نراندر سنگہ سنہ ۱۸۸۵ء مین پیدا ہوا
    - گورکہہ سنگہ سنہ ۱۸۴۴ء مین مرگیا
      - دختر — سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ سے شادی ہوئی
- کور سنگہ
  - جودہ سنگہ
    - مقدم سنگہ
      - ملکم سنگہ
      - کیسر سنگہ
  - نودہ سنگہ

حال خاندان

خاندان موکل کو جو سندہو جٹ کی قوم مین سے ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی سلطنت مین بہت اقتدار حاصل ہوا

سِکہہ سرداروں مین سے یہہ خاندان نیا گنا جاتا ہے اور یہہ بات کہ اونکو زمین اور دولت حاصل ہوئی زیادہ تر اِس سبب سے حاصل ہوئی کہ اونکو لڑائی مین بہت قوت اور زور تھا نہ ہوشیاری کے باعث سے +

سندا سنگہ ایک جٹ گنوار تہا اور سات بیٹون کا باپ تہا ان مین سے فقط دو بیٹون کی اولاد کا شجرہ لکہا گیا ہے اسواسطے کہ اون بیٹون مین سے فقط دوہی نامی ہوئے تہے اوسکی ایک ہی بیٹی کوران نامی تہی جسکی شادی اوسنے سردار لعل سنگہ سے کی تہی جو باکپٹن مین ایک جاگیردار تہا اوسنے اپنے سالون کو نوکر رکہہ لیا اور وہ سب اسکے پیچہے قزاقی کی مہمون مین سوار ہوکر جاتے تہے جبتک کہ اونکی بہین نے اپنے شوہر کے زور کا رشک کہا کر اونکو نکلوا دیا جونت سنگہ اپنے چچا زاد بہائیون کے ساتہہ لاہور مین آیا اور رنجیت سنگہ کا نوکر ہوگیا کچہہ عرصہ تک اونکو فروغ نہین ہوا مگر بسبب کی خونریز لڑائی مین جو جولائی ١٨١٣ع مین اٹک کے پاس ہوئی تہی اور جس مین دیوان محکمچند افغان وزیر کے ساتہہ لڑا تہا یہہ سب بہائی جن مین سے چہہ لڑائی مین شریک تہے ایسے نمایان کام کرتے رہے اور ایسی بہادری اور طاقت اونسے عیان ہوئی کہ مہاراجہ نے اونکو رنگیل پور کی جاگیر جمعی ڈہائی ہزار روپیہ کی دی اور جونت سنگہ کو جسنے خصوصًا نمایان خدمت کی تہی پانچ گانو ضلع گجرات مین تینتس ہزار روپیہ کی ١٥٠ سوار کی نوکری کی شرط پر دئیے اور اوسکے بہائی اُسکے تحت حکم مامور کئیے گئے ١٨١٨ع مین وہ ملتان مین نوکری دیتا رہا اور دوسرے سال کشمیر مین جہان برچہی سے پہلو مین اوسکو سخت زخم پہونچا اِس زخم کے عوض مین اوسکو کشمیر کے محاصل مین سے اڈہائی ہزار روپیہ کی تنخواہ ہوگئی ایک دفعہ اِس خاندان کی جاگیر ایک لاکہہ ٥٢٣ روپیہ کی ہوگئی معہ دو ہزار روپیہ کے سردار لعل سنگہ کے علاقہ مین سے جو اونکا مہربان رشتہ دار تہا +

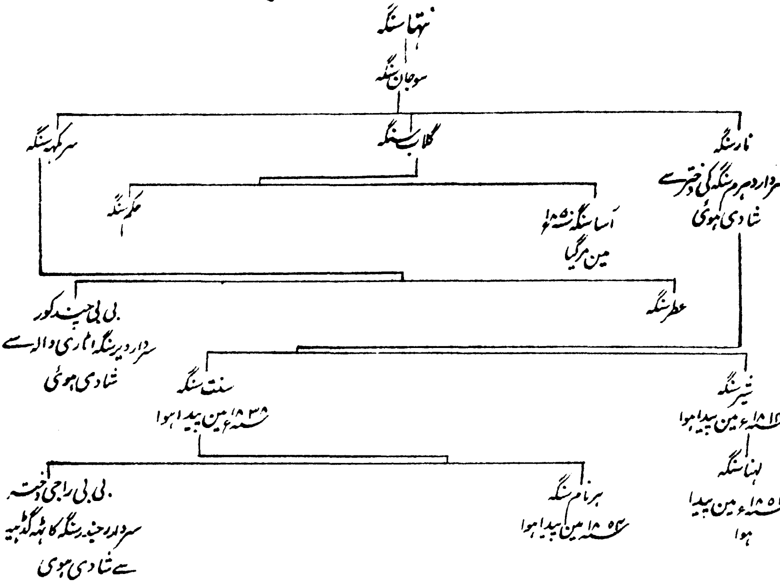
مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد جو ١٨٣٩ع مین واقع ہوئے اور جونت سنگہ کی وفات کے بعد جو ١٨٤٠ع مین ہوئے خاندان موکل کی جاگیر برابر قایم رہی جو جاگیر خاص جونت سنگہ کی تہی وہ اوسکے دو بیٹون بلا سنگہ اور گوکہہ سنگہ کے نام واگذار رہی کیونکہ ١٨٣٩ع مین علاقہ آپسمین تقسیم ہوگیا تہا مگر اون سے اڈہائی سو سوارون کے عوض مین سو سوارون کی نوکری بیجانی مقرر ہوئی اور دونو بہائی شہزادہ نونہال سنگہ کے ماتحت ہوئے اون مین آپسمین اتفاق اچہا نرہا بڑے بہائی کو چہوٹے کی نسبت یہہ شبہہ ہوا کہ وہ فقط جاگیر مین سے ہی کلان حصہ نہین چاہتا ہے بلکہ سرداری بہی آپ لینی چاہتا ہے

راجہ ہیرا سنگہ اوس زمانی مین وزیر تہا اور سردار بیلا سنگہ نے جب تیس ہزار روپیہ نذرانہ نہ دیا تو راجہ نے اوسکو سرداری و جاگیر
پر قایم رکہا اور گورمکہ سنگہ کو ایسا غم اس سبب سے ہوا کہ ۱۸۴۵ء مین تہوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ غم کے سبب سے مرگیا جب پہلے
پنجاب کی لڑائی ہوی تو سرجن سنگہ اور بیلا سنگہ دو سو سوار لیکر فوج کے ساتہ شامل ہوئے اور جو فوج موضع مدکی اور فیروزشہر
کی طرف آگے بڑہے اوسکے ساتہ موجود تہے دونون سردار اون مین موجود تہے اور بیلا سنگہ جسکو سخت زخم ہوگیا
ستلج مین ڈوب گیا اس بیہودہ عزم مین کہ جب کشتیون کا پل ٹوٹ گیا تو دریا سے پایاب اوتر جاوے کئی دن تک اوسکے
نوکر اوسکی لاش کو ڈہونڈہتے رہے مگر اوسکی لاش ملی نہین جب راجہ لعل سنگہ لاہور مین لیکا وزیر ہوگیا تو قریب نصف
بیلا سنگہ کی جاگیر ضبط ہوئی مگر پہر بہی سورجن سنگہ کے پاس ۳۸۰۰۰ ہزار روپیہ کی جاگیر رہی جسمین ۹۸۰۰ کی جاگیر
کے ساتہ ۱۶۳ سوارون کی نوکری کی شرط لگی ہوئی تہی سورجن سنگہ کے قبضہ مین یہہ جاگیر ۱۸۴۹ء تک رہی اوس
سال مین جب وہ اپنے چچازاد بہائی خزان سنگہ کے ساتہ مفسدون کے ساتہ شامل ہوگیا تو اوسکی جاگیر ضبط ہوگئی و
سوائے رنگیل پور جمعی ایکہزار روپیہ کے جو سردار گورمکہ سنگہ کے مرنے پر اوسکی بیوہ اور دختر کے گذارہ کیواسطے
مقرر ہوئی تہی یہہ جاگیر بیوہ یعنے اندر کور کے نام واگذار ہوئی خزان سنگہ کو ۵۰ روپیہ کی پنشن ملی اور مقدم سنگہ کو
۲۷ روپیہ کی کہ یہہ پنشن وہ ابتک کہاتے ہین سردار سورجن سنگہ کی پنشن ۱۲سو روپیہ پارچہ ۱۸۶۶ء مین جب وہ مرا ضبط سرکار
ہوئی جونت سنگہ کے خاندان کی دونون شاخون مین آپسمین بہت عداوت ہے کیونکہ ایسا یقین اس خاندان کے لوگون کو
ہے کہ سردار گورمکہ سنگہ کی جان اوسکے بڑے بہائی کی جادو کرانے کے سبب سے گئی +

۱۸۵۸ء مین مانا سنگہ پانچوین باندہ کے پولیس جنگی مین رسالدار مقرر ہوا اوس رسالہ مین وہ ۱۸۶۱ء تک رہا ستمبر ۱۸۵۹ء مین
اوس نے فروغ اسواسطے پایا کہ اپنے ترپ کو اپنے غنیم کے اوپر چڑہا کر بہت خوش اسلوبی سے لیگیا حالانکہ تعداد
مین دشمن کی سپاہ بہت تہی اور اس موقع پر اوسکے سر مین زخم آیا تہا اور اوسکا گہوڑا اوسکے نیچے زخمی ہوا مگر وہ
ایک اور گہوڑے پر سوار ہوکر سب سے آگے تعاقب مین دشمن کے دوڑا ۱۸۶۱ء مین جب تخفیف پولیس کے وقت
وہ برطرف کیا گیا تو وہ موکل کے گرد نواح کے ۲۰ دیہات کا ذیلدار یعنے افسر پولیس بلا تنخواہ مقرر ہوا اور ۱۸۶۲ء مین
اوسکو ۲۷۰ ایکڑ زمین رکہہ مودکے مین چونیان کے متصل ملی گوردسنگہ ہاڈسن صاحب کے رسالہ کے چوتہے ترپ کا رسالدار

تہا اور دو برس سے زیادہ اوس رسالہ مین قابل تعریف خدمت دیتا رہا جب مارچ سنہ ۱۸۴۶ء مین اوسکا ترپ برطرف
کر دیا گیا تو وہ بہی برخاست ہوا جب چین کی لڑائی شروع ہوئی تو گودر سنگھ نے درخواست خدمتگذاری کی کی مگر اوس
وقت فین صاحب کے رسالہ مین کوئی جگہہ خالی نہ تہی اور اوسکو نوکری نہین ملی اوسکو مودکے کی رکہہ مین ۵ ایکڑ اراضی
اوسوقت ملی جب اوسکی چچازاد بہائی مانا سنگہ کو ملی تہی مقدم سنگہ بہی سرکار انگریزی کی نوکری مین سنہ ۱۸۵۸ء مین
رسالدار تہا اور جب وہ نوکری سے علیحدہ ہوا تو اوسکو بہی سو ایکڑ زمین ملی بدہا سنگہ مانا سنگہ کا بہائی باندہ کے
پولیس مین دفعدار تہا جب اوس پولیس کی تخفیف سنہ ۱۸۶۱ء مین ہوئی تو برطرف ہوگیا یہہ خاندان موکل مین جو ضلع
لاہور مین ہے رہتا ہے نصف گانون کی اونکی زمینداری ہے اور علاوہ اسکے تین پٹیان اونکی قلعہ جونت سنگہ
مین اور تین سو ایکڑ زمین سلطان کی مین ہے +

سردار نار سنگھ ایمہ والیہ



حال خاندان

سنہ ۱۷۳۰ء کے قریب تہا سنگھ اوپل جٹ نے اپنے گہر لکہر کے واقع ضلع گورداسپور کو چھوڑ کر امرتسر مین آکر ایک ویران گانو پہر آباد کیا جسکا نام اوسنے بمقابلہ حقوق پُرانے باشندون کے ایمہ رکھا جسکے معنے حق زمینداری ہین اوسکے بیٹے سوجان سنگھ کو ورثہ مین فقط یہی گانون نہین بلکہ اوس کے چچا دل سنگھ کی جاگیر بہی ملی کردل سنگھ سردار سیوا سنگھ اولکھہ والے سے ایک تنازع مین مارا گیا تھا یہ علاقہ کلان تہا اوس مین کئی گانو ڈسکہ پسرور - اور اجنالہ کے پرگنہ مین شامل تھے *

سنہ ۱۷۸۳ء* کے قحط کے سال مین سوجان سنگہ نے چھار باجوہ واقع ضلع سیالکوٹ پر بیج راج دیو راجہ رنجیت دیو کے فرزند سے چھین کر قبضہ کر لیا وہ بھنگی کی مثل کے ساتھہ متعلق تھا اور سردار کرم سنگہ کے ماتحت لڑتا رہا تھا سوجان سنگہ ۱۷۹۹ء مین مرگیا اور اوسکا سب سے بڑا بیٹا نارسنگہ جو اوسوقت ہنوز کم عمر تھا سردار گلاب سنگہ بھنگی کے ساتھہ شامل ہوگیا جو اوس مثل کا رئیس تھا جو بعد فتح لاہور کے رنجیت سنگہ کے مخالف تھے رنجیت سنگہ کے اوپر ایک مہم کی تیاری ہوئی اور اوسمین نارسنگہ شریک ہوا مگر سردار گلاب سنگہ کثرت عیاشی سے کوہانی مین مرگیا اور مہم ٹوٹ گئی +

اسکے تھوڑے عرصہ کے بعد ۱۸۰۳ء مین نارسنگہ رنجیت سنگہ کے متفق ہوگیا اور پنڈی بھٹیان کی مہم مین اوسکے ہمراہ گیا اور پھر پیچھے پٹھان کوٹ کے اوپر جو مہم ہوئی اور قلعہ کلر کے اوپر جو چڑھائی ہوئی اوسمین شامل ہوا اس قلعہ مین جودہ سنگہ اٹاریوالہ بہت بہادری سے لڑا تھا ۱۸۰۸ء مین نارسنگہ رنجیت سنگہ کے ساتھہ راجہ سنسار چند کٹوچ کی لڑائی مین گیا سنسار چند نے دوآبہ جالندہر کے کسی حلقہ پر تصرف کر لینا چاہا تھا مگر ہوشیارپور کے متصل اوسکو شکست ہوئی تھی اور وہ مجبور پہاڑ کو واپس چلا گیا دوسری مہم جسمین نارسنگہ شریک رہا حافظ احمد خان جھنگ والے کے اوپر ہوئی تھی جسمین حافظ احمد خان اسیر ہوا اور اوسکا علاقہ ضبط ہوا۔ ملتان پر جو پہلے مہم ہوئی ناکامیاب رہی اوسمین نارسنگہ شریک تھا اور دونو کشمیر کی مہمون مین دیوان رام دیال کے ماتحت شہزادہ کہڑک سنگہ کے ڈیرہ مین اور کشمیر کی فتح پر اوسکو چودہ ہزار روپیہ کی جاگیر سانبا علاقہ جمون مین ملی تھی ۱۸۲۳ء مین وہ ٹہیری کی لڑائی مین لڑتا رہا اور سردار ہری سنگہ نلوہ کے زیر حکم بمقام ناڑہ لڑا ۱۸۳۵-۳۶ء مین سکھہ کی فوج کے ساتھہ زیر حکم شہزادہ کہڑک سنگہ اوس مہم مین شریک ہوا جو مٹھن کوٹ کے مزاریون کی اوپر ہوئی تھی +

جب جواہر سنگہ وزیر ہوا نارسنگہ پر بڑی مہربانی رہی کیونکہ نارسنگہ کی دوسری شادی مہارانی جندان کی ایک خالہ سے ہوئی تھی اور مہارانی جندان جواہر سنگہ کی بہن تھی اوسکو ایک ہاتھی معہ ساز طلاء ملا مولراجیہ کی جمعیت کا کمیدان ہوا اور سانبا کے سردار کے ساتھہ سرکشون کے اوپر بھیجا گیا جنہون نے علاقہ بھالیہ گجرات مین لوٹنا شروع

* سنہ ۱۷۸۳ء کا ایسا سخت قحط تھا کہ پنجاب مین اور ویسا قحط کسیکی یاد مین نہین ہے تین ناقص سالون مین سے یہہ سال اخیر تھا ہزارون آدمی فاقہ سے مرگئے اور بہتا سے کشمیر اور ہندوستان کو چلے گئے لوگون مین یہہ سال چالی مشہور ہے کہ وہ سال سمت ۱۸۴۰ تھا +

کیا تھا اور کیر صاحب کو جو ایک تیرتھہ کی جگہہ ہے جہان گورو نانک کیر یعنے چوہون کی اوکہاڑی ہوئی مٹی پر سوئے ہتے لوٹ لیا ہتا سرکشی جلدی فرو ہوی اور جو لوٹ اوہنون نے کی تہی بہت سی اوسمین سے واپس لے گئے +

ستلج کی لڑائی مین نارسنگہ سردار رنجودہ سنگہ مجیٹھیہ کے ماتحت نوکری دیتا رہا ملتان کے فساد مین وہ سرکار کا نمکحلال رہا اور اوسکے سوار بہی نمکحلال رہے اور مصر لیا رام کے ماتحت پنڈ دادنخان کو بہیجا گیا مصر لیا رام کان نمک کا مہتمم تہا وہ راجہ دینا ناتھ کے ساتھ لاہور کو واپس آیا جب راجہ دینا ناتہہ چتر سنگہ کو فہمائش کرنیکو گیا تہا اور بے نیل مرام واپس آیا تہا ۱۸۲۵ء سے جب سردار نارسنگہ کی کلان جاگیر ضبط ہوئی تہی اوسکے پاس جاگیر فقط ۲۲۰۰ دو ہزار دو سو روپیہ اور نقد مواجب اوسکا ۲۷۶۱ روپیہ رہا تہا یعنے کل ۵۹۶۱ روپیہ اوسکی جاگیر ۱۸۴۹ء مین تا حین حیات اوسکی واگذار ہوئی +

گلاب سنگہ نارسنگہ کا بھائی مولراجیہ رجمنٹ مین پانسو روپیہ سال کے مواجب پر نوکر تہا اوسکی دختر کی شادی سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ سے ہوئی تھی مگر شادی کے بعد چھہ مہینے کے اندر مرگئی تہی تیسرا بہائی سر مکہہ سنگہ تھوڑے عمر مین مرگیا تہا +

چنداسنگہ کلال والہ

- دیوان سنگہ
  - دہیان سنگہ
    - جرات سنگہ
      - امر سنگہ
    - جودہ سنگہ ۱۸۲۲ء مین مرگیا سردار صاحب سنگہ گجراتیہ کی دختر کے ساتہہ شادی ہوئی
      - کہیم کور
    - ندہان سنگہ
      - دساوہ سنگہ

(جودہ سنگہ و امر سنگہ کی اولاد:)

- گوردت سنگہ ۱۸۵۸ء مین مرگیا
  - بہگوان سنگہ سردار ہردت سنگہ پڈانیہ کی دختر کے ساتہہ شادی ہوئی
  - دختر سردار تیجسنگہ اٹاریوالہ کے ساتہہ شادی ہوئی
- چنداسنگہ
- اروڑ سنگہ
  - کشن سنگہ
- ڈہلا سنگہ

حال خاندان

ہری سنگہ بڑے سردار بھنگی کا کوئی بیٹا نہین تہا اوس نے دیوان سنگہ کو متبنی کرلیا اور ۱۷۶۲ء کے قریب اوس نے دیوان سنگہ کو اپنے کلان علاقہ کے نصف حصہ کا وارث بنایا ہری سنگہ کے علاقہ مین کلال والہ - آکر - بان والہ - چک رامداس - چوبارہ اور دیگر تعلقات اضلاع سیالکوٹ اور امرتسر مین تہے دیوان سنگہ ہی لاولد مرا - ۲۵ برس وہ سردار رہا اور گورمتہ یعنے خالصہ کے اعلی پنچایت نے دہنا سنگہ کو جو دور کا رشتہ دار تہا اوسکا جانشین کیا دہنا سنگہ ۱۷۹۳ء تک قابض رہا اور اوسکے وفات کے بعد اوسکا بیٹا سردار جودہ سنگہ علاقہ پر متصرف ہوا جودہ سنگہ کی شادی سردار صاحب سنگہ گجراتیہ کی دختر سے ہوئی تہی جو رقیب اور دشمن رنجیت سنگہ کا تہا اور اس رشتہ داری کے سبب سے اور نیز اپنی ملک کے بڑہانیکی خواہش سے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جودہ سنگہ سے لڑکر اوسکے علاقہ کا کچھ حصہ اپنے ملک مین ملالیا جمعی قریب ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کا جسمین تہرہ

چک راماس اور قلعہ راجو سنگہ شامل تہے سردار صاحب سنگہ نے اپنے داماد کو اس نقصان کی بابت تسلی دینے کو اوسکو علاقہ کڑیال نوالہ ضلع گجرات مین دیدیا مگر سنہ ۱۸۱۵ء مین رنجیت سنگہ نے پہر کلال والہ پر حملہ کیا اور جودہ سنگہ نے تہوڑے سے مقابلہ کے بعد مجبور ہوکر اطاعت قبول کی اور پانچہزار روپیہ نذرانہ دیا اس اطاعت سے مہاراجہ راضی ہوگیا اور اوسکے پاس مہاراجہ نے ساٹھہ ہزار روپیہ کی جاگیر رکہی +

سنہ ۱۸۱۶ء مین مہاراجہ نے اپنے فرزند شہزادہ کہڑک سنگہ کی شادی کہیم کور کے ساتہہ کردی جو فقط ایک ہی اولاد جودہ سنگہ کی تہی باوجودیکہ صاحب سنگہ گورانیہ اصرار کرتا رہا اور کہتا رہا کہ یہہ شادی خلاف رسم جٹون کے ہو گئی کیونکہ صاحب سنگہ کی شادی مہان سنگہ کی ہمشیرہ سے جو مہاراجہ کا باپ تہا ہوئی تہی جودہ سنگہ اوسی سال مین مرگیا اور اوسکی بیوہ نے ندہان سنگہ جودہ سنگہ کے بہائی سے درخواست کی کہ اوسکی اوپر چادر ڈال لے جو جٹون مین ایک عام رسم شادی کی ہے مگر اوسنے انکار کیا اور عورت نے رنج کہا کر دربار مین جو اوسکو زور تہا اوسکے ذریعہ سے اپنے شوہر کے چچا زاد بہائی کو کل جائداد علاقہ کے اہتمام کا دلوا دیا +

امر سنگہ شام سوٹہار جمٹ مین صوبہ دار رہا تہا اور کہیم کور کی جاگیر کے اہتمام مین اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا گوردت سنگہ مقرر ہوا جو اس طرح سے حقیقت مین جاگیر دار بنگیا جب سنہ ۱۸۴۸ء کا مفسدہ ہوا چندا سنگہ ڈیرہ اسمعیل خان مین زیر حکم جنرل کورٹلنڈت کے نائب عدالتی تہا چندا سنگہ فورًا کلال والہ کو چلا گیا اور وہان اپنی بہائی گوردت سنگہ کے ساتہہ اوسنے قلعہ کو جو بہت مضبوط تہا لڑنے کے قابل بنانا شروع کیا کہ جالندہر کے جنگ کی فوج زیر حکم جنرل وہلر صاحب کے اوس قلعہ کے اوپر پہنچی گئی اور ۲۳ نومبر کو وہ قلعہ سر ہوا اور سرکشون کے قریب تین سو آدمی ضائع ہوئے چندا سنگہ یا گوردت سنگہ کو کسیکو پنشن نہین ملی رانی کہیم کور اگرچہ اس فساد مین بالکل شریک تہے مگر اوسکے رتبہ اور جامہ نسوانیت کی سبب سے اوسکا لحاظ کیا گیا اوسکی جاگیر ضبط ہوئی مگر اوسکو ۲۴۰۰ روپیہ کی پنشن مقرر ہو کر ملی کہ اب بہی وہ پنشن کہاتی ہے اوسکے خواصین جو تہین اونکو بہی بارہ سو روپیہ سال گذارہ اونکے حین حیات ملا +

گوردت سنگہ سنہ ۱۸۵۲ء مین مرگیا چندا سنگہ کلال والہ مین جو پسرور واقع ضلع سیالکوٹ سے چار میل جنوب کیطرف ہے مرگیا اوسکا بیٹا بہگوان سنگہ اب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہے +

سردار گلاب سنگہ پونڈیہ

کرم سنگہ

گلاب سنگہ ۱۸۴۵ء مین مرگیا

آلا سنگہ ۱۸۴۸ء مین مرگیا — لہنا سنگہ ۱۸۶۸ء مین مرگیا

کشن سنگہ

سوجیت سنگہ — ہردت سنگہ — گوپال سنگہ — عیسی سنگہ

گوپال سنگہ: سردار جوالا سنگہ مان کے دختر سے شادی ہوئی

حال خاندان

کرم سنگہ اور اوسکے تین بھائی اون سکھون مین سے تہے جنہون نے ۱۸ صدی کے نصف آخر مین دوآبہ جالندہر پر تاخت کرکے اس پر تصرف کرلیا تہا اونہون نے سرزمین مین کچھ علاقہ ۸ ہزار روپیہ کا اپنے قبضہ مین کرلیا تہا اور اوسپر اپنی اپنی حیات تک قابض رہے تہے سب بھائی سوائے کرم سنگہ کے لاولد مرگئے اور ۱۸۰۶ء مین گلاب سنگہ جب علاقہ پر قابض ہوا رنجیت سنگہ نے دوآبہ جالندہر کے میدان کی ملک کو فتح کرلیا تہا اور گلاب سنگہ اپنے خاندانی دیہہ پونڈیہ کو چلاگیا اوسکے بعد اوس نے رنجیت سنگہ کی نوکری اختیار کی اور موضع مذکور اوسکو جاگیر مین ملا اور عہدہ اجیٹن ملا مصر دیوان چند کے ماتحت وتعریف کے ساتہہ کشمیر اور نور پور مین نوکری دیتا رہا اور کشمیر کی فتح ہونیکے بعد اوسکو عہدہ کیدانی ملا اور موضع سدہو اوسکو جاگیر مین ملا ۱۸۱۸ء مین ملتان کے فتح ہونیکے بعد اوسکی ترقی عہدہ کرنیلی پر ہوئے اور سال آئندہ منکیرہ مین اوس نے ایسی اچھی خدمت کی کہ اوسکو موضع اکبرپور جمعی پانسو روپیہ معہ ایک ہاتہی اور بیش قیمت خلعت کے ملا

گلاب سنگہ چند سال پشاور مین مامور رہا تہا اور علی اکبر خان اور دوست محمد خان کے مقابلہ مین وہ اکثر لڑائیون مین لڑتا رہا تہا پہلے پشاور کی مہم مین اوس نے ایک جگہہ پایاب اوترنے کی پائی اور اپنی فوج کو اوس جگہہ سے سارے فوج سے آگے اوتار دیا کہ اس سبب سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو نہائت خوشنودی ہوئی +

۱۸۲۶ء مین اوسکو تین پیادہ اور دو سوارون کے رجمٹون کے معہ ایک ترپ اسپی توپخانہ کی کمیدانی ملی اور اوسی سال الا سنگہ نوکر ہوا اور اپنے باپ کے نیچے کمیدان ہوا اور جاگیر بہی اوسکے باپ سے اوسکو علیحدہ ملی ۱۸۳۹ء مین جب پہلے ہی فوج آئین برگیڈون مین بنائی گئی گلاب سنگہ کو عہدہ کرنیلی ملا اور اسی برگیڈ اور عہدہ پر مہاراجہ کہڑک سنگہ کی سلطنت کے تمام عہد مین قائم رہا +

۱۸۳۷ء مین گلاب سنگہ گوجرانوالہ کو اس حکم سے بہیجا گیا تہا کہ سردار ہر سنگہ نلوہ کی جایداد کو ضبط کرے کہ سردار موصوف پشاور مین مارا گیا تہا اور اوسکے چار بیٹے ترکہ کی بابت لڑ رہے تہے گلاب سنگہ نے ارجن سنگہ اور پنجاب سنگہ کو اونکی مورچہ بندی کئی ہوئی مکان مین سے نکال لیا اور دہمکایا کہ ارجن سنگہ کو پہانسی دیدونگا اور کل مال اور علاقہ پر تصرف کر لیا ارجن سنگہ نے بدلہ لینے کا تہیہ کر لیا اور جب شیر سنگہ بادشاہ ہوا اور ہر ایک کو گویا کہلے چہوٹ تہی کہ اپنے واقعی یا فرضیے مضرتون کے اصلاح کر لی ارجن سنگہ نے پونڈہ پرجہان گلاب سنگہ رہتا تہا حملہ کیا اور اوسکو پہونک دیا جنرل گلاب سنگہ اپنی جان کا اندیشہ کر کے جمون کو بہاگ گیا اور وہان کچہ عرصہ تک زیر حمائت راجہ گلاب سنگہ کے رہا تاوقتیکہ مہاراجہ نے راجہ دہیان سنگہ کی صلاح سے اوسکو واپس بلا لیا اور اوس سپاہ کا کمیدان بنایا جو کابل کی مہم مین سرکار انگریزی کی مدد کیواسطے مامور ہوئے تہے گلاب سنگہ کرنیل لارنس صاحب کے ساتہہ کابل کو گیا تہا اور اوسکی خدمتون اور واقفیت ملک سے بہت فایدہ ہوا راجہ ہیرا سنگہ نے جسکا خاندان ہمیشہ گلاب سنگہ کے ساتہہ سلوک رہا تہا مہاراجہ شیر سنگہ کی وفات کے بعد گلاب سنگہ کو نئی جاگیر جمعی ۷۶۲۵ روپیہ کی دی اور کرنیل الا سنگہ کو مواجب نقد و جاگیر بقدر دو ہزار روپیہ کی ملی +

گلاب سنگہ ستلج کی لڑائی مین شریک نہین ہوا اوسکی فوج لاہور مین مہاراجہ کی حفاظت کیواسطے رہی تہی اور اپریل ۱۸۴۷ء مین صاحب رزیڈنٹ کی سفارش سے گلاب سنگہ ناظم پشاور مقرر ہوا اور چونکہ اسوقت وہ اعلے جنرل تہا جتنی فوج اوس چہاونی مین

تہی اوس سب پر حاکم ہوا گلاب سنگہ کے اس بڑی منزلت پر ترقی ہونیکے سبب سے فوج خالصہ بہت راضی ہوئی ہو اسطیکہ
اس بہادر پیر مرد سے فوج کو بہت محبت تہی اور فوج اوسکا بہت ادب کرتی تہی بعد اسکے اوسکو خطاب سرداری کا ملا اور
۲۶ دسمبر ۱۸۴۷ء کو لاہور مین جو ایک دربار ہوا اوس مین اوسکو بہادری کا خطاب ملا سردار گلاب سنگہ نے اپنے نئے عہدہ کے
خدمتون کو لیاقت اور عقل کے ساتھہ انجام دیا اور جب ملتان کا مفسدہ ہوا اوس نے میجر جی لارنس صاحب کو جو اوسوقت
پشاور کے حاکم تہے ضلع مین بندوبست قایم رکہنے مین دل سے مدد دی چہہ مہینے تک درحالیکہ بغاوت ملک مین
زیادہ ہی زیادہ پہیلتی جاتی تہی گلاب سنگہ کے زور سے اور اوسکے بیٹے اور نائب آلا سنگہ کے زور سے فوج سکہہ
جو بہڑک گئی تہی مطیع رہی مگر جب سردار چیتر سنگہ پشاور کے قریب پہونچا تو فوج پہسر تہم سکی اور علانیہ
سرکش ہوگئی میجر لارنس صاحب پشاور مین اوس وقت تک رہے کہ جبتک امید کسیطرح کی نرہی اور بعد اوسکے
کوہاٹ کو چلے گئے گلاب سنگہ اور آلا سنگہ اونکے ساتھہ جاتے مگر جنرل گلاب سنگہ ایسا ضعیف تہا کہ اوس سے جلدی
سفر نہین کیا جاتا تہا اور آخر کار یہہ فیصلہ ہوا کہ شاہمیر گڈہ کے قلعہ مین وہ چلا جاوے اور سرکشون سے کچہہ بندوبست
کرے مگر اس بہادر سردار نے کوئی ایسی شرط نہین مانی جس سے اوسکی عزت مین فرق آتا دونو گلاب سنگہ اور اوسکا
بیٹا نمکحلال رہے اور فوج سکہہ نے یہہ دیکہکر کہ یہہ دونو نہ روپیہ کے طمع سے بہکانے مین آتے ہین نہ دہمکی سے
خوف کہاتے ہین لڑائی کی کے فتح ہونے تک اونکو قید رکہا اوسوقت جو سرکار انگریز کی فتح ہوئی تو وہ رہا ہوگئے
ضبطی ملک پنجاب کے بعد کل جاگیر سردار گلاب سنگہ کی تعدادی ۵۰۰۰ روپیہ اوسکی حین حیات واگذار ہوئی علی ہذالقیاس اوسکے دونو
بیٹون آلا سنگہ اور لہنا سنگہ کی جاگیرین بتعداد تین ہزار روپیہ اور اضافہ کی واگذار ہوئین گلاب سنگہ اور اسکے بیٹے اب مرگئے ہین
گلاب سنگہ اور آلا سنگہ ۱۸۵۵ء مین مرا اور لہنا سنگہ ۱۸۵۶ء مین مرا آلا سنگہ کے بیٹے جو تین ہین نہ اونکو جاگیر ملتی ہے نہ پنشن +
۱۸۵۵ء مین ہر سنگہ نے جو سردار گلاب سنگہ کا نوکر تہا سرکار مین خبر دی کہ ۵ ہزار روپیہ ایک مکان کے اندر جو گلاب سنگہ
کا تہا مدفون ملیگا اور جب تلاشی ہوئی تو روپیہ ملا اور خزانہ سرکار مین رکہا گیا اس روپیہ کا نندکور گلاب سنگہ کی بیوہ اور
لہنا سنگہ کے بیوگان نے دعوی کیا اور اونکے حق مین بابت سو دس روپیہ کے برابر حصص مین ڈگری ہوئی یہہ روپیہ
قابضان حال کی وفات پر کشن سنگہ کو ملیگا +

جے سنگہ چہینہ

ملکھو
- ہیرا سنگہ
- گوردت سنگہ
- سردار کرم سنگہ
  - شکہہ سنگہ
    - جے سنگہ
      - کرپال سنگہ
      - گوپال سنگہ
    - ہری سنگہ
      - نہتا سنگہ
    - بدن سنگہ
      - کہڑک سنگہ
    - بہان سنگہ
    - امر سنگہ
      - سنت سنگہ
    - ہردت سنگہ
      - پرتاب سنگہ
  - بدہ سنگہ ۱۸۲۷ء مین مرگیا
- اودتم سنگہ
- ہوپ سنگہ

حال خاندان

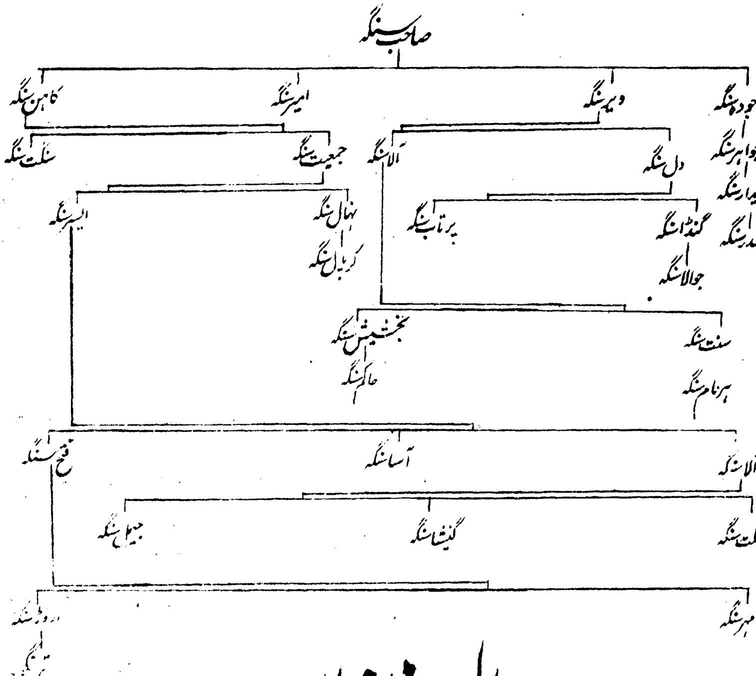
ایک بزرگ اس خاندان کا میرو جو قوم کا گل جٹ تہا اوس نے موضع چہینہ راجہ ساہنسی سے جو ضلع امرتسر مین ہے قریب پانچ میل کے فاصلہ پر قریب سال سنہ ۱۷۶۰ء کے آباد کیا تہا اوسکے سب سے بڑے بیٹے دادو نے ایک دوسرا گانو اوسی نام سے جبتروال کے پاس آباد کیا اور یہان اوسکی اولاد آجتک آباد ہے اس خاندان کے آدمی ملکھو کے زمانہ تک سیدہے کرسان تہے، ملکھو تارا سنگہ شہید کی مثل کے ساتہہ شامل ہوا تہا ملکھو کے پانچ بیٹون مین سے سب مین زیادہ نامی کرم سنگہ ہوا جسکو تارا سنگہ نے جسکی اولاد کچھ نہ تھی متبنی کر لیا تہا تارا سنگہ کے مرنے کے بعد کرم سنگہ بہنگی مثل کے ساتہہ شامل ہو گیا اور فیروزکے ۔ کالی کے ۔ روڑکی اور باجرا پر جو ضلع سیالکوٹ مین ہین قبضہ کر لیا اسکے علاوہ اوسکی قبضہ مین چہینہ اور دیہات متصلہ رہے رنجیت سنگہ کے مقابلہ مین جملہ بہنگی سردار ایک ایک کرکے مفقود ہو گئے اور جلسنگہ بہی اونکے ساتھ سب کچھہ کہو بیٹہا اور سب علاقہ اوسکے ہاتہہ سے جاتا رہا مگر تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکو چہینہ ۔ نگرن اور فیروزکے

جمعی ۵۰۰۰ ہزار روپیہ کی واپس مل گئی بعوض نوکری ستر سوارون کی جیسنگہ اپنے دو بیٹون سکہہ سنگہ اور بدہ سنگہ کو ساتہہ لیکر بہت لڑائیون مین لڑتا رہا ملتان کشمیر پشاور مین اور اوسکی وفات کے بعد اوسکی جاگیر اوسکے بیٹون کو برابر حصون مین ملی ❊

جو انقلاب مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد ہوئی اون مین انکی جاگیر سالم نہی رہی مگر ۱۸۴۶ء مین راجہ لعل سنگہ نے اوسکو گہٹا کر ۱۲ ہزار روپیہ کی رکہی اور ۲۵ سوارون کی نوکری جاگیر دارون کے ذمہ لگائی دو سال کے بعد اکثر سردار اس خاندان کے مفسدون مین شامل ہوگئے جو راجہ شیر سنگہ کے ماتحت تھے اور مفسدون کے ہمراہ تمام لڑائی مین لڑتے رہے اس سبب سے ضبطی ملک پنجاب کے بعد جیسنگہ - موہر سنگہ - ہری سنگہ - ہردت سنگہ - عطر سنگہ - اور فتح سنگہ کے حصے ضبط ہوگئے اور ہر ایک کو ۲۴۰ روپیہ ہر ایک کے حین حیات مقرر ہوئے جو حصے ضبط ہوئے ۱۵ ہزار ساتسو پچیس روپیہ کی تہے اور فقط بدن سنگہ اور مہتاب سنگہ کے پاس جو نمک حلال رہے تہے اونکے حصہ واگذار رہے جنکی جمع ۵۸۷۵ روپیہ تہے جس مین ۱۷۵۰ ذات کے تہے اور ۴۱۲۵ کی روپیہ نوکری کے عوض ❊

۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین جیسنگہ - ہردت سنگہ اور امر سنگہ ہاڈسن صاحب کے رسالہ مین بہرتی ہوئے جیسنگہ رسالدار ہردت سنگہ جمعدار ہوا اور فروری ۱۸۵۹ء تک اوس نامی رسالہ مین نوکری کرتے رہے اوس وقت بسبب تخفیف کے امر سنگہ اور جیسنگہ برطرف ہوگئے جے سنگہ کو تین سو روپیہ کی جاگیر حین حیات ملی اور امر سنگہ کو چالیس گہما نو اراضی بلا اخذ نذرانہ معاف ہوئی ہردت سنگہ اب بہی اوسی رجمنٹ مین ہے جسکا نام اب دسوان بنگالہ کا رسالہ ہے اور اوس مین رسالدار ہے ❊

دیدار سنگه ویگلیه



حال خاندان

صاحب سنگه کنہیه کی مثل کے ساتهه قریب ۱۷۶۶ء کے شامل ہوا اور دو لو جیسنگه اور حقیقت سنگه کے ماتحت لڑتا رہا اوسنے تارا گڈه پر ضلع گورداسپور کے پٹہان کوٹ کے پرگنه مین قصبه کرلیا اور جب مہان سنگه نے وه یورش جمون پر کی جس مین وه کامیاب ہوا تہا صاحب سنگه کو جو اوس مہم مین شریک تہا سید گڈه کا علاقه جمعی ۳۰ ہزار روپیه ملا صاحب سنگه نے موضع وچھویا آباد کیا تہا اور ۱۸۰۲ء تک جبتک وه جیتا رہا اوس گانو مین رہتا رہا اوسکا علاقه وچھویا- تارا گڈه اور سید گڈه مین نوے ہزار روپیه کا تہا اور ۱۸۱۲ء تک اوسکے چار بیٹون کے پاس رہا اوس سال مین مہاراجه

رنجیت سنگہ نے تاراگڈہ پر چڑہائی کی اور تہوڑے سے محاصرہ کے بعد قلعہ کو فتح کیا اور علاقہ کا حصہ کلان ضبط کرلیا بارہ
گانو معہ موضع وچھویا جمعی ۱۰ ہزار روپیہ بلا شرط نوکری اِس خاندان کے پاس چھوڑی گئی مگر ضبطی کے بعد ذاتی بیس
تک چارون بہائی سب مرگئے اور سردار جواہر سنگہ علاقہ پر قابض ہوا معہ اپنے چچازاد بہائیون جمعیت سنگہ او رسنگت سنگہ
اور رن سنگہ کے یہہ سب مہاراجہ کی بہت مہمون مین لڑتے رہے اگرچہ اونکی جاگیر گذارہ واسطے تہی اور اونکو سپاہ دینی کی شرط
نہین تہی سردار دیسا سنگہ مجیٹھیہ نے جو دوآبہ جالندہر پر ناظم تہا جواہر سنگہ سے کہا کہ ہر سردار کو اگر نام باقی رکہنا چاہیے
تو سرکار کی خدمت کے واسطے سپاہ دینی چاہیے اور سردار موصوف نے ۱۵ سوار تعداد مناسب مقرر کی ونگلیون کی جاگیر کے
ساتہہ ۱۸۴۶ء تک مزاحمت نہین ہوئی اوس وقت راجہ لعل سنگہ نے جو سردار دیہا سنگہ سے جو اوس خاندان کا مربی تہا کچہہ
محبت نہین رکہتا تہا سردار کے بنارس کو چلے جانیکا موقع دیکھکر کل جاگیر اس خاندان کی ضبط کرلی مگر ایک سال کے بعد
صاحب رزیڈنٹ کی منظوری سے اہالیان دربار نے جاگیر مذکور تشخیص مزید ۱۲ ہزار روپیہ کے کرکے اور بشرط ۳۰ سوارونکی نوکری کی
شرط لگا کر واگذار کردی ۴۹-۱۸۴۸ء کے فسادون مین خاندان ونگلیہ نمک حلال رہا دیدار سنگہ اپنے سپاہی لیکر کپتان
ہاڈسن صاحب کے ساتہہ شامل ہوگیا اور رنگر ننگل پر اور دیگر مقامات مین اچہی خدمت دیتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد
تمام ذاتی جاگیر اِس خاندان کی جمعی ۸۶۰۸ روپیہ کی واگذار رہی اور ہر حصہ دار کے حصہ کی نسبت یہہ حکم ہوا کہ ایک ثلث اوسکے
وارث کے نام بسبیل علی الدوام واگذار رہیگا دیدار سنگہ پولیس جنگی مین رسالدار ہوا اور جب عموماً تخفیف ہوئی تو برطرف ہوگیا
سنت سنگہ رن سنگہ کا بیٹا دہلی کو اوس رسالہ مین جو میجر آر لارنس صاحب نے جولائی ۱۸۵۷ء مین بہرتی کیا تہا جمعدار ہوکر
بہیجا گیا اور محاصرہ مین گائیڈ کور کے سوارون کے ساتہ خدمت دیتا رہا ایک حصہ اِس رسالہ کا بطور مستقل گائیڈ کور کو منتقل
ہوگیا باقی دہلی کے پولیس سواری مین شامل ہوگیا اور اوس مین سنت سنگہ کی ترقی رسالداری پر ہوئی پولیس جنگی کی
تخفیف تک سنت سنگہ لیاقت اور سرگرمی سے کام دیتا رہا اور جب تخفیف ہوئی تو وہ برطرف ہوگیا ۔

لہنا سنگہ چمینی

رام سنگہ
|
حکما سنگہ

شیر سنگہ — ۱۸۴۵ء مین مر گیا
امر سنگہ — ۱۸۱۹ء مین پیدا ہوا
مہر سنگہ
کشن سنگہ — ۱۸۲۱ء مین پیدا ہوا
دختر — سردار عطر سنگہ بیدمی والہ سی شادی ہوئی

سوداگر سنگہ
جنا سنگہ
بہادر سنگہ

بنا سنگہ — ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوا
ٹھاکر سنگہ — ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا

بچن سنگہ — ۱۸۶۵ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

اِس خاندان مین سے رام سنگہ جسکی ذات گندہی بہونجائی کہتری تہی سب سے پہلے سکہہ ہوا تہا وہ بہیرہ ضلع شاہپور سے آکر گوجرانوالہ مین آباد ہوا تہا اور گوجرانوالہ مین سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کی سرکار مین سوارون مین نوکر ہوا تہا اور سردار موصوف نے اوسکو ایک چاہ گوجرانوالہ مین دیا تہا کہ وہ چاہ ابہی اِس خاندان مین ہے رام سنگہ بہلاکریا یہ مین ایک جنگ مین مارا گیا تہا اور اوسکے پیچہے اوسکا بیٹا حکمان سنگہ رہا تہا جو نابالغ تہا جب ہتہیار باندہنے کے قابل ہوا تو اوسنے رنجیت سنگہ کی فوج مین نوکری کی ۱۸۰۷ء مین جو قصور مین مہم ہوئی اوسمین حکمان سنگہ نے فروغ پایا اور اوس لڑائی مین وہ سخت زخمی ہوا جب ہرسنگہ نلوہ کو سرداری کا خطاب ملا حکمان سنگہ کو بہی اوسوقت سرداری کا منصب ملا اور رام نگر کے علاقہ کی کارداری اور پنڈ دادن خان اور ریٹ اور نمک کے محاصل کی کارداری اوسکو ۲۴ ہزار روپیہ سال ہوا۔ جب ملی اور ڈیرہ کے جاگیردار دنگی سپاہ کا کماندار اوسکو ملا تہا گنگوٹ اور سیالکوٹ پر جو مہم مہاراجہ نے کی اوسمین حکمان سنگہ

ساتہہ تھا اور سیالکوٹ مین حکما سنگہ نے ایسی ہمت اور بہادری کی کہ رنجیت سنگہ نے اوسکو گلے لگایا اور کہا کہ بڑا تعجب
ہے کہ ایسی چمنا سے آدمی نے اور آدمیون سے جو اوس سے دو گنے قد مین ہین اتنی زیادہ بہادری کی پنجابی زبان مین
چمنا پست قد آدمی کو بہی کہتے ہین اور ایک چھوٹی سی چڑیا کو بھی کہتے ہین جو بہت تیز پر ہوتی ہے اور حکما سنگہ نے
جو کچھ پست قد تہا دیکہا کہ یہہ نام جو اوسکو ملا ہمیشہ کے واسطے اوسکا نام پڑگیا یہانتک کہ اوسکے خاندان کا لقب ہوگیا +
حکما سنگہ کو اوسکے خدمتون کے جلدو مین ساتہہ ہزار روپیہ کی جاگیر رگو کے - اور رتوڑس مین ملی اور ۱۸۲۱ء مین شہزادہ
کہڑک سنگہ کی شادی پر اوسکو سیدگڈہ مین چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر ملی اور جاگیر سیالکوٹ مین سے جو سردار گندا سنگہ صاف
سے چہینی گئی تہی اوسمین سے بہی کچھ جاگیر ملی جو اوسکے قبضہ مین سات برس رہی اوسکی سپاہ کے سواران کنسادہ جو اوسکے
رشتہ دار گورودت سنگہ کے تحت حکم تہے تہوڑے عرصہ کے بعد سرکش ہوگئے اور ۱۴ ہزار روپیہ کا جو مواجب اونکا تہا
اور جو وہ اوس سپاہ کے گذارہ کیواسطے رام نگر کے پرگنہ مین سے پاتا رہا تہا موقوف ہوگیا ۱۸۲۳ء مین یار محمد زی خیرآباد
کے لوگون کی مدد سے سکہون کو اٹک مین سے نکال دیا تھا حکما سنگہ نے شام سنگہ بہنڈاری اور دو ہزار کنسادہ سوارون
کے ساتہہ اوسپر حملہ کیا اور اوکو ضرر پہونچایا اور دریاے اٹک کے پار بہگا دیا اور جو لوٹ فوج افغان نے کی تہی وہ چھین
لی اس مقابلہ مین جو خیرآباد کے لوگ یار محمد کے ساتہہ ہو گئے تہے اس سبب سے اونکی سخت سرزنش ہوئی +
۱۸۳۱ء مین حکما سنگہ اضلاع اٹک اور ہزارہ کا ناظم مقرر ہوا تہا اور اوس نے بھائی کہن سنگہ کو اپنا نائب بنایا تھا
کہن سنگہ ذرا تیز مزاج تہا اور اوس نے جو ایک گستاخ خط محمد خان ترین کو لکہا جو مقتدا آدمی تھا اس حکم سے کہ مالیہ سرکار
بلا توقف ادا کردے اس سبب سے سارا ہزارہ کا علاقہ باغی ہوگیا کیونکہ محمد خان نے اپنی قوم کو جمع کرکے سکہون کی
فوج پر حملہ کیا اور اوسپر غالب آیا اور اوسکو کاٹ ڈالا اور کہن سنگہ مارا گیا جو تہوڑے سے آدمی بچے وہ یہہ خبر حکما سنگہ
کے پاس لائے اور حکما سنگہ اپنے دوست کی موت کا بدلہ لینے کو ہزارہ پر چڑہا سلطان پور مین محمد خان سے مقابلہ ہوا
اور سخت لڑائی ہوئی کسی فریق کو دعوے فتح کا نہین ہوسکتا تہا مگر محمد خان کیطرف فتح اسقدر رہی کہ حکما سنگہ اٹک کو
واپس آیا اور دوسری لڑائی لڑنی کی جرات اوس نے نہین کی اس موقع پر حکما سنگہ کے طریق سے مہاراجہ بہت ناراض
ہوا اور علاوہ اسکے ایک وجہ ناراضگی کی یہہ تہی کہ حکما سنگہ نے اپنا ذاتی بدلہ لینے کو ایک شخص سیدخان کوٹ حسن علی

والے کو پہانسی دیدیا تھا حالانکہ وہ سرکار کا خیرخواہ تہا حکما سنگہ پر ایک لاکہہ پچیس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا اور ہزارہ سے برطرف کیا گیا اور ۱۸۱۹ء مین اوسکی جگہہ دیوان رام دیال ہزارہ کا ناظم مقرر ہوا +

حکما سنگہ اچھا سپاہی تہا اور ایسی مہمین مہاراجہ نے کم کی تہین جس مین وہ شریک نہین رہا اور اوسکی ہوشیاری اور بہادری کا ایسا انعام ملا تہا کہ ایک مرتبہ اوسکے پاس تین لاکہہ روپیہ سے زیادہ جاگیر تہی اوسکی وفات پر اوسکے خاندان مین تنازع ہونیکے سبب سے اوسکی کل جاگیر ضبط ہوگئی تہی اوسکے سب سے بڑے بیٹے کو جسکی شادی سردار جہنڈا سنگہ بوتالیہ کی ہمشیرہ کے ساتہہ ہوی تہی سواروں کی افسری ملی اور پانسو روپیہ مواجب اوسکا ماہوار ہوا امر سنگہ اور مہر سنگہ کو کمیدانی ملی تہی امر سنگہ کو ۵۰۷ روپیہ اور مہر سنگہ کو ۳۴۴ روپیہ سال ملتا تہا +

شیر سنگہ سبھراون مین مارا گیا اور اوسکے بیٹے لہنا سنگہ کو مہاراجہ دلیپ سنگہ کی خدمت مین نوکری ملی تہی اور اوسکو ۹۴۴ روپیہ کی جاگیر بہی سیالکوٹ کے ضلع مین ملی تہی جو بعد ازان ضبط ہوگئی تہی گجرات کی لڑائی مین لہنا سنگہ اور اوسکے چچا لاہور مین تہے اور مفسدون مین شامل نہین ہوے تہے ۱۸۵۷ء مین امر سنگہ کو کرنیل واٹل صاحب کے رسالہ مین نوکری ملی تہی اور اوسمین اوس نے قابل تعریف خدمت کی تہی اوسکو ایک چاہ جمعی ۷۷ روپیہ سال کا ملا تھا اوسکا بیٹا بہادر سنگہ بہی مفسدہ مین دفعداری کی نوکری کرتا رہا چین کو جاتے ہوئے جہان وہ لڑائی گذشتہ مین اسی پلٹن کے ساتہہ جاتہا وہ مرگیا لہنا سنگہ چمنی گوجرانوالہ مین انریری مجسٹریٹ ہے +

مرزا غلام مرتضی

فیض محمد

گل محمد

سنہ ۱۸۰۰ء مین مرگیا ٭

عطا محمد — غلام محی الدین

غلام حیدر — غلام محمد — غلام محی الدین — غلام مرتضی

غلام حسین — غلام قادر

حال خاندان

سنہ ۱۵۳۰ء سال آخر سلطنت شاہنشاہ بابر مین ہادی بیگ سمرقند کا ایک مغل پنجاب مین آکر ضلع گورداسپور مین آباد ہوا تہا یہہ شخص کچہہ علم رکہتا تھا اور شتر گانو کا قاضی متصل قادیان ہوا تہا کہتے ہین کہ اوس نے اس قصبہ کو آباد کیا تھا اور نام اوسنے اسلام پور قاضی رکہا تہا کہ اوسکا نام ہوتے ہوتے قادیان ہوگیا کئی پشت تک اس خاندان کے آدمی بادشاہون کی سلطنت مین معزز عہدون پر مامور رہے تہے اور افلاس اس خاندان پر تب آیا جب سکہون کو فروغ ہوا گل محمد اور اوسکا بیٹا عطا محمد کنہیون اور رامگڈہیون کی مثل کے ساتہہ ہمیشہ لڑتے رہے اور ان مثلون کے سردارون کے پاس قادیان کے گرد نواح کا علاقہ تھا اور آخر کار سب علاقہ اپنا ہاتہہ سے کہو کر بیگووال کو چلا گیا وہان سردار فتح سنگہ اہلووالیہ کی حمایت مین عطا محمد خاموش آرام سے بیس برس تک بیٹہا رہا اوسکی وفات پر رنجیت سنگہ نے جس نے رامگڈہیون کی مثل کے علاقہ پر تصرف کر لیا تھا غلام مرتضی کو قادیان کو واپس بلایا اور اوسکے بزرگون کا علاقہ بہت کچہہ اوسکو واپس دیا اوسوقت معہ اپنے بہائیون کے فوج مین نوکر ہوا مہاراجہ کی کشمیر کی سرحد پر اور اور مقامون مین اوس نے اچہی خدمت کی ٭

٭ پنجاب کی زبان مین حق یا ڑ نہین ہے اور ڑ کی جگہہ اکثر د مستعمل ہوتی ہے چنانکہ گنبد اور اوستاذ کی جگہہ اوستاد ٭

نونہال سنگہ اور شیر سنگہ اور دربار کے عہد مین غلام مرتضی ہمیشہ خدمت پر مامور رہا ۱۸۴۱ء مین وہ جنرل ونتورا صاحب کے ساتہہ منڈی اور کلو کو گیا اور ۱۸۴۳ء مین ایک پیادہ رجمنٹ کی افسری پر وہ پشاور کو بہیجا گیا ہزارہ مین جب مفسدہ ہوا تو اوس نے کار نمایان کیا اور جب ۱۸۴۸ء کا مفسدہ ہوا تو وہ سرکار کا نمکحلال رہا اور سرکار کیطرف ہوکر لڑا اوس زمانہ مین اوسکے بہائی غلام محی الدین نے بھی اچھی خدمت کی جب بھائی مہاراج سنگہ اپنی سپاہ لیکر دیوان مولراج کی مدد کے واسطے ملتان کو جاتا تہا غلام محی الدین نے معہ دیگر جاگیرداران لنگر خان ساہیوال والے اور صاحب خان ٹوانہ کے مسلمانون اوبہار دیا اور مصر صاحب دیال کے سپاہ کے ساتہہ اوس نے مفسدون پر حملہ کیا اور اونکو کامل شکست دی اور چناب کے اندر اونکو ڈال دیا جسمین چہہ سو آدمی سے زیادہ ڈوب کر مر گئے غلام قادر غلام مرتضے کا بیٹا فوج مین جنرل نکلسن صاحب کے ماتحت نوکر تہا جب صاحب موصوف نے ۴۶ نمبر ہندوستانی پلٹن کے مفسدون کو جو سیالکوٹ سے بہاگے تہے بمقام ترموگہاٹ غارت کیا غلام مرتضی قادیان ضلع گورداسپور مین رہتا ہے وہان اوسکو رسوخ بہت ہے اگرچہ اوسکے خاندان کی جاگیر ضبطی ملک پنجاب پر ضبط ہوگئی تہی اوسکو اور اوسکے بھائیون کو سات سو روپیہ پنشن ملی اور سات گانو مین اوسکی زمینداری ہے غلام مرتضی نامی طبیب تھا ۰

سردار جودہ سنگہ چھاپہ والہ

- سدا سنگہ
  - دیال سنگہ
    - کشن سنگہ
      - دیوا سنگہ
        - منگل سنگہ سنہ ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا
        - بی بی سوہیا
        - بی بی کاکو پرتاب سنگہ موران کے فرزند کے ساتہہ شادی ہوئی۔
        - بی بی تابو مہان سنگہ کے فرزند کے ساتہہ شادی ہوئی
        - بی بی حکمی نہال سنگہ بوتالیہ کے ساتہہ شادی ہوئی
      - کپور سنگہ
    - رام سنگہ سنہ ۱۸۴۹ء مین مرگیا
      - جودہ سنگہ سنہ ۱۸۲۳ء مین پیدا ہوا
        - ہردت سنگہ سنہ ۱۸۴۶ء مین پیدا ہوا
        - بھاگ سنگہ سنہ ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا
        - نارین سنگہ سنہ ۱۸۶۶ء مین پیدا ہوا
      - ہیرا سنگہ سنہ ۱۸۳۴ء مین پیدا ہوا
      - سوہن سنگہ سنہ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

دیال سنگہ دادو باجوہ ضلع سیالکوٹ کا ایک غریب زمیندار نار سنگہ سکہہ کی فوج مین سوارون مین نوکر ہوا اکثر کئی لڑائیون مین وہ اپنے آقا کی نوکری دیتا رہا اور پانچہزار روپیہ کی جاگیر اوسکو علاقہ سیالکوٹ مین ملی نار سنگہ کی وفات پر اوسکی بیٹون مین بابت تقسیم ترکہ کے بہت تنازع ہوا اور ایک لڑائی مین جو واقع ہوئی دیال سنگہ مارا گیا اور اوسکے

علاقه پر اوس شخص نے قبضه کرلیا جسکو فتح هوئی اوسکے دو بیٹے کشن سنگه اور رام سنگه اس سبب سے ایسی هی مفلس هوگئے جیسا اونکا باپ اپنی ابتدائے عمر مین مفلس تھا وه ضلع امرتسر مین دیهه چھاپه کو گئے جهان اونکا باپ اپنا گهر چھوڑکر پهلے هی آباد هوا تها اور جهان ایک اونچی جگهه پر اوس نے ایک چھاپه یعنے لکڑی کی باڑ اپنے گهر کے گرد بنائی تهی که اوسکے سبب سے اِس خاندان کا اور اوس گانو کا نام مشهور رهوا +

مهاراجه رنجیت سنگه نے ان بهائیون کو نوکر رکهه لیا اور پانسو سوارون کی افسری اونکو دی اور شهزاده کهڑک سنگه کے زیر حکم اونکو مامور کیا کشن سنگه ۱۸۲۷ء مین لڑائی مین مارا گیا اور اوسکے بهائی کو جس نے نمایان خدمت کی تهی اوسی لڑائی مین سات گانو ضلع امرتسر مین ملے جب جیت سنگه کهڑک کا رفیق مارا گیا مهاراجه نے جو همیشه رام سنگه پر عنایت کرتے تهے اوسکو اپنی مُهر دی اور ضلع امرتسر اور شاهپور مین جاگیر دی تو نهال سنگه کهڑک سنگه کے بیٹے کو اپنے باپ کے منوسلون سے محبت نه تهی اور رام سنگه کو قید کرنے کی دهمکی دی اور غالب هے که وه قید کرهی دیتا اگر اس روز که جب اوسکے باپ کی نعش جلائی گئی تهی وه خود نه مارا جاتا شیر سنگه کے عهد مین رام سنگه کو فوج مین کئی نوکریان ملین اور اوسکی ذات کی جاگیر ۱۵ هزار روپیه سال راجه دهیان سنگه کی سفارش سے مقرر هوئی که راجه کو رام سنگه مهاراجه کهڑک سنگه کے باب مین خبرین دیتا رهتا تها ۱۸۴۷ء مین سردار رام سنگه بافسری سواران کشاده ماتحت سردار شمشیر سنگه سندهانوالیه بنون کو بهیجا گیا تها سردار شمشیر سنگه اوس سکهه کی فوج کا افسر تها جو لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کی مدد کیواسطے اوس ضلع کے انتظام اور بندوبست اور امن کے واسطے بهیجے گئے تهے ۱۸۴۸ء مین جو سکهون کی سپاه قلعه دلیپ گڈه مین باغی هوئے اوسکا بڑا بهکانے والا رام سنگه تها فتح خان ٹوانه رام سنگه کا دشمن قلعه دار تها اور اوس قلعه کا سکهون نے محاصره کرلیا فتح خان بهادری سے لڑتا رها مگر محصورین کو پانی نه ملا اور قلعه کو تهام نه سکے فتح خان مارا گیا اور قلعه چهوٹ گیا پنڈدن مین ایک ملک میر عالم خان تها جسکے ساتهه رام سنگه کو بهت محبت هوگئی تهی اور اوسکو رام سنگه نے زرمالگذاری سرکار دینے کیواسطے روپیه اپنے پاس سے قرض دیا تها قلعه بهت کچھ اس آدمی کی مدد کے سبب سے سرهوا اور اوسکے سپرد هوا جب رام سنگه سکهون کی فوج لیکر راجه شیر سنگه کے ساتهه ملنے کو روانه هوگیا +

سردار رام سنگه سکهون کی فوج کی نهایت شجاع سردارون مین سے تها رام نگر اور چلیانواله مین وه بهت شجاعت سے

لڑا اور گجرات کی لڑائی مین جو چند مشہور آدمی مارے گئے اون مین سے وہ بہی ایک تھا +

کُل جاگیر اِس خاندان کے مفسدے کے سبب سے ضبط ہوئی مگر ۱۸۵۰ء مین دیوا سنگہ سرکار کی فوج مین رسالدار مقرر ہوا اور اوسکے مکانات اور اوسکے چچازاد بھائی جودہ سنگہ کے مکانات واگذار ہوئے +

سرداران بھنگی

اوّل

گوجر سنگہ بہنگی

تہا

گرجا سنگہ
جیت سنگہ
رام سنگہ

گوجر سنگہ
سنہ ۱۷۸۸ء مین مرگیا

سکہا سنگہ
سردار بہاگ سنگہ ہلووالیہ کی
دختر سے شادی ہوئی

صاحب سنگہ
سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کی دختر سے
شادی ہوئی

گلاب سنگہ
سردار بہاگ سنگہ بگہ کی دختر سے شادی
ہوئی
سنہ ۱۸۳۲ء مین مرگیا

فتح سنگہ
سنہ ۱۸۳۲ء مین مرگیا

جھنڈا سنگہ
نند سنگہ
ندھان سنگہ

صاحب سنگہ
جوالا سنگہ
نہال سنگہ

دوم

لہنا سنگہ

درگاہا

لہنا سنگہ
سنہ ۱۷۹۷ء مین مرگیا

جیت سنگہ
عطر سنگہ
سنہ ۱۸۱۹ء مین پیدا ہوا

بہگت سنگہ

حال مسل

بہما سنگہ ایک باشندہ قصور کا مقتدر مسل بہنگی کا بانی مبانی سمجھا جاسکتا ہے مگر یہہ شخص قزاق سے کچھ ہی بہتر تہا اور اسکے

ہمراہی تین سو سے تعداد مین زیادہ نہ تہے اوسکی جگہہ اوسکا بھتیجا ہری سنگہ ہوا جو بھوپ سنگہ کا بیٹا تھا اور بھوپ سنگہ پنجوکا زمیندار رہا جو دولے کے متصل ہے اور یہہ آدمی بہت لایق تھا اوس نے ایک گروہ قزاقون کو ایک فوج بنا لیا اور پنجاب کے بہت علاقہ پر اوس نے تاخت کی اوسکو جو بھنگ پینے کا شوق تھا اس سبب سے اوسکی مثل کا نام بھنگی مشہور ہوگیا بعضے کہتے ہین کہ اس کا نام بہما سنگہ سے نکلا جو ایسا مدمغ تھا کہ اوسکو سکھہ بالا باش (اونچا سر) کہتے تہے یہہ خطاب تب کی تھا اور وہ اتنا دق ہوا کہ اوس نے رفیقون سے کہا کہ کچھ اور خطاب میرا بناؤ چنانچہ جب وہ امرتسر کے دربار صاحب مین جاتا تھا تو اوسکو خالصہ کے واسطے بھنگ رگڑنے کا کام دیا جاتا تھا اور اوسکو بھنگی کہتے تہے پہلے وجہ تسمیہ جو بیان کی گئی وہ عموماً مانی جاتی ہی +

ہری سنگہ نے جسکی دار الریاست گلوالی ضلع امرتسر مین تہی بہت علاقہ گرد و نواح پر قبضہ کر لیا اور سیالکوٹ ۔ کریال اور نارووال پر بہی اوس نے چنیوٹ اور جہنگ سیال کو لوٹا اور جمون پر یورش کی اور جمون سے باج لینا ٹھیرایا اور ملتان پر بہی حملہ کیا مگر کامیاب نہوا ۱۷۶۲ء مین اوس نے خواجہ سعید کے کوٹ پر جو لاہور سے دو میل کے فاصلہ پر ہے حملہ کیا جہان خواجہ عابد افغان ناظم کا سلح خانہ تہا اور وہان سے بہت کچھ لوٹ معہ سلحہ اور سامان جنگ اوسکے ہاتہہ آئے ۱۷۶۴ء مین وہ کنہیون اور رام گڈہیون کے ساتہہ ہوکر قصور کے حملہ پر چڑہا اور سال آیندہ مین ایک لڑائی مین جو امر سنگہ ٹپیالہ والے سے ہوئی وہ مارا گیا اور جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ دو بہائی جو اوسکے نوکر تہے ایک شاخ مثل کے افسر ہوئے یہہ بہائی پنجوار کے جو ترن تارن کے پاس ہے ڈہلون جٹ تہے اور اونکے عہد مین اس مثل کو بہت زور حاصل ہوا اون کے ساتہہ بہت مشہور سردار رفاقت مین تہے بہاگ سنگہ ہلو والیہ تارا سنگہ ۔ شیر سنگہ اور رائے سنگہ بوڑیہ والہ ۔ نند آسنگہ دو دیہ صاحب سنگہ سیالکوٹیہ ۔ ندہان سنگہ اٹو اور نیز اونکے ساتہہ دونو بھنگی سردار گوجر سنگہ اور لہنا سنگہ تہے جنکا حال ذیل مین لکہا جاتا ہے یہہ دونو سردار اگرچہ اونکے ساتہہ تہے مگر درجہ مین کچھ کمتر نہ تہے +

۱۷۶۶ء مین جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ نے ملتان پر سپاہ کثیر سے حملہ کیا شجاع خان ناظم ملتان اور مبارک خان بہاولپور والے نے کنارہ دریاے ستلج پر اونکا مقابلہ کیا فتح کا دعوے دونو طرف مین سے کسیکو نہ ہوسکا مگر ایک عہدنامہ اس مضمون کا لکہا گیا کہ افغان اور سکہون کی ریاست مین پاکپٹن حد رہی اِسکے بعد جہنڈا سنگہ امرتسر کو واپس آیا اور وہان اوس نے

بھنگی قلعہ کی تیاری مین مصروفیت رکھی جسکو ہری سنگہ نے شروع کیا تہا اور لون منڈی بازار کے نیچے اوس قلعہ کے ٹوٹے نشان اب بہی دیکھے جاتے ہین مگر جہنڈا سنگہ نے تہوڑے ہی عرصہ مین رئیس ملتان سے جو عہدنامہ کیا تہا اوسکو توڑ دیا تہا اور ۱۷۷۱ء مین اوسکے علاقہ پر یورش کی ڈیڑہ مہینے تک اوس نے قلعہ کا محاصرہ کیا اوس عرصہ کے بعد جہان خان کے زیر حکم جو ایک فوج افغان متصل ملتان کے آئی اوس نے محاصرہ چہوڑ دیا +

سال آئندہ ۱۷۷۲ء مین جہنڈا سنگہ کو زیادہ کامیابی ہوئی شجاع خان۔ شریف خان سدوزئی اور شریف خان یا شریف بیگ تگلو جو پے در پے ناظم ملتان کے مقرر ہوئے تہے اونہون مین آپسمین جھگڑا ہو گیا تہا اور شریف خان تگلو نے جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ کو اپنی مدد کے واسطے بلایا یہہ سردار ایسے دعوت کے قبول کرنیکو مستعد ہی بیٹہے تہے اور ایک سپاہ کثیر لیکر روانہ ہوئے شجاع خان کو اور نیز اوسکے دوستون بہاولپور کے داؤد پوترون کو شکست دی اور ملتان پر اونہون نے قبضہ کر لیا شریف بیگ نے جب ایسا دہوکا کہایا اوس نے پہلے تو لمبہ مین پناہ لی اور بعد اوسکے خیر پور تنوین مین اور پچہلے مقام مین تہوڑے عرصہ کے بعد مر گیا۔ اوسکے بعد جہنڈا سنگہ نے شمال کیطرف کوچ کیا اور دیوان سنگہ چاچو والیہ کو ایک کثیر سپاہ دیکر ملتان کی حفاظت کیواسطے چہوڑا جہنڈا سنگہ پہلے رام نگر کو گیا جہان اوس نے زمزم* معروف بہنگی توپ جٹون سے واپس لی اور وہانسے وہ جمون کیطرف گیا جہان اوس کا دوست اور راجہ گذار راجہ رنجیت دیو اپنی فرزند برج راج دیو اور سرداران کنہیہ او رسوکرچکیہ سے لڑ رہا تہا +

کچہہ عرصہ تک جانبین کی فوج لڑتی رہی اور کبہی کوئی ایک پر غالب ہا کبہی دوسرا مگر اتفاقاً سردار حقیقت سنگہ مارا گیا اور بہنگیون کیطرف فتح ہوئی مگر یہہ فتح سردار کنہیہ نے جہنڈا سنگہ کو قتل کر کے اپنی طرف پہیر لی یعنی درحالیکہ جہنڈا سنگہ لشکر کی راہ سے گذرتا تہا اوسکو بندوق کی ضرب سے مروا ڈالا یہہ حال ۱۷۷۴ء مین واقع ہوا +

---

* اِس توپ کا حال کسیقدر ذکر کے قابل ہے یہہ توپ معہ ایک اور توپ کے جو اوسکے برابر کی تہی لاہور مین ۱۷۶۱ء مین شاہ نظر نے بحکم شاہ ولی خان وزیر اعظم احمد شاہ کے ڈہالی تہی اِس توپ پر بیس شعر کندہ ہین اور تاریخ اسکی مصرع اخیر مین سے ۱۱۷۰ھ بحساب ابجد نکلتی ہے مصرع اخیر یہہ ہے مصرعہ پیکری اثر دہائی آتشبار ۔ یہہ توپ تانبا اور پیتل ڈہال کر بنائی تہی جو جزیہ مین لی گئی تہی یعنے فی گہر سے لاہور مین ایک برتن لیا گیا تہا ۱۷۶۱ء مین جب احمد شاہ مرہٹون پر پانی پت مین فتح پا کر کابل کو واپس جاتا تہا زمزم توپ لاہور مین چہوڑ گیا کہ اوسکے واسطے سامان ساتہہ لیجانیکا تیار نہ تہا اور یہہ توپ خواجہ عابد کے پاس چہوڑ گیا جسکو اوس نے ناظم مقرر کیا تہا دوسری توپ وہ اپنی ساتہہ لیگیا اور وہ توپ چناب کو عبور کرنے مین جاتی رہی کیا زمزم توپ باقی رہی۔ کہتے ہین کہ جبکہ ہری سنگہ بہنگی نے

گنڈا سنگھ مثل کا رئیس ہوا اور یہہ کہا کہ اب جموں مین کچھ فایدہ نہوگا وہ امرتسر کو چلا گیا جہان اوس نے بہنگیون کے گڑہے کو بڑہانا اور مضبوط کرنا شروع کیا۔ وہ سرداران کنہیہ کے خلاف جنہون نے اوسکے بھائی کو مروا ڈالا تہا منصوبہ باندہتا رہا اپنی عداوت کے دکہانیکا فوراً ہی اوسکو قابو ہی ملگیا جہنڈا سنگھ نے پہانکوٹ اپنے ایک مثلدار کو دیدیا تہا جسکا نام نند سنگھ تہا اور جو بنام سنگہ معروف تہا یہہ شخص اوسی عرصہ کے قریب مرا۔ جب اوسکا سردار مارا گیا تہا اور اوسکی بیوہ نے اپنی دختر اور جاگیر پہانکوٹ تارا سنگھ کو دی جو حقیقت سنگھ کنہیہ کا قریب رشتہ دار تہا گنڈا سنگھ اس امر کے واقع ہونیسے نہایت غصہ مین آیا اوس نے اصرار کیا کہ تارا سنگھ جاگیر واپس دیدی مگر کنہیون نے نہ مانا اور گنڈا سنگھ نے ایک جمعیت کثیر جمع کرکے او بہنگی توپ لیکر اور بہت سے رانگڑ یہ سردار بطور اپنے دوستون کے لیکر پٹھان کوٹ کو کیے اوپر چڑہائی کی حقیقت سنگھ۔ تارا سنگھ اور گوربخش سنگھ کنہیہ اور امر سنگھ بگا اوسکے مقابلہ کیواسطے دینانگر کو کوچ کرگئے اور اسمقام پر ایک لڑائی ایسی ویسی ہوئی مگر درحالیکہ وہ دینانگر مین خیمہ زن تہا وہ بیمار ہوکر دس روز مین مرگیا اوسکا ایک ہی بیٹا دیسو سنگھ نابالغ تہا اسواسطے فوج نے جرت سنگھ اوسکے بہتیجے کو اوسکی جگہہ رئیس بنایا مگر اول ہی جو لڑائی کنہیون سے ہوئی اوسمین جرت سنگھ مارا گیا اور بہنگیون کی فوج جسکا افسر کوئی نہین رہا امرتسر کو واپس چلے گئے۔

اب دیسو سنگھ مثل کا رئیس ہوا اور ایک شخص گوجر سنگھ نامی اوسکا وزیر تہا مگر بڑے مقتدر مثل بہنگیون کے دن اب ختم ہونے پر آگئے تہے اور طاقت اور عقل ایک لڑکے کی بہت سے سرکش سردارون کو روکنے کے برابر نتہے جنکو اس بات کا غرور تہا کہ وہ ہری سنگھ اور جہنڈا سنگھ کے زیر حکم لڑے تہے پہلے بہاگ سنگھ ہلو والیہ سرخود ہوگیا بعد اسکے جہنگ نے باج دینے سے انکار کیا اور ۱۷۷۶ء مین ملتان اوسکے قبضہ سے جاتا رہا۔

یہہ بات ذہن مین ہوگی کہ سردار جہنڈا سنگھ نے دیوان سنگھ کو ملتان کا ناظم بناکر چھوڑا تہا کئی سال تک تو دیوان سنگھ

خواجہ عابد خان کا سلح خانہ لوٹا تو توپ بہی اوس نے اپنے قابو مین کرلی تہی اور وہ اوسکے امرتسر مین لیگیا تہا مگر یہہ بات سچ نہین کیونکہ یہہ بات تحقیق ہے کہ جب تک سنہ ۱۷۶۲ء مین خواجہ عابد خان ناظم رہا یہہ توپ پہیون سے اوتری ہوئی شاہ برج لاہور مین پڑی ہوئی تہی ۱۷۶۴ء مین جب لہنا سنگھ اور گوجر سنگھ نے لاہور کو فتح کیا وہ ہون نے اس توپ پر قبضہ کرلیا دو دن کے بعد سردار جرت سنگھ سوکرچکیہ بہنگی سردارون کو مبارکباد دینے آیا اور اشارہ کیا کہ مجہے بہی کچھہ حصہ لوٹ مین دے بہنگیون نے جو جانتے تہے کہ جرت سنگھ مبارکبادی کیواسطے نہین آیا تہا بلکہ مثال ایک گدہ کی تہا جسکو لاش کی بو آئی تہی خیال کیا کہ اوس سے چالاکی کرنی چاہئے اور چونکہ انکو منظور نہ تہا کہ ایسے مقتدر سردار کو اپنا دشمن بنالین اونہون نے نہایت دلجوئی سے اوس سے کہا کہ یہہ زمزم توپ جو سار لوٹ مین

سنبہالا رہا اور اوس نے ۱۷۷۸ء مین ٹیپن بہاولپور اور مظفر خان شجاع خان کے بیٹے کے حملہ کو ہٹایا اگرچہ خود بہی نقصان
اوٹہایا مگر ۱۷۷۹ء مین تیمور شاہ احمد شاہ کا بیٹا بہت فوج لیکر ملتان پر چڑہ آیا اور دیوان سنگہ ایک مہینے سے زیادہ اوس سے
لڑتا رہا مگر بعد ازان ہار مانی اور وہان سے بلا مضرت چلے جانے کی اجازت ہوئی دیسو سنگہ کا ایک بڑا دشمن سردار
مہان سنگہ بہی تہا جو سوکر چکیہ مثل کا رئیس تہا اب اس مثل کو بہت اقتدار اور زور حاصل ہوتا جاتا تہا اور ۱۷۸۲ء مین آٹہہ
سال سرداری کرکے سردار دیسو سنگہ لڑائی مین مارا گیا تہا مگر یہہ بات تحقیق نہین ہے کہ آیا یہہ سردار چنیوٹ کے سامنے مارا گیا
جبکہ اوس نے یورش کی تہی یا مہان سنگہ کے ساتہہ لڑائی مین قتل ہوا دیسو سنگہ کے بعد گلاب سنگہ اوسکا بیٹا اوسکا جانشین ہوا
اور اس سردار کا حال کچہہ لایق لکہنے کے نہین ہے یہہ شخص ہمت مین ضعیف تہا اور عیاش تہا اور اوسمین ہمت کافی نہین
تہی کہ جو ملک اوسکا باپ چھوڑ گیا تہا اوسکو سنبہال رکہتا سال بسال اوسکا علاقہ گہٹتا گیا اور آخرکار فقط شہر امرتسر اور کچہہ
دیہات مانجہے مین باقی رہ گئے ؎
۱۸۰۰ء مین کئی سردار رنجیت سنگہ کے مقابلہ کے واسطے جمع ہو گئے جسنے لاہور پر جولائی پیوستہ مین قبضہ کر لیا تہا اور
جس کے فتوحات کے سبب سے پنجاب مین تہلکہ پڑ گیا تہا اس سازش مین بڑے سردار یہہ تہے سردار جسا سنگہ رامگڈہیہ صاحب سنگہ اور
گلاب سنگہ بہنگی اور نظام الدین خان قصوریہ اور اونہون نے آپسمین یہہ صلاح کی کہ رنجیت سنگہ کو دوستانہ بہیس مین بلا وین
اور وہان اوسکو مار ڈالین مگر یہہ جوان سردار بہت ہوشیار تہا اور وہان جو گیا تو بڑی فوج اپنے ہمراہ لیگیا تاکہ کچہہ اوسکی جان
کو خطرہ نہو اور دو مہینے کے بعد جس مین خوب عیش ہوتی رہی وہ لاہور کو واپس آیا لیکن اگرچہ رنجیت سنگہ جان سلامت لیکر بچ آیا
گلاب سنگہ کا ایسا نصیب نہ بردست تہا وہ کوئی موقع بہت شراب پینے کا ہاتہہ سے نہ دیتا تہا اور جب شراب پیتا تہا ہر رات کو
عیاشی کرتا تہا چنانچہ ان ضیافتون مین اوس نے شراب ایسی کثرت سے پی کہ وہ اوسکے صدمہ سے مرگیا بعض لوگ کہتے ہین

سب سے اچھی چیز ہے لیجاوُ مگر اونکو امید تہی اور یقین تہا کہ جڑت سنگہ اوسکو لے نہ جاسکیگا مگر جڑت سنگہ نے جب دیکہا کہ اور کچہہ ان سے ہاتہہ نہ آویگا اوس نے اپنے
آدمیون کو جمع کیا اور بہت محنت سے اپنے لشکر مین توپ لیگیا اور بعد اوسکے گوجرانوالہ کو اپنے قلعہ مین لیگیا گوجرانوالہ مین احمد خان چٹہ نے اوس
توپ کو چھین لیا اور اپنے نئے قلعہ کو جو احمد نگر مین تہا اوسے لیگیا مگر اوسکا بہائی پیر محمد بہت ناراض ہوا کہ وہ بہی اپنا دعوے اس توپ پر سمجہتا تہا
اور دونون بہائیون مین آپسمین اس توپ پر لڑائی ہوئی اور اون لڑائیون مین ایک بیٹا پیر محمد خان کا اور دو بیٹے احمد خان کے مارے گئے آخرکار
پیر محمد نے گوجر سنگہ بہنگی کو اپنی مدد کیواسطے بلایا اوس نے احمد خان کو قابو کر لیا اور ایک دن اور ایک رات اوسکو کہانا پینا نہ دیا اسوقت احمد خان نے

کہ اوسکو زہر دیا گیا تہا مگر اس بیان کا کچھ بہی ثبوت نہین ہے اور یہہ شخص ایسا نالایق تہا کہ کوئی شخص امکانا کچھ فایدہ اسکے مار ڈالنے مین نہ سمجہہ سکتا تہا گلاب سنگہ کا ایک بیٹا گوردت سنگہ اوسکے پیچہے رہا جو دس برس کا عمر مین تہا اور اوسکے شادی سردار صاحب سنگہ بہنگی اور فتح سنگہ کنہیہ کی دختر سے ہوی تہی مگر رنجیت سنگہ کے مقابلہ مین ایسے مقتدر رشتہ داری کسی کام کی نہین تہی اور رنجیت سنگہ نے تہیہ کر لیا تہا کہ امرتسر پر قبضہ کرے رنجیت سنگہ نے ۱۸۰۲ء مین بہنگیون سے فساد کرنیکے ارادہ سے زمزم توپ گوردت سنگہ سے مانگ بہیجی مگر اس مثل کے شان اور نام بہت کچہہ اس توپ کے قبضہ کے سبب سے حاصل ہوا تہا اور اگرچہ گوردت سنگہ کی مان سکہان کو اوسکے صلاح کارون نے سمجہایا کہ توپ دیدے مگر اوس نے اوسکے دیدینے سے انکار کیا اور لڑنے کی تیاری کی مگر یہہ تیاریان بے سود ہوئین رنجیت سنگہ فتح سنگہ اہلووالیہ کے ساتہہ امرتسر پر چڑہ گیا بہنگیون کے قلعہ پر حملہ کیا اور پانچ گہنٹہ مین اوسکو فتح کر لیا سکہان اور اوسکے بیٹے نے سردار جودہ سنگہ رامگڈہیہ کے پاس پناہ لی اور رنجیت سنگہ نے کل بہنگیون کے علاقہ پر تصرف کر لیا گوردت سنگہ کا اور کچہہ زیادہ حال معلوم نہین ہے وہ اپنے بزرگون کے گانو امرتسر کے ضلع مین ترتارن کے پرگنہ مین مرگیا جہان اوسکی اولاد اب غریب سے کسان ہین ॥

اب دو اور زیادہ مقتدر سرداران مثل بہنگی کا ذکر کرنا چاہیے یعنے سردار لہنا سنگہ اور گوجر سنگہ یہہ سردار اگرچہ جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ کے ساتہہ بعض لڑائیون مین شریک رہے مگر اونکا اپنا حال بالکل علیحدہ ہے لہنا سنگہ کا دادا ہلون جٹ کی قوم کا زمیندار تہا جو قحط سالی مین اپنے گانو سدا والی سے جو ضلع امرتسر مین تہا مستاپور دوآبہ جالندہر مین متصل کرتارپور چلا گیا یہان اسکو ایک شخص نے گود لیا جو بڑہئی اور محاصل کے اکٹہا کرنیکا پیشہ رکہتا تہا اور یہان اوسکے گہر مین ایک بیٹا درگاہا پیدا ہوا لہنا سنگہ درگاہا کا بیٹا الوالعزم تہا اور ایک مرتبہ جو اوسکے باپ نے

توپ کے دینے کا وعدہ کیا گوجر سنگہ نے اپنے دوست سے دغا کرکے اس توپ کو گجرات لیجا کر اپنے پاس رکہہ لیا گجرات مین یہہ توپ دو برس ہی دو برس کے بعد بہنگی سردار اوسکو اونکی شامت جو آئی سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے مقابلہ پر لے گئے بہنگیون کو شکست ہوئی اور یہہ توپ جو جلدی ہلائی نہ جا سکتی تہی پہر سوکرچکیہ سردار کے ہاتہہ آگئی ۱۷۶۲ء مین چٹہے جو ہمیشہ سردار چڑت سنگہ سے لڑتے رہتے تہے پہر اوس توپ پر قابض ہوئے اور اوسکو اونہون نے قلعہ منچر مین رکہا اور تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو رسول نگر مین لے گئے جسکا نام اب رام نگر ہے یہان جب سردار جہنڈا سنگہ سال آئندہ ملتان سے واپس آیا اوس نے اس توپ کو لے لیا اور اوس نے اوس توپ کو امرتسر مین بہیجدیا اور امرتسر مین یہہ توپ بہنگیون کے قلعہ مین ۱۸۰۲ء تک رہی اوس سال رنجیت سنگہ نے جسکو اس توپ کے قبضہ

اسواسطے اوسکو مارا کہ کہیت مین اوسکے مویشی آوارہ ہوگئے تہے لہنا سنگہ گہر سے بہاگ گیا اور کچہہ عرصہ تک آوارہ پہرتا رہا بعد اوسکے وہ موضع روڑانوالہ مین پہونچا جو امرتسر سے ایک میل دور ہے اور جہان گوربخش سنگہ بہنگی رہتا تہا یہہ شخص سردار ہری سنگہ کے ماتحت نہایت عمدہ لڑنیوالون مین تہا گوربخش سنگہ کے قبضہ مین قریب چالیس گانو کے تہے اور تمام ملک مین سوار لیکر تاخت کرتا پہرتا تہا اور دور و نزدیک لوٹتا تہا اوسکو خورد سال لہنا سنگہ سے محبت ہوگئی اور اوس نے اوسکو اپنے رسالہ مین بہرتی کرلیا اور عرصہ کے بعد چونکہ اوسکا کوئی بیٹا نہین تہا اوس نے لہنا سنگہ کو متبنّی کرلیا گوربخش سنگہ سنہ ۱۷۶۳ء مین مرگیا اور فوراً گوجر سنگہ گوربخش سنگہ کے نواسہ اور لہنا سنگہ مین آپسمین فساد ہوا کہ ہر ایک ترکہ کا دعوی کرتا تہا جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ بہنگی دونون کی تکرار کے رفع کرنیکی عزم سے آئے تہے مگر گوجر سنگہ کوئی بات نہ مانتا تہا اور اپنے ہمراہیون کو لیکر روڑانوالہ کو چلا گیا لہنا سنگہ نے تعاقب کیا اور آ پہونچا اور ایک لڑائی ہوئی چند آدمی دونو طرف کے مارے گئے آخرکار یہہ بند و بست ہوا کہ لہنا سنگہ اور گوجر سنگہ نے علاقہ کو آپسمین تقسیم کرلیا لہنا سنگہ نے روڑانوالہ لیا اور گوجر سنگہ نے ایک نیا گانو رتی وال اور بہڑوال کے بیچمین آباد کیا جسکا نام اوس نے رنگڈہ رکہا اس سبب سے کہ اوسجگہہ لہنا سنگہ کے ساتہہ لڑائی ہوئی تہی اور اب اوسکا نہایت پکا دوست ہوگیا *

دونو سردارون نے بعد اوسکے لاہور پر قبضہ کرنیکی تدبیر کی جس پر کابلی مل کا احمد شاہ کیطرف سے قبضہ تہا ناظم ڈرپوک اور ظالم بہی تہا اور چونکہ سکہون کے سوار روز بروز زیادہ طاقت اور جرات پاکر شہر کے دیوارون تک لوٹ جاتے تہے کابلی مل کو اپنے جان کا اندیشہ ہوا اور جب اوسکو بہنگی سردارون کے منصوبہ کی خبر خفیہ ملی وہ لاہور سے بہاگ گیا اور اپنے برادرزادہ امیر سنگہ کو چہوڑ گیا کابلی مل جمون کی راہ پر گیا مگر بعض شخصون نے جو اوسکے ظلم کے

کرنے کی خواہش تہی بہنگیون کو امرتسر سے نکال دیا اور توپ پر قبضہ کرلیا رنجیت سنگہ کی سلطنت کے عہد مین یہہ توپ بڑے شان سے پانچ موقعون پر بیجائی گئی تہی ایک ڈسکہ پر دوسرے قصور پر تیسری سُجان پور اور چوتہی اور پانچوین وزیرآباد اور ملتان پر ۱۸۱۸ء مین ملتان کے محاصرہ مین اس توپ کو سخت آسیب پہونچا تہا اور چونکہ یہہ خیال ہوا کہ اب توپ کسی کام کی نہین رہی ہے لاہور مین لاکر دہلی دروازہ کے باہر رکہی گئی تہی اور سنہ ۱۸۶۰ء تک وہان ہی اوسال مین لاہور کے عجائب خانہ کے سامنے یہہ توپ لیجاکر رکہی گئی اور اب وہان موجود ہے *

سبب سے لاہور چہوڑکر چلے گئے تہے اوسپر اتنی بدعت کی کہ اگرچہہ سپاہ جو راجہ رنجیت دیو جمون والے نے اوسکی ساتہہ کیواسطے بہیجی تہی نہ پہونچ جاتی تو وہ غالبًا مارا جاتا مگر اوس سپاہ نے اوسکو چہوڑا لیا راجہ نے اوسکو راولپنڈی سے بہیجدیا جہان احمد شاہ کی پس انداز سپاہ ٹہیری ہوئی تہی اور اوس مقام مین کابلی مل تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا ✤

ایک اندہیری رات کو لہنا سنگہ اور گوجر سنگہ نے دو سو آدمی لیکر لاہور پر ناگاہ قبضہ کر لینے کا ارادہ کیا اونہون نے دروازے سب بند پائے مگر ایک شخص دیال سنگہ نے اونکو ایک بدرو کا پتہ بتایا جسکی راہ سے سمٹ سمٹا کر اندر پہونچ جانا ممکن تہا گوجر سنگہ آگے آگے چلا لہنا سنگہ اور اور سکہہ اوسکے پیچہے پیچہے چلے قلعہ کو ناگاہ اونہون نے جا مارا امیر سنگہ نائب ناظم ناچ دیکہہ رہا تہا اوسکو اونہون نے پکڑ لیا اور پایہ بدلان بند کر دیا اور صبح ہونے سے پہلے تمام شہر پر ان سردارون کا تصرف ہوگیا دوسرے روز صبحکو سوبہا سنگہ کنہیہ جے سنگہ کا بہتیجا آپہونچا پچہلے افغانون کی یورش کے زمانہ سے وہ اپنے گانوکانہ مین پوشیدہ رہا ہوا تہا وہ ان سردارون کے دوستون مین سے تہا اور اگرچہ اس فتح کی مدد دینے کے وقت وہ نہ آیا اور دیر مین پہونچا مگر اوسکو دونو سردارون نے اس فتح مین حصہ دیا اوسکے بعد اور بہنگی اور کنہیہ سردار آئے اور سب سے پیچہے جہنڈا سنگہ سوکرچکیہ آیا جسکا خوش کرنا بہت مشکل تہا اور وہان سے وہ نہ گیا جبتک کہ بہنگیون نے اوسکو زمزم توپ نہ دیدی چنانچہ یہہ توپ گوجرانوالہ کو لے گیا بعد ازان تینون سردارون نے لاہور کو آپسمین بانٹ لیا لہنا سنگہ نے قلعہ لیا اور علاقہ مستی اور خضری اور کشمیری اور روشنائی دروازہ گوجر سنگہ نے شہر پناہ کے باہر اپنے واسطے ایک قلعہ بنایا جسکا نام اوس نے قلعہ گوجر سنگہ رکہا اور سنہ ۱۷۶۵ع مین وہ شمال کیطرف اپنا ملک فتح کرنیکو چلا ✤

لہنا سنگہ اور سوبہا سنگہ آپسمین سلوک کے ساتہہ لاہور مین رہے تاوقتیکہ احمد شاہ نوبت اخیر سنہ ۱۷۶۷ع مین پنجاب مین چڑہکر آیا اوسوقت وہ پیجوڑ کو چلے گئے مگر اس بڑے درانی شاہ نے عمر اور ضعف اپنے اوپر آتے دیکہا اور چونکہ کوئی شخص ہوشیار مثل آدینہ بیگ خان کی نہ تہا جسکو وہ صوبہ چہوڑتا اوس نے سکہہ سردارون کے ساتہہ اتفاق کرنیکا عزم کرلیا اوس نے لہنا سنگہ کے پاس کچہہ میوہ بہیجا مگر اوس سردار نے وہ میوہ یہہ کہکر واپس کر دیا کہ ہم گنوار آدمی ہین ہمکو غلہ ہی میوہ ہے میوہ ایک جنس بادشاہون کیواسطے ہے اس انکسار کے جواب سے خوش ہوکر بادشاہ نے لہنا سنگہ

کو لاہور پر قابض رکہا اور کابل کو واپس روانہ ہوا جہان وہ ۱۷۷۳ء مین مرگیا اسکے بعد تیس برس تک لاہور کے سرداران سے ۱۷۹۷ء تک حکومت کرتے رہے اوس سال مین شاہ زمان نے جو کابل کے تخت پر بیٹہا تہا پنجاب پر حملہ کیا اور لہنا سنگہ لاہور سے چلا گیا اور جب بادشاہ چلا گیا پہر لاہور کو واپس آیا مگر اوسی سال مین مرگیا سوبہا سنگہ بہی اوسی عرصہ کے قریب مرگیا اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا موہر سنگہ جانشین ہوا اور لہنا سنگہ کی جگہہ چیت سنگہ مسند نشین ہوا +

۱۷۹۸ء مین شاہ زمان پہر پنجاب مین آیا مگر لاہور مین تہوڑے ہی مہینے رہا کیونکہ ایران سے ایسی خبر آئی کہ اوسکو کابل کو واپس جانا ضرور ہوا سردار رنجیت سنگہ سوکرچکیہ نے اپنی خدمتون کے عوض مین شاہ زمان سے لاہور پایا بڑے خدمت اوسکی یہہ تہی کہ اوسنے آٹہہ توپین جو راوی مین ڈوب گئی تہین نکلوا کر بہیجدین مگر شہر لاہور کے عطا نام کیواسطے ہی تہی اور رنجیت سنگہ کو شہر لاہور پر بزور خود قبضہ کرنا پڑا تہا مگر یہہ امر مشکل نہ تہا ان متفق حاکمون مین فقط ایک شخص صاحب سنگہ گوجر سنگہ کا بیٹا کچہہ ہمت والا تہا اور وہ گجرات مین تہا چیت سنگہ بہت کم ہمت تہا اور موہر سنگہ نہ کسی جرات کا آدمی تہا نہ کچہہ حوصلہ رکہتا تہا رعایا کو اونکی حکومت سے تنفر کمال تہا اور اونکے اپنے متوسل بہائی گوربخش سنگہ حکیم حاکم رائے اور عاشق محمد رنجیت سنگہ کے جانبدار تہے اور اونہون نے رنجیت سنگہ کو لکہہ بہیجا کہ لاہور کا لے لینا آسان ہے رنجیت سنگہ ایک بڑی فوج لیکر انارکلی مین آیا اور چیت سنگہ جس نے اوسکے مقابلہ کے واسطے کوچ کرنیکا خیال کیا تہا محکم دین چودہری کوٹ نونی جسکے سپرد دروازہ لوہاری تہا سمجہایا کہ بیفائدہ ہے اور اوسنے دشمن کو دروازہ کہولدیا رنجیت سنگہ نے بلا دقت قبضہ کرلیا اور چیت سنگہ اور موہر سنگہ بہاگ گیا +

رنجیت سنگہ نے کچہہ عرصہ کے بعد چیت سنگہ کو ساٹہہ ہزار روپیہ کی جاگیر موضع ونیکی مین دی جس پر وہ ۱۸۱۵ء تک اپنی وفات تک قابض رہا اوسکی آٹہہ جوروان تہین کسی سے اوسکو کوئی بیٹا نہین پیدا ہوا مگر اوسکی وفات کے چار مہینے کے بعد بی بی حکم کور کو ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام عطر سنگہ رکہا اور رنجیت سنگہ نے اوسکے نام ونیکی مین چہہ ہزار روپیہ کی جاگیر واگذار کردی یہہ جاگیر بعد ازان بہت گہٹائی گئی اور اوسکے عوض لدی مین دی گئی اور ۱۸۱۹ء مین پہر اوسکے عوض چک ڈیڈہ دیا گیا جو لہنا سنگہ کے پرانے علاقہ مین سے تہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد یہہ گانو عطر سنگہ اور اوسکی والدہ کے نام اونکے حین حیات واگذار ہوا اس شرط پر جب ماں اوسکی مرجاویگی نصف گانو سرکار مین

ضبط ہوجاویگا اور باقی عطر سنگہ کی اولاد نرینہ صلبی کو جو بطن زوجہ منکوحہ سے ہونگے علی الدوام داگذار ہیگا عطر سنگہ چک ڈیڈو مین رہتا ہے اوسکی تین بیٹیاں ہین جنکی شادیان ہوگئین مگر اوسکو بیٹا کوئی نہین پیدا ہوا ✦

سردار گوجر سنگہ جو لاہور سے شمال کیطرف ملک فتح کرنیکو مہم پر گیا تہا بخوبی کامیاب ہوا اور وہ تہوڑے عرصہ مین لہنا سنگہ اور سوبہا سنگہ کی نسبت زیادہ مقتدر ہوا اور اوس نے پہلے گجرات پر حملہ کیا جو سلطان مقرب ایک گکہڑ رئیس کے قبضہ مین تہا اور دیوار و دن بیج باہر اوسکو سخت دیکر اوس نے شہر اور گرد و نواح کے ملک پر قبضہ کرلیا اب اوس نے گجرات کو اپنا دار الریاست بنایا اور ۱۷۶۶ء یعنی سال آئندہ مین اوس نے جمون کیطرف کوچ کیا جسپر اوس نے تاخت کی اور جہنڈا سنگہ بہنگی کے ساتہہ اوس سے باج لیتا رہا اوسکے بعد اوس نے پنجہ اسلام گڈہ اور دیوا ٹبالہ کو زیر کرلیا ۱۷۶۶ء مین احمد شاہ نوبت اخیر پنجاب پر چڑہ کر آیا نئے سکہہ سرداروں کو سب کو بہگاتا ہوا چلا آیا کیونکہ سکہون کو اون دنون مین افغان فوج کا ایسا خوف تہا کہ کہلے میدان مین اوسکے ساتہہ مقابلہ کرنیکا کسیکو خیال بہی نہین گذرتا تہا اور پنجاب مین مثل مشہور تہی کہ کہادا پیتا اساڈا۔ رہندا احمد شاہ دا۔ جو کچہہ کہایا پیا ہمارا۔ باقی احمد شاہ کا ✦

جو سردار بہاگے اون مین گوجر سنگہ بہی بہاگا وہ لاہور کو چلا آیا اور جیسا احمد شاہ آگے بڑہتا گیا وہ فیروزپور کو چلا گیا جب درانی بادشاہ نے پنجاب پر پیٹہہ موڑی گوجر سنگہ نے پہر لاہور کے اپنے حصہ پر قبضہ کرلیا اور اوسکو اپنے ایک قریبی رشتہ دار تخت سنگہ کے سپرد کرگیا اوسکے بعد وہ امرتسر کو گیا اور اس متبرک شہر کی حفاظت کیواسطے اوسنے قلعہ گوجر سنگہ کی بنیاد رکہی جس موقع پر اوسکے بعد قلعہ گوبند گڈہ بنایا گیا جو اب موجود ہے چڑت سنگہ سوکرچکیہ نے بہی ایک قلعہ دربار صاحب یعنے طلائی شوالہ کے شمال کیطرف بنایا جیسا سنگہ رام گڈیہ کا قلعہ مشرق کیطرف تہا اور بہنگیون کا جنوب کیطرف بعد اوسکے اوس نے اپنے گانو رن گڈہ مین اپنے سب سے بڑے فرزند کی شادی بہاگ سنگہ ہلوالیہ کی دختر سے کی اور جب شادی ہوچکی اپنی کل فوج لیکر گجرات کو چلا گیا اور جتنے پرانے فتح کئے ہوئے علاقے اوسکے تہے بلا دقت اونپر پہر تصرف کرلیا بعد اوسکے سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے ساتہہ اتفاق کرکے اوس نے مشہور قلعہ رہتاس کا جو گکہڑون کے قبضہ مین تہا محاصرہ کیا کئے مہینے کے محاصرہ کے بعد قلعہ فتح ہوا اور کل علاقہ

گرد و نواح کا راولپنڈی تک معہ اوسکے عمدہ لڑنیوالی قومون جنجوعون - گکہڑ - اور آوان کے ان دوستون کے مطیع ہو گئے
بعد اوسکے اوس نے اپنے دوسرے فرزند صاحب سنگہ کی شادی سردار جیت سنگہ کی ایک دختر کے ساتہہ کردی
اور کچہہ عرصہ کے بعد ہمیر سنگہ جیندوالے کی ایک دختر کے ساتہہ کردی +

گوجر سنگہ نے اپنے علاقہ کو اپنے دونو بڑے بیٹون سکہا سنگہ اور صاحب سنگہ مین تقسیم کردیا تہا ان مین آپسمین تنازع ہوا اور چہوٹے نے سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ کے بہکانے سے جو اورون کی بیوقوفی سے اپنا فایدہ ہمیشہ نکالا چاہا کرتا تہا اپنے بھائی پر حملہ کیا جو لڑائی مین مارا گیا گوجر سنگہ نے جب یہ سنا تو اوسکو نہایت شدت سے غضب آیا اور جو علاقہ صاحب سنگہ کے قبضہ مین تہا سب اوس سے چہین لینا چاہا وہ گجرات پر کوچ کر کے آیا اور کسی نے مقابلہ اوسکا نہین کیا اور صاحب سنگہ جو علانیہ سرکش ہوگیا تہا اسلام گڈہ مین قلعہ بند ہوگیا مگر گوجر سنگہ کو درپے خیر تک نوبت پہونچانیکی خواہش نہین تہی اور جسوقت اوسکے فرزند نے عفو چاہا تو اوسیوقت معاف کردیا اور اوسکے پرانی علاقہ پر اوسکو بحال کر کے اوس علاقہ کو جو سکہا سنگہ کے قبضہ مین تہا اپنے سب سے چہوٹے فرزند فتح سنگہ کو دیدیا مگر ایک اور باعث نااتفاقی کا پیدا ہوگیا سردار مہان سنگہ رسول نگر کا محاصرہ کر رہا تہا جو اوسکے دشمنون چٹہون کا دارالریاست تہا اور ایک بڑا عہدہ دار شہر مین سے بہاگ کر سردار گوجر سنگہ کے لشکر مین پناہ گزین ہوا مہان سنگہ نے اپنے قیدی کو مانگا مگر گوجر سنگہ نے دینے سے انکار کیا لیکن صاحب سنگہ نے جو اپنے سالے کو خوش کرنا چاہتا تہا اوس آدمی کو اوسکے حوالہ کردیا اور مہان سنگہ نے اوسکو قتل کردیا گوجر سنگہ اپنے بیٹے کی نافرمانی سے بہت ناراض ہوا اوس نے اوسکو بددعا دی کہ جیسی تو نے اپنے باپ کی بیحرمتی کی ویسی ہی تیرا بیٹا بہی تیری بیحرمتی کرے صاحب سنگہ کی اس حرکت سے گوجر سنگہ کو اتنا غم ہوا کہ وہ بیمار ہوگیا اور اپنا کل ملک اپنے سب سے چہوٹے بیٹے فتح سنگہ کو دیکر لاہور کو چلا گیا جہان وہ ۱۷۸۸ء مین مرگیا اوسکی سمادہ شمن برج کے پاس ہے +

اگرچہ گوجر سنگہ کی نہایت ہی خواہش اپنے بڑے بیٹے کو ملک سے خارج کرنیکی تہی مگر سرداران خالصہ اوسکی استحقاق کو منظور نہ رکہا اور صاحب سنگہ نے بلا مقابلہ فتح سنگہ کی اپنے باپ کے علاقہ پر قبضہ کرلیا اور فتح سنگہ گوجرانوالہ مین مہان سنگہ کے پاس جا رہا کچہہ عرصہ سالے بہنوئی کی دوستی رہی یعنی مہان سنگہ اور صاحب سنگہ مین مگر ۱۷۸۹ء مین ونمین آپسمین تنازع

ہوگیا اور دونو مین آپسمین علانیہ جنگ دو برس تک ہوتی رہی آخرکار ۱۷۹۱ء مین مہان سنگہ نے صاحب سنگہ کو قلعۂ
سودہرہ مین بند کر رکہا اور اوسکو نہائت تنگ کیا بہنگی سردار لہنا سنگہ لاہور والے اور کرم سنگہ دونو کو مدد کیواسطے
بلایا لہنا سنگہ تو نہ آیا مگر کرم سنگہ بڑی فوج لیکر آیا تاکہ مہان سنگہ سے محاصرہ چہوڑا دیوے اور اوسمین اور مہان سنگہ
مین لڑائی ہوئی سردار سوکر چکیہ اس زمانی مین بہت بیمار تہا اور لڑائی کیوقت اوسکو ہاتہی کے اوپر غش آگیا تہا
مہاوت ہاتہی کو موڑ کر میدان سے مہان سنگہ کو لے گیا اوسکی فوج نے جب اپنے سردار کو نہ دیکہا تو بہاگ گئے
محاصرہ چہوٹ گیا اور مہان سنگہ گوجرانوالہ کو چلا گیا جہان وہ تین دنکے بعد مرگیا مہان سنگہ کی موت اس سببسے اور بہی
جلدی ہوگئی کہ اوسکا دوست جودہ سنگہ وزیرآبادیہ اوسکو دغا دیگیا اور چلا گیا*

۱۷۹۷ء مین شاہ زمان نے پنجاب پر یورش کی اور صاحب سنگہ پہاڑ مین چلا گیا شاہ زمان فقط چند روز لاہور مین رہا
اور بعد اوسکے افغانستان کو واپس چلا گیا اوس نے پنڈدادنخان مین ایک افسر شہنچی معہ سات ہزار افغان فوج
کے چہوڑا صاحب سنگہ گجرات مین واپس آیا تو یہہ افسر اوسپر حملہ آور ہوا اور ضلع جہلم کے مسلمان قومین اوسکی شریک
ہوئین صاحب سنگہ نے معہ نہال سنگہ اور وزیر سنگہ اٹاریوالہ جودہ سنگہ وزیرآبادیہ اور کرم سنگہ دولہ کے اوسکے ساتہ لڑائی
کی اور اوسکو شکست دی یہہ امر ۱۷۹۷ء مین واقع ہوا اور یہہ نوبت اول تہی کہ سکہون نے میدان جنگ مین بخوبی
افغانون کو شکست دی چند ماہ بعد اس شکست شہنچی کے شاہ زمان نے پہر پنجاب پر یورش کی مگر وہ تہوڑے دن پنجاب مین
رہا اور رنجیت سنگہ کو لاہور دیگیا جسکو رنجیت نے فتح کر لیا جیسا کہ اوپر لکہا گیا فتح سنگہ بہنگی اب رنجیت سنگہ کے ساتہ
متفق ہوگیا اور رنجیت سنگہ نے اوس سے اوسکے بہائی کے نصف علاقہ کے دیدینے کا وعدہ کیا اور اس مدد سے
اوس نے فتحگڈہ کو جسکا نام اب کوٹ باریخان ہے اور سودہرہ کو لے لیا جب صاحب سنگہ نے لاہور کی فتح کا حال سنا
وہ بڑی فوج لیکر رنجیت سنگہ کے مقابلہ کیواسطے آیا اور رامگڈیہ اور قصور کی فوج بہی اوس طرف مشرق اور جنوب
سے آئی مگر بہسین مین جو ملاقات ہوئی اوسمین لڑائی نہین ہوئی مگر اوسی سال مین کچہہ عرصہ کے بعد لڑائی ہوئی
اور کچہہ عرصہ تک رہی فتح سنگہ اپنے بہائی سے متفق ہوگیا مگر یہہ اتفاق عرصہ تک نہین رہا کیونکہ فتح سنگہ نے جب مائی
صاحب کور صاحب سنگہ کی زوجہ سے سلوک کیا جو اپنے خاوند کی تیسری شادی سے ناراض ہو کر قلعہ جلال پور مین اوسنے

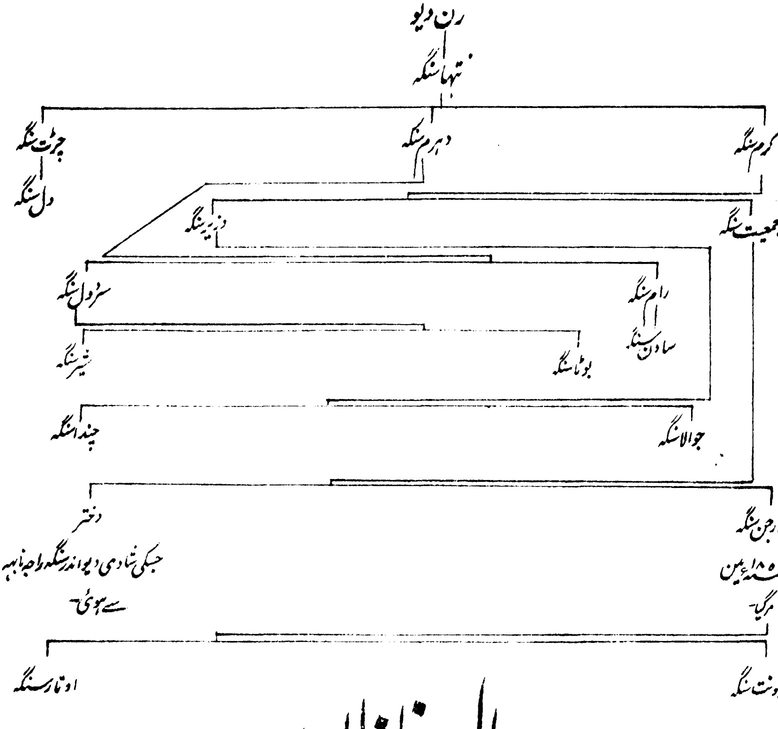
* دیکہو حال جودہ سنگہ وزیرآبادیہ کا +

لڑتی رہی فتح سنگہ کا مال اور جو علاقہ تہا اوسکو ملا تہا صاحب سنگہ نے ضبط کرلیا فتح سنگہ پہر رنجیت سنگہ پاس چلا آیا اور رنجیت سنگہ نے یہہ یاد کرکے کہ ہمین لڑائی کے اندر وہ چہوڑ کر چلا آیا تہا کچہہ اوسکے واسطے کرنا نہ چاہا اور لاہور مین ایک برس بہت افلاس مین رہکر وہ مجبور اپنے بہائی کے پاس گجرات کو چلا گیا اور اوسکے بہائی نے اوسکو دولت نگر اور علاقہ دیا ✤ صاحب سنگہ اب وہ ہمت جو اوس مین بہت نمایان تہی کہونے لگا اور شراب نوشی اور عیاشی مین پڑگیا اوس نے سردار نہال سنگہ اٹاریوالہ سے تنازع کرلیا اور اپنی دیوان محکم چند سے بہی جو بعد ازان بہت مشہور ہوا یہہ دونو رنجیت سنگہ کے پاس چلے گئے ۱۸۰۶ء مین صاحب سنگہ سردار لاہور کے ساتہہ پٹیالہ کی مہم مین گیا اور جب وہ لڑائی ختم ہوئی تو گجرات کو واپس چلا گیا ۱۸۱۰ء مین رنجیت سنگہ صاحب سنگہ کے ملک کو لے لینے کا ارادہ کیا اور حکم سنگہ اٹاریوالہ اور سیوا سنگہ کو اِسکام کیواسطے بہیجا صاحب سنگہ مقابلہ کرنا بیفایدہ دیکہکر پچاس سوار لیکر گجرات سے بہاگ گیا اور دیوا وٹالہ کے قلعہ مین اوس نے پناہ لی رنجیت سنگہ نے اوسکی کل جاگیر ضبط کرلی اور پچیس ہزار روپیہ کا علاقہ گلاب سنگہ کے پاس چہوڑا جس نے اپنے باپکے خلاف فریب کیا تہا ۱۸۱۸ء مین جب مہاراجہ ملتان کے محاصرہ مین مصروف تہا مائی لچھمی صاحب سنگہ کی مان وہان گئی اور اپنے فرزند کی شفاعت ایسے اثر سے کی کہ علاقہ گجرات ایک لاکہہ روپیہ کا اوسکے نام واگذار ہوا یہہ اوسکے پاس اوسکی وفات تک رہا جو سال آئندہ مین واقع ہوئی اوسوقت رنجیت سنگہ نے اوسکی بیوگان دیا کور اور رتن کور کے ساتہہ چادر ڈالکر اپنے محل مین داخل کرلیا دیا کور دیوان سنگہ ورک کی بیٹی اور پشورا سنگہ اور کشمیرا سنگہ کی مان مشہور تہی رتن کور ملتانا سنگہ کی مان مشہور تہی سردار فتح سنگہ گجراتیہ اپنے بہائی کے مرنیکے بعد اور اوسکا ملک ضبط ہوجانیکے بعد کپورتہلہ کو چلا گیا اور وہان اہلو والیہ سردار کا دو برس تک نوکر رہا جب اوسکی مان لچھمی مرگئی تو اوسکو ضلع امرتسر مین رن گڈہ اور چند اور دیہات ملے اور وہ سردار شام سنگہ اٹاریوالہ کا نوکر ہوا اور کئی سال تک اوسکی فوج مین نوکری کرتا رہا یہہ سردار مونن مین ملک دلاسا خان کے قلعہ کے محاصرہ مین مارا گیا قریب اوسی عرصہ کے ۱۸۳۲ء مین گلاب سنگہ مرگیا اور اوسکی جاگیر سب ضبط ہوگئی ✤

جیمل سنگہ جو فتح سنگہ کا ایک ہی بیٹا تہا کچہہ عرصہ تک سردار شام سنگہ کی فوج مین نوکر رہا اور سرحد پر اور پشاور مین نوکری دیتا رہا مگر اوس نے اپنے سردار سے لڑائی کرلی اور اِس سبب سے اوس پر بہت سی آفتین آئین کہ جسکا ذکر اس مختصر جگہہ مین طول

ہوگا شام سنگہ کی دشمنی کے سبب اوسکی جاگیر ضبط ہوگئی اور جب سرکار انگریزی نے ملک کو فتح کیا وہ نہایت افلاس مین تہا
وہ اب بہی الاگڈہ مین رہتا ہے نہ کچھ اوسکی پنشن ہے نہ کچھ جاگیر ہے اور یہہ حال اسکا ہے جو بڑے بہنگی خاندان کا
آدمی ہے جو بہ نسبت کسی اور خاندان کے ستلج اور دریاے اٹک کے اندر سب سے زیادہ زور اور علاقہ رکہتا تہا ◦

سردار بلونت سنگه رنگڈه نگلیه



حال خاندان

یهه خاندان ابتدا مین بیکانیر سے جو راجپوتانه مین ہے آیا تہا اور آخر علاقه گورداسپور مین آکر آباد ہوا جہان شہر بٹاله کے پاس اوس نے گانو رنگڈه ننگل آباد کیا رانگڑه راجپوت گوت کا نام ہے جس مین راجه جگبت اس خاندان کا بزرگ تہا اور ننگل سنسکرت لفظ منگل خوش آیند کے معنے کہتا ہے جس سے غرض یهه ہے کہ یهه مسافر بہت پہرتے پہرتے خوش ہوئے کہ ایسی اچہی جگہه آکر آباد ہوسے ؀

بہت برسون کے بعد تہارن دیو کا بیٹا سکہہ ہوگیا اور کنہیون کی مثل کے ساتہہ شریک ہوا جسکا رئیس جیسنگہ تھا اور
رنگڈہ ننگل کے گرد کے ملک کو لوٹا اور وہان مضبوط قلعہ اوس نے بنایا اوسکی بعد اوسکا بیٹا کرم سنگہ اوسکا جانشین ہوا اور
اپنے خاندان کے اوس نے اور اورعلاقو کو بہت بڑہایا اوس نے قلعہ رنگڈہ ننگل کو سرنو تعمیر کیا اور مضبوط کیا اور امرتسر
من سکونت اختیار کی جہان اوس نے کٹرہ کرم سنگہ بنایا کہ اوسکا نام کٹرہ رنگڈہ ننگلیہ بہی معروف ہے جب رنجیت سنگہ کو زور
حاصل ہوا اور اوس نے لاہور امرتسر پر قبضہ کرلیا کرم سنگہ اوسکا مطیع ہوگیا اور ہمیشہ مہاراجہ کا خیر خواہ ملازم رہا
ایکمرتبہ اون مین رنجش ہوگئی تہی کرم سنگہ رنجیت سنگہ کی کشادہ سپاہ کا کپتان تہا اور چونکہ اس اوائل کے زمانہ
مین مہاراجہ کے پاس بہت روپیہ نہ تہا فوج کا مواجب باقی رہ گیا کرم سنگہ نے اونکی طرف ہوکر مہاراجہ سے طلب
مانگی اور مہاراجہ نے فساد کے خوف سے اپنی زوجہ مہتاب کور کا زیور رہن رکہکر فوج کو تنخواہ دی مہاراجہ نے
کرم سنگہ کی اس حرکت کے کہ اوس نے فوج کے ساتہہ ہوکر مہاراجہ کو تنگ کیا تہا یہہ سزا دی کہ اوسکا گہر امرتسر مین لوٹ لیا
اور مسمار کردیا مگر بعد ازان پہر سلوک ہوگیا اور یہہ سردار مہاراجہ کے ساتہہ بہت سی مہمون مین جاتا رہا اور پشاور کی مہم
مین جہان وہ سخت زخمی ہوا تہا اوس نے خصوصًا نمایان خدمت کی اور اپنی خدمت کے عوض مین دوآبہ جالندہر مین
نئی جاگیر پائی ایک زمانہ مین اوسکی پاس کئی لاکہہ روپیہ کی جاگیر تہی اور اکثر یہہ جاگیر ضلع گورداسپور مین تہی اوسکے
بعد اوسکا بیٹا جمعیت سنگہ اوسکا جانشین ہوا جو مدت سے فوج مین رہا تہا اور جسکی بہادری کا رنجیت سنگہ کو اچہا خیال تہا
اوسکے چہوٹے بہائی وزیر سنگہ کو بہم برین جاگیر ملی جمعیت سنگہ اپنے چچازاد بہائی رام سنگہ کے ساتہہ ہزارہ مین
دربند کی لڑائی مین مارا گیا تہا ۱۸۳۶ء مین اور اوسکی وفات کے بعد نصف جاگیر سے زیادہ ضبط ہوگئی +

مگر ارجن سنگہ پہر بہی مقتدر سردار رہا اور جب تک مہاراجہ رنجیت سنگہ اور نونہال سنگہ زندہ رہے مورد الطاف رہا مگر جب
شیر سنگہ تخت نشین ہوا تو اوسکی جاگیر گہٹ گئی اور فقط ۲۰ ہزار روپیہ کی جاگیر اوسکے پاس رہی جس مین سے ۵ ہزار
ذات کی تہی اور ۱۳ ہزار کے عوض تین سو سوار کی نوکری دیتا رہا ارجن سنگہ کی مان رانی چند کور کہڑک سنگہ کی بیوہ ر
نونہال سنگہ کی مان کی ماسی تہی اور اس رشتہ داری کے سبب سے مہاراجہ شیر سنگہ کی عداوت ظاہر ہے +
۱۸۴۵ء مین ستلج کی لڑائی سے پہلے ارجن سنگہ کو راجہ لعل سنگہ نے ہہ پیادہ پلٹنون کی افسری دی تہی ایک رجمنٹ

سوارون کے اور ایک ترپ اسپی توپخانہ کے اور اس فوج کے ساتہہ وہ بہراؤن کی لڑائی مین نوکری دیتا رہا ۱۸۴۶ء
مین اوسنے کشمیر کی مہم مین قابل تعریف نوکری دی اور اگست ۱۸۴۷ء مین اوسکو خطاب بسجر لارنس صاحب
رزیڈنٹ لاہور کی سفارش سے ملا ۱۸۴۸ء مین وہ راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ کے ساتہہ ملتان کو گیا تہا اور وہان مفسدون
مین شامل ہوگیا اوسکے ہمراہی سردار کے مفسدے کا حال سنکر اوسکے ساتہہ ہوگئے اور دربار کی فوج جو رنگڈہ ننگل پر دو
کمپنیان بہیجی گئین اوسکے ساتہہ کامیابی سے لڑتے رہے مگر ۱۵ - اکتوبر کو برگیڈیر ویلر صاحب قلعہ پر چڑہ گئے اور فورًا
اوسکو فتح کرلیا لڑائی کی ختم ہونیکے بعد کل جاگیر ارجن سنگہ کی ضبط ہوگئی اور رنگڈہ ننگل کا علاقہ سردار منگل سنگہ رنگڈیہ
کو ملا جسنے ہری سنگہ ایک مشہور لوٹیرے کی گرفتاری مین بہت جرات کی تہی اس ہری سنگہ نے زمانہ سابق مین بٹالہ مین
بڑا تہلکہ ڈال رکہا تہا +
ارجن سنگہ کو سرکار سے ۱۵ سو روپیہ کی پنشن ملی مگر وہ اوسکی ذات کیواسطے تہی اور جب وہ ۱۸۵۹ء مین مرگیا ضبط ہوگئی
راجہ نابہہ کی درخواست پر سرکار انگریزی نے ارجن سنگہ کی ہر ایک بیوہ کو ۱۲۰ روپیہ کی پنشن دی اور اس خاندان
کو نابہہ سے بہی مدد ملتی تہی مگر افلاس کی حالت مین ہے +
راجہ نابہہ سردار بلونت سنگہ کی پہوپہی کا بیٹا ہے جمعیت سنگہ کی دختر کے دیواندر سنگہ نابہہ والے سے شادی ہوئی تہی یہہ
شادی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کردی تہی اور جمعیت سنگہ اس سے کبہی خوش نہین تہا دیواندر سنگہ کو اس زوجہ سے دو بیٹے
پیدا ہوئے راجہ بہرپور سنگہ جو ۱۸۶۳ء مین مرگیا اور راجہ بہگوان سنگہ جو ۱۸۷۱ء مین لاولد مرگیا ریاست نابہہ اسکے بعد راجہ
ہیرا سنگہ کو ملی جو بدرکہان علاقہ جیند مین جاگیردار تہا +
مہتاب کور ارجن سنگہ کی بیوہ رنگڈہ ننگل مین ۱۸۶۶ء کے اوائل مین اپنے گہر کے صحن مین مارے گئے ایک قاتل جو
جو نابہہ کا رہنے والا تہا اوس پر جرم ثابت ہوا اور اوسکو سزاے حبس دوام ملی سردار گوربخش سنگہ وزیر اعظم ریاست نابہہ
اس شبہہ مین کہ وہ اس جرم مین شریک تہا ماخوذ ہوا لیکن بری ہوگیا +

گوجرانوالہ کے چٹھے

اول

- نور محمد
  - پیر محمد
    - فتح محمد
    - غلام محمد
      - جان محمد
        - غلام قادر
          - غلام حسن
          - غلام حسین
          - غلام نبی
          - غلام علی
          - غلام رسول
            - حیات خان
            - محمد خان
  - احمد خان
    - قادر بخش
    - بہرام خان

دوم

- جان بخش
  - خدا بخش
    - سربلند خان
      - شمس الدین
    - بخت بلند خان
      - غلام حیدر
    - غلام قادر
      - شہباز خان
    - سید محمد
      - فضل داد خان
    - دوست خان
      - رحمت خان
  - سلطان محمد

حال خاندان

چٹھون کی بڑی قوم ہے اور اکثر حافظ آباد اور وزیر آباد کے پرگنون مین ضلع گوجرانوالہ مین آباد ہے اور اوس علاقہ مین

اونکے ۷۰ گانؤ مین وہ کہتے ہین کہ اصل مین وہ چوہان راجپوت تہے اور ضلع دہلی سے پنجاب مین آئے تہے یہہ اچھی طرح معلوم نہین کہ کب آئے تہے مگر غالبًا تین سو برس ہوئے تہوڑے عرصہ مین اونکی تعداد کثیر ہوگئی اور دریاے چناب کے کنارہ کنارہ وہ پہیل گئے اور اونہون نے نداﻟہ-منچر-سنگاٹے-پنڈوریان اور آتور گانؤ آباد کئے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پہل اون کا ایک بزرگ قریب سنہ ۱۶۰۰ء کے مسلمان ہوا تہا اور باقی اور قوم اوسکی تقلید مین مسلمان ہوگئے نور محمد سنہ ۱۷۰۰ء مین پیدا ہوا تہا جب وہ بالغ ہوا تو راجہ رنجیت دیو جمون والے اور میان ملتان نے اوسکی دوستی چاہی کیونکہ چیٹہہ اب قوی ہوگئے تہے اور نور محمد اونکا مقبول رئیس تہا جب نور محمد ضعیف ہوگیا تو احمد خان اوسکا چہوٹا بہائی جو ہوشیار اور بہادر سردار تہا چیٹہون کو لڑاتا رہا اس قوم کے بڑے دشمن سرداران سوکرچکیہ گوجرانوالہ کے تہے جو ہمیشہ اپنے علاقہ کو بڑہانے مین کوشش کرتے تہے سردار چڑت سنگہ کے عہد مین چیٹہے اپنے علاقہ کو سنبہالی رہے اور احمد خان نے ۱۷۶۴ء مین مشہور توپ بہنگی لے لی جو چڑت سنگہ نے گوجرانوالہ مین لائے ہوئے تہے اس کے تہوڑے عرصہ کے بعد احمد خان اور اوسکے بہائی پیر محمد خان مین فساد ہوا اور آپسمین مختلف نتائج سے لڑتے رہے اور بہرام خان اور قادر بخش احمد خان کے بیٹے اور فتح محمد خان اوسکا بہتیجا مارے گئے آخر کار پیر محمد نے گوجر سنگہ اور صاحب سنگہ بہنگی سے مدد چاہی ان سردارون نے احمد خان کو بات کرنیکو بلایا اوسکو قید کرلیا اور پانی دینے کے بغیر اوسکو بند کر رکہا تا وقتیکہ اوس نے بڑی توپ کے دیدینے کا اقرار کیا اور یہہ توپ قلعہ گجرات کو بہیجی گئی +

میر منو احمد شاہ درانی کے صوبہ نے قلعہ منچر کا محاصرہ چند ماہ تک لا حاصل کیا مگر جب احمد شاہ نے خود پنجاب پر یورش کی اوس نے سرداران چیٹہہ کے ساتہہ مہربانی کی اور اونکا علاقہ اونکے پاس چہوڑ دیا سردار چڑت سنگہ چیٹہون کا دشمن ۱۷۷۴ء مین مرگیا اوسکے بعد قریب ہی عرصہ مین نور محمد اور اونکا بیٹا پیر محمد مرگئے +

چیٹہون نے جو گوجرانوالہ کے ضلع مین جو گانؤ آباد کئے نہ تہوڑے ہین نہ چہوٹے ہین نور محمد نے احمد نگر-گڈہی گل محمد اور رسول نگر جسکا نام سکہون نے رام نگر رکہا تہا آباد کئے اور پیر محمد نے تین قلعہ بنائے جنکا نام اوس نے اپنے نام پر رکہا اور کوٹ میان خان جسکا نام سکہون نے اکال گڈہ رکہا-علی پور جسکا نام سکہون نے مائی والہ رکہا کوٹ سلیم

کوٹ علی محمد اور فتح پور غلام محمد جو علاقہ پر قابض ہوا وہ مثل اپنے بزرگون کی سوکرچکیہ سردارون سے دشمنی اور نفرت رکہتا تہا دونون سردار مہان سنگہ جرت سنگہ کا بیٹا اور غلام محمد لایق اور بہادر آدمی تہے اور یہہ بات عیان تہی کہ امن تب ہے ہوسکتا تہا کہ جب دونوین سے ایک مرجاوے ایک عرصہ تک چہٹے فتحیاب رہتے رہے اور مہان سنگہ کو کئی دفعہ شکست ہوئی ایک دفعہ اوس نے جہوکیان کا محاصرہ کیا جس پر میان خان غلام محمد کا چچا قابض تہا اور غلام محمد خان اوسکی مدد کو نہایت شتاب آیا بعد کچہہ سخت لڑائی کے صلح کا اقرار ہوا مگر دہوکا دیکر دغا باز سکہہ سردار نے میان خان کو پکڑ لیا اور اور قید کرکے لیگیا اور اوسکو توپ سے اوڑا دیا آخر کار ۱۷۸۹ع مین مہان سنگہ کو جب زور حاصل ہوا اوسنے اپنی فوج جمع کی اور منچر کا محاصرہ کیا چہہ مہینے سے زیادہ تک محاصرہ قایم رہا اور سکہون کے بہت آدمی تلف ہوئے رنجیت سنگہ خود جو خورد سال تہا بہت اندیشہ مین تہا کیونکہ حشمت خان ملازم غلام محمد خان کے چچا نے رنجیت سنگہ کے ساتہہ کے سپاہ پر چند سوارون سے حملہ کیا اور اوسکے ہاتہی پر چڑہ کر اس بچے کو مار ڈالنے کو تہا کہ رنجیت سنگہ کے سوارون نے اوسکو مار ڈالا غلام محمد نے دیکہکر کہ مین قلعہ اب بچا نہین سکتا ہون اطاعت قبول کی بشرطیکہ کہ امن سے چلے جانے کی اجازت ہو اس بات کو مہان سنگہ نے قسم کہا کر مان لیا مگر اوسنے قسم کہائی تہی کہ اوسکے ایک آدمی نے اوسکے حکم سے یا اغماض سے بہادر چٹہہ سردار کو سر مین گولی ماردی مہان سنگہ نے تب منچر کے لوٹنے کا حکم دیا اور بہت سا علاقہ چٹہون کا اپنے قبضہ مین کر لیا +

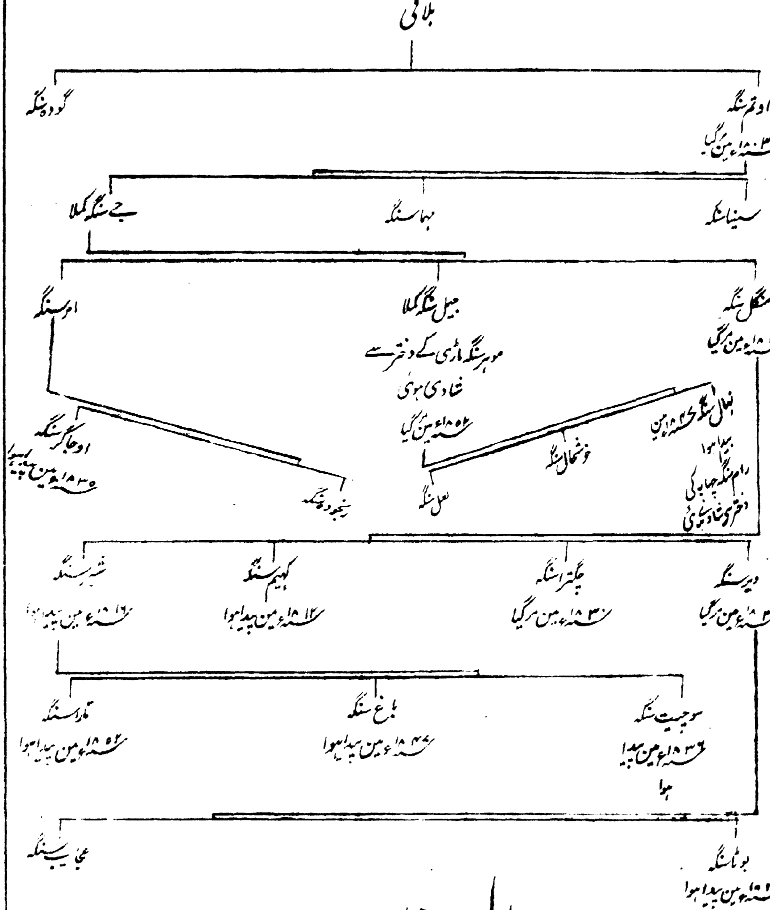
جان محمد غلام محمد کا بیٹا کابل کو بہاگ گیا اور وہان سے ۱۷۹۷ع مین شاہ زمان کے ساتہہ واپس آیا اور افغانون کی مدد سے دریاے چناب پر جو اوسکا علاقہ تہا اوسکو پہر حاصل کیا مگر جب اوسکا حامی افغانستان کو واپس چلا گیا رنجیت سنگہ نے رسول نگر پر حملہ کیا اور ہمیشہ کے واسطے چٹہون کا زور توڑ ڈالنے کا مصمم عزم کر لیا محصورین نے بہت شجاعت سے مقابلہ کیا مگر روز بروز اونکی جمعیت اور طاقت کہٹتی گئی مسلمان پیرون نے اپنے مریدون کو چہوڑ دیا کیونکہ روایت یہہ ہے کہ چٹہون نے ایک مشہور فقیر سے جو رسول نگر مین رہتا تہا مدد مانگی اوس نے کہا کہ مین تمہاری کسطرح مدد کرون مین دیکہتا ہون کہ محبوب سبحانی (عبد القادر گیلانی جسکا مزار بغداد مین ہے) شیر کا لباس پہنے ہوئے رنجیت سنگہ کیطرف لڑ رہا ہے آخر کار جان محمد توپ کے گولے سے مارا گیا اور قلعہ فتح ہو گیا +

رسول نگر کے فتح کے بعد اس خاندان کا حال لایق ذکر کے نہین ہے رنجیت سنگہ نے جان محمد کے بیٹونکو تہوڑی سی جاگیر دی اور فوج سوارے کشادہ مین اوسکو نوکری ملی سرکار انگریزی کے نوکری اس خاندان کی کتنی ہی آدمیون نے دونون ۱۸۴۹ء اور ۱۸۵۷ء مین کی ہے +

فی زماننا فقط جان بخش کی اولاد کے پاس جاگیر ہے یہہ ایک چھوٹا سا سردار تہا جو مویشی کو لوٹنی مین مشہور تہا وہ ۱۷۹۱ء مین اپنی قوم کے دشمن سردار مہان سنگہ کے ساتہہ لڑائی مین مارا گیا تہا مہان سنگہ اوسکے کالو گجر گولہ پر چڑہ دوڑا اور بہت سے دولت اوس نے وہان سے لوٹی جان بخش کے خاندان کے آدمی پنڈی بہتیان کو بہاگ گئے جب رنجیت سنگہ اپنے باپ کا جانشین ہوا خدا بخش اور اوسکے بہائی اوسکی خدمت مین حاضر ہوے اور رنجیت سنگہ نے اونکو گہوڑچڑہون مین بہرتی کر لیا اور ۱۲ ہزار روپیہ کی جاگیر اونکو دی خدا بخش مہاراجہ کی نوکری مین سب بڑے مہمون مین لڑتا رہا قصور۔ ملتان۔ منکیرہ۔ کشمیر اور پشاور مین اور بہادری کی سبب سے مشہور رہا وہ کئی مرتبہ زخمی ہوا اور پنڈی کی لڑائی مین اگرچہ خود بڑی طرح سے مجروح تہا اوس نے ایک افغان کا سر ایک ہاتہ مین کاٹ ڈالا اس خاندان کے دیسا سنگہ قادیان آباد کے کاردار سے دشمنی تہی اور اونکی جاگیر سوائے کوٹ بخش گجر گولہ اور دو اور دیہات جمعی ڈہائی ہزار روپیہ کے ضبط ہوگئی نقد گذارہ ڈہائی ہزار روپیہ کا اونکو ملتا رہا +

۱۸۴۸-۴۹ء کے فساد مین خدا بخش نمک حلال رہا اوسکے دو بیٹے غلام حیدر اور شمس الدین قادیان آباد مین تہانہ دار و نائب تہانہ دار مقرر ہوئے ضبطی ملک پنجاب کے بعد گجر گولہ جمعی ۱۵۰۰ روپیہ کا خدا بخش کے مین حیات واگذار ہوا وہ ۱۸۵۹ء مین مرگیا اور دو ثلث اوس کی جاگیر ضبط ہوگئی ہے باقی ایک ثلث اوسکے وارثون کے نام علی الدوام واگذار ہوئے +

شیر سنگہ کملا سردار بہادر



حال خاندان

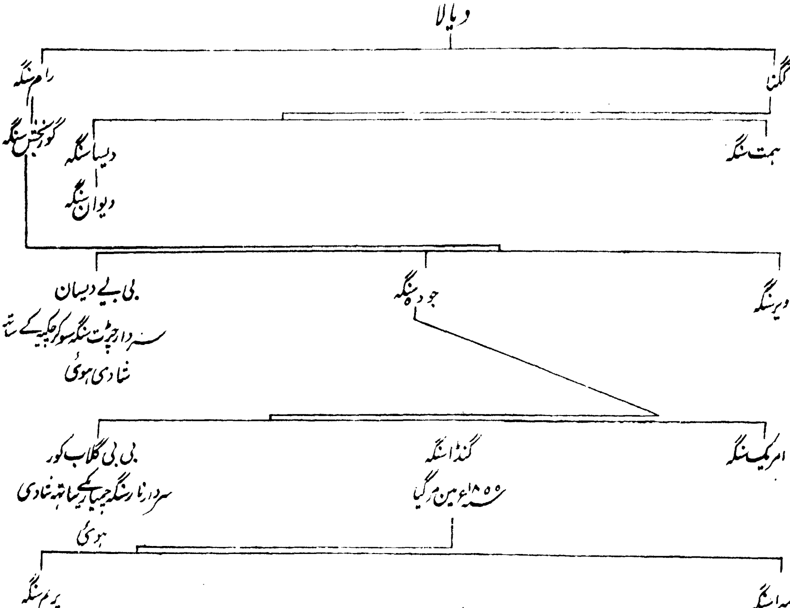
گودہ سنگہ ایک چودہری منمھالہ کا بیٹا سردار ہری سنگہ بھنگی کا نوکر ہوا اور اوسکے پاس چالیس ہزار روپیہ کا علاقہ

آگیا ایکبار اوسکو اور اوسکے بہائی اوتم سنگہ کو ایک چہوٹے قصبہ مین متصل سیالکوٹ تین سو کشادہ سواران راجہ
رنجیت دیو جمون والے نے گہیر لیا محصورین کے جو گہوڑے تہے وہ قلعہ کے باہر اصطبل مین بندہے ہوئے تہے اور گودہ سنگہ
نے اس اندیشہ سے کہ گہوڑے دشمن کے ہات نہ آوین باہر نکلکر اونکی کونچین کاٹ ڈالے راجپوتون نے یہہ خیال
کرکے کہ اب ہمارے اوپر حملہ ہوگا اور محصورین کی یہہ جرات دیکھکر بہاگ گئے اور سردار ہر سنگہ نے جب ناحق گہوڑون کے
ضائع کئے جانیکا حال سنا تو یہہ کہا کہ یہہ گودہ سنگہ بالکل کملا ہی یعنے بیوقوف ہے اور یہہ بیہودہ لقب اوسکا
پڑگیا اور اب تک اوس خاندان مین چلا آتا ہے +
گودہ سنگہ اور اوسکا بہائی ماتحت سرداران بہنگی رنجیت دیو سنسار چند کٹوچ اور سوکر چکیون سے لڑتے رہے اور جب
گودہ سنگہ لاولد مرگیا تو اوتم سنگہ علاقہ پر قابض ہوا مگر دونو وہ اور اوسکے دو بڑے بیٹے تہوڑے عرصہ کے
بعد مرگئے اور جیسنگہ خاندان کا رئیس ہوا سردار گلاب سنگہ بہنگی نے اوسکی جاگیر بڑہاکر پچاس ہزار روپیہ کی کردی
اور جب گلاب سنگہ سنہ ۱۸۰۰ء مین مرگیا تو جیسنگہ رنجیت سنگہ کے ساتہہ ہوگیا جس نے چند عرصہ پہلے لاہور کو فتح کرلیا تہا جیسنگہ
اچہا سپاہی تہا اور کئی مہمون مین بہادری سے لڑتا رہا اور اوسکو اپنی پرانی جاگیر کے علاوہ چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر
شیخوپورہ سدہنی اور بہاڈووال مین ملی +
سنہ ۱۸۱۸ء مین جب وہ بہت ضعیف ہوگیا اور نوکری کے قابل نہین رہا مہاراجہ نے اوسکو امرتسر مین عدالتی کردیا اور سوائے
۱۶ ہزار روپیہ کی اور سب جاگیر اوسکی ضبط کرلی اور آٹہہ ہزار روپیہ نقد مواجب بہی اوسکا مقرر کیا جیسنگہ سنہ ۱۸۲۲ء مین مرگیا
اوسکے بیٹون مین سے منگل سنگہ ننکیرہ مین سنہ ۱۸۲۱ء مین مارا گیا تہا اور اوسکے جاگیر ۹ ہزار روپیہ کی اوسکے بیٹے
ویر سنگہ کو ملی تہی جمیل سنگہ دوسرے بیٹے کو ایک علیحدہ جاگیر آٹہہ ہزار روپیہ کی ملی تہی مگر اوسکے باپ کے مرنے پر دونو یہہ
جاگیر اور اوسکے بہتیجے کی جاگیر ضبط ہوگئی اور اوسکے عوض مین مہاراجہ نے جیسنگہ والی جاگیر سوائے موضع رسول پور آنروے ستلج
کے جو تین ہزار روپیہ کا تہا اوسکو دی امر سنگہ جیسنگہ کے تیسرے بیٹے کو آٹہہ سو روپیہ سال ملتا تہا اور منگل سنگہ کے
تین چہوٹے بیٹون کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ چگتر سنگہ جنرل ونتورا صاحب کے برگیڈ مین رسالدار ہوا کہیم سنگہ
اور شیر سنگہ کو موضع ہٹی سیالکوٹ کے علاقہ مین ملا اور نقد مواجب علاوہ جب ویر سنگہ سنہ ۱۸۳۹ء مین مرگیا نصف

جاگیر اوسکی ضبط ہوگئی اور باقی اوسکے بہائی اور بیٹے بوٹا سنگہ مین تقسیم ہوگئی جیمل سنگہ چار یاری سوار دن مین
کمیدان تہا اور سرحد پر اور اور جگہہ راجہ سوچیت سنگہ کے ماتحت لڑتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد دو ہزار روپیہ کی جاگیر
اوسکے نام مین حیات و اگذار ہوئی شیر سنگہ اور بوٹا سنگہ ۱۸۴۸ء مین مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگئے اور کہیم سنگہ
کی جاگیر چار ہزار روپیہ کی جسکے طریق کی نسبت شبہ تہا گہٹکر ایک ہزار روپیہ کی رہ گئی جیمل سنگہ کے مرنیکے بعد اوسکے
بیٹون کو چہہ سو روپیہ کی پنشن ملی ✢

۱۸۵۷ء مین شیر سنگہ سرکار انگریزی کا نوکر کرنل وول صاحب کے رسالہ مین ہوا اور وہ کے تمام مفسدہ مین اوسنے
بہت بہادری سے نوکری دی اور اوسکو عہدہ رسالداری اور خطاب سردار بہادر ملا اوسکو ضلع بہرائچ مین تین ہزار روپیہ
کی جاگیر بہی ملی جب امن ہوگیا تو اوسنے نوکری چہوڑدی اور انگلستان کے
سیر کیواسطے گیا ✢

ہیراسنگہ وزیرآبادیہ



حال خاندان

ہیراسنگہ وزیرآبادیہ قوم ورائچ کا رئیس ہے جو گجرات اور گوجرانوالہ کے ضلع مین کثرت سے ہے پہلے ورائچ جٹ ہندو تہے گر قریباً سو برس ہیے ہو وہ مسلمان ہوگئے اور ہندو جٹ ورائچ بہت کم ہین گجرات کے ضلع مین جو آدمی اس قوم کے ہین وہ وجہ تسمیہ وڑائچ کی اس طرح بتاتے ہین کہ راجہ جیپال لاہور والا جب تہانیسر کے نواح مین شکار کہیل رہا تہا اوس نے ایک نوزاد طفل اپنی مری ہوئی مان کے ساتہ لیٹا ہوا دیکہا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس عورت کا شوہر لڑائی مین مارا گیا تہا اور وہ عورت غم اور فاقہ کے سبب سے مرگئی تہی راجہ نے رحم کہا کر لڑکے کو اوٹہا لیا اور اسکو

مثل اپنے فرزند کی پرورش کرتا رہا اور اوسکا نام بڑاچھ رکہا اسواسطے کہ اوسکو ایک بڑہ کے درخت کے نیچے پایا تہا جب بڑاچھ یا وڑاچھ بالغ ہوا تو اوسکی شادی راجہ جیپال کی دختر کے ساتہہ ہوئی اور جب راجہ مذکور مرا تو وڑاچھ تخت نشین ہوا اور تین پشت تک اوسکی اولاد تخت نشین رہی کئی پشت کے بعد وہ قوم جسکا بانی مبانی وراٹچ تہا پنجاب مین آ گئی اور مسلمان ہوگئی اور گجرات کے ضلع مین آباد ہوگئے*

میراثی یعنے بہاٹ ایک اور روایت کرتے ہین اور غالبًا یہہ روایت زیادہ صحیح ہے اوسکا یہہ بیان ہے کہ اس قوم کا بزرگ لالہ برس تہا جو ہندو جٹ تہا اور اوس نے غزنین کے متصل دسوین صدی کے وسط مین ایک گانو بساہو والی آباد کیا تہا لالہ برس کی اولاد مین سے ایک شخص مسمی شاہ سلطان محمود کی فوج مین ایک سپاہی تہا اور اوس بادشاہ کے ساتہہ سنہ ۱۰۰۸ء مین وہ ہندوستان کو آیا تہا جیپال راجہ لاہور والے کو شکست ہوئی اور فوج غزنین کو واپس گئی مگر شاہ گجرات کے علاقہ کی زرخیزی دیکہکر وہین رہ گیا اور کلرجور مین آباد ہوگیا جو گوجرون کا گانو تہا اور سنہ ۱۳۵۵ء تک اوسکی اولاد وہان زراعت کرتی رہی وراٹچ مٹو کا بیٹا متمول ہوگیا اور دیہات گرد و نواح کا چودہری ہوا اوس نے گوجرون کو کلرجور مین سے نکالدیا اور اوسکے پانچ فرزند تہے تیجو- کیلا- سیجر- لیلے- اور دادا اونہون نے جیسی قوم بڑہتی گئی اور زور پاتی گئی بہت گانو گجرات مین اور اور علاقون مین آباد کئے تیجو نے کالاخطائی اور جاپا راور گانو آباد کئے جس مین اب بہی وراٹچ جٹ ضلع امرتسر مین آباد ہین کیلا کے اولاد سہارنپور تک گئی اور اوس علاقہ مین پانچ وراٹچ گانو ہین ضلع گوجرانوالہ مین سب سے پہلے موضع لدہا آباد کیا گیا تہا اور اس قوم کے اب بہی اوس علاقہ مین ۵۴ گانو ہین اور گجرات مین منجملہ تین سو دیہات کے جو وراٹچ جٹون نے آباد کئے تہے ۱۹۲ گانو مین وراٹچ آباد ہین*

وزیرآباد کے خاندان مین پہلاہی شخص جسکا کچہہ حال معلوم ہے گلنا تہا جو بادشاہون کے وقت بٹالہ مین کچہہ عہدہ رکہتا تہا اور کہتے ہین کہ کسیقدر صاحب ثروت تہا اوسکا بیٹا دل سنگہ اور اوسکا بہتیجا گوربخش سنگہ سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے ساتہہ ہوگئے جسکو اوس زمانہ مین فروغ ہوتا جاتا تہا اور امرتسر پر جو حملہ ہوا اوسمین شریک تہے جب رام باغ اور جاپاٹی وند دروازون کے بیچمین جو برج بہنگیون کا تہا وہ سر ہوا اور چڑت سنگہ کے فرزند کے نام سے مہان سنگہ والا اوسکا نام رکہا گیا*

* یہہ وجہ تسمیہ بالکل جہوٹ ہے راجہ جیپال خاص پنجاب کا راجہ تہا ستلج سے ملتان تک اور دریاے سندہ تک مگر تہا نیسر جہان اوسکی نسبت طفل کا پایا بیان کیا گیا ہے راجہ کلچندر راے مہابن در دہلی والہ کے پاس تہا راجہ جیپال سنہ ۱۰۰۱ء تک حاکم رہا تہا اوس سال مین سبکتگین اور سلطان محمود نے اوسکو شکست دی اوس نے اپنے آپ کو چیتہ پر جلادیا اسواسطے کہ اوس زمانہ مین ہندؤن مین یہہ رسم تہی کہ جو راجہ دو مرتبہ غنیم سے شکست کہاتا تہا وہ لایق راج کے نہین گنا جاتا تہا اوسکی جگہہ وڑاچھ نہین بلکہ اوسکا بیٹا انندپال راجہ ہوا تہا*

انندپال سنہ ۱۰۱۳ء مین مر گیا اور اوسکے بعد جیپال ثانی راجہ ہوا مگر یہہ وہ جیپال نہین ہے جسکو قوم وراٹچ کہتی ہے اوسکے بعد اوسکا خاندان چلا کیونکہ محمود نے جب پیشقدمی کی تو وہ پہاڑون کو

جب چڑت سنگهہ نے شمالی حصہ ضلع گوجرانوالہ کا فتح کیا وزیرآباد دیسا سنگهہ اور گوربخش سنگهہ کے حصہ مین آیا یہہ جاگیر تہوڑے عرصہ کے بعد تقسیم ہوگئی گوربخش سنگهہ کے پاس وزیرآباد رہا اور دیسا سنگهہ گنجاہ اور کلرا - بدہا لیا گوربخش سنگهہ نے اپنی دخترون کی شادی سردار چڑت سنگهہ کے ساتهہ کردی تہی اور اس رشتہ داری کے سبب سے اوسکا رسوخ بہت ہوگیا احمد شاہ دُرانی کے تاختون مین سرداران وزیرآباد مجبور ہوکر دشمن کے سامنے سے بہاگ جاتے تہے مگر جب یہہ طوفان بند ہوجاتا تہا وہ اپنے گہرون کو واپس چلے آتے تہے ؛؛

گوربخش سنگهہ ۱۷۹۶ء مین مر گیا اور اوسکا بیٹا جودہ سنگهہ اوسکے علاقہ پر جو ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کا تہا قابض ہوا جودہ سنگهہ اور مہان سنگهہ آپس مین بڑے دوست تہے اور دونو ہمیشہ صاحب سنگهہ بہنگی گجرات والے سے لڑتے رہتے تہے جسکی شادی سردار سوکرچکیہ کے ہمشیرہ سے ہوئی تہی گجرات اور گوجرانوالہ مین جو امن بعد وفات سردار گوجر سنگهہ کے رہا تہا اوسکو صاحب سنگهہ نے اسطرح توڑا مہان سنگهہ اور جودہ سنگهہ سردار صاحب سنگهہ کی ملاقات کو دوستانہ گئے صاحب سنگهہ اونکے ساتهہ وضعداری سے پیش آیا مگر جب وہ قلعہ کے اندر اچھی طرح چلے گئے اوس نے دونو کو پکڑ لیا اور اپنے خوش نصیبی کے مسرت مین کہانا کہانیکو بیٹہا مگر ان جوان سردارون نے صاحب سنگهہ کے کہانا کہانے تک وہان بیٹہہ رہنا نہ چاہا وہ تلوارین سوت کر پہرہ والون پر حملہ آور ہوئے اور اونکو کاٹ ڈالا اور اپنے گہر مین چلے گئے اوسکے بعد آپس مین لڑائی خوب تیزی سے ہوتی رہی من کل الوجوہ مہان سنگهہ غالب رہا اور اپنے بہنوئی کے ملک مین سے اوس نے بڑا حصہ لے لیا ؛؛

کہتے ہین کہ سودہرہ کے محاصرہ مین جودہ سنگهہ نے اپنے دوست سے دغا کی صاحب سنگهہ جو قلعہ مین گہرا ہوا تہا اوسکے پاس بارود کم ہوگئی تہی اور اوسکا مطیع ہوجانا تحقیق تہا مگر جودہ سنگهہ جسکو یہہ خوف ہوا کہ اگر صاحب سنگهہ بگڑ جاویگا تو مہان سنگهہ کا زور بہت بڑہ جاویگا صاحب سنگهہ کو سامان بارود وغیرہ دیتا رہا اس محاصرہ کے زمانہ مین مہان سنگهہ بہت بیمار تہا اور اس دغابازی کے سبب سے اوسکی موت جلد آگئی کہ وہ چند روز کے بعد مر گیا کہتے ہین کہ اِس حرکت سے جودہ سنگهہ کے ساتهہ رنجیت سنگهہ کو دشمنی رہی مگر مہاراجہ کے طریق کا سبب اور کچھ سوائے اوسکے بلند نظری کے نہین تہا اوس نے کئی سال تک دیکہا کہ سردار وزیرآباد یہہ بہت زورآور تہا اور اوسپر وار نہو سکتا تہا اور ایک مرتبہ اوس نے فریب سے وہ بات حاصل کرنی چاہی جو وہ زور سے نہ کر سکتا تہا اور اوس نے جودہ سنگهہ کو لاہور مین بُلایا مگر وہ مہاراجہ کے بہت کہنڈے

سمجھکر اپنے ساتھہ بہت فوج لایا رنجیت سنگہ نے اوس سے کہا کہ یہہ فوج واپس بہیجدو اور جودہ سنگہ نے اس شیخی مین
آکر کہ خوف کا اظہار کسر شان ہے ایسا ہی کیا اور لاہور مین فقط دو سو چیدہ آدمی لیکر آیا دوسرے روز وہ لاہور مین
پچیس آدمی لیکر آیا جن کو اوس نے باہر چھوڑا اور مہاراجہ نے اوسکی بہت خاطرداری اور مہربانی اوسپر کی دفعتاً
رنجیت سنگہ اوٹھہ کھڑا ہوا اور اپنے نوکرون کو اشارہ کیا کہ سردار کو پکڑلین جودہ سنگہ نے اپنے آپ کو اندیشہ مین
دیکھکر تلوار سوت لی اور رنجیت سنگہ کے نوکرون سے کہا کہ میرے اوپر وار کرو کیونکہ مجھے بہاگنا نہین آتا ہے
رنجیت سنگہ بہادر آدمی کی قدر کرتا تہا اور جودہ سنگہ کی بہادری اوسکا بچاؤ ہوگئی مہاراجہ نے اوسکے بہت عزت کی اور
بہت کچہہ اوسکو دیا اور مہدی آباد کا علاقہ اوسکو بخشا اسکے بعد سردار جودہ سنگہ وزیرآباد مین بہت توزک اور شان
سے رہتا رہا اور سرداران گرد و نواح اوسکی بہت عزت کرتے رہے اس خاندان کے کاغذون مین ایک فرنگی مسافر کا
ذکر ہے جسکی ایک ٹانگ چاندی کی تہی اور جسکی ملاقات جودہ سنگہ سے ۱۸۰۸ء کے قریب ہوئی تہی نام اوس
صاحب کا جو ایک ایسی قیمتی ٹانگ سے چلتا تہا اور جسکے سبب سے قزاقون کا اندیشہ تہا افسوس ہے کہ نہین لکہا ہے +
جودہ سنگہ ۱۸۱۵ء مین مر گیا اور چونکہ اوسکے بیٹے نابالغ تہے مہاراجہ نے یہہ موقع اوسکے علاقہ پر تصرف کرنیکا خوب پایا
بڑی فوج لیکر مہاراجہ وزیرآباد کو گیا مگر چہوٹے سردار نے جب اوسکو بہت سا روپیہ نذرانہ دیا اوس وقت مہاراجہ
نے علاقہ پر قبضہ کرنیکی نیت چہوڑدی اور گنڈا سنگہ کو معمولی خلعت دیا مگر تہوڑے ہی عرصہ کے بعد مہاراجہ نے وزیرآباد کو
فوج بہیجی اور علاقہ ضبط کرلیا مہاراجہ نے ضرور یہہ اقرار کیا کہ جب گنڈا سنگہ اور امر سنگہ بالغ ہونگے تو وزیرآباد اونکو
واپس دیا جاویگا مگر اس وعدہ کو پورا کرنیکی اوسکی نیت نہین تہی مگر تب جاگیر مین دس ہزار روپیہ کی بہائیون کے گذارہ کے
واسطے مقرر ہوئی چند سال کے بعد امر سنگہ مر گیا اور اوسکا حصہ جاگیر کا ضبط ہوگیا گنڈا سنگہ کو کلان گہوڑچڑہو مین
عہدہ ملا مگر راجہ دہیان سنگہ کی عداوت کے سبب سے تہوڑے عرصہ کے بعد باقی جاگیر بہی جاتی رہی تہوڑے عرصہ کے
بعد مہاراجہ نے اوسکو سنگر پاین وڈاپنڈ اور چہہ اور گانو دیئے جنکی جمع پانچہزار روپیہ کی تہی بعد ازان اس جاگیر مین
کمی کی گئی اور شیر سنگہ کے عہد مین اس سردار کے پاس فقط آدم دراز اور کہور جمعی دو ہزار روپیہ کی
رہی +

ضبطی ملک پنجاب کے بعد یہہ جاگیر تاحین حیات باخذ ششم جمع نذرانہ واگذار ہوئی اور جب سردار گنڈا سنگہ ۲۲ اگست سنہ ۵۵ء
کو مرگیا تو یہہ جاگیر ہیرا سنگہ اور اوسکی اولاد کے نام بسبیل علے الدوام باخذ نصف جمع نذرانہ واگذار ہوی
مگر بندوبست مین اس جاگیر کی جمع بہت کم ہوگئی اور ہیرا سنگہ کو اب
چھہ سو روپیہ سال سے زیادہ نہین ملتا ہے؛

سردار ندہان سنگہ پنجہتہ

- دُلیا سنگہ
  - رامدت سنگہ
    - صاحب سنگہ
    - رن سنگہ
      - ندہان سنگہ
        - آلا سنگہ ۱۸۲۴ء مین پیدا ہوا
        - جوالا سنگہ
        - فوجدار سنگہ
          - اودہم سنگہ ۱۸۵۷ء مین پیدا ہوا
          - سنت سنگہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا
          - گلاب سنگہ ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا۔
      - سوجان سنگہ
      - مول سنگہ
      - مت سنگہ
      - جمیل سنگہ
        - وزیر سنگہ
        - ہیرا سنگہ
          - ارجن سنگہ ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوا
          - سوجان سنگہ ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا
        - مہتاب سنگہ

حال خاندان

خاندان پنجہتہ جنکی اصل توار راجپوت ہے دعوی کرتا ہے کہ ہمارے ابتدا راجہ دلیپ معروف دہلو سے تھے جو دانا اور منصف راجہ سکندر کے یورش کے زمانہ سے پہلے اور بکرماجیت کے مالوہ مین سلطنت کرنیکے زمانہ سے پہلے شہر دہلی پر

حکومت کرتا تھا اورنگزیب* کی سلطنت کے عہد مین رائے سہجران سردار ندہان سنگہ کا ایک بزرگ پنجاب مین آیا اور چادہ چہدا مین ضلع جہلم مین آباد ہوا اوسجگہہ وہ پندرہ برس رہا اوسکے بعد اوسکے امرتسر کو چلا گیا جہان اوسکے بیٹے رائے تہن وڈا نے ایک گانو آباد کیا جو اب بہی اوسکے نام سے مشہور ہے ؛

اس خاندان مین سب سے پہلے دلچا سنگہ سکہہ ہوا تہا اور اوس نے راجہ رنجیت دیو جمون والی کی نوکری اختیار کی جس نے اوسکو جاگیر دی اور کچہہ سپاہ اوسکو دیکر سرحد کی حفاظت کیواسطے مامور کیا جہان وہ ایک لڑائی مین مارا گیا اوسکا بیٹا رامدت سنگہ سوکرچکیہ مثل مین شامل ہوا جسکا رئیس سردار مہان سنگہ تہا اور مہان سنگہ نے اوسکو دو سو سوارون کا افسر بنا یا یہہ شخص منچر کی لڑائی مین متصل رامنگر مارا گیا تہا جب مہان سنگہ کو چٹہون نے زیر حکم غلام محمد کی شکست دی تہی اوسکا سب سے بڑا بیٹا صاحب سنگہ اوسی قوم کے ساتہہ لڑائی مین چند سال کے بعد مارا گیا تہا رن سنگہ رنجیت سنگہ کی نوکری مین قریب ۱۸۰۵ء کے حاضر ہوا اور اوسکو جاگیر چیپروال ضلع سیالکوٹ مین ملی تہی ۱۸۰۸ء مین جب نرائن گدہ پہ حملہ ہوا تو رن سنگہ اون لوگون مین تہا جو سب سے آگے تہے اور چار زخم اوسکو آئے تہے تہوڑے عرصہ کے بعد اوسپر عتاب ہوا اور اوسکے جاگیر سوائے موروثی گانو تہن وڈا کے ضبط ہوئی ؛

سردار ندہان سنگہ گہوڑچڑہون مین چار روپیہ روز پر نوکر ہوا تہا اور کئی مہمون مین اوس نے خدمت کی ۱۸۲۳ء مین جو لڑائی بہت سخت تہیری مین ہوئی تہی اوسمین بہت جوہر دکہائے کئی دفعہ وہ زخمی ہوا اور اوسکا گہوڑا اوسکی سواری مین مارا گیا اور مہاراجہ نے اوسکو یہہ انعام دیا کہ ضلع گورداسپور مین اوسکو ۴ گانو دیئے جنکی جمع قریب ۴ ہزار روپیہ کے تہی مول سنگہ اور گوجر سنگہ کو بہی جنرل کورٹ صاحب کے برگیڈ مین عہدے ملے ۱۸۳۱ء مین جو سرکار لاہور سے لارڈ ولیم بینٹنک کیخدمت مین بمقام شملہ سفیر بہیجے تہے اونمین ندہان سنگہ بہی تہا اور تین سال کے بعد وہ سردار

---

* اندرپرست جو کہتے ہین کہ آج کل کے دہلی کے شہر کے موقع پر تہا پانڈون کا دار الریاست تہا اور مہا بہارت مین لکہا ہے کہ جرجودہن اوسکے کورو چچا زاد بہائی نے راجہ جودہشٹر کو دیدیا تہا دہلو جسنے کہتے ہین کہ شہر دہلی کو آباد کیا تہا اور جس نے وہان چار سال ۳۱۰۱ سے لیکر سلطنت کی تہی اوسکو ۳۰۴ برس پیشتر حضرت عیسی علیہ السلام کے راجہ کماؤن نے جسکا نام فور تہا شکست دیکر اسیر کیا تہا اور ہندو اوسکو بتاتے ہین کہ سکندر کا جس نے مقابلہ کیا تہا یعنے فور ہندی وہی تہا ؛

ہری سنگہ نلوہ اور شہزادہ نونہال سنگہ کے ساتھ پشاور کی مہم مین گیا تہا اوس تمام لڑائی مین ۱۸۳۷ع تک وہ نوکری دیتا رہا جب ہری سنگہ کی وفات اور افغانون کے واپس چلے جانیکے سبب سے لڑائی ختم ہوئی اور دو سال کے بعد ندہان سنگہ خود وقت سے پہلے ضعیف ہو کر مر گیا ندہان سنگہ کا نام پنج ہتہ یعنے پنج ہاتہہ والا اوسکی شجاعت کے سبب سے مشہور ہوا ہر لڑائی مین مارتے وقت وہ سب سے آگے ہوتا تہا اور پیچہے ہٹنے مین سب سے پیچہے اور اوسکے جسم پر اوسکی بہادری کے اتنے نشان تہے کہ کہتے تہے کہ تمام جسم مین ایسی جگہہ بے زخم کے نہین تہی کہ جہان آدمی کے ہاتہہ کے برابر جگہہ خالی ہو ٭

مہاراجہ رنجیت سنگہ اوسی سال مرے جس سال ندہان سنگہ مرا تہا اور نئے بادشاہ کہڑک سنگہ نے ندہان سنگہ کی جاگیر اوسکے بیٹے جوالا سنگہ کے نام واگذار رکہی اور آلا سنگہ کو توپخانہ مین کمیدانی ملی جوالا سنگہ ۱۸۴۶ عیسوی مین سبہراون مین مارا گیا اور اوسکی جاگیر فوجدار سنگہ کو ملی مگر ایک سال کے بعد راجہ لعل سنگہ نے کل جاگیر سواے تین گانوکے جو ضلع گورداسپور مین جمعی ڈہائی ہزار روپیہ کی واگذار رہی ضبط کر لی دونو فوجدار سنگہ اور اوسکا بہائی ۱۸۴۸ع مین مفسدون مین شامل ہوگئے اور اس سبب سے جو جاگیر اونکی پاس باقی تہی وہ ضبط ہوئی ٭

فوجدار سنگہ کانہووان مین تہانہ دار مقرر ہوا مگر جب پولیس کی جمعیت کی تخفیف عام ہوئی اوس مین اوسوقت برطرف ہوگیا اب وہ ۲۸ گانوکا ذیلدار ضلع گورداسپور مین ہے ۱۸۵۹ع مین اوسنے صاحب کمشنر امرتسر کو تحقیق خبر دی جس سے معلوم ہوا کہ مہارانی جندان جو اوس زمانہ مین نیپال مین تہی اور بعض مایوس آدمیون کے مابین ضلع امرتسر اور لاہور مین خط و کتابت فساد انگیز رہتی تہی اور اس نمک حلالی کے کام کے سبب سے اوسکو سرکار سے پانسو روپیہ کی پنشن ملی ٭

سوجان سنگہ سنہ ۱۸۶۱ع مین مر گیا ۱۸۴۹ع مین جب سردار چتر سنگہ نے میجر جارج لارنس صاحب اور اونکی میم صاحبہ کو روک رکہا سوجان سنگہ نے اونکی خاطرداری اپنے حتی المقدور بہت کی اور جب امن ہوا تو اس خدمت کے جلد وین اوسکو ۱۴۰ روپیہ کی پنشن ملی جوالا سنگہ کی بیوہ کو سرکار سے ایکسو بیس ۱۲۰ روپیہ کی پنشن ملتی ہے اور اس خاندان کی پنجو چوہان مین زمینداری ہے ٭

قوم سندہو

اوّل

جوالاسنگہ سندہو وڈالہ والا

- دیوان سنگہ
  - مہتاب سنگہ
    - شام سنگہ
      - تیغ سنگہ
        - جوالاسنگہ
        - نہال سنگہ

حال خاندان

قوم سندہو جسکی کنہیہ سردار اور سردار سادہو سنگہ پڈہانیہ کا خاندان بڑے رئیس تہے اصل مین راجپوت تہے اور اگرچہ ایک روایت ہے کہ سندہو اوسکا بانی مبانی غزنین سے جو افغانستان مین ہے آیا تہا اس مین شک نہین کہ اصل گہر اس قوم کا راجپوتانہ کے مغرب اور شمال کیطرف تہا آجکل اونکی بڑی بستیان مانجہ مین ہین لاہور اور امرتسر کے ضلاع مین بہت سے سندہو گانو ہین گورداسپور مین بہت ہین نوے گوجرانوالہ مین پچاس سیالکوٹ مین اور تہوڑے گجرات مین ہین اس سے زیادہ شمال کیطرف یہہ قوم نہین ہے* سندہو پہلے ترنتارن کے پرگنہ ضلع امرتسر مین آباد ہوا تہا بہت سے بس

* کرنل ٹوڈ صاحب اور دیگر مصنف صاحب کے خیالات مطابق اسکے کہ جٹ جتی کی نسل مین ہین بخوبی معلوم ہین مگر پنجاب کے جٹون کی روایتین یہہ ہین کہ وہ اپنے اصل ہمیشہ راجپوت بتاتے ہین اور ہندوستان متوسط سے آیا بتاتے ہین سندہو اور وڑائچ جٹ بہی جو دریاے سندہ کے پار کے اپنے ابتدا بتاتی ہین اس امر مین متفق اللفظ نہین ہین اور اس قوم کی بعض شاخین راجپوتانہ کو اپنا گہر بتاتی ہین اور کسی صورت مین کسی قوم کا دریاے سندہ کی مغرب کیطرف سے آنا لکہا نہین سندہو اور وڑائچ کو بانی مبانی بہی اکیلے ہی آدمی آتا ہین اور پنجاب کی جٹون کی طریق مین بہی ایسی کوئی بات نہین ہے جس سے اونکی نسل جتی معلوم ہوے

اوسکی وفات کے بعد اوسکی اولاد مین سے ایک شخص موکل نامی سیالکوٹ کو گیا جہان دس میل ڈسکہ سے جنوب کیطرف
اوس نے ایک گانو آباد کیا جسکا نام اوس نے اپنے نام سے رکھا کئی پشت کے بعد گجو نے تین میل موکل سے پورب مین ایک
اور گانو آباد کیا جسکا نام اس سبب سے کہ وہ اپنے گھر مین سب سے بڑا تھا اوس نے وڈالا رکھا کہ پنجابی مین وڈا بڑے کو
کہتے ہین دیوان سنگہ سلطنت چغتائیہ کے آخر زمانہ مین گرد و نواح کے دیہات کا چودہری مقرر ہوا اور اوسکی زمینداری تین
گانو مین تہی کوٹلی کیول رام چکرتی اور پہاڑی پور اوسکا بیٹا مہتاب سنگہ بہنگی سردارون کا متوسل تھا اور اون سردارون
نے اوسکو کئی گانو ڈسکہ کے قریب دئیے تہے جب سردار گوجر سنگہ بہنگی ۱۷۸۸ع مین مرگیا مہتاب سنگہ کو سردار مہان سنگہ
سوکرچکیہ نے گوجرانوالہ مین بلالیا جب وہان پہونچا اوسکو گرفتار کرلیا اور کچہہ سپاہ قلعہ وڈالہ مین تصرف کرنیکو بہیجی
گئی مہتاب سنگہ کے بیٹون نے حملہ آورون کو پس پا کردیا اور اونکا باپ آخرکار چہوڑ دیا گیا اس وعدہ پر کہ بہاری
جرمانہ دیگا اور اوس وعدہ کے پورا کرنیکی واسطے سلطان سنگہ بطور یرغمال رکھا گیا مگر جرمانہ کے ادا کئے جانے سے پہلے مہان سنگہ
مرگیا اور سلطان سنگہ گوجرانوالہ سے بہاگ گیا مہتاب سنگہ کی وفات پر اوسکے دو بڑے بیٹون شام سنگہ اور ندہان سنگہ مین
آپسمین تنازع بابت ترکہ کے ہوا اور آخرکار اونہون نے آپسمین ترکہ تقسیم کرلیا بہائیون مین آپسمین فساد کرنیکی
ضرورت نہ تہی کیونکہ ہمسایہ بہت سردار ایسے تہے جو اونسے لڑنیکو اور اونکا ملک چہین لینے کو مستعد بیٹہے تہے ان
سردارون مین سے ندہان سنگہ مٹہو ڈسکہ والا اور بہاگ سنگہ ہلووالیہ سب سے زیادہ اس بات پر طیار تہے ۱۸۱۰ع
مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ضلع سیالکوٹ کے بڑے حصہ پر تصرف کرلیا ندہان سنگہ مٹہو ڈسکہ مین سے نکالا گیا
اور ٹیک سنگہ شام سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا کشمیر مین پناہ گزین ہوا اور وہان کے ناظم عطا محمد خان کا نوکر ہوگیا اور وہان ان
دونو بہائیون مین سرنو تکرار ہوا ۱۸۱۳ع مین جب وزیر فتح خان اور دیوان محکمچند نے عطا محمد خان کو کشمیر سے نکالدیا
ٹیک سنگہ سکہون کے ساتہہ شامل ہوگیا اور دیوان کے ساتہہ لاہور مین آیا جہان مہاراجہ نے اوسکو کمیدان بنایا
اور ضلع ہوشیارپور مین اوسکو تین گانو دیئے اوسی سال کے جولائی مہینے مین اٹک کی لڑائی مین ٹیک سنگہ
محکمچند کے ماتحت لڑتا رہا اور ۱۸۱۹ع کے کشمیر کی مہم مین ساتہہ گیا اور وہان ملک کے واقف ہونیکے سبب اوسکی
واقفیت مہاراجہ کے بہت کام آئی ہری سنگہ نلوہ کے ماتحت بہی وہ لڑتا رہا غلام علی گکہ اور ذوالفقار علی بمبہ کے

مقابلہ مین ہزارہ اور پشاور اور دیگر مقامات مین بہی لڑتا رہا اور کشمیر کے علاقہ مین دوپٹہ مین ۱۸۴۲ء مین مرگیا جوالا سنگہ جب ہنوز لڑکا ہی تہا اوسکے واسطے مہان سنگہ ناظم کشمیر نے کچہہ گذارہ مقرر کر دیا تہا مہان سنگہ کو اپریل ۱۸۴۱ء مین اوسکے سرکش سپاہ نے مار ڈالا اور اوس وقت جوالا سنگہ کی جان بہت مشکل سے بچی جب غلام محی الدین بہر انتظام کرنیکو گیا جوالا سنگہ اوسکے ساتہہ ہو گیا اور اگست ۱۸۴۸ء مین جب سرکشون سے لڑائی ہوئی جسمین سرکشون کو شکست ہوئی اور راجہ حبیب اللہ خان پکہلی والہ مارا گیا وہ فوج مین افسر تہا دوسری پنجاب کی لڑائی تک وہ اپنی جاگیر پر قابض رہا اوس لڑائی مین مفسدون کے شامل ہونیکے سبب سے اوسکی جاگیر ضبط ہو گئی*

قوم سندہو

دوم

کرپال سنگہ چیچہ والا

لدہا

سیوا سنگہ | نودہ سنگہ | مالی سنگہ

بہاگ سنگہ | اکہا سنگہ | گوربخش سنگہ

جہنڈا سنگہ

جوالا سنگہ | دیوا سنگہ | بہگوان سنگہ

سنت سنگہ

سردار عطر سنگہ

سندہانوالیہ کی

دختر سے شادی

ہوئی

[illegible]

کرپال سنگہ

سردار بدن سنگہ چیمہ کے دختر سے

شادی ہوئی ۱۸۴۰ء مین پیدا

ہوا-

حال خاندان

لدہا موضع چیچہ کا ایک منبردار تہا جس گانو کو ایک سندہو جٹ چیچا نامی نے لدہا سے بہت پشت پہلے آباد کیا تہا سیوا لدہا کے بیٹے نے ۱۷۲۰ء کے قریب سبب سکہان اختیار کیا نئے سکہون کے واسطے وہ زمانہ بہت نازک اور آزمایش کا تہا بندا گورو گوبند کا چیلہ جو خون کا پیاسا تہا تہوڑا عرصہ پہلے دہلی مین قتل کیا گیا تہا اور سکہون کے اوپر نہایت

درشتی سے ظلم ہوتا تہا اور جہان سکہ ملتے تہے قتل کئے جاتے تہے سیوا سنگہ چند رفیقون کے ساتہہ دریائے راوی کے اوپر کیطرف کے علاقہ کو بہاگ گیا اور کئی سال تک اوسکو اپنے گانو مین واپس آنیکا موقع اچھا نہین ملا اوس وقت کے اکثر سکہون کی مانند وہ لوٹیرا بن بیٹہا اور ایک قزاقی مین لاہور کیطرف مارا گیا اوسکا بہائی نودہ سنگہ سردار گوجر سنگہ بہنگی کے سپاہ مین شامل ہوگیا اور سنہ ۱۷۶۶ء مین اوس نے ڈسکہ کے پرگنہ مین کسیطرح چند دیہات کو لیکر اون پر قبضہ کرلیا ان دیہات مین سے دو کا نام ملکا والہ تہا اور باقیون کا نام جلال - سہران - گل والا - کلر والہ تہا جب گوجر سنگہ نے گجرات پر قبضہ کرلیا نودہ سنگہ کو چند اور گانو اوس شہر کے پاس ملی مگر سلطان مقرب احمد شاہ دُرانی کے ایک عہدہ دار کے ساتہہ ایک لڑائی مین نودہ سنگہ تہوڑے عرصہ کے بعد مارا گیا اوسکے بعد کہا سنگہ اوسکے ترکہ پر قابض ہوا مگر کچہہ مویشی کے واپس لینے کے قصد مین جنکو غلام محمد چانی دشمن بہنگیون کی نسل کا پکڑنے لگا تہا سنہ ۱۸۰۰ء کے قریب اکہا سنگہ مارا گیا +

اکہا سنگہ کوئی بیٹا نہین چہوڑ مرا تہا اور اُسکے بہائی باگہ سنگہ نے جو بہادر سپاہی تہا اپنے خاندان کے علاقہ کو بہت بڑہایا باگہ سنگہ سرداری کے رتبہ کو پہونچا اور گوجر سنگہ کے ماتحت اوسکے پاس چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر تہی جب وہ لاولد مر گیا تو اوسکا بہتیجا جہنڈا سنگہ صاحب سنگہ گوجر سنگہ کے بیٹے کا نوکر رہا جب رنجیت سنگہ نے امرتسر پر تصرف کرلیا اور بہنگیون کا زور گہٹتا گیا تو جہنڈا سنگہ رنجیت سنگہ کی نوکری مین آگیا اور اوسکو گیارہ گانو ضلع امرتسر مین ملی اگرچہ گجرات اور سیالکوٹ مین جو اوسکے پرانے جاگیر تہی وہ سب جاتی رہی جہنڈا سنگہ رنجیت سنگہ کی بہت سے مہمون مین لڑتا رہا کشمیر اور کانگڑہ مین بہی سنہ ۱۸۳۳ء مین ایک شخص جیت سنگہ نامی کمیدان سے ایک خانہ جنگی مین جہنڈا سنگہ مارا گیا جیت سنگہ بہی اون زخمون کے سبب سے جو اس خانہ جنگی مین اُسے پہونچے تہے مر گیا معلوم ہوتا ہے کہ اس خانہ جنگی مین پہلے زیادتی جہنڈا سنگہ کیطرف سے ہوئی تہی کیونکہ جیت سنگہ کے گہر والون نے فریاد کی تو جہنڈا سنگہ کی جاگیر سوائے چہہ کے ضبط کی گئی جوالا سنگہ اوسکا بیٹا دو سال کے بعد مورد الطاف ہوا اور دس سوارون کی نوکری کے عوض مین اوسکو اپنے باپ کی جاگیر مین سے کسیقدر مل گئی جوالا سنگہ کسیقدر عرصہ تک سرحد پر بنون اور کوہات مین نوکری دیتا رہا +

جوالا سنگہ کے شادی سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ کی دختر سے ہوئی تہی اور اس رشتہ داری کے سبب سے اوسپر بہت آفت آئی کیونکہ جب مہاراجہ شیر سنگہ مسندنشین ہوئے تو جوالا سنگہ کی کُل جاگیر ضبط ہو گئی جب سندہانوالیون پر پہر مہربانی ہوئی تو جوالا سنگہ کی جاگیر واگذار ہوئی مگر پہر راجہ ہیرا سنگہ نے ضبط کر لی کہ سندہانوالیون نے اوسکے باپ کو قتل کیا تہا +

جوالا سنگہ ۱۸۴۴ء مین مرگیا اوسکا بیٹا کرپال سنگہ اوس زمانہ مین فقط سات برس کا تہا اور مہاراجہ دلیپ سنگہ نے اوسکو جاگیر موضع ہترا جمعی سات سو روپیہ کا ایک حصہ جمعی تین سو روپیہ کا تیجو مین اور پانچ چاہ جمعی پانسو روپیہ سال چیچہ مین عنایت کئی یہہ جاگیر کرپال سنگہ کے نام حین حیات واگذار رہی فقط چاہات چیچہ علی الدوام واگذار ہین +

قوم سندہو

سوم

وچن سنگہ ٹہیٹر

- چوہڑ سنگہ
  - پریم سنگہ
    - لکہا سنگہ — سنہ ۱۸۷۰ء مین مرگیا
      - موہر سنگہ
      - سردول سنگہ
        - ملکیا سنگہ
      - تیج سنگہ
        - کرم سنگہ
    - شمیر سنگہ — سنہ ۱۸۲۲ء مین مرگیا
      - کیسرا سنگہ — سنہ ۱۸۶۳ء مین مرگیا
      - وچن سنگہ — سنہ ۱۸۴۰ء مین پیدا ہوا
        - ہری سنگہ — سنہ ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوا
        - جسونت سنگہ — سنہ ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوا
      - بلونت سنگہ — سنہ ۱۸۴۲ء مین مرگیا
    - امر سنگہ — سنہ ۱۸۷۰ء مین مرگیا
      - گلاب سنگہ
        - گوردت سنگہ — سنہ ۱۸۴۰ء مین پیدا ہوا
    - صاحب سنگہ — سنہ ۱۸۷۰ء مین مرگیا
      - شیر سنگہ — سنہ ۱۸۶۱ء مین مرگیا
        - جیون سنگہ — سنہ ۱۸۴۴ء مین مرگیا
        - جوالا سنگہ — سنہ ۱۸۳۰ء مین پیدا ہوا
        - رجبندر سنگہ — سنہ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا
          - لعل سنگہ — سنہ ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوا
          - خوشحال سنگہ — سنہ ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا
        - اندر سنگہ — سنہ ۱۸۳۷ء مین پیدا ہوا
          - بخشیش سنگہ — سنہ ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوا
          - تیجا سنگہ — سنہ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا
        - دلیپ سنگہ — سنہ ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

چوہڑ سنگہ سندہو جٹ موضع ٹہیٹر کا چودہری جو متصل لاہور ہے اس خاندان مین سے سنہ ۱۸۴۷ء کے قریب پہلے ہی سکہہ

بنا تہا اوسکا پوتا لکہا سنگہ سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے سرکار مین سوار ون مین ملازم ہوا تہا اور اوسکو علاقہ رنجیت گڈہ معہ چار دیہات علاقہ گوجرانوالہ مین جاگیر ملی تہے سردار چڑت سنگہ کے جو عرصہ تک بہنگی مثل سے لڑائی رہی اس مین لکہا سنگہ معہ اپنے تین بہائیون کے اپنے آقا کی نوکری مین لڑتا رہا دہرم سنگہ پرتشا کے ساتہہ لڑائی مین اوسنے خدمت نمایان کی کہ چڑت سنگہ کے وفات کے بعد دہرم سنگہ نے اوسکی جانشین کے کم عمری اور ناتوانی پر گمان کر کے سوکرچکیہ مثل مین اختیار اعلی حاصل کرنیکا قصد کر لیا تہا شمیر سنگہ کا پہلے پہل جیٹہون کے ساتہہ ایک لڑائی مین نام ہوا تہا کہ جیٹہون کو مہان سنگہ نے رام نگر سے نکال دیا تہا اور جیٹہون نے بمقام منچر شہر کے متصل رنجیت سنگہ کو تقریبا شکست دی تہی مہاراجہ کے خیال مین یہہ بات تہی کہ لڑائی مین اسلحہ آتشبار کی نسبت تلوار زیادہ کارگر ہوتی ہے اور اپنے فوج کو حکم دیا کہ لڑائی مین فقط تلوارون سے لڑین شمیر سنگہ نے اپنے بندوق رکہہ چہوڑی تہی اور بہت نازک وقت جبکہ مہاراجہ کے فوج لغزش کہا گئے تہے اوسنے جیٹہون کے سردار کو بضرب گولی مار دیا شمیر سنگہ تاکو لچلا تہا مگر وہ کمان کو بندوق پر فوق دیتا تہا اور اوسکے ہات مین کمان اور نیزہ حقیقت مین مہلک تہیار تہا ۱۸۱۸ء مین اوسنے مہاراجہ کے حکم سے امرتسر مین قلعہ گوبندگڈہ کے تعمیر کیے اوسے جگہہ ایک قلعہ پہلے تہا جسکو سردار گوجر سنگہ بہنگی نے بنایا تہا مگر وہ قلعہ کچہہ بہت مضبوط نہ تہا شمیر سنگہ اس نئے قلعہ کا تہانہ دار مقرر ہوا اور کئی سال تک اوس عہدہ پر رہا اوسکے بعد فقیر امام الدین تہانہ دار ہوا شمیر سنگہ نے کئی مہمون مین خدمت کی اور کوٹ بدہی خان مین قصور کے پٹہانون سے جہان لڑائی ہوئی تہی غنیم کے ایک نیزہ بردار نے اوسکو مار ہی ڈالا تہا درحالیکہ شمیر سنگہ اپنے کمان لیکر لڑ رہا تہا اس نیزہ والہ نے پشت کیطرف سے اوسپر حملہ کیا شمیر سنگہ کو معلوم ہوا کہ کمان اور نیزہ پاس کی لڑائی مین بہت مفید نہین اس قصور کی مہم مین لکہا سنگہ مارا گیا اور پہر اوسی سال مین دو نواور بہائی امر سنگہ اور صاحب سنگہ مارے گئے امر سنگہ کوہستان کانگڑہ مین اور صاحب سنگہ سوجان پور کے متصل ۱۸۱۹ء مین شمیر سنگہ کی تبدیلی نور پور کو بعہدہ تہانہ داری ہوئی وہ ۱۸۲۲ء مین مر گیا اور اوسکے فرزند اکبر کو اوسکی جاگیر ملی وچن سنگہ نے پشاور کشمیر منڈی اور بہت سے اور مقامون مین تعریف کے لایق خدمت کی ۱۸۴۸ء مین وہ معہ اپنے سوارون کے زیر حکم سردار لعل سنگہ کالیانوالہ ملتان کو بہیجا گیا تہا مگر وہ مفسدون کے ساتہہ شامل ہو گیا اور انگریزون کے

خلاف رام نگر اور گجرات مین لڑا ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکی جاگیر ضبط کی گئی اور اوسکو پنشن نقد سو روپیہ کی ملی
جو اب تک اوسکو ملتی ہے نصف موضع ٹہیٹہر واقع ضلع لاہور کا وہ مالک بہی ہے اوسکا بہائی کیسر سنگہ جسکو ایکسو
بتیس ۱۳۲ روپیہ کی پنشن ملتی تہی سنہ ۱۸۶۳ء مین مرگیا اس خاندان کے کئی آدمیون نے سنہ ۱۸۵۷ء مین نوکری اختیار
کی رجبندر سنگہ ہاڈسن صاحب کے رسالہ مین دفعدار اور اندر سنگہ اوسکا بہائی اب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
پنجاب کے اردلی کے سوارون کا جمعدار ہے شمیر سنگہ اور ملکیا سنگہ رسالہ گائید
مین بہرتی ہوئی شمیر سنگہ بعہدہ جمعداری اور ملکیا سنگہ بعہدہ دفعداری
بشن سنگہ گوردت سنگہ کے بیٹے نے جو اسی خاندان مین سے ہے مگر اس کیفیت مین
شامل نہین ہے چین مین اچہی خدمت کی ایک چہوٹا بہائی گوردت سنگہ کا
جسکا نام رام سنگہ ہے چند عرصہ سے دسوین بنگالہ کے
رسالہ مین ہے اوسکا رشتہ دار جیندر سنگہ
ملازم ہی بہرتی ہوا ہی*

قوم سندہو

چہارم

بہاگ سنگہ کوتل

دیسا سنگہ بہاگ سنگہ کوتل کا دادا سردار جیسنگہ نامے سردار مثل کنہیہ کا ایک رشتہ دار تہا اوسکا حال مثل جیسنگہ کے ہی کیونکہ وہ اوس سردار کے ماتحت تہا اوسکی بہت سی مہمون مین اوسکے ہمراہ رہا تہا اوس نے قلعہ معروف دیسا سنگہ والا ضلع امرتسر مین تعمیر کیا اور پٹہانکوٹ کے پاس کوتل پورہ آباد کیا اوسکا بیٹا ٹیک سنگہ اوسکے بعد اوسکی املاک پر قابض ہوا اور مائی سدا کور رئیسہ مثل کنہیہ کے زیر حکم رامگڑہیون سے لڑتا رہا ٹیک سنگہ کے مرنیکے بعد علاقہ اس خاندان کا گہٹکر دس ہزار روپیہ کا رہ گیا اور جب شیر سنگہ اوسکا فرزند اکبر مرگیا تو علاقہ دو ہزار روپیہ کا رہ گیا یعنے کوتل بن کندرواڑ اور منگلیان تک علاقہ ضبطی ملک پنجاب تک اسیطرح رہا بعد اوسکے موضع کوتل پور جمعی ایک ہزار روپیہ کا تینون بہائیون بہاگ سنگہ
بدہ سنگہ اور نہال سنگہ کے نام واگذار ہوا ان بہائیون کے اپنے اپنے حصص
اونکی اولاد نرینہ کے نام علے الدوام واگذار رہینگے +

قوم سندہو

پنجم

رتن سنگه کوٹ دیوان سنگهوالا

دیوان سنگه سردار چرت سنگه سوکرچکیه کا متوسل تها اور جنہون کے ساتهه اوسکے زیر حکم لڑتا رہا تہا اوس نے موضع قلعه دیوان سنگه ضلع گورداسپور مین بنایا اور اوسکا علاقه تہیه موضع بدن گل چک چیتهه اور کوٹ گڈه جنکی جمع قریب تین ہزار روپیه کے تہے نور محمد چیتهه سے جو لڑائی کالگڈه مین ہوئی تہی اوسمین دیوان سنگه مارا گیا تہا اوسکا ایک ہی بیٹا حکم سنگه سردار مہان سنگه کے فوج مین ملازم ہوا اور مہان سنگه کی وفات کے بعد رنجیت سنگه کی فوج مین رہا اور قصور اور کانگڑه اور جموں اور ملتان اور یوسف زئی کی مہمون مین خدمت کرتا رہا حکم سنگه یوسف زئیون کے ساتهه ایک لڑائی مین جو دریای لنڈه کے کناره پر ہوئی تہی مارا گیا دیوان سنگه کی وفات کے بعد موضع قلعه دیوان سنگه اور کوٹ گڈه اوسکے فرزند سوبہا سنگه کے نام واگذار ہوئے سوبہا سنگه نے زیر حکم مصر دیوان چند اور بہوانی سہای کشمیر مین خدمت کی تہی سرحد مغربی وشمالی پر جتنی لڑائیان ہوئی تہین اون مین حکم سنگه سب مین شامل رہا تہا یعنی گکهر بمبه ستید و بنیڈہی اور پنیا ور سنه ۱۸۴۸ع مین وه نمک حلال رہا اور سردار بوڑه سنگه مکیریان واله کے ساتهه فوج انگریزی کو رسد پہونچاتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکی دونو گانو بشرط اخذ چہارم جمع کے اوسکے نام واگذار رہی اوسکا فرزند اکبر رتن سنگه کے پاس کوٹ جوده جمعی سو روپیه کا ہے ہین ہروت سنگه اوسکا دوسرا بیٹا سبهراؤن کی لڑائی مین مارا گیا تہا +

قوم سندہو

ششم
جھنڈا سنگہ پہلو واسیہ

یہہ سندہو خاندان ایسا نہین کہ جسکا ذکر خاص ضرور ہو امیر سنگہ جو ایک اچھا سپاہی تہا منجر مین مارا گیا تہا اوسکا بہائی کرم سنگہ ڈسکہ مین ۱۸۱۱ء مین مارا گیا تہا چار بیٹے کرم سنگہ کے اردلیون مین اور راجہ ہیرا سنگہ کے برگیڈ مین نوکری کرتے رہے تین شخص اس خاندان کے یعنے امیر سنگہ دل سنگہ اور گنڈا سنگہ پشاور مین مفسدون کے ساتہہ ۱۸۴۸ء مین شامل ہوگئے اور اونکی جاگیرین ضبط کی گئین ہری سنگہ کے بیٹے جو ۱۸۵۰-۵۱ء مین مرگیا تہا اور جسکی جاگیر ۱۸۴۸ء مین نمک حلال رہنے کے سبب سے واگذار رہی تہی جاگیر رکہتے ہین جسکی جمع نام کو پانچ سو روپیہ کی ہے مگر بندوبست گذشتہ مین اوسکے جمع بہت کم ہوگئی ہے +

قوم سدّہو

اوّل

- کرم سنگہ اوڈھیا نوالہ
  - کپور سنگہ
    - لکھا سنگہ
    - سکھا سنگہ
      - دتا سنگہ
      - باگہ سنگہ
      - دیال سنگہ
        - کرم سنگہ
      - دل سنگہ
      - فتح سنگہ
        - بڈہا سنگہ
    - جودہ سنگہ
      - امیر سنگہ

حال خاندان

گہومن قوم سدہو جٹ کا مورث اعلی ابتدا مین بہٹنا سے جو مالوہ مین ہے تین سو برس کے قریب ہوئے ایام سلطنت شہنشاہ اکبر مین حسب الطلب مشہور چودہری چہانگا کے جسکی دختر کے ساتھ اوس نے شادی کی آیا تہا اور ترنتارن کے متصل جو ضلع امرتسر مین ہے آباد ہوا وہان اوس نے ایک گانوآباد کیا جسکا نام سدہو رکہا اور اِس خاندان کا ایک جزو اب بہی اوس گانو مین آباد ہے اِس خاندان کی جو چار شاخین بڑی اِس وقت ہین اونکا حال ترتیب وار لکہا جاویگا لیکن اگرچہ ایک زمانہ مین یہہ خاندان بہت مقتدر رہا اور بڑی جاگیرین اوسکے قبضہ مین تہین اب خاندان سدہو کا تنزل ہوگیا ہے اور کچہہ بہی زمینداری نہین رکہتا ہے۞

کپور سنگہ جو گہومن سدہو کے بانی سے ساتوین پشت مین تہا محمد شاہ کی سلطنت کے عہد مین تہا اور پہلے ہی پہل اوس نے

شہرت سطرح حاصل کی کہ ایک کاروان شاہی دہلی سے مکہ کو بہت قیمتی نذر لیکر جاتا تہا اوسکو کپور سنگہ نے لوٹ لیا مگر اس کاروان کو بالکل مذہبی عقاید سے کپور سنگہ نے لوٹا تہا اور نقرئی دروازے جو دربار صاحب امرتسر کی درشنی دروازہ مین لگر ہین آجتک اس لوٹیرے کے اعتقاد کے شاہد ہین اس مہم سے کپور سنگہ نے دولت بہی اور نام بہی پیدا کیا اوسکی زوجہ اور مقتدر سردار گوجر سنگہ کی زوجہ دونو باردار تہین اونمین آپسمین اقرار ہوگیا کہ اگر ایک کو دختر اور دوسر کو لڑکا پیدا ہو تو پیدا ہوتی ہی اونکی نسبت آپسمین کرلینگی کپور سنگہ کی زوجہ کو لڑکا پیدا ہوا جسکا نام جودہ سنگہ رکہا گیا اور جو بعدازان نہایت مشہور ہوا اور سردار گوجر سنگہ کی زوجہ کو ایک دختر پیدا ہوائی دونو بچون کی نسبت ہوئی اور جب وہ بالغ ہوئے تو اونکی شادی ہوئی کپور سنگہ کے تینون بیٹون نے علیحدہ علیحدہ جائداد حاصل کی سکہا سنگہ نے اوہیان پر تصرف کیا لکہا سنگہ نے آوان کو لیا اور جودہ سنگہ نے مختلف اوقات مین پرگنہ سوڑیان کا جزو کثیر معہ علاقجات جگدیو-گہنے والا-کڑیال اور سوڑیان جمبی ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کے لیلیا سکہا سنگہ اور لکہا سنگہ کی جائداد ہر ایک کے قریب بتیس ہزار روپیہ کے ہوگئی جودہ سنگہ کا نام شجاعت کے سبب سے مشہور تہا رنجیت سنگہ نے ۱۷۹۹ء مین لاہور پر عزم کیا تہا اوس سے کچہہ ہی پہلی جودہ سنگہ مہاراجہ ممدوح کی پاس جا ملا اور کہتے ہین کہ رنجیت سنگہ نے اوس وقت یہہ کہا تہا کہ جودہ سنگہ کے میری طرف ہوجانے سے جتنی اور سب ہنگی ہین اونکی سب کے عداوت کے کچہہ حقیقت نہین یہہ بات تحقیق ہے کہ جودہ سنگہ کو جو سوخ چیت سنگہ لاہور والے کے پاس تہا اس سبب سے زیادہ تر یہہ بات ہوئی کہ رنجیت سنگہ کو آسانی سے اوس شہر کا قبضہ مل گیا +

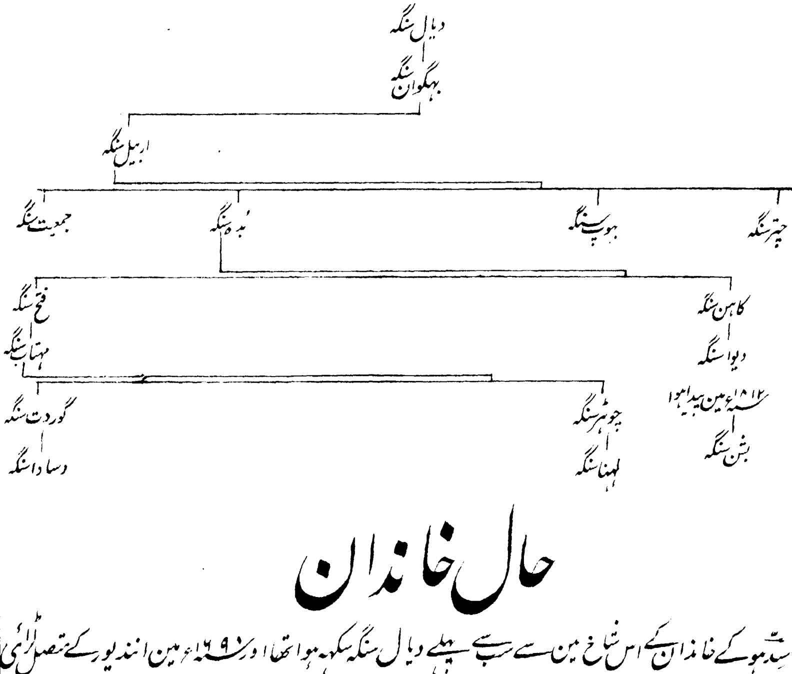
سردار جودہ سنگہ بہت عمر تک جیا اور تمام عمر لڑائی اور جہگڑہ اور فساد مین اوسکے گذرے اوسکا بیٹا امیر سنگہ بہی ایساہے خوش نصیب ہا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ اوسکے ساتہہ بہت مہربانی رکہتے تہے لیکن جب امیر سنگہ ۱۸۲۵ء مین مرگیا تو تہوڑے ہی عرصہ کے بعد کُل علاقہ اوسکا ضبط کیا گیا بلکہ اس خاندان کے اور لوگون کے پاس جو جاگیرین تہین وہ بہی ضبط کی گئین اور جو سپاہ یے آئین یعنے کشادہ اس سردار کی تہی وہ شاہزادہ شیر سنگہ کے تحت کردی گئی سکہا سنگہ کے پانچ بیٹون کو علاوہ اونکے تنخواہون کے جو فوج مین عہدہ داری کی ملتی تہے پانچہزار روپیہ سال ملتا تہا +

کرم سنگہ جو اس خاندان کا اب سب مین اعلی آدمی ہے بہت سے مہمون مین خدمت دیتا رہا اور ٹہیر ہے پشاور اور
ہزارہ کی مہمون مین بہی وہ شامل تہا دربار کے عہد مین اوسکو اٹہارہ سو روپیہ سالانہ ملتا تہا اور وہ تین سوارون کی
نوکری دیتا تہا ۱۸۴۸ء مین وہ معہ دیگر اشخاص اپنے خاندان کے مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگیا اور اس
سبب سے اوسکی جاگیر اور مواجب ضبط کئے گئے لیکن اوسکو دوسو چالیس ۲۴۰ روپیہ سال
کی پنشن دی گئی اور نصف موضع اوٹہیان اوسکے مسکن کی زمینداری اوسکی
ہے اوسکا عموزاد بھائی بڈہا سنگہ ۱۸۵۷ء مین سرکار کا نوکر ہوا اور
ایک دیسی رجمنٹ مین رسالدار رہا +

قوم سندہو

دوم

دیوا سنگہ سندہو والا



حال خاندان

سندہو کے خاندان کے اس شاخ مین سے سب سے پہلے دیال سنگہ سکہہ ہوا تہا اور سنہ ۱۷۹۶ء مین انند پور کے متصل لڑائی مین مارا گیا تہا اوسکا فرزند بہگوان سنگہ کچہہ کہیتی کرکے اور کچہہ قزاقی کرکے اپنی شکم پروری کرتا رہا اور اوسکے پوتے اربیل سنگہ سندہو نے ایک قلعہ بنا کر اور قریب دو سو سوار کے جمع کرکے گرد و نواح کے چالیس گانو پر حکمت عملی سے قبضہ کرلیا اربیل سنگہ نے کئی معتقد سرداران قریب سے رشتہ داری پیدا کرلی تہی ایک فرزند کی شادی اوس نے سردار گوجر سنگہ لاہور والہ کے دختر سے کی تہی اور ایک کے سردار شدہ سنگہ دودیہ کی دختر سے اس سبب سے اوسکے قبضہ مین

جو تہوڑا سا علاقہ تہا اوسکے ساتہہ کسی نے مزاحمت نہ کی اوسکا بیٹا بدہ سنگہ جو اوسکے بعد علاقہ کا مالک ہوا تہا
وہ کم نصیب تہا سردار امیر سنگہ سوڑیان والہ اوسکے رشتہ دار نے اوسکے اوپر حملہ کیا اور بہت سا مال لوٹ کر لے گیا
بدہ سنگہ نے اوسکا تعاقب کیا مگر دشمن اوسکے گہات مین لگے ہوئے تہے اور انکے ہاتہہ سے مارا گیا تہوڑے عرصہ کے
بعد رنجیت سنگہ نے علاقہ سدہو کے خبر و کثیر پر تصرف کر لیا اور کاہن سنگہ کے قبضہ مین فقط قریب پندرہ دیہات کے بشرط دینے
نوکری ۲۵ سوار کے چہوڑے کاہن سنگہ کو رجمنٹ سواری مین عہدہ کیدانی بہی ملا اور فتح سنگہ کو بہی ایک عہدہ کمتر
کیدانی سے ملا فتح سنگہ مہم کانگڑہ مین ۱۸۰۹ء مین مارا گیا تہا اور اوسکی جاگیر اوسکے بہائی کاہن سنگہ کو دی گئی
مگر کاہن سنگہ نے عرصہ تک اس جاگیر سے فائدہ نہین اوٹہایا کیونکہ کاہن سنگہ معہ جمعیت سنگہ اور دیگر اشخاص اپنے
خاندان کے ۱۸۱۴ء کے کشمیر کی مہم ناکامیاب مین مارے گئے ٭

دیوا سنگہ کو جو اوسکے باپ کے مرنیکے وقت خورد سال تہا چار دیہات جمعی تین ہزار روپیہ کے گذارہ کیواسطے بشرط
دینے نوکری چار سوار کی ملی اور ۱۸۲۳ء مین دیوا سنگہ شہزادہ کہڑک سنگہ کی فوج مین داخل ہوا ۱۸۴۸ء مین
دیوا سنگہ سرکار کا خیر خواہ رہا اور دہارا سنگہ مفسد گوگیرہ والے کے مقابلہ مین اوس نے اچہی خدمت کی اوسکے دیہات
بہوڈن بہٹیان والہ - دتارا اور ڈلو کی جمعی دو ہزار پانسو روپیہ سالانہ اوسکی حین حیات باخذ دو پانچ حصہ جمع بطور
نذرانہ واگذار ہوئی اور اوسکی وفات پر بہوڈن بہٹیانوالہ اوسکے ورثا کو علی الدوام باخذ سوم حصہ جمع نذرانہ واگذار
رہینگے ٭

دیوا سنگہ سدہوان عرف سدہو ضلع لاہور مین رہتا ہے جس گانو کو اوسکے بزرگ گہومن نے آباد کیا تہا ٭

قوم سندہو

سوم

کشن سنگہ بہیلووال والہ

- موہر سنگہ
  - ڈہنا سنگہ
  - رام سنگہ
    - جے سنگہ
      - دسوندہا سنگہ
        - کشن سنگہ
          - آسا سنگہ
        - بہگوان سنگہ
          - بہنا سنگہ
          - سنگل سنگہ
      - جیندا سنگہ
  - تیغ چند / ماہی سنگہ

حال خاندان

سندہوکے خاندان کے بہیلووال والی شاخ مین کوئی رئیس نامی نہین ہے ڈہنا سنگہ نے ضلع امرتسر مین کئی دیہات پر تصرف کرلیا تہا اور احمد شاہ کی مہمون مین سے ایک مہم مین مارا گیا تہا اوسکا بہائی رام سنگہ اوسکے علاقہ پر اوسکے بعد متصرف ہوا مگر تاریخ سکہان کے اوائل ایام مین تہوڑے ہی سردار ایسے تہے جو قدرتی موت سے مرتے تہے اور چند سال کے بعد وہ بہی لڑائی مین مارا گیا اوسکا بیٹا جے سنگہ اپنے باپ کے مرنیکے وقت بہت خوردسال تہا اور ماہی سنگہ نے علاقہ پر قبضہ کرلیا جسکو اوسنے بہت بڑہایا اور مضبوطی اور دانشمندی سے اوس کا

اہتمام کرتا رہا تا وقتیکہ جے سنگہ بالغ ہوا اور اوس نے اپنی حقیت کا دعوی کیا جے سنگہ نے اپنے چچازاد بہائی سے
دو دیہات بہیلووال اور کہوجیکوال لیکر قناعت کی اور اس انتظام کے دو برس کے بعد مرگیا اور ایک لڑکا خوردسال
دسوندہا سنگہ چہوڑ مرا اوس سے ماہی سنگہ نے کہوجیکوال واپس لے لیا کہ اوس نے اوس کا نوکو جے سنگہ کو بہت اکراہ کے
ساتہہ دیا تہا مگر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے دونو کے علاقون پر نہایت درجہ کی بے رعایتی سے تصرف کر لیا
دسوندہا سنگہ کو تین ہزار روپیہ سال کی جاگیر عنایت کی جسکے عوض مین اوسکو سوڑیان والہ ڈیرہ مین پانچ سوار کے
نوکری دینے کا حکم ہوا یہہ ڈیرہ پہلے شاہزادہ شیر سنگہ کے ماتحت اور متعاقب جمعدار خوشحال سنگہ کے ماتحت تہا
اپنے باپ کے مرنیکے بعد کشن سنگہ نے اوسکی جگہہ رجمنٹ مین جگہہ پائے مگر پانچسوار کی
نوکری دینے کا حکم ہوا اور تا ضبطی ملک پنجاب اسقدر سواروں کی وہ
نوکری دیتا رہا ضبطی ملک کے وقت اوسکی جاگیر ضبط کی گئی
کیونکہ وہ راجہ شیر سنگہ سے جا ملا تہا ٭

قوم سِدّہو

چہارم

ایشر سنگہ سوڑیان والہ

- کپور سنگہ
  - لکہا سنگہ
    - رنجیت سنگہ — سنہ ۱۸۳۴ء مین مرگیا — سردار فتح سنگہ کالیاوالا کی دختر سے شادی ہوئی
      - نہال سنگہ
        - نرائن سنگہ
      - ایشر سنگہ — سنہ ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوا
        - اچہر سنگہ — سنہ ۱۸۶۳ء مین پیدا ہوا
      - گورمکہہ سنگہ
        - ندہان سنگہ — سنہ ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوا
    - جودہ سنگہ
      - کرم سنگہ
    - مہر سنگہ
      - باج سنگہ
      - جواہر سنگہ
    - سروپ سنگہ
      - [illegible]
  - سکہا سنگہ
  - جودہ سنگہ
    - امیر سنگہ

حال خاندان

کپور سنگہ اور اوسکے نامآور فرزند جودہ سنگہ کا حال کرم سنگہ اوٹھیان والہ کی کیفیت مین درج کیا گیا ہے اس خاندان کی ایک اور شاخ کا مختصر حال اس جگہہ لکہا جاتا ہے لکہا سنگہ کے قبضہ مین اوان بڑا علاقہ تہا جسپر اوسکے وفات کے بعد اوسکا بڑا بیٹا رنجیت سنگہ متصرف ہوا رنجیت سنگہ کی شادی سردار نامآور فتح سنگہ کالیانوالہ کی دختر سے ہوئی تہی

اور جب وہ سردار ۱۸۱۸ء مین قلعہ نرائین گڈہ کے فتح کے وقت مارا گیا رنجیت سنگہ سدہو کو اوسکی جاگیر کا جزو کثیر یعنی باقی جاگیر سردار فتح سنگہ کی ال سنگہ نہرہ کو ملی تہی نیز جب امیر سنگہ پسر جو دہ سنگہ لاولد مرگیا رنجیت سنگہ کو جاگیر سوڑیان جمعی ڈیرہ لاکہہ روپیہ کی بشرط دینے نوکری تین سو سوار کی ملی یہہ جاگیر اوسکے قبضہ مین دو سال رہی اوسکے بعد شہزادہ شیر سنگہ کو وہ جاگیر ملی اوس نے ملتان ہزاری اور کچہی مین خدمت کی او گہیب کمریال مین ۱۸۲۶ء مین مارا گیا اوسکی وفات کے بعد اوسکی کُل جاگیر سوائے پندرہ ہزار روپیہ کے جو خصوصًا سردار فتح سنگہ کی جاگیر مین سے تہی ضبط کی گئی یہہ پندرہ ہزار روپیہ کی جاگیر ایشر سنگہ اور گورمکہہ سنگہ کے نام واگذار رہی +

ایشر سنگہ نے ڈیرہ اسمعیل خان اور پشاور مین اچہی خدمت کی اور ۱۸۳۴ء مین شاہزادہ کہڑک سنگہ کے ساتھہ ٹانک اور منٹھن کوٹ کی مہم پر گیا ۱۸۴۳ء مین کسیطرح حکام مقیم لاہور اوس سے ناراض ہو گئے اور اوسکی کُل جاگیر اوس سے چھین لی گئی سوائے موضع سلیم پور مگر اوسکو آٹھ سو سواروں کی کمیدانی آٹھ سو روپیہ سال مواجب پر ملی اور زیر حکم سردار لہنا سنگہ سندہانوالیہ کے تعینات ہوا سروپ سنگہ ایشر سنگہ کے چچا کی جاگیر اوسکے قبضہ مین رہی مگر اوسکی وفات کے بعد جب اوسکا بیٹا دہنا سنگہ سبہراؤن مین مارا گیا اوسکی جاگیر ضبط ہو گئی +

۱۸۴۸ء مین کشن سنگہ کو پندرہ[۱۵] سواروں کی نوکری دینے کا حکم ہوا اور ان سواروں کو لاہور مین چھوڑ کر وہ لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کے ساتھہ پہلے بنون اور پہر ملتان کو گیا کشن سنگہ سردار عطر سنگہ کالیانوالہ کے ہمراہ لاہور کو واپس آیا مفسدون کی فوج سے وہ بمشکل نکل کر آیا اور پچاس سوار جو لیگیا تہا اونمین سے فقط تین[۳] سوار واپس لیکر آیا اوسکے بعد وہ زیر حکم سردار شیر سنگہ سندہانوالیہ کے دینانگر کو اور بعد ازان پنڈدادنخان کو گیا ضبطی ملک پنجاب پر اوسکو تین سو ساٹھہ[۳۶۰] روپیہ کی پنشن ملی +

ارجن سنگہ چاہل

بہالا سنگہ
- امر سنگہ
- کتہا سنگہ
  - نودہ سنگہ
    - کرم سنگہ — سنہ ۱۸۲۳ء مین مرگیا
      - گورمکہہ سنگہ — سنہ ۱۸۳۶ء مین مرگیا
        - جوالا سنگہ — سنہ ۱۸۴۶ء مین مرگیا
          - ارجن سنگہ — سنہ ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوا
            - اقبال سنگہ — سنہ ۱۸۷۳ء مین پیدا ہوا
- کمر سنگہ

حال خاندان

کتہا سنگہ چاہل جٹ معہ اپنے بہائیون کے سرداران لہنا سنگہ اور گوجر سنگہ بہنگیون کا نوکر تہا جنہون نے سنہ ۱۷۶۴ء مین لاہور پر تصرف کرلیا تہا ان شخصون مین سے کوئی عظمت کو نہین پہونچا مگر چہوٹی چہوٹی جاگیرین بعوض نوکری کی اونکو ملتی تہین کتہا سنگہ بہاولپور کی سرحد پر ایک معرکہ مین مارا گیا تہا اور اوسکا بیٹا کرم سنگہ اوسکی جاگیر پر جو پانچہزار روپیہ کی تہی قابض ہوا چند سال تک کرم سنگہ بہنگیون کی مثل مین شامل ہوکر لڑائیونمین لڑتا رہا اور شجاعت اور

لیاقت کے سبب سے اوس نے نام پیدا کیا ۱۷۹۹ء مین رنجیت سنگہ نے جیت سنگہ سردار لہنا سنگہ کے بیٹے سے لاہور چھین لیا
کرم سنگہ پہلے پہلے اپنے قدیم آقا کے نیک و بد کا شریک تہا جسکو رنجیت سنگہ نے ساٹہہ ہزار روپیہ کی جاگیر دی
تہی لیکن جب اوس نے دیکہا کہ ایسے شخص کے ساتہہ رہنا بیفایدہ ہے جس سے کچہہ حاصل نہین ہو سکتا تہا کرم سنگہ نے
مہاراجہ کی نوکری اختیار کری اور مہاراجہ نے اوسکو کئی گانو اجنالہ مین عنایت کئے تہوڑے عرصہ مین کرم سنگہ
مورد الطاف ہو گیا اور مقتدر سردار بن گیا پنڈی بہٹیان اور جہنگ کے مہمون کے بعد کرم سنگہ کو کئی نئے دیہات جاگیر مین ملے اور
قصور کے مہم کے بعد جس مین کرم سنگہ نے خصوصًا نمایان کام کیا تہا رنجیت سنگہ نے اوسکو علاقہ ڈودہ اور خانووال بخشے
آخر کار کرم سنگہ کی جاگیر ڈیڑہ لاکہہ روپیہ تک پہونچی اور ڈہائی سو سوارون کی وہ نوکری دیتا رہا اور اوس جاگیر مین
وہ دیہات داخل تہے جو اجتک ارجن سنگہ کے قبضہ مین ہین سردار کرم سنگہ ٹہیری کی لڑائی مین ۱۸۲۳ء مین جس لڑائی مین
یوسف زئی کے غازیون نے سکہون کو تقریبًا شکست دی تہی ایسا شدید مجروح ہوا کہ جانبر نہین ہو سکا بعد زخمی ہونے
کے سردار مسطور کو اوسکے خیمہ مین لیگئے مگر دوسرے دن وہ مر گیا اور اوسکی موت کا مہاراجہ کو اور فوج کو بہت افسوس ہوا یہہ سردار
پلٹن گورکہہ کا کمیدان تہا سردار کرم سنگہ کا فقط ایک بیٹا گورکہہ سنگہ اوسکے بعد زندہ تہا اور یہہ بیٹا اوسکی کل
جاگیر پر متصرف ہوا یہہ جوان آدمی پہلے سے کئی سال سے اپنے باپ کے تحت حکم خدمت کرتا رہا تہا اور ٹہیری کی لڑائی
مین لڑا تہا جب دیوان موتی رام دوسری مرتبہ کشمیر سے واپس بلایا گیا اور دیوان چنی لعل ناظم کشمیر مقرر ہوا
گورکہہ سنگہ اوسکی مدد کیواسطے کشمیر کو بہیجا گیا تہا اور وہان وہ دو سال رہا ۱۸۳۶ء مین گورکہہ سنگہ کوٹ کو
بہیجا گیا تہا جہان اوس نے شجاعت اور خوبی خدمت انجام دے مگر اوس سال کے ستمبر کے مہینے مین ہیضہ
سے اوس نے وفات پائی جوالا سنگہ اپنے باپ کے مرنیکے وقت فقط چار سال عمر مین تہا اور مہاراج نے کل جاگیر سوائے
تین ہزار روپیہ کے ضبط کر لی اور یہہ جاگیر تین ہزار روپیہ کی راجہ ہیرا سنگہ کے اہتمام مین رکہی گئی جوالا سنگہ خود ۱۸۴۶ء
مین ۴۲ سال کی عمر مین مر گیا اور ایک بیٹا ارجن سنگہ سات برس کی عمر کا چہوڑ مرا اوسکے گذارہ کیواسطے اور خاندان کے لحاظ
سے مہاراجہ دلیپ سنگہ نے دو دیہات گہرتی اور لالہیان جمعی ایکہزار روپیہ ارجن سنگہ کے نام واگذار کئے اور ضبطی ملک پنجاب کیوقت یہہ دونو دیہات ارجن سنگہ
کو حین حیات واگذار رہے اور علاوہ اسکے ڈہائی چاہ واقع چاہل پرگنہ ترن تارن ضلع امرتسر مین بسبیل علی الدوام واگذار کئے گئے ہین*

صاحب سنگہ کریال والہ

لال سنگہ

باگہ سنگہ

جودہ سنگہ

صاحب سنگہ
سنہ ۱۸۰۹ء مین پیدا ہوا

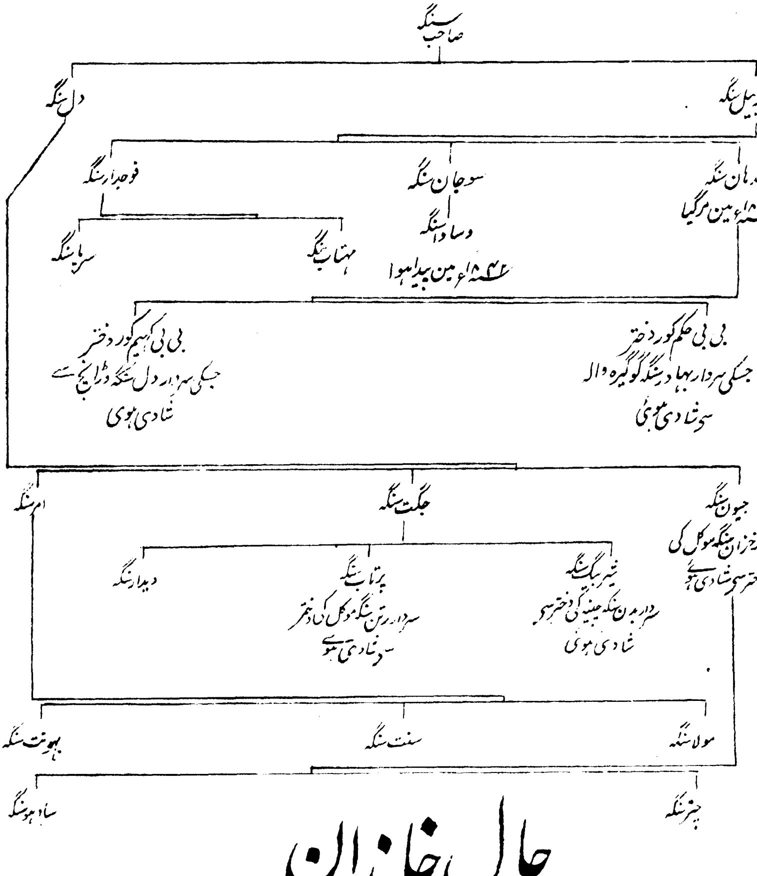
جواہر سنگہ
سنہ ۱۸۳۴ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

گوجرانوالہ کے ضلع کے جنوبی حصہ مین قوم ورک جٹ کی آبادی اس کثرت سے ہے کہ شیخوپورہ سے مرلی والہ تک کل علاقہ کا نام مدت سے ورکیات تپہ مشہور ہے اس علاقہ پر سکھون کی مثلون کے اوائل ایام مین لال سنگہ کا قبضہ تہا جو ایک ورک راجپوت تہا اور جمون سے آیا تہا اوسکے بیٹے سردار باگہ سنگہ نے چڑت سنگہ اور مہان سنگہ کے ماتحت بہت زور حاصل کیا اور گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے پرگنون کا بڑا حصہ اوسکے قبضہ مین تھا جب رنجیت سنگہ نے لاہور پر تصرف کیا باگہ سنگہ اوس شہر کے متصل بہت زور آور سردارون مین سے تہا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو ناچار اطاعت اختیار کرنی پڑی اور افسری ورکیات سوارون کے اوسکو ملی اس سردار کو ڈیرہ لاکہہ روپیہ کی جاگیر جس مین ۴۸ دیہات کریال کلان اور مرالی والہ کے متصل شامل تہے ملی باگہ سنگہ سنہ ۱۸۰۶ء مین مرگیا اور اوسکا ایک ہی بیٹا جودہ سنگہ اوسکی جاگیر پر قابض ہوا اور سواران ورک کی افسری اوسکو ملی جودہ سنگہ

مہاراجہ کے اکثر مہمون مین خدمت دیتار ہا آخر کار ۱۸۴۱ء مین پہلی مہم ناکامیاب کشمیر مین مارا گیا اوسکا بیٹا صاحبسنگھ
اوسوقت فقط پانچ برس کا تہا اور اس خاندان کی جاگیر بخبر ۱۵۰۰ روپیہ کے ضبط ہوئی جب صاحب سنگھ بالغ ہوا اُسکو
اپنے باپ کی رجمنٹ کی افسری معہ جاگیر ساڈہی تین ہزار روپیہ کی ملی اور بعدازان رتن سنگھ مان کی پلٹن مین
اوسکو عہدہ کُمیدانی ملا اوسکی جاگیر اُس وقت فقط اتنی تہی کہ ضلع گوجرانوالہ مین موضع بُڈہا گوراہیہ اوسکے قبضہ
مین تہا اور علاوہ اوسکے اوسکو تین سو روپیہ نقد ملتا تھا یہہ شخص کسیقدر ۱۸۴۸ء کے
مفسدہ مین شریک تہا اور اوسکی جاگیر ضبط کی گئی اب اسکو دو سو چالیس
روپیہ پنشن ملتی ہے اوسکا ایک بیٹا جواہر سنگھ نامی ایک
ہندوستانی پلٹن مین صوبہ دار ہے ✦

جیون سنگہ بکھے



حال خاندان

یہہ خاندان شاہنشاہ اکبر کے عہد مین کسیقدر معزز تہا اوس بادشاہ کے عہد مین ایک شخص اس خاندان کا لالو نامی تیس گانو کا چوہدری مقرر ہوا تہا یہہ منصب اس خاندان مین چار پشت تک رہا بعدا ان صاحب سنگہ اور اوسکا بہائی

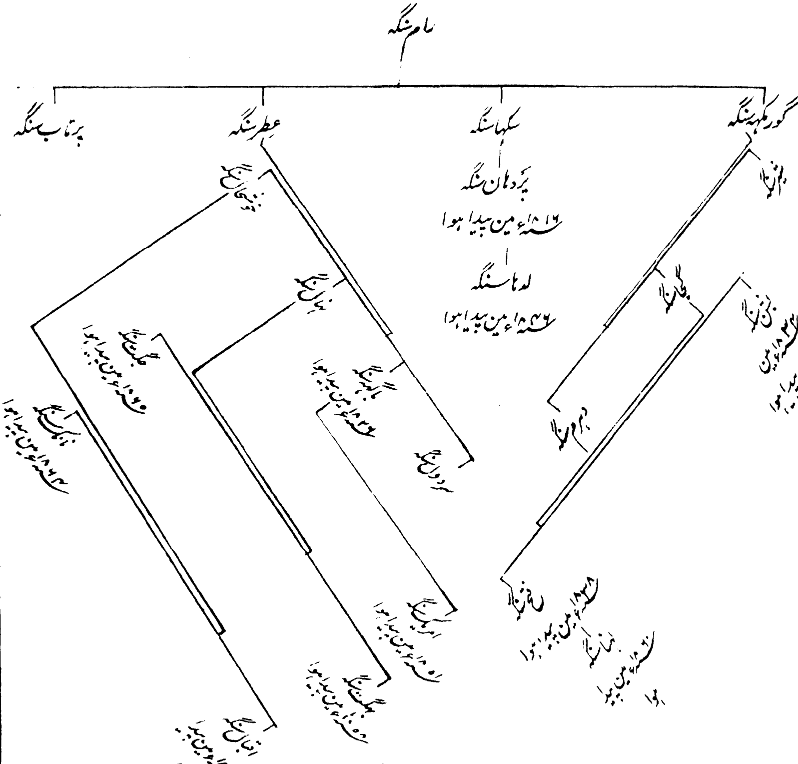
سہا سی امرتسر کو گئی اور وہان وہ پاہل لیکر سکہہ ہوگئے چونکہ انکے پاس کسیقدر ثروت تہی ان لوگون کو اوس زمانہ کے رواج عام کے اختیار کرنے مین کچہہ وقت نہین ہوئی یعنے اونہون نے کچھ سوار اکٹھے کر لئے اور گرد و نواح کے علاقہ کو لوٹنا شروع کردیا سب سے زیادہ کامیاب مہم اونکی یہہ تہی کہ انہون نے شیخوپورہ پر حملہ کرکے اوسپر تصرف کرلیا اور قوم لبانہ سے اونکا علاقہ چہین کر اور اونکو نکالکر شیخوپورہ کو اپنا دارالحکومت بنا لیا اونکے بڑے قریب اور دشمن کہرال تہے اور اس قوم کے ساتہہ ایک معرکہ مین سہائی سنگہ مارا گیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد صاحب سنگہ اونہین لبانون کی لڑائی مین مارا گیا جنکو اوس نے شیخوپورہ سے نکال دیا تہا اور جنکے نئے بستی واقع میانمیر پر وہ تصرف کرنیکا عزم کر رہا تہا صاحب سنگہ اور سہا سنگہ کے بیٹے بالاجمال اپنے والدین کے علاقون پر متصرف ہوئے اور ۱۸۱۰ء تک امن و امان سے اوسپر قابض رہے اوس سال مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اونپر وار کیا کچھ عرصہ تک یہہ دونو سردار شیخوپورہ کے قلعہ کو بچاتے رہے اور کامیاب رہے مگر آخر کار رست سنگہ پدہانیہ اور دہال سنگہ کی ترغیب سے اونہون نے اس شرط پر اطاعت قبول کی کہ اونکی واسطے علاقہ دلا دینگے مہاراجہ نے اونکو چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر لاہور اور گوگیرہ کے ضلع مین دے امیر سنگہ کو امر سنگہ مجیٹھیہ کی فوج مین عہدہ کمیدانی ملا اور اٹک کو بہیجا گیا جہان پہاڑی اقوام کے ساتہہ ایک معرکہ مین یہہ شخص متصل برج راجہ ہوڈی کے مارا گیا مگر اوسکی جاگیر اوسکے خاندان کے پس ماندون مین تقسیم کی گئی شمیر سنگہ اور باگہ سنگہ کو چاریاری* اور کہوڑ چڑہون مین عہدے ملے رنجیت سنگہ کی سلطنت کے زمانہ مین اس خاندان کے لوگ متصل خدمت چستی سے کرتے رہے اور مہاراجہ موصوف کے وفات تک اپنے کل جاگیر پر قابض رہی بگہیل سنگہ مہاراجہ سے چند سال پہلے مرگیا اور دل سنگہ ہیرا سنگہ اور ہری سنگہ ۱۸۳۹ء مین کچہہ عرصہ بعد مہاراجہ کے مرگئے کشن سنگہ اور فوجدار سنگہ دو نو ستلج کی لڑائی مین

---

* چاریاری کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ سردار بہوپ سنگہ سد ہو جیت سنگہ اور رام سنگہ سد وزئی اور ہرداس سنگہ بنیا چار یار تہے یہہ جوان آدمی خوبصورت اور خوش لباس ہمیشہ یکجا رہتے تہے اور مہاراجہ اونکی وضع سے ایسے خوش ہوئے کہ اونہون نے ایک ڈیرہ سوارون کا نام چاریاری رکہدیا +

لڑتے رہے مگر جیون سنگہ اور بڈہا سنگہ لاہور مین اوس فوج کے ساتہہ رہے جو شہر کی حفاظت کیواسطے شہر
مین رہے تہے تقریبًا کل اشخاص اس خاندان کے ۱۸۴۹ء کے مفسدے مین شریک ہوگئے اور اوس فوج مین
شامل تہے جس نے اپنے ہتہیار راولپنڈی مین حوالہ کردئے تہے اونکی جاگیر جسکی جمع نقد آٹہہ ہزار روپیہ
کی تہی ضبط کی گئی ہیرا سنگہ اور ہری سنگہ کی بیوگان کو دو سو روپیہ سال کی پنشن ملے اور اربیل سنگہ کو تین
سو روپیہ کی پنشن ملے جو اوسکو اب بہی ملتی ہے ندہان سنگہ جسکو ساٹہہ روپیہ
کی پنشن ملتی تہی ۱۸۶۱ء مین مرگیا یہہ خاندان قوم سے ورک
جٹ ہے اور ابتدا مین جموں سے آیا تہا؂

باگہ سنگہ حسن والیہ



حال خاندان

رام سنگہ جو ضلع گوجرانوالہ کے موضع حسن والہ کے ایک کہتری کا بیٹا تہا لڑکا ہی تہا اوس زمانہ مین جب وہ سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے گہر مین ملازم ہوا تہا اور جب وہ بالغ ہوا تو اوس سردار کے سوارون مین بہرتی ہوا مہان سنگہ چڑت سنگہ کا

بیٹا اوسکا پوتر لیا تہا یعنے اوس نے مہان سنگہ کو پال دی تہی اور اپنے تہوڑے سی زندگی مین مہان سنگہ اوسکے ساتہہ بہت عزت سی پیش آتا رہا اور اوس نے اوسکو بڑے جاگیر دی ۱۸۱۳ء مین رام سنگہ نے اپنے دو بڑے بیٹے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی سرکار مین نوکر کرائے اور چند سال کے بعد دو نو چہوٹے بیٹے عطر سنگہ اور پرتاب سنگہ گہوڑ چڑہون کلان مین بہرتی کرائے سردار رام سنگہ اچہا پرانا سپاہی تہا اور اپنے بیٹون کے ساتہہ کشمیر اور ملتان منکیرہ اور پشاور اور بنون کی مہمون مین خدمت کرتا رہا ۱۸۲۴ء مین شیر سنگہ۔ گورکہہ سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا کمیدان ہوا اور ۱۸۲۹ء مین اوسکا بہائی گجا سنگہ گہوڑ چڑہون مین بہرتی ہوا رام سنگہ کے پاس مبلغ ۱۲ ہزار روپیہ کی جاگیر تہی رام سنگہ رنجیت سنگہ کی سلطنت کے اختتام تک زندہ رہا اور ۱۸۳۹ء مین دادا باپ اور بیٹے کے نوکر کرکے ۹۵ برس کی عمر مین مرگیا +

رام سنگہ کی وفات کے بعد حصہ کلان اوسکی جاگیر کا ضبط ہوا مگر اوسکے تین بیٹون کو جو زندہ تہے گورکہہ سنگہ سکہا سنگہ اور عطر سنگہ ۲۲سو ۱۵سو اور ہزار روپیہ کے جاگیر متفرق ملی ۱۸۴۸ء کے مفسدہ مین اس خاندان کے اکثر اشخاص مفسدون مین شامل ہوگئے اور گجا سنگہ اور سردول سنگہ چلیانوالہ مین مارے گئے اس سبب سے اس خاندان کی جاگیر ضبط ہوگئی سکہا سنگہ کا مفسدون مین شامل ہونا نہین معلوم ہوتا ہے اوس زمانہ مین وہ اپاہج تہا اور چارپائی سے نہین اوٹہہ سکتا تہا اور اگر وہ ۱۸۵۰ء مین مرنہ جاتا تو اوسکی جاگیر واگذار رہتی +

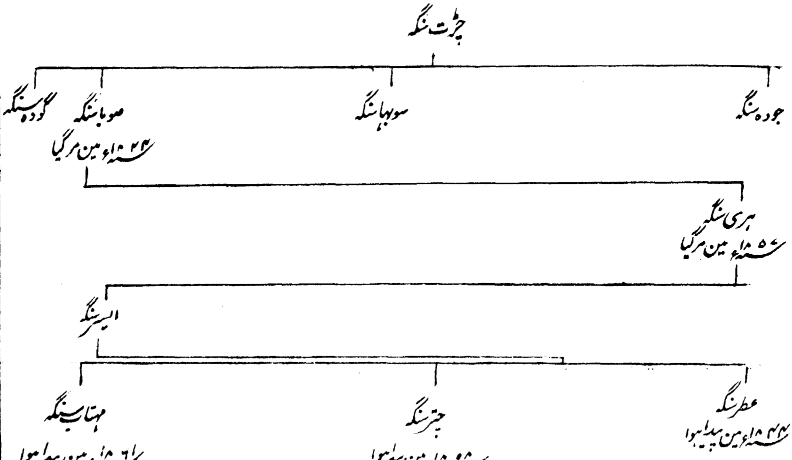
۱۸۵۷ء مین ناگہہ سنگہ عطر سنگہ کا بیٹا سرکار کی نوکری مین عہدہ جمعداری پر بہرتی ہوا اور ہندوستان کو بہیجا گیا تہا جہان اوس نے تا وقتیکہ مفسدہ ختم ہوا تہا اور فوج مین تخفیف ہوئی اچہی خدمت کی اوسکو رام نگر مین دو چاہ جاگیر مین

حین حیات عطا ہوئے اور اوسکا نات مملوکہ خاندان کے جو ۱۸۴۹ء مین ضبط ہوئی تہے

واگذار ہوگئی بشن سنگہ سوار اوسکے کسی رسالہ مین سوار

مقرر ہوا +

ایسر سنگہ بھکہا



حال خاندان

چڑت سنگہ کے بزرگ پنجاب مین سترہوین صدی کے شروع کے قریب مالوہ سے آئی تہے اور چونیان واقع ضلع لاہور کے متصل آباد ہوئے ۱۷۳۸ء مین دہ بہکہا واقع ضلع امرتسر مین جاکر آباد ہوے اور اِس خاندان کا نام اِس گانو سے نکلا ہے سردار چڑت سنگہ سردار سادل سنگہ الکہوالا ایک زور آور بہنگی رئیس کے ایک ہمشیرہ کا بیٹا تہا جب سادل سنگہ لاولد مر گیا تو سکہہ گورمتہ نے اوسکے علاقہ کو مابین نار سنگہ چمیار ہی اوسکی بیوہ اور چڑت سنگہ اوسکے ہمشیرہ زادہ کے تقسیم کردیا نار سنگہ کا حصہ زیادہ بڑا تہا لیکن چڑت سنگہ کی جاگیر بھی وسیع اور اچھی آمدنی کی ہتی اور وہ اوس جاگیر پر اپنی وفات تک قابض رہا اوسکے بیٹے صوبا سنگہ کے

پاس چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر عطیہ سردار حقیقت سنگہ کنہیہ بشرط نوکری ڈیڑہ سو سوار کی تہی مگر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے باستثناء سات ہزار روپیہ کے اور سب جاگیر پر تصرف کر لیا اور یہہ جاگیر پانچ سوارون کی نوکری کی شرط پر دی صوبا سنگہ اپنے سوارون سمیت کلان گہوڑچڑہون مین بہرتی کیا گیا تہوڑے عرصہ کے بعد یہہ جاگیر اور بہی گہٹائی گئی اور فقط گوراییہ اور بہکہا مین باقی رہے کیونکہ مہاراجہ صوبا سنگہ سے اس سبب سے ناخوش ہو گئے تہے کہ اوسنے اپنی دختر کی شادی مہاراجہ کے ساتہہ کر دینے سے انکار کر دیا تہا ✦

صوبا سنگہ سنہ ۱۸۲۶ء مین مر گیا اور جاگیر گورایہ ضبط کی گئی اور موضع بہکہا جمعی چہہ سو روپیہ سالانہ ہری سنگہ کے پاس چہوڑا گیا ✦

سنہ ۱۸۴۵ء مین ہری سنگہ زیر حکم کپتان ہودسن صاحب بہادر نگڈہ منگل اور دیگر مقامات مین خدمت کرتا رہا اور تمام ایام مفسدہ مین نمکحلال رہا پنجاب کی ضبطی پر اوسکی جاگیر اوسکے نام واگذار ہوئی ہری سنگہ سنہ ۱۸۶۰ء مین مر گیا اور نصف موضع بہکہا واقع پرگنہ سوڑیان اوسکے فرزند ایسر سنگہ کے نام علی الدوام واگذار ہوا ہے ہری سنگہ موضع بہکہا مین رہتا ہے ✦

رتن چند دوگل

- شیو دیال
  - شنکر داس
  - مہیا داس
    - گنیش داس
      - پریم داس
  - کنہیا لال
    - رتن چند
      - منوہر لال
      - نرنجن داس
    - ٹھاکر داس
    - نند گوپال
  - جواہر مل
  - رام نرائن
    - جوتی رام
  - شام داس
  - ترلوک سہائے
  - گوبند سہائے

حال خاندان

۱۶۳۳ء کے قریب شاہنشاہ شاہجہان کی سلطنت کے زمانے مین بابا ہریا رام وزیر آباد مین آباد ہوا تھا وزیر آباد تھوڑے دنون پہلے وزیر خان بادشاہی صوبے نے اپنے نام سے آباد کیا تھا ہریا رام ناظم موصوف کا کئی سال ملازم رہا اور جب اوسکے پسران بالغ ہوئے اوس نے ترک دنیا کیا اور ایک پنتھہ بنایا جو اب بھی ہرلالی کے نام سے معروف ہے *

* یہہ پنت بہ نسبت اوس علاقہ پنجاب کے جہان سکہہ زیادہ مین پنجاب کے سرحد پر زیادہ مشہور ہے رام کشن سوامی جتن گر کا چیلا اور تبتی اٹھارہوین صدی کی شروع مین وزیر آباد آیا اور اوسنے ہریا رام کو چیلہ بنایا بلا وال ایک تاجر ڈیرہ اسمعیل خان کا وزیر آباد مین آیا اور اوسکی دل پر ہریا کے پاکیزہ اور دانائی سے ایسا اثر ہوا کہ وہ اوسکا چیلہ ہوگیا اور اپنی تمام ثروت دیدیا اور خود دوستون کے نام پر پنت مشہور ہوا اور اب ہرلالی کہلاتا ہے اس پنت کا صدر مقام ڈیرہ اسمعیل خان مین ہے اور وہان کا پنت رام پیارا ہے ایک ٹھاکر دوارہ چنیوٹ مین ہے اور ایک مکہہ وال مین ہے چیلہ مختلف ذاتون کے مین بعضون مین نے دنیا ترک کردی ہے بعض بیوپار کرتے مین جو تارک مین وہ گیروے کپڑے پہنتے ہین *

ہری کی اولاد مین سے سب سے پہلے کشن کور نے سکھون سے ملازمت اختیار کی کشن کور سردار گوربخش سنگھ وزیرآبادیہ
کا نوکر ہوا جو سردار چڑت سنگھ کا دوست تھا اور شیودیال کشن کور کا بیٹا سردار سوکرچکیہ کا نوکر ہوا اون اوائل
ایام مین سکھون کا انتظام سررشتہ مال کا بیقاعدہ تہا اور سرداران سوکرچکیہ کی جاگیرون کا جو اہتمام شیودیال نے
کیا اوسکی نسبت کوئی بات قابل تحریر کے نہین ہے جب رنجیت سنگھ نے علاقہ دہنی فتح کیا مہاراجہ نے شیودیال
کو وہان کا کاردار مقرر کیا اور اوسکو نورپور مین بشرط خدمت علاقہ دیا جب شیودیال بوڈھا ہوا اوس نے دربار مین
اپنے پسران شنکرداس اور کنہیالال کو پیش کیا اور [illegible] وہان مرگیا دونو بہائی شہزادہ
کھڑک سنگھ کی سرکار مین مامور ہوے شنکرداس چند عرصہ تک شہزادہ کی جاگیرات کا اہتمام کرتا رہا اور کنہیالال ساہیوال
کا کاردار مقرر ہوا جو اوس وقت شہزادہ کی جاگیر تہا [illegible] جب دیوان موتی رام کشمیر کا صوبہ مقرر ہوا شنکرداس
مال کے سررشتہ کا دفتری مقرر ہوا اور جب دیوان موتی رام [illegible] ناظم کشمیر کا مقرر ہوا تو کنہیالال اوسی عہدہ پر
مامور ہوا جسپر پیشتر اوسکا بھائی تہا +

شنکرداس ۱۸۳۲ء مین مرگیا جب پنڈدادنخان کی کانہاے نمک راجہ گلاب سنگھ جمون والہ کو ملین کنہیالال زیرحکم
راجہ موصوف کاردار مقرر ہوا اور ۱۸۴۶ء تک اوس کام پر رہا اور اوسکو اور اوسکے بڑے بیٹے رتنچند کو دو ہزار روپیہ
مواجب محال نمک سے ضبطی ملک پنجاب تک ملتا رہا +

رتنچند دربار مین ۱۸۳۱ء سے ۱۸۴۹ء مین منشی رہا رتن چند معہ اپنے بہائی ٹہاکرداس کے دربار مین معزز رہے
اور اونکو جاگیرین ملین جنکے مقدار ۱۸۴۵ء مین دس ہزار تین سو روپیہ تہے رتنچند کو چھوٹی ہی عمر مین مہاراجہ کی چھوٹی*
مُہر ملی اور کتنے سال تک وہ مہر اوسکے پاس رہی اور مواجب متعلقہ پاتا رہا بعد ازان رتن چند گھوڑچڑہون خاص
کا کمیدان مقرر ہوا اور تہوڑے عرصہ تک مُہر ٹہاکرداس کے پاس رہی جب کنور نونہال سنگھ کو زور ہوا ٹہاکرداس

* رتن چند کے پاس جو مُہر تہی وہ مہاراجہ کے چھوٹی مہر تہی اکثر وثایق پر بڑے اور چھوٹی مہرین دونو لگائی جاتی تہین مہاراجہ جو خلعت یا نقد روپیہ بخشتے
تہے مہر بردار یعنی چھوٹی مُہر والی کو دو روپیہ سیکڑہ ملتا تہا اور جو نئی جاگیرین دی جاتی تہین اون پر پانچ روپیہ سیکڑہ ملتا تہا لیکن جو آمدنی ہوتی تہی اوتہین
سے کسیقدر سرکار بہی لیتی تہی رتن چند دوگل کے علاوہ مختلف اوقات مین یہہ چھوٹی مہر رام چند دیوان ساون مل کے رشتہ دار اور ہرسکھ رائے جو
پیچھے جنرل بنا تہا اور رتن چند ڈاڑھیوالہ اور اور آدمیون کے پاس رہی تہی +

دہنی - کلر کہار اور روپو وال کا کار دار چار ہزار تین سو بیس کی سالانہ مواجب پر مقرر ہوا مہاراجہ شیر سنگہ کی سلطنت کے
زمانہ مین دونو بہائی لاہور مین مختلف عہدون پر مامور رہے اور رتن چند کو بہت سوخ اور رشد حاصل ہوا پنڈت جلا
نے اوس پر ۱۸۴۴ء مین چالیس ہزار روپیہ جرمانہ کیا مگر بہائی رام سنگہ کی سفارش سے یہہ جرمانہ معاف ہو گیا تہا
۱۸۴۵ء مین ماہ فروری مین رتن چند راجہ لال سنگہ کے ہمرکاب جمون کو گیا تہا اور جب سردار فتح سنگہ مان وزیر
بہنا کے جمون مین راجہ گلاب سنگہ کے حکم سے مارے گئے تہے رتن چند دوگل سردار مسطور کے ہمراہ تہا اور چند روز
تک فوج کے روپیہ کیواسطے بطور یرغمال روک رکہا گیا تہا +
۱۸۴۶-۴۹ء مین رتن چند کا رویہ مشتبہ ما تہا اور اوسکی جاگیرات باستثناء دو باغون واقع لاہور اور وزیر آباد کے
جنپر اوس نے بہت روپیہ صرف کیا تہا ضبط کی گئین دونو باغ بسبیل علے الدوام واگذار کی گئی تہے رتن چند
کو تین ہزار چہہ سو روپیہ کی پنشن حین حیات ملی تہی اوسکے چچا گوبند سہائی اور اوسکو عمزاد بہائیون جوتی رام
و گنگا رام کو سو روپیہ کی اور گنیش داس کو تین سو پچہتر روپیہ اور ٹہاکر داس کو تین سو ساٹہہ روپیہ کی پنشن ملی تہی
نند گوپال رتن چند کا سب سے چہوٹا بہائی ۱۸۴۲ء مین منشیون مین دربار مین ملازم ہوا تہا اور ۱۸۴۵ء مین سردار
کرم سنگہ کو ماریہ کے سپاہ کا جو راجہ لال سنگہ کا سالہ تہا بخشی مقرر ہوا اور اوسکو جاگیر ٹہتا نوالی اور ٹہٹہہ وغیرہ
جمعی دو ہزار پانچسو بیس روپیہ کی ملی تہی ۱۸۴۸ء مین وہ راجہ شیر سنگہ کی فوج کے ساتہہ ملتان کو گیا تہا اور اوسکے
نسبت گمان تہا کہ مفسدون کے ساتہہ شامل ہو گیا تہا مگر اوس نے بیان کیا کہ چونکہ مین نمک حلال رہا تہا اس سبب
سے شیر سنگہ نے مجہے گرفتار کر کے قید کر دیا تہا اور فقط حاکم رائے کی سفارش سے جسکے بہائی متصدے لال
کو نند گوپال کے بہن بیاہی تہے قید سے مخلصی ہوئی تہی یہہ بات تحقیق ہے کہ نند گوپال گجرات کے
آخری لڑائی سے پہلے حاضر ہو گیا اور اوسکے عذرات قبول کر لئے گئے تہے ضبطی ملک کے پیچہے وہ سرکار کی
ملازمت مین بہ عہدہ کوتوالی و تحصیلداری و انسپکٹر پولیس کے رہا نند گوپال اپنا کام بہت کام چستی اور لیاقت سے
کرتا رہا رتن چند دو بیٹے منوہر لال اور نرنجن داس چہوڑ کر ۱۸۷۲ء مین مر گیا +

فتح سنگہ گھرجاکھیہ

- شام سنگہ
  - گلاب سنگہ
  - پنجاب سنگہ
    - کاہن سنگہ
      - فتح سنگہ
        - دہرم سنگہ
        - سنت سنگہ
      - جودہ سنگہ
        - دختر جسکی شادی دیوان جاگرای سیالکوٹیہ سے ہوئی
        - رندہیر سنگہ
        - ہرنام سنگہ
        - امر سنگہ
      - لہنا سنگہ سردار ہری سنگہ نلوہ کی دختر سے شادی ہوئی۔
        - ایسر سنگہ

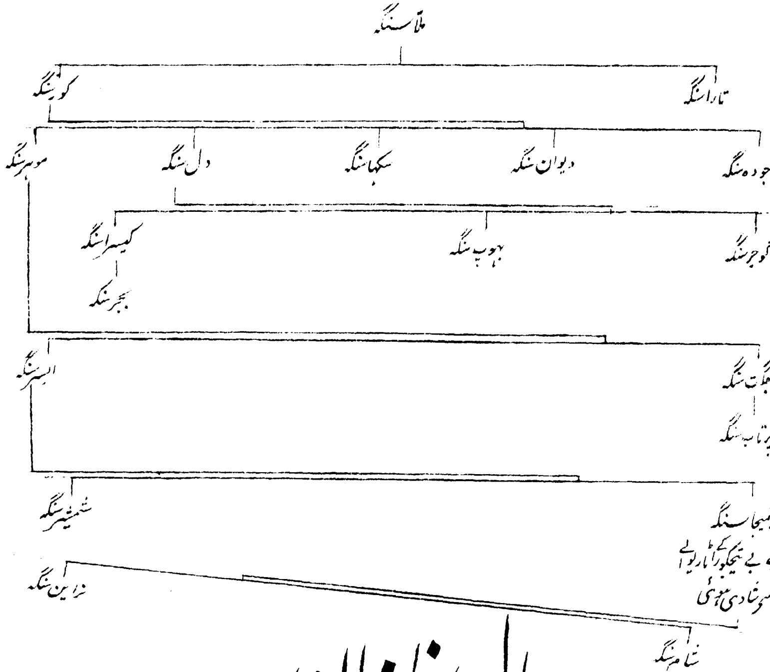
حال خاندان

شام سنگہ گھرجا گھیہ متصل گوجرانوالہ مین ساہوکار رہتا اوسکی دو بیٹے تہے بڑے بیٹے گلاب سنگہ نے اپنے باپ کا کام اختیار کیا مگر اوسکا چہوٹا بیٹا پنجاب سنگہ سردار فتح سنگہ کالیانوالہ کی سپاہ مین تیئس روپیہ ماہوار پر سوارون مین بہرتی ہوا شل بہت سے سوارون کی جو فوج سکہان مین بہرتی تہے پنجاب سنگہ نے اپنی بہادری سے افسری پائی اور جب اوسکا مربی سردار فتح سنگہ مرگیا اور پنجاب سنگہ کو اوسکا جانشین دل سنگہ نہرنہ یعنے ناخن تراش

پسند نہ ہوا وہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حضور مین چلا گیا اور مہاراجہ نے اوسکو ایک رجمنٹ مین بہرتی کردیا اور دیہات
ایئہ و فتح پور واقع ضلع امرتسر جمعی دو ہزار پانچ سو روپیہ اوسکو جاگیر مین دیئے اور ۱۸۳۱ء مین بعد مہم دوم ملتان
کے پنجاب سنگہ کو پچاس ہزار روپیہ کے جاگیر بشرط نوکری ایک سو پچیس سوارون کے ملی جب پنجاب سنگہ مرگیا تو اوسکے
جاگیرات سرکار مین ضبط ہوئین کیونکہ اوسکا ایک بیٹا کاہن سنگہ فقط پندرہ برس کا عمر مین تہا لیکن جب کاہن سنگہ
بالغ ہوا مہاراجہ نے اوسکو بافسری پانچ سو سوار کے پکہڈ اور گہیب کو بہیجا اور اوسکو پندرہ ہزار روپیہ کی جاگیر
عطا کی اوس علاقہ مین وہ نو برس رہا بعدازان سرکار کی باقی اوسکی طرف بہت رہی اور حساب جو اوس سے لیا گیا
وہ پورا نہین ہوا اس سبب سے وہ برخاست کیا گیا بعد اوسکے اوس نے سردار ہری سنگہ نلوہ کا توسل حاصل کیا اور اپنے
نئے آقا کے ہمرکاب اوسکے بہت سے مہمون مین رہا ۱۸۳۱ء مین یوسفزئی کے غازیون کے لڑائی مین وہ لڑا لیکن تہوڑے
عرصہ کے بعد اس سبب سے کہ دیگر افسران ہمسر کے ساتہہ اوسکی بنتی نہ تہی وہ سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ کے پاس چلا گیا
اور سردار موصوف نے اوسکو ایک عہدہ ماتحت معہ جاگیر سات ہزار روپیہ کی دی پہر وہ جنرل مہان سنگہ کے ساتہہ
جو کشمیر کا صوبہ تہا کشمیر کو گیا اور تین سال کے بعد لاہور کو بہت کچہہ پیدا کرکے واپس آیا اوسکے فرزند لہنا سنگہ نے اوسکے
سابق آقا سردار ہری سنگہ نلوہ کی دختر کے ساتہہ شادی ہوئی سردار ہری سنگہ اپنے داماد کو اپنے ہمراہ پشاور کو مہم خیبر
مین لے گیا جس مین وہ بڑا جنرل مارا گیا تہا تو نہال سنگہ کی حیات مین اور مہاراجہ شیر سنگہ کی سلطنت مین دونون کاہن سنگہ
اور اوسکے تینون فرزند مورد الطاف رہے اور فوج مین اونکو نوکریان ملین مگر جب راجہ ہیرا سنگہ کو زور ہوا اس
خاندان پر مصیبت آئی لہنا سنگہ سردار جیت سنگہ سندہانوالیہ کی نوکری مین تہا اور نئے وزیر نے جو سرداران
سندہانوالیہ اور اونکی متوسلون کے ساتہہ عداوت اور نفرت رکہتا تہا کاہن سنگہ کی جاگیر ضبط کرلی اور اوسکو اور فتح سنگہ
کو قید کردیا لہنا سنگہ کسی حکمت سے قید مین سے نکل گیا اور اوس نے بابا بیر سنگہ سکہون کے بڑے گورو کے پاس پناہ لی
جب جواہر سنگہ وزیر ہوا اس خاندان کے آدمی قید سے آزاد ہوئے اور اپنے سابق حیثیت اونکو پہر حاصل ہوئی دیوان کاہن سنگہ
۱۸۴۶ء مین ستلج کی لڑائی مین ایک بندوق کی گولی سے مارا گیا اور دربار سے اس خاندان کو بشرط نوکری
گہرجاکہہ اور ڈہولن والی مین دو ہزار نو سو دس روپیہ کی جاگیر ملی ضبطی ملک پنجاب کے بعد جاگیر ضبط ہوگئی اور جاگیر کے

عوض فتح سنگہ اور لہنا سنگہ کو چہہ سو روپیہ اور تین سو ساٹہہ روپیہ کی پنشن ملی کاہن سنگہ کی بیوہ کو بہی تین سو روپیہ
کی پنشن ملی یہہ خاندان قوم سے کہتری ہے اور موضع گہرجاکہہ مین رہتا ہے جس موضع کو
وڑائچ جٹون نے ضلع گوجرانوالہ مین آباد کیا تہا +

سردار شمشیر سنگه ماڑی



حال خاندان

خاندان ماڑی شیر گل قوم سے ہے جسکے اصل کا حال اور جگہہ لکہا گیا ہے اِس قوم نے ضلاع لاہور و امرتسر مین کئے دیہات آباد کئے تہے جنا سنجہ ادن مین سے ملانوالہ - دیوا - دیوا مسور اور ماڑی مین شمشیر سنگه کا خاندان دُرّانی مہم کے

* دیکہو حال خاندان کہیدان دیوا سنگه کا قوم گل جس قوم مین کوئی بڑا سردار نہین ہے لاہور امرتسر گوجرانوالا اور فیروزپور کے ضلاع مین آباد ہے جیسا افسانہ شیر گل فرزند گل کی نسبت ہے ویسا ہی گل کی نسبت بہی ہے گل ایک راجپوت سردار پرتہی پت یا پرتہی پال کا بیٹا ایک جٹنی عورت سے تہا اور مثل شیر گل کی اسکو بہی جب وہ پیدا ہوا تہا ایک مے لدل یعنی گل مین پہینک دیا تہا اور اِس سبب سے اوسکا نام گل رکہا گیا +

زمانہ تک ملاّنوالہ مین رہتا تھا اوس مہم مین افغانون نے اوس گانو کو غارت کر دیا اور ملاّ سنگہ دیوا سوگر بھاگ
گیا اور وہان جا بیٹھا اور وہان قزاقی کرتا رہا بعدازان پادشاہی سپاہ کے ساتھہ ایک معرکہ مین وہ مارا گیا اوسکے پیچھے
اوسکے دو بیٹے رہے کور سنگہ اور تارا سنگہ کور سنگہ پیچھے زبردست سردار ہوا کور سنگہ سرداران بھنگی اور خوشحال سنگہ
اور بدہ سنگہ فیض اللہ پوریہ کے ساتھہ جا ملا اور دوآبہ جالندہر مین اور دریای ستلج کے جنوب کیطرف اوس نے ایک علاقہ
پر تصرف کر لیا اوس نے اپنے فرزندان جودہ سنگہ دیوان سنگہ اور سکہا سنگہ کو اوس علاقہ مین چھوڑا اور خود اپنے جدی
موضع ماڑی کو واپس چلا گیا جو امرتسر اور فیروزپور کے بیچمین نصف مسافت پر واقع ہے اوس گانو مین اوس نے
ایک کچا قلعہ بنایا کہ اوسکے آثار اب بہی موجود ہین اور اوسکا نام اوس گانو کے سبب سے ہمیشہ کیواسطے باقی ہے
کیونکہ اوسکا نام ماڑی کور سنگہ والا ہے +

جب رنجیت سنگہ نے لاہور کے جنوب کیطرف علاقہ پر تصرف کیا مہاراجہ نے قلعہ ماڑی کا محاصرہ کیا جسمین اوس وقت موہر سنگہ
کور سنگہ کا سب سے چھوٹا بیٹا تہا مقابلہ کرنا بے سود تہا اور موہر سنگہ نے قلعہ اور علاقہ چھوڑ دیا مہاراجہ نے اوسکے ساتہ اچھا
سلوک کیا اور بہیرو چک - اور بجہیڑہ اور تمرہ اور مانا پور مین اوسکو جاگیر دی +

اسکے بعد تہوڑے عرصہ مین سردار کور سنگہ مر گیا اور اوسکے علاقہ آنزوی ستلج پر مہاراجہ پٹیالہ اور بہاگ سنگہ
اہلوالیہ اور جودہ سنگہ کلسیہ نے تصرف کر لیا جودہ سنگہ اور سکہا سنگہ اور دیوان سنگہ کے اولاد اب بہی ضلع انبالہ مین آباد
ہین جہان اونکے قبضہ مین چند دیہات ہین +

موہر سنگہ معہ اپنے بھائی دل سنگہ کے چند سال تک جاگیر پر متصرف رہا اور کچھہ نوکری وہ نہ دیتے تہے لیکن پیچھے اونسے
سو سوارون کی نوکری لی گئی موہر سنگہ کشمیر کی مہم مین خدمت کرتا رہا اور وہان وہ زخمی ہوا تہا ۱۸۲۳ء مین اوس نے
ٹہیڑی کے جنگ مین اچھی خدمت کی اور بعدازان اوسکو پانچسو سوارون کی افسری ملی ۱۸۳۱ء مین موہر سنگہ جنرل ونتورا
صاحب کے ساتہہ ستلج کے شمال کیطرف رئیس بہاولپور[*] کے علاقہ کو شامل اور تصرف کرنے مین شامل رہا اوس کے

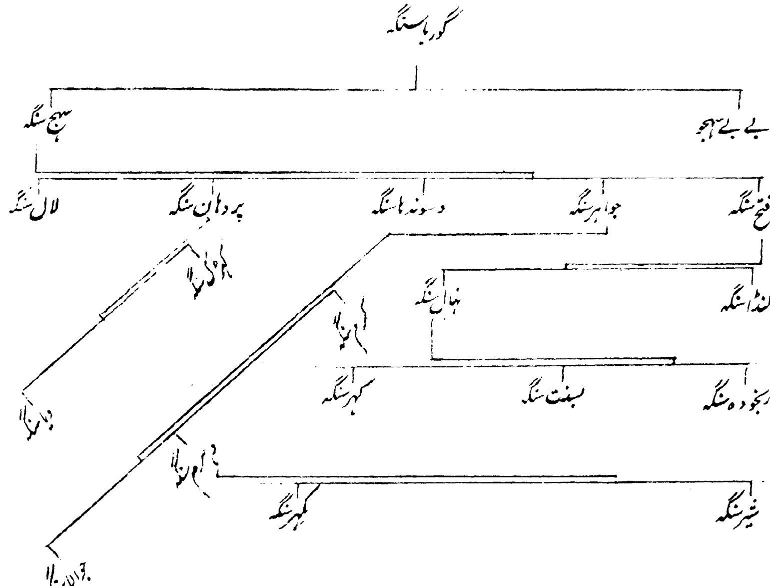
[*] بہاول خان دوم کے وفات کے بعد رنجیت سنگہ نے رئیس بہاولپور سے بابت علاقہ واقع شمال دریای ستلج کے باج مانگا صادق محمد خان کبھی تو کچھہ بہی نہین دیتا تہا اور ہمیشہ تا وقتیکہ اوسکو عاجز نہین
ہوتی تہی مقابلہ کرتا رہتا تہا پہلے پچاس ہزار روپیہ مانگا گیا تہا پہر لاکہہ روپیہ اور بعدازان صادق محمد کی وفات پر پانچ لاکہہ روپیہ طلب کیا گیا حالانکہ اوس علاقہ مین سے بہاول خان
سوم جو بعد صادق محمد کے مسندنشین ہوا تہا اس سے زیادہ روپیہ اوس علاقہ سے وصول نہین کر سکتا تہا بہاول خان کو نہ تو اسقدر روپیہ دینا منظور تہا نہ وہ دے سکتا تہا اور
۱۸۳۱ء مین جنرل ونتورا صاحب نے اوس علاقہ پر تصرف کر لیا اور اپنی سرکار کو سال اول اکتیس لاکہہ روپیہ دینا کر لیا +

دوسرے سال وہ مرگیا اور اوسکے وفات کے پیچہے اوسکے نصف جاگیر سیالکوٹ اور دینانگر اور قصور مین اوسکے فرزند ایسر سنگہ کے نام واگذار رہین اس سردار کا کچھ بہت حال لکہنے کے قابل نہین ہے سردار مسطور اپنی سپاہ کے ساتہہ کلّو اور سکیت اور ہزارہ اور پشاور مین خدمت دیتا رہا ایسر سنگہ سنہ ۱۸۴۲ء مین مرض بخار سے پشاور مین مر گیا +

شمشیر سنگہ کُل ایّام وزارت ہیرا سنگہ اور جواہر سنگہ اور لال سنگہ مین اپنی جاگیرات پر قابض رہا سنہ ۱۸۴۸ء مین وہ راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ کے ساتہہ ملتان کو گیا اور اوسکے ساتہہ مفسد ہو گیا اگرچہ شمشیر سنگہ کم عمر تہا لیکن لایق آدمی تہا اور زور رکہتا تھا اور اوسکے کل جاگیرات جمع ستائیس ہزار روپیہ کی ضبط کی گئین اور سنہ ۱۸۵۲ء مین سات سو بیس روپیہ کی پنشن اوسکی حین حیات ملی اوسکے چہوٹے بہائی جہنیجا سنگہ کو تین سو ساتہہ روپیہ کی پنشن ملی جہنیجا سنگہ کے ساتہہ بے بے نہالکور دختر سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ کے شادی ہوئی ہتی جو پیشتر مہاراجہ دلیپ سنگہ کو منسوب ہوئی تہی سنہ ۱۸۶۲ء مین شمشیر سنگہ کو ایک معافی دو سو روپیہ کی ملی اوسکی زمینداری کسیقدر ماڑی کور سنگہ والا اور قاضی چک مین ہے +

گوجر سنگہ بہوپ سنگہ اور کیسرا سنگہ بہت اچھے افسر فوج سواری کے زیر حکم جنرل آویطابیلہ صاحب کے تہے وہ سب گئے ہین اونکی بیوگان کو سرکار سے سات سو بیس کی پنشن ملی تہی +

سردار گنڈا سنگہ مٹو



حال خاندان

گورہا سنگہ جو اس خاندان کا بانی تہا سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کا مثلدار رہتا گورہا سنگہ کا تعلق سردار چڑت سنگہ سے اور بہی زیادہ اس سبب سے ہوگیا کہ گورہا سنگہ اپنی دختر سہجو کی شادی سردار دل سنگہ اگا لگڈہ والے سے کردی تھی جو سردار چڑت سنگہ کا سالا تہا جب بجبیت سنگہ اپنے باپ کا جانشین ہوا تو اول اول اونکو دل سنگہ پر بہت اعتماد تہا اور ہر معاملہ مین اوسکی نصیحت اور مشورہ سے کام کرتے تھے لیکن تھوڑے ہی عرصہ مین ناموافقت ہوگئی اور

۱۸۰۰ء مین رنجیت سنگہ نے دل سنگہ کو قید کر دیا اور اکالگڈہ پر ناگاہ حملہ کر کے اوسپر تصرف کر لینے کو رنجیت سنگہ نے عزم کیا مگر سہجو بہادر عورت تہی اور اپنے بہائی سہج سنگہ کی مدد سے تین مہینے تک بخوبی مقابلہ کرتے رہے تین۳ مہینے کے بعد محاصرہ اوٹہا لیا گیا بعد ازان ۱۸۰۴ء مین دل سنگہ کے مرنے پر رنجیت سنگہ نے اس قلعہ پر قبضہ کر لیا اور بعد ازان احمد آباد پر حملہ کیا جسکو چند عرصہ تک سہج سنگہ بچاتا رہا لیکن آخر کار مجبور ہو کر قلعہ چھوڑ دیا دل سنگہ کے وفات کے بعد سہج سنگہ کو جہونگل اور بہریال مین جاگیر ملی اوس کے فرزند سردار فتح سنگہ نے فتح خان وزیر کابل او کشمیر اور ملتان کی مہمون مین تعریف کی قابل خدمت کی ۱۸۳۴ء مین مہاراجہ نے علاقہ بہریال جمعدار خوشحال سنگہ کو دیدیا اور اوسکے عوض مین سردار گنڈا سنگہ مٹو کو اور جاگیر دی گنڈا سنگہ ماتحت سردار ہری سنگہ نلوہ کے ایک عہدہ دار تہا اور بہت لڑائیون اور معرکون مین سرحد پر لڑتا رہا ۱۸۴۸ء مین وہ اور اوسکے عموزاد بہائی مفسدون مین شامل ہو گئے اور اس خاندان کی جاگیرات جمعی اونیس۱۹ ہزار روپیہ ضبط کی گئین گنڈا سنگہ کو بارہ سو روپیہ اور دسوندا سنگہ اور نہال سنگہ کو ہر ایک کو ایکسو بیس۱۲۰ روپیہ کی پنشن ملی یہہ خاندان مٹو جٹ ہی اور موضع مٹو ضلع گوجرانوالہ مین اس خاندان کی سکونت ہے ٭

کاہن چند

رام سنگہ

امیر چند

کنہیا لعل — کاہن چند — گنگا رام — آتما رام

(کاہن چند) ہیراج — دیوکی نندن

(کاہن چند) چیت رام — رادہا کشن

حال خاندان

یہہ خاندان ابتدا مین ملتان سے آیا تہا اور کئی آدمی اس خاندان کے سرکار شاہی کی خدمت مین لاہور مین اور اور جگہہ ملازم رہے تہے دونو امیر چند باپ اور رام سنگہ دادا کاہن چند کا سردار صاحب سنگہ دیگلیہ کے نوکر رہے تہے جب سلطنت سکہان قایم ہوئی امیر چند زیر حکم مصر دیوان چند کے سررشتہ مال مین ملازم ہوا اور بعد وفات مصر دیوان چند کے سردار ہری سنگہ نلوہ کے تحت مین فوج مین اوسکو عہدہ ملا امیر چند بڑی عمر کو پہونچکر وزیر آباد مین ۱۸۳۵ء مین مرگیا *

کاہن چند کو سرکار سکہہ مین ۱۸۳۲ء مین نوکری ملی اور تہیری کی لڑائی کے بعد حضور نویس ہوا کاہن چند کو دیانت اور لیاقت کے سبب سے ۱۸۳۰ء مین دو جاہ بوٹالہ مین اور موضع کلاس سیالکوٹ مین کل جمعی چہہ سو روپیہ سالانہ تمام ملے اور ۱۸۳۴ء مین اوسکو موضع مانگٹ جمعی پانچسو روپیہ کا ملا اوس سال کاہن چند کو عہدہ مراسلہ نویسی ملا یہہ

خدمت ایسی تہی کہ اوسمین کسیقدر لیاقت اور قابلیت ضروری تہی اور یہہ خدمت فقط ایسے منشی کو ملسکتی تہی جسکی دیانت پر پورا پورا اعتماد ہوتا یہہ خط وکتابت خفیہ زیر نگرانی خود مہاراجہ کے فقیر عزیزالدین کے وزیعہ سے ہوتی تہی اور پیچہے بہیجے فقیر عزیزالدین کے ساتہ بہائی رام سنگہ اور بہائی گوبندرام شامل کیئے گئے تہے ✣

ڈیرہ خاص جسمین اکثر جوان سکہہ سردار اور فوج سکہان کے چیدہ آدمی تہے پہلے کاہن چند نے بہرتی کیا تہا کاہن چند کو نہ تو اوسکی افسری کی لیاقت تہی نہ اوسکو صحت جسمانی اوس افسری کے قابل حاصل تہی اور تہوڑے عرصہ تک اوسکی افسری اوسکے بہائی گنگارام کے پاس رہی تاوقتیکہ یہہ ڈیرہ راجہ ہیرا سنگہ کے تحت مین کیا گیا بڑے مہاراجہ کی وفات کے بعد جو انقلاب ہوتے رہے اونسے کاہن چند کی حیثیت مین کچہ فرق نہین آیا اوسکا عہدہ اور اوسکا مواجب پورا بنا رہا اور بعض دیہات جو اوسکے پاس ملتان مین تہے اونکے عوض مین اوسکو اوسیقدر جمع کے دیہات جمعی چودہ سو روپیہ ننگلی-لکرا-ننگلی گلان-اور ننگلی گوجران ملے ستلج کی لڑائی کے بعد اوسکی جاگیر واقع دوآبہ جالندہر جو سرکار انگریزی کو دیدیا گیا تہا اوسکے پاس سے جاتی رہی اور اوسکے عوض اوسکو کلکا وزیرآباد مین جمعی تین ہزار روپیہ کا ملا ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکی جاگیر ضبط ہوئی اور اوسکو بارہ سو روپیہ کی پنشن حین حیات ملی ✣

بیمراج کاہن چند کا بڑا بیٹا سنہ ۱۸۲۰ء مین دربار مین تیس ۳۰ روپیہ کے مشاہرہ پر منشی مقرر ہوا تہا تہوڑے عرصہ مین اوسکے ترقی ہوگئی اور وہ سندنویس مقرر ہوا اور پہر لعل سنگہ کے عہد مین دربار کا سررشتہ دار ہوا اور پہر رزیڈنسی مین اول منشی ہوا سنہ ۱۸۲۹ء مین اوسکی جاگیرات اور مواجب سات ہزار تین سو اٹہتالیس روپیہ سالانہ تہے چونکہ یہہ جاگیرات نئی تہین اور بیمراج فقط آٹہہ سال کا ملازم تہا اسواسطے جاگیرین ضبط ہوئین اور اوسکو تین سو روپیہ حین حیات پنشن ملی ✣

کہر سنگہ چشمہ والہ

گجا سنگہ
- جودہ سنگہ
  - کرتار سنگہ
    - پریم سنگہ
    - شام سنگہ
    - کہڑک سنگہ
      - کہر سنگہ
        - موتی سنگہ
      - دختر جسکی شادی وزیر سوچیت سنگہ کے بہائی کی ساتہہ ہوئی +
  - سنت سنگہ

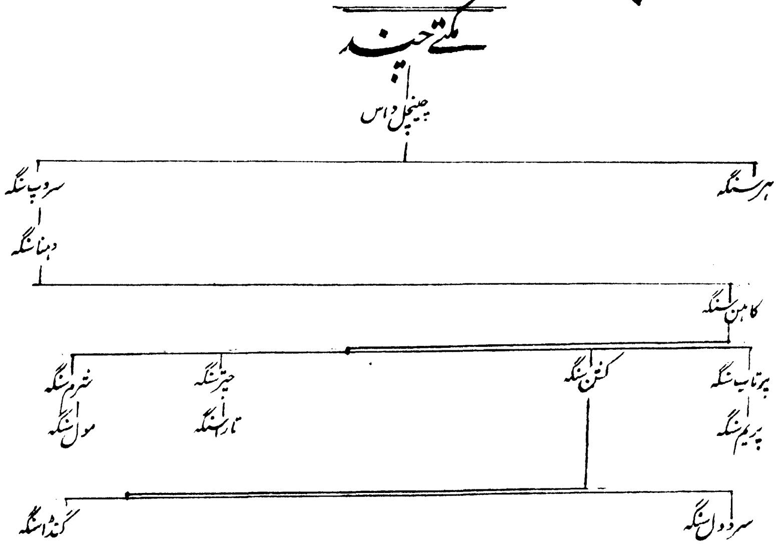
حال خاندان

گجا سنگہ قریب ۱۷۶۵ء کے کنہیون کی مثل مین جسکا رئیس اوس وقت سردار جے سنگہ تہا شامل ہوا اور چونکہ خدمت اوس نے اچھی کی اسواسطے اوسکے سردار نے اوسکو آٹہہ گانو جمعی چار ہزار روپیہ جاگیر مین دیئے جب گجا سنگہ مرا جودہ سنگہ اوسکا بیٹا بچہ تہا مگر سردار جے سنگہ نے اوسکے ساتہہ فیاضی سے سلوک کیا اور جب وہ بالغ ہوا اوسکے باپ کا علاقہ اوسکو عطا کیا جب سردار جے سنگہ مرگیا اوسکی بہو سدا کور مثل کی رئیسہ ہوئی اور جودہ سنگہ اوسکا مطیع الحکم ہوا اور اوس زمانہ تک کہ جب رنجیت سنگہ نے سدا کور کو ۱۸۲۱ء مین قید کر دیا اوسکی نوکری مین رہا سدا کور کے وسیع اور منتشر علاقہ کا اہتمام اور انتظام کرتا رہا مہاراجہ نے سدا کور کو جو قید کر دیا اور اوسکا علاقہ ضبط کر لیا یہہ صدمہ ایسا

ناگاہ پہونچا کہ سرداران کنہیہ کچہہ بہی مقابلہ نہ کرسکے قلعہ اٹل گڈہ ضرور چندعرصہ تک لڑتا رہا جسمین ایک عورت رانی سداکور کی ایک کنیز لڑتی رہی اور جودہ سنگہ کو مہاراجہ کا طعنہ جو کہلے دربار مین ہوا تہا ایسا شاق گذرا کہ وہ جمون کے متصل چہوٹے سے قلعہ بنگا مین چلاگیا مگر آخرکار اوس نے مجبور ہوکر قلعہ مذکور چہوڑدیا اور اوسپر بہت بہاری جرمانہ ہوا اور وہ قید کیا گیا قید کیحالت مین وہ حکمان سنگہ چمنی کی تفویض مین ۱۲ سال آئندہ یعنے ۱۸۲۲ء مین وہ اٹک کو تہانہ دار ہوکر بہیجا گیا اور چار سال تک وہان قلعدار رہا بعدازان وہ لاہور کو واپس طلب کیا گیا اور اوسکو تنگر گڈہ کے علاقہ مین ایک جاگیر ملی اور موضع چشمہ کا تیسرا حصہ ملا یہہ جاگیرات بشرط دینے نوکری ۳۵ سوارون کی اوسکو ملی تہین جودہ سنگہ سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ کے تحت مین رکہا گیا تہا اور جب تک کہ اوس خاندان کو تنزل ہوا اوس سردار کے تحت نوکری دیتا رہا جب راجہ ہیرا سنگہ وزیر ہوا سردار جودہ سنگہ ڈیرہ خاص مین مامور ہوا اس زمانہ کے پیچہے جو انقلابات ضبطی ملک پنجاب تک ہوتی رہی جودہ سنگہ کی چہوٹی سی جاگیر مین کسی نے دست اندازی نہین کی اگرچہ سردار جودہ سنگہ بوڈہا تہا لیکن وہ اپنی سپاہ کے ساتہہ سردار رنجودہ سنگہ مجیٹہیہ کے ساتہہ ستلج کی لڑائی مین کام دیتا رہا اور جب ستلج کی لڑائی ختم ہوئی تو وہ چشمہ کو چلاگیا اس میدمین کہ آرام سے باقی عمر کاٹ دونگا مگر ملتان کا مفسدہ شروع ہوگیا اور اوسکا پوتا کہڑک سنگہ جسنے عرصہ تک راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ کے تحت نوکری کی تہی اور جو مفسدہ کے شروع ہونیکے وقت سردار چتر سنگہ کے ساتہہ ہزارہ مین تہا مفسدون مین شامل ہوگیا اور راجہ شیر سنگہ کے پاس اپنے سوارون کو لیکر چلاگیا اور برابر لڑتا رہا جودہ سنگہ اس خوف سے کہ میری جاگیر ضبط ہوجاویگی اور غالبًا لڑائی کے ختم ہوتے تک قید مین رکہا جاؤنگا جمون کو بہاگ گیا اور گجرات کی لڑائی کے پیچہے تک وہین رہا کہڑک سنگہ کے مفسدہ کے سبب سے اس خاندان کی جاگیرات واقع ضلع گورداسپور جمعی پندرہ ہزار دوسو روپیہ کی ضبط ہوئین مگر چونکہ جودہ سنگہ اپنے پوتے کے مفسدہ مین کسیطرح شریک نہین تہا اوسکو سات سو بیس روپیہ کی پنشن ملی جو ۱۸۵۹ء یعنے اپنی وفات تک وہ پاتا رہا اب اس خاندان نے زراعت کا کام اختیار کرلیا ہے جو اونہون نے سو برس سے چہوڑدیا تہا اب اس خاندان کے پاس نہ جاگیر ہے

نہ نیشن ہے جب جودہ سنگہ مرا اوسوقت اوسکی عمر بہت تہی اپنی سو برس کی عمر مین اوسنے سلطنت سکہان بنتی اور قایم ہوتے اور اوس سلطنت کی عظمت اور زوال دیکہہ لیا خاندان چشمہ ذالا اصل مین ہرچند راجپوت ہے اور پنجاب مین اودہ سے آیا تہا +

پرتاب سنگہ سادہو گورایا والہ



حال خاندان

ہرسنگہ اورسروپ سنگہ فرزندان چینچل داس جو قوم سے کہتری تہے سو کر چکیہ مثل مین شامل ہوئے اور سردار چڑت سنگہ اور مہان سنگہ کے تحت حکم بہ حیثیت عہدہ داران سواران کشادہ لڑتے رہے ہرسنگہ نے شادی نہین کی تہی مگر سروپ سنگہ کے بعد اوسکا ایک بیٹا دہنا سنگہ رہا جسنے مثل اپنے باپ کی پیشہ سپہ گری اختیار کیا اوسکا بیٹا کاہن سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے عہد مین نامور افسر گہوڑ چڑہون کا ہوا اور اوسکو تین ہزار روپیہ کی جاگیر بشرط دینے خدمت چہہ سوارون کی ملی وہ بڑا بیجگر افسر تہا اور پشاور کی سرحد پر جو معرکہ اکثر ہوتے رہتے تہے ایک معرکہ مین مارا گیا تہا پرتاب سنگہ کو اوسکے ماموں جنرل میان سنگہ صوبہ کشمیر نے سرکار کی ملازمت مین نوکر کہا

جنرل میہان سنگہ کو اوسکے اپنی سپاہ نے ۱۸۴۱ء مین مار ڈالا تہا پہلے اوسکو اپنے باپ کے تحت ایک عہدہ چار سو روپیہ کے مواجب پر ملا تہا اور گورمکہہ سنگہ برادر جنرل میہان سنگہ کی وفات پر اوسکو عہدہ کمیدانی آٹہہ سو روپیہ کے مواجب پر ملا ۱۸۳۶ء مین اوسکے مواجب مین اضافہ ہوکر اٹھارہ سو روپیہ مقرر ہوا اسمین جاگیر مرالیوالی اور ایک اور جاگیر ضلع لاہور مین شامل تہی ان جاگیرون کا معاملہ راجہ ہیرا سنگہ نے بڑہا کر دو ہزار تین سو روپیہ مقرر کیا او ضبطی ملک پنجاب تک یہہ جاگیرین پرتاب سنگہ کے قبضہ مین رہین ۱۸۴۹ء کے مفسدہ مین پرتاب سنگہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کی گارد کا کمیدان تہا اور کسی طرح مفسدون کے ساتہہ شامل نہین ہوا مگر اوسکی خدمت کی جاگیر لڑائی کے ختم ہونیکے بعد ضبط ہوگئی اور اوسکو چہہ سو روپیہ کی پنشن حین حیات ملی اوسکا بہائی کشن سنگہ جنرل آوطابیلہ صاحب کی فوج مین ایک افسر تہا اور جیتر سنگہ سلطان محمود کے بریگیڈ توپخانہ مین افسر تہا

تارا سنگہ جیتر سنگہ کا بیٹا چین کو جو فوج گئی تہی اوسمین ملازم تہا مگر اوس نے
اب فوج کی نوکری چہوڑ دی ہے ؛

چڑت سنگہ کوٹ سید محمود والہ

دہیر سنگہ

جے سنگہ

سکہا سنگہ — چڑت سنگہ — بہوپ سنگہ — بی بی روپ کور (مہاراجہ رنجیت سنگہ سے ۱۸۱۹ء مین شادی ہوئی) — جمعیت سنگہ — عطر سنگہ — گلاب سنگہ — پنجاب سنگہ — انوپ سنگہ

بہوپ سنگہ: خوشحال سنگہ — کرپال سنگہ

کرپال سنگہ: گجا سنگہ

چڑت سنگہ: نہال سنگہ — دیال سنگہ

کشن سنگہ — کور سنگہ — ایسر سنگہ — مول سنگہ — گنڈا سنگہ — صدا سنگہ

حال خاندان

جیسنگہ ایک سندہو جٹ کوٹ سید محمود جو شہر امرت سر سے ایک چھوٹا گانو دو میل کے فاصلہ پر ہے سردار گلاب سنگہ بہنگی کی سرکار مین ایک سوار تھا ۱۸۱۹ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جیسنگہ کی دختر روپ کور سے شادی کی اور اس شادی کے ہونے سے اس خاندان کا نصیب جاگ گیا اور اکہنور کا علاقہ جمعی تیس ہزار روپیہ چڑت سنگہ اور بہوپ سنگہ کو بشرط خدمت دو سو سوارون کے دیا گیا پندرہ برس تک یہہ علاقہ اونکے

بیاس ہا سبداران ضبط کیا گیا اور جرئت سنگہ کو اوسکے عوض جاگیر دہارووال جمعی ڈہائی ہزار روپیہ کی ملی اور نوکری سوارون کی معاف ہوئی اور اوسکو ایک شادہ رجمٹ کی کمیدانی ملی ۱۸۳۱ء مین جرئت سنگہ جنگ سید کی سہرای مین سخت زخمی ہوا جو لڑائی شہزادہ شیر سنگہ سید احمد شاہ سے لڑا تہا بہوپ سنگہ ۱۸۴۸ء مین خیبر مین مارا گیا تہا اور اوسکی جاگیر دو ہزار روپیہ کی اوسکے دو بیٹون کو دی گئی ۱۸۵۷ء مین یہہ خاندان بہ استثناء چند اشخاص کے مفسدون مین شامل ہوگیا اور اونکی جاگیرین ضبط ہوگئین جرئت سنگہ کو سو روپیہ سالانہ پنشن ملی اور رانی روپ کور کو اونیس سو اسی روپیہ کی پنشن ملی اس خاندان کا پانچوان حصہ موضع کوٹ سید محمود مین ہے ؛

دیوان ذہنت رای

دیانت رای
|
گنڈومل
|
رام کور
|
دیوان ذہنت رای — دیوان رنپت رای — نراین داس

نراین داس
|
بنارسی داس

دیوان ذہنت رای
|
لکہمی چند — کشن چند — گنڈامل — جہنڈامل

کشن چند
|
محکمچند — ہری چند

حال خاندان

دیانت رای ۱۷۳۸ء مین نادرشاہ کا ملازم ہوا جس نے کابل اور دہلی کو فتح کیا نادرشاہ کے بعد جو احمد شاہ بادشاہ ہوا دیانت رای کے بیٹے گنڈومل کو کابل مین نوکری نہین ملی اور اوس نے پنجاب مین قسمت آزمائی کی اور قصبہ بہیرہ ضلع شاہ پور مین آباد ہوا اوس وقت بہیرہ کے متصل علاقہ پر سردار گوجر سنگہ بہنگی کی حکومت تہی اور گنڈومل نے اوس سردار کی نوکری حاصل کی گنڈومل جب تک زندہ رہا سردار گوجر سنگہ اور صاحب سنگہ کا ملازم رہا اور اونکا دیوان رہا اور سب ملکی کام بڑے علاقہ کا کرتا رہا جسپر اونکی حکومت تہی بعد گنڈومل کے اوسکا بیٹا رام کور اوسکے عہدہ پر مامور ہوا ۱۸۱۰ء مین رنجیت سنگہ نے اوس علاقہ پر تصرف کر لیا اوسوقت رام کور اپنے عہدہ سے برخاست ہوا رام کور اوسوقت بہت ضعیف ہوتا جاتا تہا اور نوکری کے لایق نہین رہا تہا لیکن اوسکے تین بیٹون کو لاہور مین نوکری حاصل ہوئی دیوان ذہنت رائے کو جو سب سے بڑا بہائی تہا - مجبہ

جگدیو اور اور دیہات جاگیر مین ملے ۱۸۱۴ء مین اوسکے عوض اوسکو علاقہ سوڈہیرہ جمع اکیس ہزار روپیہ کا ملا
جو پہلے اوسکے اقاسی سابق صاحبسنگہ کے علاقہ مین تہا بعد ازان دیوان دہنپت رائی کو بانجہ کا علاقہ سپرد ہوا
اور چند سال وہ علاقہ اوسکے سپرد رہا پہر اوسکے بہتیجے اوسکو علاقہ شو والہ جمعی دس ہزار روپیہ جاگیر مین ملا
اور شہزادہ کہڑک سنگہ کی فوج کا کمانڈر مقرر ہوا اس عہدہ پر وہ ایک سال سے زیادہ رہا اوسکے بعد بہایام سنگہ
اوسکی جگہہ مقرر ہوا ان بہائیون نے معہ اپنے سپاہ کے ملتان اور منکیرہ اور کشمیر مین اچھی خدمت کی اور ہر
لڑائی کے بعد اونکی جاگیرون مین اضافہ ہوتا رہا ۱۸۳۱ء مین دیوان دہنپت رائے کی وفات پر اس خاندان کے
جاگیر ۲۵۰۰۴ ہزار پانسو روپیہ کی تہی علاوہ سوڈہیرہ کی اور جاگیرین ضبط ہو گئین سوڈہیرہ اونکے پاس بشرط دینے خدمت
۸۷ سوارون کے رہا دیوان دہنپت رائے اور نرائن داس بعد اوسکے کانگڑہ اور نورپور کو اون اضلاع کے کاردارون
سے مالیہ موصول کرنیکو بہیجے گئے ۱۸۴۲ء مین راجہ گلاب سنگہ نے جنکے سپرد گجرات تہا اس خاندان سے بیلے
کے قریب مین پانچہزار روپیہ کا علاقہ لے لیا اور جب سردار لہنا سنگہ نے مہاراجہ شیر سنگہ سے عرض کیا تو اونکے
سپاہ مین بیس آدمیون کی تخفیف کی گئی اور ۱۸۴۶ء مین راجہ لعل سنگہ نے آٹہہ آدمی اور تخفیف کئے +
۱۸۴۸-۴۹ء مین دیوان دہنپت رائے کے سپاہ لالہ گمانی لال کے ماتحت جو بانجہ کا عدالتی تہا اوس علاقہ مین امن
قایم رکہنے کیواسطے مامور ہوئے نرائن داس ۱۸۴۸ء مین مر گیا ضبطی ملک پنجاب پر جاگیر ذات دہنپت رائے کی تعداد
دو ہزار روپیہ اوسکے حین حیات واگذار ہوئی اور حکم ہوا کہ نصف اوسکی اولاد کو واگذار ہوگی اوسکے برادر زادگان
حکم چند اور کشن داس کو ہزار ہزار روپیہ کی پنشن حین حیات ملی اور دہنپت رائے کی بیوہ کو بہی ایک ہزار روپیہ
کی پنشن ملی مگر وہ تہوڑے عرصہ مین مر گئی دیوان دہنپت رائے ۱۸۶۵ء مین مر گیا یہہ خاندان
سوڈہیرہ مین رہتا ہی اور قوم سے برہمن ہے +

گورمکہہ سنگہ تُنگ والا

صاحب سنگہ

فتح سنگہ

گورمکہہ سنگہ — سرمکہہ سنگہ — ندہان سنگہ

نرائن سنگہ — سنت سنگہ

جودہ سنگہ

گنڈا سنگہ

حال خاندان

تُنگ متصل امرتسر کے یہہ ایک پُرانی خاندان تنگ راجپوت کے ہین جو دہلی سے اٹہارہوین صدی کے شروع مین آیا تہا اور اوس گانو کو آباد کیا جو اونکے نام سے مشہور ہے عرصہ گذر کر صحبت اور آپسمین شادیان کرنیسے یہہ خاندان جٹ ہو گیا اور جب سکہون کو زور ہوا رامگڈہیہ مثل کے ساتہہ جسکا رئیس جسا سنگہ تہا شامل ہوئے صاحبسنگہ کو تُنگ معہ چند دیہات متصل جاگیر مین ملا صاحب سنگہ ۱۷۶۰ء مین مرگیا ایک سال پیشتر اوسکا بیٹا فتحسنگہ مرچکا تہا فتحسنگہ کی تین بیٹے جودہ سنگہ سردار رامگڈہیہ کے ساتہہ رہے ۱۸۱۶ء مین مہاراجہ نے اس مثل کے علاقون پر تصرف کرلیا اور تینون بہائی خوشی سے مہاراجہ کی نوکری مین داخل ہوئے گورمکہہ سنگہ اور ندہان سنگہ کو سو سوار دنکے افسری ملی اور مصر دیوان چند کے زیر حکم خدمت دیتے رہے اور جب مصر دیوان چند مرگیا تو سردار دیسا سنگہ مجیٹہیہ کے ماتحت مامور ہوئے ۱۸۱۸ء مین بعد فتح ملتان کے جس مہم مین تینون بہائی موجود تہے اونکو اونکی جد کے گانو

تنگ جمع ساڑھی سات سو روپیہ تین برابر حصون مین بشرط دینے نوکری تین سوارون کے جاگیر مین ملا اور
اوسکے مواجب مین بہت بیشی ہوئی گورکہہ سنگہ جو رامگڑہیہ برگیڈ مین کمیدان تھا ملتان - منکیرہ - ٹیرہ - کشمیر
اور پشاور مین خدمت دیتا رہا اور ۱۸۴۵-۴۶ء کے ستلج کی لڑائی مین بہی لڑا تہا اوس لڑائی مین اوسکا بہائی ندہان سنگہ
مارا گیا تہا دربار کے عہد مین گورکہہ سنگہ گمانی لال اور لال سنگہ تلوندی کے ماتحت بہ حیثیت نائب مانجہ مین مامور
رہا اور بعد ازان دیوان حاکمرا کے تحت مین سوڑیان کو بہیجا گیا تہا سرمکہہ سنگہ اور جودہ سنگہ کے پاس چہہ سو روپیہ
اور چار سو روپیہ کی جاگیر تنگ مین ہی گورکہہ سنگہ کو نہ جاگیر ملی نہ پنشن ۱۸۵۵ء تک اوسکے پاس تنگ کی جاگیر کا
حصہ رہا اوس سال مین ترمیم بندوبست مین اوسکی جاگیر ضبط ہوگئی نرائن سنگہ کی بیوہ کو ساٹہہ روپیہ کی
پنشن ملی تہی +

سلطان احمد علی خان

غوثے خان

سلطان محمود خان

سلطان احمد علیخان — محمد علی خان

حال خاندان

یہ خاندان مسلمان ابتدا مین جہوت ہونیکا دعوی کرتا ہے اور بیان ہے کہ پنجاب مین نیپال سے آیا تہا لیکن اس خاندان کا حال غوثے خان کیوقت سے پیشتر کا تحقیق معلوم نہین ہے غوثے خان مہان سنگہ سوکرچکیہ کے ملازمت مین توپخانہ مین افسر تہا اور بعد وفات سردار موصوف کے اوسکے فرزند رنجیت سنگہ کا ملازم ہوا غوثے خان کچہہ کام توپ ڈہالنے کا جانتا تہا اور اپنے ہنر مین ہوشیار رہتا تہا اور اوسکو حسن خدمت کے صلہ مین واآن اور بہیروال مین پانچہزار روپیہ کی جاگیر ملی اور ایک مکان لاہور مین جس مین اب پادریون کا مدرسہ ہے ٭

غوثے خان کی بعد اوسکا بیٹا سلطان محمود خان جو اپنے باپ کے زیر حکم توپخانہ مین ملازم رہا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مہمون مین ملتان اور کشمیر مین گیا کانگرہ کے علاقہ مین ٹیرہ مین سلطان محمود خان نے ایسی نمایان خدمت کی کہ مہاراجہ نے اوسکو عہدہ جنرل دیا اور ۲۵ توپ اوسکے حکم مین رکہین سلطان محمود خان نہایت مخمور آدمی تہا اور زیادہ مخمور رہنے کے سبب سے کئی بار مہاراجہ کی خفگی اوسپر ہوئی لیکن وہ کام عہدہ دار تہا اور جبتک رنجیت سنگہ زندہ رہے عموماً اوسکے اوپر لطف رہا جب نونہال سنگہ کو حکومت ہوئی سلطان محمود خان کا عہدہ افسری جاتا رہا اور ایک ترپ توپخانہ کے کمانڈیرہ زیر حکم جنرل ونتورا صاحب کے منڈی کو بہیجا گیا تہا مگر جب شہزادہ مرگیا اور مہاراجہ شیر سنگہ تخت نشین ہوئے

سلطان محمود خان کو پہرا وسکا عہدہ مل گیا اور اوسکا بیٹا سلطان احمد عہدہ کرنیل پر مقرر ہوا ۱۸۴۳ء مین جب سندہانوالیون نے بعد قتل شیر سنگہ کے لاہور کے قلعہ مین دخل کر لیا تہا سلطان محمود خان اور اوسکا بیٹا دونو قلعہ پر حملہ مین شامل تہے اور اوس موقع پر جو اونہون نے خدمت کی راجہ ہیرا سنگہ نے اوسکے جلدو مین اور علاوہ جاگیرین اونکو دین بعد ازان سلطان محمود توپخانہ کی افسری مین ہزارہ کو بہیجا گیا تہا اور وہان دونو ۱۸۴۸ء تک مفسدہ سے تہوڑے عرصہ پیشتر تک رہے اور پہر دونو باپ اور بیٹا ڈیرجات کو بہیجے گئے +

مفسدہ کے آغاز ہونیکے وقت سلطان احمد خان بنون مین تہا اور اوس نے رام سنگہ چہاپہ والہ کو قلعہ دلیپ گڈہ کے سرکرنی مین مدد دی قلعہ کے تصرف ہوجانے کے بعد وہ سپاہ مفسد سکہان کے ساتہہ رام نگر کو گیا اور وہان اوسکا باپ اوسکے ساتہہ جاکر شامل ہوا اور سارے جنگ مین دونو انگریزون کے مقابلہ مین لڑتے رہے مفسدہ کے وقت سلطان محمود کی جاگیر عوض نوکری چہہ ہزار روپیہ کی تہی یہہ جاگیر ضبط ہوگئی مگر اوسکے حین حیات چہہ سو روپیہ کی پنشن ملی اور یہہ پنشن وہ اپنی وفات تک ۱۸۵۹ء تک پاتا رہا اوسکا بیٹا سلطان احمد بہیروال ضلع امرتسر مین جا رہا جہان اوسکی زمینداری ہے اوسکو ایکسو بیس روپیہ کی پنشن ملی +

کمیدان محمد شاہ

قمرالدین

امیرالدین

امام شاہ — محمد حسین

عنایت شاہ — محمد شاہ — اکبر شاہ — حسین شاہ — چراغ شاہ

سردار علی

حال خاندان

محمد شاہ کا خاندان ایرانی نسل سے ہے قمرالدین نادرشاہ کی فوج مین ایک افسر تہا اور نادرشاہ کے ساتہہ ہندوستان مین آیا تھا جب نادرشاہ کی فوج واپس گئی قمرالدین دہلی کے نواح مین رہگیا بعد ازان وہ گنگوہ ضلع سہارنپور مین جا کر رہا اور وہان ۱۷۶۶ء مین مرگیا بعد اوسکے وفات کے امیرالدین لکہنو کو چلا گیا جہان اوسوقت شجاع الدولہ نواب تہا اور وہان پہلے اوسکو تہانہ داری اور پہر اوسکو تحصیلداری ملی سرکاری معاملہ اوسکے ذمہ باقی رہا اور ندیہ سکا اوسپر وہ قید کیا گیا اور اگرچہ تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو قید سے رہائی ہوئی اوسکو پہر عہدہ تا عہد آصف الدولہ کے یعنی ۱۷۷۵ء تک نہین ملا امیرالدین کو گوجرون نے دہلی مین ۱۷۹۵ء مین مارڈالا اور اوسکے فرزند امام شاہ نے خوف کہا کر وہ جگہہ چہوڑ دی اور لکہنو کو چلا گیا اور وہان کچہہ عرصہ تک ایک پرانے دوستکے پاس رہا جو عہدہ دار توپخانہ کا تہا اور جسنے ملازمت ترک کردی تہی اس شخص کا نام بہادر خان تہا اوسنے جو کچہہ وہ جانتا تہا امام شاہ کو سکہا دیا چونکہ دربار اودہ مین امام شاہ کو کوئی نوکری نہین مل سکی اوسنے اپنی قسمت آزمائی اور جگہہ کرنیکا عزم کیا اور

سنکر کہ ہندوستانیون کی کابل مین تلاش تہی وہ اوس طرف روانہ ہوا مگر وزیرآباد واقع پنجاب مین وہ گورداس جودہ سنگہ سے ملا اور سردار نے اوسکو توپخانہ کی جمعداری پر ملازم رکہہ لیا دوسرے برس سردار مر گیا اور بعد ازان امام شاہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کی فوج مین ملازم ہوگیا اور بہت سی لڑائیون مین بعہدہ کرنل توپخانہ کے لڑتا رہا مہاراجہ رنجیت سنگہ اور اونکے جانشینون کے عہد مین امام شاہ برابر ملازم رہا اور ۱۸۴۶ء مین سبہراؤن مین مارا گیا +

محمد شاہ امام شاہ کا دوسرا بیٹا اٹہارہ سال کی عمر مین توپخانہ کا کمیدان مقرر ہوا وہ ستلج کی لڑائی مین لڑا اور دربار کے عہد مین پنڈ دادنخان اور بعد ازان حسن ابدال اور ہزارہ مین مامور رہا ۱۸۴۹ء مین جب پانچوان پنجاب کا رسالہ اوّل بہرتی ہوا تہا محمد شاہ اوس رسالہ مین بہرتی ہوا اور ۱۸۵۹ء تک اوس رجمنٹ مین رہا سرحد پر محمد شاہ کا نام تہا کہ اوّل درجہ کا عہدہ دار تیز ہوشی اور بہادر مین تہا محمد شاہ اپنے دستہ کا اول افسر تھا اور محاصرہ اور فتح دہلی مین برابر خدمت دیتا رہا علی ہذا القیاس لکہنؤ کے محاصرہ اور فتح مین اور بریلی کی فتح مین اور بلندشہر فتحگڈہ آگرہ اور علیگڈہ کی لڑائیون مین لڑتا رہا آگرہ مین شجاعت کے سبب سے اوسکو خطاب بہادری ملا اوس موقع پر اوس نے دیکہا کہ ایک توپ مین گراپ بہرا ہوا تہا اور سپاہ کا دستہ قتل ہو جانیکے خطرہ مین تہا محمد شاہ تنہا گہوڑا دوڑا کر گیا اور توپچی کو جو توپ داغنی کو تیار تہا مار ڈالا جب لفٹنٹ نیک ہسبنڈ صاحب فتح گڈہ کے قریب مارے گئے محمد شاہ نے اوس سپاہی کو قتل کر ڈالا جس نے صاحب پر گولی چلائی تہی جب نیک ہسبنڈ صاحب مارا گیا اور سواروں کے دستہ کا میجر ستیڈفورڈ صاحب نے کمانڈ لے لیا محمد شاہ اونکے پہلو بہ پہلو نمایان شجاعت سے لڑتا رہا اور جب میجر صاحب مارا گیا تو محمد شاہ نے اونکی لاش کی حفاظت کی اور اوسکو عزت کے ساتہہ دفن کیا اور قبر بنوا دی جلنی نیکنامی کی اسناد محمد شاہ کے پاس تہین اون مین سب سے زیادہ قدر کے قابل ایک طلائی گہڑی تہی جو سٹیڈفورد صاحب کے رشتہ دارون نے اونکو بہ ایجاب اوسکے وفاداری کے بہیجی تہی +

جنوری ۱۸۵۹ء مین محمد شاہ کپتان چمبرلین صاحب کے تحت مین تیسرے جنگی پولیس اودہ کا کمیدان مقرر ہوا تہا کپتان چمبرلین صاحب نے جو محمد شاہ کی لیاقت اور ہمت اور خدمات جنگی سے واقفیت کامل رکہتے تہے اوسکو خود مانگ کر لیا تہا جب نومبر ۱۸۵۹ء مین جنگی پولیس ٹوٹ گیا تہا تو محمد شاہ نئے پولیس مین کمیدان مقرر ہوا اور اپنے عہدہ پر

تعریف کے ساتھہ فروری ۱۸۶۱ء تک قایم رہا بعد ازان پولیس مین تخفیف ہو گئی اور محمد شاہ علیحدہ ہو گیا٭
محمد شاہ کو سردار بہادر کا خطاب ملا تہا اوسکو اٹہارہ سو روپیہ پنشن ملی تہی اور دو ہزار روپیہ کی جاگیر ضلع گجرات
واقع [illegible] مین حین حیات اوسکے تہی جنگی قواعد کے باب مین محمد شاہ نے ایک قابل تعریف کتاب تصنیف کی
ہے محمد شاہ تہوڑا عرصہ ہوا مر گیا اوسکا ایک فرزند سردار علی ہے اور چار بیٹیون مین سے جو سب سے بڑی ہے وہ
میر محمد شاہ رئیس امرتسر کے فرزند امجد علی کو بیاہی ہے اور دوسری کی شادی عباس علی کے ساتھہ ہوئی ہے جو
اب پٹہان کوٹ ضلع گورداسپور مین قائممقام منصف ہے٭

عبدالمجید خان سدّوزئی

احمد علیخان سدّوزئی

سدّو خان

- خضر خان — جسکی اولاد احمد شاہ درانی اور خضر خیل ہے
  - خداداد خان
    - عنایت خان
      - شیر محمد خان
- سلطان خان
  - شاہ حسین خان
  - الہ داد خان
    - شکر خان
    - عابد خان
      - نواب زاہد خان سنہ ۱۷۴۹ء میں مرگیا
        - نواب شاکر خان
          - حسن خان
          - حسین خان
        - نواب شجاع خان سنہ ۱۷۷۴ء میں مرگیا
          - نواب مظفر خان سنہ ۱۸۱۸ء میں مرگیا
            - نواب سرفراز خان سنہ ۱۸۵۱ء میں مرگیا
              - فیروز الدین خان
                - قاسم علی خان
                - ہاشم علی خان
                - صادق علی خان
                - شمشیر علیخان
              - شاہ علی خان
              - منصور علی خان
              - احمد علیخان سنہ ۱۸۲۶ء میں پیدا ہوا
              - اکبر علیخان سنہ ۱۸۵۲ء میں مرگیا
            - ذوالفقار خان سنہ ۱۸۴۴ء میں مرگیا
              - عبدالخالق خان سنہ ۱۸۱۸ء میں مرگیا
              - جہانگیر خان
              - محمد خان
              - گلزار خان
              - احمد یار خان
            - شاہ نواز خان سنہ ۱۸۱۸ء میں مرگیا
              - عبدالمجید خان سنہ ۱۸۱۸ء میں مرگیا
            - ممتاز خان سنہ ۱۸۱۸ء میں مرگیا
            - اعزاز خان سنہ ۱۸۱۸ء میں مرگیا
            - حق نواز خان سنہ ۱۸۱۸ء میں مرگیا
              - رب نواز خان
            - شاہ باز خان سنہ ۱۸۱۸ء میں مرگیا
            - امیر باز خان
- کامران خان — جسکی اولاد کامران خیل ہے
- بہادر خان — جسکی اولاد بہادر خیل ہیں
- زعفران خان — جسکی اولاد زعفران خیل ہیں

حال خاندان

سدّو خان قوم سدّوزئی افغان کا اور نوابان ملتان اور احمد شاہ ابدالی کا مورث قندہار مین سنہ ۱۵۵۸ء مین پیدا ہوا تہا وہ اپنے باپکا جانشین اور رئیس قوم حبیب زئی کا ہوا مگر وہ ایسا شجاع اور لایق تہا کہ اوسکو اقوام ابدالی نے جو قندہار اور ہرات کے بیچمین رہتی تہین انتخاب کرکے اپنا رئیس بنایا یہہ سنہ ۱۵۹۸ء کا ذکر ہے +

شادی خان شاہنشاہ اکبر کا صوبہ قندہار سدّو خان کا دشمن تہا اس سبب سے سدّو خان شاہ عباس شاہ ایران کیطرف ہوگیا قندہار شاہ عباس کے ہات سے سنہ ۱۵۹۴ء مین جاتا رہا تہا اور شاہ موصوف اوسکے واپس لینے کے فکر و انتظام مین تہا چنانچہ اکبر کی وفات کے بعد شاہ عباس نے قندہار کو ابدالیون کی مدد سے سنہ ۱۶۲۶ء مین واپس لے لیا

سدّو خان سنہ ۱۶۲۶ء مین پانچ بیٹے چھوڑکر مرگیا ان پانچون بیٹونکی اولاد سے پانچ معروف اور مشہور افغان قومین ہین سدّو خان کی اولاد بنام سدوزئی[*] معروف ہے اور ایک شاخ اس خاندان کی جسمین احمد شاہ تیمور شاہ - زمان شاہ - اور شاہ شجاع تہے کابل مین بہت سال تک حکمران رہے +

خضر خان جو بعد اپنے باپ کے رئیس ہوا نرم طبیعت کا آدمی تہا اور قوم افغان بے لگام کی حکمرانی کے قابل نہین تہا اوسکی حکومت کو اس قوم نے نہین مانا اور آخرکار جب اوسنے دیکہا کہ میرا حکم یہہ قوم نہین مانتی ہے اوسنے یہہ اعزاز بے آسایش ریاست کا اپنے بہائی مدد خان کو دیدیا جو آدمی قوی حوصلہ کا تہا اور اوس سے ابدالے[+] خایف رہے خضر خان سنہ ۱۶۲۶ء مین مرگیا اور مدد خان اوسکی وفات کے بعد سترہ سال تک حکمران رہا مدد خان بمقام صفا مین

---

[*] ایک شاخ قوم نہاری کے جسکو سدوزئی کہتے ہین موضع دودہ دریاے سندہ پر رہتی ہے لیکن وہ قوم سدّو خان کی اولاد مین سے نہین ہے +

[+] احمد شاہ نے اپنے قوم کا نام دُرّانی فقط سنہ ۱۷۴۷ء مین رکہا تہا اوس سے پیشتر اوسکو ہمیشہ ابدالی کہتے تہے افغانون کی روایت کے موجب شریف دین کے پانچ بیٹے تہے عثمان - دریک - ترین - رداوک - اور ابدال - ابدال کو یہہ نام ایک پیر خواجہ عبد الاحد سے ملا تہا جسکا وہ کئی سال تک مرید رہا - ابدال فارسی مین پیر کو کہتے ہین +

رہتا تہا جو قندہار سے شمال اور مشرق مین بچاس میل کے فاصلہ پر ہے قندہار مین اوسوقت علیمردانخان صوبہ تہا اوس لایق اور روشن ضمیر آدمی کے ساتہہ مدخان ہمیشہ دوستی رکہتا رہا سنہ ۱۶۳۷ء مین علیمردانخان نے جس سے اوسکا آقا شاہ عباس خوش نہ تہا قندہار کو محمد سعید خان کو دیدیا جو شاہجہان کی طرف سے کابل مین صوبہ تہا اور خود دہلی کو چلا گیا جہان اوسکی بہت عزت ہوئی مدخان چہہ برس پیچہے ایک خانگی فساد مین قتل ہوا تہا اوسکا جانشین شاہ حسین خان ہوا مگر اوسکا مقابلہ خدادادخان نے کیا جس نے ریاست کا دعوی اپنے باپ خضر خان کے حق سے کیا دونون مین صفا کے متصل ایک جنگ ہوئی جس مین حسین خان کو شکست ہوئی مگر حسین خان قندہار کو بہاگ گیا اور وہان کے ناظم خاص خان کی مدد سے اوس نے ایک بڑی فوج پہر جمع کی اور پہر لڑائی کی خداداد خان اوسکا مقابلہ نکرسکا اور اصفہان کو بہاگ گیا وہان شاہ عباس دوم نے اوسکی عزت کی اور سنہ ۱۶۴۸ء مین خداداد خان اوس بادشاہ کے ساتہہ قندہار مین آیا جسکو پیشتر اسکے کہ شاہجہان کی فوج اوسکی کمک کو پہونچ سکی شاہ عباس نے لے لیا بعد ازان شاہ عباس ہرات کو چلا گیا اور قندہار مین محراب خان الیاس کو ناظم چہوڑ گیا اور دیواروں کے باہر علاقہ خداداد خان کو سپرد کر گیا *

اب حسین خان کا دشمن زور مین تہا اور جب حسین خان نے چند ماہ بعد شاہ ہند کی فوج زیر حکم اورنگزیب اور سعد اللہ کے آتے دیکہے تو وہ بہت خوش ہوا حسین خان فوج حملہ آور کے ساتہہ شامل ہو گیا لیکن ایران کی سپاہ مقیم قندہار نے ایسی بہادری اور خوبی سے مقابلہ کیا کہ شروع موسم سرما سنہ ۱۶۴۹ء مین اورنگزیب کو مجبور ہو کر محاصرہ اوٹہا لینا پڑا اورنگزیب ہندوستان کو واپس گیا حسین خان اور اوسکا خاندان اورنگزیب کے ساتہہ چلے گئے کیونکہ وہ افغانستان مین محفوظ نہین رہ سکتے تہے *

پہلے شاہ حسین کو پرگنہ سیالکوٹ جاگیر مین ملا اور بعد ازان اوسکے عوض مین اوسکو رنگپور واقع کنارہ راست دریای چناب کے ملا جو راوی اور چناب کے ملنے کی جگہہ سے دس میل نیچے واقع ہے سنہ ۱۶۵۲ء مین شاہ حسین شہزادہ دارا شکوہ فرزند اکبر شاہجہان کے ساتہہ قندہار کو گیا یہہ مہم جو اخیر تہی جو مغلون نے قندہار پر کی تہی کامیاب نہین ہوئی سال آیندہ شاہ حسین اورنگزیب کے ساتہہ دکہن کو گیا جہان اورنگزیب صوبہ تہا مگر سنہ ۱۶۵۸ء مین وہ دہلی کو واپس آیا اور علیمردان خان کی سفارش سے اوسکو سات سو اور اوسکی بہائی کو دو سو سوار بہرتی کرنے کی اجازت ہوئی *

جب اورنگزیب ۱۶۵۸ء مین تخت نشین ہوا حسین خان کی جاگیر مین اضافہ ہوا مگر اوسکی تندخوی کے سبب سے تہوڑے عرصہ مین اوسکی بےحرمتی ہوی ایک کمبخت دن بادشاہ بعض گہوڑدون کو دیکہہ رہا تہا جو نذر مین آئی تہی ایک گہوڑی کیطرف اشارہ کرکے بادشاہ نے حسین خان سے پوچہا کہ اسکی کیا نسل ہے حسین خان نے تامل کیا اور ایک خوشرو پٹہان نے جو پاس کہڑا تہا بادشاہ کے سوال کا جواب دیا حسین خان نے غضب مین آکر کہا غلام جب بادشاہ مجہسے بات کرتا ہے تو کیون بولتا ہے پٹہان نے جواب دیا غلام شکل سے معلوم ہوتے ہین حسین خان پست قد اور اوسکا رنگ بہت سیاہ تہا اس جواب سے وہ ایسا غضب مین آیا کہ اوس نے اپنا خنجر کہینچکر اوس پٹہان کو مارڈالا اس جرم کے سبب سے جو بادشاہ کے حضور مین کیا گیا تہا حسین خان قید کیا گیا اور اگرچہ تہوڑے عرصہ کے بعد وہ رہا کیا گیا لیکن دربار سے خارج کردیا گیا چونکہ بادشاہ کی اوس نے بہت خدمتین کی تہین فقط اس سبب سے وہ قتل ہونے سے بچ رہا تہوڑے عرصہ کے بعد واپسی رنگپور کے وہ لاولد مرگیا اوسکا بہائی الہ داد خان چند ماہ پیشتر مرچکا تہا مگر اوسکے چہہ بیٹے تہے جنمین سے عنایت خان جو سب سے بڑا تہا اپنے چچا کا وارث ہوا جب محمد فخرالدینخان بہادر فرزند شاہزادہ محمد معظم اور نبیرہ اورنگزیب کا لشکار ریوڑی و سندہ کو جاتے ہوے ملتان مین وارد ہوا عنایت خان اوسکی خدمتمین حاضر ہوا اور کل لڑائی مین لڑتا رہا بختیار خان جو سرغنہ افغان مفسدون کا تہا مطیع ہوگیا اور عنایت خان کی سفارش پر بچایا گیا +

عنایت خان کے بعد اوسکا سب سے بڑا بیٹا شیر محمد خان وارث ہوا لیکن وہ کسی لایق نہین تہا اور اوسکا چچا عابد خان کل اہتمام کرتا رہا اور سب اختیار دراصل اوسکے ہاتہہ مین تہا عابد خان کی وفات پر خاندان مین بڑے فساد پیدا ہوے عابد خان کے بہای لشکر خان نے ریاست کا دعوے اپنی بزرگی کی سبب سے کیا اور اصغر خان برادر شیر محمد خان نے اپنے باپ اور بہای کے حق کے سبب سے دعوے کیا افغان بعض ایک کی طرف بعض دوسرے کی طرف ہوگئے اور فقط مہتاب خان ناظم کے زور کے سبب سے خونریزی ہونے سے بچ رہی۔ اوس نے سب سے اقرار کرالیا کہ جو مین فیصلہ کرونگا وہ قبول ہوگا اور پہر اوس نے زاہد خان کو رئیس مقرر کردیا حیات خان کا انتخاب اچہا تہا اور سب نے اوسکو پسند کیا ٭

زاہد خان لائق اور شریف آدمی تہا اور اوسکو علمیت اچھی تہی اور وہ قمر الدین وزیر دہلی کا بڑا دوست تہا اور جب نادر شاہ نے ہندوستان پر حملہ کیا اور مغلون کی طاقت صوبجات بعید مین کم ہوتے گئے زاہد خان دہلی کو بلایا گیا اور قمر الدین کے وسیلہ سے ملتان کا نواب مقرر کیا گیا یہہ امر ۱۷۳۸ء مین واقع ہوا زاہد خان نے اپنے تقرر کے بعد اپنے فرزند شاکر خان کو لکہا کہ منصب نواب لیوے مگر اسحق خان جو صوبہ تہا اوس نے نہ مانا اور فقط بعد سخت لڑائی کے بیدخل کیا گیا ۱۷۴۷ء مین احمد شاہ درانی نے ہندوستان پر حملہ کیا اور جب شاہ نواز خان صوبہ لاہور بہاگ گیا تو احمد شاہ ملتان کی طرف گیا اور وہان اوسنے زاہد خان کو اوس کے منصب پر مستقل کیا اس سے دربار دہلی کو یقین ہوا کہ زاہد خان نے ہمسے دغا کی اور دشمن سے ملگیا اور شاہ نواز خان اوسکی جگہہ ملتان کا صوبہ مقرر کیا گیا اور میر منو وزیر قمر الدین کا بیٹا لاہور کا صوبہ مقرر کیا گیا زاہد خان نے اول اول نئے صوبہ کا مقابلہ نہین کیا مگر بہیا کہی کے وسیلہ پر ایک سپاہی نے جو شاہنواز خان کا ملازم تہا ایک افغان عورت کی ایک گانو مین جو شہر کے متصل تہا توہین کی اس سبب سے عام دنگہ ہوگیا جس مین دیوان لکہپت راے کے ایک رشتہ دار کا ہاتہہ کٹ گیا اوسوقت زاہد خان نے اپنے افغان جمع کئے اور شاہنواز خان کی سپاہ پر حملہ کیا شاہ نواز خان کو شکست ہوئی اور اوس نے مجبور ہو کر میر منو سے لاہور سے کمک منگائی مگر لاہور کا صوبہ شاہنواز خان سے بہت عداوت رکہتا تہا اور اوسکو مدد نہ بہیجی اور بجاے مدد کے اوسکے برخلاف ایک فوج کوڑا مل کے زیر حکم بہیجی جسکو اوس نے اپنا نائب مقرر کیا اور اوسکو راجہ کا خطاب دیا شاہ نواز خان نے اس فوج کا ملتان سے چالیس میل کے فاصلہ پر مقابلہ کیا مگر بعد چند روز کے لڑائی کے اسکو شکست ہوئے اور وہ مارا گیا اوسکے بعد راجہ کوڑا مل بحیثیت ناظم ملتان مین داخل ہوا وہ بیشتر اوس صوبہ مین بہ منصب دیوان مامور تہا اور زاہد خان نے نئے ناظم کی اطاعت مین اپنی ہتک سمجہی اور سیت پور کو چلا گیا کوڑا مل نے ارادہ کیا تہا کہ بذریعہ فوج کشی زاہد خان کو مطیع کرے لیکن احمد شاہ نے ایک اور حملہ کیا اور کوڑا مل مجبور ہو کر لاہور کو چلا گیا اور ملتان شاکر خان زاہد خان کے بیٹے کے قبضہ مین آیا ۱۲ اپریل ۱۷۵۲ء کو میر منو اور کوڑا مل نے احمد شاہ کا لاہور مین مقابلہ کیا مگر انکو شکست ہوئی اور کوڑا مل مقتول ہوا میر منو نے صلح کرلی اور منصب نظامت پر بحال کیا گیا اور اسکے ماتحت ایک افغان

عہدہ دار علی محمد خان ملتان کا ناظم مقرر ہوا +

زاہد خان ۱۷۴۹ء مین مرگیا تہا اور اوسکے بیٹے شاکر خان نے نظامت چہوڑ دے اور نئے ناظم کے ساتہہ موافق رہا +

۱۷۵۸ء مین مرہٹون نے پنجاب پر تاخت کی راگو بابپیشوا کے بہائی نے لاہور پر قبضہ کرلیا اور دوسرا سردار مرہٹون کیطرف سے صالح بیگ اور سنجلی بیگ ملتان کیطرف بہیجے گئے اونہون نے بلا مقابلہ ہونے کے ملتان پر قبضہ کرلیا علیمحمد خان فرار ہوگیا مرہٹون کی حکومت نہائت ظالمانہ تہی اور وہ بہت دن تک نہین رہے اور اوسکے بعد احمد شاہ نے خواجہ یاقوت کو ملتان کا ناظم مقرر کیا علیمحمد خان نے اول حکم بادشاہی کی متابعت کی لیکن بعد ازان اوس نے دیکہا کہ خواجہ یاقوت بوڈہا آدمی ہے اور اوسکو نکالدیا اور پہر خود نواب بنگیا +

شاکر خان مرچکا تہا اور اوسکا سب سے بڑا بیٹا کسی لایق نہین تہا اِسلئے احمد شاہ نے شجاع خان فرزند ثانی زاہد خان کو حکم بہیجا کہ تم نواب مقرر کئے گئے شجاع خان نے اپنے افغان اکٹہے کئے اور چونکہ علی محمد خان کے پاس کوئی فوج اوسکے مقابلہ کے قابل نہین تہی اوسنے متابعت اختیار کی اب شجاع خان صوبہ ہوگیا اور قلعہ شجاع آباد ملتان سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر تعمیر کیا علیمحمد خان نے جو فتنہ جو تہا اب پہر اوسکا مقابلہ کیا شجاع خان سے رعایا ناراض ہوگئی تہی اوسکو شکست ہوئی اور وہ قید کیا گیا اور علیمحمد خان نے حکومت لے لی اِس واقعہ سے شاہ درانی کو نہایت درجہ کا غضب ہوا اور جب احمد شاہ ۱۷۶۷ء مین ملتان مین وارد ہوا علیمحمد خان نے ایسی جسارت کی کہ وہ دربار مین حاضر ہوا مگر شاہ نے اوسکی گرفتاری کا حکم دیا بادشاہ کے حکم سے علیمحمد خان اور اوسکے فرزند کے دونو کے شکم چاک کئے گئے اور اونکی لاشین اونٹون پر ڈالکر شہر مین پہیری گئین اور ساتہہ اوسکے یہہ منادی ہوتی گئی کہ جو کوئی شخص سدوزئی بادشاہ کے حکم کی توہین کریگا اوسکو ایسا ہی پیش آویگا بعد اِسکے شجاع خان ملتان کی حکومت پر مامور کیا گیا اور احمد شاہ کابل کو واپس چلا گیا ۱۷۷۱ء مین سکہون نے جو بہت زور پاگئے تہے اور جنہون نے ۱۷۶۶ء مین زیر حکم جہنڈا سنگہ کے علاقہ ملتان پر تاخت کی تہی ملتان پر حملہ کیا اور ڈیڑہ مہینے تک قلعہ کا محاصرہ کیا مگر جہان خان قلعہ کی مدد پر آیا اور سکہون کو ہٹا دیا اوسکے بعد حاجی شریف خان

سدوزئی کو تیمور شاہ نے ملتان کا ناظم مقرر کیا اور شجاع خان پہر قلعہ شجاع آباد کو چلا گیا لیکن جب اوسکو ناظم نے حکم دیا کہ اپنی زمینداری کا مالیہ سرکار مین دے شجاع خان نے صریح ناظم کا مقابلہ کیا اسپر ایک اور حاجی شریف خان کہ جو معروف بہ مرزا شریف بیگ مقرر کیا گیا اور بشمولیت ایک تاجر دہرم داس کے اوس نے یہہ انتظام کیا کہ شجاع خان کے ساتہہ آشتی مین رہا مگر عبدالکریم خان بامازئی نے ملتان پر حملہ کیا اور مرزا نے سکہون کو اپنی مدد کیواسطے بلایا تیمور شاہ نے یہہ سنکر کہ مرزا نے میری نہایت سخت دشمنون سے دوستی کی ہی اوسکو برطرف کر دیا اور ایک شخص مددخان کو ناظم مقرر کیا شریف بیگ نے نئے ناظم کا مقابلہ کیا مگر شجاع خان نے اوسکی مدد کی اور اون دونون نے قلعہ مین شریف بیگ کا محاصرہ کیا مگر وہ قلعہ نہ لے سکے اور مددشاہ قندہار کو طلب کیا گیا اب تیمور شاہ نے رئیس بہاولپور کو حکم دیا کہ باغی رئیس کو مطیع کرے چنانچہ رئیس بہاولپور نے داؤد پوترہ لیکر ملتان کیطرف روانہ ہوا اوس کے ساتہہ شجاع خان کا فرزند مظفر خان بہی تہا قلعہ کا محاصرہ کیا گیا اور اٹہارہ دن مین سر کیا گیا مگر یہہ کامیابی چند روزہ تہی شریف بیگ نے اپنی مدد کیواسطے جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ سرداران بہنگی کو بلایا تہا اور یہہ دو نو سردار بڑی فوج لیکر آموجود ہوئی اونہون نے بہاولپور کی فوج کو شکست دی اور حملہ کرکے قلعہ کو لے لیا اور اپنے پاس رکہا اسپر مرزا تلمبہ اور وہان سے خیرپور تنوین کو چلا گیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد وہان مر گیا ؛

بعد اسکے سکہون نے شجاع آباد پر حملہ کرکے اوسکو اپنے تصرف مین کر لیا شجاع خان شجاع آباد کو بہاگ گیا تہا شجاع خان بہت مشکل سے جان بر ہوا اور بہاولپور کو بہاگ گیا سردار جہنڈا سنگہ نے اسکے بعد ملتان کو دیوان جہاجہوالیہ کے سپرد کرکے جو اوسکا ایک متوسل تہا امرتسر کیطرف مراجعت کی یہہ امر ۱۷۷۲ء مین واقع ہوا کچہہ عرصہ کے بعد شجاع خان مر گیا ؛ در ۱۷۷۷ء مین اوسکے بیٹے مظفر خان نے بہاول خان رئیس بہاولپور کو اس بات پر امادہ کیا کہ ایکبار اور ملتان لینے کی کوشش کرے چنانچہ بہاول خان نے قلعہ پر حملہ کیا اور اول اول کامیاب ہوا مگر بعد محاصرہ ۲۳ یوم کے بہاولخان کو شکست ہوئی اور بہت نقصان ہوا تب مظفر خان نے کابل سے مدد مانگی اسپر سردار مددخان ایک بڑی فوج کے ساتہہ بہیجا گیا مگر وہ ملتان مین سال آئندہ سے پیشتر نہین پہونچا اوس وقت کابل کی سلطنت کی مصلحت اور بدل گئی تہی اور اوسکی خدمات کی گہر مین ہی ضرورت تہی اور وہ واپس بلایا گیا اور سردار مددخان کچہہ بہی نہ کر سکا

اور کابل کو واپس گیا اسکے بعد مظفر خان اوچ کو چلا گیا جہان وہ مشہور و معروف مخدوم صاحب شیخ حمید کی حمایت مین ۱۷۷۹ء تک رہا اوس سال تیمور شاہ بادشاہ کابل ایک بڑی فوج لیکر ملتان کو آیا اور چالیس دن کے محاصرہ کے بعد ملتان کو سکہون سے اوس نے لے لیا سکہون کو کسیطرح کا نقصان نہ ہوا اور اونکو واپس جانے دیا اور مظفر خان کو خطاب رکن الدولہ کا عطا ہوا اور وہ ملتان کا صوبہ مقرر کیا گیا +

نیا ناظم لایق اور ہمت کا آدمی تہا اور اپنے زمانہ دراز حکومت مین اوس نے اس صوبہ مین بہت ترقی کی مگر اوسکو امن اور آسایش کے کامون مین مصروف ہونیکو بہت وقت نہین ملا کیونکہ وہ ۱۷۷۹ء سے ۱۸۱۸ء اپنی وفات کے سال تک برابر لڑائی مین مصروف رہا پہلے بہنگی مثل کے سردارون نے اوسپر حملہ کیا اور بعد ازان صاحب خان سیال اور سردار کرم سنگہ بہنگی نے شامل ہوکر حملہ کیا اس یورش سے بڑے مشکل سے نجات ہوئی تہی +

سنہ ۱۷۹۰ء مین مظفر خان ملتان کو محمد خان بہادر خیل کے سپرد کرکے کابل کیطرف روانہ ہوا اور دو سال غیر حاضر رہا جب زمان شاہ تخت نشین ہوا مظفر خان منصب نظامت پر بحال کیا گیا اور ۱۷۹۷ء مین زمان شاہ نے ہندوستان پر حملہ کیا اور سکہون کا زور تہوڑے عرصہ کیواسطے ٹوٹ گیا مظفر خان نے اونکو کوٹ کمالیہ سے نکال دیا اور کوٹ کمالیہ کو اوسکی موروثی رئیس سعادت یار خان کہرل کو حوالہ کر دیا +

برا دشمن مظفر خان کا ملتان مین عبد الصمد خان ایک بادوزئی[*] رئیس تہا اس شخص نے جو کچہہ ہو سکا دربار لاہور اور کابل مین مظفر خان کو اذیت پہونچانے کے واسطے کیا اور ایک بار شاہ زمان نے عبد الصمد خان کو ملتان کا صوبہ مقرر کیا لیکن آخر کار عبد الصمد خان کو شکست ہوئی اور اوسکا قلعہ اوس سے چہین لیا گیا اور اوسکی جاگیرات ضبط کی گئین +

سنہ ۱۸۰۲ء مین مظفر خان نے اول مرتبہ جوان رئیس رنجیت سنگہ کو دیکہا جو ملتان کیطرف علاقہ کے دیکہنے کیواسطے گیا تہا نواب شہر سے تیس ۳۰ میل رنجیت سنگہ سے ملنے آیا طرفین سے تحایف لئے دئے گئے اور دونو رئیس جب علیحدہ ہوئے اوس وقت بہت اچہا سلوک آپسمین تہا سنہ ۱۸۰۶ء مین رنجیت سنگہ نے جہنگ کو زیر کرکے پہر

[*] دیکہو حال خاندان صادق محمد خان بادوزئی کا +

ملتان کی طرف کوچ کیا اور شہر سے شمال کیطرف بیس میل کے فاصلہ پر مقام مہتم مین وارد ہوا نواب کو سردار
سکہہ سے لڑنے کی خواہش نہ تہی اور رنجیت سنگہ کو ستر ہزار روپیہ دیکر رخصت کیا رنجیت سنگہ نے بیش بہا خلعت
نواب کو دیا اور مراجعت کی احمد خان سیال رئیس جہنگ نے جسکو رنجیت سنگہ نے نکال دیا تہا ملتان مین
پناہ لی اور مظفر خان نے اوسکو آدمیون اور روپیہ کی مدد دی جسکے ذریعہ سے احمد خان نے بہت سا علاقہ
سابق اپنا پہر لے لیا اگرچہ وہ سردار فتح سنگہ کالیانوالہ کو جو متصرف تہا بالکل نکال نہین سکا عبدالصمد خان
رئیس بادوزئی شکست یافتہ نے جسنے لاہور مین پناہ لی تہی رنجیت سنگہ کو ۱۸۰۷ء مین ملتان پر فوج کثیر
سے یورش کرنے کی ترغیب دی شہر کے کسیقدر حصہ پر تصرف کیا گیا لیکن سکہون نے ہرطرح سے جہد کیا
مگر قلعہ کو نہ لے سکے اور فتح سنگہ کالیانوالہ کی معرفت ایک عہد کیا گیا اور مہاراجہ بہت سا روپیہ لیکر واپس گیا؛
اس سال مظفر خان نے ہمیشہ کے جنگ وجدل سے تہک کر نوابی اپنے پسر سرفراز خان کو دیدے اور خود حج
مکہ کو چلا گیا اوس سفر مین مظفر خان کو بہت مشکلات پیش آئین عربون نے اوسکے جلوس کی شان وشوکت
دیکہکر جماعہ کثیر مین حملہ کیا اور مظفر خان نے بہت سا روپیہ دیکر مخلصی حاصل کی مظفر خان چودہ ماہ باہر رہا اور
آخر ۱۸۰۸ء مین تہوڑے عرصہ بعد مظفر خان کی مراجعت کے مسٹر الفنسٹن صاحب ملتان مین وارد ہوئے صاحب
موصوف شاہ شجاع الملک کی خدمت مین پشاور کو جاتے تہے نواب ملتان صاحب موصوف سے بہت
مہمان نوازی سے پیش آیا اور یہہ خواہش ظاہر کی کہ سرکار انگریزی اوسکو اپنی حمایت مین لے لے مگر
سفیر انگلشیہ کو نواب کی اطاعت قبول کرنیکا اختیار نہین تہا اور مظفر خان نے نواب گورنر جنرل سے کلکتہ مین
خط وکتابت شروع کی اور یہہ خواہش ظاہر کیے کہ سرکار انگریزی سے موافقت رکہے ؛

۱۸۱۰ء کی شروع مین رنجیت سنگہ نے پہر ملتان کیطرف کوچ کیا رنجیت سنگہ نے تہوڑا عرصہ پیشتر خوشاب مین
شاہ شجاع سے ملاقات کی تہی اور شاہ ممدوح نے سکہون سے یہہ درخواست کی کہ ملتان کو فتح کرکے اسکو
دیدین ۱۸۰۳ء مین شاہ کی سپاہ کو مظفر خان نے شکست دی تہی اور شاہ سے آشتی کی امید مین اوس
سے کئی بار یہہ پیام کیا تہا کہ ملتان مین پناہ گزین ہو مگر شاہ شجاع کی یہہ خواہش تہی کہ شہر اور صوبہ ملتان کو

فتح کرکے اپنے پاس رکہے مہاراجہ نے شاہ کے جوکم حوصلہ تہا بہت عزت اور تعظیم کی لیکن چونکہ شاہ سے کچہہ روپیہ حاصل نہین ہوا مہاراجہ نے عزم کیا کہ ملتان کو خود لیوے ۲۴ فروری ۱۸۱۰ء کو مہاراجہ شہر کے سامنے وارد ہوا اور دوسرے روز شہر پر تصرف کرلیا +

رئیسان قرب وجوار مہاراجہ کی اس کارروائی سے بہت گہبرا گئے محمد خان رئیس لیہ اور بہکر نے ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ اپنے علاقہ کی بچانی کے واسطے دیا اور صادق محمد خان رئیس بہاولپور نے اوسی غرض سے ایک لاکہہ روپیہ دینا کیا لیکن اوسکی درخواست منظور نہ کی گئی لیکن اگرچہ مظفر خان رئیس بہاولپور کا دوست تھا رنجیت سنگہ نے بہاولپور کے رئیس کو مجبور کرکے پانچ سو سوارون کی اوس سے کمک لی +

کچہہ عرصہ تک قلعہ پر توپ بلاکسی نتیجہ کے چلتے رہی اور پہر سرنگ لگائی گئی مگر محصورین نے سرنگ کے جواب مین کامیابی سے سرنگ لگائے اور عطر سنگہ دہاری کے توپخانہ کو اوڑا دیا عطر سنگہ معہ بارہ آدمی کے مارا گیا اور اور آدمی سخت زخمی ہوئے جنمین سردار نہال سنگہ اٹاریوالہ اور جوان ہری سنگہ نلوہ شامل تہے یہہ توپخانہ قلعہ کے ایسا پاس تہا کہ سکہہ اپنے مُردون کو نہ اوٹہا سکے اور مردون کی لاشین محصورین نے بہیج دین عطر سنگہ کی لاش پر ایک جوڑہ دوشالہ کا ڈالکر +

دیوان محکمچند شجاع آباد سر کرنیکو بہیجا گیا مگر قلعہ بہت مضبوط تہا اور لیا نہ جاسکا ۱۲ مارچ کو حملہ کردینے کا حکم دیا گیا مگر سکہون کو ہزیمت ہوئی اور بہت نقصان اونہون نے اوٹہایا اب سکہہ بیدل ہوگئے سامان خوراک لشکر مین بہت گران ہوگیا تہا دیوان محکمچند سخت بیمار تھا اور اوسکی زندگی کا اندیشہ تہا اور کئی سردار مارے گئے تہے حالانکہ قلعہ پر کچہہ بہی اثر نہین ہوا ۲۵ تاریخ کو پہر حملہ مثل نتیجہ سابق ہوا اب محاصرہ کا اوٹہانا ضرور ہوا اور رنجیت سنگہ نے نہایت قلق کے ساتہہ مظفر خان کے وہ شرایط منظور کین جو کئے تہے۔ اوس نے نامنظور کی تہین یعنے ڈہائی لاکہہ روپیہ بتیس جنگی گہوڑے اور جنگ کے وقت کمک کے واسطے سپاہ تیس ہزار روپیہ سردست منجملہ زر معہودہ لیکر رنجیت سنگہ نے ملتان سے ۱۴ اپریل کو مراجعت کی +

رنجیت سنگہ نے دیکہکر کہ میری طاقت ملتان کے فتح کرنیکو کافی نہین ہے نواب گورنر جنرل کو لکہا کہ انگریزی

فوج کی مدد دین مگر رنجیت سنگہ کی درخواست کیطرف توجہ نہین ہوئی خصوصًا اسواسطے کہ رنجیت سنگہ نے یہہ تجویز کیا تہا کہ فوج انگریزی پنجاب مین سے نہ جاوے بلکہ ستلج کے جنوب کیطرف جو ملک غیر آباد تہا اوس راہ سے جاوے شاہ شجاع نے سرخود ملتان پر یورش کرنیکی تیاری کی مگر اوس نے دانشمندی کی کہ اپنا ارادہ خود ترک کیا کیونکہ کامیابی کی کچہہ بہی امید نہ ہوسکتی تہی اب نواب ملتان کا رئیس بہاولپور سے جھگڑا ہوا جس نے اوسکے دشمنون کو پہلی لڑائی مین مدد دی تہی بہاولپور مین ایک قوی گروہ رئیس کا مخالف تہا جنکے سرغنہ فتح محمد غوری اور احمد خان تہے انہون نے اپنے آقا کو قتل کرنیکا قصد کیا مگر ناکامیاب رہے اور انہون نے علاقہ ملتان مین پناہ لی رئیس بہاولپور نے نواب سے گلہ کیا کہ سرکشون کو کیون پناہ دی مگر مظفر خان نے جسکا غصہ کم نہین ہوا تہا سرکشون کی حمایت کی اور جب اوس نے دیکہا کہ سرکش مذکور مغلوب ہوجاوینگے تو خود رئیس سے جنگ ٹہیرادیے نواب ملتان خود شجاع آباد کو گیا اور اپنی فوج کو برخلاف یعقوب محمد خان بہاولپور کے جنرل کے روانہ کیا دونو مین جنگ ہوئی داؤد پوترون کی جمعیت زیادہ تہی اور اونکا اونچا نہ اچہا تہا بہاولپور کے فوج کو فتح ہوئی اور فوج افغان شجاع آباد کو واپس آئی سنہ ۱۱ء مین مظفر خان مہر جب راج بازن سے لڑا جو اوسکے تابعین مین سے تہا مظفر خان نے اوسکا قلعہ مسمار کردیا اور اوسکے موقع پر قلعہ فیروزگڈہ تعمیر کیا نوری سنہ ۱۸۱۶ عیسوی مین سکہون نے ملتان پر ایک بے ڈہنگا حملہ کیا بہاولپور اور ملتان کو ایک قوی جمعیت سپاہ کی باج لینے کو بہیجے گئے تہی مظفر خان کیطرف سے کچھ توقف ہوا پہولا سنگہ اکالی نے بہنگ کے نشہ مین اپنے ہمراہیون کو لیکر جو شل اوسکے بہنگ سے مخمور تہے شہر پر حملہ کیا اور حملہ ایسے جوش سے کیا کہ قلعہ کے بعض بناہات پر تصرف کرلیا مگر فقیر عزیز الدین نے عذر مناسب کیا نواب نے باج جلدی دیدیا اور سپاہ سکہہ ننگیرہ کیطرف کوچ کرگئی سنہ ۱۸۱۷ء مین ایک جمعیت سپاہ سکہہ نے زیر حکم دیوان چند کے ملتان کیطرف کوچ کیا اور قلعہ پر حملہ کیا مگر اس سپاہ کو ہزیمت ہوئی اور دس ہزار روپیہ لیکر چلے گئے مگر یہہ حملہ تندی کے ساتہہ نہین ہوئے تہے مہاراجہ اپنے فوج کو جمع کررہا تہا کہ ایک بار بہت زور کے ساتہہ یورش کیجاوے اور انہون نے قسم کہائی تہی کہ ملتان کو جہان کئی بار وہ ناکامیاب ہوا تہا ضرور لیکر رہینگے سنہ ۱۸۱۷ء کے موسم سرما مین مہاراجہ ہر طرف سے رسد

اور فوج جمع کر رہے تہے اور جنوری سنہ ۱۸۱۸ء مین ایک فوج پچیس ہزار آدمی کے نام کو زیر حکم شہزادہ
کہرک سنگہ گو واقعی زیر حکم مصر دیوانچند کے لاہور سے روانہ ہوئے ستہ مین ملتان کو جاتے ہوئے خانگڈہ
اور مظفرگڈہ کے قلعہ لئے گئے اوایل فروری مین شہر پر تصرف کر لیا گیا اور قلعہ پر توپ رانی شروع ہوئے
نواب کے پاس قلعہ مین فقط دو ہزار سپاہ تہی اور قلعہ مین محاصرہ کے قابل رسد جمع نہین تہی مگر اوس نے قلعہ
کو اسطرح لڑایا کہ سکہون نے پہلے ایسا مقابلہ کبہی نہین دیکہا تہا دوسری جون تک توپ برابر چلتی رہی اور قلعہ
کے دیوارون مین دو بڑے رخنہ ہوگئے بڑی ہنگی توپ احمد شاہ دُرانی کے زمزم لاہور سے لائی گئی تہی
اور چار بار چلائی گئے اور اثر کے ساتہہ چلائے گئے تہی سکہون نے کئی حملے کئے مگر پس پا ہوتے
رہے اور ایک حملہ مین اونکے اٹہارہ سو آدمی تلف ہوئے دروازے قلعہ کے اوڑا دئے گئے مگر محصورین نے
انکے پیچہے مٹی کے دمدمے بنائے اور انپر دست بدست سکہون سے لڑتے رہے آخر کار قلعہ مین لڑنے
والے دو تین سو کے اندر رہگئے اور اون مین اکثر نواب کی قوم یا خاندان کے آدمی تہے باقی مارے
گئے تہے یا دشمن کیطرف چلے گئے تہے سکہون نے محصورین کو اپنے آقا کو چہوڑ دینے کی طمع دی اور اُن
مین سے بہت طمع مین آگئے آخر کار دوسری جون کو ایک اکالی نے جسکا نام سادہو سنگہ تہا عزم کیا کہ ۱۸۱۶ء مین جو کچہہ
بہولا سنگہ نے کیا تہا اوسے مین بہی کرون چنانچہ چند اپنے ساتہی لیکر قلعہ کے ایک بیرون پناہ کیطرف بڑے
جوش مین جا پڑا اور افغانون پر ناگاہ پہونچکر اوسپر تصرف کر لیا فوج سکہان نے یہہ کامیابی دیکہکر حملہ کر دیا اور خضری
دروازہ پر جو رخنہ ہوگیا تہا اوسپر جا چڑہے جہان بوڑہا نواب مع اپنے آٹہہ بیٹون اور قلعہ کی جمعیت کے جو بچ رہے
تہے شمشیر بدست کہڑا ہوا تہا اس نیت سے کہ جبتک جان ہیگی لڑینگے افغانون کے تلوارون سے اتنے آدمی
قتل ہوئے کہ سکہہ پیچہے ہٹے اور افغانون کی چہوٹی سی جمعیت پر بندوقین سر کین افغانون نے آواز کی کہ مردون
کی طرح آگے آؤ اور برابر کی لڑائی لڑو پہر جو بارے اور مرے مگر سکہہ ایسی دعوت کے قبول کرنیکی پروا نکرتے تہے اسجگہہ
مظفرخان سفید ریش قتل ہوا اور اپنی جان بچانی منظور نکی اور اوسی جگہہ اوسکے پانچ فرزند شاہنواز خان ممتاز خان
اعزاز خان حق نواز خان اور شاہ باز خان قتل ہوئے ذوالفقار خان فرزند مظفرخان کا سخت مجروح چہرہ پر ہوا

باقی دو فرزندان مظفرخان سرفرازخان اور امیربیگ خان نے جان بخشی منظور کے اور زنج رہے دیوان دیال نے سرفرازخان کو اپنے ہاتہی پر بیٹھا لیا اور بعزت تمام اوسکو اپنے خیمہ کو لے گیا قلعہ گیرون مین سے بہت کم جان بر ہوئے اور تمام شہر لوٹا گیا قلعہ شجاع آباد بہی فتح کیا گیا اور اوسمین سے پانچ توپین لی گئین بعد ازان ملتان کی دیوارون کی مرمت کی گئی اور ایک جماعت چہہ سو سپاہیون کے زیر حکم سردار جودہ سنگہ کلیسیہ اور دل سنگہ نہرنہ کے قلعہ مین چہوڑے گئے اور فوج سکہہ لاہور کو واپس گئے۔

ملتان کی نسبت خیال کیا جاتا تہا کہ اوس مین بہت دولت تہی اور جب مہاراجہ کا حصہ لوٹ کا فقط دو لاکہہ روپیہ ملا تو اونہون نے حکم دیا کہ سب افسر اور سپاہی اپنی اپنی لوٹ سرکار مین داخل کرین اور اگر بعد ایک تاریخ معین کے کسی کے پاس لوٹ کا مال نکلیگا تو وہ قتل کیا جاوےگا اس حکم کے جاری ہونے پر قریب پانچ لاکہہ روپیہ کے خزانہ سرکاری مین داخل کیا گیا مگر ملتان کی لوٹ دو کروڑ روپیہ کے اندازہ کی گئی تہی +

نواب مظفرخان معہ اپنے فرزند شاہ نواز کے بہاوالدین کے مقبرہ کے پاس عزت کے ساتہہ دفن کیا گیا تہا سرفرازخان اوسکا فرزند اکبر چند سال سے نواب تہا اوسکے باپ نے دربار کابل سے اوسکی جانشینی کی منظوری حاصل کرلی تہی دیوان چند اوسکو اسیر کرکے لاہور لے گیا اور مہاراجہ اوسکے ساتہہ اچھی طرح پیش آئے اور اسکو شرقپور اور نولکہہ مین جاگیر دی جو متعاقب پنشن نقد سے مبدل کی گئی ذوالفقار خان کو بہی پنشن ملی پہلے پہلے سرفرازخان کی لاہور مین سخت حراست رہی مگر جب مہاراجہ کا زور ملتان مین بخوبی ہوگیا سرفرازخان کو کہلی آزادی رہی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ ہمیشہ اوسکا لحاظ کرتے اور دوستانہ سلوک کرتے رہے +

۱۸۴۸ء مین سرفرازخان کا رسوخ سرکار انگریزی کیواسطے اسطرح مفید ہوا کہ ملتانی پٹہانون نے دیوان مولراج کا ساتہہ دیا اگرچہ اسواسطے اون پٹہانون کو بہت دباؤ کی ضرورت نہ تہی ضبطی ملک پنجاب کے وقت نواب سرفرازخان کے پاس گیارہ سو روپیہ

⁂ مسٹر موکرفٹ صاحب کو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کہا تہا کہ پانچسو آدمیون کے جان بچائی گئی گر یہہ بات دروغ تہی جب آخر حملہ ہوا اوس قلعہ مین تین سو لڑنیوالے بہی نہین تہے اور اون مین سے اکثر اوس جگہہ مارے گئے جہان دیوار مین رخنہ ہوگیا تہا۔

+ ملتان کی لوٹ کی بابت بہت سے قصہ کہے گئے ہین جنہنے لوٹا اوسکو پہلی نہین یا لڑائی مین مارے گئے یا لاولد مرے یا افلاس مین مرے +

کی جاگیر تھی اور چھ ہزار سات سو بیس روپیہ کی پنشن اونکو ملتی تھی یہہ پنشن اوسکی حین حیات بحال رہی اور جاگیر کی نسبت یہہ حکم ہوا کہ اوسکے فرزند فیروز الدین کے نام بعد وفات نواب کے واگذار رہیگی سرفراز خان ۱۲ مارچ ۱۸۵۱ء کو آٹھہ بیٹے اور سات بیٹیان چھوڑ کر مرگیا اور فیروز الدین ۱۸۵۵ء مین مرگیا جاگیر فیروز الدین کے مرنے پر سرکار مین ضبط ہوگئی اس خاندان مین حسب ذیل پنشن دی گئی +

	روپیہ
احمد علی خان	۱۲۰۰ر
قاسم علیخان	۱۲۰۰ر
حیدر خان	۷۲۰ر
احمد یار خان	۱۴۴۰ر
جہانگیر خان	۱۶۲۰ر
عبد المجید خان	۳۰۰۰ر
عبد الحمید خان	۷۲۰ر
صادق علیخان	۳۶۰ر
شمشیر علی خان	۳۶۰ر

عبد المجید خان شاہ نواز خان کا ایک ہی فرزند ہے اوسکی مان قوم بابان زئی سے عبد الکریم خان کے بیٹے تھے جو کسیوقت ناظم ڈیرہ جات کا تہا اور وہ وزیر شاہ ولی خان احمد شاہ درّانی کے وزیر کا بہائی تہا عبد المجید خان کی لاہور مین بہت عزت اور لحاظ ہے اور وہ میونسپل کمیٹی کا ممبر اور انریری مجسٹریٹ ہے شہر کے رفاہ کے واسطے جو تجویزین کیجاتی ہین اون مین وہ بہت توجہ اور چُستی سے مصروف رہتا ہے اور اوسکے فیصلون کے انصاف سے لوگ اوس سے بہت راضی ہین +

عبد المجید خان صاحب علم ہے اور طب مین بہت اچھا دخل رکھتا ہے ۱۸۶۵ء مین گورنمنٹ اعلی نے اسکو نواب کا خطاب عطا فرمایا

مخدوم شاہ محمود قریشی

۱ مخدوم بہاؤالدین ذکریا

۲ مخدوم صدر جہان

۳ مخدوم شاہ رکن العالم ابوالفتح

۴ شیخ اسمعیل شہید

۵ شیخ محمد صدرالدین

۶ شیخ اسمعیل سروری

۷ شیخ علم الدین

۸ شیخ یوسف

۹ شیخ شہوالہ

۱۰ شیخ بہاؤالدین — ۱۱ شیخ کبیر — ۱۲ شیخ قائم

۱۳ شیخ کبیر سعدی

۱۴ شیخ بہارالدین — ۱۵ شیخ قایم الدین — ۱۶ شیخ محمد ذکریا — شیخ محمد غوث

۱۸ شیخ بہارالدین

۱۹ شیخ محمد غوث — ۲۰ مخدوم بہاول بخش — ۲۱ مخدوم شیخ کبیر الدین

مخدوم شاہ محمود

حال خاندان

ملتان کے ضلع مین مخدوم شاہ محمود جو مشہور و معروف مسلمان ہین بہار الدین کے اولاد مین سے ہین رتبہ اور رسوخ

مین سب سے اول شخص ہے وہ موروثی متولی بہاء الدین اور اوسکے پوتے رکن العالم کی مزارون کا ہے اوسکے مرید
پنجاب کے جنوب مین اور سندہ مین کثرت سے ہین اور اوسکا بڑا رسوخ اور زور ہمیشہ انتظام اور ترتیب کی جانب مین
استعمال مین آتا رہا ہے بہاء الدین کوٹ کرور ضلع لیہ مین ۱۱۷۰ء مین پیدا ہوا تہا وہ اسد بن ہاشم پیغمبر صلعم کی جد کے
نسل مین سے تہا اوسکا ایک بزرگ ہندوستان مین سلطان محمود غزنوی کے ساتہہ ایک مہم مین آیا تہا اور
کوٹ کرور مین آباد ہوا تہا بہاء الدین اپنا وطن چہوڑ کر خراسان کو چلا گیا وہان وہ شہاب الدین کا طالب العلم ہوا
اور فضیلت حاصل کی بعد ازان وہ سیاحت کو گیا اور بہت برس ترکستان اور شام اور عرب مین سیاحت کرتا رہا پہر وہ
ہندوستان کو ۱۲۲۲ء مین واپس آیا اور ملتان مین اقامت کا ارادہ کیا پہلے کچہہ مخالفت ہوئی لیکن بعد ازان اوسکو
اجازت ہوئی اور اوسکی کرامتون اور پاکبازی کی شہرت ملک مین پہیل گئی اور بہت مرید اوسکے ہوئے درحالیکہ
بہاء الدین کو بہت عروج تہا شمس تبریز معہ ایک مرید کے جسکی عمر قریب پندرہ سال کے تہی مغرب سے ملتان مین وارد
ہوا شمس تبریز اپنی کرامات سے دریاے سندہ کو مصلا پر بیٹہہ کر عبور کرکے آیا تہا جب بہاء الدین نے اوسکے آنے
کی خبر سنی اوس نے ایک پیالہ دودہ کا بہرا ہوا اوسکے پاس بہیجا اس معنے سے کہ ملتان فقیرون سے لبالب بہرا
ہوا ہے اور ایک بہی اور فقیر کی گنجائش اوسمین رہنی کی نہین ہے شمس تبریز نے دودہ کو واپس کر دیا اور
ایک پہول اوسپر رکہہ دیا جس کی یہہ مراد تہی کہ میری گنجائش ضرور ہے بلکہ میری شہرت اور سب پیرون سے زیادہ ہوگی
جنہون نے ملتان کو اعزاز بخشا ہے اسپر بہاء الدین کو بہت طیش آیا اور اوس نے حکم دیا کہ کوئی شخص اس متمرد فقیر
کی کسی طرح مدد نکرے نہ اوسکو کہانیکو دے شمس تبریز کو خود کہانے کی پروا نہ تہی مگر اوسکے مرید کو بہوک لگی اور اوسنے
کچہہ کہانیکو مانگا اسپر شمس تبریز کے بلانے پر ہرنیان جنگل سے آئین اور دودہ دی گئین اونکی اعتبار کے عوض
مین پیر نے ایک کو حسب طریق محمدی حلال کیا اور لڑکے کو شہر مین آگ لانے کو بہیجا کہ اوسکا گوشت پکاوے لیکن بہاء الدین
کے حکم کا کوئی عدول نہ کرسکتا تہا اور سب نے آگ دینے سے انکار کیا بلکہ ایک حلوائی نے لڑکے کے موہنہ پر
ایک برتن دودہ کا پہینک مارا اور وہ روتا روتا اپنے مرشد کے پاس آیا اوسوقت شمس تبریز نے بآواز بلند اسطرح کہا
ای آفتاب جسکے نام سے میرا اپنا نام ہے نزدیک آجا اور اپنی گرمی دے کہ مین اپنا کہانا پکالون کیونکہ یہہ بےیقین

آدمی مجھے آگ نہین دیتے ہین چنانچہ آفتاب نیچے اوترا اور ہرنی کا گوشت پکا دیا مگر آفتاب پہر اپنی جگہہ کو واپس نہین گیا اور اتبک ملتان مین بہ نسبت دنیا کے اور مقامات کے آفتاب ایک نیزہ نزدیک تر ہے مگر باوجودیکہ مثل شمس تبریز کی بہاء الدین کو باہر سے فقیر آکر دق کرتے رہے وہ سو برس کی عمر تک پہونچا وہ ۱۲۶۶ء مین مرگیا اور بڑی عظمت اور شان سے دفن کیا گیا اور اوسکی مزار کی زیارت کے واسطے اتبک ہندوستان سے اور افغانستان سے مسلمان آتے ہین +

رکن العالم علمیت اور بزرگی اور پارسائی مین بہاء الدین اپنی جد سے کچھہ ہی کم تہا اوسکے مریدون کی تصانیف مین جو کچھہ اوسکے قول پائے جاتے ہین اوس سے معلوم ہوتا ہے اوسنے تناسخ کا مسئلہ متغیر کرکے سکہایا اوسکا یہہ قول تہا کہ قیامت کے روز بد آدمی حیوان بنکر اوٹھینگے مطابق اونکے اعمال کے جو دنیا مین اونکے تہے ظالم چیتا بنکر اوٹھیگا عیاش بکرا حریص سور اور علی ہذا القیاس شاہنشاہان دہلی کئی بار رکن العالم کے پاس آئے اور اوسکا نام تمام شمالی ہندوستان مین مشہور تہا وہ ۱۳۳۵ء مین مرگیا اور شاہنشاہ فیروز تغلق نے اوسکا مقبرہ قلعہ ملتان مین تعمیر کرایا +

رکن العالم کی وفات کے بعد ملتان مین بہت انقلاب ہوئی مگر اس پیر کے خاندان کا ہمیشہ لحاظ اور اعزاز رہا ۸۴۷ھ ۱۴۴۳ء مین سید محمد کی سلطنت کے عہد مین ملتان دہلی کے توابعات سے علیحدہ ہوگیا لایق بادشاہ فیروز تغلق کے بعد جو بادشاہ ضعیف ہوئے اونکے عہد مین ملک مین نہایت بدنظمی ہوگئی اور ملتان پر غور اور کابل کیطرف سے حملون کے ہونیکا خصوصاً خوف تہا اس حالت مین ملتان کے باشندگان نے تجویز کی کہ ہم اپنا حاکم آپ مقرر کرینگے چنانچہ شیخ یوسف تجویز کیا گیا جسکی علمیت اور بزرگی اور پارسائی کے شہرت تہی اوسکی عہد سلطنت مین بڑی رونق رہی امن رہا اور محاصل ملک کا اوس کے دانشمندانہ انتظام سے بڑہ گیا شیخ یوسف کو ایک افغان سردار قوم لنگا کی جسکی دختر سے اوسنے شادی کی تہی معزول کیا وہ سردار ملتان مین معہ تمام اپنی قوم کے اس بہانہ سے آیا کہ حاکم کو سلام کرینگے مگر خود شہر مین جانیسے پیشتر اوس نے ایک پیالہ بط کے خون کا پی لیا اوسنے حاکم کے ساتھہ کہانا کہایا مگر تہوڑی دیر کے بعد بہانہ کیا کہ میرے پیٹ مین بہت سخت درد ہے اور مقے دوا مانگی وہ دوا پیکر اوس نے قے کی اور جو خون اوس نے پیا ہوا تہا وہ قے کردیا

شیخ بہت گھبرایا اور اوس نے اوس سردار کے دوستون کو اوسکے لشکر سے بلوایا وہ آدمی بالکل مسلح آئے اور شیخ یوسف کو اونہون نے گرفتار کرکے قید کردیا اور اوس کو رنگ کو مسند پر بٹھا دیا اوس نے اپنا نام قطب الدین محمود رکھا غاصب نے اسیر کو دہلی کو بھیجدیا جہان بہلول لودی نے اوسکی بہت عزت کی بلکہ بہلول لودی نے اپنی دختر کا نکاح شیخ کے فرزند سے کردیا آئین اکبری مین لکھا ہے کہ شیخ یوسف کی حکومت سترہ سال رہی فرشتہ مین فقط دو سال لکھا ہے غالباً آئین اکبری مین جو لکھا ہے صحیح ہے کیونکہ یوسف نے ۱۴۴۳ء مین حکومت شروع کی اور جب وہ معزول ہوا تو لکھا ہے کہ دہلی مین وہ بہلول لودی کی سلطنت کے وقت مین پہونچا اور بہلول لودی ۱۴۵۱ء تک تخت نشین نہین ہوا تھا ؛

اس خاندان کا کوئی اور آدمی ملتان مین حاکم نہین ہوا مگر اس خاندان کے بہت اشخاص علمیت مین ممتاز تھے بہاء الدین شیخ یوسف کا نبیرہ جو مشہور و معروف حاجی عبدالوہاب کا لڑکا تھا مشہور فاضل اور عالم تھا وہ ۱۵۲۰ء مین حسین ارغون ناظم ٹھٹھہ کے پاس سفیر بنا کر بھیجا گیا تھا جو بادشاہ کا نائب تھا اور ملتان کیطرف کوچ کر رہا تھا لیکن سفارت کامیاب نہین ہوئی شہر کا محاصرہ ہوا اور شہر فتح کیا گیا اور لوٹا گیا اور چار سال کے بعد ملتان بہر ممالکت دہلی کا ایک صوبہ ہو گیا ؛

سکھون کی حکومت کے عہد مین ملتان کی مزارون کی جو بڑی بڑی جاگیرین تھین وہ ضبط کی گئین ؛

جب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ۱۸۱۸ء مین ملتان کو فتح کیا مہاراجہ نے بعد اوسکے تین ہزار پانچ سو روپیہ نقد مزارون کے واسطے مقرر کیا دیوان ساون مل نے تخفیف کرکے سولہ سو روپیہ کی قایم رکھی دربار کے عہد مین اراضی و نقدی ملا کر آمدنی ان مزارون کی دو ہزار تینتیس روپیہ تھی ۱۸۴۸ء و ۴۹ کی بغاوت مین مخدوم شاہ محمود سرکار کا وفادار رہا یہ بات تو سچ ہے کہ کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ سکھون کا خیرخواہ ہوتا لیکن اوسکا رسوخ اور جو خبرین اوس نے دین وہ بہت مفید ہوئین اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد جو گذارہ مزارون کا تھا وہ بحال رکھا گیا سات سو روپیہ کی اراضی بسبیل علی الدوام بشرط نیک چلنی اور سترہ سو روپیہ نقد مین حیات اوس وقت کے سجادہ نشین کے چہارم موضع سائی بابنہ جو مخدوم ۱۸۳۰ء مین آباد کیا تھا اوسکے نام بطور جاگیر ذات بسبیل علی الدوام واگذار ہوا ؛

بہاءالدین اور رکن العالم کے مزارون پر بہت سے محاصرون کی نوبت گذر چکی ہتی مگر ۱۸۴۸ء اور ۱۸۴۹ء کا محاصرہ اونکے واسطے سب سے زیادہ سخت تہا دونو مقبرہ قلعہ کے اندر واقع ہین اور محاصرین کی طرف سے جو آتشباری ہوتی ہتی اون پر ہوتی ہتی اور تقریبًا دونو ٹوٹ گئے لوکل گورنمنٹ نے دس ہزار روپیہ اونکی مرمت کیواسطے تجویز کیا لیکن گورنمنٹ اعلی نے منظور نہین کیا مگر مخدوم شاہ محمود ہمت کا آدمی تہا اور اوس نے اپنے مریدون کی امداد اور روپیہ سے اونکی مرمت کرائی اور جیسی وہ پہلی اچہی حالت مین تہی ویسے ہی بنا دیئے ✛

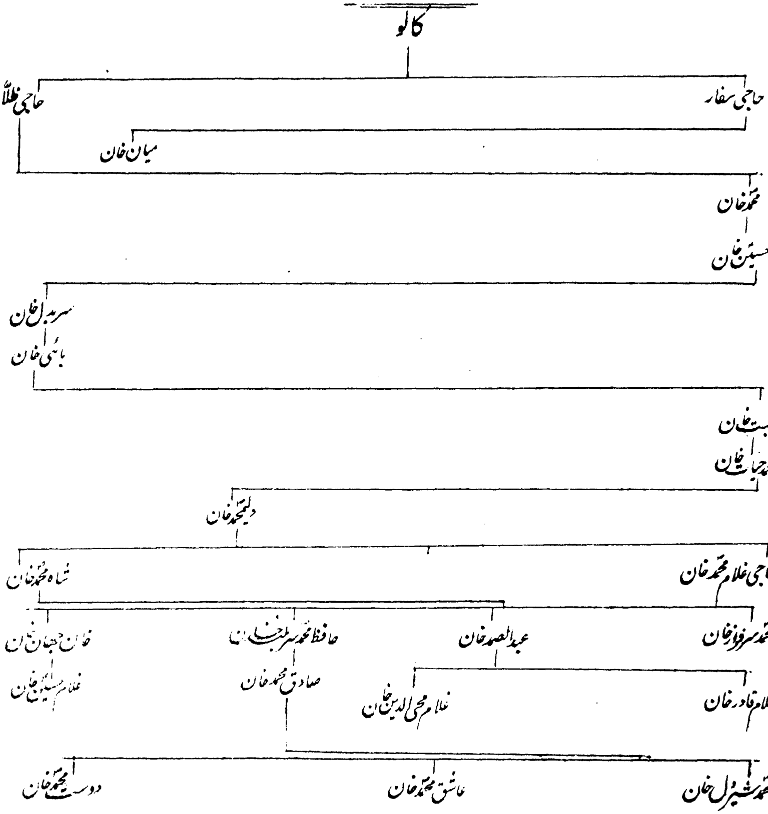
۱۸۵۷ء مین مخدوم شاہ محمود نے سرکار کی مستحسن خدمت کی وہ صاحب کمشنر کو ہر ایک واقع قابل اطلاع کے خبر دیتا رہا غلام مصطفی خان کے رسالہ کیواسطے اوس نے بیس سوار دیئے اور نئے پولیس کے رسالہ کیواسطے بہی کتنی ہی آدمی دیئے اوس نے پولیس اور پیادہ سپاہ کیواسطے بہی آدمی دیئے پچیس سوار لیکر وہ باغیون کے خلاف کرنل ہملٹن صاحب کے ساتہہ گیا لشکر کے خدمات کا کسیقدر حصہ اوس نے اپنے ذمہ لیا اور کوچ کے وقت اسباب اور باربرداری کی حفاظت کرتا رہا اوسکی موجودگی سے اوس موقع پر مفسدون پر بڑا اثر ہوا کیونکہ انہون نے دیکہا کہ اونکی اپنے دین کا سب سے زیادہ رسوخ کا آدمی اونکے برخلاف تہا جن رجپوتون کے سلاح لے لئے گئے تہے اونکی سرکشی کے موقع پر ملتان مین مخدوم شاہ محمود صاحب کمشنر بہادر کیخدمت مین معہ اپنے ہمراہیون کے واسطے حفاظت پل کی جو چہاونی کے رستہ مین تہا حاضر ہو گیا مخدوم کے مریدون مین سے کوئی مفسدون کے ساتہہ شامل نہین ہوا اور اوسکا طریق پاکپٹن کے مخدوم کے طریق کے مقابلہ مین نمایان ہے پاکپٹن کے مخدوم کے مرید مفسدہ گوگیرہ مین نمایان تہے شاہ محمود کو اوسکی خدمات کی جلدو مین تین ہزار روپیہ ملا مزار کے نام جو نقدی مقرر تہے اوس کے عوض مین ستره سو اسی ۱۷۸۰ کی جاگیر دی گئی علاوہ آٹہہ چاہات کے جو جمعی پانچسو پچاس روپیہ کے علے الدوام واگذار ہوئے سنہ ۱۸۶۰ء مین نواب صاحب نائب سلطنت ہند لاہور مین

✛ بہاءالدین کے مقبرہ کے مقابلہ مین بہادر نواب مظفر خان کی قبر ہے قریب پچاس قدم کے قریب ایک پرانا معبد ہندوؤن کا ہے جسکو نرسنگہ پوری یا پہلاد پوری کہتے ہین اس جگہہ وہ اوتار بطن کا ہوا تہا کہ جسکو نصف آدہے شیر اور آدہے آدمی کا روپ دہار کرتی ہوئی لوہے کے ستون سے برآمد ہوا اور ہرنا کس کو چیر ڈالا جو اپنے بیٹے پہلاد کو مار ڈالنے کو تہا اسواسطے کہ وہ اسکے الوہیت کو نہین مانتا تہا ✛

تشریف لائے مخدوم کو ایک باغ بہنگی والہ جسمے دیڑہ سو روپیہ سالانہ عطا ہوا +

مخدوم شاہ محمود شیخ حسن شاہ کا بیٹا تہا اور اوس کی ماں بی بی راجی صاحبہ شیخ محمد غوث کی دختر تہی جو بہاءالدین سے اونیسوین پشت مین تھا +

صادق محمد خان بادوزئی ملتان والہ



حال خاندان

قوم بادوزئی شل اور افغانون کی اپنے آپ کو بنی اسرائیل کہتے ہے اور کہتی ہےئے کہ بیت المقدس سے افغانستان مین آئی اور کوہستان غور اور فیروزہ مین آباد ہوئے اِس امر مین کہ افغانون کی اصل یہودی ہے بہت بحث

ہوئی ہے اور یہہ بحث ایسی طویل ہے کہ سوائے اوسکے ذکر کرنیکے اور زیادہ اِس امر مین اِس موقع پر نہین لکہا جا سکتا
چہرہ بشرہ مین اور اطوار مین اور مذہبی رسوم مین افغان یہودیون سے بہت مشابہ ہین اون مین یہہ رسم پائی جاتی ہے کہ
بکری کو انسان کے گناہون کے کفارہ مین جنگل مین چہوڑ دیتے ہین اور گناہ کے کفارہ مین قربانی کرتے ہین اور
اندیشہ سے نجات کیواسطے قربانیان کرتے ہین مطلع الانوار مین جو قریب سنہ ۱۶۱۵ کے تصنیف ہوئی تہی لکہا ہے کہ افغان
ابتدا مین مصر کے آدمی ہین جو بعد غارت ہونے کے فرعون کے بحر احمر مین اپنے وطن کو چہوڑ آئے اسواسطے کہ انہون نے
مثل اور لوگون مصر کی دین یہودی کو اختیار نہین کیا تواریخ شیرشاہی مین لکہا ہے کہ حضرت سلیمان کی وفات کے
بعد آصف کی سلطنت کے عہد مین شاہ بخت نصر نے یورش کی اور بخت نصر نے یوریشلم کو غارت کیا اور افغانون کو نکال دیا
جو غور اور غزنین مین آباد ہوئے اِس زمانہ مین سب افغانون کا ایسا ہی یقین ہے جو اپنے آپکو دس اسیر اقوام یہود کی
کی اولاد سمجہتے ہین سب سے اول قیس بن ایس ایک رئیس افغان نے مذہب اسلام اختیار کیا جو زیر حکم پیغمبر کے جنگ
مین لڑا اور جسکو پیغمبر نے خطاب ملک عبد الرشید کا بخشا خواہ یہہ روایت صحیح ہو یا افسانہ ہو یہہ بات تحقیق کے
جو اقوام کوہستان غور مین آباد تہین وہ بہت پہلے مسلمان ہوئین غالباً مین سنہ ۶۰۰ اور سنہ ۷۰۰ ہجری کے +
پٹہنے افغان نے سیستان - کرمان اور خراسان کے حصہ پر تاخت کی اور سلطان محمود اور شہاب الدین اور تیمور شاہ
کے عہد مین اونکو بہت طاقت حاصل ہوئی اور اون سب بادشاہون کے ساتہہ ہندوستان پر حملون مین آئے
صادق محمد کے خاندان کو حاجی زئی بادوزئی کہتے ہین اس سبب سے کہ اوسکے مورث اعلی نے سنہ ۱۶۱۰ء مین
مکہ کا حج کیا تہا جب شاہجہان نے سنہ ۱۶۳۷ء مین قندہار پر تصرف کیا محمد خان ہرات کو چلا گیا اور جبتک شاہ عباس ثانی
شاہ ایران نے سنہ ۱۶۴۸ء مین قندہار کو پہر نہ لے لیا تب تک واپس نہ آیا +
شاہجہان کے یورش کے زمانہ مین دو سدوزئی رئیس حسین خان اور اللہ داد خان جو اوس شاہنشاہ کے ساتہہ
شامل ہوئے تہے اوسکے ساتہہ ہندوستان کو چلے گئے اور ملتان کے پاس آباد ہونیکی اجازت حاصل کی جو
اوس وقت دہلی کا صوبہ تہا اونکے پیچہے بہت سے آدمی اونکی قوم کے وہان آگئے سنہ ۱۶۹۰ کے قریب محمد خان نے
ہندوستان کو جانیکا عزم کیا حسین خان سدوزئی کو جب اِس ارادہ کی خبر ہوئی اوسکو یہہ خوف ہوا کہ ملتان مین نئے

رئیس کے آنے سے میرا رسوخ اور زور کم ہو جاویگا اور اوس نے شیرک رئیس قوم ترین کو لکہا کہ علاقہ ترین سے کوہاٹ کو جاتے ہوئے اوسکو مروا ڈالے چنانچہ شیرک نے محمد خان کو ضیافت مین بلایا اور اوسکو زہر دیدیا اوسکا بیٹا حسین خان بہت کم عمر تہا اور اپنے باپ کے خون کا انتقام نہ لے سکا مگر اوسکے کچہہ رشتہ دار میان خان نے بادوزیون کو جمع کیا اور شیرک اور اوسکی قوم پر حملہ کرکے اونکو شکست دی اور اوسکے خاندان کو قتل کیا مگر خود شیرک بچ گیا اور دہلی کو بہاگ گیا اور وہان بادشاہ کی ملازمت مین نوکری حاصل کی یہان یعنے دہلی مین میان خان اوسکے پیچہے آیا اور اوس نے اورنگ زیب بادشاہ کی حضور مین اوسکو حملہ کرکے مار ڈالا جب بادشاہ کو شیرک کی دغابازی کا حال کہا گیا بادشاہ نے میان خان کو خون معاف کیا لیکن اس گستاخی کے عوض مین کہ اوسنے سر دربار اپنے دشمن کو قتل کیا وہ دہلی مین بارہ برس تک قید کیا گیا محمد خان کا بیٹا اور پوتا دونون قندہار مین رہے اور فقط ۱۷۳۸ء مین جب نادرشاہ نے دہلی کو فتح کیا ہاشم خان اوسکا پڑپوتا ملتان مین آیا چند سال کے بعد وہ قندہار کو واپس چلا گیا مگر اوسکا بیٹا محبت خان ملتان مین رہا ✤

شاہ محمد خان کیوقت تک یہہ خاندان بالکل زراعت اور کاشتکاری مین مصروف اور مشغول رہا شاہ محمد خان ہمت کا آدمی تہا اور اوس نے احمد شاہ درانی کی نوکری اختیار کی اور شاہ موصوف نے جو بہت سے مہمین ہندوستان پر کین اونمین شامل رہا ۱۷۵۲ء مین اوس نے شجاع خان صوبہ ملتان کی مدد کی جب جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ بہنگی سردارون نے اوس شہر پر حملہ کیا اور بعد سخت لڑائی کے اوس شہر کو فتح کیا شجاع خان تہوڑے عرصہ کے بعد مر گیا اور مظفر خان نے تیمور شاہ خلف احمد شاہ درانی سے مدد مانگی تیمور شاہ ملتان کیطرف عازم ہوا اور اوس شہر کو ۱۷۷۹ء مین چالیس دن کے محاصرہ کے بعد سکہون سے فتح کیا مظفر خان صوبہ مقرر کیا گیا اور شاہ محمد کو اوسکی خدمات کے بدلے مین ڈیرہ اسمٰعیل خان اور ڈیرہ غازیخان مین دس ہزار روپیہ کی جاگیر ملی تہوڑا عرصہ گذرا تہا کہ نواب مظفر خان کو شاہ محمد کے زور اور رسوخ کا رشک ہوا اور شاہ محمد نے ایسا ہی اہمین سمجہے کہ وہ ملتان سے چلا گیا اوسوقت تیمور شاہ کی فوج بہاولپور کیطرف جاتی تہی وہ اوس فوج مین شامل ہوا اور دراوڑ کے محاصرہ مین اوس نے ایسی نمایان خدمت کی کہ اوسکو بادشاہ نے ڈیرہ غازیخان اور اوسکے توابعات کا صوبہ اور قلعہ دراوڑ کا قلعدار مقرر کیا تیمور شاہ کی واپسی کے تہوڑے عرصہ کے بعد خان بہاولپور

نے قلعہ دروا ڑ پر بہی تصرف کر لیا اور ایک سال کے بعد شاہ محمد مرگیا سرفراز خان اپنے باپ کی جاگیرات پر متصرف ہوا لیکن اوسنے منکیرہ اور ڈیرہ غازیخان کی نظامت رکہنے کی کوشش نہین کی اور اوس نظامت پر عبد النبی حاکم خارج شدہ مقرر ہوا مگر عبد النبی کے ظلم شعاری کے سبب سے لوگ اوس سے بہت ناخوش ہو گئے اور چونکہ اوس نے مالیہ سرکار نہ دیا وہ معزول کیا گیا اور اوسکی جگہہ محمد خان سدوزئی مقرر کیا گیا اور صوبہ ملتان اور سرفراز خان بادوزئی کو حکم ہوا کہ نئے حاکم کی مدد کرین عبد النبی نے سخت مقابلہ کیا مگر لیہ کے متصل ایک لڑائی مین اوسکو شکست ہوئی اور اوسکا بیٹا میان عارف مارا گیا قلعہ اور قصبہ لیہ فتحیابون کے تصرف مین آیا مگر سرفراز خان شہر مین سے گذرتے ہوئے گولی سے مارا گیا تب محمد خان نے علاقہ پر قبضہ کر لیا وہ دانشمند اور نیک نیت حاکم تہا اور اوس کا پڑپوتا ڈیرہ اسمعیل خان مین نواب ہے +

سرفراز خان کی وفات پر اوسکے بہائیون عبد الصمد خان اور حافظ سربلند خان مین بلا درنگ تنازع ہوا اور عبد الصمد خان نے حکمت کرکے کل جائیداد پر تصرف کر لیا اسپر سربلند خان کابل کو اس غرض سے گیا کہ بادشاہ سے چارہ جوئی کرے اور اوسکو پانچہزار روپیہ گذارہ ملا جس مین سے چار ہزار پانسو روپیہ ملتان کے مالیہ مین سے دیا جانا مقرر ہوا یہہ بہی حکم ہوا کہ دونون بہائیون مین جائیداد برابر تقسیم کیجاوے مگر سربلند خان تقسیم کا ذکر بہی نہین سُننے کی برداشت کرتا تہا اور فقط جاگیر واقع ملتان سربلند خان کو ملی +

بڑا بہائی عبد الصمد خان مظفر خان نواب ملتان سے ہمیشہ فساد رکہتا تہا اور ۱۸۰۳ء مین بعد زوال زمان شاہ کے فتح خان بازکری کے زور کے سبب سے جو کابل مین وزیر بنا تہا رئیس بادوزئی ناظم مقرر ہوا مظفر خان کے نیت متابعت کی نہین تہی اوسنے رئیس بہاولپور کو اپنی امداد کیواسطے بلایا اور رئیس بہاولپور نے زیر حکم جیون رام اور دین محمد خان کے پانچہزار سپاہ بہیجی اس سپاہ نے اور ملتان کی سپاہ نے جو غلام مرتضی کے زیر حکم تہی عبد الصمد خان کا اوسکے قلعہ واقع دین پناہ مین محاصرہ کر لیا عبد الصمد خان کو میر عالم ناظم ڈیرہ غازیخان کی ایک ہزار سوار کی کُمک ہوپہنچی مگر اس کمک سے فقط یہہ حاصل ہوا کہ وہ زیادہ دیر تک مقابلہ کرتا رہا آخر کار حملہ کرکے محاصرین نے قلعہ کو سر کر لیا اور عبد الصمد خان لاہور کو چلا گیا وہان رنجیت سنگہ کا عروج ہوتا جاتا تہا اور عبد الصمد نے رنجیت سنگہ سے امداد چاہی کچہ تو عبد الصمد خان کے بیانات

کے سبب سے اور کچھ اپنی بلندنظری کے سبب سے رئیس لاہور نے ملتان پر کئی بار حملہ کیا اور آخر کار ملتان کو سنہ ۱۸۱۸ء مین فتح کیا مظفر خان اور اوسکے پانچ بیٹے اوس ہنگامہ مین مارے گئے +

حافظ سربلند خان کے ساتھہ ہمیشہ نوابان ملتان کی التفات اور لطف رہا تہا اور جب نوابان ملتان مارے گئی باوجودیکہ سربلند خان نے سکہون کا مقابلہ بہت بہادری سے کیا تہا رنجیت سنگہ نے اوسکو دو سو سوارون کا افسر مقرر کرکے بہاولپور کی سرحد کی حفاظت اور نگرانی کے واسطے مامور کیا سنہ ۱۸۲۱ء مین بعد فتح منکیرہ کے اوسکو دو ہزار روپیہ کی جاگیر ضلع لیہ مین ملی اور سنہ ۱۸۲۹ء تک یہہ جاگیر اوسکے پاس رہی اور اوس سال مین اوسیقدر جاگیر اوسکو ملتان مین ملی وہ مہم ملتان مین سنہ ۱۸۴۸ء ۴۹ء مین برابر وفاداری کے ساتھہ خدمت کرتا رہا اور بعدازان سنہ ۱۸۵۳ء مین مر گیا نصف اوسکی جاگیر اوسکے فرزند صادق محمد خان کے نام واگذار ہوئی +

عبدالصمد خان جو ہمیشہ جھگڑا کرتا رہتا ایسا خوش نصیب تہا اسد اللہ خان سکھر کا بلوچ جسکے پاس لیہ کے سائر کا ٹھیکہ تہا اوسکا بڑا دشمن تہا اور اون مین آپس مین ہمیشہ ایسی لڑائیان ہوتی تہین کہ ملک برباد ہو گیا اور اسد اللہ خان کو ٹھیکہ چھوڑ دینا پڑا اسواسطے کہ وہ محصول وصول نہین کرسکتا تہا تب مہاراجہ نے عبدالصمد خان کو کہا کہ کیسی اور علاقہ مین ایک جاگیر لے لی یا یہہ سائر کا آپ لیوے عبدالصمد خان نے پچھلی بات کو دونو قباحتون مین سے کم مضر سمجھکر ٹھیکہ لینا منظور کیا لیکن حقیقت مین دونو قباحتون مین سے یہہ قباحت زیادہ تہی کیونکہ دو سال کے بعد اپنی بے پروائی اور غفلت سے اور اپنے کارندون کی بد دیانتی سے دو لاکہہ روپیہ اوسکے نام نکلا اور چونکہ وہ یہہ روپیہ ادا نہ کرسکا اوسکی کل جایداد اور اوسکی جاگیر ضبط کی گئی لیکن اوسکو تین ہزار دو سو روپیہ گذارہ اوسکی وفات تک ملتا رہا جو سنہ ۱۸۵۰ء مین واقع ہوئی سرکار انگریزی نے اوسکی بیٹون کو چودہ سو روپیہ کی پنشن دی مگر چھوٹا بیٹا غلام محی الدین سنہ ۱۸۶۰ء مین گاڑی مین سے گر کر مر گیا اور سات سو روپیہ کی پنشن ضبط کی گئی سنہ ۱۸۶۰ء مین پہر یہہ پنشن بڑہا کر ایک ہزار روپیہ مقرر کی گئی +

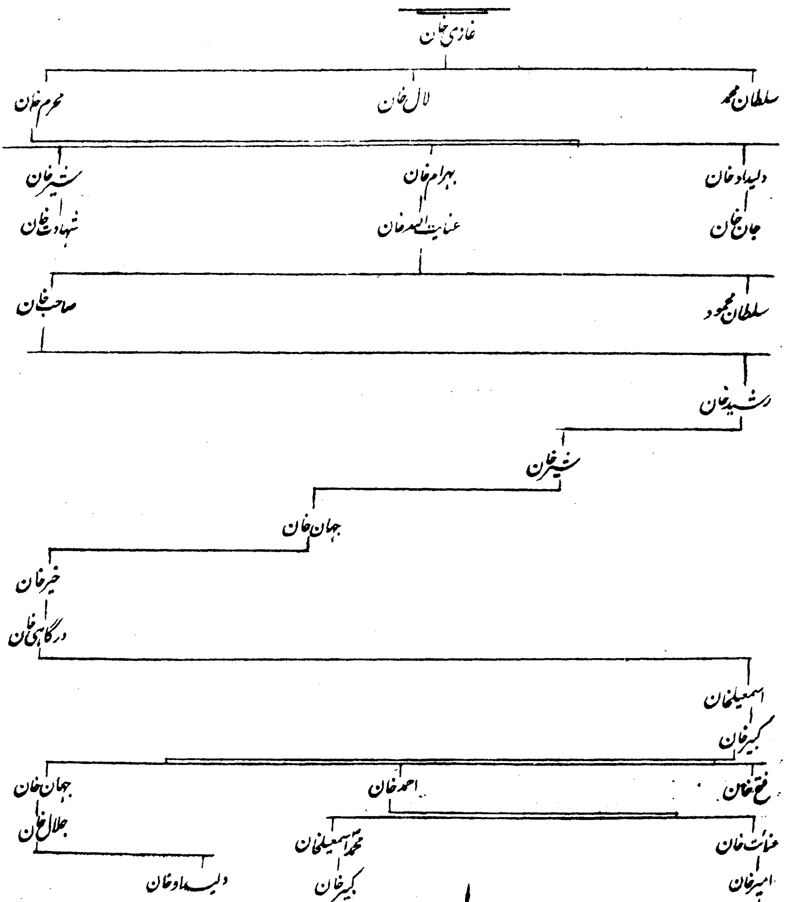
صادق محمد خان سنہ ۱۸۱۷ء مین پیدا ہوا تہا جب اوسکی عمر سولہ سال کی تہی دیوان ساون مل صوبہ ملتان نے سو روپیہ سالانہ مواجب پر اوسکو دس سوار کا افسر مقرر کیا سنہ ۱۸۳۳ء مین وہ دیوان ساون مل کے ہمرکاب گرجانی اور نشاری اور لغاری اور کہوسہ اقوام کے خلاف مہم مین گیا کہ ان قومون نے ڈہجل اور خانپور پر حملہ کیا تہا اور کالا پہاڑ مین لڑائی

ہوئی اس کے بعد صادق محمد خان سرخود افسری کے قابل سمجہا گیا اور چالیس سوار لیکر ہڑپہ کو بہیجا گیا اور اوسکے
بہیجے ہیے اسکو علاقہ کمالیہ اور سیدوالہ پر مامور کیا گیا ۱۸۳۱ء مین اوسکے اول دشمن گرچانی اور پشاریون نے میدان
مین اوترکر ملک کو لوٹنا شروع کیا صادق محمد خان اوسکے مقابلہ پر گیا اور اونکو پہاڑون کے اندر بہگا دیا ان
اقوام کا اس معرکہ مین بہت نقصان ہوا نومبر ۱۸۴۳ء مین مہاراجہ شیر سنگہ کے قتل کے بعد جو بدنظمی ہوگئی تہی قوم کٹہ نے
سیدوالہ اور ست گہرہ اور حویلی کے علاقون کو لوٹنا شروع کیا تہا صادق محمد خان نے اونپر حملہ کیا اور اون کو
شکست دی ستمبر ۱۸۴۴ء مین دیوان ساونمل مارا گیا تہا اور اوسکے بیٹے دیوان مولراج نے صادق محمد خان کو کامل
ملکی اور جنگی اختیار دیکر کمالیہ کو بہیجا ۱۸۴۵ء مین وہ فتح خان ٹوانہ کے مقابلہ پر بہیجا گیا تہا جس نے پائندہ خان خوانخکزی
اور اوسکے فرزند سکندر خان اور عاشق محمد خان علزئی والد غلام حسین خان سفیر معینہ دربار کابل کو قتل کر دیا تہا
اور صوبہ ڈیرہ اسمعیل خان کے نظامت زبردستی لی تہی مگر صادق محمد خان کو جلدی اپنے علاقہ کو واپس آنا پڑا
اسواسطے کہ ستلج کی لڑائی کے قریب مسلمان اقوام کہرل اور فتیانہ سرکش ہوگئے تہین کرم نراین دیوان مولراج
کا بہائی صادق محمد خان کے سپاہ کے ساتہہ تہا اور اقوام مذکور منتشر کی گئین بہت آدمی اس قوم کے مارے گئے جنہین
ایک شخص ولیداد تہا یہہ شخص بہاول فتیانہ کا بڑا بہائی تہا جو ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین مادام الحیات قید ہوا تہا +
جب ۱۸۴۸ء مین ملتان مین فساد شروع ہوا اور مولراج نے سب اپنے افسرون سے اپنی اپنی متبرک کتابون پر قسم
کہلوائی صادق محمد خان اور اوسکے باپ نے قسم کہانے سے انکار کیا آوادل موقع پر میجر اڈورڈس صاحب کیخدمت مین
جاکر حاضر ہوئے اور کل لڑائی مین وفاداری کے ساتہہ خدمت دیتا رہا اوسکو جو علاقہ سے واقفیت تہی اوس
واقفیت سے انجنیر اور کوارٹر ماسٹر جنرل کے محکمون کو بہت فائدہ ہوا اور میجر نے پیر اور میجر نیپیر صاحب اور میجر جنرل
وش صاحب نے بہت اچہی طرح سے تصدیق کیا کہ صادق محمد خان نے سرگرمی سے بہت قدر کے قابل خدمت
کی مگر صادق محمد خان نے جو وفاداری کی اوسکی وجہ چندان یہہ نہین تہے کہ سرکار لاہور یا سرکار انگریزی سے اسکو
الفت تہی بلکہ اس سبب سے کہ دیوان مولراج سے اوسکو بہت نفرت تہی یہہ ناظم یعنے دیوان مولراج اپنے باپ سے
اور ہی طرح کا آدمی تہا اور اگرچہ یہہ نہین کہا جا سکتا کہ اوسکو لیاقت نہ تہی لیکن وہ طامع بہت تہا دیوان مولراج

کو فقط ہنو دپر اعتبار تہا اور اِس سبب سے جب موقع معقول ملا جو پٹہان اوسکی ملازمت مین تہی انہون نے اوسکو چہوڑ دیا
صادق محمد خان کو لڑائی کے ختم ہونے پر دو ہزار روپیہ کی پنشن علاوہ خلعتون اور قیمتی عطیات اور ایک باغ واقع ملتان
کے ملی اور جو اعزاز اوس نے خوبی کے ساتہہ پیدا کیا تہا عزت کے ساتہہ اوس نے ملازمت کو ترک کر دیا +

جب ۱۸۵۷ء مین مفسدہ شروع ہوا صادق محمد خان لاہور مین تہا اور اوس نے سرکار کی خدمت کرنیکو مستعدی اپنی گذارش
کی ملتان کو پیشتر اوسکے نام حکم جا چکا تہا کہ سو سوار خدمت کیواسطے بہرتی کرے مگر چونکہ وہ ملتان مین نہین تہا وہ سوار حاجی
غلام مصطفی خان نے بہرتی کئے جب صادق محمد خان جنوب کیطرف واپس گیا وہ کرنل ہیملٹن صاحب کے ساتہہ گوگیرہ کے
مفسدون کے مقابلہ پر گیا جو لڑائی ہوئی صادق محمد خان اوس مین موجود تہا اور اوس نے بیڑون کے بنانے مین اچھی
خدمت کی جسکے ذریعہ سے دریائے راوی کو عبور کیا گیا ۱۸۶۰ء مین وہ انکم ٹکس کی تشخیص کے واسطے ملتان مین اسیسر مقرر کیا گیا
تہا اور اِس خدمت کو اوس نے دیانتداری اور دانشمندی سے انجام دیا اوسکی پنشن کے بدلے مین اوسکو باغ محمد خان والہ
بسبیل علی الدوام عطا کیا گیا اور رسول آباد اور کوٹ ملک مین اوسکو حین حیات جاگیر ملی اور ایک چاہ بہاولپور مین ملا اِن سب
کی جمع دو ہزار نو سو سینتیس ۲۹۳۷ روپیہ تہے جب انکم ٹکس کی تشخیص ختم ہو گئی صادق محمد خان شجاع آباد کا تحصیلدار مقرر ہوا
اور پہر اور تحصیلون مین اوسکی تبدیلی ہوتی رہی اِس خاندان کے فقط ایک اور شخص غلام حسین کو سرکار کی
نوکری ملی +

محمد اسمعیل خان سیال



حال خاندان

جھنگ کی سیال ایک بڑی پرانی مسلمان قوم ہے اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت تک اوس ملک مین جو دریائے

جناب پر واقع ہے اِس قوم کو بڑا زور تہا ابتدا مین یہہ قوم راجپوت تہی اور اونکا مورث اعلی رائی شنکر دہارانگر مین رہتا تہا جو نور پور اور الہ آباد کے بیچمین ہے رائے شنکر قریب سال بارہ سو تیس ۱۲۳۰ کے جونپور کو چلا گیا اور اوسکی وفات پر اوسکے خاندان کے مختلف شاخون مین بڑے تنازع اور فساد ہوئے اور اوسکا بیٹا سیال سنہ ۱۲۱۵ء مین سلطان علاء الدین کی سلطنت کے عہد مین جونپور سے پنجاب کو چلا آیا دو برس پیشتر پنجاب پر مغلون نے تاخت کی تہی معلوم ہوتا ہے کہ ممالک زیرین کی بدنظمی کے سبب سے بہت راجپوت خاندان پنجاب کو چلے آئے اور وہان کسی نے پہلے کسی نے پیچہے دین محمدی اختیار کر لیا ان خاندانون مین اقوام کہرل ٹوانہ گہیبہ چدرآ اور پنوار سیالون کے مورث تہے ⁂ سیال اچہی جگہہ مین آباد ہونے کی تلاش مین پاکپٹن کو گیا اوسوقت اوسکا نام اجودہن تہا اور وہان مشہور معروف مسلمان بزرگ بابا فرید شکر گنج رہتا تہا سیال معہ اپنے کل خاندان کے بابا فرید کی تلقین سے مسلمان ہو گیا اور پہر سفر اختیار کر کے سیالکوٹ مین پہونچا جو بڑی پرانی بستی راجپوتون کی تہی اور وہان اوس نے ایک قلعہ تعمیر کیا مگر سیال تہوڑے عرصہ کے بعد سیالکوٹ سے چلا گیا اور ساہیوال علاقہ ضلع شاہ پور مین اوس نے سوہاگ دختر بہاو خان مسکین سے شادی کی جس سے اوسکو تین بیٹے پیدا ہوئے ✱ جنکے نام بہرمی کوہلی اور مہانی تہا ان مین سے ہر ایک کے نام سے سیال کی قوم کے فریق نامزد ہین کوہلی اپنی قوم کو چولستان اور کچہی کو لے گیا جو اوسوقت آباد نہین تہی اور کئی پشتون تک اوسکی قوم وہان گلہ بانی کرتی رہی ✤

مہیال نے جو سیال سے چہٹی پشت مین تہا سنہ ۱۴۳۰ء کے قریب قصبہ منکیرہ آباد کیا جو بعد ازان بہت مشہور جگہہ ہوئی اور اوسکے پڑپوتے مل خان نے سنہ ۱۴۶۲ء مین جہنگ سیال کو آباد کیا چار سال کے بعد وہ لاہور کو طلب کیا گیا تہا اور اوسکو علاقہ جہنگ وراثت مین دیا گیا اِس شرط پر کہ بادشاہان مغلیہ کو مالیہ دیتا رہے دونو مل خان اور اوسکا فرزند دولتخان

⁂ ٹوانہ اور گہیبہ اور سیال قومون کے اصل ایک ہے رائے شنکر کے تین بیٹے تہے جنکے نام سینو ٹیٹو گہیو تہے سینو کی اولاد سیال ٹیٹو کی اولاد ٹوانہ اور گہیو کی اولاد جو سب سے چہوٹا تہا گہیبے ہین ✤

✱ روایت اسطرح ہے کہ بہرمی اور کوہلی اور مہانی طفولیت کے عہد مین آپسمین ایک مٹی کی گاے بنا کر کہیل رہے تہے بہرمی کرسان مالک گاو کا بنا مہانی چور بنا جس نے گائی کو چرایا اور کوہلی رئیس تہا اور قوم پر حاکم بنکر تجویز اوس نے کی بس لڑکین کے کہیل سے آئندہ یہہ فال نکلی کہ سیال کے قوم مین رئیس کوہلی کی اولاد مین سے ہوئے بہرمی کے اولاد فقط کاشتکار رہے اور اگر کوئی بہینس یا مویشی آوارہ ہوئی تو عموماً پتہ مہانی فرقہ مین لگ جاتا ہے ✤

دولتمند اور فیاض رئیس تہے اور اونکے وقت مین اس علاقہ کی ترقی ہوئی غازیخان دولتخان کے فرزند نے قلعہ چوترہ بنایا اور اوسکے عموزاد بہائی کہیوہ خان نے قلعہ کہیوہ بنایا جہنگ سے دس میل شمال کیطرف ہے +

جلال خان جو تہا رئیس جہنگ کا اپنے بہتیجے پہاڑ خان کے ہاتہہ سے قتل ہوا تہا جس نے اوچ مین پہاڑ پور آباد کیا تہا جلال خان کے پوتے فیروز خان نے اِس خون کا بدلہ لیا اوس نے پہاڑ پور پر قبضہ کر لیا اور کل اولاد پہاڑ خان کو اسیر کر کے اونکو قتل کر دیا بعد ازان کبیر خان - جہان خان - غازیخان - سلطان محمود خان - لال خان اور محرم خان ایک بعد دوسرے کے رئیس ہوئے ولیداد خان سترہوان رئیس سب مین زیادہ مشہور اور صاحب طاقت ہوا اوس نے رئیس میرک شور کوٹ - کوٹ کمالیہ - اور کہیوہ کے اسلحہ چہین لئے اور اونکو خدمت کے عوض مین جاگیرین دین بہت سے قطعات افتادہ اراضی کے تردد کئے گئے اور اپنے دانشمندانہ اور زور آور حکومت سے بار کو قزاقون اور چورون سے صاف کر دیا سرکار لاہور نے جسکا وہ مطیع رہا اگرچہ وہ بلا ضرر اطاعت ترک کر سکتا تہا اوسکو قلعہ اور علاقہ چنیوٹ عطا کیا اور اسیطرح اوسکے تصرف مین بہت سا علاقہ مابین راوی اور چناب کے نیڈ داد نخان کے شمال کیطرف اور چناب اور جہلم کے مغرب کیطرف منکیرہ تک رہا ولیداد خان ۱۷۴۷ء مین مرگیا اور اوسکے پیچہے اوسکا بہتیجا عنایت اللہ خان اسکا جانشین ہوا اوس نے اپنے عموزاد بہائی شہادت خان کو اپنا وزیر مقرر کیا دو برس تک دونو مین آپسمین گرمجوشی سے محبت اور دوستی رہی بعد ازان ان مین تنازع ہو گیا اور شہادت خان نے عنایت اللہ خان کے مقابلہ مین لڑائی کی لیکن اوسکو کامل شکست ہوئی اور قادر پور کے دریا کے پار بہاگ گیا لیکن شہادت خان بیدل نہین ہوا اور اوس نے اور سپاہ جمع کی اور عنایت اللہ خان پر حملہ کیا لیکن اوسکو پہر شکست ہوئی اور وہ مارا گیا عنایت اللہ خان کی قوم کے بہت سے آدمی شہادت خان کے جانبدار ہو گئے تہے اور جو آدمی اوسکی قوم کے سید پور مین تہے اون مین سے چالیس چیدہ آدمی اوسکو اسیر کر کے لے گئے لیکن چھ ماہ کے بعد اوسکو چہوڑ دیا عنایت اللہ خان بہادر اور خوش نصیب جنرل تہا اور بیان کیا گیا ہے کہ اوسنے بائیس لڑائیان جیتی تہین اِن مین سے بڑی عظیم لڑائیان رئیسان ملتان کے مقابلہ مین رہین جو علاقہ جہنگ پر دست درازی کرتے تہے اور وہ لڑائیان جنکے ذریعہ سے اوس نے سرداران بہنگی سے چنیوٹ کو واپس لے لیا +

عنایت اللہ خان ۱۷۸۷ء مین مرگیا اور اوسکے فرزند سلطان محمود کی حکومت جو کسی لایق نہین تہا بہت عرصہ تک قایم نہین رہی عنایت اللہ خان کا ایک فرزند کنیز سے تہا جسکا نام صاحب خان تہا صاحب خان نے قرآن پر قسم کہائی تہی کہ سلطان محمود کا فرمانبردار رہونگا مگر وہ سرکش ہوگیا اور اوس نے سلطان محمود کو قلعہ چنیوٹ مین قید کر لیا اور اسکو قتل کردیا مگر تہوڑے ہی عرصہ کے بعد صاحب خان خود عمر خان کے گہر مین جہان وہ اپنی شادی کرنے گیا تہا قتل کیا گیا اسکے بعد کبیر خان جہنگ کا رئیس ہوا جو اسمعیلخان کا بیٹا تہا جہان خان کی وفات پر اصلی شاخ رئیسان جہنگ کے ریاست ختم ہوگئی تہی کبیر خان کے رئیس ہونیسے پہر اصلی شاخ کی حکومت قایم ہوئی کبیر خان مزاج کا حلیم اور آسایش اور امن پسند تہا اور اوسکی قوم کو اوسکے ساتہہ بہت محبت تہی گیارہ سال کی حکومت کے بعد اوس نے ریاست کو ترک کیا اور ریاست اپنے فرزند لعمخان کو دیدی احمد خان سیال رئیسون مین اخیر رئیس تہا اس زمانہ مین سکہون کو بہت زور حاصل ہوگیا تہا اور کرم سنگہ دو نوا ایک بہنگی سردار نے چنیوٹ کو فتح کرلیا تہا رنجیت سنگہ نے اس قلعہ پر یورش کی جسپر جسا سنگہ کرم سنگہ کا بیٹا قابض تہا اور قلعہ کو لے لیا بعد ازان رنجیت سنگہ جہنگ کیطرف متوجہ ہوا مگر احمد خان نے ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ دینا کیا اور رنجیت سنگہ لاہور کو واپس چلا گیا یہہ واقع ۱۸۰۳ء کا ہے مگر تین سال کے بعد مہاراجہ نے پہر جہنگ پر حملہ کیا مہاراجہ کی فوج بہت تہی اور بعد کسیقدر سخت لڑائی کی قلعہ فتح کیا گیا احمد خان ملتان کو بہاگ گیا مہاراجہ نے علاقہ جہنگ سردار فتح سنگہ کالیا نوالہ کو ساٹہہ ہزار روپیہ پر ٹہیکہ دیدیا تہوڑے عرصہ کے بعد مظفر خان نواب ملتان نے ایک پٹہانون کے جمعیت احمد خان کو مدد دی اور اس سپاہ کی مدد سے احمد خان نے اس پرانے علاقہ کا بہت سا حصہ واپس لیلیا رنجیت سنگہ نے مثل سابق ساٹہہ ہزار روپیہ باج اوس سے لینا منظور کرلیا کیونکہ مہاراجہ دیگر مہمات مین بہت مصروف تہا اور جہنگ پر اُس وقت انہون نے عزم نہین کیا +

۱۸۱۰ء مین مہاراجہ نے ملتان پر یورش کی تہی جس مین وہ ناکامیاب ہی تہے اس مہم کا غصہ مہاراجہ نے احمد خان پر نکالا اوسپر یہہ شبہ کیا کہ مظفر خان کے ساتہہ موافق ہے احمد خان سراے سدہو مین اسیر ہوا مہاراجہ اوسکو لاہور مین لے گئے احمد خان کا بیٹا عنایت خان حیدرآباد واقع سندہ کو بہاگ گیا رنجیت سنگہ کو خوف ہوا کہ عنایت خان امیران سندہ کو ہمارے مقابلہ کیواسطے برانگیختہ کریگا انہون نے احمد خان کو وعدہ دیا کہ اگر وہ عنایت خان کو واپس طلب کریگا اور

اوسکو لاہور مین اپنی نیک روشی کے لئے اطمینان کیواسطے چہوڑ جاویگا توہم احمد خان کو قید سے چہوڑ دینگے چنانچہ ایسا ہوا اور احمد خان کو بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر میروال علاقہ امرتسر مین عطا ہوئی جب ۱۸۱۸ء مین رنجیت سنگہ نے ملتان کو فتح کرلیا اوسنے عنایت خان کو تین ہزار روپیہ کی جاگیر عطا کی اور جب ۱۸۲۰ء مین احمد خان مرگیا تو عنایت خان اوس جاگیر پر قابض ۱۸۲۳ء ہوا مین اس جاگیر کے عوض مین اوسیقدر جاگیر سرائے سدہو ضلع ملتان مین دی گئی اور ۱۸۳۰ء مین پہر اوس جاگیر کے بدلے مین مستانوالی علاقہ لیہ مین آدہ جاگیر دی گئی ۱۸۳۸ء مین جب عنایت خان دیوان ساون مل کیطرف سے راجہ گلاب سنگہ کے مقابلہ مین لڑرہا تہا وہ رسول پور مین مارا گیا اوسکا بہائی اسمعیلخان لاہور کو اس تردد مین گیا کہ عنایت خان کی جاگیر اوسکو ملجاوے مگر مہاراجہ کو فالج ہوگیا تہا اور گلاب سنگہ اوسکا دشمن زور مین تھا اور اوسکو فقط سو روپیہ ماہوار پنشن ملی اسمعیل خان لاہور مین چار سال رہا جب اوسکی پنشن بند ہوگئی اور پہر وہ جہنگ کو واپس چلا گیا جہان وہ اکتالیس روپیہ ماہوار پر اوقات بسری کرتا رہا جو دیوان ساون مل نے گذارہ مقرر کیا تہا ۱۸۴۸ء مین یہہ مواجب بڑہکر ساٹہہ روپیہ مقرر کیا گیا +

اکتوبر ۱۸۴۸ء مین میجر اڈورڈس صاحب نے اسمعیل خان کو لکہا کہ سرکار کیخدمت کیواسطے سپاہ بہرتی کرے اور مالیہ علاقہ کا وصول کرے اس غریب رئیس نے اس امید سے کہ وقت آگیا ہے کہ خدمت کرکے پہر نصیب میرے جاگ جاوین ایک سپاہ بہرتی کی اور دریا کے نیچے کیطرف اوترکر ایک سرکش رئیس عطا محمد کو مقام نکوکرا مین حملہ کرکے شکست دی بعد ازان جب دیوان سرشیر سنگہ اٹاریوالہ جہنگ سے گذر کر چلا گیا اور وہان ایک شخص دیوراج کو معہ ایک ہزار سپاہ کے چہوڑ گیا اسمعیلخان نے اس سپاہ پر کئی بار مختلف نتائج کے ساتہہ حملہ کیا اوسکے جمعدار پیر کمال عیسیٰ شاہ والہ نے ایک اور سرکش کاہنہ داس کو قلعہ نروکا مین اسیر کیا اسطرح اسمعیل خان جو مشہور و معروف رئیسون کی اولاد مین سے تہا سرکار کیطرف بہادری سے کہڑا ہوگیا اوسکا زور اوس ضلع مین بہت تہا اور سرکشون کے مقابلہ مین کام مین لایا گیا اور اوسکے خدمات ایسے وقت مین کہ جب یہہ مصلحت نہین تہی کہ چہوٹے چہوٹے سرکشون کے مقابلہ مین فوج بہیجی جاوے خصوصاً قابل قدر تہین +

ضبطیٔ ملک پنجاب کے بعد اسمعیل خان جہنگ کے پولیس کے رسالہ کا رسالدار مقرر ہوا مگر غلطی سے اوسکے خدمات نظر انداز

ہوئین لیکن ۱۸۵۶ء مین اوسکو چہہ سو روپیہ کی پنشن حین حیات ملی اور تین چاہ اوسکو اور اوسکی اولاد کے نام بسبیل علی الدوام واگذار کئے گئے +

۱۸۵۷ء مین اس رئیس نے نمایان خدمت کی اوس نے سوارون کی جمعیت بہرتی کرنے مین مدد دی بذات خود سرکشون کے مقابلہ مین لڑتا رہا اس خدمت اور وفاداری کے جلدو مین اوسکو پانچسو روپیہ کا خلعت عطا ہوا اور خطاب خان بہادری اوسکو ملا اور جو مواجب چہہ سو روپیہ کا پیشتر مقرر ہوا تہا وہ بڑہا کر ایک ہزار روپیہ کیا گیا اور ساڑہے تین سو روپیہ کی جاگیر حین حیات اضافہ کی گئی سن ۱۸۶۰ء مین اوسکی پنشن کے عوض مین اوسکی اپنی درخواست پر جاگیر دی گئی اسمعیلخان نے مختلف مواضعات مین اپنی پرانی زمینداری کے حقوق حاصل کرلئے مین اور اگرچہ اوسکی جاگیر حین حیات ہے لیکن سرکار اوسکی وفات پر توجہ کریگی کہ یہہ نامی گرامی خاندان افلاس مین مبتلا نہ ہوجاوے اسمعیل خان کا بیٹا کبیر خان ذیلدار ضلع جہنگ مین مقرر ہوا +

جہان خان برادر احمد خان کو جو اسمعیل خان کا عمو ہے چند پروانہ اور ڈہی ٹہٹی مین آٹہہ سو اٹہاسی روپیہ کی جاگیر جو رنجیت سنگہ نے اوسکے باپ کو دی ہوئی تہی سرکار انگریزی نے حین حیات واگذار رکہی +

کرنل بدری ناتہہ سردار بہادر

کرنل بدری ناتہہ سرکار سکہہ کے اون ملازمون مین سے تہا جو سرکار انگریزی مین ملازم ہوگئے کرنل بدری ناتہہ کا باپ کشمیر کا متوطن تہا او صدی رواں کے آغاز مین کشمیر سے پنجاب کو آگیا تہا سنہ ۱۸۱۲ء مین بدری ناتہہ مہاراجہ کی فوج مین سپاہی ہوکر ملازم ہوا تہا اور درجہ بدرجہ ترقی پاتا گیا تاوقتیکہ سنہ ۱۸۳۵ء مین وہ منصب کرنیلی پہونچا اور یہہ منصب اوسکو جنگ دوم سکہان تک حاصل تہا اپنی ملازمت کے ایام مین اوس نے بہت لڑائیان دیکہین اور سوات اور پشاور ہزارہ یوسفزئی بنون ٹیرہ اور بہت سی لڑائیون مین موجود تہا بدری ناتہہ مدت تک سرحد پر مامور رہا تہا اور چہہ سال قلعہ ڈیرہ اسمعیلخان اور ٹانک مین مامور رہا تہا سنہ ۱۸۳۴ء مین جب سردار ہری سنگہ نلوہ نے پشاور کو سرداران بارکزئی سے نہایت شجاعت کے ساتہہ فتح کیا تہا بدری ناتہہ اوس سردار کے ساتہہ تہا سنہ ۱۸۴۴ء مین بدری ناتہہ معہ رجمنٹ کٹار کہی اور تہوڑے سی جمعیت گورکہون کی زیر حکم دیوان مولراج دیوال والہ کے ہزارہ مین مامور تہا +

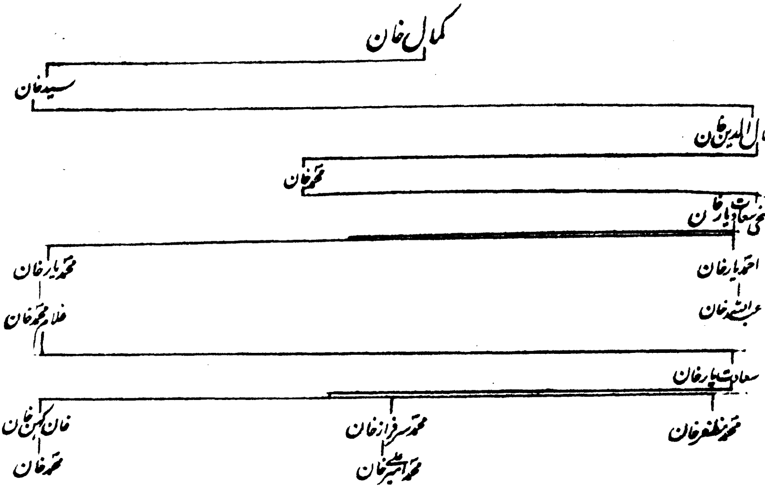
سنہ ۱۸۴۶ء مین بدری ناتہہ میجر ہنری لارنس صاحب بہادر کے ہمرکاب کشمیر کو گیا تہا جہان شیخ امام الدین سرکش ہوگیا تہا اور سال آئندہ میجر اڈورڈس صاحب کے ساتہہ بنون کو گیا تہا +

ملتان کے محاصرہ کے کل ایام مین کٹارکہی پلٹن کے ساتہہ بدری ناتہہ خدمت کرتا رہا اور بعد لڑائی کے ختم ہونیکے اوس کمانڈ پر رہا جب نیا پولس بہرتی ہوا تو اوس نے نوکری چہوڑ دی کرنل بدری ناتہہ لایق اور بہادر افسر تہا اور جو فوج اوسکے زیر حکم تہی اوسکا انتظام ہمیشہ اچہا رہا سنہ ۱۸۵۷ء مین قلعہ ملتان اور میگزین اور خزانہ اوسکی پلٹن کے سپرد رہے اور اوسکی پلٹن مین سے متفرق جمعیت سرکشون کے مقابلہ مین بہادری اور تعریف کے ساتہہ لڑتی رہین +

سنہ ۱۸۶۱ء مین جب سرکار نے اوسکا استعفا منظور کیا تو اوسکو تین ہزار چہہ سو روپیہ پنشن عطا کی اس پنشن مین الوس بہادری داخل تہی جو سنہ ۱۸۵۸ عیسوی مین اوس کی بہادری کے جلدو مین عطا ہوئی تہی +

کرنل ہدری ناتہہ کے وفات کے بعد اوسکے بیوہ کے واسطے سرکار نے گذارہ مقرر کر دیا +

محمد سرفراز خان کھرل



حال خاندان

قوم کہرل جسکا سرفراز خان متوفی مسلم سرگروہ تہا اپنے اصل راجپوت بتاتی ہے اور اپنا شجرہ نسب راجہ کرن چند بنسی تک پہونچاتی ہے جو مشہور بادشاہ ہستناپور کا تہا کہرلون کی بڑی بستیان ضلع گوگیرہ کے جنگلون مین ہین جہان پانی بہرا رہتا ہے جہنگ مین بہی بہت کہرل ہین اور اونکے قریب چالیس دیہات شیخوپورہ کے گرد و نواح مین ہین سب زمانون مین جہانتک حال معلوم ہے کہرل ہمیشہ شورہ پشت اور درخوش سیرت اور سارق قوم رہی ہین کسی کی حکومت کی اونکو برداشت نہین ہے اور لڑای جہگڑہ اور لوٹ کہسوٹ مین خوش رہتے ہین اور مسلمان قومون سے وہ زیادہ متعصب ہین اور ہندؤن کی حکومت کو اونہون نے نہایت استکراہ سے قبول کیا اور دیوان ساونمل اور سکہہ اونکو نہایت دقت سے قابو مین رکہتے تہے کیونکہ جب کبہی سپاہ نظام اونکے برخلاف بہیجی جاتی تہی وہ گہنے

جنگلون اور دلدلون مین بہاگ جاتے تہے جہان اونکے پیچہے پہونچنا دشوار تہا ایک بار ۱۸۵۷ء مین انہون نے سرکار انگریزی کے عہد مین بغاوت کی اور جو تادیب اور سرزنش اونکے اوسوقت ہوئی کم سے کم چال کے پشت کیواسطے کافی ہو گئی ✤

کمال خان اس قوم کا پہلا آدمی تہا جسکا حال اچہی طرح دریافت ہو سکا ہے اوس نے سولہوین [۱۶] صدی مین کوٹ کمالیہ آباد کیا جو جہنگ سے قریب چالیس میل کے جنوب کیطرف ہے جہنگ مین سیال رہتے تہے جنکو کہرل اپنے قریبی بناتے ہین مگر جنکے ساتہہ وہ ہمیشہ لڑتے رہتے تہے سیال اس قرابت کے دعوی کو پسند نہین کرتے تہے اور ان دونون قومون مین بعض بعض سخت فساد اس قرابت کے دعوے کے سبب سے پیدا ہوے تہے ایک مرتبہ ایک شاہزادہ دہلی کا جسکا نام فراموش ہو گیا ہے کمالیہ مین آیا جہان سعادت یار خان حاکم تہا وہ شاہزادہ سعادت یار خان کی خوبصورتی اور شجاعت اور مردانہ وضع کو دیکہکر ایسا خوش ہوا کہ شہزادہ نے خیال کیا کہ کہرلون اور سیالون کا فساد اون مین شادی کے ذریعہ سے مٹا دے اور یہہ تجویز کی کہ غازیخان آٹہوان رئیس جہنگ کا اپنی دختر کو سعادت یار خان کے ساتہہ منسوب کردے رئیس جہنگ اس تجویز سے حد سے زیادہ طیش مین آیا اور جو شخص پیام لیکر گیا تہا اوس کمبخت کو اوس نے مار ڈالا اسکے عوض مین شہزادہ کے ہمراہیون نے اوس رئیس کو مار ڈالا ✤

ایک اور نسبت کے سبب سے کہرلون پر بہت مصیبت نازل ہوئی اس قوم کی شاہی شاخ کا ایک شخص جسکا نام مرزا تہا اپنے عموزاد ایک دختر مسمات صاحبہ پر عشق مین فریفتہ ہو گیا وہ عورت بہی مرزا پر ایسی ہی شیدا تہی اگرچہ وہ عرصہ دراز سے ایک اور شخص سے منسوب ہو چکی ہوئی تہی جسکا نام خان مراد تہا جس رات کو نکاح ہونیوالا تہا اور تمام برادری کے لوگ جمع ہوئی تہے اوسکے عاشق نے اسکو اپنی چالاک گہوڑی پر سوار کرلیا اور اوسکو دہنا باد کو لے اوڑا قوم کے آدمی سوار ہو کر فوراً اونکے پیچہے دوڑے اور مرزا کو اوسکے گہر پہونچنے سے پیشتر پکڑ لیا اور اگرچہ وہ بہت بہادری سے لڑا مگر اوسکو مار ڈالا مسمات صاحبہ کو وہ گہر لیگئے اور اگرچہ اوس شخص نے جسکے ساتہہ وہ منسوب تہی اوسکی جان بچانی چاہی مگر لڑکی کے والدین نے اوسکو گلا گہوٹ کر مار ڈالا ان قومون سے اس قوم کے فریقون مین ایسے اور جہگڑے ہوئے کہ آخرکار لڑکیون کا ہونا نامبارک سمجہا گیا اور جب لڑکیان پیدا ہوتی تہین اونکو مثل صاحبہ کی گلا

گہوٹ کر مار ڈالتے تہے یہہ رسم دخترکشی کی کہرلون مین عام تہی تاوقتیکہ کرنل ہملٹن صاحب کمشنر ملتان نے انکو ترغیب دیکر یہہ رسم متروک کرا دی ✤

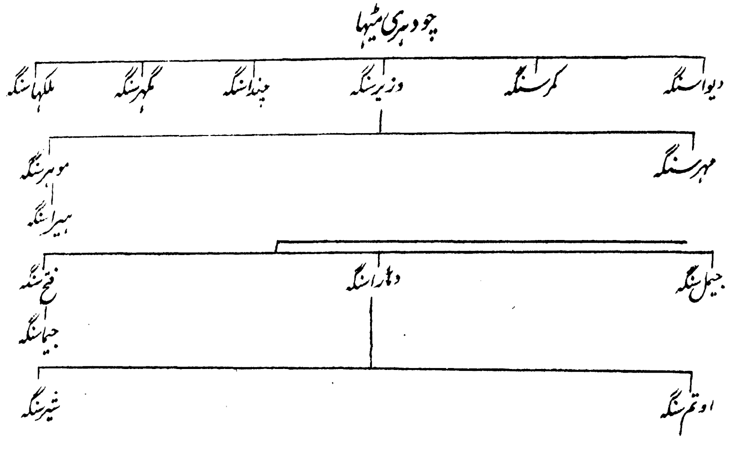
لال خان فرزند اور جانشین غازیخان جہنگ والہ کا اپنے باپ سے زیادہ سعادت یار خان سے الفت نہین رکہتا تہا رئیس کمالیہ نے لال خان کو کسی زادہ کہا تہا اور لال خان نے اپنے سیالون کو اکٹہا کیا اور کمالیہ پر کوچ کیا سعادت یار خان قلعہ مین بند ہو گیا لال خان نے اوسکو کہا کہ باہر آو باہر نکلو اور دیکہو کہ کسی زادہ تمہاری کیسی ضیافت کرتا ہے مگر سعادت یار خان اوسکے داؤ مین نہین آیا اور قلعہ سے باہر نہین نکلا اور لال خان علاقہ کہرل کو لوٹ کر جہنگ کو واپس چلا گیا ✤

ولیداد خان جو جہنگ کا تیرہوان رئیس تہا دربار مین رشد رکہتا تہا اوس نے کمالیہ پر تصرف کر لیا رئیس کو ایک جاگیر خدمت اور نوکری کے عوض مین دی اور اپنے تمام عہد حکومت مین اپنی فتح پر متصرف رہا اوسکا جانشین عنائت خان باپ تو ولیداد خان سے زیادہ فیاض تہا یا زیادہ احمق تہا کیونکہ اوس نے کمالیہ محمد یار خان اور احمد یار خان سعادت یار خان کے فرزندون کو واپس کر دیا مگر پیشت آئندہ مین کمالیہ پہر اونکے ہاتہہ سے جاتا رہا سردار کرم سنگہ نکئی نے اوسکو فتح کر لیا اور اوسکی وفات پر کمالیہ سردار رام سنگہ کے ہاتہہ مین آ گیا جو نکئی خاندان کے رقیب شاخ کا سرگروہ تہا اور جسکا باپ نار سنگہ کہرلون کے ساتہہ ایک لڑائی مین مارا گیا تہا ✤

غلام محمد خان کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ اوسکو کچہہ بہی زور نہین تہا اور اوسکا فرزند سعادت یار خان ثانی اپنی باپ سے زیادہ خوش نصیب نہ تہا تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو اوسکی جدی وراثت حاصل ہو گئی سنہ ۹۸ عیسوی مین شاہ زمان نے پنجاب پر یورش کی اور سکہہ ہر طرف بہاگ گئے مظفر خان ملتان والہ نے سمجہا کہ یہہ موقع ہاتہہ سے نہ جانے دینا چاہیئے اور اوس نے کمالیہ کی طرف کوچ کیا اور بعد ایک سخت لڑائی کے سکہون کو نکال دیا اور سعادت یار خان کمالیہ مین پہر قایم کیا گیا مگر وہ بہت عرصہ تک قایم نہین رہا کیونکہ سنہ [illegible]ء مین بعد لاحاصل لڑائی کے اوسکو رنجیت سنگہ کی اطاعت قبول کرنی پڑی اور رنجیت سنگہ نے لاہور کے ساتہہ کمالیہ کو شامل کر لیا اور سعادت یار خان ملتان کو نواب مظفر خان کی حمائت مین بہاگ گیا مگر رنجیت سنگہ نے اوسکو واپس بلا لیا اور اوسکو

چالیس دیہات کی زمینداری دی اوسکے بعد یہہ زمینداری اوسکے فرزند مظفر خان کو ملے سنہ ۱۸۱۰ع مین
مہاراجہ نے اوسکو موضع محمد شاہ عنایت کیا جو اوسکے قبضہ مین دیوان ساونمل کی عہد حکومت مین رہا +
محمد خان کا جانشین اوسکا بھائی محمد سرفراز خان ہوا جو لایق آدمی اور بہادر سپاہی تھا اوسکے پاس
اوسکے خاندان کی جاگیرین کل عہد سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگھ مین رہین مگر راجہ ہیرا سنگھ نے تین سو روپیہ
اوس مین کم کردیا اس رئیس نے مختلف اوقات مین مستحسن خدمات سرکار انگریزی کی کرین سنہ ۴۹-۱۸۴۸ع
مین جب لفٹنٹ ہربنز صاحب دریاے راوی کے راہ سے لاہور کو سفیر ہو کر جاتے تھے محمد سرفراز خان نے
اونکو ستعدی سے مدد دی دوسری جنگ سکھان مین جو سنہ ۴۹-۱۸۴۸ع مین واقع ہوئی یہہ رئیس سرکار انگریزی
کا وفادار رہا صاحب رزیڈنٹ کے حکم کی تعمیل مین اوس نے اپنی قوم کو جمع کرکے سکھون پر حملہ کیا یہہ بات قبول
ہونی چاہئے کہ اس رئیس کو سکھون سے نفرت کی معقول وجوہ تھین اوس نے سرکشون سے قلعہ تلمبہ چھین
لیا اور اپنے آدمی اوسمین حفاظت کیواسطے مامور کئے اور جب لڑائی ختم ہوئی اوسکو یہہ انعام ملا کہ پانچسو روپیہ
سالانہ پنشن اوسکو ملی اور کمالیہ کی چونگی مین سے بھی اوسکو دوسو پچہتر روپیہ سال عطا ہوا ستمبر سنہ ۱۸۵۷ع مین جب
اوسکی قوم کا جزو کثیر احمد خان کی سرکردگی مین سرکش ہوگیا محمد سرفراز خان وفادار اور خیرخواہ سرکار رہا محمد سرفراز خان
وہ شخص تھا جس نے کپتان الفنسٹن صاحب کو سب سے اول خبر دی کہ فساد ہونے کو ہے اس خبر کے دینے کے واسطے
سرفراز خان صاحب کے گھر پر رات کیوقت نصف گھنٹہ بعد دو بجے رئیسان کھرل کے بھاگ جانیکے گیا اور صاحب موصوف کو لاہور سے
مدد ملنی کا اس طرح موقع ملگیا بعد ازان اوس نے باغیون کے حرکات و سکنات کی خبرین دین اور اوسکی خبرین مفید ہین اور
جب باغی منتشر ہوگئے تو اونکی لوٹ کے واپس لینے مین بہت مدد دی ان خدمات کے صلہ مین اوسکو خطاب خان بہادر
ملا اور پانچسو روپیہ کا خلعت ملا اور پانچسو پچیس روپیہ کی جاگیر مین حیات ملی +
سرفراز خان اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ع مین مرگیا اور اوسکی جاگیرین اور پنشن بتعداد سترہ سو پچہتر روپیہ کے ضبط سرکار
ہوئین باستثناء گیارہ چاہات جنکی ایک سو ستاون روپیہ کے جو بسبیل علی الدوام
واگذار ہین محمد سرفراز خان ایک بیٹا محمد امیر علی خان چھوڑ مرا تھا +

اُوتم سنگہ نکئی



حال خاندان

علاقہ نکہ سے جو درمیان گوگیرہ اور لاہور کے ہے دو خاندان کا نام مشہور ہے ایک سردار کاہن سنگہ بہڑوال والہ کا اور دوسرا دہارا سنگہ گوگیرہ والہ کا ان دونو خاندانون مین کوئی قرابت نہین تہی مگر وہ دونو ہمسایہ تہے اور ہمیشہ آپسمین فساد اور لڑائی اونمین رہتی تہی +

کمر سنگہ چودہری میٹہا کا بیٹا دلاور اور خوش نصیب رئیس تہا اور اُسنے کوٹ کمالیہ سید والا اور علاقہ قرب وجوار پر قبضہ کرلیا اکثر اوسنے اپنا علاقہ سردار رن سنگہ بہڑوال والہ سے بچا رکہا لیکن ۱۸۰۲ء مین تہوڑا عرصہ اوسکی وفات سے پہلے سید والہ غنیم کے ہاتہہ مین آگیا وزیر سنگہ نے جو اپنے بہائی کا جانشین ہوا اوس قصبہ کو بہگوان سنگہ رن سنگہ کے فرزند سے واپس لیلیا اور دونو رئیس رقیب مین جنگ اور لڑائی ایسی ہی خصومت اور سختی سے ہوتی رہی اور ایسے ہی نتیجہ

رہے جیسے پہلے رہتے تہے بہگوان سنگہ نے اپنی تقویت کیواسطے اپنی ہمشیرہ کی شادی مہان سنگہ سوکرچکیہ کے بیٹے سے کردیے مگر اس رشتہ سے اوسکو کچھہ نفع نہین ہوا کیونکہ سنہ ۱۷۸۳ء مین سردار جےسنگہ کنہیہ نے جو مہان سنگہ سے جمون کے لوٹنے کے سبب سے اور حقیقت سنگہ کنہیہ سے دغا کرنے کے باعث سے ناراض تہا نکہ کیطرف کوچ کرکے دونو وزیر سنگہ اور بہگوان سنگہ کے علاقہ پر بلارو و رعایت قبضہ کرلیا مگر ان رئیسون کو بدلہ ملگیا کیونکہ دو سال کے بعد وہ سوکرچکیہ اور رامگڈہیہ سردارون کیساتہہ کنہیون پر حملہ کرنے مین شامل ہوگئے جب اوس بڑی مثل کی طاقت بالکل توڑدی گئی اور سردار گوربخش سنگہ ماراگیا +

سردار وزیر سنگہ کو سنہ ۱۷۹۰ء مین دل سنگہ ہیرا سنگہ بہڑوال والہ کے بیٹے نے مارڈالا مگر اوسکی موت کا انتقام ایک وفادار نوکر سردار وزیر سنگہ نے لیا جس نے دل سنگہ کو اوسکے گہر کے اندر اور درحالیکہ اوسکے خاندان کے آدمی اور قوم کے آدمی موجود تہے مارڈالا اوسکے بعد مہر سنگہ علاقہ پر متصرف ہوا اور سنہ ۱۸۰۰ء تک قابض رہا اوس سال مین رنجیت سنگہ کو اس سبب سے غضب پیدا ہوا کہ موہر سنگہ مہر سنگہ کے بہائی نے اپنی دختر پوشیدہ طور پر ایسر سنگہ کے ساتہہ منسوب کردی جو رانی مہتاب کور کا بیٹا کہا جاتا تہا رنجیت سنگہ جانتا تہا کہ وہ اوس بچہ کا باپ نہین تہا لیکن موہر سنگہ کی جرأت سے رنجیت سنگہ کو ایک اچھا بہانہ ہاتہہ آیا اور اوس نے اس خاندان کے کل علاقہ کو ضبط کرلیا فقط چار ہزار روپیہ کا علاقہ اس خاندان کے پاس رہے +

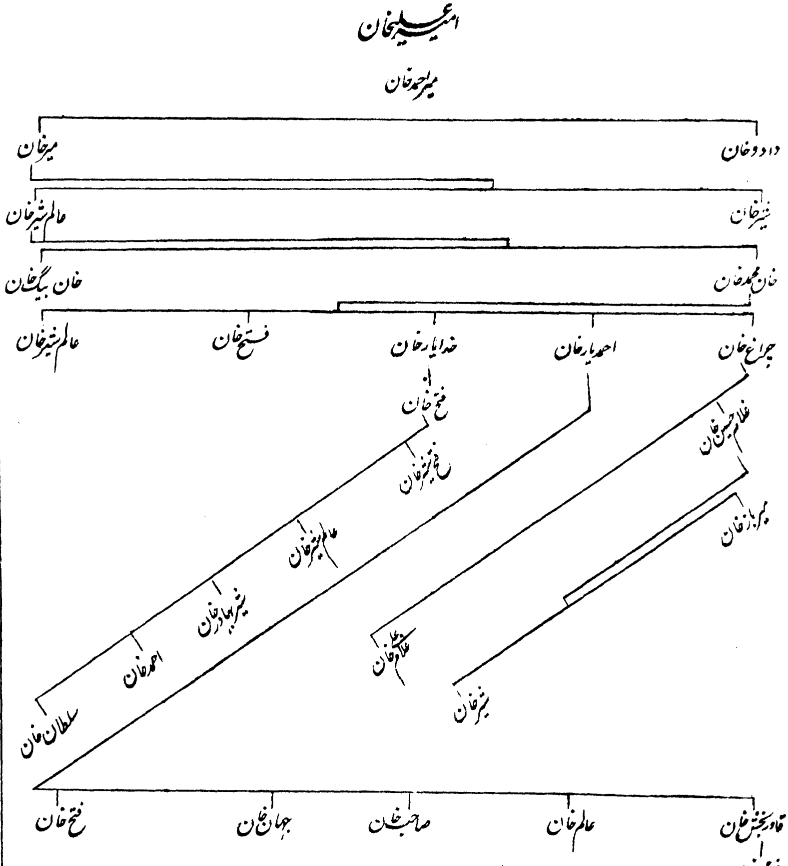
سردار مہر سنگہ سنہ ۱۸۴۳ء مین مرگیا اوسکا بیٹا دہارا سنگہ اوسکا جانشین ہوا اور فیروزپور کی لڑائی مین اسطرح نمایان رہا کہ اوس نے ایک جمعیت سوارون کی اکٹہی کرکے ہرطرف ملک کو لوٹنا شروع کیا جب امن ہوگیا اس بدوضعی کے سبب سے دربار نے اوسکے جاگیرات کو ضبط کرلیا سنہ ۱۸۴۸ء مین وہ اپنے سوارون کو لیکر راجہ شیر سنگہ سے ملتان مین جاملا لیکن وہ جلد اپنے گہر کو واپس آگیا لیکن اوسکو احمد خان مشہور رئیس قوم کہرل نے ترغیب دی اور اوس نے ستگہرہ کو لڑائی کے قابل مضبوط کرکے سرکار انگریزی کا مقابلہ کیا لیکن اوسکے دغاباز دوستون نے دہارا سنگہ کی نسبت سرکار مین خبر کردی اور سپاہ اوسکے اوپر بہیجی گئی اور دہارا سنگہ کو شکست ہوئی اور اوسکو بہت نقصان اوٹہانا پڑا بعد ازان دہارا سنگہ فوج سکہان کیطرف بہاگ گیا اور رام نگر اور گجرات کی لڑائیون مین لڑتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے کچھہ عرصہ کے

پیچھے صاحبان بورڈ کو دریافت ہوا کہ دہارا سنگہ نہایت افلاس مین تہا اور تین سو روپیہ کی پنشن اوسکے واسطے مقرر کرادی +

۱۸۵۷ء کے فساد کے ایام مین دہارا سنگہ کو اپنے پرانے دشمن احمد خان سے بدلہ لینے کا موقع ملا اس رئیس کو قوم کہرل مین بہت رسوخ تہا اور زور تہا اور بہت مرتبہ اپنے زمانہ مین بغاوت کرچکا تہا اوس نے سمجہا کہ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین لوٹ اور فساد کا موقع ایسا اچھا ہے کہ اوس وقت خاموش رہنا گناہ تہا چنانچہ اوس نے اپنی قوم کو برانگیختہ کر کے بغاوت کی اور دہارا سنگہ کو پیام بہیجا کہ اوسکے ساتہہ شامل ہو مگر سردار دہارا سنگہ کو اوس وقت اپنا تباہ شدہ گہر اور اپنی لوٹی ہوئی فصل پچہلے زمانہ کی یاد آئی اور اوس نے احمد خان کے ارادون کی سرکار مین خبر کردی پہر دہارا سنگہ میجر مارسڈن صاحب کے زیر علم جو سپاہ تہی اوسمین شامل ہوگیا اور باغیون کے مقابلہ مین لڑنیکو گیا دہارا سنگہ کئے معرکون مین موجود تہا اور اوسکا یہہ دعوی تہا کہ اوس نے احمد خان کو اپنے ہاتہہ سے گولی سے مار دیا تہا جب بغاوت فرو ہوگئی دہارا سنگہ نے مفید خبرین دین جنکے سبب سے بہت سے مفسدون پر جرم ثابت ہوا خواہ دہارا سنگہ کا طریق وفاداری کے سبب سے تہا خواہ بدلہ لینے کی نیت سے جو اوسکے خدمات تہین وہ قابل قدر تہین اور اوسکو ان خدمات کے صلہ مین پنشن مزید تین سو روپیہ سال کی اور دو گانوکس گوریان اور مہر سنگہ والہ جاگیر بسبیل علی الدوام ملی یہہ گانو پہلے اوسکے خاندان مین جاگیر مین تہے +

دہارا سنگہ نے ۱۸۶۰ء مین دو بیٹے اوتم سنگہ اور شیر سنگہ چہوڑ کر مرگیا +

ملکان ٹوانہ



حال خاندان

ایک مورث اعلیٰ سے تین قومین یعنے سیال جھنگ کے اور گھیبے پنڈی گھیب کے اور ٹوانہ مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہ پور کے

نکلی ہین گہیبون کو اپنے پچہلے زمانہ کا حال تہوڑا ہی معلوم ہے مگر دونو سیال اور ٹوانہ اونکو اپنے قریبی بتاتے ہین اور تہوڑا عرصہ پیشتر تک اونکو اتفاق تہا کہ تینون قوہین گہیو۔ ٹینو یا تیو اور سینو سے نکلی ہین جو رای شنکر دہارانگر والکے تین بیٹے تہے اوگہیبون کا مورث اعلی گہیو اور ٹوانون کا تیو اور سیالون کا سینو تہا ٹوانون کے

بہاٹ حال مین زیادہ تحققات کرکے اور ہی روایت بتاتے ہین اور اونکا حال کا
بیان شجرہ انساب سے زیادہ آسانی سمجہہ مین آویگا وہ انتخاب یہہ ہے۔

کام دیو

کرم چند
ٹوانہ
کرم چند سے چوتہی پشت مین

میلو
ٹوانہ سے چہٹی پشت مین

تیو

ل
جسکی اولاد ٹوانہ ہین

مروکہہ
جسکی اولاد گہیبے ہین۔

وٹو ✠
جس سے بہاولپور کے داؤد پوترہ نکلی ہین۔

لکہو
جس سے پٹیالہ کے ہند ٹوانہ نکلی ہین۔

بج دیو
رای شنکر
بج دیو سے تیسری پشت مین رای شنکر کی اولاد سیال ہین۔

یہہ بات کہنی ناممکن ہے کہ شجرہ نسب ترمیم شدہ زیادہ صحیح ہے یا پہلا لیکن بہ نسبت اوس شجرہ کی جس سے

✠ اس باب مین کہ داؤد پوترہ ابتدا مین ہندو مورث سے پیدا ہوئے ہین بہاولپور کی تاریخ مین زیادہ حال لکہا جاویگا داؤد پوترہ خود اپنا نکاس عباس عم پیغمبر کے عمو سے بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ داؤدخان کا مورث چنے خان میر سندہ کا پڑپوتا تہا حالانکہ وہ واقع مین شکارپور کا باشندہ تہا اور امیر نہ پیغمبر کا رشتہ دار تہا اور فقط اسواسطے مشہور رہا کہ کامیاب قزاق تہا تقریبا ہر ایک خاندان مسلمانون کا فخر سمجہتا ہے کہ اپنے ابتدا کو عباس یا اسد یا اور کسی قریب رشتہ دار پیغمبر سے بتاتے ہین اور بہتا سے خاندان اپنا نسب نوح یا آدم تک پہونچاتے ہین +

راے سنگر کے تین بیٹون سے برابر سلسلہ چلا آتا ہے زیادہ سچا معلوم ہوتا ہے اگر ٹوانہ پنجاب مین سیالون کے ساتہہ
نہین آئے تو اون سے بہت پیچہے نہین آئے تہے اور غالباً پندرہوین صدی کے ختم ہونیسے پیشتر آ ئے
ہونگے تہوڑے عرصہ کے بعد وہ مسلمان ہوگئے اور جہانگیر کے عہد مین دریاے سندہ کے اوپر آباد ہوئے اور میر علیخان
کیوقت تک وہان رہے میر علیخان اپنے مرشد فقیر سلطان حاجی کی صلاح سے اپنی قوم کو اور بہت سے تیغ اور منڈبالون کو لیکر
شرق کیجانب روانہ ہوا وہ اوس علاقہ مین آیا جسکو اوسوقت ڈنڈا کہتے تہے اور ضلع شاہ پور مین دہ اکہلی مولا آباد کیا
اوسکے فرزند میر احمد خان نے [illegible] کے قریب مٹہہ ٹوانہ بنایا اوکہلی سے سات میل مشرق کیطرف اوس جگہ
اوسکو میٹہا پانی ملا تہا اور اوس سببسے قصبہ کا نام مٹہہ ٹوانہ رکہا گیا تہا یہہ رئیس آوانون سے جو اوس کے
شمال مین تہے ہمیشہ لڑتا رہتا تہا اور اوسنے اونکو ہڈالی مین جو مٹہہ ٹوانہ سے پانچ میل پر ہے شکست دی اور بہت
آدمی اونکے قتل کئے داؤد خان اور شیر خان تیسری اور چوتہی پشت کے ملکون نے مٹہہ ٹوانہ کو بڑہایا اور اوسکی ترقی کی اور
اوس قصبہ کو تہوڑے ہی عرصہ مین رونق ہوگئی اور بہت سے آدمی اور علاقون سے آکر آباد ہوئے اوان جہلم
سے کرار منکیرہ سے چاہل لاہور کے پاس سے اور لون چناب بالا سے +

شیر خان غیر معمولی طور پر ملک ہوگیا اپنے باپ کیسخت حکومت سے ناراض ہوکر وہ معہ اپنے بہائی عالم شیر خان کے
باغی ہوگیا اور اپنے چچا شیر خان کو قتل کر کے قلعہ کے باہر ایک لڑائی مین اپنے باپ کو بہی قتل کیا معلوم ہوتا
ہے کہ دونو بہائی آپسمین اتفاق سے رہے اور آپسمین نہین لڑے ٹوانون مین یہہ بات نادر ہے اونہون
نے اپنا ملک آوانون سے علاقہ چہین کر بڑہایا ورچہ اور علاقہ پہاڑ کے دامن مین اوانون سے چہین لیا بیان
کیا گیا ہے کہ عالم شیر خان اوانون کا شکار کرنا دنیا کے سب شکارون سے بہتر سمجہتا تہا اور اکثر پہاڑون مین تنہا
بندوق لیکر چلا جاتا تہا اور دو تین اوانون کو بندوق سے مار کر جیساکہ اور کم حوصلہ آدمی تیترون کو شکار کرتی ہین
گہر مین آکر کہانا کہایا کرتا تہا شیر خان نے اب اپنے آپ کو ایسا زور مین سمجہا کہ اب تک ٹوانہ جو باج حاکم ڈیرہ اسمعیلخان
کو دیا کرتے تہے اوسنے دینے سے انکار کیا چنانچہ اوسکے بہائی نے اوس سپاہ پر جسکو حکم تہا کہ ڈیرہ اسمعیلخان
کو واپس آتے ہوئے خراج وصول کرتے آوے حملہ ناگاہ کیا اور سپاہ کو سخت دیکر بہگا دیا اور اوس سپاہ کا

اس جگہہ کا نام ٹہالہ اسواسطے رکہا گیا تہا کہ جب کہ نوکی آبادی کیواسطے بنیادین کہودی گئی تہین تو اسمین سے بت نکلی تہے

افسر مارا گیا قریب سنہ ۱۷۴۵ء کے شیر خان نے نور پور ٹوانہ کو آباد کیا اور یہہ گانو جلد رونق پکڑ گیا چند سال بعد
اوس نے عنایت خان سے جو جہنگ سیال کا جنگ آور رئیس تہا ایک جہگڑہ پیدا کر لیا عنایت خان نے نواب ملتان سے
ماڑی جو دریاے سندہ کے کنارہ راست پر ہے لے لی تہی اور اوس نے ماڑی کو شیر خان کو سپرد کر دیا تہا اور اوسکو اوسکے
انتظام کی بابت کچہہ دینا مقرر کر دیا تہا مگر جو کچہہ دینا مقرر کیا تہا عنایت خان وعدہ کے مطابق وقت پر نہین دیتا تہا اور
شیر خان نے خیال کر کے کہ زبردستی لینا چاہیے اپنی قوم کو جمع کیا اور سیالون کو کہاے سے نکال کر کوٹ لنگر خان کا
محاصرہ کر لیا عنایت خان کوٹ لنگر خان کے بچانے کیواسطے گیا اور دیوارون کے سامنے ٹوانون کو اوس نے شکست دی
شیر خان سنہ ۱۷۶۰ء مین مر گیا اوسکے پیچہے اوسکے دو بیٹے خان محمد خان اور خان بیگ خان رہے اوسکا بہائی عالم شیر خان
کچہہ عرصہ پیشتر ایک مہم مین جو اوس نے بنجرون کے خلاف کی تہی مارا گیا تہا خان محمد خان نئے رئیس کو پہلے یہہ کام پڑا
کہ ہتال اور ستیال قومین جو ٹبالہ ہڈالی اور رہوکہہ مین آباد تہین سرکش ہو گئین تہین اور وہ اونکی سرکشی کے فرو
کرنے مین مصروف ہوا اسمین وہ کامیاب ہوا اور بعد ازان وہ جہنگ کو اپنے رشتہ دارون کی ملاقات کیواسطے گیا اور
مٹہ ٹوانہ کو اپنے بہائی کے سپرد کر گیا جب وہ واپس آیا تو اوس نے دیکہا کہ دروازے بند ہین اور اوسکے بہائی کو رئیس مانا ہوا
سے وہ تب نور پور ٹوانہ کو چلا گیا اور وہان سپاہ جمع کر کے خان بیگ کے مقابلہ کو آیا جسکو شکست ہوئی اور جسکو اوس نے
قید کر دیا مگر خان بیگ خان نے آیندہ کیواسطے اطاعت کا وعدہ کیا اور اوسکو اوسکے بہائی نے قید سے رہا کر دیا
خان محمد خان اپنے ہمسایون سے ہمیشہ لڑائیون مین مصروف رہتا تہا نور پور پر نواب منکیرہ نے حملہ کیا اور ایک مہینے
سے زیادہ محاصرہ کے بعد محاصرہ سے مخلصی ہوئی خان محمد خان لال خان کا ہمیشہ دوست رہا تہا لال خان خوشاب کا رئیس تہا
جو جہلم پر مٹہ ٹوانہ سے قریب پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے مگر ایک بار جو خان محمد خان خوشاب کو گیا تو جعفر خان لال خان
کے فرزند اور وارث نے اِس شبہ سے کہ خان محمد خان کی نیت صاف نہین تہی اوسکی نسبت کچہہ منصوبہ اور تدبیر مخالف کے
خان محمد خان اپنے شہر کو واپس گیا اور لڑائی کا سامان کیا لال خان اپنے چہوٹے بیٹے حاکم خان اور اپنی زوجہ
نور بہری کو لیکر خان محمد خان کے پاس گیا کہ ہمارا کچہہ قصور نہین ہے مگر اوس نے اونکو گرفتار کر لیا اور خوشاب کیطرف
کوچ کر کے شہر پر توپ چلانی شروع کی اور اپنے بدنصیب اسیرون کو توپون کے ساتہ باندہ دیا تا کہ غنیم اوسپر توپین

نہ چلا مین جعفر خان نے مہان سنگہ سوکرچکیہ کو جو خان محمد خان کا پرانا دوست تہا اپنی امداد کیواسطے بلایا سکہہ سردار بہت سے فوج لیکر آیا اور رئیس ٹوانہ کو مجبور واپس ہونا پڑا مگر خان محمد خان نے اپنا بدلہ لیلیا اور وحوش سیرت جیسا وہ تہا اوسنے اپنے کمبخت اسیرون کو جنہون نے نہ اُسکے ساتہہ برائی کی ہتی نہ اوسکے بدخواہ تہے مارڈالا اوسکی حکومت کے عہد کے ختم ہونے کے قریب اوس کے بہائی خان بیگ خان نے پہر اوسکا مقابلہ کیا اور رجب خان سیال رئیس گڈہ مہاراجہ اور فتح خان ساہیوال والے اور جعفر خان خوشاب والے نے اوسکے مدد کے کچھ عرصہ تک خان محمد خان لڑتا رہا مگر اوسکے دشمن بہت قوی تہے اور ۱۸۰۳ء مین اوس نے رنجیت سنگہ سے مدد کی درخواست کی وہ سردار خود بہت محفوظ نہین تہا لیکن لاکہہ روپیہ دینے کے وعدہ پر وہ خان محمد خان کیطرف سے خان بیگ خان کو پہانسنی کیواسطے راضی ہوگیا دونون رفیقون مین یہہ بندوبست قرار پایا کہ جب رنجیت سنگہ اوس علاقہ مین پہونچے تو خان محمد خان بہاگ جاوے یہہ بات دیکہکر خان بیگ خان غالبًا سلام کرنیکو حاضر ہوگا اس خیال سے کہ رئیس لاہور دوست ہوگا چنانچہ سب کچھ موافق مطلب کے ہوا رنجیت سنگہ نے خان بیگ خان کو پکڑ لیا اور اوس نے اوسکو اوسکے بہائی کے حوالہ کردیا جس نے اوسکو مارڈالا رنجیت سنگہ نے اوسکا خون بہا لیا اور مسلمان ملکون سے کچھہ تہوڑا سا باج لیکر ۱۸۰۴ء مین لاہور کو واپس چلا گیا خان محمد خان اپنے بہائی سے چالاکی کر گیا تہا مگر اوسکے دوسرے بیٹے احمد یار خان نے اب بغاوت کی اور اکثر اپنی قوم کو اپنی طرف کرلیا اور اوسکے باپ نے ضرورتًا یہہ نیکے مناسب سمجہی کہ ریاست اپنے بیٹے کو دیدے احمد یار خان آسائش مین نہین رہتا تہا ہمیشہ رئیسان منکیرہ خوشاب اور ساہیوال سے لڑتا رہتا تہا ✱

۱۸۱۷ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ایک سپاہ زیر حکم مصر دیوانچند کے رئیس ٹوانہ کے خلاف نورپور کو بہیجی تہوڑے سے مقابلہ کے بعد قلعہ فتح کیا گیا اور احمد یار خان جہنڈا والہ یا جہنڈ پالہ علاقہ منکیرہ کو بہاگ گیا جب قوم سکہہ ایک جمعیت زیر حکم جونت سنگہ موکل کے نورپور مین چہوڑکر چلے گئے تو احمد یار خان واپس آیا اور پہر اپنے ملک پر اوس نے قبضہ کرلیا مگر اوسکو دوسری بار پہر جہنڈ پالہ کو مجبور بہاگنا پڑا اور وہانسے اوسکو نواب منکیرہ نے نکال دیا اور نواب نے اوسکے بیٹون کو قید کردیا اب احمد یار خان نے مہاراجہ کی اطاعت قبول کی اور مہاراجہ نے اوسکو علاقہ جہاوریان جمعی دس ہزار روپیہ کا جاگیر مین دیا اس شرط پر کہ وہ ساٹہہ سوارون کی نوکری دیتا رہے ۱۸۲۱ء مین رنجیت سنگہ

حافظ احمد خان نواب منکیرہ کی طرف کوچ کیا اور ملک ٹوانہ خوشی سے اِس مہم مین مہاراجہ کا شریک ہوا اسواسطیکہ اُسکو
پُرانی دشمنی نواب کے ساتھہ تہی اور اوسکا بدلہ لینا چاہتا تھا محمد خان حافظ احمد خان سے پہلے رئیس نے منکیرہ
کے گرد بارہ قلعہ بنائے تہے جنکے نام یہہ تہے - حیدر آباد - معظم گڈہ - فتح پور - پیپل - دریا خان - خانپور - جھنڈانوالہ
کلور - دولی والہ - بھکر - ونگانہ اور چوبارہ - اور اس واسطے کہ خاص قلعہ منکیرہ تک رسائی نہو سکے اوس نے ان قلعون
کے احاطہ کے اندر ایک بہی چاہ نہین لگانے دیا تہا مگر باوجود اسکے محاصرہ کی فوج جسکے ساتھہ خود مہاراجہ رنجیت سنگہ تہے
جنکو زک کوئی نہین دے سکتا تہا آگے بڑہتے گئے او جیسے چلتے گئے چاہ کہودتے گئے اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا اور بعد
محاصرہ پچیس یوم کے نواب نے اطاعت منظور کی مہاراجہ نے نظامت ڈیرہ اسمعیل خان کی اوسکے پاس رہنی دی اس مہم
مین ٹوانون نے بڑی مدد دی مہاراجہ ٹوانون کے مردانہ وضع اور خوبصورتی اور اونکی جرات کے ساتھہ گہوڑے پر سوار اور لڑائی مین بہادری سے
ایسے خوش ہوئے کہ ایک ترپ سواران ٹوانہ کا وہ لاہور مین لے گئے - اس ترپ پچاس سوارون کا قادر بخش افسر
تہا وہ ملتان مین چند سال اور آیندہ بہت مہمون مین تعریف کے ساتھہ خدمت دیتا رہا ۱۸۲۳ء مین اوسکے قریبی رشتہ دار
فتح خان کو اوسکی شراکت مین سوارون کی افسری ملی خدایار خان نے اپنی لاہور مین کچھہ قدر نہین دیکھی جہان سکھہ سردارون
مین کوئی اوسکے خاندان کو عرصہ سے اوسکے بزرگ بڑی عزت اور طاقت والے چلے آئے تہے کچھہ پروا نہ کرتا تہا نہ اوسکے اس
دعوے کے کسیکو پروا تہی کہ وراثت سے اوسکا حق شاہپور کے جنگلون مین حکومت کرنیکا تہا اوسکو مہاراجہ نے علاوہ ایکسو ۱
ایک ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیا اور جبتک مہاراجہ ۱۸۳۹ء مین مرے اونکے شکار کہیلنے کے جمعیتون کا وہ اہتمام کرتا رہا
فتح خان خدایار خان کا بیٹا سردار ہری سنگہ نلوہ کا نوکر تہا علاقہ مٹھہ ٹوانہ سردار ہری سنگہ کو ۱۸۱۹ء مین جاگیر مین دیا گیا تہا
اوس سے پہلے علاقہ دو سال تک جونت سنگہ موکل کے پاس رہا تہا فتح خان ایسا ہے فتنہ جو اور جوش کا
بہرا ہوا نکلا جیسا اوسکا آقا تہا اور اوس نے سردار فتح سنگہ مان اور امیر سنگہ سندہانوالیہ سے جہگڑا اور لڑائیان کین جنکے
پاس علاقہ متصلہ نیچ کوٹھہ کا تہا جبتک ۱۸۳۷ء مین ہری سنگہ مرا فتح خان اپنے وطن مین اوسکے زیر حکم افسری کرتا رہا
اور جو کچھہ جاگیر یا علاقہ اوسکے پاس تہا وہ سردار ہری سنگہ نے دی تہین اور گورنمنٹ لاہور نے نہین دی تہین ۱۸۳۷ء
مین وہ لاہور کو آیا اور وہان راجہ دہیان سنگہ نے جسنے اوسکی بہادری اور بے ایمانی کا حال سنا ہوا تہا خیال کیا کہ

اُسکو ملازم رکہنے سے فائدہ ہوگا اور اوسپر راجہ دہیان سنگہ مہربانی کرنے لگا اور سنہ ۳۸ء مین راجہ نے اونکو کاردار علاقہ مٹہہ ٹوانہ کا مقرر کرادیا اور کاہہائے نمک شل ورچہ اور جویہ کا اوسکو اہتمام دیا جو کوہستان نمک کے جنوب کیطرف اور دیس کے ملک کے قریب تہے اوسکے ساتہہ ایک کہتری پرسرام مقرر کیا گیا تہا مگر اونکا مشترک اہتمام کامیاب نہین ہوا اور سنہ ۴۰ء مین فتح خان کے اوپر بتیس ہزار روپیہ باقی تہا اور شہزادہ نونہال سنگہ نے اس بات کا قابو ملنے سے خوش ہوکر کہ راجہ دہیان سنگہ کے متوسل کے ہتک کیجاوے اوسکو مصر لعل سنگہ توشہ خانہ کے مکان مین بند کر دیا جبتک کہ باقیات کا روپیہ ادا کیا گیا نونہال سنگہ کے وفات کے بعد راجہ دہیان سنگہ کو پہر زور حاصل ہوگیا اور فتح خان اپنے مربی کی عظمت کے ساتہہ بڑہتا گیا اسکو کچہی کا کاردار راجہ نے مقرر کیا اور صاحبخان عالم خان اور اوسکے اور رشتہ دار میانوالی شیخو وال اور نور پور ٹوانہ کے کاردار مقرر کئے گئے مہاراجہ شیر سنگہ کے مسند نشینی کے تہوڑے عرصہ کے بعد فتح خان دریائے سندہ کے پار خدمت پر مامور کیا گیا تہا علاقہ ٹانک مین بہت برسون سے ایک کٹے خیل خاندان کے حکومت رہی تہی اس خاندان کا پہلے آدمی الہ داد خان کو سکہون نے خارج کر دیا تہا مگر اس علاقہ کے لینے سے سکہون کو کچہہ فایدہ نہین تہا جب تک حکومت تہی الہ داد خان سست تہا مگر جب اوسکی پاس سی حکومت جاتی رہی تو وہ بہت چست ہو گیا اور علاقہ کو لوٹتا رہا اور سکہون کے سپاہ جو سامان رسد اکٹہا کرنے کو جاتے تہے اونپر حملہ کرتا رہا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ مالیہ کچہہ نہین وصول ہوتا تہا ایسی حالت مین راجہ دہیان سنگہ نے تجویز کی کہ سواے فتح خان کے اور کوئی شخص اوس علاقہ کا انتظام نہ کرسکیگا چنانچہ اوسکو ایک قوی جمعیت سپاہ کی دیکر اور پوری پوری اختیارات دیکر اوس علاقہ مین مامور کیا فتح خان کے بہیجنے سے بالکل کامیابی ہوئی اوس نے تجویز کیا کہ الہ داد خان کو پہر ٹانک کا حاکم کر دیا جاوے مگر جبتک اس تجویز پر عمل ہونا ممکن تہا وہ رئیس مرگیا بعد اوسکے فتح خان مروت جو ٹانک سے شمال کیطرف ہے مالیہ وصول کرنیکو گیا اس نیت سے کہ اگر ممکن ہو تو بعد لڑائی کے وصول کرے ورنہ جس طرح ہوسکے سب سے پہلے اوس نے ایک قلعہ لکہی مین دریائے گمبیلا پر بنایا جو مقام مروت کے بیچون بیچ مین ہے قلعہ کے بنانے مین مروت کے رئیسون نے مقابلہ نہین کیا اسواسطیکہ اوس نے اون سے وعدہ کیا کہ پیداوار کا چہٹا حصہ اون سے لیا جاویگا اس تدبیر سے رئیس اوسکے معاون ہوگئے لیکن قلعہ بنتے ہی فتح خان نے روپیہ قرض مانگنا شروع کیا علاوہ مالیہ کے رئیس قرض دینے سے انکار نہ کرسکے اور بعد اوسکے جو دیوان

دولت رائے حاکم ہوا اوس نے اس روپیہ کو لوگون پر ہمیشہ کیواسطے ایک محصول مقرر کردیا جو نہایت درجہ پر اونکو ناپسند رہا یہہ کام تمام کرکے فتح خان خوش خوش کامیابی کے ساتہہ لاہور کو واپس آیا اور شاہ نوز خان فرزند الہ داد خان کٹے خیل کو ساتہہ لیتا آیا دربار مین شاہ نواز خان کے ساتہہ مہربانی ہوئی اب معلوم ہوتا تہا کہ ملک فتح خان کے تقدیر پوری پوری جاگ گئی تہی اور وہ عروج کو پہونچگیا تہا مگر ایک ہی دن مین اوسکا دوست اور مربی راجہ دہیان سنگہ اور مہاراجہ شیر سنگہ سندہانوالیون کے ہاتہہ سے مارے گئے راجہ دہیان سنگہ کے مارے جانیسے تہوڑی دیر پیشتر فتح خان اوسکے ساتہہ تہا مگر جبسے کہ قاتل اور راجہ دہیان سنگہ لاہور کے قلعہ کے اندر چلے گئے فتح خان پیچہے رہ گیا اور اندر نہ گیا کوئی آدمی فتح خان سے زیادہ متفنی نہ تہا اوس نے دیکہا کہ بلا آنے والی ہے اور اوسکو راجہ دہیان سنگہ سی ایسی محبت نہ تہی کہ وہ اوسکی ساتہہ مارا جاتا راجہ ہیرا سنگہ وزیر مقتول کے فرزند نے علانیہ فتح خان کی نسبت یہہ الزام بیان کیا کہ وہ سازش مین شریک تہا اور اوسکے سر کیواسطے انعام مقرر کردیا کوئی وجہ اس الزام کے سچا ہونے کی نہین تہے کیونکہ راجہ کے مرنے سے فتح خان کو کچہہ بہی حاصل نہ ہوتا اور احتمال غالب تہا کہ سب کچہہ وہ کہو بیٹہا وہ بہیس بدل کر لاہور سے بہاگ گیا اور اپنے وطن ٹوانہ کو چلا گیا جہان اوسکے پیچہے سپاہ اوسکے پکڑنے کو بہیجی گئی مگر فتح خان دریائے سندہ کے پار بنون کو چلا گیا اور سوہن خان کے پاس اوسنے پناہ لی اوس رئیس کو تین ہزار روپیہ دیئے جانیکا وعدہ کیا گیا کہ وہ اپنے مہمان کو دیدے مگر رئیس مذکور کے شان نے تقاضا نہین کیا کہ ایسا کرتا قادر بخش نے جسکو اگر سکہہ پکڑ لیتے تو قید کردیتے اپنے پرانے آقا ساونمل کے پاس ملتان مین پناہ لی جب لاہور کی فوج ہٹ گئی تو فتح خان پہر دریاے سندہ کو عبور کر آیا اور مسلمانون کو برانگیختہ کیا اب فتح خان دریائے سندہ کے کنارے کنارے خوب مشہور ہوگیا تہا اور جماعت کثیر اوسکے حمایت پر جمع ہوگئے اوس نے علاقہ کو تلوار اور آگ سے تباہ اور غارت کردیا اور جو بے آئین سپاہ کئی بار اوسکے مقابلہ پر بہیجی گئی اوسکو اوس نے شکست دی لیکن جب ایک جمعیت سپاہ آئین کی زیر حکم سردار منگل سنگہ سرانوالی والی اوسکے خلاف بہیجی گئی وہ دریاے سندہ کے پار پہر چلا گیا اور سکہون نے مٹہہ ٹوانہ کو لوٹ لیا آخر کار جب راجہ ہیرا سنگہ اور پنڈت جلا حکومت سے برطرف ہوئے فتح خان شتاب لاہور کو آیا جہان وہ جانتا تہا کہ نیا وزیر سردار جواہر سنگہ اوس کے ساتہہ اچہی طرح پیش آویگا کیونکہ سردار جواہر سنگہ کیطرف سے راجہ ہیرا سنگہ کی حکومت کے مقابلہ مین وہ لڑتا رہا تہا فتح خان کی امید اس معاملہ مین جہوٹی نہین پڑی

جواہر سنگہ نے اوسکو بیش بہا انعام دیئے اور اوسکو علاقہ مٹہہ ٹوانہ کو کچہہ علاقہ جہلم وراولپنڈی اور کل صوبہ ڈیرہ اسمعیل خان
اور بنون کا ناظم مقرر کردیا اس انتظام سے دیوان دولت رائے فرزند لکہی مل ناظم جسکو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اوس
علاقہ کو نواسے محمد خان معروف شاہ نواز خان سے لیکر اول ناظم مقرر کیا تہا معزول کیا گیا مگر جواہر سنگہ نی فتح خان
کو یہہ منصب اور طاقت دیسے بمطلب نہین دی تہی وزیر کا شہزادہ پشورا سنگہ رنجیت سنگہ کا نزبان زد بیٹا بڑا رقیب تہا جس سے
بہت اندیشہ تہا اور اکثر زمانہ مین سکہہ اس شہزادہ کی نسبت سمجہتے تہے کہ تخت پر بٹہانے کیواسطے سب سے بہتر ہے شہزادہ
نے اوس علاقہ کے مسلمانون کی مدد سے قلعہ اٹک پر قبضہ کرلیا تہا اور فتح خان ٹوانہ اور سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ جنپر
وزیر جانتا تہا کہ اعتبار اور بہروسا ہوسکتا تہا شہزادہ کے مقابلہ پر بہیجے گئے آٹہہ ہزار آدمیون کی جمعیت سے قلعہ کا
محاصرہ کیا گیا لیکن شہزادہ ایسا عزیز لوگون کو تہا کہ فتح خان اور سردار چتر سنگہ زور سے قلعہ کو نہین لے سکتے پس حکمت
عملی کام مین لائے گئے او جان کے سلامت کے پختہ وعدون اور عہد و پیمان پر شہزادہ نے قلعہ مذکور فتح خان اور
سردار چتر سنگہ کو حوالہ کردیا اپنے اسیر کو قابو مین کرکے ان دونو سردارون نے لاہور کیطرف کوچ شروع کیا اور
دو دن مین حسن ابدال مین پہونچے جو اٹک سے قریب تیس ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے اس جگہہ ایک خط لاہور کا ملا جس مین
لکہا تہا کہ سکہون کے خیال اس وقت ایسے ہین کہ پشورا سنگہ کو دار السلطنت مین لانی مین اندیشہ ہے اور ضرور ہے
کہ اسکو اوسی علاقہ شمال مین رکہا جاوے یہہ حکم بہت اچہی طرح سمجہا گیا اوسی رات کو فتح خان اور اوسکا شریک
شہزادہ کے خیمہ مین ایک گارد لیکر گہس گئے اوسکو گرفتار کرلیا اور اوسکے پاؤن مین جولانہ ڈال دیا اور لشکر کو
اوسی جگہہ چہوڑکر چند صد سوار لیکر شہزادہ کو لیکر اٹک کو واپس چلے گئے جبکہ شہزادہ قلعہ کے دیوارون کے پاس پہونچا
جو تاریک نظر آتی تہین اوس نے دیکہا کہ اب میرا وقت آپہونچا اور اپنے تلوار اور ڈہال منت کرکے مانگی کہ مردون کی
طرح لڑکر مرون مگر فتح خان کے دل مین رحم کہان تہا کمبخت شاہزادہ کو جلدی قلعہ کے اندر لے گئے اور اوسکو آب دوز
کے پاس ایک برج مین رکہا جب رات ہوئی اوسکا گلا گہونٹ کر اوسکو مار ڈالا اور اوسکی لاش دریا مین پہینک دی پنجاب
کے تمام خرابیون اور برائیون کے تاریخ مین اس قتل سے زیادہ تظلم کا کوئی فعل نہین لکہا ہوا ہے پشورا سنگہ بہت صحیح
اولوالعزم اور شجاع جوان تہا فوج اور رعایا اوسکو بہت عزیز جانتی تہی اور فقط وہ لوگ اوس سے بغض اور نفرت

رکہتی تہی جنکو اوس سے اندیشہ تہا کہ اس خون کا بدلہ مل گیا چتر سنگہ جو کم عقل اور ضعیف الدماغ تہا حالت جلا وطنی مین اپنے وطن سے سینکڑون میل باہر مرا جواہر سنگہ جسکے انگیخت سے یہہ قتل ہوا تہا تہوڑے ہی عرصہ کے بعد فوج کے ہاتہہ جو آشفتہ ہوگئی تہی مارا گیا اور فتح خان پر وہ مصائب نازل ہوئین جو یہان لکہے جاتے ہین اس فعل کے بعد فتح خان بہر دریای سندہ کو عبور کرگیا اور اپنے نئے صوبہ ڈیرہ اسمعیل خان پر دخل کیا دولت رای ناظم جو اوس وقت مقابلہ کیواسطے تیار نہ تہا علیحدہ ہوگیا اور ٹلک نے تب اسباب کا تہیہ کیا کہ بعض اپنے ٹانک کے دشمنون سے نجات حاصل کرے اور اپنے منصب کو زیادہ محفوظ کرے ٹانک مین تین بڑی جاگیردار مشہور پائندہ خان عاشق محمد خان اور حیات اللہ خان تہی یہہ تین سردار دم دیکر ڈیرہ اسمعیلخان کو بلائے گئے اور پائندہ خان ٹلک کے دربار مین اسواسطے آیا کہ اپنے معاملات مین گفتگو کرکے قابل اطمینان بندوبست کرے گفتگو کسیقدر تیز ہوگئی اور آخر کار فتح خان نے اوس افغان کے اوسکے برو توہین کی پائندہ خان نے دیکہا کہ مین اسوقت برا پہنسا ہون اور خاموش بیٹہا رہا مگر اوسکے فرزند سکندر خان سے رکا نہین گیا اور اوس نے اپنی تلوار سوت لی اور ملک کے جمعدار کو جو اوسکے پاس کہڑا تہا مار ڈالا فتح خان ایسی واردات کیواسطے تیار تہا معًا اوس مکان مین مسلح آدمی گہس آئے اور پائندہ خان اور اوسکا بیٹا اور اکثر اوسکے ملازم اور متوسل ٹکڑے ٹکڑے کردئے گئے بعد ازان ملک حیات اللہ خان کے مکان پر چڑہ دوڑا جہان عاشق محمد خان اور نصر اللہ خان نے پناہ لی ہوئی تہی اور زبردستی جاکر اوس گہر مین جو آدمی تہے اونکو قتل کردیا حیات اللہ خان خود نواب شیر محمد کے گہر مین بہاگ گیا اور نواب نے چالیس ہزار روپیہ دیکر اپنے اور پناہ گیرون کی جان بچائی اس بدعت کے سبب سے سرحد پر نہایت غصہ اور آشفتگی لوگون کو پیدا ہوئے اور لاہور کے حاکمون نے بہی مجبور ظاہر کیا کہ اونکو یہہ بدعت نہایت شاق اور ناگوار گذری ہے فتح خان نے اپنی نجات کیواسطے بہت سا روپیہ رشوت مین دیا راجہ لال سنگہ نے مہارانی اور کنیزک منگلان نے سبنے فتح خان سے روپیہ لیا اور اوسکو بچانے کا وعدہ کیا لیکن لوگ عمومًا فتح خان سے بہت آشفتہ تہے اور دیوان دولت رای پہر ڈیرہ اسمعیلخان کا ناظم مقرر کیا گیا ملک فتح خان نے مقابلہ کا سامان کیا اور جب دولت رای دریائے سندہ کے کنارہ حپپ پر ڈیرہ اسمعیلخان کے مقابل بہکر مین پہونچا تو فتح خان نے دریا کو دیوان پر حملہ کرنے کو عبور کیا لیکن دیوان کے ساتہہ آئین کی سپاہ تہی

اور فتح خان کو مجبور ڈیرہ کو واپس جانا پڑا دولت رائے نے اوسکا تعاقب کیا اور شہر کے باہر فتح خان نے اوسکا تین ہزار آدمی کی جمعیت سے مقابلہ کیا لیکن فتح خان کے سپاہ نظام سے ناواقف تھے اور دیوان دولت رائے کے ملتانیون کے حملہ کے واسطے نہ ٹہیرے جنکی شجاعت معروف تہی اور بغیر جنگ کرنے کے منتشر ہوگئے فتح خان کے ہمراہیون نے جب اوسکو چھوڑ دیا تو وہ مجبور قلعہ اکال گڈہ کو چلا گیا جس مین اوس نے اپنے فرزند فتح شیر خان کو چھوڑا ہوا تہا وہان پہونچکر اوس نے سب اپنے اسیرون کو قتل کر دیا اور اوسی رات دریائے سندہ کو عبور کر کے مٹہہ ٹوانہ کو چلا گیا اور وہان اس انتظار مین بیٹہا رہا کہ پہر اچھے دن آوین اوس زمانہ مین ستلج کی لڑائی کے بعد ملک مین پریشانی اور آشفتگی تہی اور لاہور مین انگریز تہے جنکو ملک نے لڑائی کے ایام مین خدمت کرنیکا پیغام کیا تہا راجہ لال سنگہ فتح خان کا دوست نہین تہا اور وہ فتح خان کی کل جاگیرات ضبط کر لیتا لیکن سردار سلطان محمد خان نے اوسکی سفارش کی ۱۸۴۶ء کے موسم گرما مین ملک فتح خان کشمیر کو بہیجا گیا کیونکہ وہ شیخ امام الدین سرکش ناظم کا دلی دوست تہا اور خیال کیا گیا تہا کہ وہ شیخ امام الدین کو بخوبی سمجہا کر راہ راست پر لے آویگا کیونکہ سرکار سے دغا کرکے اوسکو کچھ حاصل نہوتا فتح خان جمون تک لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کے ساتھہ گیا اور وہان سے کشمیر کو پورن چند کے ساتھہ گیا اور اپنا کام لیاقت اور کامیابی سے کر کے جمون کو واپس آیا بعد ازان وہ میجر ہنری لارنس صاحب کے ہمراہ کشمیر کو گیا ✦

جب فتح خان لاہور مین واپس آیا تو اوس سے اوسکے نظامت کے بابت حساب طلب کیا گیا کیونکہ دیوان دینا ناتھہ نے اوسکے ذمہ سات لاکہہ روپیہ باقی نکالا تہا فتح خان نے عذر کیا کہ یہہ روپیہ پانچ ہزار سوار اور پیادہ پر خرچ ہوا تہا جو اوس نے سردار جواہر سنگہ کے حکم سے ملازم رکہے تہے لیکن جو تحریری احکام اوس نے سردار موصوف کے پیش کئے وہ بلا تاریخ تہے کسی خاص خدمت کے تخصیص نہین تہی اور نہ کوئی تفصیل آدمیون کے تعداد کی تہی بعد بہت سے تکرار اور حجت کے اور اس سپاہ کی بابت خرچ مجرا دینے کے ملک کے ذمہ چار لاکہہ روپیہ باقی نکلا فتح خان نے شکایت کی اور اوسکا پسر اوسکے پیچھے برابر شکایت کرتا رہا کہ یہہ باقی بیجا نکالی گئی تہی لیکن درحقیقت ملک کے ساتھہ مستثنی رعایت کی گئی تہی ان چار لاکہہ روپیہ مین سے ایک ایک روپیہ اوس سے

واجب الطلب تھا چنانچہ راجہ دینا ناتھ کے دفتر سے یہہ بات بخوبی ظاہر ہے اور یہہ باقی خود فتح خان نے اوس وقت تسلیم کرلی تھی
اور اوس اقبال پر فتح خان نے خود دستخط کر دئیے تھے اور اپنی مہر اپنے ہاتھہ سے کر دی تھی فتح خان یہہ چار لاکھہ روپیہ
بلا کسی طرح کے دقت کے ادا کر سکتا تھا ہری سنگھ جیسے ظالم سردار کے ماتحت اور ڈیرہ اسمعیل خان کا ناظم ناطق وہ یون ہی
نہین رہا تھا لیکن اوس نے بہانہ دستعذر کیا کہ مین یہہ روپیہ نہین ادا کرسکتا ہون اور وہ میجر ہنری لارنس صاحب کے منظوری
سے کاہن سنگھ مان کے گھر مین نظربند رکھا گیا اسطرح وہ ساڑھے تین ۳ مہینے تک حراست مین رہا اور بعدازان چونکہ وہ ضد
کرتا رہا اور روپیہ دینے سے انکار کرتا رہا وہ قلعہ گوبندگڈھ کو بھیجا گیا قید کا حکم ہوتے ہی اوسنے کہا کہ مین دو لاکھہ روپیہ آٹھہ یوم
مین دیدونگا دربار نے آٹھہ یوم کے علاوہ اوسکو بیس ۲۰ اور یوم کے مہلت دی لیکن جب وہ مہلت گذر گئی فتح خان کی نیت
بدل گئی وہ جانتا تھا کہ اندیشہ فقط اتنا ہی ہے کہ مین چند روز قید رہونگا اور اوس نے اس طرح قید رہنا روپیہ دینے سے
بہتر سمجھا مگر تاہم وہ وعدے کرتا رہا اوسکا بیٹا فتح شیر خان اوسکے ساتھہ قید کیا گیا تھا اور دو مہینے کے بعد اوس نے عرضی دی کہ
اوسکے بیٹے کو چھوڑ دیا جاوے تا وہ روپیہ دینے کا بندوبست کرے چنانچہ اوسکا بیٹا چھوڑ دیا گیا اور فتح شیر خان
نے دربار مین کہا کہ ایک لاکھہ روپیہ مہاراجہ گلاب سنگھ دینگے اور باقی روپیہ جب اوسکا باپ چھوڑا جاویگا وہ ادا کریگا کسی قدر
توقف کے بعد اکیس ۲۱ ہزار روپیہ ڈیرہ اسمعیل خان کے خزانہ مین ادا کیا گیا اس عرصہ مین ملتان کا مفسدہ ہوگیا اور لفٹنٹ
اڈوردس صاحب نے خیال کر کے کہ فتح خان سرحد پر کارآمد ہوگا اوسکے مخلصی کرائی اور جون ۱۸۴۸ء مین جب ملک کی
حالت کے سبب سے لفٹنٹ ٹیلر صاحب کو بنون سے واپس طلب کرنا مناسب سمجھا گیا فتح خان اوس علاقہ کا معہ مروت عیسی خیل
کچھی اور میانوالی کے ناظم مقرر کیا گیا فتح خان کو تو یہہ زیادہ پسند تھا کہ میدان مین مولراج سے جنگ کری مگر وہ
تیار تھا کہ کھین خدمت اوس سے لیجاوے اور جولائی کے شروع مین اوس نے لفٹنٹ ٹیلر صاحب سے وہ علاقہ
سنبھال لیا بنون مین جو سکھہ فوج تھی وہ قطعی آزردہ تھی اور فتح خان کے مقرر ہونے سے اور زیادہ آزردگی ہوئی اگست کے
کے آغاز مین سپاہ سرکش ہوگئی مگر فتح خان نے تھوڑے عرصہ تک اپنے زور سے سپاہ کو دبا رکھا اوسوقت بنون مین چار
رجمنٹ پیادہ پانچسو سوار اور چار جنسی توپین معہ ایک ترپ اسپی توپخانہ کے تھی اس سپاہ مین فقط ایک شخص اہل یورپ افسر
تھا یعنے کرنل جون ہومز صاحب جو سرکار لاہور کا پرانا ملازم تھا اور سکھون مین سب سے اعلے افسر رام سنگھ چھاپہ والا تھا

جب ملتان مین راجہ شیر سنگہ کے مفسد ہونیکے خبر بنون مین ۲۵ ستمبر کو پہونچی سکہہ سپاہ سرکش ہو گئی سپاہ مذکور نے کرنل ہومز صاحب کو قتل کر دیا چار ہلکی توپین قابو کر لین جو برجون سے ملتان کو بہیجنے کے واسطے اوتاری گئی تہین اور فتح خان کو دلیپ گڈہ کے اندر ہی قلعہ مین گہیر لیا فتح خان نے مسلمان قومون کو ترغیب دی کہ وہ ہتہیار باندہ کر اوسکی مدد کرین اور بہت آدمی جمع ہوئے مگر بنون مین ہی فتح خان کی جیسے دوست تہے ویسے دشمن ہی بہت تہے پہلے اوسکی مدد کو محمد خان عیسی خیل آیا جسکو ایک بار فتح خان نے اوسکی ریاست پر بحال کیا تہا پہر دلاسا خان آیا جسکے نام سے سکہہ خوف کرتے تہے اور جسنے اپنے کچی قلعہ سے تاراچند کو اور سکہہ سردارون مین سے نہایت شجاع اور بہادر سردار کو شکست دی تہی انکی ساتہہ جعفر خان بٹنے کا اور بازید خان شورانی اور شیر خان اور اعزاز خان عیسی خیل آئے مگر سکہون کی کمک کو بہی سردار آئے چنانچہ اون مین پہیر عالم خان مودہ والا آیا جو رام سنگہ چہاپہ کا دلی دوست تہا اور موسی خان سکندر خیل آیا اور انکی جانب سپاہ تعداد مین زیادہ تہی اور سپاہ نظام اور توپین تہین مگر اول اول سرحدی بہادر جنگ مین ور رہے اور راہ ہونچے شہر دلیپ گڈہ پر قبضہ کر لیا اور سکہون کو اپنے بچاؤ کے فکر کرنے پڑے مگر یہہ فائدہ فقط عارضی تہا اور پہر سکہون نے مسلمانون پر بہت زور کے ساتہہ حملہ کیا اور شہر سے اونکو نکال دیا اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا اگر پینے کا پانی ملتا رہتا تو ملک فتح خان محاصرین کے مقابلہ مین قلعہ کو کبہی نہین دیتا مگر کنوان اوسوقت کہودا جاتا تہا اور محصورین کو پانی نہ ملنے سے آخری نوبت پہونچی رات دن کنوان کہودتے رہے مگر پانی تک نہین پہونچ سکے اور آخر کار جان سے تنگ ہو کر محصورین نے ہار مانی اور محاصرین کی اطاعت قبول کی فتح خان جسکو اگر وہ پناہ مانگنے سے عار نہ کرتا تو پناہ سکہہ نہ دیتے قلعہ کے دروازہ مین گولی سے مار دیا گیا اور محمد عالم خان اور شیر خان عیسی خیل اور لال باز خان رئیس بازار اسیر کئے گئے اور اونکو قید سے تب تک نجات نہ حاصل ہوئی کہ جب آخری لڑائی گجرات کی لڑی گئی اور فوج سکہان کو اوس لڑائی مین قطعی شکست ہوئی *

جسقدر فتح خان کی خصلت کی نسبت غور کیا جاوے اوتنا ہی وہ ناقابل تعریف کے پایا جاتا ہے بہادر تو وہ فی الحقیقت تہا لیکن خالی بہادری درحالیکہ فیاضی اور پاس آبرو بہی ساتہہ نہو کس کام کی۔ ایسی بہادری کی کیا قدر ہو سکتی ہے کہ شاہزادہ پشورا سنگہ کو دغا اور بیدردی سے مار ڈالا اور بہادر پائندہ خان کو اور رئیسان بنون کو داؤد دیگر جان سے مارو یا ایسے آدمی جیسا فتح خان تہا فقط ایسے زمانہ مین نام پا سکتے ہین کہ جب زور سے حق مانا جاتا تہا اور ایمانداری

کسی مین نہ تہی فتح خان مغرور دغا باز اور ظالم تہا ہمسرون کے ساتہہ شوخ اور سرکش اپنے سے کم رتبہ والون کے ساتہہ تظلم کے ساتہہ پیش آتا تہا اور اپنے حاکم کے حکم سے ہر ایک جرم کے ارتکاب کے واسطے مستعد اور امادہ کوئی خوبی اسمین نہ تھی بجز ایک ساختہ اور لباسی سخاوت کے جو عموماً وہ اپنے گرہ کے صرف سے نہ کرتا تہا بلکہ سرکار کے روپیہ سے وہ قلعہ کی بجاپنی مین مراجو اوسکو سپرد ہوا تہا مگر ایسا عمدہ انجام ایسی زندگی کے ہونے سے جسمین برابر وہ تشدد اور جفا اور ستم اور خونریزی کرتا رہا انسان کو اوسکے جرایم کثیرہ بہولنے چاہئے نہ اونکو خفیف سمجھنا چاہیے +

ضبطی ملک پنجاب پر اس خاندان کی جائیداد اور مواجب کے اصلی حال کا دریافت کرنا آسان نہین جب خدایار خان ۱۸۳۰ء مین مرا تہا اوسکی جائیداد این اُسکے پسر فتح خان اور اوسکے برادرزادہ قادر بخش کے تقسیم ہوئی تہی فتح خان ۲۲۰ اور قادر بخش ۳۳ سوارون کا افسر تہا فتح خان کا مواجب ایک ہزار روپیہ تہا یعنے وہی جو اوسکے باپ کا مواجب بحیثیت چابک سوار کے تہا اور قادر بخش کا مواجب سات سو میں روپیہ تہا اسکے علاوہ سوارون کا مواجب دس ہزار چارسو چالیس روپیہ تہا یعنے کل بارہ ہزار ایک سو ساٹھہ روپیہ جب قادر بخش مرگیا تو اوسکی جاگیر اوسکے پسر شیر محمد خان کے نام رہی جواہر سنگہ کے عہد مین فتح خان کو بلحاظ اوسکے خاندان کی حیثیت کے جو اوس ضلع مین تہے مٹہ ٹوانہ اور خوشاب کے مالیہ مین سے چوتہا حصہ ملتا تہا یہہ چہارم روپیہ آٹہہ ہزار تین سو پینتالیس روپیہ سال ہوتا تہا لیکن فتح خان کو فقط ایک سال ملا لال سنگہ کے عہد مین یہہ چہارم ضبط ہوگئی اور نیز اور مواجب بہی اوسکے ضبط کئے گئے اور اسکے سوار برطرف کئے گئے علاوہ اسکے معلوم ہوتا ہے کہ فتح خان کو راجہ گلاب سنگہ سے جنکے پاس محال نمک کا ٹہیکہ تہا فتح پور کے نمک کے آمدنی سے جہان اوس نے ایک کان کو جو عرصہ سے بند تہی کہولا تہا کچہہ روپیہ فیصدی کے حساب سے ملتا تہا جب جواہر سنگہ نے اوسکو ڈیرہ اسمعیل خان مین ناظم بنا کر بہیجا تو اوسکا مواجب دس ہزار روپیہ مقرر ہوا اگر مواجب نام کے واسطے تہا اور لاہور سے اتنے فاصلہ پر جو ناظم ہوتا تہا جسقدر چاہتا اپنا مواجب بنا لیتا پنجاب کے ضبط ہونے پر ٹوانہ فراموش نہ کئے گئے لڑائی کے ایام مین اونکی خدمات نہایت قدر کے قابل تہین شیر محمد خان نے سرکشون کو خوشاب سے نکالا تہا اور اوس نے شاہپور پر قبضہ کر لیا تہا قلعہ مٹہ ٹوانہ کو غنیم نے لے لیا تہا اوسکو شیر محمد خان نے غنیم سے چہوڑا لیا اور اسیطرح ساہیوال اور احمد آباد کو غنیم سے چہوڑا یا صاحب خان

قادر بخش کا بہائی بہی لڑائی مین شامل رہا تہا اور اوس نے بشمول لنگر خان ساہیوال والہ اور چند اور رئیسون کے سپاہ سرکش کو جو زیر حکم بہائی مہاراج سنگہ کے لڑتے تہی حملہ کرکے شکست دہی فتح شیر خان خلف فتح خان زیر حکم میجر اڈورڈس صاحب کے بہ حیثیت ایک افسر کلان کی خدمت کرتا رہا تہا اور نہایت بہادری سے ۱۸۴۸ع ۴۹ کی لڑائی مین لڑتا رہا تہا لڑائی کے ختم ہونے پر گورنمنٹ کو منظور تہا کہ رئیسان ٹوانہ کی خدمات کے جلدو مین مناسب اور بواجب انعام دئے اور گورنمنٹ نے اونکو چہارم مالیہ اوس علاقہ کا بخشا جہان سے اونکو رنجیت سنگہ نے نکال دیا تہا کل مالیہ پچاس ہزار ایک سو پانچ روپیہ تہا جس مین شیر محمد خان کی چہہ[۶] ہزار نوسو پینتالیس[۹۴۵] کی جاگیر شامل تہی یہہ جاگیر ضبط کی گئی اور چہہ ہزار روپیہ کی جاگیر شیر محمد خان کو بسبیل علی الدوام عطا ہوئی اور اوسیقدر فتح شیر خان اور اوسکے چار بہائیون کو ملی یعنے دو ہزار روپیہ کے فتح شیر خان کو اور ایک ایک ہزار روپیہ کے ہر ایک بہائی کو علاوہ ان دوامی جاگیرون کے شیر محمد خان کے دوامی جاگیر تین ہزار چارسو تین[۳۴۰۳] روپیہ کی بطور پنشن کے اوسکے حین حیات واگذار رہی اور فتح شیر خان کو نقد پنشن پانچہزار روپیہ کی ملی صاحب خان کو چار سو اسّی[۴۸۰] کی پنشن حین حیات ملی ؛

۱۸۵۷ع کے غدر کے ایام مین تینون ملکان ٹوانہ نے نہایت مستحسن خدمات کین فتح شیر خان قریب پانچ سو سوار لیکر جنرل وین کورٹ لینڈٹ کے ساتہہ شامل ہوا اور ہریانہ حصار ہانسی اور جہجر۔ جمال پور نارنول اور بہنگالی مین اور اور جگہہ بہت شجاعت سے لڑتا رہا فتح شیر خان اور اوسکے سوار ہر جگہہ ہمیشہ شجاعت اور جرات مین نامی رہے ؛

شیر محمد خان کی خدمت فتح شیر خان کی خدمات سے علیحدہ ہوئین پہلے شیر محمد خان جون سے دسمبر ۱۸۵۷ع تک دوآبہ جالندہر مین کام دیتا رہا اور اوس علاقہ کے امن قایم رکہنے مین اوس نے اچہی مدد دی بعد ازان اوس نے معہ تین سو آدمیون کے خود درخواست کی کہ آگے بہیجے جاوین اور اودہ مین اور بریلی مین اور اور جنگون مین ۱۸۵۸ع مین خوبی سے لڑتے رہے ؛

جو وفاداری اور نمک حلالی ملک صاحب خان سے ظہور مین آئے کسی رئیس نے اوس سے بڑہکر نہ کی جب دہلی کے مفسدہ کی اوسکو خبر ہوئی اوس نے درخواست کی اور اوسکو اجازت ملی کہ دو سو آدمی اپنی قوم کے سرکار کی خدمت

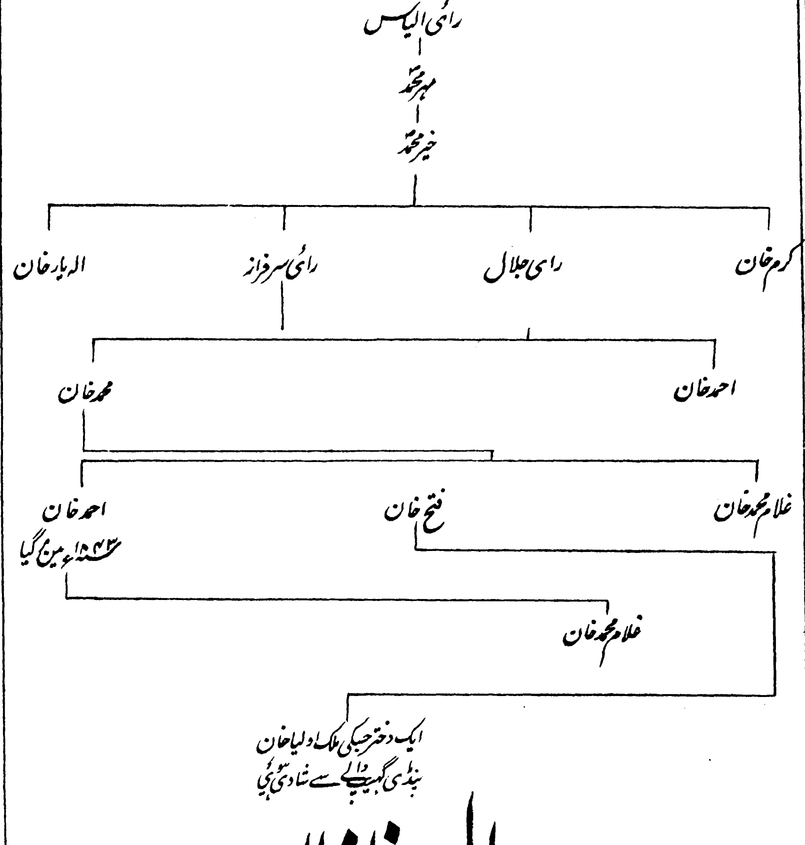
کے واسطے امادہ کئے ایک رجمنٹ کے جب بمقام جہلم ہتہیار لئے گئے صاحب خان اوس موقع پر موجود تہا اور مسٹر کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر کے ساتہہ اوس موقع پر موجود تھا جب نمبر ۲۶ پلٹن ماری گئی تہی بعدازان وہہ ہندوستان کو گیا جہان اوسکے سوارون نے اور اوس نے کالپی اور دیگر مقامات مین اچھی خدمت کی صاحبخان کے سوارون کے ایک دستہ نے گوالیار مین زیر حکم جنرل سر ہیو صاحب کے خدمت کی اور کچہہ سوارون نے اودہ مین زیر حکم نواب کمانڈر انچیف صاحب مفسدہ کے اختتام پر صاحبخان کو بارہ سو روپیہ کی جاگیر اور خطاب خان بہادر عطا ہوا فتح شیرخان اور شیر محمد خان کو بہی خان بہادر کا خطاب ملا اور فتح شیر خان کو اور جاگیر بارہ سو روپیہ کی اور شیر محمد خان کو چہہ سو روپیہ کی ملی ✣

فتح شیرخان اور شیر محمد خان مین قلبی عداوت ہے شیر محمد خان اپنے آپکو اپنے خاندان کا سرکردہ سمجہتا ہے اس سبب سے کہ وہ ملک خان کے فرزند اکبر کی اولاد مین سے ہے فتح شیرخان اپنے آپ کو رئیس خاندان اسواسطے سمجہتا ہے کہ وہ فتح خان کا بیٹا ہے جو لوانون مین سب سے زیادہ نامآور تہا یہہ رئیس بہادر ہین وفادار ہین اور لایق ہین انکے پاس جائداد بڑی ہے جسکی ترقی بہت ہوسکتی ہے گورنمنٹ کی ہر طرح خواہش ہے کہ جن آدمیون نے اوسکی خدمت کی ہے وہ خوش اور فارغ البال اور آسودہ رہین لیکن یہہ دونون ملک بچون کی طرح ایک چہوٹے اور خفیف امر پر لڑتے ہین جسکا طے کرنا ممکن نہین ملک صاحب خان ایسے جہگڑون سے دانائی سے بچیار ہتا ہے اور آرام سے اپنے جاگیر مین رہتا ہے ملک صاحب خان کو خطاب

سی ۔ اس ۔ آئی یعنے صاحب دلاور طبقہ ستارہ ہند ملا ہے

✣

رائی فتح خان گہیبہ کوٹ والا



حال خاندان

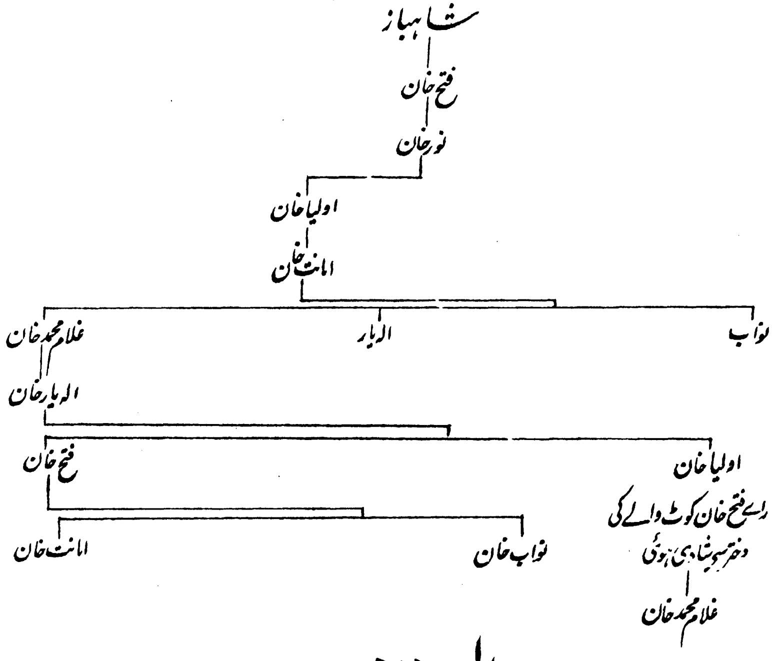
قوم گہیبہ کے ابتدا کا حال خاندان ٹوانہ کے حال مین لکھا گیا ہے اور اِس موقع پر اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہے گہیبے پنجاب مین کچھ عرصہ بعد اقوام سیال اور ٹوانہ کے آئے تہے اور اوس علاقہ جنگل اور کوہستان مین جو مابین

دریاے سندہ اور سوہان کے واقع ہے جنکو اب پرگنہ فتح جنگ اور پنڈی گہیب کہتے ہین آباد ہوئے یہان وہ
بمقابلہ اقوام اوان گکہر اور جودہڑون کی اپنی جگہہ پر تا عہد سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دادا
کے قایم رہے ہندوستان پر جو افغان حملے اور یورش کرتے رہے گہیبون نے اونکی اطاعت نہین کی اسلئے
کہ وہ شاہراہ سے الگ تہی اور اونکی علاقہ مین رسائی مشکل تہی اور نیز اونکا اپنا طریق ایسا رہا کہ اون پر کسی نے حملہ
نہین کیا جب کوئی حملہ آور اونکی علاقہ مین سے گذرا اوسکو کسیقدر نذر مثل گہوڑی یا چند راس مویشی کی دیکر اسکو
راضی کر دیتے تہے سردار گوجر سنگہ بہنگی گجرات والے نے جو کسی عرصہ تک راولپنڈی تک قابض اور متصرف
رہا تہا گہیبون پر کچہہ زور نہ پایا چڑت سنگہ نے جب پنڈ دادنخان پر تصرف کر لیا تو اوسنے راولپنڈی کے جنوبی
علاقہ پر تاخت کی اور رائے جلال کو باج گذار بنایا اور بلحاظ اوسکے زمیندارے کے چہارم مالیہ اوسکو واگذار کیا لیکن
نہ چڑت سنگہ نہ اوسکے فرزند مہان سنگہ کو مضبوط اور طاقتور گہیبون سے بہت کچھ حاصل ہوا اور ان سردارون کے
حکومت گہیبون پر واقعی بہت نہ تہی رائے جلال اپنے پرانے علاقہ کا انتظام کرتا تہا اور جب کبہی سکہون مین اتنا
زور ہوتا تہا کہ وہ مانگتے تہے تو مالیہ مین سے کسیقدر دیدیا کرتا تہا ۱۸۱۶ء مین رنجیت سنگہ نے سردار فتح سنگہ
کالیانوالہ کو ضلع راولپنڈی کا ناظم مقرر کرکے بہیجا اور اوس سردار نے کوٹ اور کہنڈی کا اجارہ رائے محمد خان
رائے جلال کے برادر زادہ کے پاس رکہا موضع شیر بہادر جمعی پانچ سو روپیہ سال رائے محمد کو دیا گیا اور
علاوہ اوسکے ایکہزار پچہتر روپیہ کی اور معافی اوسکو دی گئی رئیس کی بڑی مخالف ملکان پنڈی گہیب تہی
جنکے پاس سکہون کیطرف سے علاقہ سیل کا اجارہ تہا انکی مخالفت آخرکار خونریزی تک پہونچی اس طرح کہ ایک سال جو
قحط ہوا اور دونو کے ذمہ سرکار کے باقی رہی تو دونو دربار مین بمقام امرتسر طلب ہوئے وہان دونو مین آپس مین تکرار
ہوا اور رای محمد نے گویا مہاراجہ کے حضور مین ملک غلام محمد کو قتل کر دیا اور پہر وہ اپنے گہر کو مفرور ہو گیا اوسوقت
اوسکو سزا دینی مناسب نہین سمجہی گئی کیونکہ اوسکے خدمات کے سرکار کو ایسے علاقہ مین جہان پورا پورا انتظام
نہ تہا اور جو سخت تہا اور جہان سکہون کے کارداروں کو پورا پورا زور کبہی حاصل نہین ہوا تہا بہت ضرورت تہی
۱۸۲۶ء مین رائے محمد نے سید احمد کے مقابلہ مین جو بہت متعصب تہا اور جسنے بعد ازانکہ وہ پشاور سے نکالا گیا تہا

مقام بالاکوٹ علاقہ ہزارہ مین اقامت کی تہی خدمت کی کسیقدر عرصہ تک سید احمد کی حکومت بہت ہو گئی تہی بالاکوٹ مین سید احمد پر فوج سکہہ نے زیر حکم شاہزادہ شیر سنگہ اور جنرل ونتورا صاحب کے حملہ کیا اور اوسکو قطعی شکست دی اس لڑائی مین راے محمدؐ نے نمایان خدمت کی اور اون خدمات کے عوض مین اوسکو موضع گیر وجمبی دو سو روپیہ کا ملا علاقہ کہکہہ مین جودہ سنگہ دہنا سنگہ ملوی۔ عطر سنگہ کالیانوالہ اور شہزادہ شیر سنگہ نوبت بہ نوبت حاکم رہے اور ان سبنے راے محمدؐ کو قابو مین رکہنا مشکل پایا اور اوسکو ہمیشہ سرکشی پر امادہ اور مستعد پایا سردار عطر سنگہ جب دوسری بار اوس علاقہ کا حاکم ہوا تو اوس نے امن پیدا کرنے کیواسطے اوس سے نجات پانیکا ارادہ مصمم کرلیا سردار موصوف نے راے مسطور کو قلعہ پاگہہ مین بلایا جو دوسری طرف چہوٹی ندی پل کے کوٹ کے مقابل ذرا اونچے موقع پر تہا محمد خان کو فریب اور دغا کا شک نہین ہوا اور قلعہ مذکور اپنے برادرزادہ غلام محمد خان کو لیکر معہ دو ہمراہیون کے گیا قلعہ مین داخل ہوتی ہے اون پر بڈہا خان ملل نے جو راے کے خاندان کا پرانا دشمن تہا حملہ کیا عطر سنگہ کے نوکر بہی حملہ مین شامل ہوئے اور سب مارے گئے فتح خان اپنے باپ کی جگہہ جانشین ہوا اور اپنے باپ کے قتل کا بدلہ بڈہا خان سے لیا جسکے خاندان کو اوس نے تقریبًا نابود کردیا ۱۸۴۵ع ۱۸۴۶ء مین فتح خان نے سرکار لاہور کو ضعیف پاکر سرکشی کی مگر اگست ۱۸۴۶ء مین اوس نے سردار جیتر سنگہ اٹاریوالہ کے پاس حاضر ہوکر اطاعت قبول کی سردار موصوف کو یہہ خیال تہا کہ آیندہ اوس علاقہ مین فساد کے فرو رکہنے کیواسطے اوس سے کام لیگا مگر دو ماہ کے بعد مصر امیر چند نے خواہ بیوقوفی سے خواہ دغابازی سے اوسکو چہوڑ دیا اور پہر اوس نے سرکار کے مقابلہ مین ہتہیار اوٹہائے کرنل لارنس صاحب کے فہمایش سے اوس نے پہر اطاعت اختیار کی اور تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو پہر سکہون سے اسطرح لڑنیکا موقع ملگیا کہ پہر نمکحرامی کا مجرم نہ ہوا ۱۸۴۸ء ۱۸۴۹ء مین وہ کپتان نکلسن صاحب اور کپتان ایبٹ صاحب کے ساتہہ نہایت اچھی خدمت کرتا رہا اور آفت مدور کے قایم رکہنے مین اوسنے امداد کی اور جتنے پیادہ اور سوار اوس سے بہم پہونچائے گئے اوس نے تیار کئے اور کئی موقعون پر مفسدون کے ساتہہ کامیابی سے لڑا ۱۸۵۷ء مین فتح خان کی وفاداری ایسی ہی نمایان رہی اور اوسکو یہہ انعام ملا کہ اوسکے جاگیرات واگذار رہین چار ہزار تین سو اکاسی روپیہ کی حین حیات

شیر بہادر فتح پنڈ گیرو بوجل اروڑیہ دیہات کے زمینداری اوسکی علی الدوام کی بہتر چوسو پانچ ہزار دو اور
گگن گلی اور اوگانو مین اور علاوہ اسکے اور زمینداری اوسکی ہے جس سے اوسکو دو ہزار پانچ سو چوالیس روپیہ
سال حاصل ہوتا ہے اگر رائے فتح خان کو کوئی پسر پیدا نہو تو اوسکی جاگیر دوامی اوسکے برادر زادہ غلام محمد خان
کو ملیگی جو احمد خان کا بیٹا ہے جو راجہ دہیان سنگہ کے ساتہہ ۱۸۴۳ء مین مارا گیا تھا فتح خان کا راولپنڈی ضلع
مین بہت زور ہے اور یہہ زور اوسکا ضبطی ملک پنجاب کے ایام سے سرکار کی طرف اور انتظام کے امداد مین
مستعمل ہوتا رہا ہے ٭

ملک اولیا خان پنڈی گھیپ والا



حال خاندان

جودہڑی مسلمان راجپوت قوم کے ہین اور گہیبون کے قریب ہمسایہ ہین اور گہیبون مین اور جودہڑون مین آپسمین شادیان ہوتی ہین اور پُرانے زمانہ مین اون سے وہ ہمیشہ لڑتے رہتے تہے جودہڑی پرگنہ پنڈی گہیب ضلع راولپنڈی مین آباد ہین اور پرگنہ مذکور دریائے سندہ کے کنارے کنارے مرزاپور سے اٹک سے بارہ میل تک ہے اس قوم کا نام جودہڑا سے ہی جنکی نسبت بیان ہے کہ وہ گیارہوین صدی مین سلطان محمود کے

عہد مین مسلمان ہوا تہا وہ جمون مین آباد ہوا جہان اوسکی اولاد چند پشت تک ہوسی خان کے زمانہ تک آباد
رہے اور ہوسی خان ورہتے کو چلا گیا جو اوسجگہہ کے قریب تہا جہان اب پنڈی گہیپ ہے اوسکا پوتا شاہباز خان
اپنے گہر کے پاس کہین شکار کہیل رہا تہا وہان اوسکو ایک فقیر ملا جس نے اوسکے ساتہہ معمی مین باتین کین
اور اوسکو کہا کہ جبتک سیل کے کنارے راست کی طرف جاکر آباد نہوگا تب تک اقبالمند نہوگا اسجگہہ سیل ایک
چوڑا ریتلا نالہ ہے شاہباز نے فقیر کی نصیحت پر پنڈی گہیپ بنایا اور بعد ازان اوس نے اور اوسکے جانشینون
نے اور بہت سے گانو آباد کئے پہلا ملک جس نے کچہہ عروج حاصل کیا اولیا خان تہا جسنے ابتدا مین اٹہارہوین
صدی کے علاقہ تلہ سیل سوہان اور تلہ گنگ واقع ضلع جہلم پر تاخت کے اور جبتک زندہ رہا اون علاقون
پر قابض رہا اوسکا بیٹا امانت خان ویسا ہی طاقت اور زور مین تہا نام کیواسطے وہ سرداران سوکرچکیہ کا مطیع تہا
مگر اونکو خراج تہوڑا ہی دیتا تہا اور اپنی جمعیت سے اوس ملک کو جو اوسکے باپ کا تہا اپنے قبضہ مین رکہتا تہا
اوسکا بیٹا نواب اوسکے برابر خوش نصیب نہ تہا اِس رئیس کے پاس رنجیت سنگہ کیطرف سے علاقہ سیل اور بالا گہیپ
مستاجری مین تہی ۱۸۱۳ء مین وہ سرکش ہوگیا لیکن وہ سکہون سے عہدہ برا نہین ہوسکا اور کوہاٹ کو بہاگ گیا
جہان وہ جلا وطنی مین مرگیا اوسکا بہائی غلام محمد خان اوسکا جانشین ہوا اور اوسکو سرکار سے سیل کا چہارم حصہ
مالیہ کا ملتا رہا اٹک کے پاس اکوڑہ کے جنگ مین جو ۱۸۲۷ء مین ہوئی تہی غلام محمد زیر حکم عطر سنگہ اور بدہ سنگہ
سندہانوالیون کے سید احمد خان کے مقابلہ مین لڑتا رہا اور تہوڑے عرصہ کے بعد وہ امرتسر مین جہان مہاراجہ
نے دونو کو طلب کیا تہا اپنے مخالف اور دشمن رائے محمد گہیبہ کے ہات سے مارا گیا اوسکے علاقہ پر الہ یار خان
قابض ہوا لیکن اس رئیس کا کچہہ بہت حال قابل لکہنے کے نہین ہے اوس نے ۱۸۴۸ء ۹ء مین اچہی خدمت کی
اور اپنے پانچ سوارون کے ذریعہ سے درمیان کپتان نکلسن صاحب اور لفٹنٹ اڈورڈس صاحب اور لفٹنٹ ٹیلر صاحب
کی آمد ورفت جاری رہنی مین مدد کرتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے وقت اُسکے پاس فقط ڈہولیان سات سو پچاس روپیہ کا تہا
اور علاوہ اوسکے ایک چاہ پنڈی گہیپ مین جمعی تیس ۳۰ روپیہ کا ضبطی ملک پنجاب کے تہوڑے سے دن پیچہے
وہ مرگیا اور دو نابالغ فرزند اوسکے رہے سرکار نے اونکے ساتہہ فیاضی سے سلوک کیا اور اب اس خاندان کی

حالت اوس سے بہتر ہے جیسی سکہون کے زمانہ مین تہی دونو بہائیون کے پاس اب چار گانو ہنڈتی گہیپ اخلاص
نوتہہ اور احمدال جمعی پندرہ سو چہتر روپیہ سال کے ہین علاوہ اسکے اونکو بڑی آمدنی چہارم مالیہ کی ہے جو سرکارنے
اونکو بہت سے دیہات مین دی ہے جو موروثی جائداد اس خاندان کی تہی ۱۸۵۷ء مین اولیا خان اور فتح خان
نے بہت وفاداری کے ساتہہ خدمت کی اور اونکو چارسو اور ڈیڑہ سو روپیہ کی خلعت ملی اولیا خان کے
راسے فتح خان کوٹ والے کے دختر سے شادی ہوئی ہے اور اون دونو خاندانون
مین جو مدت سے عداوت تہی اب ختم ہو گئی ہے*

سردار عطر سنگہ لمبہ

- جہڑت رام
  - بستارام
  - ہزاری مل
  - دیوان سنگہ
  - بردہان سنگہ
    - گورمکہہ سنگہ
      - عطر سنگہ
        - ہری سنگہ
        - گیان سنگہ
    - رام سنگہ

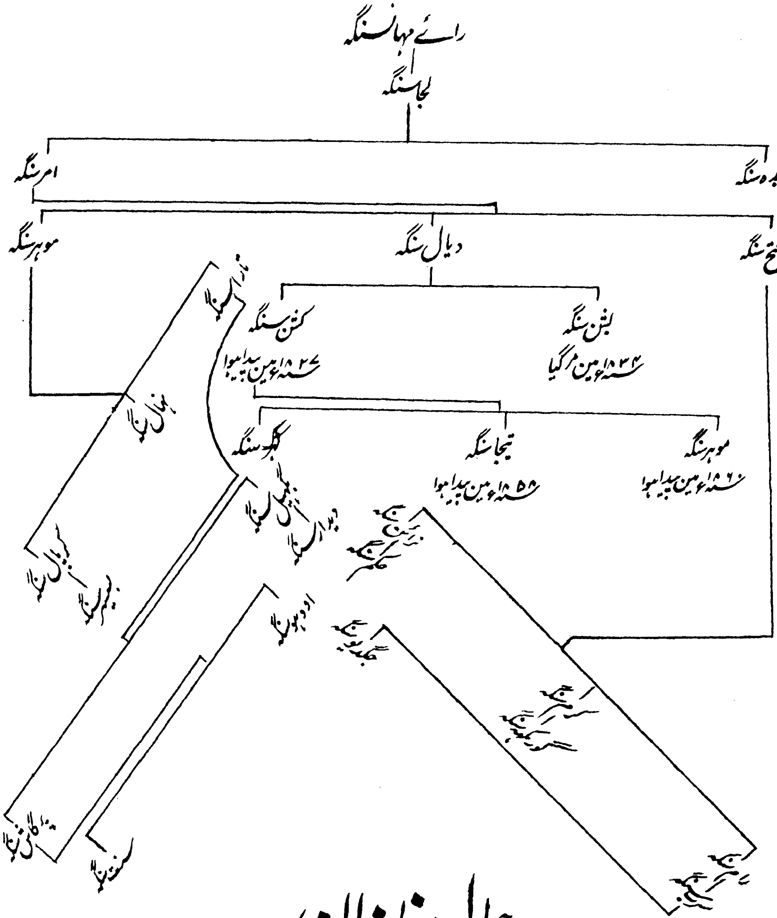
حال خاندان

خاندان لمبہ کا بانی گورمکہہ سنگہ تہا جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مشہور خبرلون مین نامی تھا گورمکہہ سنگہ کا باپ بردہان سنگہ چہوٹے قصبہ کہیوہ مین جو دریاے جہلم کے کنارہ راست پر جلالپور کے مقابلہ مین ہے صرافی کا کام کرتا تہا سنہ ۱۷۸۰ء مین مہان سنگہ سوکرچکیہ ایک مہم سے جسپر پنڈ دادنخان کے متصل گیا تہا وہان سے واپس آکر قصبہ مین سے گذرتا تہا اوس جگہہ گورمکہہ سنگہ کو جو اوس وقت آٹہہ برس کا لڑکا تہا اوسکے چچا بستارام نے جو سردار موصوف کا ایک چہوٹی سی خدمت پر ملازم تہا پیش کیا مہان سنگہ اوسکی روشن آنکہین اور اوسکی بشرہ کو دیکہکر جس سے نیز بہوشی پائی جاتی تہی خوش ہوا اور اوسکو اپنے ساتہہ رکہا اوسی سال کچہہ عرصہ کے بعد رنجیت سنگہ پیدا ہوا اور جب رنجیت سنگہ دو برس کا ہوا گورمکہہ سنگہ اوسکے ساتہہ کہیلنے کیواسطے اور اوسکے ساتہہ رہنے کو مامور کیا گیا دونو لڑکے ساتہہ ساتہہ بڑہتے گئے اور جب رنجیت سنگہ کو اوایل مین زور حاصل ہوا گورمکہہ سنگہ کو ثروت اور اعزاز حاصل ہوتا گیا جب سنہ ۱۷۹۹ء مین رنجیت سنگہ نے لاہور پر قبضہ کیا گورمکہہ سنگہ اوسکے ساتہہ تہا اور بعد ازان فوج کا

بخشی مقرر ہوا اور جو کچھہ اوسوقت سردار سو کرچکیہ کے پاس خزانہ تہا گورکمہ سنگہ کی تحویل مین رکہا گیا اس سردار کی جنگی خدمات اگر تفصیل کے ساتہہ لکہے جاوے تو سلطنت سکہان کی تمام لڑائیون کی تاریخ لکہنی ہوگی وہ قصور مین لڑا جہان اوسکے زیر حکم دو ہزار سوار تہے اور جہنگ اور سیالکوٹ مین لڑا اور گورکہیون کے مقابلہ مین ۱۸۱۰ء مین لڑا اور سال آئندہ وہ ملتان کے محاصرہ مین موجود تہا اور ساہیوال اور خوشاب کے سر کرنے مین بھی مددگار تھا ۱۸۱۳ء مین اٹک کی لڑائی مین وہ فوج کی ایک قسمت کا حاکم تھا جب افغان اور وزیر کابل پنجاب سے نکالے گئے تہے اور گورکمہ سنگہ کشمیر مین بہی اور شمالی اور شمال مغربی سرحد پنجاب پر لڑتا رہا لڑائیون مین وہ بہ دفعہ زخمی ہوا تھا آٹہہ دفعہ بندوق کی گولی سے تین دفعہ تلوار سے تین دفعہ نیزہ سے اور ایک دفعہ تیر سے اوسکے آقا نے اوسکے خدمات کا بہت فیاضی سے اوسکو صلہ دیا لاہور کا قبضہ ہونے سے پیشتر اوسکو پنڈی لالا اور شادیوال اور بعد ازان ڈنگہ اور روہتاس جمعی پندرہ ہزار اور پچیس ہزار روپیہ کی جاگیر مین ملی ۱۸۲۰ء کے قصور کی مہم کے بعد جہان سردار نے قلعہ مراد کو سر کیا تہا اور جہان اوسکو نیزہ کا زخم لگا تہا اوسکو قصور کے علاقہ مین بیاسی ہزار روپیہ کی جاگیر ملی جب نار سنگہ چمیاری والا ۱۸۲۶ء مین مرا اوسکی سپاہ گورکمہ سنگہ کے زیر حکم رکہی گئی اور اوس سردار کی جاگیر پندرہ ہزار روپیہ کی جوتہی اوسمین سے حصہ کلان گورکمہ سنگہ کو دیا گیا ایک وقت گورکمہ سنگہ کی جاگیرات ساڑہی تین لاکہہ روپیہ تہین لیکن راجگان جمون گلاب سنگہ اور دہیان سنگہ کی دشمنی سے جسکا باعث یہہ ہوا تھا کہ اوس نے اونکے باپ کشور اسنگہ پر حملہ کرکے اوسکو شکست دی تہی گورکمہ سنگہ کی ثروت اور طاقت دونو خراب ہوگئین یہہ راجگان ہر موقع پر اوسکی مخالفت کرتے تہے اور اونکی تحریک سے اوسکی جاگیرات گمرولہ ڈنگہ اور دہونتہل ضبط ہوگئین ۱۸۳۲ء مین وہ تاراچند کے ساتہہ بنون گیا تہا جہان فوج سکہان کو دلاسہ خان نے شکست دی تاراچند جو بزدل تھا بہاگ گیا اور ایک توپ غنیم کی ہاتہہ چہوڑ گیا مگر گورکمہ سنگہ نے اپنے سوارون کو لیکر اوسپر حملہ کیا اور توپ پہر چہین لی نوبت بنوبت سردار گورکمہ سنگہ کی جاگیرین ضبط ہوتی گئین اور ۱۸۳۶ء مین روہتاس اوسکے پاس سے جاتا رہا یہہ بات راجہ دہیان سنگہ کی عداوت سے ہوئی رنجیت سنگہ روز بروز ضعیف ہوتا جاتا تہا اور راجہ دہیان سنگہ کا بڑا زور ہوتا جاتا تہا لیکن وجہ ضبطی جاگیر روہتاس کی یہہ بیان کی گئی کہ سردار ہمیشہ رئیس گکہر فضلداد خان سے جہگڑتا رہتا تہا

جسکے باپ نور خان سے سردار موصوف نے مشہور قلعہ روہتاس لیا تہا مرتے مرتے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو اپنی ناشکری
کا افسوس ہوا اور اپنے فرزند کہڑک سنگہ کو مہاراجہ نے حکم دیا کہ جاگیر سردار کو واپس دیدین جو تمام عمر ایسی وفاداری سے
مہاراجہ کے ہمرکاب لڑتا رہا تہا اور اگر کہڑک سنگہ کچہہ عرصہ زندہ رہتا تو وہ ایسا کرتا لیکن گورمکہہ سنگہ کو فقط پانچہزار پانچسو روپیہ
کی جاگیر اس علاقہ مین واپس ملی مہاراجہ شیر سنگہ نے جو ڈوگرہ راجون سے ایسے ہی نفرت رکہتا تہا جیسے گورمکہہ سنگہ
کو تہی اوس سے وعدہ کیا کہ اونکی مقابلہ مین اوسکے حمایت کرینگے اور سردار کو پچیس ہزار روپیہ کی جاگیر ین دین اور
جب ملک پنجاب ضبط ہوا تو گورمکہہ سنگہ کے قبضہ مین چہتیس ۳۶ ہزار روپیہ کی جاگیر تہی اگست ۱۸۴۷ء مین سردار گورمکہہ سنگہ
بشمول سردار بوڑ سنگہ موکہریان والہ کی رانی جنداں کے پاس مامور ہوا تہا رانی جنداں کو قلعہ شیخوپورہ مین نظر بند
رکہنے کی ضرورت ہوئی تہی اور سردار گورمکہہ سنگہ نے اپنی مشکل خدمات کو وفاداری اور عقلمندی کے ساتہہ انجام دیا
ملتان کی لڑائی شروع ہونے پر رانی پنجاب سے باہر بہیجے گئے تہے سرکار نے ۱۸۵۰ء مین سردار گورمکہہ سنگہ کی
جاگیر جمعی بارہ ہزار چہہ سو روپیہ کی اور اوسکے فرزند کی جاگیر جمعی دو ہزار روپیہ کی حین حیات واگذار کی ان جاگیرات
مین سے ایک ثلث لسبیل علی الدوام واگذار ہوئی سردار عطر سنگہ کے پاس نوشہرہ ضلع شاہ پور مین جمعی چار ہزار دو سو
پچہتر روپیہ کا رہا اور گجرات کے ضلع مین پنڈی لالا چک بودا دو برجی قلعہ عطر سنگہ کوٹ ستار اور دو چاہ جمعی دو ہزار
آٹہہ سو سات روپیہ سردار گورمکہہ سنگہ کو خطاب لمبہ اسواسطے نہین دیا گیا تہا کہ وہ دراز قد تہا وہ تو میانہ قد تہا لیکن
یہہ خطاب اوسکو اسواسطے دیا گیا تہا کہ اوسکو موہر سنگہ لمبہ کی فوج
دی گئی تہی جو بہت دراز قد تہا ❊

کشن سنگہ لمبہ



حال خاندان

چہوٹے چہوٹے سردارون مین جو چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے نیک و بد مین اوس سردار کے ہمراہ رہتے تہے راے مہان سنگہ اور اوسکا بیٹا لجا سنگہ بہی تہی دونو اپنے رئیس کے خدمین مارے گئے تہے افغانون کی جو اوس زمانون مین اکثر

یورش ہوا کرتی تہین ایک موقع پران سردارون نے اپنی خوشی اور مرضی سے یہہ کام اختیار کیا کہ وہ غنیم کے لشکر مین بہیس بدل کر گئے تاکہ معلوم کرین کہ کتنی جمعیت ہے اور موقع اور ترتیب لشکر کی کیسی ہے مگر وہ گرفتار ہوئے اور جاسوس ہونے کے سبب سے مارے گئے چڑت سنگہ نے امر سنگہ لجا سنگہ کے فرزند کو نوکر رکہہ لیا اور علاقہ نکہ مین اوسکو سات ہزار روپیہ کی جاگیر دی امر سنگہ وفاداری سے اور خوبی سے سوکر چکیہ سردارون کی تین پشت تک خدمت کرتا رہا یعنے چڑت سنگہ مہان سنگہ اور رنجیت سنگہ کے عہد مین اور جب رنجیت سنگہ نے مثل کی ریاست لی تب وہ مرگیا لیکن مرنے سے پہلے امر سنگہ نے رنجیت سنگہ کے ملازمت مین اپنے تینون بیٹون موہر سنگہ دیال سنگہ اور فتح سنگہ کو داخل کرا دیا تہا یہہ تینون آدمی جلدی مورد الطاف ہوئے اور موہر سنگہ نے خصوصًا افغانون کے ساتہہ ایک لڑائی مین بمقام کہیوا ضلع گجرات نمایان خدمت کی رنجیت سنگہ نے اوسکی درخواست پر عوض نکہ کے جاگیر کے اونکو مکراج مین جاگیر دی تینون بہائیون کو تین لاکہہ روپیہ کی جاگیرین ملین اور یہہ جاگیرین اونکے پاس بارہ سال تک رہین بعد ازان موہر سنگہ بمخالفت خواہش اور حکم مہاراجہ کے بنارس کو چلا گیا اوسوقت مہاراجہ نے جاگیرین ضبط کر لین اور جو سپاہ اونکی تہی سات سو سوار کے اوسکا کمانڈ گورکہہ سنگہ کو دیدیا جس نے لقب لمبہ اختیار کیا جو در اصل موہر سنگہ کا لقب اس سبب سے تہا کہ وہ بہت دراز قد تہا دیال سنگہ نے کسیقدر اپنے خاندان کو بچا لیا وہ ۱۸۱۳ء مین جنگ اٹک مین لڑا اور سخت زخمی ہوا اور سال آئندہ مین اول مہم کشمیر مین شامل ہوا اور اوس مہم مین پہر زخمی ہوا ان خدمات کے صلہ مین اوسکو بتیس ہزار روپیہ کی جاگیر ملی ۱۸۲۶ء مین اوسپر عتاب ہوا اور باستثنا موننگ کے جو کہیوہ سے پانچ میل شمال کیطرف ہے اور جسکی جمع چار ہزار روپیہ تہی کل جاگیر اوسکی ضبط ہوئی لیکن دو سال کے بعد مہاراجہ پہر اوس سے خوش ہوئے اور ایک جاگیر اٹہائیس ہزار روپیہ کی اوسکو عطا کی دیال سنگہ ۱۸۳۲ء مین دو فرزند چہوڑ کر مرگیا ان مین سے بڑا بشن سنگہ اوس وقت سات برس کا تہا اور چہوٹا لڑکا گود مین تہا بشن سنگہ اپنے باپ سے دو برس پیچہے مرگیا اور چونکہ چہوٹا لڑکا کوئی فوجی خدمت نہین کرسکتا تہا جاگیرات ضبط ہو گئین مگر رنجیت سنگہ نے اس بچہ کو فراموش نہین کیا اور گجرات کی جاگیر اس کے عموزاد بہائی نہال سنگہ کو حوالہ کر دی اور اوسکو اس بچہ کا سرپرست مقرر کر دیا ایک اور عموزاد بہائی نہال سنگہ کو بہی بدووال ضلع جہلم مین وہ نہین

شرایط پر حوالہ کی گئی جب ۱۸۴۸ء مین ملتان کا مفسدہ ہوا کشن سنگہ وفادار رہا مگر اوسکے دو عموزاد بہائی نہال سنگہ اور بسنت سنگہ مفسدون مین شامل ہوگئے اور اونکی جاگیرین دس ہزار اور گیارہ[۱۱] سو روپیہ کی ضبط ہوگئین ۱۸۵۷ء مین کشن سنگہ نے کسیقدر خدمت بہہ کی کہ چودہ[۱۴] پلٹن دیسی پیادگان کے مفروران مین سے چند آدمی گرفتار کئے یہہ پلٹن جہلم مین باغی ہوگئی تہی ان خدمات کے عوض مین اوسکو چار سو روپیہ انعام ملا اور اوسکے ہمراہیون کو بہی مناسب انعام ملے

یہہ سردار ۱۸۶۱ء مین تین[۳] فرزند موہر سنگہ تیجا سنگہ اور کہڑک سنگہ چہوڑ کر مرگیا
جو اوس وقت سب نابالغ تہے اونکو چار سو ساٹہ[۴۶۰] روپیہ
کی پنشن سرکار سے عطا ہوئی

ملک لنگر خان ساہیوالیہ

- ملک بجّر خان
  - گل بجالک خان
    - ہوت خان
      - مبارک خان
        - بڈہا خان
          - صاحب خان
          - بوڈہا خان
            - لنگر خان
              - لال خان
                - فتح خان
              - مبارک خان
                - محمد خان
                  - الہ یار خان
                  - فتح خان ۱۸۲۰ء مین مرگیا
                    - لنگر خان ۱۸۵۳ء مین مرگیا
                      - مہاجیات خان
                      - مبارک خان
                        - چراغ خان
                      - لشکر خان
                    - لال خان ۱۸۴۲ء مین مرگیا
              - بہرام خان
              - لشکر خان
                - کنو خان

حال خاندان

ساہیوال کا خاندان بلوچ ہندوستان مین ۱۵۲۷ء مین آیا ملک بجّر خان کچی مکران مین ایک چھوٹا سا رئیس تہا کچی مکران بلوچستان کا سب سے مغربی علاقہ ہے اس رئیس کے بدنصیبی سے ایک حسین دختر تہی اوس کے

حسن کی شہرت سیستان کے رئیس کے کانون تک پہونچے جو ملک قریب تہا او سیستان کے رئیس نے شادی کی درخواست کی لیکن بجّر خان کو یہہ رشتہ منظور نہ تہا اور کچھہ عرصہ تک اوس طاقتور رئیس کا مقابلہ پہلے برطرح کرتا رہا بعدازان وہ اپنے عیال اور متوسلون اور ملازمون کو لیکر دہلی کو بہاگ آیا اوسی زمانہ کے قریب شہنشاہ بابر نے دہلی کا تخت فتح پاکر حاصل کیا تہا بابر بادشاہ کے حضور مین وہ باریاب ہوا اور شاہ بالطاف پیش آیا اوسکے چہوٹے بہائی امیر کو فرخ آباد کے جاگیر عطا ہوئی جہان اوسکی اولاد ابتک آباد ہے اور بجّر خان کو علاقہ تہل کی ریاست متصل شاہپور پنجاب مین ملی جہان اوسوقت بہت بدنظمی تہی بجّر خان خوشاب کے نزدیک آباد ہوا اور تہوڑے عرصہ مین اوس نے اقوام گرد و نواح کو زیر کرکے کسیقدر انتظام کرلیا بجّر خان سنہ ۱۵۰۳ء مین گیا اور اوسکا فرزند گل سجا لک خان اوسکا جانشین ہوا جس نے کئی نئے گانو ضلع شاہپور مین آباد کئے اور کہہٹکیان قومون کو شکست دی اور بہت قتل کیا چنانچہ اوس موضع کا نام ہڈّان والا رکہا گیا ہڈ ہڈّی کو کہتے ہین اور اتنے آدمی مارے گئے کہ مدت تک اونکی ہڈیون سے میدان سفید رہا تہا اب اوس گانو کا نام ہڈالی ہے# اوس نے بادشاہ سے ساہیوال کے گرد علاقہ حاصل کیا جسکو اوسنے آباد کرکے زراعت کرائی یہہ رئیس سنہ ۱۵۵۷ء مین گیا اوس نے اپنے مرنے سے پہلے ریاست اپنے فرزند ہوت خان کو حوالہ کردی تہی اس رئیس اور اوسکے مابعد جانشینون کا کچھہ حال معلوم نہین ہے مگر صاحب خان چہٹا رئیس ساہیوال کا ایسا ظالم تہا کہ رعایا سرکش ہوگئی اور اوسکو معزول کردیا اور اوسکے برادرزادہ لنگر خان کو اوسکی جگہہ رئیس مقرر کیا لنگر خان سلیم الطبع آدمی تہا اور اپنے علاقہ کی اوس نے بہت ترقی کی اور زراعت کیطرف بہت توجہ کرتا رہا اس اندیشہ سے کہ اوسکی چار فرزند جو چار علیحدہ علیحدہ مان سے تہے آپسمین جہگڑا نہ کرین اوس نے ہر ایک کیواسطے ساہیوال کے پاس چار علیحدہ علیحدہ قلعہ بنادئے ایک اون مین سے اب بہی موجود ہے یہہ قابل لحاظ طریق حفظ امن کا کامیاب نہین ہوا اور سنہ ۱۵۷۳ء مین لنگر خان کی وفات کے بعد اوسکے فرزندون مین آپسمین سخت جہگڑا اور فساد ہوا لال خان جو سب مین بڑا تہا وہ سب پر ور رہا اور اپنے بہائی بہرام خان اور لشکر خان اور اپنے برادرزادہ کتہو خان کو قتل کرکے سمجہا کہ اب مامون اور محفوظ ہون جب احمد شاہ دُرّانی نے پہلے یورش کی لال خان کے سد بہم پہونچانے

ٹوانون نے اوانون کو اسی جگہہ شکست دی تہی +

مین اور بار برداری مہیا کرنے مین ہرطرح مدد کی شاہ دُرّانی نے ایسی مہربانی اوسکے ساتہہ کی کہ مبارک خان نے جو فقط ایک بھائی اوسکا رہگیا تہا اوسکا رشتہ تنگ کیا اور فتح خان بجّر یا نوالہ سے ملکر بڑی جمعیت لیکر اوسپر حملہ کیا لڑائی مین جو ہوئی لال خان کو شکست ہوئی اور وہ مارا گیا +

فتح خان جو اپنے باپ کا جانشین ہوا فقط بارہ برس کا عمر مین تہا وہ ہوشیار لڑکا تہا اور اوس نے جلدی اپنے باپ کا بدلہ لیا اور مبارک خان اور اوسکے خاندان کو مجبور کیا کہ اونہی بہاولپور کو بہاگ کر وہان پناہ لی معلوم ہوتا ہے کہ مبارک نے متوسلون کے ساتہہ بہت سختی ضرور ہوئے ہونگی کیونکہ اوس علاقہ مین سے بہت آدمی چلے گئے کہائی کوٹ عیسی شاہ اور قادرپور کے بلوچ جہنگ کے سیالون کے علاقہ مین جا بسے فتح خان کی حکومت تہوڑے عرصہ تک رہی افغانون کی ایک یورش مین وہ اسیر ہوا اور ڈیرہ اسمعیل خان کو بہیجا گیا اور وہان قتل کیا گیا تہا اوسکا کوئی بیٹا نہین تہا اور اوسکے دو بہائی ایسے کم عمر تہے کہ اونکی مان مساۃ بہنڈی نے انتظام علاقہ اور کاروبار کا اپنے ہاتہہ مین سنبہالا یہہ عورت دلیر تہی اور لایق تہی اور قوم کے آدمی اوس کی فرمانبرداری کرتے تہے فقط اسیقدر اوس مین نقص تہا کہ وہ عورت تہی سنہ ۱۷۵۰ء مین راجہ کوڑا مل احمد شاہ کا نائب ساہیوال مین وارد ہوا اور چہوٹے رئیسون کو اپنے پاس طلب کیا مساۃ بہنڈی کو شبہ ہوا کہ کچہہ دغا ہوگی اور راجہ کا حکم نہ مانکر سپاہ کو آراستہ کرکے راجہ پر حملہ کیا مگر اوسکو بالکل شکست ہوئی اور اوسکے بچے اسیر ہوے اور ایسا یقین کیا جاتا ہے کہ قتل کئے گئے تہے +

اب مبارک کو خیال ہوا کہ اوسکی بات آگئی اور بہاولپور سے واپس آکر اوسنے ریاست بلا بہت مخالفت اور مقابلہ کے سنبہال لی اور سنہ ۱۷۶۰ء تک جب وہ مرا رئیس رہا اوسکے فرزند محمد خان کو سکہون کے سامنے ٹہیرنا جو اوسوقت ملک پر تاخت کر رہے تہے مشکل معلوم ہوا سردار جہنڈا سنگہ بہنگی نے ساہیوال پر حملہ کیا مگر وہ پیچہے ہٹایا گیا تاہم اوس نے اوس علاقہ کے ایک ٹکڑہ پر قبضہ کرلیا آخر کار محمد خان نے کچہہ نقصان اوٹہا کر وہ حصہ اپنے علاقہ کا پہیر لیا لیکن تہوڑے عرصہ کے بعد کچہہ سکہون اور بلوچون نے اوسکو قتل کردیا یہہ آدمی ساہیوال کو اس بہانہ سے آئے تہے کہ محمد خان کی خدمت مین تعظیماً حاضر ہونگے الہ یار خان نے اپنے باپ کے قاتلون کو سزا دیکر

اپنے توجہ کو اپنے علاقہ کی ترقی کی طرف پہیرا اور دریاے جہلم سے ایک نہر کاٹنے مین مصروف تہا کہ گہوڑے پر سے
گر کر مر گیا فتح خان چودہوان رئیس اپنے بہائی کی وفات کے وقت نابالغ تہا اور کچھہ عرصہ تک اوسکی مان الہجوائے
دیوان دیارام کے شامل ہوکر انتظام اور اہتمام ریاست کا کرتے رہے جب لڑکا بالغ ہوا اوس نے پختہ ارادہ کیا کہ
اپنی مان اور دیارام سے حکومت کو جو چہوڑنا نہین چاہتے تہے چہین لی اور اوسکی دیہ مصلحت بالکل کامیاب ہوئی بعد ازان
اوسنے سکہون سے لڑنا شروع کیا اور اون سے قلعہ نہنگ اور شیخ جلیل واپس چہین لئے مت سنگہ بہنگی سے
اوس نے ڈیرہ جراح چہین لیا اور اوسکی ہمت اور بہادری کے سبب سے اوسکا رعب اور خوف ہوگیا ہر طرف سے
اوس نے اپنے قدیمی علاقے واپس چہین لئے اور نئے علاقون پر تصرف کیا آخرکار اپنے بزرگون سے
زیادہ اوسکا علاقہ حکومت ہوگیا اور اوسکی آمدنی ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کی ہوگئی جب مہان سنگہ کو عروج ہوا فتح خان
نے مصلحت سمجہی کہ اوسکو تہوڑا سا باج دے اور ۱۸۰۳ء مین اوس نے رنجیت سنگہ کو سال بسال ۲۵ گہوڑے اور
۲۵ اونٹ دینے قبول کئے ۱۸۰۹ء مین یہہ باج زر نقد مین بتعداد بارہ ہزار روپیہ سال کے بدلا گیا ؞
غالب نہین ہے کہ فتح خان یہہ باج وقت معینہ پر باقاعدہ دیتا رہا ہو لیکن یہہ امر کچھہ لحاظ کے قابل نہین ہے
کیونکہ جب رنجیت سنگہ کسی کمزور ہمسایہ سے چہینا چاہتا تھا تو بہانہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی بن جاتا تہا چنانچہ ۱۸۱۰ء کے موسم
بہار مین اپنی سپاہ کو لیکر رنجیت سنگہ نے ساہیوال کو کوچ کیا اور فتح خان کو اپنے حضور مین طلب کیا بلوچ روباہ
نے بہت سے پانو کے نقش شیر کے بہٹ کیطرف جاتے دیکہے تہے مگر کوئی نشان کسی قدم کا واپس آتے نہین دیکہا تہا اور
اوس نے رنجیت سنگہ کی خدمت مین حاضر ہونے مین تامل کیا مگر رنجیت نے اسقدر اپنی دوستی اور محبت فتح خان سے ظاہر
کی کہ اوس نے اپنے فرزند لنگر خان کو جو چار سال کا عمر مین تہا بیش قیمت تحایف لیکر بہیجا مہاراجہ نے اس لڑکے
کے ساتہہ بہت مہربانی کی اور پہر یہہ بات ظاہر کرکے کہ مجہکو فتح خان سے بہت محبت ہے ظفر خان رئیس خوشاب کے
طرف کوچ کیا اور خوشاب چندروز کے محاصرہ کے بعد فتح کیا فتح خان نے اب اپنے آپ کو محفوظ سمجہا مگر رنجیت سنگہ
رات کیوقت ساہیوال کو واپس آیا اور قلعہ پر ناگاہ حملہ کرکے اوسپر قبضہ کر لیا اور رئیس کو اسیر کرکے لاہور کو لے گیا
ایک سال کے بعد اوسکو چہوڑ دیا اور اوسکو جہنگ مین چودہ ہزار چار سو روپیہ کی جاگیر دی اس شرط پر کہ پچاس

سواروں کیسے نوکری دیا کرے ۱۸۱۲ء مین وہ لاہور کو گیا اور تین سال دربار مین حاضر رہا مگر اسطرح زندگی بسر کرنے
اوسکو پسند نہ تہی ان تین سال مین اوس نے دیکہا کہ جیسے رنجیت سنگہ نے اوسکے ساتہہ دغا کی تہی ویسے ہی سلطان خان
راجہ بہمبر کے ساتہہ دغا کی اوس نے دیکہا کہ کمبخت شاہ شجاع کے ساتہہ رنجیت سنگہ نے دغا کی اور ہر چند کہ رنجیت سنگہ
نے اوسکی حمایت کرنے کی قسم کہائی تہی اوسکو لوٹ لیا تہا اور آخرکار اوس نے اس دربار سے لعنت کر کے ٹیہہ موہی
اور منکیرہ کو محمد خان کی پناہ مین بہاگ گیا جو لایق اور دانا رئیس قوم بلوچ کا تہا فتح خان یہان نو مہینے تک
رہا مگر محمد خان اوسکی امداد کچہہ بہت نہین کر سکتا تہا اور تب فتح خان ملتان کو چلا گیا جہان وہ مظفر خان کی
حمایت مین دو سال اور رہا لیکن جب اوسکے پرانے دشمن نے ۱۸۱۸ء مین ملتان پہ حملہ کیا یہہ غریب خارج از وطن بہاولپور
کو چلا گیا جہان وہ ۱۸۲۰ء مین مر گیا +

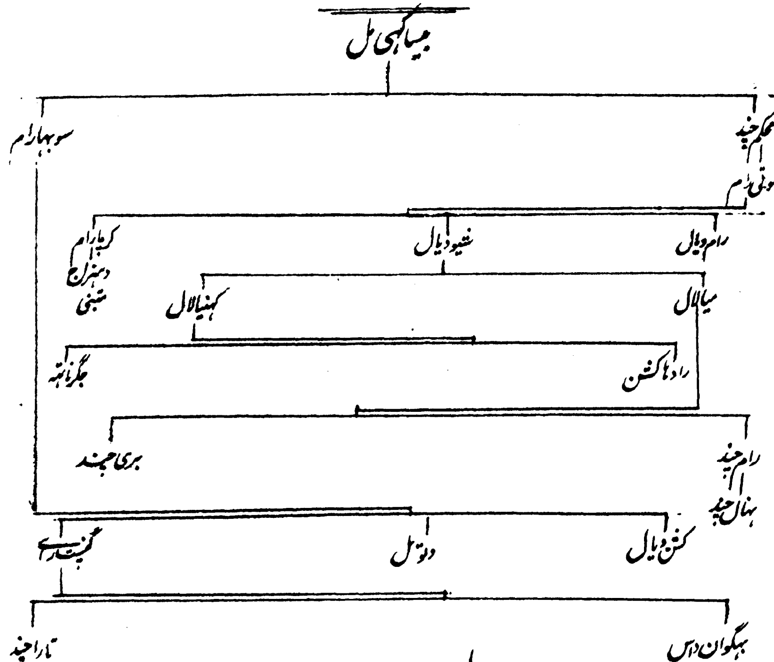
لنگر خان اوسکا فرزند اکبر اپنے باپ کی وفات کے وقت فقط ۱۴ سال کا عمر مین تہا اور صادق خان رئیس بہاولپور
نے اوسکو اور اوسکے سواروں کو ملازم کر لیا تین سال کے بعد رنجیت سنگہ نے جس نے فتح خان کے مرجانیکا
حال سن لیا تہا لنگر خان کو لاہور کو بلا لیا اور اوسکو بارہ سو روپیہ کی جاگیر جہنگ اور ساہیوال مین اوسکے پچاس
سواروں کا گذارہ اوسکو دیا اور اوسکو ملتان مین مامور کیا جہان وہ دیوان ساون مل کے زیر حکم دس سال تک
رہا مہاراجہ نے تہوڑا عرصہ اپنے وفات سے پہلے لنگر خان کو ایک نئی جاگیر مغلا نو آباد مین اور نون اور جہوک منجر
مین عطا کی جو معہ اوسکے پرانی جاگیر ساہیوال کی تین ہزار روپیہ کی تہی اور وہ جاگیر برابر اس خاندان کے قبضہ
مین رہی علاوہ اسکے لنگر خان کو گیارہ ہزار دو سو چہتیس روپیہ نقد مواجب عوض خدمت خود اوسکی اور اوسکے دو
بیٹون اور چوبیس سواروں کے ملتا تہا مہاراجہ شیر سنگہ نے اوسکو دو سو سوار دیکر جنرل مکاسکل صاحب کے لشکر
کے ساتہہ مامور کیا جو پنجاب مین سے افغانستان کی لڑائی کے وقت گذرتا تہا اور جولائی ۱۸۴۲ء مین اوسی جمعیت
کو لیکہ میجر ہنری لارنس صاحب کے ساتہہ چار باغ واقعہ لغمان تک گیا شیر سنگہ کے مارے جانے کے بعد لنگر خان
کو راجہ ہیرا سنگہ نے فتح خان کے مقابلہ پہ بہیجا جو چناب اور دریاے سندہ کے مابین علاقہ کو لوٹتا تہا مگر یہہ مہم
کچہہ بہت کامیاب نہین ہوئی اور فتح خان نے راجہ ہیرا سنگہ کے مرنے کے پیچہے اطاعت قبول کی اور لاہور مین حاضر ہوا

اور وہان پہونچکر سنئے وزیر جواہر سنگہ کے خدمت اختیار کی جواہر سنگہ کے عہد مین لنگر خان بنڈ داد خان مین متعین ہوا تھا اور ۱۸۴۷ء کے اخیر مین لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کے زیر حکم بنون کو بہیجا گیا تہا جون ۱۸۴۸ء مین اوسنے بہائی مہاراج سنگہ مفسد کے مقابلہ مین اچھی خدمت کی تین دن اور تین رات تک جنڈیالہ سے جہنگ تک لنگر خان معہ دیگر مسلمان رئیسون کے اوسکے تعاقب مین پیچہا کرتے چلے گئے بعدازان تازہ سپاہ مصر صاحبدیال کی اونکی ساتہہ شامل ہوئی اور مفسدون کی سپاہ کو چناب کے اندر جو چڑھا ہوا تہا ہانک کر ڈالدیا دو مہینے کے بعد لنگر خان جنرل ہوشش صاحب کے لشکر مین سورج کُنڈ پر شامل ہوا اور محاصرہ ملتان مین برابر بہت تعریف کے ساتہہ خدمت کرتا رہا ضبطی ملک پنجاب پر اوسکی ذاتی جاگیر تین ہزار روپیہ کی لسبیل علی الدوام واگذار ہوئی اور ۱۲۵ سو روپیہ کی پنشن اوسکو عطا ہوئی جو اوسکی وفات پر جو ۲۷ - اپریل ۱۸۵۳ء کو واقع ہوئی ضبط ہوگئی اوسکے بعد اوسکا فرزند اکبر محمد حیات خان اوسکا جانشین ہوا اس جوان آدمی نے کابل مین اور ملتان مین اور برابر محاصرہ ملتان مین خدمت کی تہی اور وفادار بہی رہا تہا اور بہادر بہی تہا وہ ۷ فروری ۱۸۶۲ء کو ۲۵ سال کی عمر مین مر گیا ❊

اوسکے بعد مبارک خان جاگیر پر قابض ہوا یہہ شخص بجر خان سے

بارہوان رئیس ساہیوال کا تہا ❊

دیوان محکم چند
کرنل دہنراج



حال خاندان

اون خبرون مین جنکے ہنر اور بہادری سے رنجیت سنگہ کو یہہ عروج ہوا کہ ایک ماتحت ریاست سے اونکو پنجاب کے سلطنت حاصل ہوئے سب سے زیادہ ممتاز دیوان محکم چند تہا مہاراجہ کو جو برابر کامیابی حاصل ہوتی رہی اوسکے وجہ یہہ تہی کہ وہ اپنے سردار اور افسر بہت دانائے اور زیرکی سے انتخاب کرتا تہا محکم چند پیدایش سے سپاہی نہین تہا اوسکا باپ ایک بیوپاری تہا اور ہنود کی رسم کے مطابق بیٹا بہی بیوپاری ہی ہوتا مگر جب وہ کم عمر ہی تہا اوسکو

سردار دل سنگہ اکال گڈہ والے نے خدمت منشی کی دی تہی یہہ بات ضرور کہی گئی ہے کہ اوسنے مہان سنگہ
رنجیت سنگہ کے باپ کے ساتہہ رسول نگر کے محاصرہ اور فتح مین خدمت کی تہی اور اول وہین اوسکو جنگی تجربہ
حاصل ہوا تہا مگر یہہ روائیت سچ نہین معلوم ہوتی ہے محکم چند دل سنگہ کے ساتہہ سنہ ۱۸۰۴ء تک رہا تہا اوس سال وہ
سردار مر گیا اور اوسکے علاقہ پر رنجیت سنگہ نے تصرف کر لیا سہجو سردار کی بیوہ محکم چند سے ناراض تہی اور اوس سے
حساب مانگا محکمچند کئی سال سے اکالگڈہ کے علاقہ کا منتظم رہا تہا لیکن دیوان کو منظور نہ تہا کہ اوسکے حساب کی پڑتال
مخالفانہ طور پر اور سختی سے کیجاوے اور گجرات کو چلا گیا اور وہان سردار صاحب سنگہ بہنگی نے اوسکو نوکر رکہ لیا
دی مگر اس سردار سے وہ جلدی لڑ پڑا اور سنہ ۱۸۰۶ء مین گجرات سے لاہور کو آیا رنجیت سنگہ نے اوسکی لیاقت کی قدر کر کے
اپنی فوج کا اوسکو افسر مقرر کیا گو سرداران سکہہ بہت تنگ اس سبب سے ہوئے اوسی سال دیوان محکم چند فوج کو
ستلج کے پار لے گیا اور پہلے زیرا پر تصرف کیا جسکو کچھہ عرصہ تک سردار موہر سنگہ نشان والے کی بیوہ بچاتی رہی
بعد ازان اوس نے جگت سنگہ بوڑیہ کے علاقہ پر اور مکتسر اور کوٹ کپورہ پر تصرف کر لیا لشکر مین ایک رنمک
سوڈہی جواہر سنگہ گورو گلاب سنگہ مناور کا باپ تہا جسنے دیوان محکم چند کی مدد کی بعد ازان دیوان نے دہرم کوٹ
کو لے لیا اور پہر فرید کوٹ کی طرف گیا جسکے رئیس سے اوس نے باج حاصل کیا اور راہ مین مارہی ہری سنگہ
اور ابیل سنگہ سے لی جو تارا سنگہ گہیبہ کے سالے تہے سنہ ۱۸۰۶ء کے اکتوبر مین وہ رنجیت سنگہ کے ہمرکاب پٹیالہ کی
مہم پر گیا اوسوقت رنجیت سنگہ کے ساتہہ راجہ بہاگ سنگہ جیند کا متفق تہا اوس مہم مین لدہیانہ جنڈیالہ بدووال
جگراون کوٹ تلونڈی ساہنیوال اور اور علاقہ لئے گئے بعض امین سے راجہ جیند کو دئے گئے بعض
جسونت سنگہ راجہ نابہہ کو اور باقی سرداران لاہور گوردت سنگہ فتح سنگہ اہلووالیہ اور محکم چند کو دئے گئے ؛
سنہ ۱۸۰۷ء مین تارا سنگہ گہیبا مر گیا اور اوسکے بڑے علاقہ واقع دوابہ جالندہر پر تصرف کیا گیا اور گربہا سنگہ اور محکمچند
کو تین سال سنہ ۱۸۰۶ء سنہ ۱۸۰۷ء سنہ ۱۸۰۸ء مین علاقجات گلا کوٹ جگراون تلونڈی - دہرم کوٹ - کوٹ کپورا
زیرا - فرید کوٹ - ساہنیوال - جنڈبر - بہرام پور - دہرہی اور چندپور مین جاگیرات ملین جس مین ۲۶۸ گانو
جمعی ایک لاکہہ چون ہزار دوسو پچیس روپیہ سالانہ تہی دیوان مسطور دوآبہ جالندہر کا ناظم بہی مقرر ہوا اور پہلور

مین دریاے ستلج کے کنارہ راست پر اوس نے مہاراجہ کیواسطے ایک بادشاہی سرائے کے موقع پر قلعہ بنایا جو اب بہی
اوس دریا کے عبور پر ضبط رکہتا ہے علاقہ راہون اور نکودر بہی جسکے جمع چہہ لاکہہ ۴۴ ہزار ۶۱۱ روپیہ تہی اوسکو جاگیر
مین ملی انگریزون نے ۱۸۰۹ء مین لودہیانہ مین جنگی چہاونی مقرر کی تہی اور جنرل اختر لونی صاحب رزیڈنٹ
محکم چند کو اچہا ہمسایہ نہین پاتے تہے کیونکہ دیوان محکم چند کو انگریزون سے بہت نفرت اور کینہ تہا جنہون نے
دریاے ستلج کو اوسکے آقا کے بلندی حوصلہ اور ہمت کے حد بنادیا تہا ۱۸۱۰ء کے اوایل مین دیوان محکمچند
رنجیت سنگہ کے ہمرکاب ملتان کو گیا وہ مہم ناکامیاب رہی تہی اور بعد اوسکے اوس علاقہ پر تصرف کیا جو کاہن سنگہ
نکئی کے قبضہ مین تہا ۱۸۱۱ء مین وہ بہمبر کو بہیجا گیا اور لاہور کو چالیس ہزار روپیہ رئیسان راجپوت سے وصول
لیکے جو گجرات سے اوپر تہے واپس آیا اسوقت بعض رئیسان علاقہ جالندہر کیطرف سے سرکشی کی آثار ظاہر
ہوئے دیوان محکم چند پہلور کو واپس گیا اور جلدی انتظام کر لیا مہاراجہ اوس سے بہت خوش ہوئے اور اوسکو دیوانی
کا خطاب دیا اور بیش بہا خلعت عطا کئے اوس وقت دیوان محکم چند نے سردار بدہ سنگہ فیض اللہ پوریہ کے علاقہ پر
تصرف کر کے جسکی جمع تین لاکہہ روپیہ سے زیادہ تہی مہاراجہ کے ملک مین شامل کر لیا مہاراجہ کو عرصہ سے اوس
سردار کو بگاڑنا منظور تہا اور چونکہ سردار نے دربار مین حاضر ہونے سے انکار کیا ایک بہانہ اوسپر حملہ کرنیکا ہاتہ آگیا
اوس سردار کے قلعہ جالندہر اور پٹی مین فتح کئے گئے اور اوس نے لودہیانہ مین جاکر پناہ لی عجب یہہ ہے
کہ دو سردار جنہون نے اپنی سپاہ سے دیوان محکم چند کی اس مہم مین مدد کی فتح سنگہ اہلووالیہ اور جودہ سنگہ رامگڈہیہ
تہے اگرچہ بیان کیا گیا ہے کہ انہون نے بدہ سنگہ فیض اللہ پوریہ کے ساتہہ یہہ عہد کیا ہوا تہا کہ اگر رنجیت سنگہ کسیپر
اون مین سے حملہ کریگا تو ایک دوسرے کی مدد کرینگے مگر شاید اسکے یہہ وجہ تہی کہ انہون نے دیکہا کہ اونکی اوپر
حملہ ہونے والا ہے اور اوسکو ٹالنے کے واسطے وہ دیوان کے ساتہہ جالندہر پر حملہ کرنے مین شامل ہو گئی اب
فقط یہی ازاد سردار کسیقدر زور کے بابین ستلج اور دریاے سندہ کے باقی رہ گئے تہے اور محکم چند نے اپنے آقا
کو تحریک کی کہ اگر قطعی نہین تو بہت کچہہ یہہ انتظام کہ سردارون کے تحت مین علاقجات رہین توڑ دین اور کل
ملک پر اپنا خاص تصرف کر لین مگر اوسوقت تک ایسے قطعی اور اصلی تغیر کا وقت نہین آپہونچا تہا ✢

سنہ ۱۸۱۲ء مین دیوان محکم چند نے گلو پر تصرف کرلیا اور بعد اوسکے وہ کشمیر کو بہیجا گیا بظاہر اس مطلب سے کہ شہزادہ
کہڑک سنگہ اور بہیا رام سنگہ جو مخالفانہ حرکتین کر رہے تہے اونکی نسبت تسلی کردی لیکن دراصل اس غرض سے کہ اوس ملک
کو جاکر اچہی طرح دیکہہ لے اور دریافت کرے کہ فتح کی موقع ہے یا نہین لیکن ایک اور شخص جسکا حوصلہ اور بلند نظری
رنجیت سنگہ سے کم نہ تہی کشمیر پر یورش کی تیاری کر رہا تہا یہہ شخص فتح خان تہا وزیر محمود شاہ کابل کا جسنے یہہ
دیکہہ کر کہ کامیابی کے واسطے سکہون کے ساتہہ اتفاق ضروری تہا مہاراجہ سے استدعا کی کہ اپنی فوج اوسکے
ساتہہ شامل کرکے کشمیر پر یورش کرین مہاراجہ نے یہہ بات قبول کی اور دیوان محکمچند اور فتح خان جہلم سے
متفق روانہ ہوئے لیکن فتح خان کا منشا نہ تہا کہ سکہون کو کوئی بڑا حصہ فتح مین سے یا اوسکے نتائج مین سے ملے
اور اوس نے یہہ اتفاق فقط اسواسطے کیا تہا کہ مہاراجہ مخالفت نہ کرے جب فوج پیر پنجال پہونچ گئی تو فتح خان
بلا مشورہ دیوان محکم چند کے یا بلا اطلاع اوسکے ڈبل کوچ کرکے آگے بڑہتا گیا درحالیکہ سکہہ جو کوہستان مین
بہت کام نہین کر سکتے ہین برف کثرت سے گرنے کے سبب سے حرکت نہ کرسکے دیوان محکمچند فتح خان کا منصوبہ
تاڑ گیا مگر اوس نے حوصلہ نہ ہارا اوس نے رئیس راجوری کو ۲۵ ہزار روپیہ کی جاگیر دینے کا وعدہ کیا اگر وہ ایسا رستہ
بتادے کہ جس سے دیوان کشمیر مین فتح خان کے ساتہہ ہی پہونچ جاوے چنانچہ دیوان محکم چند تہوڑے سے فوج
لیکر معہ جودہ سنگہ کلسیہ اور نہال سنگہ اٹاری والے کے اوسیوقت پہونچ گیا جب فتح خان پہونچا تہا اسیطرح دیوان
محکم چند شیر گڈہ اور ہری پربت پر تصرف ہونے کے وقت اور کشمیر کے فتح ہونے مین موجود تہا اور شریک تہا
یہہ کام کچہہ دشوار نہ تہا کیونکہ عطا محمد ناظم بہاگ گیا تہا اور کچہہ مقابلہ نہین ہوا لیکن دیوان محکم چند کی جمعیت قلیل تہی اور
اوس سے بہت مدد نہین ہوسکتی تہی اور فتح خان نے صاف صاف کہہ دیا جیسا اقرار ہوا تہا سکہون کو لوٹ مین سے
غنیمہ احصہ لینے کا استحقاق نہین تہا شاہ شجاع شاہ معزول کابل دیوان محکم چند کو حوالہ کردیا گیا اور دیوان اوسکو
لاہور لے گیا جہان مہاراجہ نے بظاہر اوسکے بہت تعظیم اور تکریم کی لیکن رنجیت سنگہ کو جو کشمیر مین مایوسی ہوئی
تہی اوس سے نہایت آشفتہ ہوکر اور یہہ خیال کرکے کہ مصیبت زدہ آدمی کے نسبت مہمان نوازی فضول تہی شاہ شجاع
سے مشہور ہیرا کوہ نور اور دیگر جواہرات چہین لیئے اور اپریل سنہ ۱۸۱۵ء تک اوسکو زیر نظر رکہا اوس سال

شاہ شجاع بچکر نکل گیا مہاراجہ نے جب سنا کہ فتح خان کشمیر کی لوٹ کا حصہ نہین دیتا بہت ناخوش اور آشفتہ ہوئے اور بدلہ لینے کا ارادہ مصمم کیا اوسوقت جہانداد خان برادر عطا محمد خان صوبہ کشمیر کا قلعہ اٹک کا قلعدار تہا جو دریائے اٹک پر ہے مہاراجہ نے اوسکے ساتہہ سلسلہ جنبانی کرکے اوس سے قلعہ اٹک لے لیا اور سکہہ فوج قلعہ مین مامور کی اب فتح خان کی نوبت آشفتگی کی ہوئی اور اوس نے قلعہ واپس طلب کیا مگر رنجیت سنگہ نے قلعہ دینے سے انکار کیا تاوقتیکہ اونکو کشمیر کی لوٹ کا حصہ نہ ملے اپریل ۱۸۱۳ع مین وزیر کشمیر سے روانہ ہوا اور قلعہ پر حملہ کیا لاہور سے فوج بسرعت تمام اول زیر حکم کرم سنگہ چاہل اور بعد ازان زیر حکم دیوان محکم چند کے روانہ کی گئی عرصہ تک دونو طرف کی فوج ایک دوسرے کے مقابلہ مین پڑے رہین جو چہوٹی چہوٹی لڑائیان ہوئین اون مین سکہہ کچہہ نقصان اوٹہاتے رہے اور یہہ پسند نہوا کہ عام لڑائی کیجاوے تاوقتیکہ قلعہ کی رسد خرچ ہوگئی اور یا چھوڑ دینا یا اوسکو بچانا ضرور ہوگیا اوسوقت دیوان نے جنگ کرنیکا عزم کرلیا اور اٹک سے چند میل کے فاصلہ پر بمقام حیدرو اوس نے صف جنگ آراستہ کیے لڑائی اسطرح شروع ہوئی کہ دوست محمد خان نے جو پیچہے مشہور امیر کابل ہوا سوارون کو نہایت جرات سے لیکر حملہ کیا اور سکہون کی فوج کی صف توڑدی ایک بازو سکہون کی فوج کا بالکل سراسیمہ ہوگیا اور کچہہ توپین لے لی گئین افغانون نے خیال کرکے کہ فتح ہوگئی لوٹ کیطرف منتشر ہوکر توجہ کی اوسوقت دیوان محکم چند نے بذات خود پس انداز فوج کو لیکر حملہ کیا اور غنیم کو ہر طرف بہت قتل کرکے بہگا دیا فتح خان بہاگ گیا تہا یہہ یقین کرکے کہ دوست محمد مارا گیا اور فوج افغان خیرآباد سے نکالی گئی اور کابل کو چلی گئی وہان سے وزیر ہرات پر یورش کرنیکو چلا گیا اس کوشش مین کہ جو بدنامی اوسکو اٹک مین ہوئی تہی اوسکا عوض وہان حاصل کرے جنگ حیدرو ۱۳ جولائی ۱۸۱۳ع کو ہوئی تہی *

درحالیکہ محکم چند جنگ و جدال مین مصروف رہتا تہا اوسکا فرزند موتی رام دوآبہ جالندہر کا ناظم تہا اوسکا بیٹا رامدیال اگرچہ ہنوز ۲۲ سال کا عمر مین تہا لیکن ابہی سے لیاقت اور شجاعت مین ممتاز تہا اور مئی ۱۸۱۴ع مین جب مہاراجہ نے پہر کشمیر کی مہم کا عزم کیا رامدیال فوج کی ایک قسمت کے کمانڈر پر مامور کیا گیا اس مہم کی نسبت دیوان محکمچند بہت اعتراض کرتا رہا لیکن اوسکے عرض کوئی منظور نہین ہوئی اوس نے عذر

کیا کہ موسم ناموافق تہا اور راہ مین رسد جمع نہین کی گئی تہی اور راجگان کوہستان مخالف تہے مگر جب اوس نے دیکہا کہ رنجیت سنگہ نے عزم مصمم اپنی قسمت آزمائی کا کر لیا تو اوسنے اجازت طلب کی کہ فوج کے ساتہہ مجہے بہی جانیکا حکم ہو لیکن محکمچند کے اب عمر بہت تہی او ضعیف ہوتا جاتا تہا اور مہاراجہ نے اوسکو حکم دیا کہ لاہور مین رہے اور اونکی غیبت مین انتظام رکہے سکہہ فوج سیالکوٹ مین جمع ہوئی اور وہان سے راجوری کی طرف روانہ ہوئی وہان کے راجہ نے یہہ صلاح دی کہ فوج کے دو حصہ کردئے جاوین ایک حصہ خود مہاراجہ کے زیر حکم پونچہہ کے راستہ سے جاوے اور دوسرا زیر حکم رامدیال دل سنگہ نہرنہ جمعدار خوشحال سنگہ اور دیگر سردارون کے بہرم گلی کے راہ جاوے افسوس ہے کہ اس صلاح کے مطابق کارروائی کی گئی اور رامدیال اپنی فوج لیکر پیرپنجال سے عبور کرکے وادی مین پہونچا جہان عظیم خان اپنی کل فوج لیکر موجود تہا اور جنگ کی سکہہ اچہے لڑے مگر غنیم کی تعداد بہت زیادہ تہی اور سکہہ بہت نقصان اوٹہا کر پیچہے ہٹائے گئے اونکی اوسوقت کی حالت مین پس پا ہونا ایسا ہی تخریب کا باعث تہا جیسے کہ قطعی شکست کوئی کمک موجود نہین تہی نہ رسد کا سامان تہا رنجیت سنگہ نے بہیارام سنگہ کو اوسکی مدد کے واسطے بہیجا مگر بہیارام سنگہ ڈرپوک آدمی تہا اور جب اوس نے رامدیال کے پس پا ہونیکا حال سنا وہ بہرم گلی مین ایک دو دن ٹہیرا اور پہر پیچہے ہٹ گیا اب مہاراجہ نے دیکہا کہ اونکو خود واپس جانا ضرور ہے اور رامدیال کو خدا کے حوالہ چہوڑنا پڑا غرضکہ پیچہے کیا ہٹنا تہا کہ بہاگڑ ہوگئے اقوام کوہستانی نے فوج کا رستہ ہرجگہہ روکا اور بارش شدت سے ہوئی جسکے سبب چلنا دشوار ہوگیا لیکن آخرکار بہت سے آدمی اور افسر ضایع کرکے جن مین بہادر مت سنگہ پدہانیہ تہا مہاراجہ لڑکر کوہستان مین سے نکلکر لاہور مین جا پہونچے اگرچہ خرابی فوج کو ہوئی تہی اوسکا بڑا سبب رامدیال کے شتابی اور ناسمجہی تہی لیکن جہان تک ممکن ہوا رامدیال نے اصلاح کی وہ وادی کشمیر مین ایسے حوصلہ سے تہارہا کہ عظیم خان نے مجبور ہوکر صلح کی اور رامدیال کو اجازت دی کہ حفاظت سے چلا جاوے بلکہ بذریعہ تحریر کے لاہور کی عظمت اور علویت کو تسلیم کیا +

اوسی سال کے اکتوبر مہینے مین دیوان محکم چند پہلور مین فوت ہوا اوسکی وفات سے مہاراجہ کو اور کل قوم سکہہ کو بہت غم ہوا دیوان محکمچند ایسا جنرل تہا کہ تقریبًا ہمیشہ کامیاب رہا تہا اور اوسکی انتظامی لیاقتین ایسی ہی عالی تہین جیسے

جنگے اور اوسکے مرنے سے رنجیت سنگہ کا سب سے زیادہ وفادار اور جان نثار ملازم مرا مگر اس خاندان کے اور بہی اچہے آدمی باقی رہے تہے موتی رام اپنے باپ کی جگہہ دیوان مقرر کیا گیا اور اوسکو دوآبہ جالندہر معہ قلعہ پہلور کی نظامت دی گئی رام دیال معہ دل سنگہ بہرنہ کے گوگیرہ کے کہرلون کے مقابلہ مین اور ملتان اور بہاولپور سے باج لینے کو بہیجا گیا اور سال آئندہ مین راجوری کو واسطے سرزنش راجہ اگر خان کے بہیجا گیا جس نے ۱۸۱۴ء کی مہم مین ایسی دغا کی تہی اگر خان نے کوشش کی کہ روپیہ دیکر بخشا جاوے مگر رام دیال نے ایک نہ سنی اور شہر راجوری اور راجہ کے محل کو لوٹا اور جلا دیا دوسرے سال وہ شمال کیطرف حرکات وسکنات فتح خان کی نگرانی کے واسطے بہیجا گیا جو عظیم خان کے ساتہہ کشمیر مین جاکر شامل ہو گیا تہا اوسکے آئندہ سال فتح خان کابل کو چلا گیا اسوقت حکمان سنگہ چمنی قلعہ اٹک مین حاکم تہا اور رام دیال اور وہ مشکل سے اسقدر کر سکے کہ ہزارہ اور یوسف زئی کے مسلمانون کو تہام رکہا جنکو فتح خان نے سرکشی کرنیکو برانگیختہ کیا تہا اور ایک بار رامدیال شکست کہاتے کہاتے بچ گیا ۰

۱۸۱۹ء کے موسم بہار مین مہاراجہ نے عظیم خان کے کشمیر مین نہونیکا فایدہ دیکہکر پہر کشمیر کی مہم کا عزم کیاسکہون کی فوج کا اس دفعہ افسر مصر دیوان چند تہا جسنے ملتان کو فتح کیا تہا اور رامدیال فوج پسین کا افسر تہا رامدیال کثرت بارش کے سبب سے کوچ نہ کر سکا اور جنگ مین شریک نہین ہو سکا مگر مقابلہ فوج سکہان کا تہوڑا ہی ہوا زبر خان بہاگ گیا اور صوبہ کشمیر رنجیت سنگہ کے ممالک مین شامل کیا گیا اور موتی رام اول صوبہ کشمیر کا مقرر ہوا ۰ پہر رامدیال راجہ پونچ کے مقابلہ پر بہیجا گیا اور جب بہائی مکہن سنگہ ہزارہ مین مارا گیا اور حکمان سنگہ چمنی ناظم وہان سے علیحدہ کیا گیا رامدیال وہان انتظام کے واسطے بہیجا گیا یہہ کام آسان نہین تہا اوس ملک کے قومین حکمان سنگہ کے طریق سے بالکل بہڑک گئی تہین اور چونکہ وہ سرکشی مین کامیاب ہوئی تہین تو اونکو اپنے اوپر بہروسا ہو گیا تہا اور جب رامدیال گندگدہ تک پہونچا تو اوسکو افغانان سواہی سرکوٹ طوربیلہ یوسف زئی اور سوات نے گہیر لیا اور اوسکو مجبور لڑنا پڑا تمام دن پہر دن چڑہے سے دن چہپے تک سکہہ جنگ کرتے رہے غنیم کی تعداد اون سے بہت زیادہ تہی اور رات کو جب تہک گئے تو وہ اپنے مورچون مین ہٹ گئے میدان مین سے سب سے پیچہے رامدیال ہٹا اور دشمن نے دیکہکر کہ وہ اپنے فوج سے علیحدہ ہو گیا تہا دفعتاً اوس پر چارون طرف سے

حملہ کیا اور اوسکو معہ اوسکے سپاہ کے گھیر لیا سکھہ جان بازی سے لڑے لیکن کچھہ سود نہوا رامدیال اور اوسکے سب ہمراہی مارے گئے سکھہ اپنے جنرل کے مرنے سے بدحواس ہوکر ہزارہ کو چھوڑ کر چلے گئے *

رامدیال کی وفات سے اوسکے باپ کو بہت غم ہوا جسنے چاہا کہ کشمیر کی صوبہ داری چھوڑ کر بنارس کو چلا جاوے مہاراجہ دیوان سطور کے استعفا منظور کرنے مین اکراہ نہ رکھتے تھے اور اوسکی جگہہ سردار ہری سنگہ نلوہ کو مقرر کیا جو بعد وفات رامدیال کے نہایت جری جنرل فوج خالصہ مین تہا مگر کشمیری اور اقوام کوہستان اس سردار کے تظلم کی برداشت نہ کرسکے اور ایک سال کے بعد موتی رام پہر صوبہ دار مقرر کیا گیا اور ۱۸۲۶ء تک اوس منصب پر رہا دیوان موتی رام کسیقدر لیاقت کا آدمی تہا اور رعایا اوس سے خوش تہی گر وہ کاہل تہا اور اوسکے انتظام مین کوئی امر قابل ذکر واقع نہین ہوا بجز اسکے کہ کشمیر مین ہیضہ کی وبا ہوئی جس سے ہزارون آدمی مرگئے جب موتی رام کشمیر مین تہا اوسکا فرزند کرپارام دوابہ جالندہر کا ناظم تہا اور شیودیال اپنی جاگیر مین ضلع گجرات مین رہتا تہا راجہ دہیان سنگہ کو اس خاندان کی ثروت اور زور کا رشک تہا اور راجہ نے مہاراجہ سے علاقہ سبا متصل بہلور اپنے رشتہ دار رام سنگہ کو دلوا یا کرپارام اس خفت سے ایسا ناخوش ہوا کہ جب اوسکو پشاور کی مہم مین معہ اپنے کل سپاہ کے شامل ہونے کا حکم ہوا وہ فقط پچاس سوار لیکر گیا مہاراجہ کو نہایت غضب ہوا اونہون نے کرپارام کو قید کیا موتی رام کو کشمیر سے طلب کر لیا اور اوسکی جگہہ دیوان چونی لعل کو صوبہ مقرر کیا اور قلعہ بہلور مین فقیر عزیزالدین اور اوس سے پیچہے سردار دیسا سنگہ مجیٹہیہ کو مقرر کیا ڈیڈہ سال تک یہہ خاندان عتاب مین رہا بعد اوسکے جرمانہ کثیر دیکر پہر کچہہ رسوخ حاصل کیا اب کرپارام کشمیر کا صوبہ مقرر ہوکر بہیجا گیا اور چونی لعل علیحدہ کیا گیا کرپارام کا انتظام کسیقدر اچہا رہا وہ فضول خرچ تہا اور عیش کا شایق لیکن مزاج کا نرم تہا سری نگر مین رام باغ جسمین مہاراجہ گلاب سنگہ کی سمادہ ہے کرپارام نے لگایا اور دارالحکومت کے گرد و نواح مین اور بہی بہت باغ اوس نے لگائے ۱۸۲۸ء مین کشمیر مین زلزلون سے بہت تباہی ہوئی سرکاری اور رعایا کے مکانات غارت ہوگئے اور خلقت شہرون اور قصبون کو چہوڑ کر پہاڑون مین چلے گئے زلزلون کے بعد ہیضہ آیا جو موتی رام کے عہد سے زیادہ خراب تہا بعد ہیضہ کے راجہ مظفر آباد کا باغی ہوگیا مگر کرپارام نے اوسکے اوپر فوج کشی کی اور بالکل اوسکو شکست دی

اِس دیوان کے عہد مین یہی واقعات قابل تذکرہ تہے ۱۸۳۱ء مین کرپارام نے پہر راجہ دہیان سنگہ کی عداوت سے سختی اوٹہائی کرپارام نے راجہ فیض طلب خان بہمبر والے کو پناہ دی ہتی ڈوگرہ بہائی اوس راجہ سے سخت عداوت اور نفرت رکہتے تہے اور اوسکو اسیر کرنا چاہتے تہے اور کرپارام قطعی اوسکو دینے سے انکار کرتا تہا دہیان سنگہ نے کرپارام پر سرکشی اور تغلب کا الزام لگایا اور مہاراجہ کی مزاج مین اوسکو استقدر دخل تہا کہ کرپارام کشمیر سے علیحدہ کیا گیا اور پہر قید کیا گیا اور دوابہ جالندہر موتی رام سے لیا گیا اور مصر روپ لال کو دیا گیا مشیر شیخ امام الدین ہوشیارپور مین مقرر کیا گیا تہا لیکن لایق نہین پایا گیا تہا اوسوقت موتی رام شملہ مین تہا جہان وہ سردار ہری سنگہ نلوہ اور فقیر عزیزالدین کے ساتہہ نواب گورنر جنرل کے حضور مین سفارت پر بہیجے گئے تہے شملہ سے واپس آنے پر اوسنے اپنے فرزند اور راجہ دہیان سنگہ مین صلح کرانے کی کوشش کی کرپارام نو لاکہہ روپیہ نذرانہ دیکر قید سے چہوڑ دیا گیا تہا مگر موتی رام نے دیکہا کہ صلح ہونی ممکن نہین ہے اور وہ ملازمت سے تنگ ہوگیا تہا اور بنارس کو چلا گیا جہان وہ ۱۸۳۲ء مین مرگیا کرپارام ۱۸۳۲ء مین ہون مین خدمت پر مامور تہا اور تب دیکہکر کہ راجہ دہیان سنگہ کی عداوت جیسی تہی ویسی ہی ہے اور اوسکا زور روز بروز دربار مین ہوتا جاتا ہے اوس نے اپنے باپ کے پاس بنارس مین چلے جانے کی اجازت مانگی مہاراجہ نے اجازت نہین دی اور کرپارام نے ارادہ کرلیا کہ بلا حصول اجازت کے چلا جاوے چنانچہ وہ جوالا مکہی کے تیرتہہ کو گیا اور وہان سے ستلج کو عبور کرکے علاقہ انگریزی مین چلا گیا اور بنارس مین جاکر اقامت اختیار کی جہان وہ اپنی وفات تک ۱۸۴۲ء تک رہا کرپارام کا صلبی فرزند کوئی نہین تہا لیکن اوسنے دہنراج کو متبنی کیا تہا اور اوسنے دہنراج کو اپنی کثیر جاگیرات کا تنہا منتظم مقرر کیا اوسوقت کرپارام کی جاگیر چار لاکہہ روپیہ کی تہی سردار جواہر سنگہ کے عہد مین دہنراج کو عہدہ کرنیلی دیا گیا اور ۱۸۴۸ء مین اوسنے کرنل لارنس صاحب کے ساتہہ پشاور مین اچہی خدمت کی بعد ازان کرنل دہنراج اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوا اور اوسکے نصف کنجاہ جاگیر تہا کرنل دہنراج اب مرگیا ہے *

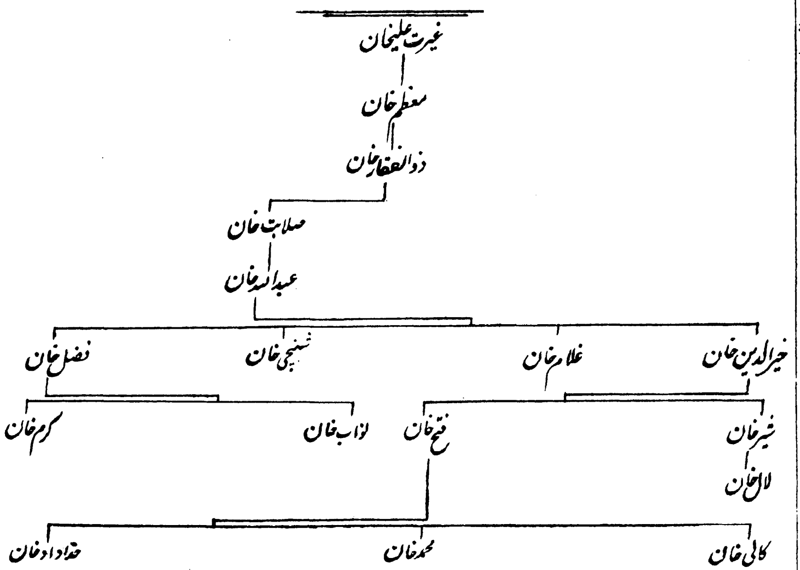
جب کرپارام نے پنجاب کو چہوڑ دیا اوسکا بہائی شیو دیال جو گجرات کا ناظم مقرر ہوا تہا اور اوسکے فرزند اپنے اپنے عہدون پر قایم رہے کنہیا لال اپنے باپ کا نایب تہا اور میا لال دربار مین ملازم تہا میا لال ۱۸۴۱ء عیسوی مین

شیخ غلام محی الدین کے ہمراہ خزانچی ہوکر کشمیر کو گیا تہا لیکن تین سال بعد اپنے باپ کی وفات پر گنجاہ کو واپس آیا جہان اوسکو اوسکے باپ کا علاقہ بارہ ہزار روپیہ کا ملا ۱۸۴۸ء کے مفسدہ مین اوس نے اچھی خدمت کی اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد جالندہر اور گجرات مین تہانہ دار رہا ۱۸۵۸ء مین گوگیرہ کے ضلع مین ہڑپہ کا تحصیلدار مقرر ہوا تہا مگر اس عہدہ پر وہ عرصہ تک نہین رہا بعد اوسکے اوس نے سرکاری نوکری چہوڑ دی اور گنجاہ مین ہتار ہا کہنیالال سکہون کے عہد مین کئی ضلعون مین کاردار رہا تہا اوسکا فرزند اکبر رادہا کشن پشاور مین تہانہ دار تہا تا وقتیکہ پولیس کا انتظام نیا ہوا اوس وقت اوس نے نوکری چہوڑ دی ٭

اس خاندان کی دوسری شاخ کا تہوڑا سا ذکر کافی ہوگا سوبہا رام مکہچند کا بہائی چند سال مہاراجہ کا ملازم رہا اور جب وہ مرا تو اپنے تین بیٹون کشن دیال دتامل اور گنپت رائے کے پاس پانچ ہزار روپیہ کی جاگیر موضع گدڑ کوٹ متصل گنجاہ چہوڑ گیا دتامل اور گنپت رائے دونو شیخ غلام محی الدین کے ساتہہ کشمیر کو گئے تہے اور اوسکے فرزند امام الدین کی ملازمت مین تین سال تک کاردار رہے اور ۱۸۴۸ء کے مفسدہ مین یہہ بہائی ماتحت میجر اڈورڈس صاحب کی خدمت اچہی طرح کرتے رہے اور ضبطی ملک پنجاب پر سرکاری نوکری انکو ملی دتامل پہلے تحصیلدار اور پہر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوا تہا وہ لاولد مرگیا۔

گنپت رائے گوگیرہ کے بندوبست مین نوکر رہا تہا اور بندوبست کے ختم ہونے کے بعد برطرف ہوگیا تہا ٭

فتح خان دریک



حال خاندان

ملک فتح خان دریک قوم کہٹر کی بڑی قوم کی ایک شاخ کا رئیس ہے کہٹرون کے ابتدا کا حال تحقیق کر کر قرار دینا اسان نہین ہے مگر غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابتدا مین خراسان مین رہتے تہے اور ہندوستان مین اون مسلمانون کے ساتہہ آے جنہون نے اول اول حملہ کیا وہ اپنی ابتدا قطب شاہ یا قطب الدین سے بتاتے ہین جسکو بسبب اوسکی سخاوت کے لکہہ باش کہتے تہے قطب الدین بہت برس تک شہاب الدین غوری کا نائب السلطنت ہندوستان مین تہا اور بعد ازان خود بادشاہ ہوا اور غلام بادشاہون مین اول تہا مگر یہہ روایت بالتحقیق غلط ہے کہٹرون کے شجرہ نسب کا جو قطب شاہ ہے اوسکے نو ۹ فرزند تہے حالانکہ قطب شاہ بادشاہ کا

کوئی اپنا لڑکا نہین تہا آرام شاہ جو اوس کا متبنی تہا معلوم ہوتا ہے کہ اوان اور کہوکہر اور کہٹر کی ایک ہی
ابتدا ہے اور سب اپنا نکاس قطب شاہ سے بتاتے ہین جو شاید گیارہوین صدی کے شروع مین زندہ ہوگا اور جو غالباً
ہندوستان مین سلطان محمود غزنوی کے افواج حملہ آور کے ہمراہ آیا تہا اون مین سے ایک فرزند کا نام کہوکہر تہا کہوکہر
سے کہوکہران حافظ آباد واقع ضلع گوجرانوالہ نکلے ہین جو پنڈدادنخان کے کہوکہرون سے کچھ تعلق نہین
رکہتے جو راجپوت ہین کہٹر چوہان سب سے چہوٹے بیٹے کی اولاد ہین چوہان کے دو بیٹون ہمیر اور پرسین
سے بعض اوان امرتسر اور سیالکوٹ کے ضلع کے نکلے ہین گہوراسی راولپنڈی اور جہلم اور گجرات اور جالندہر
کے اوان اپنی ابتدا بتاتے ہین اور گلگن کی اولاد سیالکوٹ اور راولپنڈی مین اوان ہین سیالکوٹ مین جو دیہات جنڈیالہ
راول ملکا اور سروبا ہین اونکے اوان اور ناروال ضلع امرتسر کے اوان دُرج سے اپنی ابتدا بتاتے ہین
جو قطب شاہ کا ایک بہائی تہا چوہان مورث کہٹرون نے جسکی نسبت کہا گیا ہے کہ سلطان محمود کی ملازمت مین
ایک عہدہ دار تہا نیلاب پر حملہ کیا جو اوس وقت ایک بڑا قصبہ دریائے اٹک پر تہا ۱۵ میل اٹک سے نیچے اور بعد
تہوڑے محاصرہ کے اوسکو ہندو راجا راج دیو سے چہین لیا اور وہان قیام کیا اوسی زمانہ کے قریب اوسکا بہائی
کہوکہر کو شک مین علاقہ جہلم مین آباد ہوا تہا جسکو بعد ازان جنجوؤن نے لے لیا تہا اور وہ جگہہ اوسکے قلعہ کے
سبب مشہور ہے جو قابل فتح ہونے کے نہین اور جبکا رنجیت سنگہ نے عرصہ تک لاحاصل محاصرہ کیا تہا گہورا
کو سکیسر ملا تہا اور گلگن کو دریائے جہلم کے کنارے علاقہ ملا کئی سال تک چوہان کی اولاد بلامقابلہ نیلاب
پر قابض رہے کہٹر خان کے عہد تک جو چوہان سے چہٹی پشت مین تہا ہندون نے زور پکڑ کر اس قوم کو نیلاب سے
نکال دیا اور اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ہندوستان کو چہوڑ کر افغانستان کو چلے گئے جہان کہٹر خان نے قریب سال
۱۱۷۵ء کے محمد غوری کی نوکری اختیار کی محمد غوری نے ملک غزنین پر تاخت کی ہوئی تہی اور ہندوستان پر یورش
کی تیاری کر رہا تہا کہٹر خان محمد غوری کے ساتہہ پنجاب مین واپس آیا اور حکمت عملی سے نیلاب پر پہر قبضہ کر لیا
اوس نے اپنے آدمیون کو سوداگرون کا لباس پہنایا اور شہر مین مثل سوداگرون کے داخل ہوا مگر اوسکے ساتہہ
جو بڑے بڑے صندوق تہے اصل مین اسلحہ سے بہرے ہوئے تہے جب وہ شہر کی چاردیواری کے اندر داخل

ہو گئے تو سوداگری کا لباس پہینک دیا ہر آدمی نے ہتہیار پکڑ لئے اور شہر پر جو ناگاہ یہہ حملہ ہوا اوسپر تصرف کر لیا اب اس قوم نے اپنے سرگروہ کہتر کا نام اختیار کیا یہہ قوم بادشاہی صوبہ اٹک کے مطیع رہے جسکا نام لنگر خان تہا اور جو متعاقب لاہور کا صوبہ مقرر ہوا تہا کہتے ہین کہ اوس زمانہ کے قریب کہتڑون نے دین محمدی ترک کر دیا روایت ہے کہ ایک جوگی نیلاب مین آیا اور عجیب عجیب سحر دکہا کر اس قوم کو ترغیب دی کہ وہ بُت پرستی کرنی لگے وہ فقط آدمیون پرہی سحر نہین کرتا تہا بلکہ مویشی پر بہی کرتا تہا اور مویشی کے تہنون سے بجائے دودہ کے خون نکلتا تہا اس نادرات کارروائی کی خبر عیسی عبدالوہاب بزرگ کو بمقام اوچ ضلع لیہ مین پہونچی اور اوسنے اپنے فرزند شاہ نوری عبدالرحمن کو اسواسطے بہیجا کہ لوگون کو پہر سچی دین پر لاوے * شاہ نوری نیلاب کو روانہ ہوا اور جب وہ شہر کے باہر پہونچا تو اوسکو ایک بوڑہی عورت ملی جس سے تہوڑا سا دودہ بیٹے کو مانگا شاہ نوری سے اوس عورت نے اوس امر کا بیان کیا جو مویشی پر لاحق ہوئی تہی مگر عبدالرحمن نے اصرار کیا کہ دودہ لیوے اور اوس عورت کے اعتقاد کا یہہ انعام ملا کہ گاے کے تہنون سے بجاے خون کے سفید خالص دودہ بہنے لگا جوگی نے شاہ نوری کے آنے کی خبر سنی تہی اور چیل کی شکل بنکر اوڑتا آیا کہ دیکہے کہ وہ بزرگ کیا کرتا ہے مگر عبدالرحمن نے دہوکا نہین کہایا اوسنے چیل کیطرف اپنی جوتی پہینکی اور چیل پہاڑون کے اندر مر کر گر گئی اور لوگون کو جب سحر سے نجات ہو گئی اوہنون نے بت پہینک دئے اور دین محمدی پہر اختیار کیا یہہ نادر روایت معلوم ہوتا ہے کہ کہتڑون اور اونون نے اسواسطے ایجاد کی ہے کہ عموماً جو یہہ یقین ہوتا جاتا تہا کہ ابتدا اونکی ہندو تہے اوسکی وجہ معلوم ہو جاوے یہہ قومین ہندؤن سے اپنا نکاس ہونا نہین مانتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ہم کبہی بت پرست تہے تو یون تہے کہ عارضی طور پر تہوڑے عرصہ کے واسطے مسلمانی چہوڑ دی تہی کہتر خان کے چہہ بیٹے تہے جنکے نام عیسیٰ خان سرور خان۔ فیروز خان سہرا خان اور بہیرو خان اوسکے وفات کے قریب تین پشت کے بعد اس قوم کے ہات سے نیلاب جاتا رہا مگر اوہنون نے اوس علاقہ کا جو راولپنڈی اور دریاے اٹک کے بیچمین ہے قبضہ کر لیا اور تب سے اوس علاقہ کو کہتر کہتے ہین جند خان کی اولاد نے اوس علاقہ پر قبضہ کیا جسکو اوسکے نام سے جندال کہتی ہین یہ جو خوشحال گڑہ اور ناڑا کے بیچمین واقع ہے اور باقی فرزند کہتر خان کے علاقجات متصلہ مین آباد ہوے اور

* افسوس ہے کہ یہہ روایت اس سبب سے جہوٹ ہو جاتی ہے کہ عبدالوہاب ہندوستانمین ہشت سو برس سے پیشتر نہین آے تہے شاید بزرگ جسکی نسبت روایت کیجاتی ہے عبدالقدیر بخاری ہوگا جو اوچ علاقہ بہاولپور مین بارہوین صدی کے اخیر مین تہا اور جسکے اولاد مین بزرگ لیہہ تہا *

گوجرون کو بلکہ اپنے قرابتی اوالون کو نکال دیا ٭

خاندان دریک فیروز خان کہٹر خان کے چوتہے فرزند کی اولاد ہے اُسکا پڑپوتا رتنا تہا جسکی اولاد رتنیال شاخ ہے اوسکی دو پشت کے بعد بلو خان اور عیسی خان ہوے بلو سے بلوان نکلے ہین جو بروٹہ مین ہین جہان دریاے ہرو دریاے اٹک مین جا ملتا ہے عیسی خان کی اولاد وہ شاخ ہے جسکو عیسال کہتے ہین اور جو بروٹہ کے جنوب کی طرف چہ گریالہ اور دہیر مین آباد ہین غور خان بلو خان کے بہتیجے کی اولاد کہرل ہین جو اکوڑے مین ہین اسطرح کئی پشتون تک یہہ قوم بڑہتی گئی اور خوشحال رہی اس قوم مین یہہ نہین کہا جا سکتا کہ کچہہ خوبیان نہین ہین مگر زمیندار یہہ قوم اچہی نہین ہے اور آدمی کوتہ اندیش اور فضول خرچ ہین اور اس سبب سے یہہ قوم کبہی دولتمند نہ ہوئی نہ مشہور ہوئی اس قوم کے رئیسون مین سے سب سے اچہا غیرت خان تہا جو دہلی کو قسمت آزمائی کے واسطے گیا اور وہان اوسکو دربار کے ایک عہدہ دار کی ملازمت مین نوکری ملی اور رفتہ رفتہ اوسکو رسوخ حاصل ہوتا گیا آخر کار اپنی وطن کو اسواسطے واپس آیا کہ علاقہ کہٹر کا ایک حصہ اوسکو فرمان شاہی سے جاگیر مین ملا اس رئیس کے دوسرے بیٹے ذوالقدر خان نے موضع دریک پہر آباد کیا جسکو بہت پہلے اوالون نے آباد کیا تہا اور جسکا نام اونہون نے رشید پور کہا تہا مگر جو ویران ہو گیا تہا صلابت خان غیرت علی خان کے پوتے نے کوٹ صلابت خان اور زند سے آباد کئے فیروز الدین اور فضل خان رئیسان حال کے باپ تہے ٭

کہٹرون کا حال بہت کچہہ لکہنے کے لایق نہین ہے اونہون نے مثل اپنی ہمسایہ گہیبون اور اوالون کے سکہون کا مقابلہ کیا مگر مثل اونکی مقابلہ لاحاصل رہا وہ بیان کرتے ہین کہ سکہون نے اس سبب سے کہ وہ مالک تہے کہٹرون کو چوتہا حصہ مالیہ کا عطا کیا تہا اور سکہون کے پچہلے زمانہ کے کاغذات مال مین یہہ عطا لکہی ہے لیکن یہہ نہین لکہا ہے کہ کس رئیس کو یہہ چہارم دی گئی تہی جب سکہون کے کاردار دیوان مولراج کو باغیون نے ہزارہ مین گہیر لیا تہا ملک غلام خان اور فتح خان اوسکی مدد کو گئے اور اوسکی مخلصی کرائی فتح خان کو ضلع راولپنڈی مین بہت زور حاصل تہا اور وہ ہمیشہ سرکار کی خدمت کرتا رہا ۱۸۵۷ء مین اوس نے دریاے اٹک کے معابر کے حفاظت کے واسطے آدمی مہیا کئے اور اور طرح سے اپنی وفاداری دکہائی اوسکے دو ہزار چونسٹہہ روپیہ کی

جاگیر رہی جسمین سے ساڑھے تین[٣] سو روپیہ کی جاگیر بسبیل علی الدوام واگذار ہوئی ہے فتح خان کے پاس معہ اسکے بھائی شیر خان مختلف دہات کی زمینداری ہے جس سے پانچ ہزار[٥] دو سو چونسٹھ[٢٦٤] روپیہ کی آمدنی ہے +

نواب خان اور کرم خان اپنے ہم جدیون سے موافق نہین رہے وہ علیحدہ آباد رہے اور اونکے پاس تین[٣] سو روپیہ کی جاگیر علیحدہ ہے اور آٹھہ دیہات ہین اونکی زمینداری ہے +

محمد حیات خان واہ والا

سید احمد خان

غیرت خان

جمال خان

جلال خان

کمال خان

کرم خان

بہادر خان — محمد حیات خان

حال خاندان

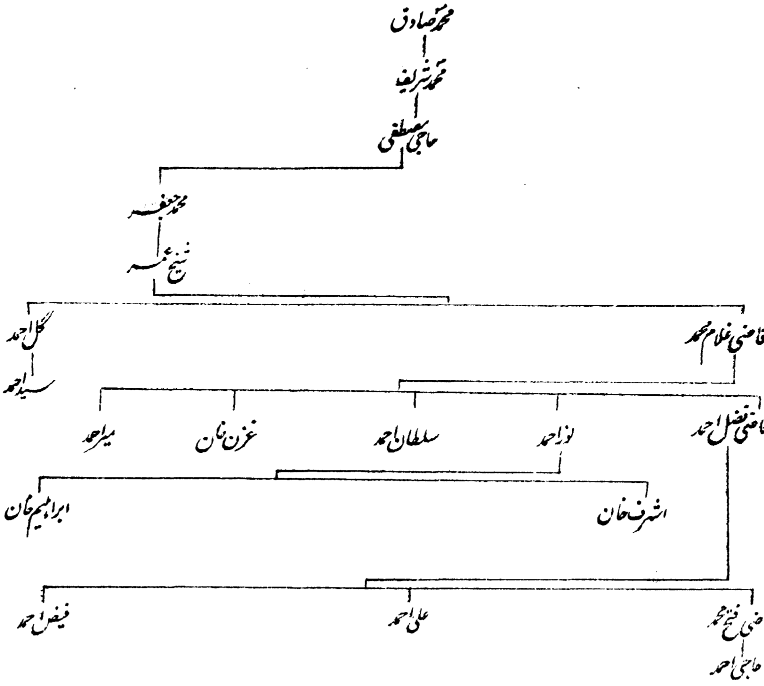
یہہ خاندان کہٹر ہے اور مثل فتح خان دریک کی فیروزال شاخ مین ہے اور فیروز خان کی اولاد ہے جو کہٹر خان کا چوتہا بیٹا تھا معلوم ہوتا ہے کہ سید احمد قریب اوسی زمانہ کے معہ اپنے فرزند کے دہلی کو گیا تہا جب غیرت خان گیا تھا اور ملازمت شاہی مین نوکر ہوا لیکن وہ مثل غیرت خان کے خوش نصیب نہ تہا اوس کی دختر گل بیگم کے حسن و جمال کا شہرہ سُنکر ایک عہدہ دار دربار شاہی کو عشق ہوگیا اور جب سید احمد خان نے اوسکو دینے سے انکار کیا تو غزر خان اوسکے بہائی کو قید کر دیا سید احمد رات کو اپنی حسین دختر کو لیکر اپنے وطن کو واپس آگیا اور وہان ایک گانو آباد کیا جسکا نام احمد آباد رکہا جو اب ویران ہے غزر خان قید مین مر گیا اور اُسکے فرزند جمال خان نے اپنے قرابتیون سے لڑکر احمد آباد کو چہوڑ دیا اور اپنے واسطے ایک گانو جنگل مین آباد کیا جسکا نام اپنے فرزند کے نام جلال سر رکہا مگر جمال خان کے اس چہوٹے گانو کا نام اس سبب سے کہو یا گیا کہ شاہنشاہ شاہجہان نے جب وہ کابل کو جاتے تہے قریب اس گانو کے ایک

سرائے اور ایک محل ۱۶۲۵ء مین تعمیر کیا اون عمارات کی کچھہ نشان اب بھی نظر آتے ہین جیسا کہ آصف خانی محل اور گانو کا نام جو واہ ہے اوسکی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ بادشاہ نے جو اوس موقع کو ملاحظہ کیا تو پانی بہتا ہوا اور خوشنما باغات دیکھکر خوش ہو کر واہ کہا+

اس خاندان کا سرکردہ اسوقت محمد حیات خان ہے اوسکا باپ کرم خان بہادر سپاہی تھا اور ۱۸۴۸ء مین اوس نے ایک جمعیت سوارون اور پیادون کی کہڑی کی اور اوس جمعیت کو کپتان نکلسن صاحب نے درہ مارگلا کے تصرف مین رکہنے کے واسطے مامور کیا کرم خان کا گہر واہ مین سکھون کے مفسد سپاہ نے زیر حکم اوتار سنگہ اٹاریوالے کے جلا دیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد درحالیکہ کرم خان باغ مین دوپہر کے وقت آرام مین تہا اوسکو اوسکے خاندان کے پرانے دشمن فتح خان نے ناگاہ حملہ کرکے مار دیا اوسکے بعد محمد حیات خان نے چند نئے سپاہی بہرتی کئے اور کپتان ایبٹ صاحب کے پاس بمقام ناڑا حاضر ہو گیا اور جب تک لڑائی ختم ہوئی تب تک صاحب موصوف کے ہمرکاب رہا ۱۸۵۷ عیسوی مین جنرل نکلسن صاحب پشاور مین ڈپٹی کمشنر تہے اور جب مفسدہ شروع ہوا اونہون نے محمد حیات خان کو حکم دیا کہ خدمت کے واسطے ایک جمعیت آفریدیون کی بہرتی کرے اور جب جنرل نکلسن صاحب پنجاب کے متحرک سپاہ کے دستہ کے کمانڈر پر مامور ہوئے اونہون نے محمد حیات خان کو اپنا دیسی اڈیکانگ مقرر کیا حیات خان جنرل نکلسن صاحب کے ساتہہ تہا جب صاحب موصوف نے ہوتی مردان مین ۴۶ رجمنٹ ہندوستانی پیادگان کو اور نوین رسالہ کو ترمون گہاٹ پر سخت سزا دی تہی حیات خان دہلی کو فوج کے ساتہہ گیا تہا اور جب تک محاصرہ رہا بہادری سے لڑتا رہا جب جنرل نکلسن صاحب کو دہلی کی شہر کے فتح ہونے وقت زخم کاری لگا جس سے وہ جان بر نہوئے محمد حیات خان اونکے ساتہہ تہا اور دم اخیر تک چند روز جب تک صاحب زندہ رہے نہایت وفاداری سے اونکی خدمت کرتا رہا بعد اوسکے محمد حیات خان پشاور کو واپس آیا اور تہانہ دار مقرر ہوا اور چند ماہ کے بعد اوسکی تبدیلی جہلم کو ہوئی اور تلہ گنگ کا تحصیلدار مقرر ہوا مئی ۱۸۶۱ء مین محمد حیات خان عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر ممتاز کیا گیا اور شاہ پور مین متعین ہوا بعد ازان وہ بنون کو تبدیل کیا گیا محمد حیات خان جیسا میدان جنگ مین بہادر ثابت ہوا ویسا ہی ان عہدون مین بہت اچھا کام دیتا رہا محمد حیات خان کو

کسیقدر علمی لیاقت ہے اور اوس نے ایک کتاب موسوم حیات افغانی تالیف کی ہے جس مین اقوام سرحدی کا
حال لکھا ہو (محمد حیات خان کو ۱۸۷۲ء مین اوسکے خدمات کے جلدو مین جو سرحد پر اوس نے کین ستارہ ہند کا
تمغا عطا ہوا اور نیز منصب اسسٹنٹ کمشنر دیا گیا ۱۸۷۸ء ۷۹ مین جو لڑائی افغانستان کے ساتھہ سرکار کی ہوئی
محمد حیات خان بہ حسب افسر پولیٹیکل مامور کیا گیا)
بہادر خان محمد حیات کا بھائی ضلع راولپنڈی مین دپٹی انسپکٹر پولیس تھا +

قاضی فضل احمد



حال خاندان

تین سو برس سے کچھ زیادہ ہوئے ہمایون بادشاہ کے عہد سلطنت مین محمد صادق جو قوم کہٹر سے تہا دہلی کے نواح سے جہیجہ مین آیا اور وہان اٹک سے چہہ میل کے فاصلہ پر اوسنے دیہ فتو چک آباد کیا نیز اوس نے گوندل پشاور کی سڑک پر اور جٹیال اور دیگر دیہات آباد کئے جو بادشاہ نے اوسکو جاگیر مین بخش دئے محمد صادق کسیقدر صاحب علم تہا اور چونکہ جہیجہ مین عالم کم تہے اوسکو اوسکے علم کے سبب سے قاضی کا منصب حاصل ہوا چنانچہ وہ

اپنی حیات تک قاضی رہا اور بعد اوسکے اوسکا فرزند قاضی ہوا لیکن تیسری پشت مین یہہ منصب اس خاندان مین نہین رہا اور ایک رئیس محمد حسین نامی کو دیا گیا جو قریب رہتا تہا محمد جعفر نے بہر یہہ منصب حاصل کیا اور اب بہی یہہ منصب اوسکی اولاد کو حاصل ہے لیکن اب مقدمات وہ طے نہین کرتے ہین اس خاندان کا حال چندان معلوم نہین ہے اور کبہی یہہ خاندان چندان عظمت کی حالت مین نہین تہا اور جو کچہہ کاغذات قاضی کے پاس تہے وہ سکہون نے ۱۸۴۸ء مین جب اونہون نے اٹک پر تصرف کیا تلف کر دئے تہے جب رنجیت سنگہ نے ۱۸۱۳ء مین قلعہ اٹک کو لیا تہا قاضی غلام محمد اپنی جان کے اندیشہ سے دریا کے پار خطک کو بہاگ گیا تھا وہان اوسنے فیروز خان کے پاس پناہ لی سکہون نے اوسکا گہر جلا دیا اور اوسکا مال اسباب لوٹ لیا سردار امیر سنگہ سندہانوالیہ نے اوسکو بلا لیا اور اوسکے پرانی جاگیر کا کچہہ حصہ واپس کر دیا اور ایک نئی جاگیر تین سو روپیہ کی خطک مین دی اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد رنجیت سنگہ نے اوسکو سرکار کی طرف سے علاقجات خطک اور یوسفزئی مین وکیل مقرر کر دیا اور اس منصب پر وہ ۱۸۴۲ء تک رہا اوس سال اوسکو ایک نہنگ نے جسکو اوس نے آزردہ کیا تہا مار ڈالا اوسکا بڑا بیٹا فضل احمد اوسکی جگہہ وکیل مقرر کیا گیا اور اس منصب پر وہ آغاز عمل سرکار انگریزی تک رہا اور اوس علاقہ کے پٹہانون مین اوسکو اس منصب کی حالت مین بہت اختیار اور رسوخ رہا یہہ قاضی اچہا آدمی ہے اور دونو طرف دریاے اٹک کے رسوخ اور اعتبار رکہتا ہے وہ ہمیشہ سرکار کا وفادار رہا اور اوس علاقہ کے انتظام مین حکام انگریزی کو اچھی مدد دیتا رہا ۱۸۴۸ء مین اوس نے اچہی خدمت کی اور اوسکا برادرزادہ اور چند آدمی جب تک لڑائی رہی کپتان نکلسین صاحب کے ساتہہ خدمت دیتے رہے ۱۸۵۷ء مین اوس نے وفاداری کے ساتہہ اچہی خدمت کی اور قلعہ اٹک مین سامان رسد وغیرہ کے جمع کرنے مین مدد کی اوسکو اوسکی خدمات کے جلدو مین دوسو روپیہ کا خلعت ملا اوس کے بہائی نور احمد کو چہہ سو روپیہ نقد ملا کرتا تہا اور یہہ مواجب نور احمد کی وفات پر ضبط ہو گیا تہا اسمین سے ساٹہہ روپیہ کا حصہ فضل احمد کے حیات تک واگذار ہوا فضل احمد کے پاس حین حیات اوس کے گوندل جاگیر مین ہے جسکی جمع آٹہہ سو انتالیس ۸۳۹ روپیہ ہے اوس مین سے چہارم حصہ بسبیل علی الدوام

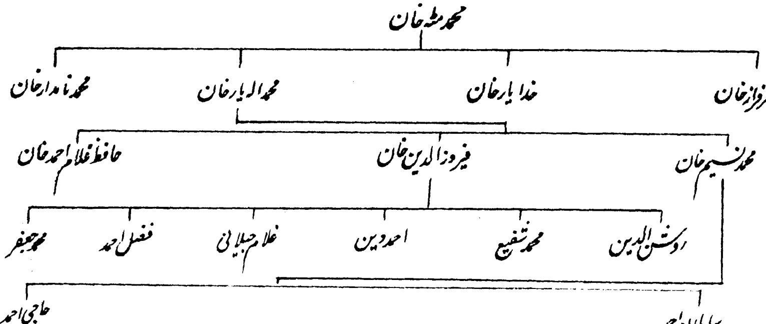
واگذار رہیگا، اوسکے پاس اس علاقہ مین زمینداری ہی ہے کا فضل احمد نے اپنی خوشی سے اپنے

بہائیون کو اور قریبی سید احمد کو جاگیر مین حصہ دیا تہا اس مہربانی کا اوسکو

افسوس ہے کہ وہ حصص اونکی حین حیات ہے

واگذار رہے ❊

ملک فیروزالدین خان شمس آباد والا



حال خاندان

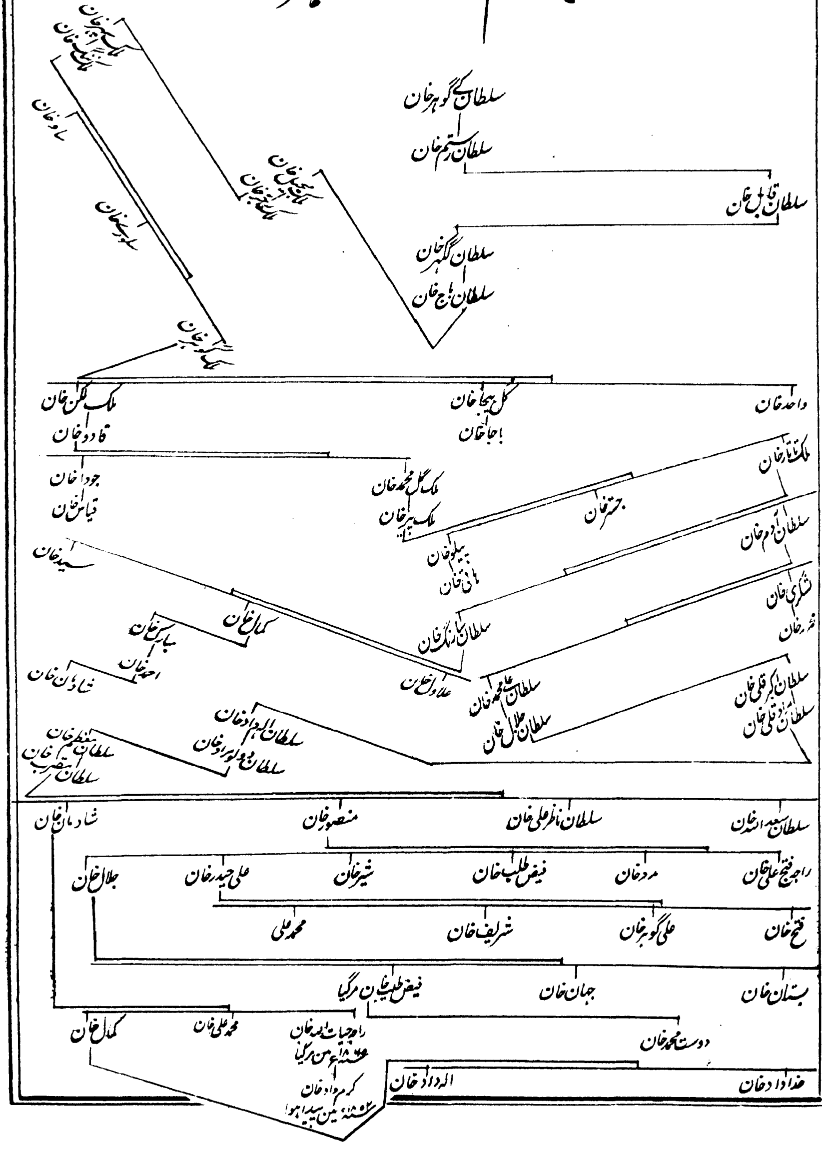
قوم اوان کی ابتدا کا حال جس قوم کا ملک فیروزالدین خان ہے ایسا ہے کہ اوسکے نسبت بہت تخیلات کی گئی ہین کبہی اونکو خیال کیا گیا ہے کہ ابتدا مین وہ ہندو تھے کبہی یہہ خیال گیا گیا ہے کہ وہ ابتدا مین افغان تھے اور بعض یہہ خیال کرتی ہین کہ یہہ قوم اوس قوم کی اولاد ہے جنکو تجبریے یونانی کہتے تھے قوم اوانون کی اپنی روایتون مین کچھ بہی نہین ہے جس سے خیال آخر الذکر کو تقویت ہو اور واقع مین اس مین بہت شک ہے کہ کوئی یونانی تجبر مین آباد رہے ہوئے تھے غالب بات یہہ ہے کہ سکندر کی قوم مین جو یونانی تھے اوسمین سے ہر متنفس ممالک مشرق اور ہندوستان سے مڑجانے مین بہت خوش تہا اور سکندر کی قوم مین سے جو پیادہ بجتر مین پیچھے رہ گئی اوس مین وہ معاون تھے جو یونان کے نہین تھے اور اونکی نسبت نہ کوئی مورخ نہ کوئی محقق السنہ کچھہ بہی پروا کرتا کہ اونکی ابتدا کو تحقیق کرتا اوان کل پنجاب مین جابجا بہت پہیلے ہوئی ہین راولپنڈی اور جہلم مین اونکی سب سے زیادہ کثرت ہے مگر شاہ پور اور تلنبہ مین بہی وہ کثرت سے ہین بلکہ

دریائے سندہ کے پار ڈیرہ جات مین بہی ہین اور قریب تین ہزار کے یوسف زئی کے میدان مین آباد ضعیین
گجرات اور سیالکوٹ مین بہت سے اوانون کے دیہات ہین اور چند دیہات امرتسر اور جالندہر مین ہین مگر
اِس قوم کے سب شاخین متفق اللفظ کہتے ہین کہ وہ ابتدا مین ہندوستان مین غزنین کے نواح سے آئے
تہے اور سب اپنا نکاس حضرت علی پیغمبر کے داماد سے بتاتے ہین قطب شاہ جو غزنین سے سلطان محمود کے ساتہہ
آیا تہا اوانون اور کہوکہرون اور کہٹرون کا مشترک مورث تہا اور فتح خان دریک کے حال مین کچہہ ذکر اوانون
کے تعلق کا اون قومون سے ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوان پہلے راولپنڈی مین آباد ہوئے جس علاقہ مین
شمیر خان نے دریائے اٹک پر ایک قصبہ آباد کیا جسکا نام اوس نے اپنے نام پر شمس آباد رکہا رفتہ رفتہ وہ ملک
مین پہیلتے گئے اور گوجرون اور اپنے قریبیون کہٹرون سے لڑتے رہے اور جنجوون کو نکال دیا جنہون نے
بہت پرانے زمانہ مین علاقہ جہلم پر قبضہ کر لیا تہا اور بعد ازان اوانون کو گکہڑون نے اونکے مقبوضون سے
نکال دیا کہ گکہڑ سب قومون سے زور آور قوم ہے قوم اوان کے مختلف شاخون کے تاریخ کا حال لکہنا دشوار ہے
یہہ قوم فقط اضلاع راولپنڈی جہلم اور شاہپور مین کسی عظمت کو پہونچے تہے پنجاب کے دیگر قطعات مین وہ
غریب کشتکار رہے ایسے اچہے کاشتکار تو اوان نہین ہین جیسے جٹ ہین لیکن تاہم محنتی اور ہوشیار ہین راولپنڈی
مین پرانے زمانہ مین وہ کہٹر کے علاقہ پر قابض تہے اور اب بہی وہان آباد ہین گو اب مالک نہین ہین اوس
علاقہ مین سینڈو خان چہان کا سمند خان سروالہ کا اور سرفراز خان جند گدیال والہ اونکے سرکردہ آدمی
ہین شاہپور کے ضلع مین اوان علاقہ کوہستان جانب شمال و مغرب مین جہلم۔ نوشہرہ اور سکیسر مین آباد ہے
جہان اس قوم کا رئیس اب بہی رہتا ہے اور جہلم کے علاقہ مین اُس ضلع کے مغرب مین جسکو اوان کڑی یا مین دریائے
کہبیر اور ہنون کے کہتے ہین راولپنڈی کے شمال مین گولڑے ہین جو اوانون کی ایک شاخ ہے پُرانے
زمانہ مین گولڑے بڑے لوٹیرے مشہور تہے لیکن اب گولڑے تعداد مین کم ہین اور کوئی رئیس اونکا کسی
منزلت کا نہین ہے۔

شمس آباد کے خاندان کا چندان لکہنے کے قابل حال نہین ہے اوسکا رئیس دعوے کرتا ہے کہ وہ شمیر خان کے

اولاد ہے جس نے اوس گانوکو آباد کیا تہا اور جس نے زمین کو جو اوس گانوکے اور اٹک کے مابین ہے دریا
مین سے علیحدہ کیا تہا کہتے ہین کہ اوس زمین مین دریائے اٹک بہن مین زیادہ تہا اور عمق مین بہت کم تہا اور
کنارہ جب کی طرف اور دور تک دلدل تہی شمس آباد سڑک کلان سے کچھ ہٹا ہوا ہے اور اوسکے باشندے معلوم
ہوتا ہے کہ خیال کرتے رہے کہ ہم ایسے موقع مین ہین کہ حملہ ہمارے اوپر آسانی سے ہوسکتا ہے اور سلطنتی علاقہ
کے ملکی امور مین اُنہون نے دخل نہین دیا اور اپنے گانو مین غریبانہ آباد رہے اور دہلی کی طرف فوجون پر فوجین
چلی جاتی رہین اور اس گانوکے آدمیون کو کسی نے نہین چہیڑا آخر کار ۱۸۱۳ء مین فوج کابلی جسکا ایک حصہ
قلعہ اٹک کو محاصرہ کررہا تہا شمس آباد مین خیمہ کیا اور جب دیوان محکم چند نے افغانون کو شکست دی اوس نے
اس گانوکو یہہ خیال کرکے تباہ کردیا کہ اوسکے باشندون نے افغانون کی مدد کی تہی مگر مہاراجہ نے یہہ محال
اس خاندان کو واپس دیدیا اور نسیم خان کو اجازت دی کہ گانوکو پہر آباد کرے چنانچہ نسیم خان نے بہت
روپیہ خرچ کرکے گانوکو پہر بنایا فیروزالدین نے سکہون کی نوکری اختیار کی اور اپنے بہائی کی جاگیر پر
قابض ہوا ۱۸۴۸ء ۴۹ مین اوس نے زیر حکم کپتان نکلسن صاحب کے رام نگر مارگلا پنڈ دادنخان مین اور
جگہہ اچہی خدمت کی ۱۸۵۷ء مین اوس نے بہہ وفاداری اور بہادری ظاہر کی اور سوار اور پیادہ بہرتی کرکے
دریائے اٹک کے معابر کی حفاظت کے جنرل نکلسن صاحب ملک فیروزالدین کو بہت اچہا سمجہتے تہے اور صاحب موصوف
نے اپنی فوج کے ساتہہ اوسکو دہلی کو لیجانا چاہا لیکن اوس وقت وہ اپنے علاقہ سے علیحدہ کیا جاسکتا تہا ملک فیروزالدین
۱۸۵۰ء سے ۱۸۵۷ء تک راولپنڈی مین تحصیلدار رہا اور ۱۸۵۸ء سے ۱۸۶۳ء تک گوجرخان کا تحصیلدار رہا
ملک فیروزالدین کے حین حیات چارسو روپیہ کی پنشن تہی اور موضع شمس آباد جسکی جمع دو ہزار دوسو روپیہ
تہی علے الدوام واگذار ہوا ہے +

راجہ کرم داد خان گکھر



حال اس قوم کا

پنجاب کے کسی قوم کا تاریخ مین اتنا ذکر نہین ہے جتنا گکھڑون کا ہے یہہ قوم کئی سو سال تک بہت طاقتور رہی تہی اور بڑا ملک اوسکے قبضہ مین تہا وجہ اونکی طاقت کی یہہ تہی کہ اون مین اتفاق تہا یہہ مطلب نہین ہے کہ رقیب رئیسون مین فساد اور لڑائیان نہین ہوتی تہین بعض بعض حالتون مین عرصون تک اون مین جنگ وجدال ہوتا رہتا تہا لیکن ہمیشہ یہہ بات تہی کہ ایک نہ ایک رئیس کل قوم کا سرکردہ مانا جاتا تہا اور جب کوئی بیرونی غنیم آتا تہا تو سب شاخین اوسکی سرکردگی مین اوس سے لڑنے کو جاتی تہین اسی انتظام اور ترتیب کے سبب سے وہ اس قابل ہوئی تہی کہ اونہون نے اوانون گوجرون کہٹرون اور جنجون کو شکستین دی تہین وہ قومین ایسی تہین کہ اون مین آپسمین نفاق رہتا تہا اور جب کوئی غنیم ہی ایسا آتا تہا کہ سب کا دشمن تہا تب بہی وہ آپسمین اتفاق نہین کرسکتے تہے گکھر اپنا نکاس کے گوہر سے بتاتے ہین جو اصفہان واقع ایران مین تہا کے گوہر کا بیٹا سلطان کید بڑا سپاہی تہا اور اقبالمند تہا اور اوسنے بدخشان اور تبت کا ایک حصہ فتح کیا تہا جس پر وہ اپنی حیات تک قابض رہا اور جسکو اپنی بیٹی سلطان طیب کے واسطے چہوڑ گیا سات پشت تک اوسکا خاندان تبت مین حکومت کرتا رہا بعد اوسکے سلطان کو بلے جو کید سے آٹہوین پشت مین تہا منور خان سے کشمیر کو فتح کیا اور منور خان کی دختر سے اپنے فرزند فرخ کی شادی کردی تیرہ پشت تک گکھر کشمیر پر قابض رہے اور فرمان روا یہہ رئیس رہے فرخ امیر - میرداد - خیرالدین - گوہر گنج - نورالدین - مراد - بختیار - عالم - سمند - محراب اور رستم - ایک دوسرے کے بعد حکومت کرتے رہے رستم کے عہد مین کشمیری سرکش ہوگئے اور رستم کو اونہون نے قتل کردیا اور اوسکا بیٹا قابل ناصرالدین سبکتگین کے پاس بہاگ گیا جو اوسوقت ۹۷۵ء مین کابل مین بادشاہ تہا اس بات کا تحقیق کرنا بہت مشکل ہے کہ گکھڑون کا یہہ بیان بسبب تبت اور کشمیر کے سچ ہے لیکن یہہ بات تحقیق ہے کہ اونہون نے کشمیر پر بہت اوایل زمانہ مین تاخت کی تہی اور اونکے نشانات اب بہی اوس ملک کے شمال اور مغرب مین پائے جاتے ہین لیکن اس بات کا کچہہ بہی ثبوت نہین ہے کہ گکھڑون نے جکرو ہان حکومت کی اور کوئی خاندان گکھڑون کا وہان حکمران رہا واقعی ان رئیسون کے نام جہوٹے ہین کئی انمین مسلمانی نام ہین

مثلاً خیرالدین نورالدین اور اوس زمانہ مین بالتحقیق گکھڑ مسلمان نہین تہے اون مسلمان مصنفون کی تاریخون مین جیسے کہ حج نامہ اور فرشتہ جنکی تاریخون مین گکھڑون کا ذکر ہے لکہا ہے کہ اوہنون نے تیرہوین صدی عیسائی مین دین حق کو اختیار کیا تہا فرشتہ نے اونکی نسبت واقع مین لکہا ہے کہ ۱۰۰۸ء مین گکھڑ وحشی سیرت تہے جن مین دختر کشی رائج تہی اور ایک عورت کے کئی شوہر ہوتے تہے اور مسلمانون کے ساتہہ سخت تشدد کرتے تہے اور گکھڑون نے دین اسلام فقط محمد غوری کی سلطنت کے آخر زمانہ مین اختیار کیا تہا اگر کشمیر مین تیرہ پشت تک کوئی مسلمانی خاندان شاہی ۱۳۳۹ء سے پیشتر ہوتا جب قابل سبکتگین کے پاس بہاگ گیا تہا تو غالب ہے کہ پہر ۱۳۲۲ء مین اس بات کی ضرورت نہوتی کہ کشمیر مین پہر دین محمدی پہیلایا جاتا حالانکہ یہہ بات تحقیق ہے کہ اوس سنہ مین شاہ میر معروف شمس الدین کے عہد مین اوس ملک مین دین اسلام نافذ کیا گیا واقع مین اس مین بہی شک ہوسکتا ہے کہ گکھڑون کی ابتدا ایران سے ہے بڑی بات انکے موافق یہہ ہے کہ گکھڑ عموماً شیعہ ہین حالانکہ اونکی طرف کے ملک کے تمام اور مسلمان قوم مین سنّی ہین یہہ بہی خیال کیا گیا ہے کہ گکھڑ گوجر کے قوم کی ایک شاخ ہین مگر اس قیاس کے تائید مین فقط مبہم سے دلیل متعلق بتحقیق السند ہے جو ایسی دلچسپ نہین ہے کہ سوائے مختصر ذکر کے اوسکو بسط کے ساتہہ لکہا جاوے فرشتہ کے قول کے مطابق گکھڑ پنجاب مین ۶۸۲ء مین یعنے ایسی ابتدائی زمانہ مین آباد تہے اور اوس سال کے قریب اونہون نے افغانون سے صلح ایسی کی کہ دونو فریق جنگ وجدال مین شریک رہین خواہ وہ کسی پر حملہ کرین خواہ اونپر کوئی آکر حملہ کرے اور افغانون نے گکھڑون کی مدد راجہ لاہور کے مقابلہ مین کی غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین گکھڑ دریائے سندہ پر آباد تہے اگرچہ اونکی اپنی تاریخ جو ہے وہ اس کے خلاف ہے مگر یہہ بات غالب نہین ہے کہ افغان جو اوس زمانہ مین نئے نئے مسلمان ہوے تہے اور خونخوار اور پرہیت تہے اور جوش مین بہرے ہوئے تہے ایک بت پرست قوم سے صلح کرتے ٭قابل خان نے سبکتگین کے ملازمت مین نوکری حاصل کی اور اوسکا دوسرا بیٹا گکھڑ شاہ جس سے یہہ

٭ ضرورتاً ابتدائی حال گکھڑون کا اوطرح لکہا گیا جیسا اونکا اپنا بیان ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ محض جہوٹ ہے غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خراسان یا افغانستان سے آئے تہے اور پنجاب مین ۱۰۰۸ء سے پیچہے نہین آباد ہوے تہے راجہ ہوڈی کی نسبت جو گکھڑ رئیس تہا لکہا گیا ہے کہ اوس نے دختر رسالو سے جو سیالکوٹ کا رئیس اور رسالو ہین کے سولہ بیٹون مین سے ایک بیٹا تہا شادی کی تہی رسالو سیالکوٹ مین ۱۲۰۰ء مین حکمران تہا ممکن ہے کہ یہہ بات جہوٹ ہو مگر اس سے بہرحال اسقدر ہوتا پایا جاتا ہے کہ جو روایتین مین اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ گکھڑ پنجاب مین مدت سے آباد ہین علاوہ اسکے دیگر لیکہ گکھڑون کا یہہ بیان ہے کہ اونکی قوم کا بانی محمود شاہ کی فوج مین ایک افسر تہا فرشتہ لکہتا ہے کہ اسی محمود نے ۱۰۰۸ء مین پشاور کے نواح مین تیس ۳۰ ہزار گکھڑون نے حملہ کیا تہا جو مسلمانون کے لشکر مین گہس گئے تہے اور جنکو ہٹانا مشکل سے تہی ہٹایا گیا تہا اس لڑائی مین محمود کے پانچہزار آدمی مارے گئے تہے

قوم اپنا نام نکلنا کہتی ہے محمود غزنوی کے ساتھہ گیارہوین صدی مین ہندوستان مین آیا اور اپنی قوم کو لکھہر جو اوس زمانہ مین تعداد مین کثیر تھی چہانہ پویر مین دریاے جہلم پر آباد ہونے کی اجازت حاصل کی اوس مقام کا نام اب کم کوٹ ہے تہوڑے عرصہ مین اوس نے وسیع علاقہ پر جسکا نام پوٹہار ہے مابین جہلم اور دریاے اٹک کے قبضہ کرلیا اوسکا بیٹا باج خان جب اوسکا باپ مرا نابالغ تہا اور اوسکی بیوہ چند سال لیاقت کے ساتھہ حکمرانی کرتی رہی سیو گی گکھہر شاہ کا پوتا تحصیل گوجر خان کی سوگیال شاخ کا مورث تہا اوسکے برادرزادہ جتر خان نے دہ دنگلی بنایا جو اس قوم کا صدر مقام ہوا اون ایک جن تہا جو گرد نواح کے ملک مین تکلیف بہت دیتا تہا اور جتر خان نے اوسکو نکال دینے کا عزم پختہ کیا جتر خان نے ایک متبرک فقیر کو مدد دینے کو بلایا اور جس غار مین جن رہتا تہا اوس سے برآمد کے سب راہ بند کردی اور پہر اوسکو بہوک دینے کی تیاری کی مگر جن کو بہوکا جانے کیواسطے ٹہیرنے کو جی نہین چاہا اور پہاڑ مین ایک سوراخ کرکے جو اب بہی نظر آتا ہے بہاگ گیا جو گانو اوس موقع پر بنایا گیا اوسکا نام جن کے اور گلی کے نام سے ہے جو راستہ جن کے بنایا تہا رکہا گیا جتر خان ۱۱۶۰ء مین مرگیا اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا سپہر خان جانشین ہوا جسکا حال کچھہ لکہنے کے قابل نہین ہے ننگ خان نے جو سپہر خان کے پیچہے ہوا فدائی خان کہوکہر کے ساتھہ سازش مین اتفاق کرکے بادشاہ محمد غوری کو قتل کیا محمد غوری نے اپنے جنرل قطب الدین ایبک کو گکھڑون کے مقابلہ مین بہیجا تہا جو خاص لاہور کی فصیل تک غارت گری کرتے تہے قطب الدین نے گکھڑون کو شکست دی اور بہت گکھڑ قتل کیے گئے اور ننگ خان نے یہہ خیال کرکے کہ بادشاہ نے میری قوم کے نابود کردینے کی نیت پختہ کرلی ہے اوسکے قتل کی تجویز کی ۱۴ مارچ ۱۲۰۶ء کو محمد غوری غزنین کی طرف جاتا ہوا دریاے اٹک کے کنارے پر خیمہ زن ہوا رات کے وقت گرمی تہی اور بادشاہ کے خیمہ کی جو قناتین تہین اس سبب سے اوٹہا دی گئی تہین اس سبب سے قاتل خیمہ کے دروازے تک نادیدہ پہونچگئے دروازے پر پہرہ والے نے شور کرکے خبر کی مگر پہرہ والے کو اوسیوقت قاتلون نے قتل کردیا اور گکھڑ بادشاہ کے خیمہ مین داخل ہوے جہان بادشاہ سویا ہوا تہا اور دو غلام پنکہہ کر رہے تہے گکھڑون نے بادشاہ پر وار کرنے شروع کیے اور بائیس ۲۲ زخم لگائے غلامون کا شور سنکر گارد دوڑ کر آئی مگر ایسی دیر ہوگئی تہی کہ بادشاہ کو نہ بچا سکے اگرچہ قاتلون مین سے اکثر گرفتار کیے گئے اور بہت تعذیب کے ساتھہ قتل کیے گئے پوہر خان اپنے باپ کا جانشین ہوا اور دوسرے فرزند

شاہوری خان سے ستوال اور لوری گکھڑ نکلے ہین سنال شاخ سن سے نکلے ہے جو تیسرا بیٹا تہا بوہر خان کے
عہد حکومت مین تہوڑی گی اوسکو نہین رہی ۱۲۴۷ء مین علاقہ پوٹہار پر نصیر الدین محمود نے یورش کی اور ۱۲۴۱ء مین چنگیز مغلون
نے یورش کی تہی اور اوس مین گکھڑون نے اونکی مدد کی تہی اوس امداد کے پاداش مین نصیر الدین کئی ہزار گکھڑ
مرد عورت اور بچے اسیر کر کے غلامی مین لے گیا بوجا خان لوہر خان کا برادر زادہ اوس سے سرکش ہو گیا اور
سرخود روہتاس مین رئیس بنگیا اوسکے اوس نے بگیال شاخ کی بنا ڈالی اور یہہ شاخ اتبک روہتاس اور دہلی مین
آباد ہے امیر تیمور کی یورش گل محمد کی ریاست کے عہد مین ہوئی اور گل محمد ۱۴۰۳ء مین مر گیا اوسکے بعد جو دو رئیس
ہوئے وہ کسی لیاقت کے آدمی نہین تہے مگر جسرت خان برادر پیر خان کا ذکر اکثر مسلمانی تاریخ مین ہے کہ بہادر اور کامیاب
جنرل تہا۔ جسرت خان* نے کشمیر پر تاخت کی اور الہ شاہ کو جو اوس ملک کا بادشاہ تہا اسیر کر لیا بعد اوسکے ملک تغان
کے ساتھہ شامل ہو کر جو ایک ترکی جنرل تہا اوس نے جالندہر پر تصرف کیا اور دہلی کی طرف کوچ کیا لدہیانہ مین اوسپر
بادشاہ کی فوج نے حملہ کیا اور اوسکو شکست ہوئی یہہ شکست ۸- اکتوبر ۱۴۲۸ء کو ہوئی اور وہ راولپنڈی کو چلا گیا او
وہان سے لاہور پر اور پہر جموں پر حملہ کیا جموں کے راجہ رائے بہیم کو اوس نے شکست دی اور اوسکو قتل کیا وہ ۱۴۴۲ء
مین مر گیا تاتار خان کی حکومت تہوڑے عرصہ تک رہی اوسکا برادر زادہ ہاتی خان اوسکے مقابلہ مین سرکش ہو گیا
اور اوسکو اسیر کر کے قتل کیا اوسکے دو فرزند نابالغ تہے اور جنجوا کے رئیس درویش خان نے موقع پا کر بہت سا اپنا علاقہ
واپس لے لیا جو اوسکی قوم سے گکھڑون نے چہین لیا تہا ہاتی خان نے اوسکا مقابلہ کیا مگر اوسکو شکست ہوئی اور وہ
مجبور پسیال کو بہاگ گیا اور اوسکے رشتہ دار سارنگ خان اور آدم خان دنگلی کو بہاگ گئے جہان رئیس جنجوا نے اوسکا
تعاقب کیا اب ہاتی خان نے اپنی قوم کو اکٹہا کیا اور جنجوؤن پہر درحالیکہ وہ کوچ کرتے تہے حملہ کیا اور بہت آدمی انکے
قتل کر کے اونکو بہگا دیا جب بابر بادشاہ نے ہندوستان پر یورش کی ہاتی خان گکھڑون کا رئیس تہا اور بابر شاہ کے تورک
مین ایک دلچسپ تذکرہ اوسکے جنگ کا رئیس گکھڑون کے ساتھہ ہے بابر پہروالہ پر گیا جو گکھڑون کا صدر مقام تہا
یہہ جگہہ پہاڑون کے اندر مضبوط مقام مین ہے گکھڑون نے بہت بہادری سے مقابلہ کیا مگر بابر نے اوسپر تصرف کر لیا
جیسے بابر کی فوج شہر کے دروازے سے داخل ہوئے ہاتی خان دوسرے دروازے سے نکل گیا سلطان سارنگ خان اب تابع ہو گیا

* جسرت خان یا جسرت کا ذکر ہے کہ وہ سخا کا ایک بہائی تہا جس نے تلمبہ مین بمقابلہ تیمور شاہ کے جنگ کے تہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ گکھڑ جنوب کے طرف اتنی دور کبہی نہین گئے جتنی دور تلمبہ ہے غالباً تلمبہ مین کہٹے لڑے ہونگے جو ایک پرانے راجپوت قوم دوآبہ باری کے جنوبی علاقون مین آباد ہے ؎

اور جب اوسنے دیکہا کہ اپنے رشتہ دار کو زور سے نہین نکال سکتا ہون تو اوس نے زہر دیکر اوسکو مارڈالا اور ۱۵۲۵ء
مین ریاست اختیار کی سلطان سارنگ اور اوسکے بہائی نے بابر کی اطاعت قبول کی اور آدم خان گکہڑ و نکی ایک
جمعیت لیکر بابر کے ساتہہ دہلی کو گیا اور اس خدمت کے جلدو مین بادشاہ نے علاقہ پوٹہار پر اوسکو مستقل کر دیا ۱۵۴۱ء
مین شیر شاہ نے ہمایون بادشاہ کو جب ہندوستان سے نکال دیا تو اوس نے مشہور قلعہ روہتاس کا تعمیر کیا جہان اوسنے
بارہ ہزار سپاہ زیر حکم اپنے جنرل خواص خان کے مامور کی اس غرض سے کہ ہمایون بادشاہ پہر نہ آسکے سارنگ خان
نے فیاضانہ سلوک بابر بادشاہ کا یاد رکہکر اوسکے فرزند کا ساتہہ دیا اور ایسی کارروائی کی کہ جو سپاہ روہتاس مین تہی اوسکو
کسی وقت آرام نہین دیا قلعہ کے گرد کے علاقہ کو وہ لوٹتا رہا اور جو سپاہ سامان رسد وغیرہ لیکر آتے تہے اوسپر حملہ کرتا
رہا ۱۵۴۵ء مین شیر شاہ کی وفات کے بعد اوسکے بیٹے سلیم شاہ نے گکہڑون کو سزا دینے کا عزم کیا اور بہاری جمعیت
لیکر اونکے اوپر چڑہا سارنگ خان نے امن کی درخواست کی مگر ایک ہی شرط اوسکی منظور نہین کی گئی اور اوسکا فرزند
کمال خان جو بطور سفارت بادشاہ کے لشکر مین بہیجا گیا تہا پابجولان کیا گیا دو سال تک جس عرصہ مین سلطان سارنگ
اور سولہ آدمی اوسکے خاندان کے مارے گئے گکہڑ جیتتی کبہی ہارتے جنگ کرتے رہے اور ۱۵۵۱ء مین شاہزادہ کامران
نے جو ہمایون کا بہائی تہا جس سے اوسکا نزاع تہا اور جس نے اوسکو کابل سے نکال دیا تہا گکہڑون مین کر پناہ لی تین
سال کے متصل لڑائی قلعہ پہرداں اکثر چہینا گیا اور کہو یا گیا مگر کیسی کثیر فوج اونکے اوپر بہیجی گئی گکہڑ جو بہادر اور متفق
تہے اپنی جگہہ سنبہلے رہے اور سلیم شاہ نے مانا کہ اونکو مطیع کرنا ناممکن تہا ۱۵۵۳ء شاہزادہ کامران جسنے پہر اپنے بہائی سے
جنگ کی تہی اور متصل خیبر کے شکست کہائی تہی ہندوستان مین بہاگ کر آیا اور دہلی مین پناہ لی سلیم شاہ اوسکے ساتہہ
مہربانی سے پیش نہین آیا اور شاہزادہ پہر شمال کی طرف اپنے پہلے دوست آدم خان کے پاس گیا جو اپنی بہائی
سارنگ خان کی جگہہ رئیس ہوا تہا اس رئیس نے گکہڑون کے نام کو جو مہمان نوازی کے واسطے مشہور تہا داغ لگایا اور
اپنے مہمان کو ہمایون کے حوالہ کر دیا جس نے اوسکی آنکہین نکلوا ڈالین اور دو سال کے بعد فتح اور ظفر کے
ساتہہ دہلی مین پہر داخل ہوا اوسوقت رئیس گکہڑ ہمایون کے ہمرکاب تہا اور اوسکو اوسکی دغابازی کے
واسطے انعام کثیر دیئے گئے ✣

سلطان سارنگ خان دو فرزند چہوڑ مرا تہا کمال خان اور علاول خان - علاول خان کے زوجہ سے لشکر خان آدم خان کے فرزند کو
تعشق ہو گیا اور اوسکے حاصل کرنے کو اوسکے شوہر کو اوسنے مار ڈالا کمال خان دہلی مین تہا جب اوس نے اپنے بہائی کے
قتل ہونیکے خبر سنی اور اوس نے شاہنشاہ اکبر سے فریاد کی جو ۱۵۵۶ء مین ہمایون کی جگہہ تخت نشین ہوا تہا اور بادشاہ
نے کمال خان کو آدم خان کا نصف ملک بخشا آدم خان نے ملک دینا منظور نہین کیا کمال خان نے اوسپر حملہ کیا اور
اوسکو اسیر کیا اور اپنا بدلہ اس طرح لیا کہ اوسکو پہانسی دیدے مگر کمال خان اس ظفر کے بعد عرصہ تک نہین جیا
وہ ۱۵۵۹ء مین مر گیا اب گکہڑون کے ملک مین بدنظمی ہو گئی اور چند سال تک ایسی حالت مین رہے جب تک کہ
بادشاہ نے اوسکو رقیب رئیسون مین تقسیم کر دیا ✣ جلال خان آدم خان کے نبیرہ کو بادشاہ نے دنگلی معہ ۴۵۴ دیہات
کے دیے مبارک خان کمال خان کے فرزند کو پہروالا معہ ۳۳۳ دیہات کے اکبرآباد معہ ۲۴۲ دیہات کے
شیخ گنجا کو دیا جو آدم خان کا ایک چہوٹا بیٹا تہا اور راولپنڈی سید خان کو دی جو سارنگ خان کا تیسرا بیٹا تہا مبارک خان
اس انتظام کے ایک سال کے بعد مر گیا اور اوسکا بیٹا اوس سے پیچہے بہت دن تک زندہ نہین رہا شادمان خان
معمر آدمی تہا اور بادشاہ نے پہروالا جلال خان کو دیدیا یہہ رئیس بڑا بہادر لڑنے والا تہا اور وہ فوج شاہی
کا ایک جنرل رہا اور کوہاٹ بنوں اور یوسف زئی مین لڑتا رہا جہان وہ بڑی عمر مین ۱۶۱۱ء مین مر گیا بعد اوسکے
بیٹا اور نبیرہ اوسکے ملک پر حکومت کرتے رہے نبیرہ اوسکا ۱۶۷۰ء مین مر گیا اللہ داد خان مثل شادمان خان کے
ضعیف العقل تہا مگر اوسکی بیوی ہوشیار تہی اور وہ کاروبار کا اہتمام خوبی سے اور حوصلہ سے کرتی رہی جب تک
کہ اوسکا فرزند دولو مراد خان بالغ ہوا اور ریاست اوس نے سنبہال لی یہہ رئیس فیاضی مین مشہور تہا اور اس سبب سے
اسکو لکہی دولو خان کہتے تہے وہ ۱۷۲۶ء مین گیا اوسکے بعد معظم خان ہوا جس نے ۱۲ سال حکومت کی اور اوسکے
بعد مقرب خان ہوا جو آخری آزاد رئیس گکہڑون کا تہا اوسکے عہد مین گکہڑون کی طاقت ایسی زیادہ ہوئی کہ شاید
کبہی پہلے نہین ہوئی تہی اوس نے یوسف زئی کے افغانون کو شکست دی اور جنگ قلی خان خٹک کو شکست دی
گجرات پر تصرف کیا اور علاقہ چیب پر جہلم تک شمال مین تاخت کی احمد شاہ نے جو کتنی ہی یورشین ہندستان پر کین
اون مین رئیس گکہڑ اوسکے ساتہہ شامل رہا اور شاہ اوسکے ساتہہ نہایت مہربانی سے سلوک کرتا رہا اور اوسکے علاقہ پر جو

✣ اس زمانہ مین فتح خان سارنگ خان کا ایک قریبی رشتہ دار ہزارہ کو چلا گیا جہان اوس نے خانپور آباد کیا فتح خان راجہ فیروز خان اور حیدر بخش ہزارہ کے گکہڑون کا مورث تہا ✣

بہت بڑا تہا اور چناب سے دریاے اٹک تک تہا اوسکو بحال رکہا آخر کار ۱۷۶۵ء مین سردار گوجر سنگہ بہنگی طاقتور
سکہہ سردار بڑی فوج لیکر لاہور سے مقرب خان پر چڑہ کر گیا مقرب خان نے گجرات کی دیوارون کے باہر جنگ
کی لیکن شکست کہائی اور مجبور ہوکر دریاے جہلم کے پار چلا گیا اور جو علاقہ دوابہ چج مین تہا وہ چہوڑ دیا اسطرح
جب اوسکی طاقت ٹوٹ گئی تو اوسکے رقیب اپنی قوم کے اوسکے برخلاف ہوگئے اور ہمت خان دومیلی والے
نے دغابازی سے اوسکو قید کرلیا اور قتل کردیا اور خود ریاست سنبہال لی مقرب خان کے دو بڑے بیٹون
نے پہروالا لیا اور دو چہوٹے بیٹون نے دنگلی لیا مگر اونہون نے بہی آپسمین جہگڑا کیا اور سردار گوجر سنگہ نے
معہ پہروالا کے سب علاقہ پر تصرف کرلیا پہروالا بہائیون مین تقسیم کیا گیا سعد اللہ خان اور نذر علیخان لاولد
فوت ہوئے اور منصور خان اور شادمان خان اونکے حصون پر قابض ہوئے اور ۱۸۱۸ء تک متسلط رہے اوس سال
انند سنگہ تہہ پوریہ نے جو مشہور ملکا سنگہ راولپنڈی والہ کا پوتا تہا آخر وہ کل علاقہ اپنی قبضہ مین کرلیا اور اون کو
مفلس محض کردیا اگرچہ ۱۸۲۶ء مین اس خاندان کو پہروالا مین کچہہ زمینداری دی گئی سکہون کے زمانہ مین
گکہڑون کا کچہہ حال تحریر کے قابل نہین ہے اونکو ایسے آدمیون کے زیادہ ستانے نے جیسے ہٹہ سنگہ سندہانوالیہ
اور راجہ گلاب سنگہ جمون والا تہا پیس دیا راجہ گلاب سنگہ نے شادمان خان کو اور مددخان فرزند دوم منصور خان
کو قید کردیا اور قید مین مصیبت مین مرگئے کرم داد خان راجہ حیات اللہ خان کا فرزند پہروالا خاندان کا سرگروہ اور
ضلع راولپنڈی کے گکہڑون مین اول شخص ہے اوسکے باپ نے زیر حکم کپتان ایبٹ صاحب کے ۱۸۴۸-۴۹ء
مین مستحسن خدمت کی اور علی ہذا القیاس ۱۸۵۷ء مین وہ مارچ ۱۸۶۵ء مین مرگیا اور اوسکے پنشن بارہ سو روپیہ کا نصف
ضبط ہوگیا باقی نصف علے الدوام واگذار رہی فتح علیخان کو چہہ سو روپیہ سالانہ پنشن ملی بہادر علیخان کو نوسو روپیہ کی
اور سات آدمیون کو اس خاندان کے سب کو پانچ سو روپیہ ملا ✦

اور آدمی اس قوم کے اگرچہ پہروالا کی شاخ نہین ہے جسکا ذکر کرنے کے لایق ہے راولپنڈی اور جہلم کے اضلاع مین
راجہ روشن خان دومیلے والا افضل داد خان منیدا کا جو پولس مین ڈپٹی انسپکٹر ہوا مرزا خان سنگ کا اور شاہ ولی خان
سید پور کے ہین راجہ روشن خان دومیلے والا راجہ اکبر علیخان کا بیٹا ہے جو کپتان ایبٹ صاحب کے ساتہہ ۱۸۴۸-۴۹ء

مین جاکر شامل ہوا تہا اور جس نے زیر حکم صاحب موصوف کے اچھی خدمت کی تہی اوسکو ایک ہزار روپیہ کی جاگیر
ملی اوسکا ایک جدی رشتہ دار فضل داد خان راجہ شیر سنگہ کے ساتہہ ملتان کو گیا تہا اور مفسد ہوگیا تھا اُسکو میجر ہنری لارنس
صاحب نے تہوڑا ہی عرصہ بیشتر قید سے رہا کیا تھا مگر تاہم وہ انگریزون کے مخالفت مین سازش اور فتنہ پردازی
کرنے سے باز نہ آیا یہہ شخص مابین راجہ شیر سنگہ اور مہاراجہ گلاب سنگہ کے معتمدی کے کام پر مامور ہوا تہا اوسکی جاگیر
چہہ ہزار روپیہ کی اوسکے مفسد ہونیکے سبب سے ضبط کی گئی اوسکے پاس دو میلے کا چہارم مانیہ چار سو پچیس روپیہ لگانہ
گکہڑون پر کیسی ہی مصیبت پڑی اور کیسا ہی انقلاب ہوا ہے لیکن نہ غرور نہ اونکی بہادری کہوئی ہے اونکو سکہون
نے جو کل کے قوم ہے پیس دیا تہا مگر اب بہی گکہڑ شریف کے مردانہ وضع اون ایام کی یاد دلاتی ہے جب پہروالا
جاے پناہ سب لوگون کے واسطے تہا جو ظلم رسیدہ تہے اور ان
لڑائیون کے جو اونکے اجداد شہنشاہان دہلی سے
برابر لڑتے رہتے تہے ✣ ✣

بُڈّھا خان ملل

امانت خان
|
سردار خان
|
سرفراز خان

- بڈہا خان
  - اللہ یار خان
    - جہان خان
  - کرم خان
    - احمد خان
- شیر خان
  - دیانت خان
- فتح خان
  - فتح خان
  - صاحب خان
  - شیر خان
- حیات خان
  - جہان خان
    - نور خان

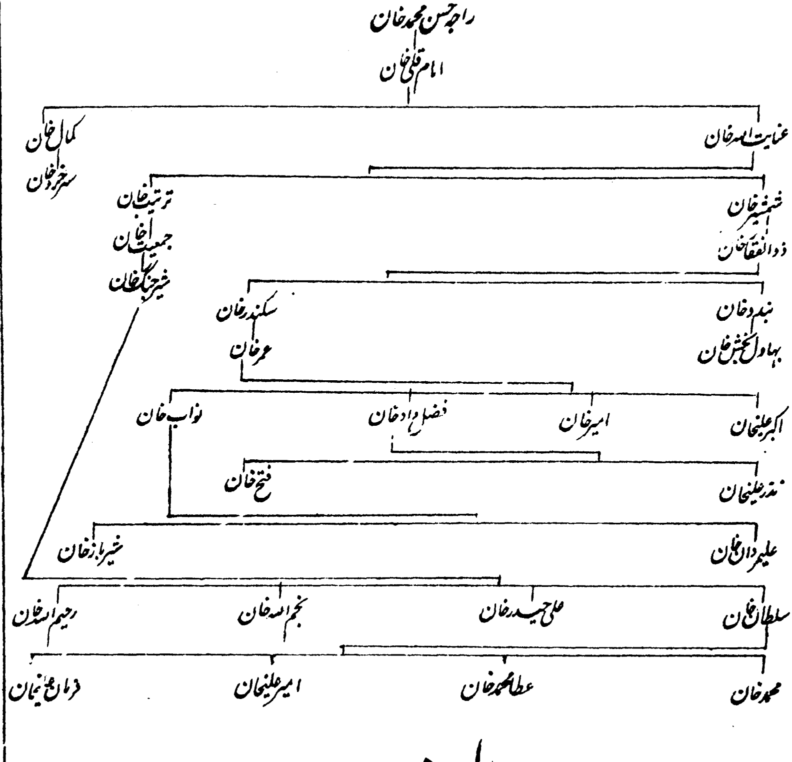
حال خاندان

اس خاندان کا حال تہوڑا ہی لکہنے کے قابل ہے جو اپنے آپ کو ہنڈیال۔ رای بہنڈی بیگ کے نام سے کہتا ہے جو ایک خیالی مورث اوسکا مغل تہا لیکن حقیقت مین مثل گہیبون کی جس قوم کا یہہ خاندان ہے اجپوت نسل کا ہے جیسا کہ راولپنڈی کے ضلع کے اکثر مسلمان خاندانون کا حال رہا یہہ خاندان بہی بادشاہان دہلی کے عہد مین خوش حال رہا اور سکہون کے مقابلہ مین کبہی بہلا کبہی برا مقابلہ کرکے آخر کار اوسکا مطیع ہوگیا ملکان ملل کو مثل رایانِ کوٹ اور ملکان پنڈی گہیب کے اونکے دیہات کا چہارم مالیہ دیا گیا او جب یہہ علاقہ ۳۶ ۱۸ء مین شہزادہ نونہال سنگہ کے تحت مین تہا بڈہا خان کو موضع کہڈوال جمعی نوسو روپیہ کا جاگیر ملا تہا یہہ ملک ان آدمیون مین سے ایک تہا جس نے رائے محمد خان کوٹ والے کو قلعہ باگہہ مین سردار عطر سنگہ کالیانوالیہ کے حکم سے قتل کیا تہا رائے مقتول کے فرزندانے اپنے باپ کے قتل کا خوب انتقام لیا اور بڈہا خان کے گہر کے سب آدمیون کو قتل کیا بجز ایک یا دو کے جو بہاگ گئے ان خاندانون مین ہمیشہ نزاع رہی تہی اور ان

خونون سے وہ نزاع ختم نہین ہوا اور سنہ ۱۸۴۳ء مین کیقید فتح خان کوٹ والے کے بیان پر بنڈہا خان سلطنت کے خدمت مین سرفراز کیا گیا اور اوسکے نصف جاگیر ضبط ہوئی لیکن سنہ ۱۸۵۷ء مین اوس نے اپنی وفاداری اسطرح ثابت کی کہ جیسی کہ خدمت وہ کرسکتا تہا اوس نے انجام دیے اور اوسکو معہ ایک خلعت پانچ سو روپیہ کے کہنڈوال پانچ سو روپیہ کی جاگیر دوام کے واسطے عطا ہوئی اس جاگیر کے علاوہ اوسکے پاس چھارم اور کئی دیہات کی زمینداری رہی جسکی سب کی آمدنی قریب ایکہزار تیس روپیہ کی تہی ٭

راجہ سلطان خان

راجہ فضل داد خان



حال خاندان

چب ایک پُرانے راجپوت قوم ہے جو درمیان دریاے بیاس اور جہلم کے چھوٹے چھوٹے پہاڑون مین پہیلی ہوئی ہے گجرات کے ضلع مین جہان اونکی بہت کثرت ہے اونکے ۱۵ دیہات ہین اور اس ضلع مین چب اکثر

اکثر مسلمان ہین حالانکہ کانگڑہ اور جموون کے جیب اپنے پُرانے مذہب پر قایم ہین جیب کسی شاہی راجپوت خاندان کی اولاد نہین ہین لیکن سلہریہ ہرچند را اور جو معزز قومین ہین اون مین اونکا دوسرا رتبہ ہے وہ خود کہتے ہین کہ اون مین کسیقدر شاہی خون ہے اور اونکے ایک بزرگ ہمیر چند نے کٹوج راجہ کانگڑہ کی دختر سے شادی کی تہی اور اپنے خُسر کی وفات پر تخت نشین ہوا تہا اور پہر اوسکی اولاد کانگڑہ مین آٹہہ پشت تک جیب چند اور اودہی چند کے زمانہ تک حکومت کرتے رہے مگر یہہ غالبًا فسانہ ہے کسی شاہی خاندان کا کوئی میان کبہی اپنی دختر کی شادی ایسی خاندان مین نہین کرتا ہے جو اوسکے رتبہ سے کمتر ہے اور کٹوج راجون کے دراز سلسلہ مین جسمین ۷۵ راجہ ہوئے جیبون کا کوئی بزرگ نہین پایا جاتا ہے لاریب ہمیر چند کا نام دوبار کٹوج راجون مین آتا ہے لیکن اون نامون سے پچہلے اور پہلے نام وہ نہین ہین جو جیبون کی تاریخ مین ہین لیکن ممکن ہے کہ صحت شجرہ انساب جو چودہ ہزار برس تک کے زمانہ پر حاوی ہے مشتبہ ہو*

جیب چند اس قوم کا بانی اپنے بہائی اودہی چند سے لڑ پڑا اور کانگڑہ کو قریب سال ۱۴۰۰ع کے چہوڑ کر موضع بلورا یا مجلپورہ مین متصل بہمبر آباد ہوا جہان اوس نے راجہ سہری پت کی دختر سے جو وہان کا راجہ تہا شادی کی دختر کے لینے سے قانع نہ ہوکر اوس نے ریاست کی طمع کی اور اپنے خسر کو معہ اوسکے عیال کے ایک دعوت مین بُلا کر اونکو سب کو قتل کر دیا اور خود راجہ ہو گیا کئی پشت تک اوسکی اولاد اوس علاقہ مین حکمران رہے پہر سدہی شاہنشاہ بابر کی سلطنت کے عہد مین بادشاہ کے دربار مین سلام کیواسطے حاضر ہوا اور وہان اوس نے ہندوون کا مذہب ترک کرکے دین محمدی اختیار کیا اور اپنا نام شاداب خان رکہا اسکے جلدو مین اوسکو اوسکے علاقہ پر بالاستقلال بحال رکہا یہہ رئیس ہمایون کے ہمرکاب کئی مہمون مین رہا اور آخرکار اوسکو ایک شخص ہیر ہئیت نے جو قندہار کا متوطن تہا اور جس سے اوسکا نزاع تہا مار ڈالا مذہب کا ترک کرنا ہمیشہ خوبی مین داخل نہین سمجہا جاتا ہے مگر جیبون نے شاداب خان کو پیر بنا دیا ہے اور اوسکے قبر بہمبر مین ایک متبرک جگہہ زیارت کی سمجہی جاتی ہے جہان اس قوم کے ہندو اور مسلمان دونو جاتے ہین اس پیر کا نام پیر سدہی شہید ہے اور اس قوم مین ایک رسم ہے کہ ہر بچے کے سر پر ایک چوٹی چہوڑ دیتے ہین تاوقتیکہ اوسکے والدین اوس مزار پر جاسکین اور وہان وہ چوٹی بڑی رسمون کے ساتہہ اوتاری جاتی ہی

اور جب تک یہہ رسم ادا نہین ہوتی ہے تب تک بچہ اصل حسب نہین سمجہا جاتا ہے یہہ رسم جیون مین ایسی ہی ضروری ہے اور فرض ہے جیسی بابل سکہون مین اور ختنہ مسلمانون مین رئیسان حسب علاقہ کہڑی کہڑیالی پر جو جہلم کے کنارے کنارے قلعہ منگلان کے نیچے اور نوشہرہ تک پہیلا ہوا ہے قابض ہے جبتک سکہون کو عروج ہوا + تب سردار گوجر سنگہ بہنگی نے گکہڑون سے گجرات کو لیکر جیون پر حملہ کیا لیکن کچہہ بہت زور اونپر نہ ڈال سکا کیونکہ اونکا ملک حملہ اور قوم کے واسطے بہت صعب تہا صاحب سنگہ گوجر سنگہ کے پسر اور مہان سنگہ سوکر چکیہ نے بہر عرصہ کے بعد قلعہ منگلان پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوے اور اوسکی فتح خود بڑے مہاراجہ کے واسطے باقی رہی سنہ ۱۸۱۰ء مین جب رنجیت سنگہ نے گجرات کو صاحب سنگہ سے لیا تو اونہون نے شمال کیطرف کوچ کیا اور قلعہ چونیان کو سر کیا جو راجہ عمر خان کے قبضہ مین تہا راجہ عمر خان تب قلعہ منگلان کو چلا گیا جو چونیان سے زیادہ مضبوط تہا سکہون کی فوج تب قلعہ منگلان کیطرف روانہ ہوئی اور راجہ عمر خان نے سمجہکر کہ مقابلہ بے سود ہوگا اپنے فرزند اکبر علیخان کو صلح کی درخواست کرنیکو بہیجا جواب پہونچ سکنے سے پیشتر رئیس مرگیا اور رنجیت سنگہ نے یہہ بات نہ چاہکر کہ اکبر علیخان کو حد سے زیادہ تنگ کرین اوسکے پاس اوسکے باپ کا نصف علاقہ رہنے دیا مگر اکبر علیخان فقط چہہ مہینے تک اسکے بعد جیتا رہا کل علاقہ اوس وقت ضبط کیا گیا مگر امیر خان دوسرے بیٹے کو چار ہزار روپیہ کی پنشن ملی اور اوسکے عموزاد بہائی شیر جنگ کو تین ہزار روپیہ کی پنشن دیے گئی چند سال کے بعد امیر خان مرگیا اور اوسکی پنشن اوسکے چہوٹے بہائی فضل داد خانکو دی گئی شہزادہ کہڑک سنگہ نے جسکو علاقہ کہڑی کہڑیالی جاگیر مین دیا گیا تہا فضل داد خان کو تین روپیہ یومیہ پر ملازم رکہہ لیا اور دس سال کے بعد چار سوارون کے عوض اوسکو ایک ہزار پچہتر روپیہ اور دیا گیا جب کشمیر اور جمون مہاراجہ گلاب سنگہ کو ریاست مین دی گئی جاگیر چار ہزار روپیہ کی اوس ملک مین شامل رہی تہی اور نقد مواجب ایک ہزار پچہتر روپیہ کے عوض مین اسیقدر جاگیر دل کالو اور ستہل مین دی گئے راجہ شیر سنگہ کے ساتہ راجہ فضل داد خان ۱۸۴۸ء مین ملتان کو گیا تہا مگر اوسکے ساتہہ مفسدہ مین شامل نہین ہوا تہا اور اوسکی جاگیر اوس کے نام بحال رہی یہہ جاگیر ۱۸۶۴ء مین اوسکی وفات پر ضبط کی گئی اور اوسکے بیٹون نذر علیخان اور فتح خان کو پانچ سو چالیس روپیہ کی پنشن دی گئی +

سلطان خان پونی والے کی جاگیر مین پوتی - ڈک - بہلوال - اور بہلر وند تہی اور ضبطی ملک پنجاب پ چہارم جمع نذرانہ پر اوسکے نام واگذار رہی تہی اوس نے ۱۸۵۸ء مین اچھی خدمت کی تہی +

چیبون مین فقط ایک او رشخص کسی رتبہ کا تھا یعنے چودہری غلام علیخان بیسہ اور اس شخص کو اپنی قوم مین بہت زور تہا اوسکا باپ بندوخان بہت برس سکہون کی سلطنت مین کاردار تھا اپنے باپ کی وفات پر غلام علیخان اوسکے منصب پر مقرر ہوا تہا اور لایق تعریف انتظام سے اوس نے اوس علاقہ مین ترقی کی چار گانو - سنگ بیسہ جگو اور چینگ اوسکے نام واگذار رہے تہے ۱۸۴۹ء مین اوس نے سرکار کی مخالفت کی اور اوسکی جاگیر ضبط کی گئی اور جو رعائتین اوسکو حاصل تہین وہ جاتی رہین مگر اوس نے اوسکا عوض اپنے وفاداری سے ۱۸۵۷ء مین کیا اور اوسکی حین حیات تین سو روپیہ کی پنشن ملی اوسکا فرزند مردان علیخان اوس سال دوسرے سکہہ رسالہ مین بہرتی ہوا اور بعدازان اوسی رجمنٹ مین جمعدار ہوا اس رجمنٹ کا نام بارہوین بنگال رجمنٹ ہے +

ہندو چبون نے گجرات مین بنسبت اونکی مسلمان بکجدیون کے بہت زیادہ تکلیف دی ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سلطنت کے تمام عہد مین وہ لیری اور مخالفت امن کے واسطے بدنام تہے جب دیوا ٹہالہ اور دیگر دیہات مین پہاڑون مین چند میل سرحد جمون کے اندر آباد ہین اور اپنے پہاڑون سے میدان کے ملک مین اوتر کر لوٹتے تہے او گانو جلادیتے تہے اور بلکہ بڑے بڑے قصبے بہے اونکے حملون سے امین نہین تہے دو بار مہاراجہ نے اونکے گانو کو پہونک دیا مگر اسکا اثر چند روزہ ہے رہا اور وہ ایسے ہی فتنہ خواب ہی ہین جیسے پرانے سکہون کے زمانہ مین تہے دو بار ضبطی ملک پنجاب سے اہنون نے علاقہ انگریزی پر حملے کئے ہین ایک بار جون ۱۸۴۹ء مین جب انہون نے موضع سہر پر حملہ کیا اور دوسری اگست ۱۸۵۸ء مین جب اونہون نے موضع دوکہوا پر حملہ کیا سرکار انگریزی کی تاکید پر مہاراجہ گلاب سنگہ نے ایک جمعیت سپاہ کی اونکے اوپر چڑہا کر بہیجے اور اونکا گانو دیوا جلا کر تباہ کردیا اور منع کیا کہ پہر اس گانو کو اوسی موقع پر آباد نہ کرین اوس زمانہ سے سزا کے خوف سے یہہ فتنہ انگیز اور غارتگر قوم خاموش ہے لیکن انکو اب بہی سرحد کے باہر حملہ کرنے اور ڈاکے مارنے کا ویسا ہی شوق ہے جیسا کہ پرانے زمانے مین جبکہ وہ بلا مقابلہ کئے جاتے اوس زمانہ مین ایسی غارتگری کرتے تہے کہ گجرات کے شہر کی دیوارون تک لوٹتے تہے +

ہمت سنگہ میرپوریہ

داتارام
مہان سنگہ
۱۸۴۵ء مین مرگیا

شام سنگہ	بدہاواسنگہ	ہمت سنگہ ۱۸۲۶ء مین پیدا ہوا	چتر سنگہ ۱۸۴۰ء مین گیا

رگہبیر سنگہ

سردار سنگہ ۱۸۵۷ء مین پیدا ہوا	سندر سنگہ ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

داتارام مقرب خان گکہڑ رئیس گجرات کا معتمد تہا اوسکا بیٹا مہان سنگہ ہنوز نوجوان تہا جب وہ قسمت آزمائی کے واسطے لاہور کو گیا ایک بار شکار مین مہان سنگہ نے اکیلے نے بلا کسی مدد کے ایک چیتے کو تلوار سے مارا مہاراجہ رنجیت سنگہ اوسکے ہنر اور جوانمردی سے خوش ہوے اور اوسکو اونہون نے زیر حکم سردار ہری سنگہ نلوہ کی فوج مین عہدہ دیا یہہ جوان آدمی کئی مہمون مین بڑی بہادری سے لڑتا رہا اور ملتان کے اخیر محاصرہ مین دوبار زخمی ہوا تہا اوس نے کشمیر اور پشاور مین بہی خدمت کی تہی ہری سنگہ اوسکے ساتہہ بہت لطف رکہتا تہا اوس سردار نے اوسکے ترقی اچھی کی اور اوسکو اپنا معتبر اور لفٹنٹ یعنے نائب مقرر کیا مہان سنگہ اپریل ۱۸۳۷ء مین قلعہ جمرود مین قلعدار تہا جب فوج افغان نے زیر حکم مرزا سمیع اللہ خان کے اوس قلعہ پر سخت حملہ کیا اور اگرچہ تعداد افغانون کے بہت کثیر تہی مگر مہان سنگہ اونکے مقابلہ مین قلعہ کو تہامبے رہا تاوقتیکہ ہری سنگہ خود پشاور سے آیا اور وہ لڑائی لڑی گئے

جسکے یا دیہولی نہین جا سکتی اور جس مین ہری سنگہ مارا گیا تہا اپنے مربی کی وفات پر سردار مہان سنگہ پہر بہی مہاراجہ کا
مورد الطاف رہا اور ۱۸۳۹ء مین مہاراجہ نے اوسکو ۳۷ ہزار روپیہ کی جاگیر دی جسمین سے بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر
اوسکی ذاتی تہی اور ۲۵ ہزار روپیہ کے سو سواروں کی نوکری کے عوض مین یہہ جاگیر سردار مہان سنگہ کے پاس
برابر مہاراجہ کہڑک سنگہ اور مہاراجہ شیر سنگہ کے عہد سلطنت مین رہے ۱۸۴۴ء مین جبکہ فوج سکہہ ایسے بہائم صفت
اور مست تہے جیسے کہ کسی فوج کے واسطے ہونا ممکن ہے مہان سنگہ کو اوسکی اپنی سپاہ نے قتل کر دیا جیتر سنگہ
نے اپنی باپ کی وفات کا بدلہ لیا مگر خود تہوڑے عرصہ کے بعد قتل کیا گیا دربار کے عہد مین جاگیر گہٹکر ۲۹ ہزار چار سو
روپیہ رہی اور تب بہی سو سواروں کی نوکری جاگیردار کے ذمہ رہی یہہ سب سوار ۱۸۴۸ء و ۱۸۴۹ء مین مفسد فوج کے
ساتہہ شامل ہوگئے ہمت سنگہ اور اوسکا بہائی شام سنگہ جموں کو چلے گئے اور جب مفسدہ ختم ہوگیا تو شیخی
کرتے رہے کہ وہ مفسدوں کے مقابلہ مین مہاراجہ جموں کی فوج کے ہمراہ لڑتی رہی تہی اور اپنی قول کی تائید
مین ایک خط دیوان ہری چند کا بنام جوالا سہائے معتمد مہاراجہ گلاب سنگہ کے پیش کیا مگر اس خط سے جو ایسے
شخص کیطرف تہا خود جسکے اوپر بہت شک تہا اونکو کچہہ فائدہ نہین ہوا ہمت سنگہ کی نیت کیسی ہی قابل تعریف
کے ہو اوسکا طریق بالتحقیق نہایت مشتبہ تہا وہ ایک کلان جاگیردار تہا لیکن جس وقت اوسکی خدمات کی نہایت
ضرورت تہی وہ سرکار کیخدمت کرنیکو حاضر نہین ہوا واقع مین تا ۱۷ مئی ۱۸۴۹ء تین ماہ بعد جنگ گجرات کے
وہ نظر ہی نہین آیا ایسی حالت مین کل جاگیر ضبط کی گئی مہان سنگہ اور جیتر سنگہ کی بیوگان کو ہر ایک کو تین سو

ساٹہہ روپیہ کی پنشن ملی اور ہمت سنگہ اور شام سنگہ کو تین سو پچاس روپیہ

اور ایک سو اسی روپیہ کی پنشن دی گئی ۱۸۵۷ء مین

ہمت سنگہ نے بارہ سوار سرکار کی خدمت

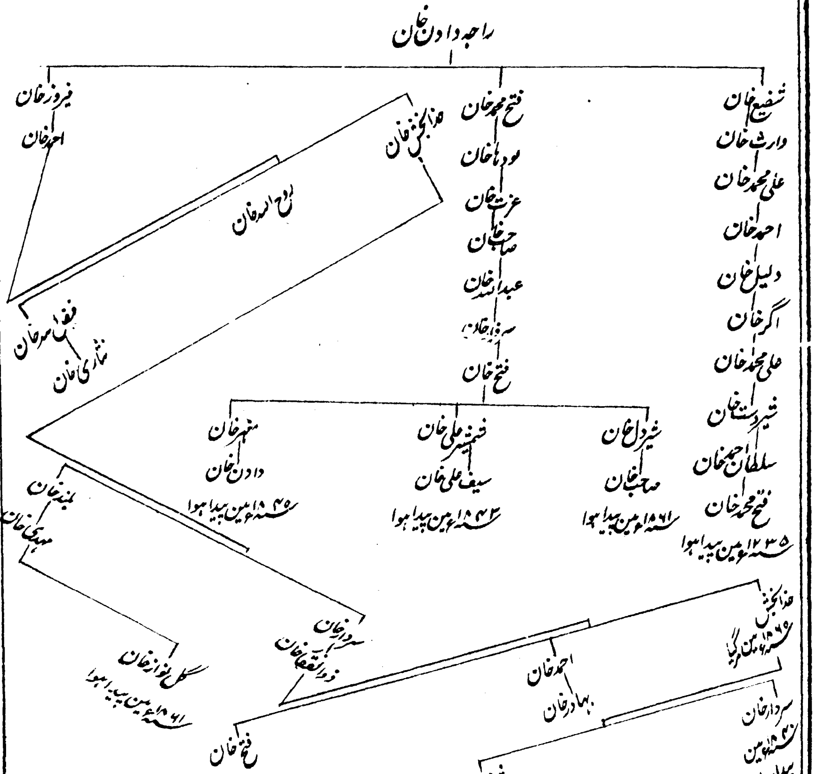
کیواسطے دئے یہہ خاندان

میرپور علاقہ جموں مین

رہتا ہے۔

راجہ سلطان احمد خان

راجہ شمشیر علیخان



حال خاندان

گکھو کہر راجہ پنڈ دادن خان اور احمد آباد کے اونچی راجپوت نسل کے ہین اور ان مین اور گکھڑون اور جنجوعون مین باہم شادی

ہوتی ہے سنہ ۱۶۲۳ء سے پہلے اونکا کچھہ حال معلوم نہین ہے اوس سال دادن خان ایک کہوکہر راجپوت جو جہانگیر بادشاہ کی ملازمت مین تہا دریاے جہلم پر نمک کے پہاڑ کے دامن مین آباد ہوا اوس زمانہ مین اُن پہاڑون کو جودہ کے پہاڑ کہتے تہے دادن خان نے ایک شہر پرانے موضع شمس آباد نمکسر کے موقع پر بنایا اور اوسکا نام اپنے پر رکہا دادنخان اوسجگہہ بغیر مقابلہ کے آباد نہو سکا جس علاقہ کو اوس نے پسند کیا تہا اوس مین پہلے جنجوے آباد تہے کہین کہین قوم جلب نے جنجوؤن کو نکال دیا تہا یہہ جلب بہے ایک راجپوت قوم تہی جو تہوڑا عرصہ کہوکہرون سے پیشتر ضلع جہلم مین آئے تہے ان قومون مین جو اکثر جنگ وجدال ہتا تہا اوس سے ملک ویران اور غیر آباد ہوگیا تہا اور نمک کے کانسے کوئی نمک نہین نکالتا تہا کیونکہ بیوپاری نہین آسکتے تہے اسواسطیکہ اونکو قزاقی اور تشدد کا خوف ہتا تہا رئیس کہوکہر پنڈ دادنخان مین اپنی جگہہ قایم رہا اور تہوڑے عرصہ مین یہہ قصبہ رونق پکڑ گیا اور وہان نمک کے منڈی ہوگئی وہ تین بیٹے چہوڑ مرا جسکے احمدآباد اور پنڈ دادنخان کے خاندان اولاد ہین شفیع خان فرزند اکبر نے ایک قلعہ چک شفیع مین بنایا جو پہاڑی کوہ مین پنڈ دادنخان سے شمال کی طرف چہہ میل تہا اس غرض سے کہ جنجوؤن اور گوجرون کے حملون کو روکے اوسکے بہائی فتح محمد خان نے چک شفیع سے قریب دو میل گوجر بنایا اور ایک قلعہ پنڈ دادنخان مین بنایا کئی پشت تک اس قوم نے ہر کسی کے جو آیا مقابلہ مین اس علاقہ کو تہام رکہا بہت سے گانو آباد کئے اس عرصہ مین کبہی کبہی جنجوؤن اور گوجرون سے لڑائی ہوتی رہی اگرخان نے جو شفیع خان سے پانچوین پشت مین تہا پنڈ دادنخان کے پاس سلطان کوٹ بنایا اور فتح محمد خان کے پڑپوتے نے دوسری طرف قصبہ کے کوٹ صاحب خان بنایا +

احمد خان فیروز خان کا پوتا اپنے شریک قریبیون سے لڑ پڑا اور جنگ مین جب ہار گیا تو وہ پنڈ دادنخان چہوڑکر چلا گیا اور قصبہ احمدآباد دریاے جہلم پر پندرہ میل جنوب کی طرف آباد کیا وہان اوسکی اولاد اب بہی رہتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ احمد خان لایق تہا اور اپنے علاقہ مین دانائی سے حکومت کرتا رہا اوس نے لوزپور کے اوانون کو نکالدیا اور دربار دہلی نے اوسکو باج گذار اپنا تسلیم کرلیا اگرچہ اوسکا جانشین خدابخش ہوا لیکن اوسکے سب بیٹون مین ممتاز اور مشہور تر روح اللہ خان تہا اوس نے یہہ بات دیکہکر کہ اوسکا برادرزادہ نثاری خان پنڈ دادنخان کے کہوکہرون پر ہوکے

جلبون سے ملکر اوسکا مخالف ہوگیا تہا ان متفق مخالفون پر ایسی چستی سے حملہ کیا کہ اونہون نے مجبوراً امن مانگا اور اون سے اپنی شاخ کے آدمیون سے اونکی دخترون کا ازدواج کروایا راجہ خدا بخش خان جو اپریل ۱۸۶۵ء مین مرگیا احمد آباد کے بانی کا پڑپوتا تہا وہ سکہون کے مقابلہ مین ۱۸۴۸ء۔۴۹ء مین لڑا کہ وہ ملک شیر خان ٹوانہ کی جمعیت کے ساتہ شامل ہوگیا تہا اور اوسکی وفاداری کے جلدو مین اوسکو موضع جورن جمعی گیارہ سو روپیہ کا باخذ چہارم جمع نذرانہ سکا جاگیر مین ملا اور نیز ایک معافی ۳۸۷ روپیہ احمد آباد مین معہ زمینداری کوٹ کچا مین ملی +

پنڈ دادنخان کے راجون مین سردار خان شاید سب مین سے زیادہ ممتاز اور مشہور تہا اوس نے جنجوعون سے بطرح صلح اور آشتی کرنیکا خیال کیا کہ اون کے رئیسون کے ساتہ اپنی ہمشیرہ اور تین دخترون کی شادی کردی چنانچہ اوس نے اونکی نسبت سلطان ذوالفقار خان دیوان خدا بخش گرجاکہیہ والے سے ناصر علیخان لکہیالہ والے سے اور قریشی پیر موضع بہیل والے سے کردی مگر ہنوز شادی نہین ہوسکی تہی کہ رقیب قومون مین پہر تنازع اور جہگڑا اوٹہہ کہڑا ہوا اور سلطان ذوالفقار خان جو برات کے ساتہ لکہیالہ کو جاتا تہا پنڈ دادن خان مین روکا گیا اور اپنی جان کے بچانے کے واسطے اوسکو جنگ کرنی پڑی سردار چڑت سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دادا نے کہوکہرون کا ملک فتح کیا مگر اوس سردار نے احمد آباد کے راجہ کے پاس اوسکی ریاست رہنے دی اور کچہہ اور حقوق بہی رہنے دئے جنکا یہہ خاندان ابتدائی آبادی مین دعوی کرتا تہا پنڈدادن خان کے راجون کے ساتہ بہی اسیطرح کے نرمی برتی گئی مگر رنجیت سنگہ کی سلطنت کے اوایل مین سرفراز خان سرکش ہوگیا اوسکے مقابلہ مین ایک سپاہ بہیجی گئی اور عرصہ تک لڑائی کے بعد اوسکو شکست تام ہوئی اور اوسکو مجبور ہوکر لکہیالہ کو بہاگنا پڑا بعد عرصہ کے اوس نے اطاعت کرلی اور چند دیہات اوسکو جاگیر مین ملی مگر پنڈدادن خان واپس نہین دیا گیا ۱۸۴۸ء۔۴۹ء مین یہہ رئیس قوم کے ساتہ مل گئے اور اونکی کل جاگیرات اور مواجب ضبط کئے گئے کچہہ عرصہ کے بعد دوسو روپیہ کے پنشن شیر دل خان کو ملی اور شمشیر علی خان اور میر خان اور اونکی بیوہ مان کو ہر ایک کو سوسو روپیہ کی پنشن ملی شیر دل خان کے پنشن بہ جلدوئے اوسکے وفاداری کے ۱۸۵۷ء مین ایزاد ہوکر ساڑہے تین سو روپیہ کی گئی اور بعد اوسکے جو بند وبست ہوا تو ان پنشنون کے عوض مین یہہ انتظام کیا گیا کہ سلطان احمد اور شیر علیخان کے نام سے ایکہزار

روپیہ دوام کے واسطے مقرر کیا گیا بدین شرط کہ شیر دل خان کو اور میر خان اور بی بی بانو اونکی مان کو اونکی پنشن اونکی حین حیات اوس رقم مین سے ملتی رہے ان پیسون نے کچھہ زمینداری بہی جو اونکی پنڈ دادن خان اور احمد آباد مین بہم حاصل کر لیے ہے *

قوم ڈہونڈ

ڈہونڈ پہاڑون مین اوس علاقہ مین آباد ہین جو راولپنڈی کے ضلع کے شمال مین ہزارہ اور کوہ مری کے درمیان مین واقع ہے یہہ بات تحقیق نہین ہے کہ یہہ قوم ابتدا مین ہندو تہے یا مثل اونکی ہمسایون ترین دلہ زاک اور گکہرون کے وہ ہزارہ مین شمال اور مغرب سے آئے تہے مگر یہہ قوم خود اس امر مین شبہ نہین رکہتی ہے اور اپنا نکاس عباس محمد پیغمبر کے چچا سے بتاتے ہین اس مورث سے بہاولپور کے داؤد پوترے بہی اپنی ابتدا نکالتے ہین یہہ دعوی دونو قومونکے ہزل اور لغو ہین ایک روایت ڈہونڈون مین ایسی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قلب ایشیا سے ابتدا مین آئے ہونگے روایت یہہ ہے کہ اونکی قوم کے ایک شخص بخت خان نے تیمور لنگ کی ہمشیرہ سے شادی کی تہی اور اوس بادشاہ کے ساتہہ دہلی گیا تہا وہان بخت خان اور اوسکی اولاد اوسکے بعد رہتی رہی پہر شاہجہان کی سلطنت کے عہد مین زوراب خان نے جسکی دہلی مین اولاد نہین ہوئی خیال کیا کہ شاید اپنے وطن مین قسمت جاگ جاویگی اور اپنے وطن کے جانے کو روانہ ہوا وہ چہوٹے موضع درن کوٹ مین جو کوٹہ سے واقع ضلع راولپنڈی سے تین میل ہے پہونچا وہان اوسکو ایک بزرگ فقیر ملا اور اوس نے فقیر سے دعا کی عاجزی سے استدعا کی فقیر نے وعدہ کیا کہ اوسکو بیٹا پیدا ہوگا مگر اس شرط پر کہ وہ بیٹا اوس فقیر کو دیدیا جاوے زوراب خان نے اقرار کر لیا کہ بیٹا فقیر کو دیدیگا اور جب لڑکا پیدا ہوا تو فقیر نے لڑکا مانگا لڑکے کی مان روتی رہی اور لڑکا نہ دینا چاہتی تہی اور التجا کی کہ لڑکا اوسکے پاس ایکسال نہین ایک مہینا نہین تو ایک دن رہنے دے مگر فقیر نے کہا کہ اگر بچے نے دودہ پی لیا تو وہ میرے کام کا نہین رہیگا اور اوسکو لے گیا اور اپنی جہونپڑی کے ایک گوشہ مین رکہہ دیا

اور اونکو گردیہہ چہن دئے اور خود مکہ کو روانہ ہوگیا حاجی مکہ مین عبادت کر رہا تہا کہ دفعتاً اوسکو لڑکا یاد آگیا وہ فوراً سرعت سے واپس چلا اور اپنے کرامات سے سمندر اور دریاؤن کو خشک پاؤن سے عبور کر کے آیا اور آخر زوراب خان کے گہر پر آپہونچا اوسنے لڑکے کے ماباپ کو کہا کہ اندیشہ ہے کہ لڑکا جیتا نہوگا اور سب ملکر جہونپڑی کی طرف گئے جہان اونہون نے دیکہا کہ لڑکا زندہ تھا اور ہنس رہا تہا فقیر خوشی سے پکار اوٹہا کہ جے ہوجاسے جے ہوجاسے یعنے اس سے بہت ہوجاوینگے اور یہہ جو لفظ اچھی فال کا تہا اوسیپر اوس لڑکے کا نام جے خان کہا گیا اور فقیر کی پیش گوئی پوری ہوئی اور اوسکے بائیس ۲۲ فرزند پیدا ہوئے جنمین سے چار کی اولاد جدون اول ڈہونڈ۔ سرآرا اور تناول قومیت ہین ٭

کہالورا یا کالورائی ڈہونڈون کا مورث تہا اوسکو بادشاہ نے کشمیر کو جانیکا حکم دیا کہ وہان کے صوبہ کو جو باغی ہوگیا تھا راہ اطاعت پر لاوے وہ دہرما مانک رائے کے فرزند کے ساتہہ روانہ ہوا دونون کے پاس تیر کمان تہی اتفاقاً اوس وقت کشمیر مین ایک شیر نے تباہی ڈال رکہی تہی اور روزانہ اوسکو ایک آدمی کہلایا جاتا تہا جس سے اوسکو تسلی رہتی تہی اور زیادہ خون نہین کرتا تہا جب یہہ مسافر کشمیر کے علاقہ کے پاس پہونچے اونکو ایک بیوہ عورت ملی جو رو رہی تہی اسواسطے کہ اوسکا ایک ہی بیٹا تہا اور اوس روز وہ بیٹا اوسکا شیر کو دیا جاتا تہا اوسکے غم و زاری سے متاسف ہوکر کہالورا اور اوسکے دوست نے عزم کرلیا کہ جہانتک اونسے ہوسکے اس عورت کی مدد دین اور وہ شیر کے واسطے کمین مین بیٹہہ رہے اور خوش نصیبی سے اونہون نے اوس شیر کو اپنے تیرون سے مار ڈالا پہر اوسکے کان کاٹکر وہ سو رہے درحالیکہ وہ سوتے تہے ایک مسافر اوس طرف سے گذرا اور اوسنے شیر کی لاش وہان پڑی دیکہکر خیال کیا کہ جو انعام اوس شیر کے مارنے کے واسطے موعود ہے وہ لونگا اور اوسکی کہال اوتار کر نواب کے پاس لے گیا کہ یہہ نشان اوسکے مار ڈالنے کا ہے نواب اوسکو بہت انعام دینے کو تہا کہ عین وقت پر دہرما اور کہالورا پہونچ گئے اونہونے کان پیش کئے اور انعام مانگا نواب کو یقین ہوگیا جس شخص نے بہانہ کیا تہا اوسکو سزا ہوئی اور دونو دوست بیش بہا انعام لیکر اور ہر ایک نواب کی ایک ایک دختر سے شادی کر کے کشمیر سے واپس ہوئے اس کشمیری عورت سے کہالورا کو دو فرزند پیدا ہوئے جنکا نام کند خان اور کور خان کہا گیا

ڈہونڈ گکند خان کے اولاد مین ہین ایک اور زوجہ سے جو کہتوال قوم کی تہی اوسکو دو اور فرزند پیدا ہوئے بازخان اور برچا خان ڈہونڈ چہ پشت تک ہزارہ مین رہے اور بعد اوسکے پہاڑون مین پہیل گئے اور کہوٹہ مری اور دیول مین آباد ہوگئے +

کہتے ہین کہ کہسلو کے ولد الحرام فرزند سے سٹہے نکلے ہین جو اوسی علاقہ مین آباد ہین سٹہے خود ڈہونڈون کے ساتہہ تعلق سے قطعی منکر ہین اور اونکے سخت دشمن ہین ڈہونڈ ہمیشہ سے فساد پیشہ اور سرکش رہے ہین مگر جیسی اونکی طبیعت مین بدی ہے ویسی بہادری اون مین نہین ہے +

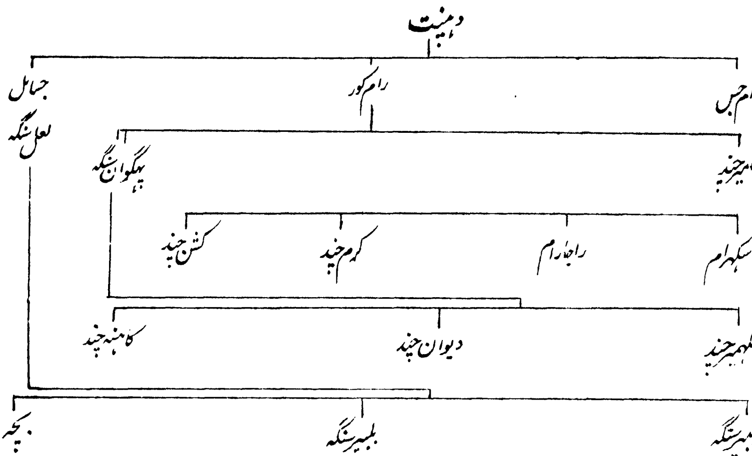
مہاراجہ گلاب سنگہ نے ۱۸۳۷ء مین تقریباً ڈہونڈون کو بالکل نابود کر دیا تہا جمرود مین جو سکہون کو ہزیمت ہوئی تہی اور وہان سردار ہری سنگہ نلوہ مارا گیا تہا ڈہونڈون اور سٹون اور اور کوہستانی قومون نے موقع سمجہا اور سرکش ہوگئے اونکا علاقہ گلاب سنگہ کے سپرد تہا اور جب انہون نے یوسف زئی مین انتظام کی صورت پیدا کر لی تو بیس ہزار سپاہ لیکر جسمین آئین اور کشادہ سپاہ شامل تہی مری اور ہزارہ کے کوہستان مین سرکشی کے فرو کرنے کے واسطے روانہ ہوا اول اول سرکش کامیاب رہے شمس خان جو ایک معتبر متوسل راجہ دہیان سنگہ کا تہا اوسکے زیر حکم کل ملک سرکش ہوگیا اور راجہ جمون کے سب قلعے اوسکے تصرف اور قبضہ مین آگئے تہے مگر گلاب سنگہ موقع دیکہتا رہا راجہ کہوٹہ مین مقیم رہا اور تہوڑے ہی عرصہ مین اونکے وعدون اور رشوتون سے غنیم کی جماعت مین نفاق پیدا ہوگیا جب رئیسون کی یہہ حالت راجہ نے کر دی کہ ایک کو ایک پر اعتبار نہین رہا وہ پہاڑون کے اندر روانہ ہوا زراعت اور دیہات کو جو راہ مین آئے پہونکتا گیا اور مشتہر کر دیا کہ جو آدمی کسی مرد عورت یا بچہ کا سر لا دیگا اوسکو ایک روپیہ انعام دیا جاویگا آفت زدہ اور شامت رسیدہ آدمیون نے دیکہکر کہ آپسمین اتفاق نہین ہے اور دشمن کی طرف سے ایسی سختی دیکہکر کچہہ بہی مقابلہ نہین کیا ہر طرف جنگلی جانورون کی طرح گویا وہ شکار کئے گئے اور مرد اور عورت ایک ہی طرح بلا رقت اور رحم کے قتل کئے گئے آخر کار گلاب سنگہ نے حکم دیا کہ عورتون کو نہ مارین اور فوج کے ساتہہ قید رکہے جاوین اور ہر قسمت سپاہ کے ساتہہ پیچہے پیچہے ایک جمعیت فاقہ زدہ عورتون کی جنکے بدن پر کپڑے بہی پورے نہین ہوتے تہے رہتے تہے دن کو اونکو مویشی کی طرح ہانکتے تہے

اور رات کو مثل مویشی کی اونکو ایک کانٹون کی باڑ مین رکہتے تہے اور سپاہی جسقدر چاہتے تہے تشدد کرتے تہے کئی ہزار عورتون مین سے فقط چند صد جمون مین پہونچین اور بہ استثنا اون عورتون کے جو سب سے زیادہ حسین تہین اور جو گلاب سنگہ کے زنانہ کے واسطے رکہی گئین بطور کنیزون کے فروخت کی گئین کہتے ہین گو شاید مبالغہ ہو کہ اس کوہستانی مہم مین بارہ ہزار ڈہونڈ جان سے گئے یہہ بات تحقیق ہے کہ بعض حصے اس کوہستان کے جو پہلے زرخیز تہے اور جہان اچھی آبادی تہی ویران ہو گئی اسقدر آدمی باقی نہین رہے کہ زراعت کیواسطے کافی ہوتے اور گلاب سنگہ کے جنگ انتقام سے جو بچ رہے تہے وہ سال آئندہ مین قحط سے تلف ہوئے +

مگر یہہ نہایت سخت سزا ڈہونڈ جلدی بہول گئے ستمبر ۱۸۵۷ء مین یہہ سمجہکر کہ سرکشی کے واسطے اچھا موقع آگیا ہر ڈہونڈون نے کہرل اور اور اپنی ہم قوم ہزارہ والون سے سازش کرکے مری پر حملہ کرنے کا منصوبہ کیا مگر اونکو حملہ کی تجویز کے خبر ہو گئی اور جب دوسری تاریخ کی رات کو یہہ سرکش مری کی طرف اس امید مین آئے کہ اونکو اسانی سے فتح ہو جاویگی اور لوٹ بہت ملیگی تو اونکا ناگاہ مقابلہ ہوا اور پیچہے ہٹائے گئے اور دوسرے دن راولپنڈی سے فوج کے آجانے پر مری کے شمال مغرب کی طرف جو ڈہونڈون کا ملک تہا اوس مین فوج داخل ہوئی اور گیارہ گانو سرکشون کے جلا دئے گئے پندرہ سرغنہ اون سرکشون کے جو متعاقب گرفتار ہوئے پہانسی دئے گئے ڈہونڈون مین فقط ایک رئیس کسیقدر رتبہ کا ہے جسکے پاس سات سو ستر روپیہ کی جاگیر ہے +

مصر امیر چند

راجہ لعل سنگہ



حال خاندان

راجہ لعل کا خاندان کسی قدامت کا ہنین ہے اس خاندان کو عروج بہی اور زوال بہی دفعتًا ہوا اور زوال بہی ایسا پورا پورا ہوا کہ مختصر حال ہی اس خاندان کا اس جگہہ لکہا جاتا ہے تین سال تک خود لال سنگہ کا حال گویا پنجاب کے تاریخ کا حال تہا اور اس کتاب کے پہلے حصون مین مذکور ہے رام جس تین بہائیون مین سب سے بڑا تہا جو ایک چہوٹے سے برہمن دوکاندار کے بیٹے تہے رام جس بستی رام سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ کے خزانچی کا منشی ہو کر نوکر ہوا رام جس ایک ہنگامہ مین جو علاقہ کوہستان مین مالیہ وصول کرنے مین رنجیت سنگہ کی

سلطنت کے اوایل عہد مین ہوا تہا مارا گیا تہا اور اوسکی نوکری پر اوسکے بھای رام کور اور جبا مل ملازم ہوئے
راجہ دہیان سنگہ اس خاندان کا مربی تہا اور بستی رام کے مرنے پر راجہ دہیان سنگہ نے جبا مل کو بیلہ کے توشہ خانہ
پر خزانچی مقرر کرا دیا سنہ ۱۸۳۰ء مین امیر چند کو ایک نوکری اپنے چاچا کے تحت ملی اور سنہ ۱۸۳۲ء مین لعل سنگہ اور اوسکا
عموزاد بہائے بہگوان سنگہ خزانہ مین نوکر ہوئے سال آئندہ بہگوان سنگہ گجرات کو کاردار مقرر کر بہیجا گیا اور
جبا مل کو روہتاس اور جہلم کے اجارہ لینے کی اجازت ہوئی اور یہہ اجارہ اوسکے پاس اوسکی وفات تک سنہ ۱۸۳۶ء
مین رہا لعل سنگہ اپنے باپ کی جگہہ مقرر ہوا اور جب نونہال سنگہ نے مصر بیلی رام کو کئی مہینے قید کر دیا اس سبب سے کہ مصر
بیلی رام کو سردار جیت سنگہ کے ساتہہ تعلق تہا تو لعل سنگہ مصر بیلی رام کی جگہہ خزانچی مقرر ہوا اور جب چار سال
کے بعد بیلی رام راجہ ہیرا سنگہ کے حکم سے مارا گیا تو لعل سنگہ مستقل خزانچی مقرر ہوا راجہ لعل سنگہ پر راجہ ہیرا سنگہ
بہت مہربانی کرتا تہا اور اوس نے لعل سنگہ کو روہتاس کا راجہ بنایا مگر لعل سنگہ ایسا شدت سے حریص تہا کہ احسان مندی
کا اوسمین نام نہین تہا اور دسمبر سنہ ۱۸۴۴ء مین جو سازش کامیابی کے ساتہہ ہیرا سنگہ کے مقابلہ مین ہوئے اوس مین
لعل سنگہ بالکل شامل تہا اوس موقع پر راجہ ہیرا سنگہ مارا گیا تہا اوسکے بعد جواہر سنگہ وزیر ہوا اوسکے عہد مین راجہ لعل سنگہ
کو بہت زور ہو گیا کیونکہ وہ مہارانی کا آشنا تہا اور جب وہ وزیر مرا لعل سنگہ خود وزیر ہوا اور اوسنے معہ راجہ دینا ناتہہ کے
فوج کو جس سے اوسکو خوف اور تنفر تہا سنہ ۱۸۴۵ء مین ترغیب دی کہ ستلج کو عبور کرے اور سرکار انگریزی کے ملک پر
حملہ کیا بعد ستلج کی لڑائی کے راجہ لعل سنگہ وزارت پر بحال رکہا گیا اور اس منصب پر وہ آخر سال سنہ ۱۸۴۶ء تک
رہا اوس سال مین اوسپر جرم نمکحرامی سرکار کا یہہ ثابت ہوا کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کو جو بروئے عہد نامہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء
کشمیر دیا گیا تہا مہاراجہ صاحب کا قبضہ کرنے مین مقابلہ کیا گیا اس جرم کے ثابت ہونے پر راجہ لعل سنگہ منصب وزارت سے
برطرف کیا گیا اور ہندوستان کو بہیجا گیا پہلے آگرہ کو اور بعد ازان ڈیرہ دون کو بارہ ہزار روپیہ سال اوسکو
گذارہ ملا*

راجہ لعل سنگہ کو طاقت اور زور ایسی حرفتون سے حاصل ہوا جنکا انجام شائستہ ملک مین پہانسی ہوتا یہہ شخص راجہ ہیرا سنگہ
اور مصر بیلی رام اور بہائی گورمکہہ سنگہ کے قتل مین تحریک کرنے والون اور کارندون مین ایک سرگروہون مین سے تہا اوسکا

سا تہہ مہارانی چیدان کے ساتہہ ایسا علانیہ اور بے شرمی کے ساتہہ تہا کہ ہرچند سکہون کی قوم بدوضعی مین ضرب المثل ہے لیکن اس قوم کو بہی مکروہ اور شاق گذرتا تہا بیوفائی نمکحرامی دغابازی اور فتنہ پردازی سے اوسکو وہ ثروت اور طاقت حاصل ہوئی جو اور آدمی لیاقت اور خوبیون سے پیدا کرتے ہین اوسکو اپنے ملک کا فائدہ کرنے کے واسطے بہت موقع اچھے تہے مگر اوس نے سوچ سمجھکر برائی کو بہلائی ترک کر کے اختیار کیا اگر اوسکو اپنے ملک کی کچھہ بہی محبت ہوتی تو ستلج کی لڑائی کے بعد کشمیر پنجاب سے علیحدہ نہوتا اوسکی وزارت کو سرکار انگریزی کی تمام طاقت سے تقویت دی گئی تہی میجر لارنس صاحب اُسکے ساتہہ تہے وہ اوسکے کام مین چہوٹے چہوٹے باتون مین مداخلت نہین کرتے تہے بلکہ دانائی اور فیاضی سے صلاح دیتے تہے مگر یہہ حریص وزیر اونکی صلاح پر کبہی نہین چلتا تہا اور جب آخر کار اوسکو اس سبب سے کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کا اوسکو حسد اور رشک تہا ایسے اشتعال ک ہوئے کہ وہ نمکحرام ہو گیا تو اوسکی معزولی سے سب کو خوشی ہوئی فوج کو اس سبب سے کہ اُسکی بزدلی اور ناتوانعقلی سے فوج تباہ ہو گئی تہی اور رئیسون کو اس سبب سے کہ اوس نے اپنی ذاتی فائدہ کے واسطے اور اپنے بڑہائے ہوئے متوسلون کے فائدہ کے واسطے اونکے املاک پر تصرف کیا تہا ❊

مصر امیر چند سنہ ۳۸ء مین مالیہ وصول کرنیکے واسطے کشمیر کو بہیجا گیا تہا اور وہان چہہ مہینے رہا تہا اوسکے بعد وہ لشکر کا خزانچی ہو کر نونہال سنگہ کے ہمرکاب پشاور کو گیا تہا بہگوان سنگہ اوس زمانہ مین لاہور مین خزانہ مین نوکر تہا سنہ ۴۴ء مین امیر چند گجرات اور پنڈدادنخان کا ناظم بارہ ہزار روپیہ سالانہ مواجب پر مقرر ہوا تہا اور اوس سے دوسال کے بعد اوسکا بہائی بہگوان سنگہ جہنگ کا کاردار مقرر ہوا تہا راجہ لعل سنگہ کے معزولی پر ان دونون کی جاگیرین اور منصب جاتے رہے مصر امیر چند کے ذمہ کثیر باقیات سرکاری تہین اوسنے ایک عرصہ کے بعد صفائی حساب کے اور روپیہ ادا کیا مصر امیر چند سنگوہی ضلع جہلم مین رہتا ہے سکہرام امیر چند کا سب سے بڑا بیٹا سنہ ۴۵ء مین چہوٹے مہاراجہ کا نوکر ہوا تہا اور روزانہ فوج کی رپورٹ مہاراجہ کو سنایا کرتا تہا سکہرام کی نوکری دربار کے نوشتہ خانہ مین تہی اور اوسکی ملازمت کے دو اخیر سالون مین اوسکو چار ہزار تین سو روپیہ مواجب ملتا تہا اس خاندان مین سے فقط راجہ لعل سنگہ کو ہی سرکار انگریزی کی طرف سے پنشن ملی تہی اوسکے خاندان کے اور آدمی سرکار سکہہ کے عہد مین سررشتہ مال مین ملازم رہے اور اس سبب سے دولتمند ہین ❊

سوڈہیان ہرن پور

- گورو رام داس
  - پرتہی چند
    - مہربان
      - ہرجی
        - ہرنراین
          - کول صاحب
            - سدانند
              - گوروگوبخش راج
                - باباکیون شاه
                  - کشن سنگه
                  - رام سنگه
                    - بہان سنگه
                    - دہیر سنگه
                    - فتح سنگه
                      - گوربچن سنگه
                  - ہرسا سنگه
                    - سکہا سنگه
                    - پریم سنگه
                    - امر سنگه
                    - بہگوان سنگه
                  - میگه سنگه
                    - نہال سنگه ۵۵ء میں گیا
                      - مول سنگه
                      - سیورن سنگه
                        - ندہان سنگه
                    - شام سنگه ۴۹ء میں مرگیا
                      - شیر سنگه
                    - امریک سنگه
                      - کرتار سنگه
                      - نرنجن سنگه

حال خاندان

سلسلہ وار حال سوڈہیون کے بڑے مذہبی خاندان کا اونکے پرانے استہانون واقع انندپور کرتارپور مناو اور کوٹ ہرسہائے

اونکی ثروت اور بڑے بڑے املاک کا اور اوس طریق کا جس طرح اونکا زور اوراثر دوابہ جالندہر اور آنرو کے
ستلج اور پنجاب کے ملکی مصلحت پر ہوا اور رہا اس کتاب کے جالندہر کی قسمت مین لکہا جاویگا ضلع جہلم مین جو
سوڈہیان کی چہوٹی سی بستی ہے وہ باباکیون شاہ نے آباد کی تہی جو گورو رامداس سے آٹہوین پشت مین
تہا باباکیون شاہ بیر سے جو گورو رامداس کے زمانہ سے اُس خاندان مین رہا تہا ۱۶۳۸ء مین آکر وہان آباد ہوا کیون شاہ کو اوسکے پہلے
دورون مین دوآبہ سندہ ساگر مین سردار رنجیت سنگہ اور ملکا سنگہ پنڈیے والے نے جاگیرین پن کر کے دی تہین جنمین کوٹلی
رمیال اور چپر داخل تہے سردار مہان سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کا باپ اوسکے مُریدون مین تہا اور اوس نے ۱۷۸۳ء
مین باباکیون شاہ کو تیرہ سو روپیہ کا دہرم ارتہہ دیا تہا جو اوسکے اولاد کے پاس رہا ہی اوسکا بیٹا رام سنگہ رنجیت سنگہ
کے سرکار مین ۱۷۹۶ء مین ملازم ہوا اور تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو ہرن پور دہریالہ اور دواور چہوٹے چہوٹے گانو
جمعی سات ہزار روپیہ کی جاگیر مین ملے رام سنگہ اچہا سپاہی تہا اور جب وہ ۱۸۰۷ء مین نراین گڈہ کے فتح کرنے مین
مارا گیا تو مہاراجہ کو بہت افسوس ہوا اس جاگیر مین سے چار ہزار روپیہ کی جاگیر اوسکے چہوٹے بہائی میگہ سنگہ کے نام
واگذار رکہی گئی اور اوسکو اُسکی اپنی خدمات کے عوض جو ملتان منکیرہ اور ٹہیری کے جنگ مین ۱۸۲۴ء مین
کی تہین اور جاگیرین ملین اور پانچہزار روپیہ کا خلعت ملا سوڈہی نہال سنگہ مہاراجہ کی فوج مین ملازم ہوا اور پانچ
برس کے بعد سوارون کا کمیدان چار یاری ڈیرہ مین مقرر ہوا شام سنگہ کو ۱۸۲۶ء مین نوکری ملی اور اوسکو سکا مین علیحدہ
جاگیر ملی امریک سنگہ نے پہلے گہورچڑہون مین زیر حکم جنرل مہان سنگہ کے دو ہزار روپیہ مواجب پر نوکری کی مگر جب
میگہہ سنگہ ۱۸۲۶ء مین مرا تو تینون بہائیون کا نقد مواجب بند کیا گیا مگر ذاتی جاگیرون مین تقسیم کی گئی ان بہائیون
نے ۱۸۴۱ء مین لاہور کے محاصرہ مین شیر سنگہ کی جانب سے جنگ مین خدمت کی اور جب اوس بادشاہ نے بعد فتحیابی
کے فوج کو انعام بخشے ان بہائیون کو بہی انعام ملے تہے شیر سنگہ کے جانشین کے عہد مین نہال سنگہ ایک ہزار سوارون کے
افسری پر اضلاع دہنی کچہی اور احمد آباد کے انتظام کے واسطے بہیجا گیا تہا جہان رعایا اُسوقت مفسد ہوگئی تہی اُس
نے اپنے ہاتہہ سے سرکشون کے وکیل کو گولی مار کر مار ڈالا اور سختی سے اور زور سے جلدی اوس علاقہ کو مطیع کرلیا اوسی
زمانہ مین شام سنگہ کانگڑہ کو خدمت پر مامور ہوا تہا راجہ ہیرا سنگہ کی وفات کے بعد نہال سنگہ ضلع شاہ پور کو بار کی قومونکے

انتظام کے واسطے بہیجا گیا تھا اور ستلج کی لڑائی کے بعد ١٨٤٨ء مین اوسکو عدالتی کا عہدہ دیا گیا مگر چند ماہ کے بعد اوسی عہدہ پر جالندہر کو بہیجا گیا تہا نہال سنگہ لایق جج تھا لیکن سخت حاکم تہا اس سبب سے لوگون کو عزیز نہ تہا جب ملتان کا مفسدہ ہوا شام سنگہ اور امریک سنگہ کو کپتان نکلسن صاحب نے معہ اونکی سپاہ کے اپنے لشکر کے ہمراہ ہونے کیواسطے طلب کیا اور صاحب کے حکم سے اونہون نے اپنے بھائی کو جالندہر سے بُلا لیا چنانچہ وہ بہی اپنے سوار لیکر کپتان نکلسن صاحب کی خدمت مین رام نگر مین حاضر ہوگیا جب چتر سنگہ کے زیر حکم مفسدون نے دیکھا کہ سوڈہیون نے سرکار کا وفادار رہنے کا ارادہ کرلیا تہا تو اونہون نے اونکے گہر کو لوٹ لیا عورتین اور بچے مشکل سے بھاگ سکے اور جمون کو چلے گئے جہان وہ امن ہونے تک رہے +

کل لڑائی مین سوڈہی سرکار انگریزی کیجانب بہادری سے لڑتے رہے اور افسوس ہے کہ شام سنگہ تہوڑا ہی عرصہ گجرات کی لڑائی سے پیشتر مارا گیا کمسریٹ کے افسر ملا اندیشیہ نہ جا سکتے تہے اسواسطے شام سنگہ گنجاہ کو سامان رسد لکہانے کرنیکو بہیجا گیا تہا ناگاہ دشمن کی سپاہ نے اوسکو آگہیرا اور شام سنگہ مجروح اور اسیر ہوا چند روز کے بعد وہ زخمون کے صدمہ سے مرگیا لڑائی کے بعد نہال سنگہ سول خدمات پر مامور کیا گیا اور جہلم اور اٹک کے بیچ مین انتظام کیواسطے مقرر ہوا ضبطی ملک پنجاب پر جو جاگیرین امریک سنگہ نہال سنگہ اور شیر سنگہ کے قبضہ مین تہین وہ اونکی حین حیات واگذار ہوئین اور جو دہرم ارتہہ تین ہزار چار سو چورانوے روپیہ کا تہا علی الدوام واگذار ہوا ١٨٦٢ء مین گورنمنٹ اعلی نے کل جاگیرات علی الدوام جدی حصص کے مطابق واگذار کردین نہال سنگہ کا حصہ ذاتی جاگیر کا ١٨٥٩ء مین اوسکی وفات پر ضبط کیا گیا اور امریک سنگہ اور شیر سنگہ کے حصے سترہ سو پچاس روپیہ اور چودہ سو روپیہ کے حین حیات واگذار رہی ١٨٥٧ء مین سپورن سنگہ دس سوار لیکر صاحب کمشنر راولپنڈی کی خدمت مین حاضر ہوا اور شیر سنگہ اور امریک سنگہ نے کچھ سپاہی دئی اور مفسدے مین اچھی خدمت کی اور ١٨٥٩ء مین سوڈہیون کو گیارہ سو روپیہ کا انعام ملا +

سوڈہی میگہہ سنگہ کے خاندان کو کشن سنگہ اور ہرسا سنگہ کی اولاد سے قلبی نزاع ہے کشن سنگہ اور ہرسا سنگہ کی شاخ کے آدمی ١٨٤٨ء میں قوم کے ساتہہ ہوگئے اور سرکار کی جو وفادار رہے اونکی گہرون کو جہان سنگہ نے لٹوایا تہا لیکن جب گجرات کے

لڑائی مین سکھون کی فوج کو شکست ہوئی نہال سنگہ نے مہان سنگہ کا گہر لوٹا اور تباہ کردیا پس انمین سے کسی فریق کو ایک دوسرے
کی نسبت موقع شکایت کا نہین رہا +

قوم جنجوآ

زمانہ حال مین پنجاب مین جو اقوام سب سے پرانے آباد ہین وہ راجپوت نسل کے ہین تواریخ اور روایت سے
غالبًا یہہ قیاس درست معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب مین تین آمدین راجپوتون کی ہوئی ہین پہلے آمد اوسوقت
سے پہلے ہوئے کہ جب سے کوئی تحریری تاریخی حال موجود ہے اور حضرت عیسیٰ سے پہلے ڈہائی ہزار سال سے
پیچہے نہین ہوئے اور کٹوچ اور چمبہ اور کوہستان جالندہر کے راجگان جنکے بزرگ باری اور جناب دوآبون
پر حکمران تہے اوس آمد مین سے اب موجود ہین دوسری آمد پہلے سے کم سے کم ایک ہزار برس پیچہے ہوئے جب
اجمید ابابی ہستناپور کا فرزند اپنے جادو راجپوتون کو جہلم کے شمال کو لے گیا اور ایک خاندان قایم کیا جو
راولپنڈی سے ملتان تک حکمرانی کرتا رہا اخیر آمدین کہن سے عرصہ تک دسوین صدی سے پندرہوین صدی
سے عیسائی تک ہوتے رہے جب بہت سے اور مختلف نسلون کے راجپوت پنجاب مین آتے رہے جنکی اولاد جیسے ٹوانہ
سیال گہیبہ کہوکہر اور بہت سے اور معروف قومین ہین +

یہہ بات کسیقدر تحقیق کے ساتہہ کہنی مشکل ہے کہ جنجوہی پنجاب مین کتنی مدت سے آباد ہین مگر غالبًا وہ جادو راجپوتون
کی اولاد مین جو اجمید کے ہمراہی تہے اس بات سے کہ یہہ قوم اور راجپوتانہ کے جوہیے اور جودہے ایک شناخت کیگئی
ہین اور بہی مشکل کو بڑہاتے ہین یہہ سچ ہے کہ دریاے جہلم کے شمال کیطرف جو نمک کے کوہستان ہین تسلیم کیا گیا
ہے کہ جادو راجپوت ابتدا مین وہان آباد ہوئے تہے اور ابتک اونکا پرانا نام کوہستان جادو ہے لیکن
بیکانیر کے جوہیے جو اگرچہ اب مفقود ہوگئے ہین تین سو برس ہوئے بہرو پال کے گرد و نواح مین بہت
کثرت سے تہے معلوم ہوتا ہے کہ جہلم کے جنجوؤن سے کچہہ مناسبت نہین رکہتے ہین سنہ ۴۴ء مین جوہیون
اور جودہیون کی نسبت لکہا ہے کہ یہہ قومین باتفاق کہوکہر اور دودی اور سیدون کے حسین شاہ رئیس

لنگا بہن کے رفاقت مین ہٹی راجپون کے ساتہہ لڑے تہے لیکن جنجوؤن کی جو اپنی روائتین ہین اون سے نہین معلوم ہوتا کہ اونکی آبادی پنجاب مین بہت قدیم سے ہے وہ سب اپنا نکاس ایک شخص راجا مل سے بتاتے ہین جو راتہور راجپوت اور پانڈون کی اولاد مین سے تہا اور جودہپور یا قنوج سے سنہ ۹۸۰ء مین پنجاب کو آیا تہا قنوج مین اوسوقت راتہور راجا تہا یہہ بات سنکر کہ ایک بار پانڈون نے جہلم کے شمال کیطرف پہاڑون مین پناہ لی تہی وہ اپنے ہمراہیون کو لیکر اوس طرف گیا اور وہان موضع راجگڈہ آباد کیا جو اب بنام ملوٹ مشہور و معروف ہے وہان وہ آرام سے حکمرانی کرتا رہا جب تک محمد غزنوی نے ہندوستان پر حملہ کیا اوسوقت اوس بادشاہ نے اوسکو اپنے حضور مین طلب کیا راجا مل نے حاضر ہونیسے انکار کیا اسواسطے محمود نے ایک جمعیت سپاہ کی اوسکے مقابلہ مین بہیجی راجا مل کو شکست ہوئی اور وہ اسیر ہوا اور اپنی جان بچانے کو اور اپنی آزادی پہر حاصل کرنے کیواسطے اوس نے ہندو مذہب ترک کیا اور اسلام اختیار کیا کہتے ہین کہ اس قوم کا نام اس تبدیل مذہب سے نکلا ہے جب جنجو یعنے زنار جو راجا مل اور سب ہندو پہنتے تہے توڑا گیا جنجوآ منقق اللفظ کہتے ہین کہ اونکا زرگ پنجاب مین دسوین صدی مین آیا تہا یہہ بات عجیب ہے اسواسطے کہ بالتحقیق غلط ہے اونکے شجرہ انساب سے بہی اونکی روائت کی تصدیق ہوتی ہے سب سے بڑا شجرہ نسب خاندان نیتل کا ہے جسمین راجا مل سے ۲۲ پشت ہین اور یہ سب جو پشتین ہوئین اور باغان والہ کا جسمین ۲۲ اور ۲۱ پشت ہین اور یہی خاندان مثل ملوٹ اور دلوال کے ہین جنکی شجرہ انساب سے اوسی مورث تک فقط ۱۷ یا ۱۸ پشت معلوم ہوتی ہین ایک پشت کیواسطے تیس سال محسوب کرکے کہ یہہ اوسط زیادہ ہی ہے سب سے بڑا شجرہ انساب اس حساب سے سات سو برس سے زیادہ تک نہین پہونچتا ہے بیان کیا گیا ہے کہ راجا مل[*] نے ایک مندر اور ایک تالاب ملوٹ مین اور نیز کٹاس مین بنایا تہا جو بڑے تیرتہہ کی جگہہ ہے اور جہان ہزارون ہندو سال بسال جاتے ہین راجا مل کے پانچ فرزند ویر - جودہ - کہلا - ترنونی

[*] اگر راجا مل نے ملوٹ اور کٹاس کے مندر بنائے تہے تو ضرور ہے کہ وہ اوس زمانہ سے بہت پہلے ہوگا جو جنجوؤن کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ دو مندر بہت پرانے ہین اور مسلمانون کے ہندوستان مین آنیسے پیشتر بنائے گئے ہین کٹاس ہمیشہ متبرک جگہہ ہی ہے اور مہابہارت مین تین سو برس (حضرت عیسیٰ سے پہلے) اسکا ذکر ہے کہ دہرتی کا نیتر ہے کٹاس مین ایک کنوے مین اب بہی ایک ٹکڑا انگنو کا دکہایا جاتا ہے جو زمین کو اوٹہائی ہے

اور کہکا کہلاسکے اولاد اب راولپنڈی سکے ضلع کہار اور کہوتہ کے علاقون مین پائے جاتے ہین ترتونی کے اولاد اب انب مین اور اٹک کے قرب جوار مین آباد ہے اور کہکا کی اولاد مظفرآباد اور کوٹ کہکا اور دیگر دہات واقع سرحد جمون مین آباد ہین -

مگر ویرا اور جودہ ہی فقط ایسی بیٹے راجامل کے ہین جنکا خاص فکر ضروری اپنے باپ کی وفات پر انہون نے علاقہ کو جو راجامل کے سبب سے ملک دہنی کہلاتا ہے آپسمین تقسیم کرنا چاہا جودہ نے کاہہائے نمک متصل کہراج لین اور قصبہ چکشالا کو برہمنون سے لیا جو وہان آباد تہے اوس نے اوسکا نام بدلکر کہیالہ رکہا اور وہان ایک قلعہ اور دو تالاب بارش کے پانی کے واسطے بنائے چنانچہ اب بہی وہان کے باشندے اُنہین تالابون کا پانی پیتے ہین کیونکہ قصبہ کے قریب کہین پینے کے پانی کی سوت نہین ہے ویرخان نے کہیوڑہ پر متصل پنڈدادن خان تصرف کیا اوسکا ایک بیٹا راجہ احمد خان تہا جسکی اولاد ملوٹ بادشاہ پور اور دنوال کے خاندان مین جودہ کے چار فرزند تہے رہپال سنپال جیپال اور جیپال - رہپال کی اولاد باغانوالا - کوٹ عمر - پنڈی - کہوکہر داکہا - چکری - پیر چک - تہیال - فریدپور شیرپور - سیدپور اور تہل کے خاندان مین سنپال خاندانہاے جو سید شاہ دہچہ ہرکوٹلی سید کٹورا سلوہی کس - چہمی مخدوم سین - ولی - لہر - دنالی - دریالہ اور کہاولہ کا مورث تہا جیپال کی اولاد کم ہے اور کلوال مین آباد ہین اور ڈہنڈوٹ اور روزند کے نمبردار جیپال کی اولاد ہین - رہپال جودہ کا فرزند اکبر ملوٹ مین حکمران تہا اور اوسکے فرزند نارو نے ناکوبہن نلہ پر آباد کیا اور اوسکے پوتون ہست خان اور تاتار خان نے گرجاکہ آباد کیا جو بڑا قصبہ ہوگیا تہا مگر خراب اور ویران ہے جنجوؤن کے تہوڑے عرصہ مین بہت شاخین ہوگئین اون مین آپسمین نفاق رہا اور اس سبب سے وہ اون اقوام کا مقابلہ کامیابی سے نکر سکے جو اونسے کسیطرح بہادری یا جنگ کے ہنر مین زیادہ نہین تہین جب تیمور شاہ نے ہندوستان پر ۱۳۹۸ء مین یورش کی جنجوئی اوسکے ساتھہ شامل ہوگئے اور سب جہون مین اوسکے زیر حکم لڑتے رہے ۱۵۲۶ء مین اونہون نے شتابی سے بابر شاہ کی اطاعت قبول کرلی بابر نے اپنی توزک مین کسیقدر مفصل حال اس قوم کا لکھا ہے کہ اوس وقت اس قوم کے دو فریق کا نام جودہ اور جنجوا تہا یہہ نام مطابق جودہ ہے اور جو ہیا تاریخ راجپوتانہ کی ہین

* علاقہ دہنی جو چالاک اور دلیر دم کہوڑون کی نسل کے واسطے مشہور رہا ہے جو اب تقریبًا نابود ہوگئی ہے +

اگرچہ فی زمانناد دنون کا ایک ہی نام جنجوآ ہے گکھڑ اِس قوم کے بڑے دشمن تہے اور اونہون نے اِس قوم کو اونکی بہت سے گانو سے نکال دیا تہا اور اونکے ہی اوپر بہت سختی کی اور سب سے پیچہے سکہون نے جو سب سے زیادہ بُرے تہے جنجوؤن کی بربادی تکمیل کے ساتہہ کردی اِس پُرانی قوم کا کوئی آدمی اب رتبہ وقت یا زور کا نہین ہے +

کوٹ سارنگ اور دارا پور کے خاندانون کی نسبت خیال کیا جا سکتا ہے کہ جو شریف نسل قومین ہین اون مین اول ہین راجا سارنگ بانی خاندان کوٹ سارنگ کے قبضہ مین پچاس گانو تہی اور بہادری اور شجاعت کیواسطے مشہور تہا وہ افغانون کے ساتہہ ایک جنگ مین متصل لکہد ئے

فتح خان جو سارنگ سے چہٹی پشت مین تہا مشہور و معروف رئیس تہا اور اوسکے وقت مین گانو کا نام فتح کوٹ تہا اعوانون نے اس خاندان سے اوسکا علاقہ چہین لیا تہا مگر دہنا سنگہ ملوئی نے اونکو پاس تہوڑے زمیندارے رہنے دی راجہ محمد خان اور سمند خان اِس خاندان کے اب رئیس ہین سمند خان کوٹ سارنگ کا نمبردار ہے +

رائے خیر مہدی خان دارا پور کا رئیس ہے قصبہ دارا پور کو اوسکے بزرگ ملک درویش نے آباد کیا تہا یہہ رئیس جنگ کا تہا اور اوسکی قوم کو جو ضرر گکہڑون سے پہونچے تہے اونکا اوس نے بہت بدلہ لیا تہا اوسکے پڑوتے شبت خان نے سردار مہان سنگہ سوکر چکیہ کے زیر حکم اچہی خدمت جنگ مین کی تہی اور اوسکی ریاست قایم رہی تہی مگر اونکا بیٹا غلام محی الدین خان کم نصیب تہا اور اوسکو سردار عطر سنگہ دہاری نے قتل کیا اور اوس سردار نے اوسکے کل گانون پر تصرف کر لیا اوسکے بیٹے ہیبت خان اور علی حیدر خان ملک پور کو بہاگ گئے جو دریا کے اوپر ایک مضبوط قلعہ تہا اوس قلعہ پر وہ بہت سال تک قابض رہے اور غارتگری سے اوقات بسر کرتے رہے +

آخر کار عطر سنگہ دہاری ایک سرنگ مین محاصرہ ملتان مین سنہ ۱۸۱۰ عیسوی مین اوڑ گیا دونو بہائی بہت خوش ہوئے اور اون کو خیال ہوا کہ اونکے حقوق پہر اونکو مل جاوینگے مگر سردار متوفی کا چچا گوربخش سنگہ دارا پور پر قابض رہا اور اسطرح کل عہد سلطنت سکہان مین یہہ خاندان سال بسال کمزور اور مفلس ہوتا گیا کاردار اور جاگیردار بہت سے بدلتے رہے سردار رتن سنگہ گرجاکہہ خوشی مل - سوبہارام - راجہ گلاب سنگہ

راجہ لال سنگہ - مصر امیر چند - مصر روپ لال آے اور گئے مگر ان مین سے کسے نے رئیسان جنجوؤن کو بحال نہین کیا خیر مہدی خان ضبطی ملک پنجاب سے پہلے کے زمانہ سے بہتر حالت مین ہے اور جو ۲۶ دیہات اوسکے ہین اون مین سے ۶ اوسکی جاگیر مین ہین یعنے دارا پور - چک موجا - ملک پور - میرن اور شاہ گڈہ اور نیز بہ تسلیم اوسکی مالکی کی اوسکو ایک ڈگری اس بات کی حاصل ہوئی ہے کہ جمع سرکار کے

پر فی روپیہ ایک پیسہ اون دیہات سے اوسکو ملی جو

ایام سابق مین اوسکے خاندان کی

ملکیت تہی ❊

سکھون کے متبرک مقامات

پنجاب مین متعدد متبرک مکانات ہین جو سکھان کے گورؤن کے نام سے بنائے ہوئے ہین اور اونکو گوردوارہ یا دربار یا ڈیرہ کہتے ہین اور عموماً ایسے مقامون مین بنائے گئے ہین جہان گورو کے حیات مین کوئی واقع متعلق گورو سے ہوا ہے اور کچھہ نہ کچھہ تعلق اور مناسبت گورو سے ہے ان سب مقامون مین سکھون کی پاک کتابین جنکو گرنتھہ کہتے ہین روزانہ بآواز بلند گرنتھی پڑھتے رہتے ہین اور ان مقامون مین اکثرون مین بہت راگی اور خدمتی اور پرستش کرنے والے رہتے ہین بعض مکانات چنانچہ جو کرتارپور ننکانہ - رنگتسر - اور امرتسر مین ہین بہت خوبصورت بنے ہوئے ہین اور وقتاً فوقتاً سکھہ سردارون نے اپنے اعتقاد سے بہت جائداد اون مکانات سے متعلق وقف کے ہوئی ہے آیندہ جن مکانات کا ذکر ہے اون مین اوداسی سادہون سوڈہیون اور بیدیون اور اور سکھون کے فرقون کے استہانون اور اکہاڑون کا ذکر نہین کیا گیا ہے جن مین اکثر کے ساتہہ بڑے بڑے جایداد ہے اور دولت اور آمدنی ہے

نانک اول گورو

اول - ننکانہ - لاہور کے ضلع کے پرگنہ شرقپور مین واقع ہے اس گانو مین جسکا نام پہلے تلونڈی رائے بہلڑے نانک پیدا ہوا تہا ۱۴۶۹ء مین سب سے پہلے ایک چھوٹا گوردوارہ ننکانہ مین بابا دہرم چند بیدی نے بنایا تہا ۱۸۳۲ء مین سردار فتح سنگہ نے ایک خوبصورت پختہ عمارت کا مندر بنایا اور کچھہ عرصہ کے بعد رام چند اکال گڈھیہ نے تالاب بنوایا ننکانہ کے قرب وجوار مین چار بڑے مکانات ہین - اول

ننکانہ صاحب - نمبر دوم بال کریرہ صاحب جو ننکانہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے جہان گورو طفولیت کے ایام مین کہیلتے پہرتے تہے نمبر سوم ملستان جسکے وجہ تسمیہ ایک مل یا جال کے درخت سے ہے جسکے نیچے گورو سوئے تہے نمبر چہارم کیارہ صاحب جہان گورو نانک لڑکپن مین مویشی چراتے تہے ہر سال تین مرتبہ زایرن کا میلہ یہان ہوا کرتا ہے ایک بیساکہی یہ دوسرے جلا اکادشی کو تیسرا گورو پرب وشمی کو اور ان میلون پر ہزار ہا سکہہ اور ہندوان مقامون مین جمع ہوتے ہین +

دوم - ننکانہ خورد واقع ضلع گوجرانوالہ اس مقام مین جو مندر بنا ہے گورو کے اس کام کی یادمین بنا یا گیا تہا کہ جب گورو لڑکا تہا اوسکے باپ نے جسکا نام کالو تہا اوسکو کچہہ روپیہ دیا کہ کسی فایدہ کے سودے مین اوسکو لگاوی اُس جگہہ گورو نے وہ کُل روپیہ فقیرون کو خیرات کردیا یہہ خیال کرکے کہ اسطرح روپیہ خرچ کرنا سچا سودا ہے اس جگہہ ایک مہنت رہتا ہے +

سوم - دربار باولی صاحب متصل سیالکوٹ بابا نانک کچہہ عرصہ سیالکوٹ کے شہر کے پاس رہے تہے اور جس جگہہ گورو نانک بیٹہا کرتے تہے ایک شخص بہای موتی یا بہای مولا تی ایک باولی بنوائی اس باولی کے نام مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جوالا سنگہ پڈہانیہ نے اور جمعدار خوشحال سنگہ نے عطایات کرکے وقف کردین +

چہارم - بیر بابا نانک واقع سیالکوٹ یہہ مکان مکان سابق الذکر قریب ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر ہے اس مکان کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ وہان ایک درخت بیر کا ہے جسکے نیچے گورو نانک بیٹہے تہے اور جہان مسلمان بزرگ حمزہ غوث سے اون سے ملاقات ہوئی تہی نتہا سنگہ شہید نے بہت روپیہ خرچ کرکے دربار صاحب بنوایا اور ۲۳۵ معافیان اور قطعات اراضی اس دربار کے نام عطا کی گئین اس جگہہ نتہا سنگہ کی قبر بہی ہے جسکو شہید بونگہ کہتے ہین +

پنجم - دربار روڑی صاحب متصل امن آباد ضلع گوجرانوالہ یہان گورو نانک عرصہ تک سخت کنکرون پر جسکو روڑی کہتے ہین دہیان مین بیٹہے رہے تہے اول سیوارام کابل کے ایک کہتری نے ایک مندر

بنوایا اوس مندر کے اور زیادہ تعمیر محمد شاہ بادشاہ اور اونکے صوبہ لاہور خان بہادر نے کرائی جو اب لاب ہین اور بعض مکانات جو روڑی صاحب سے متعلق ہین دیوان لکہپت راے اور دیوان جسپت راے نے بنواے اور چڑت سنگہ اور مہان سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دادا نے اور باپ نے بہت سے معافیان عطا کین +

ششم - کیرا بابا نانک متصل بہالیہ ضلع گجرات اس جگہہ گورو نانک چند روز رہے تہے یہان رہین رینٹہی اور گورو نانک کے ڈیرہ کے پاس چوہون کے بلین جابجا تہین اس سبب سے اس جگہہ کا نام کہا گیا پنجابی زبان مین چوہے کے بل کو چوہا کیر کہتے ہین اس جگہہ جو مکانات بنے ہوئے ہین مہاراجہ رنجیت سنگہ کے عہد مین بنائے گئے تہے اگرچہ بعض بعض جاگیرین اس سے پیشتر کی ہین +

ہفتم - پنجہ صاحب واقع حسن ابدال ما بین راولپنڈی اور اٹک کے اس جگہہ گورو نانک صاحب کا پنجہ ایک پتہر پر بنا ہوا ہے جسکو ایک قندہاری بزرگ یا پیر نے جو گورو نانک کی کرامت پر رشک کرتا تہا اونکے اوپر پہینکا تہا +

ہشتم - سلطان پور علاقہ کپورتہلہ مین دوکان ہے جو گورو نانک کیواسطے کہولی گئی تہی جب اونکو بیوپار پر بٹہایا گیا تہا مگر نانک صاحب نے سب مال غربا کو دیدیا تہا جو اوزان دوکان مین تہے یہان تبرکات کے طور پر اب تک رکہے ہوئے ہین +

نہم - ڈیرہ بابا نانک یہہ قصبہ ضلع گورداسپور مین ہے اور یہان گورو نانک صاحب کا انتقال ہوا تہا ہر سال کثرت سے لوگ جمع ہوتے ہین یہان بہت سے اوداسی سادہ رہتے ہین اور ایک مرتبہ اس مکان کے ساتہہ بارہ ہزار ایکسو بانوے روپیہ کی جاگیر تہے جو متفرق سکہہ سردارون نے دی تہی سب سے بڑی جاگیرین شہزادہ کہڑک سنگہ نے بخشی تہین +

دہم - ڈیرہ ٹالی صاحب یہہ مکان اوداسی فقیرون کا استہان ہے جو بابا سری چند گورو نانک کے بیٹے کے نام سے قایم کیا گیا تہا بابا سری چند ایک ٹالی یعنے شیشم کے درخت کے نیچے اوس جگہہ رہا کرتے تہے

جہان اب ڈیرہ ہے سری چند بانی اوداسی فرقہ کا تہا اونکے باپ گورو نانک کا یہہ منشا تہا کہ سکہون کا مذہب ایسا ہو کہ فقط عابد اور پوجاری ہے نہ اوسکے قابل ہون بلکہ گرہستی اور خانہ دارون کے قابل ہو اوداسیون کے فرقہ نے اِس اصول مین بعقدر فرق ڈال دیا کہ وہ اس بات کو نہین مانتے اور جو اوداسی ہین وہ فقط دہیان مین رہتے ہین اور دنیا کے کاروبار سے تعلق نہین رکہتے ہین اونکا عمل فقرا سے جو شیو اور وشنو کے معتقد ہین مختلف نہین ہین جنکو پنجاب مین سنیاسی اور براگی کہتے ہین اوداسیونکے بال لنبے لنبے ہوتے ہین اور گیروے کپڑے پہنتے ہین اون مین ازدواج ممنوع ہے اور جو استہان مین فقط چیلہ ہے مہنت کے بعد جانشین ہوتا ہے لیکن اوداسیونمین ازدواج ہوتا ہے اور اگرچہ بعض بعض اوداسی ازدواج نہین کرتے ہین اور جو حکم ہے اوسپر عمل کرتے ہین یہہ نہین خیال کرنا چاہئے کہ وہ جتی ہوتے ہین اوداسی پنجاب مین کثرت سے ہین اور عموماً سکہہ اونکی بہت تعظیم کرتے ہین شمالی ہندوستان مین اوداسی جا بجا ہین اور بنارس مین بعض اوداسی وہ سنسکرت مین بہت اچہا دخل رکہتے ہین اور اونکو ویدانت کے مسائل مین بہت دخل ہے جو نانک کے مسایل کی بنیاد ہین پنجاب مین ایسے اوداسی کم ہین جو سنسکرت سمجہتے ہین لیکن گرنتہہ سب جانتے ہین اور سب گرنتہہ کے معنے سمجہا سکتے ہین اور دونو گورو نانک اور گورو گوبندسنگہ کے مسایل سکہاتے ہین +

انگد دوسرا گورو

نمبر اول - انگد کے نام فقط ایک مکان ہے جو کہڈور صاحب مین ہے یہہ گورو ہریکے کا باشندہ تہا مگر پہلے گورو نانک صاحب سے کہڈور مین وہ ملا تہا گورو انگد اوسی جگہہ رہتا رہا اور اوسی جگہہ مر گیا +

امرداس تیسرا گورو

نمبر اول - گوئندوال یا گوندوال دریائے بیاس پر جہان گورو کا انتقال ہوا یہان ایک بہت بڑی باولی بنی ہوئی ہے جو خود امرداس نے بنوائی تہی بانی تک ۸۴ زینہ ہین +

رام داس چوتہا گورو

نمبر اول - امرتسر - گورو رامداس امرتسر کے دربار صاحب کا بانی تہا جو قوم سکہہ کا مندر ہے دربار صاحب اوس مندر کو کہتے ہین جو ابتدا مین رامداس نے بنوایا تہا اور نیز متعدد مکانات کو جو مختلف اوقات مین مختلف اشخاص نے بنوائے یہہ مکانات حسب ذیل ہین -

نمبر اول - دربار صاحب خاص جسکو کہتے ہین متبرک تالاب امرتسر یعنے آبحیات کے بیچمین واقع ہے اسکی تعمیر بہت خوبصورت ہے سونا چڑہا ہوا ہے اور جواہرات لگے ہوئے ہین +

نمبر دوم - اکال بونگہ - جو دروازہ کلان دربار صاحب کا ہے اوسکے سامنے ہے اور اوس جگہہ پاہل دیجاتی ہے جو سکہون کے مذہب مین سکہہ بنانے کیواسطے ضروری رسم ہے یہہ بونگہ ہرگوبند چھٹے گورو کے نام سے متبرک ہے اور یہان اوس گورو کے شمشیر اور عصا موجود ہین +

نمبر سوم - جہنڈا بونگہ - یہہ بونگہ دو بلند جہنڈون کے نام سے مشہور ہے جو گورو رامداس کے نام سے بنے ہین یہہ جہنڈے سونے سے ملمع کئے ہوئے ہین -

نمبر چہارم - شہید بونگہ - یہہ بونگہ دیال سنگہ کے نام سے بنایا ہوا ہے جو گورو رامداس کا نامی چیلہ تہا اور جو مسلمانون کے ساتہہ لڑائی مین مارا گیا تہا اور اِس سبب سے اوسکو شہید کہتے ہین انکے علاوہ اور بہت سے بونگہ ہین جو چارون طرف تالاب کے بنے ہوئے ہین اور جس جس شخص نے بنائے تہے اوسکے نام سے مشہور ہین سکہون کی سلطنت مین دربار صاحب مین بہت دولت تہی اور پنجاب کے سب علاقون مین بہت املاک اور جاگیرین وغیرہ تہین اس دربار مین بہت سے گرنتہی پوجاری - ربابی - اکالی - اوداسی اور اور ملازم اور خدمتی تہے اب بہی اس مندر مین بہت دولت ہے مرمت کے واسطے چار ہزار روپیہ سال دیا جاتا ہے اور بہت سے اشخاص کے جو دربار سے متعلق ہین بہت سی معافیان ہین چڑہت بہی قریب چہہ ہزار روپیہ سال کی ہو جاتی ہے لیکن چڑہت کی آمدنی غیر مستقبل ہے اور کبہی

کبھی کوئی سکھہ راجا یا سردار ہزارون روپیہ دیدیتا ہے مہاراجہ صاحب پٹیالہ مرحوم مہاراجہ نرانذر سنگھ بہادر بہت فیاضی سے روپیہ بھی اور جواہرات بھی دیا کرتے تھے سردار منگل سنگہ رامگڈہیہ جو رئیس خاندان عالی رامگڈہیون کا تہا کمیٹی منتظم کا پریسیڈنٹ تھا* اور بہائی پردومن سنگہ مشہور و معروف بہائی گورکہہ سنگہ کا پوتا مرمت کا مہتمم ہے* +

پنجم- ایک مکان گورو رامداس کا گووندوال مین تہا جہان گورو نے بہانی حسین دختر گورو امرداس کو کو دیکہا تہا اور جس سے گورو کو عشق ہوگیا تہا اور جس سے آخرکار گورو نے شادی کی تہی اور اوسی جگہہ گورو رامداس سنہ ۱۵۸۱ء مین مرگیا مگر اس مکان کو دریای بیاس نے گرا دیا ہے +

ششم- ایک گوردوارہ لاہور مین جو بنام جنم استہان معروف ہے جہان گورو پیدا ہوا تہا +

ارجن پانچوان گورو

اول- امرتسر- گورو ارجن یہان عرصہ تک رہتے رہے اور انہون نے پاک تالاب کولسر رام سر اور سنتوکہہ سر- اور بیبیک سر یہان بنوائے +

دوم- ترن تارن- یہان گورو نے ایک مندر اور ایک تالاب بنوایا یہہ مندر اور تالاب امرتسر کے مندر سے کم متبرک نہین مانے جاتے ہین شاہنشاہ اورنگ زیب نے خشت جو گورو نے جمع کی تہی ایک سرای بنانے کو لے لی اور یہہ تالاب جو شمالی ہندوستان مین ایک جانب خوبصورت تالابون مین سے ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی سلطنت کے ایام مین پورا کیا گیا تہا +

سوم- چوہلا- ایک گانو ترن تارن کے پاس ہے اس گانون مین گورو کچہہ عرصہ رہے تہے اور وہان انہون نے ایک ڈیرہ بنایا تہا اونکی پاپوش اور ایک عصا یہان تبرکات کے طور پر رکہے ہوئے ہین +

چہارم- لاہور- یہان گورو ارجن نے ایک باولی بنوائی تہی اس باولی کو مسلمانون نے گرا دیا تہا مگر رنجیت سنگہ نے اوسکو پہر تعمیر کرایا اور ایک جاگیر اوسکے نام بخشی بعد ازان یہہ جاگیر سوڈہی سادہو سنگہ کو دی گئی +

* اب یہہ دونون مرگئے ہین

پنجم - دہیلا - اس گانو مین جہان گورو ارجن نے اپنے فرزند ہرگوبند کی شادی کی تہی ایک گوردوارہ بہائی سالو نے بنوایا تہا +

ششم - کرتارپور - جالندہر سے مغرب او شمال کی طرف دس میل ۱۵۹۸ء مین گورو اس گانو مین آیا اور وہان ایک ڈیرہ بنوانا چاہا لیکن ایک جن ایک درخت کے تنہ مین رہتا تہا اور رہ لکڑی شہتیر کے واسطے کاٹنے نہ دیتا تہا تاوقتیکہ گورو نے وعدہ کیا کہ اوسکو کوئی نہ ستاویگا بلکہ اس ڈیرہ مین ہمیشہ اوسکی پرستش کیجاویگی +

ہرگوبند چھٹا گورو

اول - وڈالے - ایک گانو چار میل امرتسر سے جہان گورو ۵ جولائی ۱۵۹۵ء کو پیدا ہوا تہا یہان سال بسال ایک میلہ ہوا کرتا ہے +

دوم - اکال بونگہ واقع امرتسر - (دیکہو حال گورو رامداس کا)

سوم - چہبل واقع ضلع امرتسر - اس گانو مین گورو نے اپنی دختر کی شادی کی تہی +

چہارم - نوگہر - یہہ اب امرتسر کے شہر کے ایک دروازہ کا نام ہے جہان گورو نے ۱۶۲۸ عیسوی مین مہدے خان کے ساتہہ جنگ کرتے ہوئے ریت کے باروت بنا دیے تہے کہ باروت اوسکے آدمیون کے پاس ہوچکے تہے +

پنجم - مزنگ - یہہ مکان لاہور میان میر کے بیچمین ہے اور اوس موقع پر ہے جہان گورو ارجن چہجو بہگت سے او میان میر سے ملا تہا +

ششم - گورو سر سیلانی - یہہ گوردوارہ اوس موقع پر بنایا گیا ہے جہان گورو نے لاہور سے امرتسر جاتے ہوئے غسل کیا تہا +

ہفتم - سری ہرگوبندپور - دریاے بیاس پر ضلع گورداسپورہ مین واقع ہے یہان چند و شاہ بہتا تہا جو گورو ارجن کے ساتہہ شدت سے مخالفت کرتا تہا اور اوسکے باپ کی وفات کے بعد ہرگوبند نے گانو کو خرید لیا اور وہان ایک گوردوارہ بنایا +

ہشتم - نانک متہرا - اِس گانو مین ایک مندر گورو نانک کے نام کا تہا اِس گانو کو ہرگوبند نے خرید لیا بیع کے وقت گانو کی حد پر ایک سوکہے درخت کی ملکیت کی بابت تکرار ہوا ہرگوبند نے اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے واسطے درخت پر ہاتہہ رکہا اور درخت فوراً پتون سے لدگیا +

نہم - کیرت پور - جہان گورو ۱۶۴۵ع مین مرگیا +

دہم - اِس گورو کے نام کے گوردوارے جبرلور - جنڈیالی - گوروسر - حافظ آباد اور گکہر مین ہین

ہررائے ساتوان گورو

اول - کیرت پور - ہررائے کے نام سے متبرک ہے اسجگہہ گورو ۱۶۲۹ع مین پیدا ہوا تہا اور ۱۶۶۱ع مین مرگیا گورو کے بڑے بہائی گوردتا کی بہی یہان سمادہ ہے جو ۱۶۳۹ع مین مرا تہا اور زایرین یہان تیرتہہ کے طور پر جاتے ہین +

دوم - پہول مہراج - پٹیالہ نابہہ اور جبند تینون ریاستون کی سرحد پر یہان ایک گوردوارہ گورو ہررائے کے نام کا ہے +

ہرکشن آٹہوان گورو

اول - کیرت پور - جہان ہرکشن ۱۶۵۵ع مین پیدا ہوا تہا +

دوم - پنجور - کہرا جہان ایک گوردوارہ ہے +

سوم - دہلی - یہان دریاے جمنا کے کنارے پر جہان گورو کے لاش جلائی گئی تہی ایک گوردوارہ بنایا گیا ہے +

تیغ بہادر نوان گورو

اول - امرتسر مین جہان تیغ بہادر ۱۶۱۳ء مین پیدا ہوا تہا تیغ بہادر کے نام کا ایک گوردوارہ ہے
دوم - ولا صاحب - ایک گانو متصل امرتسر جہان گورو کچہہ عرصہ رہا تہا +
سوم - بابا بکال - تیغ بہادر اس گانو مین رہتا تہا جب وہ گورو ہرکشن کی جانشینی کے واسطے منتخب کیا گیا تہا ایک عجیب روایت اس بات مین ہے کہ تیغ بہادر کسطرح گورو بنانے کے واسطے دریافت کیا گیا تہا +
چہارم - ایک گوردوارہ انندپور مین جہان سے اوس نے ایک جن کو خارج کیا تھا +
پنجم - ایک گوردوارہ پٹیالہ مین جہان گورو نے اپنی کرامت سے بہت سے بیمار اچہے کئے تہے +
ششم - ایک مشہور گوردوارہ دہلی مین جسکو شہید گنج کہتے ہین جہان گورو شاہنشاہ اورنگزیب کے حکم سے گردن مارا گیا تھا +
ہفتم - اور گوردوارہ مولو والا - سولی سر - دہمتل - تہانیسر - الہ آباد - بنارس - اور پٹنہ مین تیغ بہادر کے نام سے ہین +

گووندسنگہ دسوان گورو

اول - پٹنہ مین ایک گوردوارہ ہے جہان گورو گووندسنگہ دوم جنوری ۱۶۶۵ء مین پیدا ہوا تہا +
دوم - ایک گوردوارہ نتیا دیوی مین جو انندپور سے ۱۲ میل ہے دیوی کے مندر کے ساتہہ بنا ہوا ہے اسجگہہ دیوی گووندسنگہ کو

عیان نظر آئی اور اوسکی تلوار کو چہو کر برکت دی +

سوم - کیس گڈہ ہی انندپور کے پاس ہے اس جگہہ گورو نے پاہل اپنے اول پانچ مریدون کو دی اور اونکو سنگہ یعنے شمشیر کے سکہ بنائے +

چہارم - نادون کوہستان کانگڑہ مین ایک گوردوارہ اوس جگہہ ہے جہان گورو ٹہیرے تہے اور ایک سوکہے درخت کو ہرا کر دیا تھا +

پنجم - لاہور ایک ویران دہا بین انندپور اور نینا دیوی کے یہان ایک دختر رہتی ہتی جس سے گورو اپنی نسبت ہونی چاہتا تھا اوسکے باپ نے عہد کیاتہا کہ دختر کو لاہور یعنے دارالسلطنت مین منسوب کرونگا گورو نے اپنی کرامات سے اس چہوٹے سے گانو کو دختر کے باپ کو ایک شہر عظیم الشان کر دکہایا اور نسبت ہو گئی +

ششم - انب صاحب متصل انندپور جہان ایک گوردوارہ ایک آنب کے درخت کے نیچے بنا ہے جو جگہہ لگایا تہا جہان گورو نے ایک تیر چلا کر پہونچایا تہا +

ہفتم - کوٹ کپورہ ضلع فیروزپور مین اور منجی صاحب مین گوردوارہ مین جن مقامات مین گورو سفر کرتے ہوئے پہونچے تہے +

ہشتم - سرہند مین ایک شہید گنج ہے جہان فتح سنگہ اور زور آور سنگہ گورو کے بیٹون کو مسلمانون نے زندہ دفن کر دیا تہا سرہند کا نام ملعون ہے اور آج تک کوئی ایسا سکہ نہین ہے اور کم منددو مین جو گنگا سے واپس آتے ہوئے سرہند کے ویرانہ سے اینٹ اوٹہا کر نہین لاتے اور دریائے ستلج مین نہین پہنکتے +

نہم - چمکور واقع ضلع ہوشیارپور مین ایک شہید گنج اجیت سنگہ اور جواہر سنگہ گورو کے بیٹون کے نام سے ہے جو مسلمانون کے ساتہہ جنگ مین مارے گئے تہے +

دہم - وہ جگہ جس مقام سے گورو گوبند سنگہ نے شاہنشاہ اورنگ زیب کو نامہ لکھا تہا +

یازدہم۔ مکتسر ضلع فیروزپور۔ یہان بعد وفات اپنے بیٹون کے جو چمکور مین مارے گئے گورو نے ایک اور لڑائی بادشاہی فوج سے لڑے تہے گو دوکو قطعی شکست ہوئی لیکن گورو نے اپنے ہمراہیون کو وعدہ دیا کہ جو اس لڑائی مین کام آویگا اوسکی مکت ہو جاویگی یعنے تناسخ سے آزاد ہو جاویگا قصبہ مکتسر بعدازان موقع جنگ پر بنایا گیا تہا ہری سنگہ نوہ نے اس جگہہ ایک عظیم الشان تالاب بنانا شروع کیا تہا بعدازان مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے اورا ورامدادسے تمام کیا گیا قصبہ کے قرب مین کئی متبرک مکان ہین جہان زائر جاتے ہین ٹبی صاحب ایک ٹیلہ جہان سے گورو لڑائی کو دیکہتا رہا اور تیر چلاتا رہا شہید گنج جہان مقتولون کی لاشین دفن کی گئی تہین اور تمبو صاحب جہان گوروکے ہمراہیون نے بارش کے بعد اپنے کپڑے سوکہائے تہے +

دوازدہم۔ تلونڈی۔ مکتسر کی شکست کے بعد گوبند سنگہ تلونڈی کو بہاگ گیا جو علاقہ پٹیالہ مین ہے تب سے اوس جگہہ کو دمدمہ یعنے دم لینے کی جگہہ کہتے ہین یہان گورو نے ایک منتر ایک بانجہ عورت کو لکہکر دیا تہا اور بعدازان اوس عورت کو سات بچہ پیدا ہوئے اس گانو کو برکت ہوئی اور آج تک نہائیت خوشخط گورمکہی نویس دمدمہ مین ملتے ہین +

سیزدہم۔ ایک گوردوارہ گوروکے نام سے بہٹنڈا علاقہ ریاست پٹیالہ مین بنایا گیا ہے جہان گورو نے ایک جن کو خارج کیا تہا +

چہاردہم۔ ایک گوردوارہ دریائے گوداوری پر دکہن مین ہے مقام ہیرا کہاٹ پر جہان گوروکی دستی مہر دریا مین گر گئی تہی +

پانزدہم۔ ابچلانگر۔ اب چلاہم یعنے اب ہم چلے دکہن مین یہان گوروکو اوسکے ایک پٹہان نوکر نے مارڈالا جس نے یہہ خیال کیا کہ اوسکو اپنے باپ کا بدلہ لینا فرض تہا جو گوروکے ہاتہہ سے اتفاقیہ بندوق لگ کر شکار مین مر گیا تہا یہان زائر تیرتہہ کے واسطے جاتے ہین +

شانزدہم۔ گوروگوبند سنگہ کے نام سے گوردوارے جیبو۔ نرائن گڈہ۔ اگرہ۔ جندپور۔ کپال موچن اور ماچہی واڑہ مین ہین

تمت